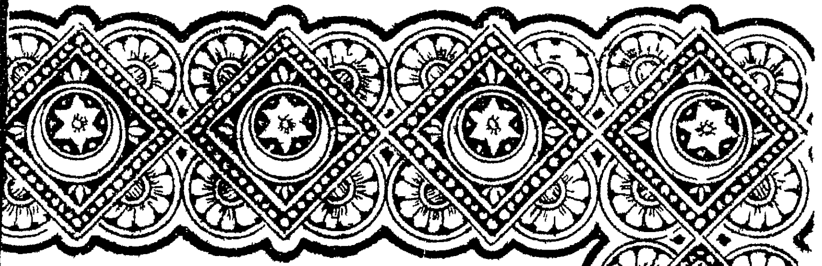






قال الامام الاعظم ابو حنیفة نعمان بن ثابت

رحمہ اللہ تعالی وتبـ

طبع الکتاب للامام ... الطحاوی رحمة

علی ہذا المستطاب ... ابو جعفر الحنفی

جلد دوم

ترجمہ اردو شرح معانی

۱۹۱۳

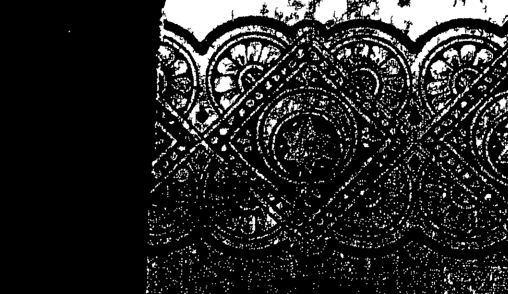
المعروف بالطحاوی

حسب ... ہو الشیخ محمد

علی اشاعة الآثار ...



صحح مولوی حکیم ...



وقد طبع فی المطبع ... الاسلامیة ...

ب قسم کی کتب عربی

تقا

کتبخانہ

شیخ محمد جلال الدین

لاہور بازار کشمیری سے

قیمت طلب کریں

شاکر

قوانین صرف

یا سار رسالہ علم صرف میں ایسی آپ ہی نظیر ہے
اگر صرف اسی کو ازبریاد کرلیں تو پھر کسی
دوسری کتاب صرف کی حاجت نہیں
رہتی چھاپہ عمدہ خوشخط قیمت
دو آنہ ۲/

منیۃ المصلی معہ صغیری

علے یہ دونوں کتابیں مسائل صلوٰۃ میں
ہیں مصنف علام نے نہایت جد و جہد سے
صلوٰۃ کو بوضاحت تمام بیان کیا ہے اس
کے ہوتے ہوئے کسی دوسری کتاب کی ضرورت
نہیں رہتی - چونکہ یہ درسی کتاب تھی اور آجتک
ہمیشہ غلط بلکہ اغلط چھپتی چھپتی اصل کتاب
مسخ ہوگئی تھی - اور اکثر طلبا دقت میں
رہتے تھے لہٰذا بنظر رفاہ اس کتاب کو اول
سے آخر تک نہایت ہی کوشش سے
درست کرا کے طبع کرایا گیا ہے
شائقین جلد درخواستیں بھیجیں
اور اس کے مطالعہ سے حظ
وافر اٹھائیں - کاغذ بڑھیا
نفیس چھپائی بڑی اعلےٰ
قیمت ملا محصولڈاک عہ

مصابیح عربی

اظہر من الشمس ہے کہ کتاب مشکوٰۃ المصابیح صحاح ستہ کا احد ... شمار منتہی کتب ہے علاوہ کثیرہ کے
ق احادیث ترجیح اقوال وکیفیت ناسخ ومنسوخ جو ... قابلین شائقین کو
بخصوص صحاح کے پڑھنے میں اس ہورسے بہت مدد ملتی ہے ... پس جو طالب العلم مشکوٰۃ
یث کا ملکہ ہوتا ہے - لہٰذا بغرض افادہ طالبین محقق ... مولانا حافظ احمد علی صاحب
ط وتلخیص کرکے اور اضافہ کئے گئے جس کے مطالعہ کے بعد طلبا کو پھر کسی شرح کی طرف
مطالعہ سے خود معلوم کر سکتے ہیں - اس کتاب کے آخر میں ... فی اسماء الرجال
الحمد للہ کہ احقر ال کی سعی مشکور ہوئی - قیمت بجائے ... روپیہ کے ... کر دی ہے

بہامشہ نخبۃ النظر علی شرح شرح نخبۃ الفکر عربی

ال ہوا اسکا مصنف احمد بن علی العسقلانی
دق السدی المدنی شارح صحیح بخاری کا ... اس
م نامی سے ہی معلوم ہوسکتی ہے - علماء ہندوستان
ب کی عربی میں لکھی گئی ہیں وہ بھی اس کے مستفید ہوئے
نہایت اعلےٰ قسم کا لگایا گیا ہے - صحت اور
مطالعہ و انصرام کیا گیا ہے - بغیر محصول
یک روپیہ (عمر)

سنن ابی داؤد

معہ شرح عین الودود

یہ کتاب اصل صحاح ستہ سے ہے آجتک
تھی دو دفعہ چھپی غلط کیا بالکل غلط چھپی
رہی اب یہ کتاب محشی بحواشی جدیدہ مکمل
شرح عین الودود کے نہایت صحت وصفائی
سے عمدہ سفید دبیز کاغذ پر چھپی ہے اور جو نقص
مطبوعہ سابقہ میں تھے ان سے یہ کتاب پاک وصاف ہے
طالبان دین وشائقان حدیث سید المرسلین اگر نقد جان دیکر
بھی اس کتاب کو خریدیں تو زیبا ہے - بنظر سہولت شائقین قیمت
اس کی بہ نسبت مستطاب کی باایں ہمہ خوبی صرف چھ روپے ملا محصولڈاک
مقرر کی گئی ہے - صرف چند نسخے باقی ہیں جلد خرید یئے - ورنہ
طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑے گا - کاغذ لکھائی کا نہایت عمدہ
انتظام کیا ہے - درخواست پتہ ذیل پر آنی چاہیے
اپنا پتہ صاف وخوشخط تحریر فرمادیں

نصائح

... مثنوی بے مثل ہے ... اس
... شرح ... اور دیگر کل مسائل
... زکوٰۃ وغیرہ کا بیان
... تو پھر کسی دوسری
... ہے - کاغذ نہایت
... اعلیٰ قسم کی
... صرف

اقتباس الانوار

مصنفہ حضرت قطب العالم شیخ المشائخ سید گی
مولانا شیخ محمد اکرم صاحب صابری قدوسی الرسولی
رحمۃ اللہ علیہ بزبان فارسی رہنمای ارباب
شریعت وطریقت واصحاب حقیقت ومعرفت
ومخزن انوار ناسوت وملکوت ...

تصوف قسم عالمگیری

... ین احمد ...

فہرست ابواب وفصول طحاوی شرح معانی الآثار بزبان اردو جلد ثانی

بقلم ابو السعید محمد عبد الرحمن المحبوب الرقم عادنگرهی

قال الامام الاعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی [illegible]

رحمہ اللہ تعالیٰ وتبارک

[illegible] الطحاوی [illegible]

(جلد ثانی)

شرح معانی الآثار ترجمہ اردو

المعروف بالطحاوی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الزکوٰۃ

یہ کتاب زکوٰۃ کے بیان میں ہے

باب الصدقۃ علی بنی ہاشم

باب بنی ہاشم پر صدقہ حرام ہونے کے بیان میں

حدثنا ابراہیم بن ابی داود قال ثنا سعید بن سلیمان الواسطی قال ثنا شریک عن سماک بن حرب عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قدمت عیر المدینۃ فاشتری منہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم متاعا فباعہ بربح اواق فضۃ فتصدق بہا علی ارامل بنی عبد المطلب ثم قال لا اعود ان اشتری بعدہا شیئا ابدا ولیس ثمنہ عندی ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن سلیمان الوسطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے وہ روایت کرتے ہیں سماک بن حرب سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا کہ مدینہ میں ایک قافلہ آیا اور اوس سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ سامان خرا اور پھر کئی اوقیہ چاندی کی نفع پر فروخت کیا اور اوس کا نفع بنی ہاشم کی بیواؤن پر صدقہ کیا اور فرمایا کہ اب مین کبھی کوئی چیز نہین خریدونگا جبتک کہ میرے پاس اوس کی قیمت موجود نہ ہو (اواق اوقیہ کی جمع ہے قدیم زمانہ مین چالیس درم کا ہوتا تھا) قال ابو جعفر فذہب قوم الی ہذا الحدیث واباحوا الصدقۃ علی بنی ہاشم وخالفہم فی ذلک آخرون فقالوا لا تحل الصدقۃ من الزکوات والتطوع وغیر ذلک علی بنی ہاشم وہم کالاغنیاء فما حرم علی الاغنیاء من الصدقۃ فہو علی بنی ہاشم حرام فقراء کانوا او اغنیاء وکل ما یحل للاغنیاء من غیر بنی ہاشم فہو حلال لبنی ہاشم فقرائہم واغنیائہم ولیس علی اہل ہذہ المقالۃ عندنا حجۃ فی الحدیث الاول لانہ قد یجوز ان یکون ما تصدق بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک علی ارامل بنی عبد المطلب لم یجعلہ من جہۃ الصدقۃ التی تحرم علی بنی ہاشم فی حرمتہا علیہم ولکن

جَعَلَهَا مِنْ جِهَةِ الصَّدَقَةِ الَّتِي تَحِلُّ لَهُمْ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَغْنِيَاءَ مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ قَدْ يَتَصَدَّقُ الرَّجُلُ عَلَى أَحَدِهِمْ
بِدَارِهِ أَوْ بِعَبْدِهِ فَيَكُونُ ذٰلِكَ جَائِزًا حَلَالًا وَلَا يُحَرِّمُهُ عَلَيْهِ مَالُهُ فَكَانَ مَا يُحَرِّمُ عَلَيْهِ مَالُهُ مِنَ الصَّدَقَاتِ هُوَ
الزَّكَوَاتُ وَالْكَفَّارَاتُ وَالصَّدَقَاتُ الَّتِي يُتَقَرَّبُ بِهَا إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى فَأَمَّا الصَّدَقَاتُ الَّتِي يُرَادُ بِهَا طَرِيقُ الْهِبَاتِ وَإِنْ
سُمِّيَتْ صَدَقَاتٍ فَلَا فَكَذٰلِكَ بَنُو هَاشِمٍ حُرِّمَ عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ مِنَ الصَّدَقَاتِ مِثْلُ مَا حُرِّمَ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ بِأَمْوَالِهِمْ
فَأَمَّا مَا كَانَ لَا يُحَرَّمُ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ بِأَمْوَالِهِمْ فَإِنَّهُ لَا يُحَرَّمُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ بِقَرَابَتِهِمْ **فَلِهٰذَا** جَعَلْنَا مَا كَانَ تَصَدَّقَ
بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَرَامِلِهِمْ مِنْ جِهَةِ الْهِبَاتِ وَإِنْ سُمِّيَ ذٰلِكَ صَدَقَةً وَهٰذَا الَّذِي يَنْبَغِي
أَنْ يُحْمَلَ تَأْوِيلُ ذٰلِكَ | بیان المسئلۃ | الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ

امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ ایک گروہ اس حدیث کی طرف گیاہے اور بنی ہاشم پر صدقہ جائز رکہاہے اور باقی اہل علم
نے اون سے اختلاف کیاہے اور فرمایاہے کہ بنی ہاشم پر صدقہ زکوۃ وتطوع جائز نہین بلکہ وہ اغنیا کے حکم مین ہین کہ جو
چیز صدقات وزکوۃ سے اغنیار پر حرام ہے وہ اون پر بہی حرام ہے اور جو اغنیا کے لئے جائز ہے وہ اون پر بہی جائز ہے
اور اوس حکم مین فقرا واغنیا بنی ہاشم دونوں برابر ہین اور وہ جو قائلین قول اول نے حدیث پیش کی ہے ہمارے نزدیک
حجت نہین ہوسکتی اس لئے کہ جائز ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ سلم نے یہہ جو بنی ہاشم کی بیواؤن پر صدقہ کیا تہا
بحیثیت مو[illegible] صدقہ کے نہین کیا تہا جو بنی ہاشم پر حرام تہا بلکہ بحیثیت اوس صدقہ کے جو اون پر حلال تہا کیونکہ ہم اغنیا
بنی ہاشم کو دیکہتے ہین کہ ایک دوسرے پر اپنا گہر یا... غلام وغیرہ جائداد ہبہ کردیتے ہین اور یہہ موہوب لہ کے لئے جائز و
حلال ہوتاہے اور اوس کا مالدار ہونا اس ہبہ کو اس پر حرام نہین کرتا ہاں مالدار ہونے کے سبب سے جو صدقات اغنیا پر
حرام ہین وہ صدقات زکوۃ صدقات کفارات اور وہ صدقات ہین جو خاص تقرب الی اللہ کے لئے دیئے جاتے ہین
اور وہ صدقات جو ہبہ و عطیہ کے لئے دیئے جاتے ہین وہ اغنیا پر حرام نہین اگرچہ صدقات کے نام سے موسوم ہون
پس اسیطرح بنی ہاشم پر بہی بوجہ قرابت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم وہ صدقات حرام ہین جو صدقات بوجہ مالدار ہونے
عام اغنیا پر حرام ہین وہ نبی ہاشم پر بہی حرام ہین اس لئے ہم نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اوس صدقہ کو جو
آپ نے بنی ہاشم کی بیواؤں پر کیا تہا ہبہ اور عطیہ پر محمول کیا اگرچہ وہ صدقہ کے نام سے موسوم ہوا اور اسی معنے پر اوس حدیث کو بہی
محمول کرنا ہی چاہئے ۔ **لِأَنَّهُ** قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَدْ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ وَحَمَّادٌ ٥٢
ابْنَا زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ مُوسَى بْنِ سَالِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا
اخْتَصَّنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ إِلَّا بِثَلَاثِ أَشْيَاءَ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ
وَأَنْ لَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ **ترجمہ** کیونکہ اس باب مین ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کیا گیاہے حدیث بیان
کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زید کے دونوں بیٹوں سعید اور حماد نے
وہ روایت کرتے ہیں ابو جہضم موسی بن سالم سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس سے کہا ہم ابن عباس رضی اللہ
تعالے عنہما کی خدمت مین حاضر ہوئے تو آپ نے بیان فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمین تین باتون کے
ساتہہ مخصوص کیاہے اسباغ وضوء کے ساتہہ صدقہ نہ کہانے کے ساتہہ اور ہم گدہوں کو گہوڑیوں کے اوپر نہ چہوڑین
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ٥٣

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہین ابوجہضم سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی ۔

۵۴ **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا ابو عمر الحوضی قال ثنا مرجا بن رجاء عن ابی جهضم فذكر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر الحوضی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مرجا بن رجا نے وہ روایت کرتے ہین ابوجہضم سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **قال** ابوجعفر فهذا ابن عباس يخبر في هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اختصهم الا ياكلوا الصدقة فليس يخلو الحديث الاول من ان يكون على ما ذكرنا في الفصل الاول فيكون ما اباح لهم فيه غير ما حرم عليهم في هذا الحديث الثاني ويكون معنى كل واحد منهما على ما ذكرنا او يكون الحديث الاول يبيح ما منع منه هذا الحديث الثاني فيكون هذا الحديث الثاني ناسخا له لان عبد الله بن عباس يخبر به بعد موت النبي صلى الله عليه وسلم انهم مخصوصون به دون الناس فلا يجوز ان يكون ذلك الا وهو قائم في وقته ذلك **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی رح کہتا ہے کہ دیکھو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ اس حدیث مین بیان کرتے ہین کہ بنی ہاشم کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کہانے سے مخصوص کیا کہ وہ صدقہ نہ کہائین پس ضرور ہے کہ حدیث اول کے وہی معنے ہون جو ہم نے بیان کئے پس جو صدقات فصل اول مین ان کو مباح ہوگئے وہ سوا اون کے ہین جو اس حدیث مین حرام ہوگئے ہین کیونکہ ہر ایک حدیث کے معنے الگ الگ ہین جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا اور اگر دونوں اپنے اپنے معنے پر محمول کیا جائے کہ پہلی حدیث سے بنی ہاشم پر صدقات حلال ہے اور دوسری حدیث سے ممنوع ہوگئے تو یہ دوسری حدیث پہلی حدیث کی ناسخ ہوگی کیونکہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خبر دیتے مین کہ بنی ہاشم صدقہ کہانے سے خاص منع کئے گئے ہین اور یہ بدون نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ باسعادت کے ممکن نہین بلکہ ضرور ہے کہ آپ کے زمانہ باسعادت مین بنی ہاشم کو صدقات سے منع کیا گیا تہا **فان** احتج محتج في اباحة الصدقة عليهم بصدقات رسول الله صلى الله عليه وسلم **فذكر**

۵۵ ما حدثنا فهد قال ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني عبد الرحمن بن خالد بن مسافر عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير ان عائشة اخبرته ان فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلت الى ابي بكر تسأله ميراثها من رسول الله صلى الله عليه وسلم مما افاء الله على رسوله صلى الله عليه وسلم وذلك حينئذ تطلب صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة وفدك وما بقي من خمس خيبر فقال ابو بكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انا لا نورث ما تركنا صدقة انما ياكل آل محمد في هذا المال واني والله لا اغير شيئا من صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن حالها التي كانت عليه في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ولاعملن فيها بما عمل فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** اب اگر کوئی شخص بنی ہاشم پر صدقہ حلال ہونے پر اس حدیث سے احتجاج کرے جو بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبدالرحمن بن خالد بن مسافر نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ عروہ بن زبیر سے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے اون سے بیان کیا کہ فاطمہ بنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رض کے پاس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی میراث مانگنے کیلیے

آدمی بھیجا اوس مال سے جو اللہ تعالےٰ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو قسم فی سے عطا فرمایا تھا اور یہہ اوس وقت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ صدقہ مانگ رہی تہیں جو مدینہ او رفدک مین بقیہ خمس خیبر سے موجود تھا ابو بکر صدیق نے کہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم (معاشر انبیاء) میراث نہین چھوڑتے بلکہ جو کچھہ چھوڑ جائین وہ صدقہ ہے اور آل محمد اس بیت المال سے کہائیں گے سوا اللہ مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقہ مین ذرا بہی تغیر تبدل نہین کرونگا اور جس طرح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم خرچ کیا کرتے تہے اوسی طرح خرچ کرون گا ×

حدثنا نصر بن مرزوق وابن ابی داود قالا ثنا عبد اللہ بن صالح ح وحدثنا روح بن الفرج قال ثنا یحیی بن عبد اللہ بن بکیر قالا ثنا اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شہاب فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق اور ابن ابی داود نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد اللہ بن بکیر نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے عقیل نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا حسین بن مہدی قال ثنا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزہری قال اخبرنی مالک بن اوس بن الحدثان النصری قال ارسل الی عمر بن الخطاب رض فقال انہ قد حضر المدینۃ اہل ابیات من قومک وقد امرنا لہم برضخ فاقسمہ فیہم فبینا انا کذلک اذ جاءہ یرفا فقال ہذا عثمان وعبد الرحمن وسعد والزبیر ولا ادری اذکر طلحۃ ام لا یستاذنون علیک فقال ائذن لہم قال ثم مکثنا ساعۃ فقال ہذا العباس وعلی رض یستاذنان علیک فقال ائذن لہما فلما دخل العباس قال یا امیر المومنین اقض بینی وبین ہذا الرجل وہما حینئذ فیما افاء اللہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اموال بنی النضیر فقال القوم اقض بینہما یا امیر المومنین وارح کل واحد منہما من صاحبہ فقال عمر رض انشدکم اللہ الذی باذنہ تقوم السموات والارض اتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ قالوا قد قال ذلک ثم قال لہما مثل ذلک فقالا نعم قال فانی ساخبرکم عن ہذا الفیء ان اللہ عز وجل خص نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیء لم یعطہ غیرہ فقال ما افاء اللہ علی رسولہ منہم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب فکانت ہذہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ ثم واللہ ما احتازہا دونکم ولا استاثر بہا علیکم ولقد قسمہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینکم وبثہا فیکم حتی بقی منہا ہذا المال فکان ینفق منہ علی اہلہ رزق سنۃ ثم یجمع ما بقی منہ مجمع مال اللہ عز وجل فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر انا ولی رسول اللہ بعدہ اعمل فیہا بما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعمل ثم ذکر الحدیث **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن مہدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے کہا خبر دی مجھکو مالک بن اوس بن الحدثان النصری نے کہا میری طرف حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ نے آدمی بھیجا کہ تمہاری قوم کے بہت سے لوگ آئے ہین ورہم نے اونہیں کچھہ تقسیم کرنے کے لئے کہا ہے اور مین اوسے تقسیم کرتا ہون اس اثنا مین آپ کے غلام یرفا نے اگر کہا عثمان عبد الرحمن بن عوف سعد رضا اور زبیر رض آئے ہین اور بیان کرتے ہین کہ اور مجھے یاد نہین مالک بن اوس نے طلحہ کا بہی ذکر کیا یا نہین اور آپ پاس آنے کی اجازت چاہتے ہین

فرمایا آنے دو چنانچہ جب حضرت عباس رض آپ کے پاس آئے تو فرمایا اے امیر المومنین میرے اور ان کے (حضرت علی رض کے)
درمیان فیصلہ کر دیجیے اور یہہ دونون اس وقت اوس مال فی مین جھگڑ رہے تھے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو بنی
النضیر سے ملا تھا لوگون نے بھی کہا اے امیر المومنین آپ ان کے درمیان فیصلہ کر کے جھگڑا طے کر دیجیے حضرت عمر فاروق
رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا مین آپ لوگون سے اس خدا پاک کی قسم دلاکر پوچھتا ہون جس کی ذات سے یہہ آسمان و زمین قائم
ہین کیا آپ لوگون کو معلوم ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم وارث نہین کیے جاتے جو کچھ ہم چھوڑ جائین
صدقہ ہے لوگون نے کہا ہان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پھر آپ نے ان اصحاب سے بھی پوچھا تو انہون
نے بھی کہا ہان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پھر آپ نے کہا اچھا اب مین آپ لوگون کو اس فی کے مال سے
خبر دیتا ہون یہہ وہ فی ہے جس کے ساتھہ اللہ تعالےٰ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو خاص کیا تہا ایسی چیز کے ساتھہ کہ کسی اور
کا اوس مین حصہ نہین کیا چنانچہ فرمایا ہے مَا اَفَاءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ الآیہ غرض یہہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ خاص
تہا سو واللہ آپنے نہ اوسی تمہارے لیے جمع کیا اور نہ اوسے صرف اپنے نفس پر خرچ کیا اور بلاشبہ تم لوگون پر اسکو تقسیم اور خرچ کیا حتے کہ
اوسی مین کا یہہ مال بچا ہوا ہے کیونکہ پہر آپ اس مین سے اپنے گہر کے لوگون کے لئے سال بہر کی خوراک نکال لیتے اور باقی جمع کرتے جاتے
تہے کیونکہ وہ اللہ کا مال ہے پہر جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو ابوبکر صدیق رض نے فرمایا کہ آپ کے بعد مین
آپ کا خلیفہ ہوا ہون سو اوسے جس طرح آپ اس مال کو خرچ کیا کرتے تہے اسیطرح مین بہی اوسے خرچ کرونگا (اضغاث حصہ
۵۸ کو کہتے ہین جو قلیل اور غیر معین مقدار ہو) پھر پوری حدیث بیان کی۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ بَشَّارٍ
قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ بِاِسْنَادِہٖ فَاَثْبَتَ اَنَّ طَلْحَۃَ کَانَ فِی الْقَوْمِ وَ
لَمْ یَقُلْ رَدَّتْهَا فِیْکُمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن بشار نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن دینار نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب
سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی اور بیان کیا کہ اون لوگون کے درمیان طلحہ رض بہی تہے
۵۹ اور یہہ نہین بیان کیا کہ اس فی مین سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے درمیان ہی تقسیم کیا حَدَّثَنَا
یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ وَاُمَیَّۃُ قَالَا ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ وَقَالَ
فَکَانَ یُنْفِقُ مِنْهَا عَلٰی اَهْلِہٖ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان اور امیہ نے دونون نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے پہر اون کی سناد
سے مثل حدیث سابق کے بیان کی اور بیان کیا کہ اسی مین سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اہل عیال پر خرچ
۶۰ کرتے تہے حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ سُفْیَانَ وَوَرْقَاءَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ ۔
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا مَا
تَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَۃِ اَهْلِیْ وَمُؤْنَۃِ عَامِلِیْ فَهُوَ صَدَقَۃٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو شہاب نے وہ روایت کرتے ہین سفیان اور ورقا سے وہ ابو الزناد سے
وہ عبد الرحمن الاعرج سے روایت مریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری درثہ
میرے اوپر ایک دینا اہی تقسیم ملیں جو سے اس دعیال کے نفقہ اور میرے عاملوں کے وظیفون کے بعد جو کچھ بچے وہ صدقہ ہے

قالوا فی حدیث ابی ھریرۃ ھذا ما یدل علی انھا کانت صدقات فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقولہ بعد مؤنۃ عاملی وعاملہ لا یکون الا وھو حی **قالوا** ففی ھذہ الآثار ما قد دل علی ان الصدقۃ لبنی ھاشم حلال لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واھلہ وفیھم فاطمۃ بنتہ قد کانوا یاکلون من ھذہ الصدقۃ فی حیوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدل ذلک علی اباحۃ سائر الصدقات لھم فالحجۃ علیھم فی ذلک ان تلک الصدقۃ کصدقات الاوقاف وقد راینا ذلک یحل للاغنیاء **الا تری** ان رجلا لو وقف دارہ علی رجل غنی ان ذلک جائز ولا یمنعہ ذلک غناہ وحکم ذلک خلاف حکم سائر الصدقات من الزکوات والکفارات وما یتقرب بہ الی اللہ عز وجل فکذلک من کان من بنی ھاشم ذلک لھم حلال وحکمہ خلاف حکم سائر الصدقات التی قد ذکرنا **ثم** قد جاءت بعد ھذہ الآثار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواترۃ بتحریم الصدقۃ علی بنی ھاشم **ترجمہ** پس قائلین قول اول بیان کرتے ہین کہ حدیث ابی ہریرہ دلالت رکھتی ہے کہ یہ ترکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عین حیات ہی صدقہ تہا کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ میرے عاملون کے وظیفون کے بعد جو کچہ بچے وہ سب صدقہ ہے اور ظاہر ہے کہ آپ کے عامل آپکی عین حیات ہی تہے غرض ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی ہاشم کے لئے صدقہ حلال ہے کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل و عیال اور انہین مین حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا ہی تہین یہ سب اس صدقہ مین سے کہایا کرتے تہے تو اسکا جواب دیا جائیگا کہ یہ صدقہ اوقاف وعطیات کے قسم سے تہا اور ہم دیکہتے ہین کہ اوقاف وعطیات اغنیاء کے لئے حلال ہین مثلاً کوئی شخص کسی مالدار شخص کو مکان ہبہ کر دے تو یہ اوس کے لئے جائز ہے اور موہوب لہ کا مالدار ہونا اوسے ہبہ کرنے سے مانع نہین ہوسکتا پس اس کا حکم صدقات زکوۃ وکفارات اور صدقات تطوعات کے ماسوا ہے پس اسیطرح صدقات ہبہ وعطیات بنی ہاشم کے لئے بہی جائز ہین جس طرح اور اغنیاء کے لئے اس کے علاوہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بتواتر آثار ثابت ہے کہ صدقہ بنی ہاشم پر حرام ہے **فمما** جاء فی ذلک ما حدثنا ابراھیم بن مرزوق قال ثنا وھب ابن جریر قال ثنا شعبۃ عن یزید بن ابی مریم عن ابی الحوراء السعدی قال قلت للحسن بن علی ما تحفظ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذکر انی اخذت تمرۃ من تمر الصدقۃ فجعلتھا فی فی فاخرجھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلعابھا فالقاھا فی التمر قال رجل یا رسول اللہ ما کان علیک فی ھذہ التمرۃ لھذا الصبی قال انا آل محمد لا یحل لنا الصدقۃ **ترجمہ** ازانجملہ کئی ایک آثار یہ ہین حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین یزید بن ابی مریم سے وہ ابو الحوراء السعدی سے کہا مین نے حضرت امام حسن سے دریافت کیا کہ آپ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث یاد رکہتے ہین فرمایا مجہے یاد ہے کہ مین نے ایک دفعہ صدقہ کی کہجورون میں سے ایک کہجور اوٹہا کر منہ مین رکہہ لی تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ویسی نکالکر کہجورون مین ڈالدی ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا حرج تہا اگر یہ بچہ ایک کہجور کہا لیتا تو فرمایا ہم آل محمد ہین ہمارے لئے صدقہ حلال نہین **حدثنا** ابو بکرۃ وابن مرزوق قالا ثنا ابو عاصم عن ثابت بن عمارۃ عن ربیعۃ بن شیبان قال قلت للحسن فذکر نحوہ الا انہ قال فی آخرہ ولا لاحد من اھلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ اور ابن مرزوق نے دونون نے کہا حدیث

بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہیں ثابت بن عمارہ سے وہ ربیعہ بن شیبان سے کہا میں نے حضرت امام
حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے دریافت کیا پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی اور آخر میں بیان کیا کہ اور نہ آپ کے اہل
۳۵ وعیال میں سے کسی کے لئے صدقہ حلال ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ
الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اسْتَعْمَلَ أَرْقَمَ بْنَ أَرْقَمَ الزُّهْرِيَّ عَلَى الصَّدَقَاتِ
فَاسْتَتْبَعَ أَبَا رَافِعٍ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ إِنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى
آلِ مُحَمَّدٍ وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے محمد بن کثیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی لیلی سے وہ حکم
سے وہ مقسم سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ ارقم بن ارقم زہری کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے
صدقات پر عامل بنایا اسنے ابو رافع کو ساتھ لیجانا چاہا پھر ..... ابو رافع نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں آئے اور آپ سے دریافت کیا آپ نے فرمایا محمد اور آل محمد پر صدقہ حرام ہے اور مولے (غلام) قوم کا قوم سے ہوتا ہے
۴۵ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ
أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ
حَدَّثَهُ قَالَ اجْتَمَعَ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَا لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ لِي وَلِلْفَضْلِ
بْنِ الْعَبَّاسِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَأَصَابَا مَا يُصِيْبُ النَّاسُ قَالَ فَبَيْنَمَا هُمَا فِي ذٰلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ رض فَوَقَفَ عَلَيْهِمَا فَذَكَرَا لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ رض لَا تَفْعَلَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَقَالَ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ
مَا يَمْنَعُكَ مِنْ هٰذَا إِلَّا نَفَاسَةً عَلَيْنَا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَفِسْنَاهُ عَلَيْكَ
فَقَالَ عَلِيٌّ رض أَنَا أَبُوْ حَسَنٍ أَرْسِلَاهُمَا فَانْطَلَقَا وَاضْطَجَعَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ
إِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَهَا حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِآذَانِنَا وَقَالَ أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ
عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَحَدُنَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْتَ أَبَرُّ النَّاسِ وَأَوْصَلُ النَّاسِ وَقَدْ
بَلَغْنَا النِّكَاحَ وَجِئْنَاكَ لِتُؤَمِّرَنَا عَلٰى بَعْضِ الصَّدَقَاتِ فَنُؤَدِّيَ إِلَيْكَ كَمَا يُؤَدُّوْنَ وَنُصِيْبَ كَمَا يُصِيْبُوْنَ
فَسَكَتَ حَتّٰى أَرَدْنَا أَنْ نُكَلِّمَهُ وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تُلْمِعُ إِلَيْنَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ أَنْ لَا تُكَلِّمَاهُ فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِيْ
لِآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ ادْعُوَا لِيْ مَحْمِيَةَ وَكَانَ عَلَى الْخُمُسِ وَنَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجَاءَاهُ
فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ لِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ رض فَأَنْكَحَهُ وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ
ابْنَتَكَ فَأَنْكَحَنِيْ وَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جویریہ بن اسماء نے وہ روایت
کرتے ہیں مالک سے وہ زہری سے اون سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن عبد اللہ بن نوفل بن الحارث بن عبد
المطلب نے اون سے عبد المطلب بن ربیعہ بن الحارث نے کہا ربیعہ بن حارث رض اور عباس بن عبد المطلب رض
ایک جگہ جمع ہوئے اور دونوں نے صلاح کی ہم اپنے ان دونوں لڑکوں یعنی میرے اور فضل بن عباس کو صدقات کی وصولی پر مقرر کرا دیں
اپنی خدمت کا پورا حق ادا کریں گے اور جس طرح اور لوگ فائدہ اوٹھاتے ہیں یہ بھی اوٹھائیں کے عبد المطلب بن

ربیعہ بیان کرتے ہین کہ دونون اسی صلاح و مشورہ مین تہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ آگئے اور کہڑے
ہوگئے ان دونون نے آپ سے بہی اس کا ذکر کیا آپ نے کہا ہرگز مت بہیجنا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اہین
مقرر نکرین گے ربیعہ بن حارث نے کہا آپ ہم پر حسد کرتے ہین حالانکہ آپ تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے
داماد بنگئے اور ہمین ذرا ہی آپ کے ساتہ حسد نہین حضرت علی رض نے فرمایا مین ابوالحسن ہون مجہے حسد سے کیا سروکار
اچہا تم اہین بہیجکر دیکہلو غرض وہ دونون لڑکے چلے گئے اور آپ لیٹ گئے جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نماز
ظہر سے فارغ ہوئے تو وہ دونون لڑکے بیان کرتے ہین کہ ہم آگے بڑہکر آپ کے حجرہ کے دروازے پر کہڑے ہو گئے یہانتک
کہ آپ آئے اور ہم دونوں کے کان پکڑ کر فرمایا کہ تم اپنے دل مین جو (خام خیالی) کہتے ہو بیان کرو پہر آپ حجرہ مین سے
تشریف لے گئے تو ہم بہی حجرہ مین گئے اور اس روز آپ حضرت زینب بنت جحش کے پاس تہے پہر ہم آپس مین گفتگو کرنے لگے آخر کار ہم مین سے
ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور لوگون مین سے بڑہکر نیک اور ملنسار ہین اور ہم لوگ بالغ ہو گئے ہین لہذا ہم چاہتے ہین کہ آپ ہمین صدقے
پر مقرر فرمائین تاکہ ہم یہہ خدمت انجام دیکر جس طرح اور لوگ فائدہ اوٹہاتے ہین ہم بہی فائدہ اوٹہائین رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم سنکر خاموش ہو گئے اور حضرت زینب رض نے ہمین پردے مین سے اشارہ کیا کہ ہم خاموش
رہین اسکے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ آل محمد کو نہین کہانا چاہیئے کیونکہ صدقہ لوگون کا میل
ہے تم میرے پاس محمیہ اور نوفل بن الحارث بن عبد المطلب کو بلا لاؤ محمیہ اس وقت خمس پر مقرر تہے غرض جب یہہ
دونون شخص آئے آپ نے محمیہ سے آپنے فرمایا کہ تم اپنی لڑکی کا اس لڑکے یعنی فضل بن عباس سے نکاح کردو۔۔۔۔
چنانچہ انہون نے نکاح کر دیا اور نوفل بن الحارث سے کہا کہ تم اپنی لڑکی کا اس لڑکے سے نکاح کردو اور نوفل
بن حارث بیان کرتے ہین کہ چنانچہ انہون نے اپنی لڑکی کا نکاح میرے ساتہ کر دیا اس کے بعد محمیہ سے آپنے فرمایا کہ ان
دونون کا مہر اتنا اتنا خمس مین سے دیدو **فان** قال قائل فقد اصدق عنہما من الخمس وحکمہ حکم الصدقات
قیل لہ فیحتمل ان یکون ذلک من سہم ذوی القربی الذی فی الخمس وذلک خارج من الصدقات المحرمۃ علیہم
لانہ انما حرم علیہما اوساخ الناس والخمس لیس کذلک **ترجمہ** اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ آپنے خمس مین سے
ان دونون کا مہر مقرر کیا تو اس کا حکم صدقات کا ہی ہوگا تو اس کا جواب دیا جائیگا کہ جائز ہے کہ یہہ آپ نے خمس مین
سے ذوی القربی کے حصہ مین سے دیا ہو جو صدقات محرمہ بنی ہاشم کے ماسوی کیونکہ بنی ہاشم پر تو لوگون کی میل ہی حرام کی
گئی ہے اور خمس ایسا نہیں (وہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے حصہ تہا جو حلال تہا) **حدثنا** فہد قال ثنا محمد بن سعید
علا قال انا شریک عن عبید المکتب عن ابی الطفیل عن سلمان رض قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصدقۃ فردہا
واتیتہ بہدیۃ فقبلہا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا خبر دی ہمکو
شریک نے وہ روایت کرتے ہین عبید المکتب سے وہ ابو الطفیل سے وہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا مین رسول
لله مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین صدقہ لایا تو آپ نے واپس کر دیا اور ہدیہ لایا تو آپ نے قبول کر لیا۔ **حدثنا**
فہد قال ثنا یوسف بن بہلول قال ثنا عبد اللہ بن ادریس قال ثنا محمد بن اسحق عن عاصم بن عمر بن قتادۃ عن
محمود بن لبید عن ابن عباس قال حدثنی سلمان الفارسی وذکر حدیثا طویلا ذکر فیہ انہ کان عبدا قال
فلما امسیت جمعت ما کان عندی ثم خرجت حتی جئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو بقباء فدخلت

عَلَيْهِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ لَيْسَ بِيَدِكَ شَيْءٌ وَإِنَّ مَعَكَ أَصْحَابًا لَكَ وَأَنْتُمْ أَهْلُ حَاجَةٍ وَعُسْرَةٍ
وَقَدْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ وَضَعْتُهُ لِلصَّدَقَةِ فَلَمَّا ذُكِرَ لِي مَكَانُكُمْ رَأَيْتُكُمْ أَحَقَّ بِهِ ثُمَّ وَضَعْتُهُ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَأَمْسَكَ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ أَنْ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَدْ جَمَعْتُ شَيْئًا فَقُلْتُ رَأَيْتُكَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ
وَقَدْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ أَحْبَبْتُ أَنْ أُكْرِمَكَ بِهِ كَرَامَةً لَيْسَ بِصَدَقَةٍ فَأَكَلَ وَأَكَلَ أَصْحَابُهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو یوسف بن بہلول نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحق نے وہ روایت کرتے ہین عاصم بن عمرو بن قتادہ سے وہ محمود بن لبید سے وہ ابن عباس
رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سلمان الفارسی رضہ نے پھر حدیث طویل ذکر کے بیان کیا کہ جسوقت
کہ مین غلام تہا تو ایکدن شام کو جو کچھ میرے پاس موجود تہا مین نے جمع کیا اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت
آیا آپ اس وقت قبا مین تہے اور کئی ایک اصحاب ہی آپ کے ساتھ تہے مین عرض کیا مجھے معلوم ہوا ہی کہ آپکے پاس اسوقت
کچھہ موجود نہین پھر آپکے ساتھہ آپ کے اصحاب بہی ہین اور وہ بہی حاجتمند ہیں اسوقت میرے پاس جو کچھہ موجود تہا وہ
مین نے صدقہ کرنیکے لئے رکھہ چھوڑا تہا اس لئے مین نے یہ آپکی خدمت مین لایا ہون کیونکہ آپ اسکے زیادہ مستحق ہین غرض وہ
مین نے آپ کے سامنے رکھدیا آپنے فرمایا اسے تو تم ہی کہا ڈ یا رکہہ چھوڑو پھر جب آپ مدینہ مین واپس آئے تو پھر مین نے کچھہ اور جمع
کیا اور آپ کی خدمت مین لیکر آیا اور عرض کیا کہ مین نے دیکہا کہ آپ صدقہ نہین کہاتے تو مین نے چاہا کہ مین ہدیۃً کچھہ آپ کی
خدمت مین لیکر آؤن ہذا یہ صدقہ نہیں بلکہ ہدیہ ہے تو پھر وہ آپنے اور آپکے اصحاب نے تناول کیا **حدثنا** أَبُو بَكْرَةَ ١٧
وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثنا وَهْبٌ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ
مِنْهَا فَقَالَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ آلَ
مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ اور ابن مرزوق نے دونون
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین حکم سے وہ ابن ابی رافع
مولی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ اپنے والد ابو رافع سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی مخزوم میں سے ایک
شخص کو صدقات پر مقرر کرکے بہیجا تو اوس شخص نے ابو رافع سے کہا کہ تم ہی میرے ساتھہ چلو تاکہ تمہارا ہی کچھہ فائدہ ہو
انہون نے کہا مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیلوں چنانچہ آپکی خدمت مین آکر انہون نے اوس کا ذکر کیا
آپنے فرمایا کہ آل محمد کو صدقہ جائز نہیں اور قوم کا غلام آزاد قوم میں سے ہوتا ہے **حدثنا** رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثنا أَسَدٌ قَالَ ثنا ١٨
وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ رض فَقَالَتْ إِنَّ مَوْلًى لَنَا يُقَالُ لَهُ هُرْمُزُ أَوْ كَيْسَانُ
أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَدَعَانِي فَجِئْتُ فَقَالَ يَا أَبَا فُلَانٍ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ نُهِينَا أَنْ
نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَلَا تَأْكُلِ الصَّدَقَةَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ورقاء بن عمر نے وہ روایت کرتے ہین عطاء بن السائب سے
کہا مین ام کلثوم بنت علی رض کی خدمت آیا تو انہون نے بیان کیا ہمارے ایک مولی (غلام آزاد) نے جس کا نام ہرمز یا کیسان
تہا (شک راوی ہے) مجھے خبر دی کہ وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا تو آپنے اوسے بلاکر فرمایا کہ ہم

ابو فلاں ہم آل محمد ہیں ہمیں صدقہ سے منع کیا گیا ہے اور مولی قوم قوم ہی میں سے ہوتا ہے سو تم کبھی صدقہ نہ کہانا **حَدَّثَنَا** ١٩
حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ
عَلِيٍّ رضـ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَاَدْخَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ اَلْقِهَا اَلْقِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا
نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شبابہ بن سوار نے ح اور حدیث
بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی سے علی بن الجعد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے تینوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین محمد
زیاد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقہ مین سے ایک کھجور اوٹھا کر منہ مین رکھلی نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہون ہون اسکو منہ سے نکالدو نکالدو تمہین معلوم نہین کہ ہم صدقہ نہین کہاتے **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ ٢٠
وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اُتِيَ بِالشَّيْءِ سَاَلَ اَهَدِيَّةٌ هُوَ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قَالُوْا هَدِيَّةٌ بَسَطَ يَدَهٗ وَاِنْ قَالُوْا صَدَقَةٌ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ كُلُوْا
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ اور ابن مرزوق نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے بہز بن حکیم نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ اون کے جد سے کہا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین جب کوی چیز لائی جاتی تو آپ پوچھتے کہ ہدیہ ہے یا صدقہ اگر ہدیہ ہوتا تو لے لیتے اور صدقہ ہوتا تو اپنے صحابہ
سے فرماتے تم کہاو **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ ٢١
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ اِبِلٍ سَائِمَةٍ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ مَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهٗ
اَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَاِنَّا اٰخِذُوْهَا مِنْهُ وَشَطْرَ اِبِلِهٖ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ مِنَّا مِنْهَا شَيْءٌ **ترجمہ**
نیز حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ اور ابن مرزوق نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن بکر نے وہ
روایت کرتے ہین بہز بن حکیم سے وہ اپنے والد سے وہ اون کے جد سے کہا سنا مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے تھے کہ دودہ اور نسل والی اونٹنیون مین فی چالیس ایک بنت لبون ہے (وہ اونٹنی جو تیسرے سال مین لگے)
سو جو کوی ثواب کی نیت سے بخوشی دیدے تو اوس کیلئے اس کا اجر ہے اور جو بخوشی نہ دے سو ہم اوس سے لیں گے اور
نصف اونٹ اور کیونکہ یہہ حق واجب حقوق اللہ میں سے ہے اوس مین سے ہم مین سے کسی کو کچھ حلال نہین **حَدَّثَنَا** ٢٢
ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَمُرُّ فِي الطَّرِيْقِ بِالتَّمْرَةِ فَمَا يَمْنَعُهٗ مِنْ اَخْذِهَا اِلَّا مَخَافَةَ اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق اور
ابن ابی داود نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت
کرتے ہین قتادہ سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم راستہ سے گذرتے اور
کوی کھجور پڑی ہوتی تو آپ صرف اس خوف سے اوسے نہ اوٹھاتے کہ کہین صدقہ کی نہ ہو **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ٢٣
قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ رضـ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَاٰى تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً لَاَكَلْتُهَا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث

بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ نے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے کہا حدیث بیان کی ہم سے
منصور نے وہ روایت کرتے ہیں انس رضہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پڑی ہوئی دیکھی تو فرمایا کہ
اگر مجھے اس کے صدقہ کا خوف نہ ہوتا تو میں اسے کہا لیتا حدثنا علی بن معبد قال ثنا الحکم بن مروان الضریر ح وحدثنا ۲۴
ابن ابی داؤد قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا معرف بن واصل السعدی قال حدثتنا حفصة رہ فی سنة تسعین قال
ابن ابی داؤد فی حدیثه ابنة طلق تقول ثنا رشید بن مالك ابو عمیر قال کنا عند النبی صلی الله علیه وسلم فاتی
بطبق علیه تمر فقال اصدقة ام هدیة قال بل صدقة فوضعه بین یدی القوم والحسن یتعفر بین یدیه فاخذ
الصبی تمرة فجعلها فی فیه فادخل رسول الله صلی الله علیه وسلم اصبعه وجعل یترفق به فاخرجها فقذفها ثم
قال انا آل محمد لا ناکل الصدقة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حکم بن
مروان الضریر نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے معرف بن واصل السعدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا نے سنہ ہجری
میں اور ابن ابی داؤد نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے بنت طلق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے رشید
بن مالک ابو عمیر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے آپکے سامنے کھجوروں کا طباق
لایا گیا آپنے پوچھا صدقہ ہے یا ہدیہ کہا نہیں بلکہ صدقہ ہے آپنے یہہ طباق لوگوں کے سامنے رکھدیا حضرت امام حسن بھی یہیں ہنسی
سے کھیلتے پھرتے تھے اونہوں نے آکر ایک کھجور منہ میں رکھلی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلا کر منہ میں اونگلی ڈالی
اور کھجور نکالکر پھینک دی اور فرمایا ہم آل محمد ہیں صدقہ نہیں کھاتے حدثنا علی بن عبد الرحمن قال ثنا علی بن ۲۵
حکیم الاودی قال انا شریك عن عبد الله بن عیسی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابیه قال دخلت مع النبی صلی
الله علیه وسلم بیت الصدقة فتناول الحسن تمرة فاخرجها من فیه وقال انا اهل بیت لا یحل لنا الصدقة او
لا ناکل الصدقة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن حکیم الاودی نے
کہا خبر دی ہمکو شریک نے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن عیسے سے وہ عبد الرحمن بن ابی لیلے سے وہ اپنے والد سے کہا
میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت الصدقہ میں داخل ہوا حضرت امام حسن رضہ نے ایک کھجور اوٹھا کر منہ میں رکھلی
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کھجور منہ سے نکالدی اور فرمایا ہم اہل بیت ہیں ہمیں صدقہ حلال نہیں یا فرمایا صدقہ
کھانا حلال نہیں (شک راوی ہے) حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعید قال انا شریك فذکر باسناده مثله ۲۶
غیر انه قال انا اهل بیت لا یحل لنا الصدقة ولم یشك ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے پھر اون کے اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی اور بلا شک کہ
بیان کیا کہ آپنے فرمایا ہم اہل بیت ہیں ہمیں صدقہ حلال نہیں حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا نعیم قال ثنا ابن ۲۷
المبارك قال انا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة رہ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لانقلب الی
اهلی فاجد التمرة ساقطة علی فراشی فی بیتی فارفعها لآکلها ثم اخشی ان تکون صدقة فالقیها ترجمہ حدیث بیان
کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک نے کہا خبر دی ہمکو
معمر نے وہ روایت کرتے ہیں ہمام بن منبہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا میں جب اپنے گھر لوٹ جاتا ہوں اور گھر میں اپنے فرش پر کوئی کھجور پڑی پاتا ہوں تو صرف اس خوف سے اسے نہیں کھاتا
کہ کہیں صدقہ کی نہ ہو اسلئے میں اسے ڈالدیتا ہوں **حدثنا** احمد بن عبد المؤمن الخراسانی قال ثنا علی بن الحسن ۲۸
بن شقیق قال ثنا الحسین بن واقد قال ثنا عبد اللہ بن بریدۃ قال سمعت ابی یقول جاء سلمان الفارسی الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم المدینۃ بمائدۃ علیہا رطب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذا
یا سلمان قال صدقۃ علیک وعلی اصحابک قال ارفعہا فانا لا ناکل الصدقۃ فرفعہا فجاء من الغد بمثلہ
فوضعہ بین یدیہ فقال ما ھذا یا سلمان قال ھدیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ ابسطوا

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبد المؤمن خراسانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن الحسن بن شقیق نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن واقد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن بریدہ نے کہا سنا میں نے
اپنے والد سے بیان کرتے تھے کہ سلمان فارسی رض جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لیگئے ایک خوان
تازی کھجوروں کا لائے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا سلمان یہہ کیا ہے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ صدقہ ہے
آپکے اور آپکے صحاب کیلئے فرمایا سلمان اسے لیجاؤ کیونکہ ہم صدقہ نہیں کہاتے سلمان اسے اوٹھا لیگئے پھر صبح کو دوسرا
خوان لیکر آئے اور آپ کے سامنے رکھہ دیا فرمایا سلمان یہہ کیا ہے عرض کیا یا رسول اللہ ہدیہ ہے آپ نے اپنے اصحاب سے
فرمایا لو کشادہ ہو جاؤ **قال** ابو جعفر فھذہ الآثار کلھا قد جاءت بتحریم الصدقۃ علی بنی ھاشم ولا نعلم شیئا
نسخہا ولا عارضہا الا ما قد ذکرناہ فی ھذا الباب مما لیس فیہ دلیل علی مخالفتہا **فان** قال قائل تلک
الصدقۃ انما ھی الزکوۃ خاصۃ فاما ما سوی ذلک من سائر الصدقات فلا باس بہ **قیل** لہ فی ھذہ
الآثار ما قد دفع ما ذھبت الیہ وذلک ان فی حدیث بھز بن حکیم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا
اتی بالشیء سأل اھدیۃ ام صدقۃ فان قالوا صدقۃ قال لاصحابہ کلوا واستغنی بقول المسؤل انہ صدقۃ
عن ان یسألہ صدقۃ من زکوۃ ام غیر ذلک **فدل** ذلک علی ان حکم سائر الصدقات فی ذلک سواء
وفی حدیث سلمان رض فقال جئت فقال اھدیۃ ام صدقۃ فقلت بل صدقۃ لانہ بلغنی انکم قوم فقراء
فامتنع من اکلہا لذلک وانما کان سلمان رض یومئذ عبدا ممن لا یجب علیہ زکوۃ **فدل** ذلک علی ان
کل الصدقات من التطوع وغیرہ قد کان محرما علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی سائر بنی ھاشم
والنظر ایضا یدل علی استواء حکم الفرائض والتطوع فی ذلک وذلک انا رأینا غیر بنی ھاشم من الاغنیاء
والفقراء فی الصدقات المفروضات والتطوع سواء من حرم علیہ اخذ صدقۃ مفروضۃ حرم علیہ اخذ
صدقۃ غیر مفروضۃ فلما حرم علی بنی ھاشم اخذ الصدقات المفروضات حرم علیہم اخذ الصدقات
غیر المفروضات فھذا ھو النظر فی ھذا الباب وھو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالی وقد اختلف
عن ابی حنیفۃ رض فی ذلک فروی عنہ انہ قال لا باس بالصدقات کلہا علی بنی ھاشم وذھب فی ذلک عندنا
الی ان الصدقات انما کانت حرمت علیہم من اجل ما جعل لہم فی الخمس من سہم ذوی القربی فلما انقطع ذلک
عنہم ورجع الی غیرہم بموت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حل لہم بذلک ما قد کان محرما علیہم من اجل
ما قد کان احل لہم **وقد** حدثنی سلیمان بن شعیب عن ابیہ عن محمد عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ رح

فِي ذٰلِكَ مِثْلُ قَوْلِ أَبِي يُوْسُفَ رح فَهٰذَا مَا أَحَدٌ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ أَفَتَكْرَهُهَا عَلَى مَوَالِيْهِمْ **قُلْتُ** نَعَمْ لِحَدِيْثِ أَبِي رَافِعٍ الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُو يُوْسُفَ رح فِي كِتَابِ الْإِمْلَاءِ وَمَا عَلِمْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِنَا خَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ أَفَتَكْرَهُ لِلْهَاشِمِيِّ أَنْ يَعْمَلَ عَلَى الصَّدَقَةِ **قُلْتُ** لَا **فَإِنْ** قَالَ وَلِمَ وَفِي حَدِيْثِ رَبِيْعَةَ ابْنِ الْحَارِثِ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ الَّذِي ذَكَرْتَ مَنْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمَا مِنْ ذٰلِكَ **قُلْتُ** مَا فِيْهِ مَنْعُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُمْ سَأَلُوْهُ أَنْ يَسْتَعْمِلَهُمْ عَلَى الصَّدَقَةِ لِيَسُدَّ بِذٰلِكَ فَقْرَهُمْ فَسَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقْرَهُمْ بِغَيْرِ ذٰلِكَ **وَقَدْ** يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِمَنْعِهِمَا أَنْ يُوَكِّلَهُمَا عَلَى الْعَمَلِ عَلَى أَوْسَاخِ النَّاسِ لَا لِأَنَّ ذٰلِكَ يَحْرُمُ عَلَيْهِمْ لِاحْتِعَالِهِمْ مِنْهُ ثُمَّا لَتَهُمْ عَمَلَهُ **وَقَدْ** وَجَدْنَا مَا يَدُلُّ عَلَى هٰذَا **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہین کہ یہہ تمام آثار بنی ہاشم پر صدقہ حرام ہونیکے متعلق وارد ہوئی ہین اور ہمین کوئی حدیث نہین معلوم ہوئی جو اُن کی ناسخ یا اُن سے معارض واقع ہوئی ہو اور جو حدیث شروع باب مین مذکور ہے اوس مین بہی ان آثار کے خلاف کوئی دلیل نہین۔ اب اگر کوئی یہہ کہے اچہا جو صدقہ بنی ہاشم پر حرام ہے وہ خاص صدقہ زکوۃ ہے تو ماسوا صدقہ زکوۃ باقی صدقات تطوع بنی ہاشم پر حلال ہون گے تو اس کا جواب دیا جائیگا کہ صرف صدقہ زکوۃ نہین بلکہ صدقات نافلہ بہی بنی ہاشم پر حرام ہین چنانچہ حدیث بہز بن حکیم مین ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جو چیز لائی جاتی تو آپ دریافت کر لیتے کہ ہدیہ ہے یا صدقہ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ اپنے اصحاب کو فرماتے کہ اوسے کہا لو پہر صدقہ کے بعد آپ یہہ نہین پوچہتے تہے کہ یہہ صدقہ زکوۃ ہے یا صدقہ تطوع تو آپ کا اس امر کو دریافت نہ کرنا دلالت رکہتا ہے کہ اس حکم مین صدقات زکوۃ اور صدقات نافلہ دونون مساوی ہیں اس کے علاوہ حدیث سلمان مین ہے کہ وہ آپ کی خدمت مین کہجور کا خوان لیکر آئے اور آپ نے پوچہا ہدیہ ہے یا صدقہ تو اونہون نے کہا کہ نہین بلکہ صدقہ ہے تو آپ اوس کے کہانے سے رک گئے اور سلمان اس وقت غلام تہے ہذا اون پر زکوۃ فرض ہی نہ تہی پس لامحالہ اون کا صدقہ صدقہ تطوع تہا پس ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام بنی ہاشم پر صدقہ زکوۃ اور صدقہ تطوع دونون حرام تہے اور نظر وقیاس بہی اس کا مقتضی ہے کہ اس حکم مین صدقہ فرض اور صدقہ تطوع دونون برابر ہون چنانچہ ہم دیکہتے ہین کہ بنی ہاشم کے ماسوا دیگر اغنیا و فقرا کی بابت بہی ان دونون کا حکم مساوی ہے چنانچہ جس طرح مالدار پر صدقہ زکوۃ لینا حرام ہے اسیطرح صدقات نافلہ بہی اسیطرح بنی ہاشم پر جب صدقہ زکوۃ حرام ہے تو صدقہ تطوعات بہی حرام ہونا چاہئے یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق نظر و قیاس کے اور یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے بجز اس کے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اس کے خلاف بہی روایت کیا گیا ہے کہ بنی ہاشم پر صدقہ جائز ہونے مین کوئی حرج نہین اور اس کی وجہہ وہ یہہ بیان فرماتے ہیں کہ بنی ہاشم پر اس لئے حرام کیا گیا تہا کہ اونہین خمس مین سے بطور حقوق ذوالقربیٰ کے دیا جاتا تہا اب خمس تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بنی ہاشم کو لینا بند ہو گیا اور دوسرے لوگون کو ملنے لگا اس لئے جو چیز بنی ہاشم پر خمس کے سبب سے حرام کی گئی ہی خمس بند ہونیکے بعد وہ اون پر حلال ہو گئی لیکن چونکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے امام ابو یوسف رہ اور امام محمد رہ کے قول کے موافق بہی روایت کیا گیا ہے چنانچہ حدیث بیان کی مجہہ سے سلیمان بن شعیب نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ امام محمد سے وہ امام ابو یوسف سے وہ امام ابو حنیفہ سے ابو یوسف کے قول کے موافق ہذا ہم اسی قول کو اخذ کرتے ہین اب اگر کوئی یہہ کہے کہ کیا تم بنی ہاشم کے آزاد غلامون

پر صدقہ مکروہ ہتی ہو تو ہم کہینگے ہان جیساکہ حدیث ابی رافع مین مذکور ہے اور ایسا ہی امام ابو یوسف رح نے کتاب الاملا مین بیان کیا ہے اور مجہے معلوم نہین ہوتا کہ ہمارے (اصحاب احناف) مین سے کسی نے اوس کے خلاف کیا ہو اب اگر کوی یہہ سوال کرے کہ کیا بنی ہاشم کو صدقات پر مقرر کرنا ہی مکروہ ہے تو مین کہونگا ہین اگر اس کی وجہہ دریافت کرے اور کہے کہ حدیث ربیعہ بن حارث اور فضل بن عباس مین ہے کہ ان دونون کو صدقات پر مقرر نہین کیا تو مین اس کے جواب مین کہونگا کہ اس سے بنی ہاشم کو صدقات پر مقرر کرنے کا عدم جواز نہین ثابت ہوتا کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونون کی حاجت روای دوسرے طریق سے کردی اور یہی اون کی غرض تہی اور وہ حاصل ہوی ورنہ یہہ جائز ہے کہ آپ نے اونہین صدقات پر مقرر کرنے سے اس لئے نہ باز رکہا ہو کہ صدقات پر مقرر کرنا اون کے لئے

٥٢٩ جائز نہ تہا جیساکہ یہہ حدیث اس معنے پر دلالت رکہتی ہے **حدثنا** ابو امیۃ قال ثنا قبیصۃ بن عقبۃ قال ثنا سفیان عن موسی بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن ابی رزین عن علی رض قال قلت للعباس سل النبی صلے اللہ علیہ وسلم یستعملک علی الصدقات فسألہ فقال ما کنت لاستعملک علی غسالۃ ذنوب الناس **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوامیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین موسی بن ابی عائشہ سے وہ عبد اللہ بن ابی رزین سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا مین نے حضرت عباس رض سے کہا کہ آپ نبی کریم صلے اللہ علیہ سے کہین کہ وہ آپ کو صدقات پر عامل کردین چنانچہ آپ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ نے فرمایا مین آپ لوگون کے گناہون کے غسالہ (دہوون) پر مقرر نہین کرتا **افلا تری** انہ انما کرہ لہ الاستعمال علی غسالۃ ذنوب الناس لا لانہ حرم ذلک علیہ لحرمۃ الاجعال منہ علیہ **وقد** کان ابو یوسف رح یکرہ لبنی ہاشم ان یعملوا علی الصدقۃ اذا کانت جعالتہم منہا قال لان الصدقۃ تخرج من مال المتصدق الی الاصناف التی سماہا اللہ تعالی فیملک المصدق بعضہا وہی لا تحل لہ **واحتج** فی ذلک ایضا بحدیث ابی رافع حین سألہ المخزومی ان یخرج معہ لیصیب منہا وقال ان یصیب منہا شیئا الا بعمالتہ علیہا واجتعالہ منہا **وخالف** ابا یوسف فی ذلک آخرون فقالوا لا باس ان یجتعل منہا الہاشمی لانہ انما یجتعل علی عملہ وذلک قد یحل للاغنیاء فلما کان ہذا لا یحرم علی الاغنیاء الذین یحرم علیہم غناہم الصدقۃ کان کذلک ایضا فی النظر لا یحرم ذلک علی بنی ہاشم الذین یحرم علیہم نسبہم اخذ الصدقۃ **وقد** روی عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فیما تصدق بہ علی بریرۃ انہ اکل منہ وقال ہو علیہا صدقۃ ولنا ہدیۃ **ترجمہ** تو اب دیکہو کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے محض کراہت کے باعث حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ کو صدقات پر مقرر نہیں کیا نہ اس سبب سے کہ اس صیغہ کی تنخواہ و اجرت ہی آپ کے لیئے حرام تہی امام ابو یوسف رح ہی بنی ہاشم کے لئے مد زکوۃ کی ملازمت ناپسند کرتے تہے اوس صورت مین کہ تنخواہ ہی اس مد سے دی جائے کیونکہ صدقہ زکوۃ اونہیں لوگون پر صرف کیا جاسکتا ہے جن کا اللہ تعالے نے قرآن مجید مین ذکر کیا ہے پہر جسکو صدقہ دیا گیا وہ اسکا مالک ہوگا حالانکہ وہ اسکو حلال [illegible] علاوہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ابو رافع کی اوس حدیث سے ہی استدلال کیا ہے جبکہ اونہون نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بنی مخزوم کے عامل کے ساتہہ جانیکی اجازت مانگی تہی اور آپ نے اونہین اوس کے ساتہہ جانے

سے منع کیا تہا کیونکہ یہہ نا ممکن تہا کہ یہہ اوس کے ساتہہ جاکر بدون مد صدقہ کا کوئی کام کیے اور اوس کی اجرت لیے بغیر کوئی فائدہ اوٹہا سکتے امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے اس مسئلہ مین باقی اہل علم نے خلاف کیا ہے کیونکہ باقی اہل علم فرماتے ہین کہ ہاشمی کو صدقات پر مقرر کرنے مین کوئی حرج نہین کیونکہ جب اغنیا کے لئے صدقات پر مقرر رہونا جائز ہے حالانکہ خود صدقہ اون کے اوپر حرام ہے تو نظر و قیاس چاہتا ہے کہ بنی ہاشم کے لئے بہی صدقات پر مقرر رہونا جائز ہو اگرچہ نفس صدقہ اون کے اوپر بہی حرام ہے جس طرح اغنیا پر اس کے علاوہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ بریرہ رض پر کچھہ صدقہ کیا گیا تہا اور اونہون نے اوس مین سے بطور ہدیہ کچھہ آپکے گہر بہیجا تہا تو آپ نے اوسے تناول کیا اور فرمایا اوس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ

۵۳۰ حدثنا بذلک فهد قال ثنا محمد بن سعید الاصبهانی قال انا شریک عن منصور عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت دخل علی النبی صلی الله علیه وسلم وفی البیت رجل شاة معلقة فقال ما هذه فقلت تصدق به علی بریرة فاهدته لنا فقال هو علیها صدقة وهو لنا هدیة ثم امر بها فشویت ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید الاصبہانی نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور گہر مین بکری کا ایک لٹکا ہوتہا پوچھا یہہ کیا ہے (یعنے کہانسے آیا ہے) مین نے کہا بریرہ کو کسی نے صدقہ دیا تہا اس نے ہمین بہیجا ہے فرمایا اوس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ پہر آپ نے اوسے بہنوایا

۵۳۱ حدثنا یونس قال انا ابن وهب ان مالکا اخبره عن ربیعة بن ابی عبد الرحمن عن القاسم بن محمد عن عائشة رض قالت دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم والبرمة تفور بلحم وادم من ادم البیت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الم ار برمة فیها لحم قالوا بلی یا رسول الله ولکن ذالک لحم تصدق به علی بریرة وانت لا تاکل الصدقة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هو صدقة علیها وهو لنا هدیة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین ربیعہ بن عبد الرحمن سے وہ قاسم بن محمد سے وہ حضرت عائشہ رض سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم گہر مین داخل ہوئے اور ہانڈی گوشت کی ثوروے سے کدہر بدر کر رہی تہی فرمایا کیا مین ہانڈی مین گوشت نہین دیکہتا ہم نے کہا کیون نہین یارسول اللہ لیکن یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ رض کو صدقہ مین دیا گیا ہے (اور اوس نے ہمارے بہیجا ہے) اور آپ صدقہ کہاتے نہیں ہین فرمایا اوس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے

۵۳۲ حدثنا علی بن عبد الرحمن قال ثنا عبد الله بن مسلمة قال ثنا سلیمن بن بلال عن ربیعة فذکر باسناده مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن بلال نے وہ روایت کرتے ہین ربیعہ سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۳۳ حدثنا علی قال ثنا عفان قال ثنا همام قال ثنا قتادة عن عکرمة عن ابن عباس قال تصدق علی بریرة بصدقة فاهدت منها لعائشة رض فذکرت ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم فقال هو لنا هدیة ولها صدقة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ نے وہ روایت کرتے ہین

ل بریرہ ایک مرد کی لونڈی تہی حضرت عائشہ رض نے اسے آزاد کر دیا تہا ۱۲

عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا کہ بریرہ رضہ کو کچھ صدقہ دیا گیا اور اوس نے حضرت عائشہ رضہ کو
ہدیہ بہیجا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اونہوں نے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ہمارے لئے ہدیہ ہے اور اس
٥٣٤ کے لئے صدقہ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا الوہبی قال ثنا ابن اسحق عن الزھری عن عبید بن السباق
عن جويرية بنت الحارث قالت تصدق على مولاة لي بعضو من لحم فدخل على النبي صلى الله عليه وسلم
فقال هل عندكم من عشاء فقلت يا رسول الله مولاة لي قد تصدق عليها بعضو من لحم فاهدته لي
وانت لا تاكل الصدقة فقال قد بلغت محلها فهاتيه فاكل منها رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحق
نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ عبید بن السباق سے وہ جویریہ بنت الحارث رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا میری آزاد
لونڈی کو گوشت صدقہ میں دیا گیا اس کے بعد شام کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا کیا
تمہارے پاس کچھ ناشتہ کے لئے ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میری ایک آزاد لونڈی کو گوشت کا ٹکڑا صدقہ میں دیا گیا
ہے اوس نے میرے لئے بہیجا ہے اور آپ صدقہ کہاتے نہیں ہیں فرمایا بلا شبہ وہ اپنے موقعہ پر پہنچا ہی (یعنے وہ ہدیہ ہی)
سو جو کچھ تمہارے پاس ہے مجھے دو چنانچہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ تناول کیا۔
٥٣٥ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا ابراهيم بن بشار قال ثنا سفيان قال ثنا الزهري قال اخبرني عبيد
بن السباق عن جويرية مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم
بن بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہری نے کہا خبر دی مجھکو عبید بن
٥٣٦ السباق نے وہ روایت کرتے ہیں جویریہ رضہ سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا محمد بن
المنهال قال ثنا يزيد بن زريع قال ثنا خالد الحذاء عن حفصة بنت سيرين عن ام عطية قالت دخل النبي
صلى الله عليه وسلم على عائشة رضہ فقال هل عندكم شيء قالت لا الا شيء بعثت به الينا نسيبة من الشاة
التي بعثت اليها من الصدقة فقال النبي صلى الله عليه وسلم انها قد بلغت محلها ترجمہ حدیث بیان کی
ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد الحذاء نے وہ روایت کرتے ہیں حفصہ بنت سیرین سے وہ ام عطیہ سے کہا کہ
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضہ کے پاس آئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ ہے کہا نہیں بجز
اسکے کہ نسیبہ (یعنے ام عطیہ) نے اوس بکری کا گوشت بہیجا ہے جو حضور نے اسکو بہیجی تہی آپ نے فرمایا کہ بلا شبہ
٥٣٧ وہ اپنے موقعہ پر پہنچ گیا ہے۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا ابن لهيعة عن ابي
الاسود عن ابي معن يزيد بن يسار عن يعقوب بن عبد الله بن الاشج عن عبد الله بن وهب عن ام
سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قسم غنما من الصدقة فارسل الى
زينب الثقفية بشاة منها فاهدت زينب من لحمها لنا فدخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال هل عندكم شيء تطعمونا قلنا لا والله يا رسول الله وقال اما ار لحما انما ادخل عليكم قلنا يا رسول
الله ذاك من الشاة التي ارسلت بها الى زينب من الصدقة وانت لا تاكل الصدقة فلم نحب ان نمسك

مَا لَا تَأْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَدْخَلْتُمُوْهُ لَاَكَلْتُ مِنْهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو الاسود سے وہ ابو معن یزید بن یسار سے وہ یعقوب بن عبد اللہ بن الاشج سے وہ عبد اللہ بن وہب سے وہ حضرت ام سلمہ زوجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم صدقہ کی بکریاں تقسیم کر رہے تھے انہیں میں سے ایک بکری آپ نے زینب ثقفیہ رضی اللہ تعالے عنہا کو بھیجی اونہوں نے اوس میں سے کچھہ گوشت ہمیں بھیجا جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم آئے تو آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کچھہ کہانے کے لئے ہے ہم نے کہا واللہ کچھہ نہیں فرمایا کیا میں نے ابہی دیکہا نہ تہا کہ تمہارے پاس گوشت آیا تہا ہم نے کہا یا رسول اللہ وہ اوس بکری کا گوشت تہا جو آپ نے زینب کو صدقہ میں سے بہیجی تہی اور آپ صدقہ کہاتے نہیں ہیں اس لئے ہم نے پسند نہیں کیا کہ جو چیز آپ نہیں کہاتے اوسے ہم لے لیں آپ نے فرمایا اگر میں اوسپر قابو پاتا تو کہا لیتا ہے ہنا فَلَمَّا كَانَ مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ جَائِزًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْلُهُ لِاَنَّهُ اِنَّمَا مَلَكَهُ بِالْهَدِيَّةِ جَازَ اَيْضًا لِلْهَاشِمِيِّ اَنْ يَجْتَعِلَ مِنَ الصَّدَقَةِ لِاَنَّهُ اِنَّمَا يَمْلِكُهُ بِعَمَلِهِ لَا بِالصَّدَقَةِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ اَصَحُّ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ ترجمہ پس جب بریرہ رضی اللہ تعالے عنہا نے صدقہ میں سے آپ کو ہدیہ بہیجا اور آپ کے لئے اوس کا تناول کرنا جائز ہوا کیونکہ آپ اوس کے مالک ہدیہ کے طور پر ہوے تہے تو اسیطرح ہاشمی کے لئے بہی جائز ہوا کہ مدالسہ قارت کی تنخواہ وغیرہ اس کیلئے حلال ہو کیونکہ تنخواہ وغیرہ کا جو وہ مالک ہوگا تو بطریق اجرت و معاوضہ ہی کے مالک ہوگا نہ بطریق صدقہ کے یہہ حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق نظر و قیاس کے اور یہہ اوس مسلک سے اصح واقوی ہے جس کی طرف امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالے گئے ہیں ۔

بَابُ ذِي الْمِرَّةِ السَّوِيِّ الْفَقِيْرِ هَلْ يَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ اَمْ لَا

تندرست و سلامت (مگر) فقیر شخص کے لئے صدقہ جائز ہے یا نہیں ۔

۵۱ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ رَيْحَانَ بْنَ يَزِيْدَ وَكَانَ اَعْرَابِيًّا صَدُوْقًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی مجھکو سعد بن ابراہیم نے کہا سُنا میں نے ریحان بن یزید سے جو ایک اعرابی وراست گو شخص تہے کہا

۵۲ عبد اللہ بن عمرو نے فرمایا کہ غنی اور تندرست و توانا کے لیے صدقہ حلال نہیں حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ ذٰلِكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں سعد سے وہ بنی عامر میں کے ایک شخص سے وہ عبد اللہ بن عمرو سے کہ آپ یہہ فرمایا کرتے تہے حَدَّثَنَا

۵۳ ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی

ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابو نعیم نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے وہ روایت کرتے ہیں سعد
بن ابراہیم سے وہ ریحان بن یزید سے وہ عبداللہ بن عمرؓ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق
کے **حدثنا** ابو بکرة قال ثنا الحجاج بن المنهال قال ثنا عكرمة بن عمار اليمامي عن سماك ابي زميل عن ٥٤
رجل من بني هلال قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عکرمہ بن عمار الیمامی نے
وہ روایت کرتے ہیں سماک ابو زمیل سے وہ ایک شخص سے بنی ہلال میں سے کہا سنی میں نے رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم سے یہ مثل حدیث سابق کے ذکر کی **حدثنا** علي بن معبد قال ثنا معلى بن منصور قال ثنا ابو ٥٥
بكر بن عياش عن ابي حصين عن ابي صالح عن ابي هريرة رض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلے بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے ابوبکر بن عیاش نے وہ روایت کرتے ہیں ابو حصین سے وہ ابو صالح سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے
وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا ابو داود عن ابي بكر بن ٥٦
عياش عن ابي حصين عن سالم بن ابي الجعد عن ابي هريرة رض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے وہ روایت کرتے ہیں ابوبکر بن
عیاش سے وہ ابو حصین سے وہ سالم بن ابی الجعد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اوس کی **حدثنا** فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا ابو بكر بن عياش فذكر باسناده ٥٧
مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے ابوبکر بن عیاش نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی **قال** ابو جعفر فذهب قوم الى ان
الصدقة لا تحل لذي المرة السوي وجعلوه فيها كالغني واحتجوا في ذلك بهذه الآثار **وخالفهم** في
ذلك آخرون فقالوا كل فقير من قوي وزمن فالصدقة له حلال وذهبوا في تاويل هذه الآثار المتقدمة
الى ان قول النبي صلى الله عليه وسلم لا تحل الصدقة لذي مرة سوي اي انها لا تحل له كما تحل للفقير
الزمن الذي لا يقدر على غيرها فاخذها على الضرورة وعلى الحاجة من جميع الجهات منه اليها فليس مثله
ذو المرة السوي القادر على اكتساب غيرها في حلها له لان الزمن الفقير يحل له من قبل الزمانة ومن قبل
عدم قدرته على غيرها وذو المرة السوي انما يحل له من جهة الفقر خاصة وان كانا جميعا قد يحل لهما
اخذها وان الافضل لذي المرة السوي تركها والاكل من الاكتساب بعمله وقد يغلط الشيء من هذا
فيقال لا يحل اي لا يكون كذا على انه غير متكامل الاسباب التي بها يحل ذلك المعنى وان كان ذلك المعنى
قد يحل بما دون تكامل تلك الاسباب من ذلك ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ليس
المسكين بالطواف ولا بالذي ترده التمرة والتمرتان واللقمة واللقمتان ولكن المسكين الذي لا يسأل ولا يفطن له
فيتصدق عليه فلم تكن المسكين الذي يسأل خارجا من اسباب المسكنة واحكامها حتى لا يحل له اخذ الصدقة

وَحَتّٰی لَا یُجْزِیَ مَنْ اَعْطَاہُ مِنْھَا شَیْئًا مِمَّا اَعْطَاہُ مِنْ ذٰلِكَ وَلٰکِنْ ذٰلِكَ عَلٰی اَنَّہٗ لَیْسَ بِمِسْکِیْنٍ مُتَکَامِلٍ اَسْبَابِ الْمَسْکَنَةِ فَکَذٰلِكَ قَوْلُہٗ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِیْ مِرَّةٍ سَوِیٍّ اَیْ اَنَّھَا لَا تَحِلُّ لَہٗ مِنْ جَمِیْعِ الْاَسْبَابِ الَّتِیْ بِھَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ وَاِنْ کَانَ قَدْ تَحِلُّ لَہٗ بِبَعْضِ تِلْكَ الْاَسْبَابِ

بیان المسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ تندرست و توانا کیلئے صدقہ جائز نہیں کیونکہ وہ بمنزلہ غنی کے ہے اور احتجاج انہین آثار سے کرتا ہے اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ایک فقیر تندرست و توانا کمزور کے لئے صدقہ حلال ہے اور مذکورہ بالا آثار کی اونہون نے یہہ تاویل کی ہے کہ یہہ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تندرست و توانا کیلئے صدقہ جائز نہین تو اس کے یہہ معنے ہین کہ من جمیع الوجوہ اوس کے لئے صدقہ جائز نہین ہے جیساکہ فقیر معذور کے لئے من جمیع الوجوہ صدقہ جائز و حلال ہے جو صدقہ کے ماسوا پر قدرت نہین رکھتا اس لئے وہ اپنی ضرورتون اور حوائج کے وقت بہمہ وجوہ ہر ایک لحاظ سے صدقہ لے سکتا ہے پس تندرست و توانا فقیر معذور کے مثل نہین کیونکہ تندرست و توانا اکتساب پر قدرت رکھتا ہے لہذا تندرست و توانا کے لئے محض فقیری اور تنگدستی کے سبب سے صدقہ جائز ہے اور فقیر معذور پر بوجہ معذوری اور اکتساب پر قدرت نرکھنے کے سبب سے صدقہ حلال ہے اب اگرچہ صدقہ دونون کے لئے جائز ہے لیکن تندرست و توانا کے لئے افضل یہ ہے کہ جہانتک ممکن ہو صدقہ نہ لے کیونکہ اکتساب پر قدرت رکھتا ہے پس اس لحاظ سے تشدد کے طور پر کہا گیا کہ اس کے لئے صدقہ حلال نہیں اس لئے کہ بجمیع وجوہ یہ صدقہ کا مستحق نہین چنانچہ پہیری والے فقیرون کی بابت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسکین وہ شخص نہین جو گھر گھر پہرے اور جسے ایک دو کہجورین یا دو لقمہ مل جائین بلکہ مسکین وہ شخص ہے جو لوگون سے سوال نہین کرتا اور اس لئے لوگ نہین جانتے کہ یہہ مسکین ہے تاکہ اوسے صدقہ دین تو اب اس کے یہہ معنے نہیں کہ وہ اسباب مسکنت اور اوس کے احکام سے بالکل علیحدہ ہے کہ اوس کے لئے صدقہ حلال ہے نہین جتے کہ اوسے صدقہ دینے سے صدقہ ادا ہی نہین ہوتا بلکہ اوس کے یہی معنے ہین کہ بجمیع وجوہ یہہ مسکین نہین پس اسیطرح آپکے اس قول کے بھی یہی معنے ہین کہ تندرست و توانا کیلئے صدقہ حلال نہین یعنے بہمہ وجوہ اس کے لئے صدقہ حلال نہین ہان بعض وجوہ سے اور وہ مفلسی اور تنگدستی ہے اوس کے لئے صدقہ حلال ہے

۵۸ وَاحْتَجَّ اَھْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی لِمَذْھَبِھِمْ اَیْضًا بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا ھِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِیْ اَنَّھُمَا اَتَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَاَلَاہُ مِنْھَا فَرَفَعَ الْبَصَرَ وَخَفَضَہٗ فَرَاٰھُمَا جَلْدَیْنِ قَوِیَّیْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا فَعَلْتُ وَلَا حَقَّ فِیْھَا لِغَنِیٍّ وَلَا لِقَوِیٍّ مُکْتَسِبٍ

ترجمہ قائلین قول اول اس حدیث سے بھی استدلال کرتے ہیں جو بیان کی ہم سے ابوامیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن عون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن عروہ نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ عبید اللہ بن عدی الخیار سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے دو شخصون نے میری ہی قوم مین سے کہ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور آپ صدقہ تقسیم کر رہے تھے اون دونون نے بھی آپ سے سوال کیا آپ نے نگاہ اوٹھا کر انہین دیکھا کہ قوی اور تندرست ہین فرمایا اگر تم چاہو تو تمہین اس مین سے کچھ دیدون مگر بات یہہ ہے کہ مالدار اور قوی و تندرست کا اس مین کچھ حق نہین

۵۹ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ

الحارث واللیث بن سعد عن ہشام بن عروۃ فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو عمرو بن الحارث اور لیث بن سعد نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن عروہ سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا الحجاج بن المنہال قال ثنا حماد بن سلمۃ وہمام عن ہشام فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ اور ہمام نے وہ روایت کرتے ہین ہشام سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **قالوا** فقد قال لہما لا حق فیہا لقوی مکتسب فدل ذلک علی ان القوی المکتسب لا حظ لہ فی الصدقۃ ولا تجزی من اعطاہ منہا شیئا **فاحتج** للآخرین علیہم فی ذلک ان قولہ ان شئتما فعلت ولا حق فیہا لغنی ای ان غنا کما یخفی علی فان کنتما غنیین فلا حق لکما فیہا وان شئتما فعلت لانی لم اعلم بغناکما فمباح الی اعطاؤکما و حرام علیکما اخذ ما اعطیتکما ان کنتما تعلمان من حقیقۃ امورکما فی الغنی خلاف ما اری من ظاہر الذی استدللت بہ علی فقرکما **فہذا** معنی قولہ ان شئتما فعلت ولا حق فیہا لغنی واما قولہ ولا لقوی مکتسب فذلک علی انہ لا حق فیہا للقوی المکتسب من جمیع الجہات التی یجب الحق فیہا فعاد معنی ذلک الی معنی ما ذکرنا من قولہ ولا لذی مرۃ قوی وقد یقال فلان عالم حقا اذا تکاملت فیہ الاسباب التی بہا یکون الرجل عالما ولا یقال ہو عالم حقا اذا کان دون ذلک وان کان عالما فکذلک لا یقال فقیر حقا الا لمن تکاملت فیہ الاسباب التی یکون بہا الفقیر فقیرا وان کان فقیرا ولہذا قال لہما ولا حق لہ فیہا لقوی مکتسب ای ولا حق لہ فیہا حتی یکون بہ من اہلہا حقا وہو قوی مکتسب ولولا انہ یجوز للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطاؤہ للقوی المکتسب اذا کان فقیرا لما قال لہما ان شئتما فعلت **وہذا** اولی ما حملت علیہ ہذہ الآثار لانہا ان حملت علی ما حملہا علیہ اہل المقالۃ الاولی ضاد ذلک سواہا مما قد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ پس قائلین قول اول بیان کرتے ہین کہ اس حدیث مین رسول مقبول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تندرست و توانا شخص کا اس مین کچھہ نہین پس یہہ دلالت رکھتا ہے کہ تندرست و توانا کا صدقات مین کچھہ حق نہین اور اگر اسے دیدیا جاتا تو صدقہ ادا نہین ہوگا اس کا جواب قائلین قول دوم اسی حدیث سے دیتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مین ان دونون شخصون سے یہہ ہی تو فرمایا کہ اگر تم چاہو تو مین تمہین اس مین سے کچھہ دیدون جس کے معنے یہہ ہین کہ مالدار اور قوی و تندرست کا اس مین کچھہ حق نہین اور تمہارے مالدار یا فقیر ہونے کا مجھے علم نہین اگر تم غنی ہو تو تمہارا اس مین کوئی حق نہین ہان تم چاہو تو تمہین کچھہ دیدون یعنے مجھہ پر تو تمہین دینا مباح ہے لیکن تم پر وہ حرام ہوگا اگر درحقیقت تم غنی ہو گو مجھے تمہارے ظاہر حال سے تمہارا فقر معلوم ہوتا ہے اب رہے آپکے اس قول کے معنے کہ تندرست و توانا کا اس مین کچھہ حق نہین سو اس کے معنے ہم اوپر بیان کرچکے ہین کہ ہمہ وجوہ اس مین اوس کا کچھہ حق نہین کیونکہ وہ اکتساب پر قدرت رکھتا ہے پس بعض وجوہ سے وہ مستحق ہے اور بعض وجوہ سے نہین جیسا کہ عالم کا اطلاق درحقیقت اوسی شخص پر ہوتا ہے جو علم کے جمیع مراتب حاصل کرچکا ہو اگرچہ بعض لوگون پر جو علوم کے بعض مراتب حاصل کیا بہی عالم کا اطلاق کیا جاتا ہے تاہم اوسے عالم کامل نہین کہا جاتا اسیطرح درحقیقت فقیر وہ شخص ہے جو جمیع اسباب فقر کا

ہمامع ہو یا نہ ہو اوس شخص پر بھی فقیر کا اطلاق کیا جاتا ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو اس لئے آپ نے ان دونون سے فرمایا
کہ تندرست و توانا کا اوس مین کچھ حق نہین یعنے جیسا کہ حق ہونا چاہیے آپ کے لیے تندرست و توانا کو دینا جائز تھا مگر
جبکہ وہ فقیر ہوتا اس لیے آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو مین تمہین کچھ اس مین سے دیدون اس معنے پر آثار کو محمول کرنا
اولے ہے تاکہ باقی آثار جو ماسوی ان کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین بیان کئے گئے ہین ان سے
متضاد و متخالف واقع نہ ہون **فمن** ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَزَلْتُ دَارَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِالْمَدِينَةِ فَضَمَّنِي وَإِيَّاهُ الْمَجْلِسُ فَقَالَ
أَصْبَحُوا ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ عَصَبُوا عَلَى بُطُونِهِ حَجَرًا مِنَ الْجُوعِ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَوْ أُمُّهُ لَوْ أَتَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَأَلْتَهُ فَقَدْ أَتَاهُ فُلَانٌ فَسَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ وَأَتَاهُ فُلَانٌ فَسَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ حَتَّى أَطْلُبَ فَطَلَبْتُ
فَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ يَسْتَغْنِ أَغْنَاهُ اللَّهُ وَمَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ
سَأَلَنَا إِمَّا أَنْ نَبْذُلَ لَهُ وَإِمَّا أَنْ نُوَاسِيَهُ وَمَنِ اسْتَعَفَّ عَنَّا أَوِ اسْتَغْنَى أَحَبُّ إِلَيْنَا مِمَّنْ سَأَلَنَا قَالَ فَرَجَعْتُ فَمَا
سَأَلْتُ أَحَدًا بَعْدُ فَمَا زَالَ اللَّهُ يَرْزُقُنَا حَتَّى مَا أَعْلَمُ بَيْتًا فِي الْمَدِينَةِ أَكْثَرَ سَوَالًا مِنَّا **ترجمہ** از انجملہ ایک آثار یہ
ہین حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر الزہری نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو حمزہ سے وہ ہلال بن حصین سے کہا مین مدینہ طیبہ مین ابو سعید خدری رضی
اللہ تعالےٰ عنہ کے گھر اوترا جب مین اور وہ ایک جگہ بیٹھے تو اونہون نے بیان کیا کہ ایکدفعہ وہ اسقدر تنگدست ہوئے کہ
بہوک کے سبب سے وہ اور ان کے گھر کے لوگ شکم سے پتھر باندھے ہوئے تھے لہذا اون کی بیوی یا اون کی والدہ نے کہا
کہ اگر تم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور کچھ مانگو تو آپ ضرور تمہیں کچھ دینگے کیونکہ فلان فلان شخص آپ
کے پاس آئے اور آپ سے سوال کیا تو آپ نے اونہین دیا مین نے کہا واللہ مین ایسا نکرونگا جبتک کہ مین ادہر ادہر کچھ
نہ ڈہونڈلون لیکن مجھے کچھ نہین ملا آخر کو مین آپ کی خدمت مین آیا اور آپ خطبے کے درمیان فرماتے تھے کہ جو استغنا
کرے اللہ اوسے غنی کریگا جو عفت اختیار کرے اللہ تعالےٰ اوسے عفیف کر دیگا اور جو ہم سے سوال کرے سو ہم دینگے
اور اس کے ساتھ سلوک کرینگے اور جو استعفاف کرے (یعنے سوال نہ کرے) استغنا کرے وہ ہمین زیادہ پسندیدہ ہے
اس شخص کی نسبت جو ہم سے سوال کرے ابو سعید خدری رض فرماتے ہین کہ جب مین آپکے پاس داپس ہوا . . . . .
تو پھر مین نے کبھی کسی سے سوال نہین کیا اور ہمین اللہ تعالےٰ نے اتنی روزی دی کہ مین نہین جانتا کہ زیادہ سوال کرنے والے
ہمارے گھر کی نسبت اور کسی کے گھر آتے ہون **حدثنا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ
قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَعْوَزْنَا مَرَّةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللَّهُ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ
اللَّهُ وَمَنْ سَأَلَنَا أَعْطَيْنَاهُ قَالَ قُلْتُ فَلَأَسْتَعِفَّنَّ فَيُعِفَّنِيَ اللَّهُ وَلَأَسْتَغْنِيَنَّ فَيُغْنِيَنِي اللَّهُ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا كَانَ إِلَّا أَيَّامٌ
حَتَّى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ زَبِيبًا فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا مِنْهُ ثُمَّ قَسَمَ شَعِيرًا فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا مِنْهُ ثُمَّ
سَالَتْ عَلَيْنَا الدُّنْيَا فَغَرَّقَتْنَا إِلَّا مَنْ عَصَمَ اللَّهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے محمد بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن

ابی عروبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ ہلال بن مرہ سے وہ ابو سعید خدری رضہ سے فرمایا ایک دفعہ ہم سخت تنگدست
ہوگئے لہذا مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ سے ذکر کیا آپنے فرمایا جو استعفاف کرے (یعنے
سوال نکرے اور اللہ تعالے سے عفت کا طالب ہو) تو اللہ تعالے اوسے عفیف کردیگا اور جو استغنا کرے (یعنے سوال نہ
کرکے خود کو غنی ظاہر کرے) تو اللہ اوسے غنی کردیگا (بذریعہ مال کے یا بذریعہ قناعت کے) اور جو ہم سے سوال کرے سو ہم
اوسے دینگے ابو سعید خدری رض فرماتے ہین نے کہا کہ مین تو استعفاف کرونگا تاکہ اللہ تعالے مجھے عفیف کردے اور
استغنا کرونگا تاکہ اللہ تعالے مجھے غنی کردے سو واللہ چند روز ہی گذرے تھے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے
کشمش تقسیم کئے تو اوس مین سے ہمین بھی بھیجے بعد ازان جو تقسیم کئے تو اوس مین سے بھی ہمارے پاس بھیجے اس کے بعد
ہم پر دنیا (کی رو) بہ نکلی اور اوسنے ہمکو (اپنی مین) غرق کردیا (یعنے کثرت سے دنیا ہمپر ٹوٹ پڑی) بجز اس کے جسے اللہ تعالے نے
چاہا دنیا سے بچا لیا حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا محمد بن منہال قال ثنا یزید قال ثنا ہشام عن قتادۃ عن ۱۳
ہلال بن حصین اخی بنی مرۃ بن عباد عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ قال ابن ابی داؤد ھذا
ھو الصحیح ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن المنہال نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ ہلال بن
حصین برادر بنی مرہ بن عباد سے وہ ابو سعید خدری رض سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔
ابن ابی داؤد بیان کرتے ہین کہ یہہ حدیث اس باب مین صحیح ہے۔ قال ابو جعفر فھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من سألنا اعطیناہ ویخاطب بذلک اصحابہ واکثرھم صحیح لا زمانۃ بہ الا انہ فقیر ولم یمنعھم بھا السؤال
فقد دل ذلک علی ما ذکرنا وفصل من استعف ولم یسأل علی من سأل فلم یسألہ ابو سعید لذلک ولو سألہ
لاعطاہ اذ قد کان بذل ذلک لہ ولا مثالہ من اصحابہ وقد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایضا من غیر ھذا الوجہ ما یدل علی ما ذکرنا ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ان آثار مین رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے مخاطب ہوکر فرمایا ہے کہ اور جو ہم سے سوال کرے سو ہم اوسے دینگے اور آپکے
اکثر اصحاب صحیح و تندرست تھے اور معذور نتھے البتہ اکثر تنگدست ضرور تھے غرض ان کی صحت اور تندرستی اونہیں محروم
کرنے کا سبب نہوئی لہذا یہہ امر ہمارے مذکورہ بالا تاویل اور اوس شخص کی فضیلت پر دلالت رکھتا ہے جو استعفاف کرے
اور سوال نہ کرے اس لئے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال نہین کیا اور
اگر وہ سوال کرتے تو آپ اونہین دیتے چنانچہ بلا سوال کئے ہی آپ نے اون پر اور دیگر اصحاب پر خرچ کیا ہے چنانچہ نیز ایک
سندون سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے جو ہمارے مذکورہ بالا بیان پر دلالت رکھتا ہے
حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی عبد الرحمن بن زیاد بن انعم عن زیاد بن نعیم انہ سمع زیاد ۱۴
بن الحارث الصدائی یقول امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قومی فقلت یا رسول اللہ اعطنی من
صدقاتھم ففعل وکتب لی بذلک کتابا فاتاہ رجل فقال یا رسول اللہ اعطنی من الصدقۃ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل لم یرض بحکم نبی ولا غیرہ فی الصدقات حتی حکم فیھا ھو من السماء فجزاھا
ثمانیۃ اجزاء فان کنت من تلک الاجزاء اعطیتک منھا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان

کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو عبد الرحمن بن زیاد بن انعم نے وہ روایت کرتے ہین زیاد بن نعیم سے اونہون نے سنا زیاد بن الحارث الصدائی سے وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کا سردار مقرر کیا مین نے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھے ان کے صدقات مین سے کچھہ دیا کیجیے چنانچہ آپنے مجھے نامہ لکھدیا بعد ازان ایک اور شخص آیا او عرض کیا یارسول اللہ مجھے بھی صدقات مین سے کچھہ دیجیے فرمایا اللہ نے صدقات کے معاملہ مین کسی نبی یا غیر نبی کے حکم سے راضی نہین ہوا یہانتک کہ اسنے آسمان سے حکم نازل کیا اور صدقات کو آٹھہ قسمون کے درمیان تقسیم فرمایا اگر تم ان آٹھہ قسمون سے ہو تو مین تمہین دیسکتا ہون۔ **قال** ابوجعفر فهذا الصدائي قد امره رسول الله صلى الله عليه وسلم على قومه وقال ان تكون امرة دينه زمانه ثم قد سأله من صدقة قومه وهي زكاتهم فاعطاه منها ولم يمنعه منه لصحة بدنه ثم سأله الرجل الآخر بعد ذلك فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كنت من الاجزاء الذين جزأ الله عز وجل الصدقة فيهم اعطيتك منها فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك حكم الصدقات الى ما ردها الله عز وجل اليه بقوله انما الصدقات للفقراء والمساكين الاية فكل من وقع عليه اسم صنف من تلك الاصناف فهو من اهل الصدقة الذين جعلها الله عز وجل لهم في كتابه ورسوله في سنته زمنا كان او صحيحا **وكان** اولى الاشياء بنا في الآثار التي رويناها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الفصل الاول من قوله لا تحل الصدقة لذي مرة سوي ما حملناها عليه لئلا نخرج معناها من الاية المحكمة التي ذكرناها ولا من هذه الاحاديث الاخر التي رويناها ونكون معنى ذلك كله معنى واحدا يصدق بعضه بعضا **ثم** قد روى قبيصة بن المخارق عن النبي صلى الله عليه وسلم ما قد دل على ذلك ايضا **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے زیاد بن الحارث الصدائی کو ان کی قوم پر سردار مقرر کیا اور ناممکن ہے کہ آپ نے اونہین سردار مقرر کیا ہو اور وہ کوئی معذور شخص ہون پہر اونہون نے اپنی قوم کے صدقات مین سے مانگا تو آپ نے اونہین دیا اور وہ صدقات اسی زکوۃ سے تھے غرض صحت وتندرستی کے سبب سے آپ نے اونہین صدقات سے منع نہین کیا اوسکے بعد ایک اور شخص نے آپ سے صدقہ مانگا تو آپنے اوس سے فرمایا کہ اگر تم اون لوگون مین سے ہو جن کے درمیان اللہ تعالے نے صدقات تقسیم فرمائے ہین تو مین تمہین اس مین سے دیسکتا ہون پس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم صدقات کو اسی آیت کیطرف معطوف کیا جس مین اللہ تعالے نے احکام صدقات بیان فرمائے ہین اور وہ یہہ آیت ہے انما الصدقات للفقراء والمساکین الآیہ پس ان آٹھون قسمون سے ہر ایک قسم جن جن لوگون پر صادق آئے وہ سب مستحق صدقہ ہین جن کا حق اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین اور اوس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت مین مقرر کیا خواہ یہ لوگ معذور ہون یا صحیح وتندرست بہرکیف جو تاویل ہم نے اگلے آثار کی بیان کی وہ اولے وانسب ہے تاکہ اون آثار کے معنے مذکورہ بالا آیہ صدقات کے برخلاف واقع نہون اور نہ اون آثار سے ہی مختلف ہون جو ابہی ہم نے ذکر کیے بلکہ ان سب کے معنے واحد اور ایک دوسرے کے موید ومصدق واقع ہون ان آثار کے علاوہ قبیصہ بن مخارق نے جو حدیث نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے وہ بہی ہمارے بیان کی تائید کرتی ہے **حدثنا** یونس قال ثنا سفيان عن هرون بن رئاب عن كنانة بن نعيم عن قبيصة بن المخارق انه تحمل بحمالة فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله فيها فقال نخرجها عنك من ابل الصدقة ۵۵

أو نعطيها لك من الصدقة يا قبيصة إن المسألة حرمت إلا في ثلاث رجل تحمل بحمالة فحلت له المسألة حتى يؤديها ثم يمسك ورجل أصابته جائحة فاجتاحت ماله فحلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش أو سدادا من عيش ثم يمسك ورجل أصابته حاجة حتى يتكلم ثلاثة من ذوي الحجى من قومه أن قد حلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش أو سدادا من عيش ثم يمسك وما سوى ذلك من المسألة فهو سحت **ترجمہ**
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں ہارون بن رئاب سے وہ کنانہ بن نعیم سے وہ قبیصہ بن المخارق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ سلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی قوم کے ضمان (تاوان) کے متعلق دریافت کیا جو ہمیں اپنی قوم کیطرف سے ادا کرنا تھا آپنے فرمایا تم لے صدقہ کے اونٹوں میں سے ادا کرو (راوی کو شک ہے کہ آپ نے اہل الصدقہ فرمایا یا نعم الصدقہ معنے دونوں کے ایک ہیں) پھر فرمایا اے قبیصہ سوال کرنا حرام کیا گیا ہے مگر تین شخصوں کے لئے ایک وہ شخص جس کے ذمہ ضمان ہو اوس کے لئے سوال کرنا حلال ہے یہانتک کہ وہ ضمان ادا کردے پھر سوال نکرے دوسرا وہ شخص ہے جو کسی مصیبت میں آجائے پھر جب اوسے مصیبت سے نجات ہے تو پھر سوال کرنے سے باز رہے تیسرا وہ شخص جسے کوئی ضرورت درپیش ہو تو اسی قوم میں سے تین سمجھدار شخص اوسکے معاملہ میں حمایت کریں کیونکہ اسکے لئے سوال کرنا جائز ہے ۔ پھر جب اس کی ضرورت پوری ہو جائے تو پھر بہی سوال کرنے سے رُک رہے اس کے ماسوا سوال کرنا حرام خوری ہے (حمالہ ضمان کو کہتے ہیں جو قوم کیطرف سے دیت و قرضہ یا جھگڑے فساد کی صورت میں بطور صلح کے ادا کیا جائے) **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا سليمان ٥٦
بن حرب قال ثنا حماد عن هارون بن رئاب عن كنانة بن نعيم العدوي عن قبيصة بن المخارق عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ہارون بن رئاب سے وہ کنانہ بن نعیم العدوی سے وہ قبیصہ بن مخارق رضہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ سلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** أبو بكرة قال ثنا ٥٧
الحجاج بن المنهال قال ثنا حماد بن سلمة عن هارون بن رئاب فذكر بإسناده مثله وزاد رجل تحمل بحمالة عن قومه أراد بها الإصلاح **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ہارون بن رئاب سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی اور یہہ زیادہ بیان کیا کہ ایک وہ شخص ہے جس کے ذمہ اوس کی قوم کیطرف سے ضمان ادا کرنا ہو اور جو اوس کے ذریعہ دو قوموں کے درمیان صلح کرنا چاہے **فأباح** رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذه الأحاديث لذي الحاجة أن يسأل لحاجته حتى يصيب قواما من عيش أو سدادا من عيش فدل ذلك أن الصدقة لا تحرم بالصحة إذا أراد بها الذي تصدق بها عليه سد فقره وإنما تحرم عليه إذا كان يريد بها غير ذلك من التكثر ونحوه ومن يريد بها ذلك فهو ممن نطلبها لسوى المعاني الثلاثة التي ذكرها رسول الله صلى الله عليه وسلم في حديث قبيصة بن مخارق التي ذكرنا فهو عليه سحت **وقد روي** ثمرة أيضا مثل ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** پس اس حدیث میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ سلم نے اہل حاجت کے لئے سوال کرنا مباح کیا یہانتک کہ وہ اپنی حاجت برآری کرے پس یہ حدیث

ہی دلالت کرتی ہے کہ صحت وتندرستی صدقات سے مانع نہیں ہے مگر وہیں تک کہ صحیح وتندرست اپنی فقر وتنگدستی کا انسداد کرنا چاہے اور اگر اوس کی نیت مال جمع کرنے کی ہو تو اوس کے لئے سوال کرنا حرام ہے کیونکہ جو شخص مال جمع کرنے کے لئے سوال کرتا ہے وہ مذکورہ بالا تینوں صورتوں سے خارج ہے جن کا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث قبیصہ بن مخارق ہیں ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے ماسوای اس کے سوال کرنا حرام خوری ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ تعاعنہ

۵۱۸ نے بھی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا گیا ہے حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عفان بن مسلم قال ثنا شعبۃ عن عبد الملک بن عمیر عن زید بن عقبۃ قال سمعت سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسائل کدوح یکدح بھا الرجل وجھہ فمن شاء ابقی علی وجھہ ومن شاء ترک الا ان یسأل الرجل ذا سلطان او یسأل فی امر لا یجد منہ بدًا ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن عمیر سے وہ زید بن عقبہ سے کہا سنا میں نے سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سوال کرنا اپنا منہ نوچنا ہے سو جو چاہے اپنا منہ نوچ لے (یعنے لوگ سائل کو برا بھلا کہتے ہیں) اور جو چاہے اپنے منہ کی رونق باقی رکھے البتہ اگر کوئی سوال کرے تو بادشاہ سے سوال کرے (جو بیت المال کا مالک ہوتا کہ وہ بیت المال

۵۱۹ سے اگر اس کا حق پہنچتا ہو تو اوسے دیدے) یا یہہ کہ کسی اپنی اشد سے اشد ضرورت کے لئے سوال کرے حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وھب قال ثنا شعبۃ فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان

۵۲۰ کی حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا سعید بن منصور قال ثنا ابو عوانۃ عن عبد الملک بن عمیر عن زید بن عقبۃ عن سمرۃ بن جندب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن عمیر سے وہ زید بن عقبہ سے وہ سمرہ بن جندب رض سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل سے حدیث سابق کے قال ابو جعفر فقد اباح ھذا الحدیث المسألۃ فی کل امر لا بد من المسألۃ فیہ فدخل فی ذلک ما ابیحت فیہ المسألۃ فی حدیث قبیصۃ وزاد ھذا الحدیث علیہ ما سوی ذلک من الامور التی لا بد منھا وفی ذلک اباحۃ المسألۃ بالحاجۃ خاصۃ لا بالزمانۃ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں بھی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہر ایک اشد سے اشد ضرورت کے لئے سوال کرنا مباح فرمایا ہے حدیث قبیصہ بن مخارق میں ہے اتنہ اس حدیث سے خصوصیت کے ساتھ ہر ایک اوس اشد سے اشد ضرورت کے لئے بھی سوال کرنا جائز ہے جو بدون سوال کئے پوری نہیں ہوسکتے اور اس میں معذوری وغیرہ کی کوئی قید نہیں وقد روی عن انس رض عن النبی صلی

۵۲۱ اللہ علیہ وسلم فی ھذا المعنی ما قد حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا محمد بن عبد اللہ الانصاری قال حدثنی الاخضر بن عجلان عن ابی بکر الحنفی عن انس بن مالک رض ان رجلا من الانصار اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسألہ فقال ان المسألۃ لا تصلح الا لثلاث لذی فقر مدقع او لذی غرم مفظع او دم موجع ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ تعالےٰ نے کہا ہی اس باب میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے قریب قریب روایت کیا ہے

حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا حدیث بیان کی مجھ
سے خضر بن عجلان نے وہ روایت کرتے ہیں ابوبکر الحنفی سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ ایک انصاری شخص
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور سوال کیا آپ نے فرمایا سوال کرنا جائز نہیں مگر تین امور کے لئے
کسی سخت قرض یا تاوان کے سبب سے جس کا ادا کرنا دشوار ہو یا دیت کے سبب سے جس کا ادا کرنا بھاری ہو یا ذلت فقر کے
کے سبب سے قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكُلُّ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ فَقَدْ دَخَلَ ذٰلِكَ اَيْضًا فِيْ مَعْنٰى حَدِيْثِ سَمُرَةَ ترجمہ
امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ یہ تمام وہ امور ہیں جن میں انسان سوال کرنے پر مجبور ہوتا ہے لہذا اس حدیث
کا مآل بھی حدیث سمرہ بن جندب کیطرف ہے وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۲۲
فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ هُوَ ابْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عِمْرَانَ
الْبَارِقِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ
اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ابْنَ السَّبِيْلِ اَوْ يَكُوْنَ لَهُ جَارٌ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ فَيُهْدِيَ لَهُ اَوْ يَدْعُوَهُ اَوْ نَحْوَهُ ترجمہ بیشک ابو
سعید الخدری رضی اللہ تعالے عنہ سے اس باب میں یہ روایت کیا گیا ہے۔ حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن ربیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابواسحق نے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ
عمران البارقی سے وہ عطیہ بن سعید سے وہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنی کے لئے صدقہ جائز نہیں مگر یہ کہ وہ راہ خدا میں ہو یا مسافر ہو یا اوس کے کسی ہمسایہ کو صدقہ
دیا جائے اور وہ اوس میں سے اسکو ہدیہ بھیجے یا اس کی دعوت کرے حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ۲۳
بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان
کی ہم سے عبدالرحمن بن الجارود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی لیلے
نے وہ روایت کرتے ہیں عطیہ سے وہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل
حدیث سابق کے فَاَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةَ لِلرَّجُلِ اِذَا كَانَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ كَانَ ابْنَ سَبِيْلٍ
فَقَدْ جَمَعَ ذٰلِكَ الصَّحِيْحَ وَغَيْرَ الصَّحِيْحِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ الصَّدَقَةَ اِنَّمَا تَحِلُّ بِالْفَقْرِ كَانَتْ مَعَهُ الزَّمَانَةُ
اَوْ لَمْ تَكُنْ ترجمہ اس حدیث میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے غنی کے لئے صدقہ مباح کیا جبکہ وہ راہ خدا میں ہو
یا مسافر ہو پس اس حدیث میں ہی تندرست اور معذور کا کچھ ذکر نہیں بلکہ دونوں کو شامل ہے پس معلوم ہوا کہ صدقہ
فقیری اور تنگدستی کے سبب سے حلال ہے خواہ فقیر تندرست ہو یا معذور وَقَدْ رُوِيَ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ عَنِ النَّبِيِّ ۲۴
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُجَالِدٌ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَهْبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ فَسَاَلَهُ رِدَاءَهُ
فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَذَهَبَ بِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا مِنْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ
مُفْظِعٍ وَمَنْ سَاَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ فَاِنَّهُ خُمُوْشٌ فِيْ وَجْهِهِ وَرَضْفٌ يَاْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ اِنْ قَلِيْلًا فَقَلِيْلٌ وَ
اِنْ كَثِيْرًا فَكَثِيْرٌ ترجمہ اور وہب بن خنبش رضی اللہ تعالے عنہ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی ہے حدیث بیان کی ہم سے ابوامیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلے بن منصور نے کہا خبر دی مجھکو یحیے

بن سعید نے کہا خبر دی مجھکو مجالد نے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ وہب بن خنبش رضہ سے کہا کہ رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم عرفات میں کھڑے ہوئے تھے ایک شخص آپکی خدمت میں حاضر ہوا اور آپکی چادر مانگی آپ نے اوسی اپنی
چادر دیدی جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا سوال کرنا جائز نہیں مگر ذلت فقیری کے سبب سے یا تاوان گران کے سبب سے جسکا
ادا کرنا بھاری ہو) اور جو لوگ ان سے مال جمع کرنے کے لیے مانگے تو وہ قیامت کے دن اوس کے منہ پر کھرونچ ہوکر
ظاہر ہوگا اور جو روٹی ہے کہ سے وہ آتش دوزخ کی روٹی ہے تھوڑے کا بدلہ تھوڑا اور زیادہ کا زیادہ ہوگا فَاَخْبَرَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْضًا فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ الْمَسْأَلَۃَ تَحِلُّ بِالْفَقْرِ وَالْغُرْمِ فَدَلَّ ذٰلِکَ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّھَا
تَحِلُّ بِھِمَا لِلْمُحْتَاجِ خَاصَّۃً وَلَا یَخْتَلِفُ فِیْ ذٰلِکَ حَالُ الزَّمِنِ وَلَا غَیْرُہٗ ترجمہ اس حدیث میں رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سختی فقیری اور قرضداری کے سبب سے سوال کرنا جائز ہے اس حدیث میں ہی تندرست
ومعذور دونوں شامل ہیں کیونکہ سوال جائز ہونے کے جو اسباب اس حدیث میں مذکور ہیں وہ فقیری اور قرضداری
۵۲۵ کی مصیبت ہے وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا مَخُوْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ حُبْشِیِّ
بْنِ جُنَادَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَأَلَ مِنْ غَیْرِ فَقْرٍ فَاِنَّمَا یَأْکُلُ الْجَمْرَ ترجمہ بیشک
بیشک حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مخول بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحق سے وہ حبشی بن جنادہ رضہ سے کہا میں نے رسول مقبول صلے اللہ
۵۲۶ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص بغیر فقر کے لوگوں سے سوال کرے وہ انگارے کھاتا ہے حَدَّثَنَا فَھْدٌ
قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان
کی فَھٰذَا حُبْشِیٌّ قَدْ حَکٰی ھٰذَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَافَقَ مَا حَکٰی مِنْ ذٰلِکَ مَا حَکَاہُ الْاٰخَرُوْنَ مِنْ اَنَّ
الْمَسْأَلَۃَ اِنَّمَا تَحِلُّ بِالْفَقْرِ وَقَدْ جَاءَتِ الْاٰثَارُ اَیْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ مُتَوَاتِرَۃً ×
ترجمہ حبشی بن جنادہ ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی روایت کرتے ہیں کہ فقیری اور تنگدستی کے بغیر سوال کرنا جائز
نہیں ہی اوروں نے ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اس کے موافق اور آثار ہی رسول مقبول
۵۲۷ صلے اللہ علیہ وسلم سے بتواتر روایت کئے گئے ہیں حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ
مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَا جَمِیْعًا عَنْ سُفْیَانَ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ النَّخَعِیِّ عَنْ
اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَسْأَلُ عَبْدٌ مَسْأَلَۃً وَلَہٗ مَا یُغْنِیْہِ اِلَّا جَاءَتْ
شَیْنًا اَوْ کُدُوْحًا اَوْ خُدُوْشًا فِیْ وَجْھِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَاذَا غِنَاہُ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْھَمًا اَوْ حِسَابُھَا
مِنَ الذَّھَبِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے ح اور حدیث
بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے دونوں روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ
حکیم بن جبیر سے وہ محمد بن عبدالرحمن بن یزید النخعی سے وہ اپنے والد سے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا
کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سوال کرے اور اوس کے پاس بمقدار کافی خرچ موجود ہو تو وہ
قیامت کے دن اوس کے منہ پر عیب یا کھرونچ ہوکر ظاہر ہوگا (شک راوی ہے) عرض کیا گیا یا رسول اللہ مقدار

۵۲۸ کافی سے کتنا خرچ مراد ہے فرمایا پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا حدثنا احمد بن خالد البغدادی قال ثنا ابو
هشام الرفاعی قال ثنا یحیی بن آدم قال ثنا سفیان فذکر باسناده مثله غیر انه قال کدوحا فی وجهه ولم یشك
وزاد فقیل لسفیان لو کانت عن غیر حکیم فقال حدثنا زبید عن محمد بن عبد الرحمن بن یزید مثله ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے احمد بن خالد البغدادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوہشام الرفاعی نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے
بیان کی بجز اس کے کہ اونہون نے بغیر شک کے کدوحا کا لفظ کہا ہے (کدح کی جمع ہے جس کے معنے منہ کے زخم کے ہین) اور
یہہ زیادہ بیان کیا ہے کہ سفیان رہ سے کہا گیا کہ اگر یہہ حدیث غیر حکیم سے مروی ہوتی تو اونہون نے بیان کیا
۵۲۹ کہ حدیث بیان کی ہم سے زبید نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن عبد الرحمن بن یزید سے مثل حدیث سابق کے حدثنا
ابو بشر الرقی قال ثنا ایوب ابن سوید عن عبد الرحمن بن یزید قال حدثنی ربیعة بن یزید عن ابی کبشة السلولی
قال حدثنی سهل بن الحنظلیة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سال الناس عن ظهر غنی
فانما یستکثر من جمر جهنم قلت یا رسول الله وما ظهر غنی قال ان یعلم ان عند اهله ما یغدیهم او ما
یعشیهم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبشر الرقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب بن سوید نے وہ روایت
کرتے ہین عبد الرحمن بن یزید سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ربیعہ بن یزید نے وہ روایت کرتے ہین ابوکبشہ
السلولی سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سہل بن الحنظلیہ نے کہا سنا مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا جو شخص غنا کے سہارے پر سوال کر کے مال جمع کرے وہ دوزخ کی آگ کہاتا ہے مین نے عرض کیا یا رسول
اللہ غنا کی پشت (یعنے اوس کا سہارا) کیا ہے فرمایا اوس کے گہر مین اسقدر موجود ہو جو اوس کے اور اس کے اہل کے
۵۳۰ لئے شام یا صبح تک کافی ہے اور اوسے اس کا علم ہی ہو حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابو عمر الحوضی قال ثنا
یزید بن زریع عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن سالم بن ابی الجعد عن معدان بن ابی طلحة عن ثوبان
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سال وله ما یغنیه جاءت شینا فی وجهه یوم القیامة ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابو عمر الحوضی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے
وہ سالم بن ابی الجعد سے وہ معدان بن ابی طلحہ سے وہ ثوبان رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سوال کرے اور اوس کے پاس اسقدر موجود ہو جو اس کے لئے کافی ہے تو وہ قیامت کے
۵۳۱ دن اس کے منہ پر عیب ہو کر ظاہر ہوگا حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا عبد الله بن یوسف قال ثنا ابن ابی الرجال
عن عمارة بن غزیة عن عبد الرحمن بن ابی سعید الخدری عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
من سال وله قیمة اوقیة فقد الحف ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی الرجال نے وہ روایت کرتے ہین عمارہ بن غزیہ سے وہ
عبد الرحمن بن ابی سعید الخدری سے وہ اپنے والد سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سوال کرے
اور اوس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) کی قیمت موجود ہو اوس نے مانگنے مین بڑی سبقت کی۔ (الحاف کہتے ہین

٣٢ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحِ الْاَزْدِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَیْلِ عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ الْقَعْقَاعِ
عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ اَمْوَالَھُمْ تَکَثُّرًا فَاِنَّمَا ھُوَ
جَمْرٌ فَلْیَسْتَقِلَّ مِنْہُ اَوْ لِیَسْتَکْثِرْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمٰن
بن صالح الازدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن فضیل نے وہ روایت کرتے ہین عمارہ بن قعقاع سے وہ
ابوزرعہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگون سے
مال جمع کرنے کے لیے مانگے وہ انگارے جمع کرتا ہے سو چاہے کم جمع کرے یا زیادہ
٣٣ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ
اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ زَیْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ اَسَدٍ قَالَ نَزَلْتُ اَنَا وَاَھْلِیْ بِبَقِیْعِ الْغَرْقَدِ
فَقَالَ لِیْ اَھْلِیْ اِذْھَبْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلْہُ لَنَا شَیْئًا نَاْکُلُہٗ وَجَعَلُوْا یَذْکُرُوْنَ حَاجَتَھُمْ
فَذَھَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَہٗ رَجُلًا یَسْأَلُہٗ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ لَا اَجِدُ مَا اُعْطِیْکَ فَوَلَّی الرَّجُلُ وَھُوَ مُغْضَبٌ وَھُوَ یَقُوْلُ لَعَمْرِیْ اِنَّکَ لَتُفَضِّلُ مَنْ شِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ لَیَغْضَبُ عَلَیَّ اَنْ لَا اَجِدَ مَا اُعْطِیْہِ مَنْ سَأَلَ مِنْکُمْ وَعِنْدَہٗ اُوْقِیَّۃٌ اَوْ عِدْلُھَا فَقَدْ سَأَلَ
اِلْحَافًا قَالَ الْاَسَدِیُّ فَقُلْتُ لَلَقْحَۃٌ لَنَا خَیْرٌ مِنْ اُوْقِیَّۃٍ قَالَ وَالْاُوْقِیَّۃُ اَرْبَعُوْنَ دِرْھَمًا قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَسْأَلْہُ فَقَدِمَ
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ بِشَعِیْرٍ وَزَبِیْبٍ وَزَیْتٍ فَقَسَمَ لَنَا مِنْہُ حَتّٰی اَغْنَانَا اللّٰہُ ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین زید بن اسلم
سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ایک شخص سے بنی اسد مین سے کہا (اوس وقت کا ذکر ہے) جبکہ معہ اہل وعیال کے
مین بقیع الغرقد مین رہتا تھا (بقیع الغرقد مدینہ منورہ کے ایک قبرستان کا نام ہے) میرے گہر والون نے مجھسے کہا
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جاؤ اور کچہ کہانے کے لئے لیکر آؤ غرض جب میرے اہل وعیال بہوک
پیاس کا شکوہ کرنے لگے تو مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا تو مین نے دیکھا کہ ایک شخص آپ سے
سوال کر رہا ہے اور آپ فرمارہے ہین کہ اس وقت میرے پاس کچہ نہین ہے کہ مین تجہے دون لیکن یہہ شخص کچہ غصے
سا ہوا اور یہہ کہکر چلا گیا کہ آپ جسے چاہتے ہین بڑہا دیتے ہین آپ نے فرمایا کہ یہہ شخص مجھپر اسلیے غصہ ہوتا ہے کہ اس
وقت میرے پاس کچہ دینے کو نہین ہے سو جو کوئی تم مین سے سوال کرے اور اوس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس
درہم) یا اوس کی قیمت ہو تو اوس نے سوال کرنے مین بڑی عاجزی کی یہی اسدی شخص بیان کرتے ہین کہ مین نے
کہا کہ ہمارے پاس تو ایک اونٹنی ہی اور شبہ ایک اوقیہ سے کہین بہتر ہے (یعنے جب ہمارے پاس ایک اونٹنی موجود ہے تو ہمین سوال نہین کرنا
چاہیے) اور (بیان کیا کہ) ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا تہا غرض مین لوٹ آیا اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وسلم سے سوال نہین کیا بعد ازان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جو زبیب اور کہن لایا گیا تو
آپ نے اوس مین سے ہمیں ہی حصہ دیا اور پہر اللہ تعالےٰ نے ہمین غنی کر دیا
٣٤ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ
ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ الْھَجَرِیِّ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
الْاَیْدِیْ ثَلٰثَۃٌ فَیَدُ اللّٰہِ الْعُلْیَا وَیَدُ الْمُعْطِی الَّتِیْ تَلِیْھَا وَیَدُ السَّائِلِ السُّفْلٰی اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فَاسْتَعْفِفْ مَا اسْتَطَعْتَ
وَلَا تَعْجِزْ عَنْ نَفْسِکَ فَاِذَا فَکَّ اُمَّۃً اُلْقِیَتْ وَمَنْ اَلَذَّ الِی صَغِیْرًا فَلَمْ عَلَیْکَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ

نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مومل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم الہجری سے وہ ابوالاحوص سے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاتھ تین ہیں اونچا ہاتھ اللہ تعالےٰ کا ہے اور دینے والے کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ سے ملا ہوا ہے اور لینے والے کا ہاتھ قیامت تک نیچا ہے سو جہانتک تم سے ہو سکے مانگنے سے پرہیز کرو اور اپنے نفس سے عاجز نہ آجاؤ اور قوت لایموت پر ملامت نہ کیے جاؤ اور جب اللہ تعالےٰ تمہیں مال دولت دے تو چاہیئے کہ اوس کے آثار تم پر ظاہر ہوں (یعنے تمہاری ظاہری حالت پوشاک و خوراک کی اچھی ہو کہ لوگ دیکھکر مالدار سمجھیں نہ فقیر) قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَكَانَتِ الْمَسْأَلَةُ الَّتِيْ اَبَاحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ كُلِّهَا هِيَ لِلْفَقْرِ لَا غَيْرُهُ وَكَانَ تَصْحِيْحُ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ عِنْدَنَا يُوْجِبُ اَنْ مَنْ قَصَدَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهٖ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ هُوَ غَيْرُ مَنِ اسْتَثْنَاهُ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ وَهْبِ ابْنِ خَنْبَشٍ بِقَوْلِهٖ اِلَّا مِنْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَاَنَّهُ الَّذِيْ يُرِيْدُ بِمَسْأَلَتِهٖ اَنْ يُكْثِرَ مَالَهٗ وَيَسْتَغْنِيَ مِنْ مَالِ الصَّدَقَةِ حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْاٰثَارُ هُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعا ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رہ کہتا ہے کہ ان تمام آثار میں جو سوال رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مباح کیا ہے وہ اس فقیری اور تنگدستی کے سبب سے ہے پس ان آثار کی تصحیح مقتضی ہے کہ وہ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تندرست و توانا کے لئے صدقہ حلال نہیں سو اوس سے وہ تندرست و توانا مراد ہے جو حدیث وہب بن خنبش کے مفہوم سے الگ ہے یعنے جو تندرست و توانا فقیر و تنگدست یا قرضدار نہ ہو اور مال جمع کرنے کے لئے سوال کرتا ہو تاکہ یہہ سب آثار متفق ہو جائیں اور ان کے درمیان تضاد و تخالف نہ رہے اور جس معنے پر ہم نے اگلے آثار کو محمول کیا ہے یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

فَاِنْ سَاَلَ سَائِلٌ عَنْ مَعْنٰى حَدِيْثِ عُمَرَ الْمَرْوِيِّ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْوٍ مِنْ هٰذَا وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ثَنَا السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ ۳۵ الْعُزّٰى اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضہ فِيْ خِلَافَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَلَمْ اُحَدَّثْ اَنَّكَ تَلِيْ مِنْ اَعْمَالِ النَّاسِ اَعْمَالًا فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ فَمَا تُرِيْدُ اِلٰى ذٰلِكَ قُلْتُ اِنَّ لِيْ اَفْرَاسًا وَاَعْبُدًا وَاَنَا بِخَيْرٍ وَاُرِيْدُ اَنْ يَكُوْنَ عُمَالَتِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ قَدْ كُنْتُ اَرَدْتُ الَّذِيْ اَرَدْتَ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ترجمہ اب اگر کوئی پوچھے کہ جب فقیر تندرست و توانا کو ہی صدقہ دینا جائز ہے تو پھر اس حدیث کے کیا معنے ہیں جو اس باب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی گئی ہے اور وہ یہہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالیمان نے کہا خبر دی ہمکو شعیب نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے کہا حدیث بیان کی ہم سے سائب بن یزید نے اونہیں خبر دی حویطب بن عبدالعزیٰ نے اونہیں خبر دی عبداللہ بن السعدی نے کہ وہ حضرت عمر فاروق کی خلافت کے زمانہ میں آپکے پاس آئے حضرت عمر فاروق رضہ نے ان سے فرمایا کہ کیا مجھے خبر نہیں پہونچی کہ تم لوگوں کے حاکم بنتے ہو پھر جب وہ تمہیں اس کا معاوضہ دیا جاتا ہی تو تم اوسی ناپسند کرتے ہو اس نے کہا واقعی میں اوسے پسند نہیں کرتا آپ نے پوچھا آخر تمہاری اس سے نیت کیا ہے اس نے کہا

مین گھوڑون اور غلامون کی تجارت کرتا ہون اس لئے مین چاہتا ہون کہ میرا . . معاوضہ مسلمانون پر صدقہ ہو
آپ نے کہا ایسا مت کر کیونکہ جو کچھ تم چاہتے ہو مین نے ہی اس کا ارادہ کیا تھا بسا اوقات نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم مجھے کچھ دیتے تو مین کہتا تھا کہ مجھ سے زیادہ جو حاجتمند ہو اوسے آپ دیجئے چنانچہ ایکدفعہ آپ مجھے دینے لگے
مین نے نہی کہا کہ جو کوئی مجھ سے زیادہ حاجتمند ہو اوسے دیجئے آپ نے فرمایا کہ جب تم خود اسیطرح نہین کہتے اور نہ سوال
کرتے ہو تو جو کچھہ مال تمہین مل جائے آسکو لے لو اور جو نہ ملے اور اوس کے پیچھے جی نہ لگاؤ قال فی ہذا الحدیث تحریم
المسألۃ ایضا قیل لہ لیس ہذا علی اموال الصدقات انما ہذا علی الاموال التی یقسمہا الامام علی الناس
فیقسمہا علی اغنیائہم وفقرائہم کما فرض عمر لاصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین دون الدواوین فرض
للاغنیاء منہم وللفقراء فکانت تلک الاموال یعطاہا الناس لا من جہۃ الفقر ولکن بحقوقہم فیہا فکرہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمر حین اعطاہ منہا قولہ اعطہ من ہو افقر الیہ منی ای انی لم اعطک ذلک لانک فقیر
انما اعطیتک ذلک لمعنی آخر غیر الفقر ثم قال لہ خذہ فتموّلہ فدل ذلک ایضا انہ لیس من اموال الصدقات
لان الفقیر لا ینبغی لہ ان یاخذ من الصدقات ما یتخذہ مالا کان ذلک عن مسألۃ منہ او عن غیر مسألۃ
ثم قال فما جاءک من ہذا المال الذی ہذا حکمہ وانت غیر مشرف ای تاخذہ بغیر اشراف والاشراف ان
تریدہ بہ ما قد نہیت عنہ وقد یحتمل قولہ ولا مشرف ای ولا تاخذ من اموال المسلمین اکثر مما یجب لک
فیہا فیکون ذلک شرافیہا ولا سائل ای ولا سائل منہا ما لا یجب لک فہذا اوجہ ہذا الباب عندنا واللہ
اعلم فاما ما جاء فی اموال الصدقات فقد اتینا بمعانی ذلک فیما تقدم ذکرہ من ہذا الباب ترجمہ اور وہ
کہسکتا ہے کہ (شروع باب کی حدیثون کی طرح) اس حدیث مین بہی سوال کرنے کی ممانعت ہے تو اس کا جواب
دیا جائیگا کہ یہہ حدیث صدقات کے بارے مین وارد نہین ہوئی بلکہ اوس مال کے متعلق وارد ہوئی ہے جسے امام (امیر المومنین)
اغنیا اور فقرا دونون پر تقسیم کرے مگر نہ بلحاظ فقر کے بلکہ بلحاظ اون کے حقوق کے جیساکہ جب حضرت عمر فاروق رضنے
وظائف کی فہرستین مرتب کرائین تو تمام اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے وظائف مقرر کئے ان وظائف
مین اغنیا اور فقرا سب شریک تہے پس یہہ وظائف بجہت اون کے حقوق کے دیئے جاتے تہے نہ بجہت فقر کے اسیطرح
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رض کو یہہ مال اصرار کے ساتھ دیا اور اون کا مذکورہ بالا جواب
پسند نہین کیا یعنے مین تم کو یہہ مال بجہت فقر کے نہین دیتا بلکہ اور لحاظ سے (یعنے بطور عطیہ) دیتا ہون لہذا اسے لے لو
اور اس سے تموّل حاصل کرو پس آپکا یہہ قول کہ اس سے تموّل حاصل کرو خود دلالت رکہتا ہے کہ یہہ مال صدقات سے
نہ تھا کیونکہ صدقات کے مال سے فقیر کے لئے جائز نہین کہ وہ صدقہ لیکر اوس سے تموّل حاصل کرے خواہ سوال کرے
خواہ بغیر سوال کے پہر اس کے بعد آپنے یہہ بہی فرمایا کہ اس مال سے جو کچھ تمہین اس طرح ملے کہ تمہاری اوس پر نیت
نہ لگی ہو تو اوسے لیلو اور (اشراف) مال پر نیت لگانا یہہ ہے کہ مال ناجائز طریق سے ہی حاصل کرو (اشراف) مال پر
نیت لگانیکے یہہ معنے ہی ہو سکتے ہین کہ مسلمانون سے اپنے حق واجب سے زائد مال وصول نکرو (اس معنے کا مآل
ہی معنے اول کیطرف ہے) اور بغیر سوال کے مال . کے یہہ معنے ہین کہ جس مال مین تمہارا حق نہین اگر بغیر سوال کے
اوس مین سے تمہین کچھ ملے تو اوسے لیلو بہرکیف یہہ حدیث ہمارے نزدیک غیر صدقات مین وارد ہوئی ہے اور

جو حدیثیں صدقات کی بابت وارد ہوئی ہیں اون کے متعلق ہم اوپر بحث کر چکے ہیں ہذا واللہ اعلم وعلمہ اتم ۔

بَابُ الْمَرْأَةِ هَلْ يَجُوزُ لَهَا اَنْ تُعْطِيَ زَوْجَهَا مِنْ زَكٰوةِ مَالِهَا اَمْ لَا

کیا عورت کے لئے اپنے مال کی زکوٰۃ میں سے شوہر کو دینا جائز ہے یا نہیں

حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِي عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ سَوَاءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَاَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَاَيْتَامٍ فِي حَجْرِهَا فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ سَلْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُجْزِئُ عَنِّي اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ سَلِي اَنْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْتُ سَلْ لَنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يُجْزِئُ عَنِّي اَنْ اَتَصَدَّقَ عَلٰى زَوْجِي وَاَيْتَامٍ فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ وَقُلْنَا لَا تُخْبِرْ بِنَا قَالَتْ فَدَخَلَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ قَالَ اَيُّ الزَّيَانِبِ هِيَ قَالَ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ نَعَمْ يَكُونُ لَهَا اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے وہ روایت کرتے ہیں عمر بن حفص بن غیاث سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے شقیق نے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن الحارث سے وہ زینب زوجہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضہ سے اعمش بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہہ حدیث ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے بیان کی تو اونہوں نے ہی مجھہ سے ہی لفظ بلفظ حدیث بیان کی اس سند سے کہ انہوں نے روایت کی ابو عبیدہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن الحارث سے وہ زینب زوجہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضہ سے کہا میں مسجد میں تہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہم عورتوں کو دیکہا تو فرمایا صدقہ دیا کرو خواہ اپنے زیوروں میں سے دو چنانچہ یہہ زینب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضہ پر اور خود اون کے زیر پرورش جو یتامی تہے اون پر کچہہ خرچ کیا کرتی تہیں لہذا اونہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ تم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو کہ یہہ جو میں تم پر اور اون یتیموں پر جو میری تربیت میں ہیں صدقہ کرتی ہوں ادا ہوتا ہے یا نہیں تو اونہوں نے کہا تم خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لو چنانچہ میں رسول مقبول صلے اللہ وسلم کی خدمت میں آئی تو آپ کے دروازے پر ایک انصاری عورت بہی یہی مسئلہ پوچہنے کے لئے کہڑی ہوئی تہی اتنے میں بلال رضہ نکلے میں نے اون سے کہا تم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ہماری طرف سے یہہ دریافت کرو کہ میں جو صدقہ اپنے شوہر اور اپنی زیر پرورش یتیموں پر کرتی ہوں وہ ہم سے ادا ہو جاتا ہے یا نہیں اور خود ہمارا ذکر نہ کرنا چنانچہ بلال رضہ گئے اور دریافت کیا آپ نے پوچہا کہ وہ دونوں عورتیں کون ہیں کہا زینب رضہ فرمایا کون سی زینب کہا عبد اللہ بن مسعود رضہ کی بیوی فرمایا ہاں صدقہ ادا ہو جاتا ہے بلکہ اوس کے لئے دو ۔ اجر ہیں قرابت اور اجر صدقہ ۔ **قَالَ** اَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْمَرْاَةَ جَائِزٌ لَهَا اَنْ تُعْطِيَ زَوْجَهَا مِنْ زَكٰوةِ مَالِهَا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُو يُوسُفَ رح وَمُحَمَّدٌ رح **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ اٰخَرُونَ مِنْهُمْ

أبو حنيفة رحمه الله فقالوا لا يجوز للمرأة أن تعطي زوجها من زكوة مالها كما لا يجوز له أن يعطيها من زكوة ماله وكان من الحجة لهم على أهل المقالة الأولى في حديث زينب الذي احتجوا به عليهم أن تلك الصدقة التي حض عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك الحديث إنما كانت من غير الزكوة

بیان المسلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسی طرف گیا ہے کہ عورت کے لئے اپنے مال کی زکوٰۃ میں سے اپنے شوہر کو دینا جائز ہے اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے چنانچہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ اسی طرف گئے ہیں اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے انہیں میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں اور فرمایا ہے کہ عورت کو لئے اپنے شوہر کو مال کی زکوٰۃ دینا جائز نہیں جیسا کہ شوہر کیلئے اپنے مال کی زکوٰۃ اپنی بیوی کو دینا جائز نہیں ہے اور مذکورہ بالا حدیث کا جواب یہ دیا ہے کہ زینب رضی اللہ عنہا زوجہ حضرت عبداللہ بن مسعود جو کچھ ان پر صدقہ کرتی تھیں وہ مال زکوٰۃ سے نہ تھا۔ **وقد** بين ذلك ما قد حدثنا يونس قال ثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا الليث عن هشام بن عروة عن أبيه عن عبيد الله بن عبد الله عن رائطة بنت عبد الله امرأة عبد الله بن مسعود وكانت امرأة صنعاء وليس لعبد الله بن مسعود مال فكانت تنفق عليه وعلى ولده منها فقالت لقد شغلتني والله أنت وولدك عن الصدقة فما أستطيع أن أتصدق معكم بشيء فقال ما أحب إن لم يكن لك في ذلك أجر أن تفعلي فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم هي وهو فقالت يا رسول الله إني امرأة ذات صنعة أبيع منها وليس لولدي ولا لزوجي شيء فيشغلوني فلا أتصدق فهل لي فيهم أجر فقال لك في ذلك أجر ما أنفقت عليهم **ترجمہ** جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عبیداللہ بن عبداللہ سے وہ رائطہ بنت عبداللہ زوجہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور یہ ایک صاحب ہنر بی بی تھیں اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ مال نہ تھا اس لئے ان کی بیوی ان پر اور ان کے لڑکے پر جو انہیں بیوی کے شکم سے تھا اوسی اپنی آمدنی میں سے ان پر خرچ کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ تم نے اور تمہارے لڑکے نے میرا ہاتھ اس قدر تنگدست کیا ہے کہ میں تمہارے سبب سے کسی کو کچھ صدقہ نہیں دیسکتی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تمہیں اس میں اجر و ثواب نہ ہو تو میں نہیں چاہتا کہ تم مجھ پر خرچ کرو چنانچہ ان کی بیوی۔ اور خود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا چنانچہ انکی بیوی نے کہا یا رسول اللہ مجھے کچھ ہاتھ کا کام آتا ہے اور میرے شوہر اور میرے لڑکے کے پاس کچھ نہیں ہے اسلئے میں ان کے سبب سے کچھ صدقہ نہیں کر سکتی تو کیا ان پر خرچ کرنے میں میرے لئے کچھ اجر ہے فرمایا ہاں تمہارے لئے ان پر خرچ کرنے میں اجر ہے سو تم ان پر خرچ کئے جاؤ۔ **ففي** هذا الحديث أن تلك الصدقة مما لم يكن فيه زكوة ورائطة هذه هي زينب امرأة عبد الله لا نعلم أن عبد الله كانت له امرأة غيرها في زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم **والدليل** على أن تلك الصدقة كانت تطوعا كما ذكرنا قولها كنت امرأة صنعاء أصنع بيدي فأبيع من ذلك فأنفق على عبد الله فكان قول رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي في هذا الحديث وفي الحديث الأول جواب لسؤالها هذا وفي حديث رائطة هذا أنها تعوض ذلك على عبد الله وعلى ولده منه **وقد** أجمعوا على أنه لا يجوز للمرأة أن تنفق على ولدها من زكاتها فلما كان ما أنفقت على ولدها ليس من الزكوة فكذلك ما أنفقت على زوجها ليس هو أيضا من زكوة **وقد** روي أيضا عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يدل أن تلك الصدقة التي أباح لها

اَمَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْفَاقُہَا عَلٰی زَوْجِہَا کَانَتْ مِنْ غَیْرِ الزَّکٰوۃِ ترجمہ پس اس حدیث مین صاف مذکور ہے کہ یہہ صدقہ صدقہ زکوۃ نہ تہا اور رابطہ حضرت عبداللہ مسعود رض کی ہی ایک بیوی تہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک تک ہمین نہین معلوم کہ ان کے ماسوی حضرت عبداللہ بن مسعود رض کی کوئی اور بیوی ہی تہیں یا نہین بہرکیف حضرت عبداللہ بن مسعود رض کی بیوی کا یہہ قول کہ مجہے کچہہ دستکاری آتی ہے جسے مین فروخت کرکے ان پر خرچ کرتی ہون خصوصیت کے ساتہہ اس امر پر دلالت رکہتا ہے کہ ان کا صدقہ صدقہ نفلی، تہا نہ صدقہ زکوۃ پس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے اسی سوال کا جواب دیا کہ مجہے ان پر خرچ کرنے مین اجر وثواب ہے پس آپ نے فرمایا کہ ہان تمہین ان پر خرچ کرنے مین اجر وثواب ہے سو تم ان پر خرچ کئے جاؤ اس جواب سے یہہ لازم نہین آتا کہ صدقہ زکوۃ بہی شوہر کے لئے جائز ہے اسکے علاوہ اس حدیث مین رابطہ رض کا یہہ قول بہی ہے کہ اس دستکاری میں سے میں اپنے لڑکے پر بہی خرچ کرلی ہون حالانکہ اس مسئلہ پر سب کا اتفاق ہے کہ عورت کے لیے اپنے لڑکے کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے پس اس مسئلہ کے مطابق نظر وقیاس چاہتا ہے کہ عورت کے لیے شوہر کو بھی زکوۃ دینا جائز نہ ہو اسکے علاوہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے بھی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے جو حدیث روایت کی ہے وہ بہی دلالت کہتی ہو کہ جو صدقہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رض کیلیے ان کی بیوی کے مال سے مباح کیا تہا وہ صدقہ تطوع تہا نہ صدقہ زکوۃ۔ **حدثنا** فَھْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ۳۵

ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ نَبِیْلَۃَ الْکَعْبِیِّ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ یَوْمًا فَاَتٰی عَلَی النِّسَاءِ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ مَا رَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عُقُوْلٍ وَدِیْنٍ اَذْھَبَ بِعُقُوْلِ ذَوِی الْاَلْبَابِ مِنْکُنَّ وَاِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ اِنَّکُنَّ اَکْثَرُ اَھْلِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَتَقَرَّبْنَ اِلَی اللّٰہِ بِمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَکَانَ فِی النِّسَاءِ امْرَاَۃُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض فَانْقَلَبَتْ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض فَاَخْبَرَتْہُ بِمَا سَمِعَتْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَتْ حُلِیًّا لَھَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض اَیْنَ تَذْھَبِیْنَ بِھٰذَا الْحُلِیِّ فَقَالَتْ اَتَقَرَّبُ بِہٖ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ لَّا یَجْعَلَنِیْ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَقَالَ ھَلُمِّیْ بِذٰلِکَ وَیْلَکِ تَصَدَّقِیْ بِہٖ عَلَیَّ وَعَلٰی وَلَدِیْ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰہِ حَتّٰی اَذْھَبَ بِہٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَھَبَتْ تَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذِہٖ زَیْنَبُ تَسْتَاْذِنُ فَقَالَ اَیُّ الزَّیَانِبِ ھِیَ قَالُوْا امْرَاَۃُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَدَخَلَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ سَمِعْتُ مِنْکَ مَقَالَۃً فَرَجَعْتُ اِلَی ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَحَدَّثْتُہٗ فَاَخَذْتُ حُلِیِّیْ اَتَقَرَّبُ بِہٖ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلَیْکَ رَجَاءَ اَنْ لَّا یَجْعَلَنِی اللّٰہُ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض تَصَدَّقِیْ بِہٖ عَلَیَّ وَعَلٰی بَنِیَّ فَاِنَّا لَہٗ مَوْضِعٌ فَقُلْتُ لَہٗ حَتّٰی اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقِیْ بِہٖ عَلَیْہِ وَعَلٰی بَنِیْہِ فَاِنَّھُمْ لَہٗ مَوْضِعٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن ابی کثیر الانصاری نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن نبیلہ الکعبی سے وہ مقبری سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایکدفعہ نماز فجر سے واپس ہوتے ہوئے عورتون کیطرف آئے جو مسجد ہی مین تہین فرمایا اے عورتو مین نے ناقصات العقل والدین (یعنے عورتون) سے بڑہکر اہل دانش کی عقل کہونے والا نہین دیکہا اور مین نے دیکہا ہے کہ تمہین بہت زیادہ ہوگی قیامت کے دن دوزخ مین زیادہ ہوگی سو جہان تک تم سے ہوسکے تقرب الی اللہ حاصل کرتی رہو انہین عورتون مین عبداللہ بن مسعود رض کی بیوی بہی تہین جب یہہ اپنے گہر واپس گئیں عبداللہ بن مسعود رض کو اس امر کی خبر کی جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے انہون نے سنا تہا پہر انہون نے اپنا ایک زیور اوٹہایا عبداللہ بن مسعود رض نے پوچہا اسے کہان لیجاؤ گی کہا اس سے مین اللہ و رسول کا

تقرب حاصل کروں گی تاکہ اللہ تعالےٰ مجھے اہل نار سے نکرے عبداللہ بن مسعود رض نے کہا اسے ادہر لاؤ اسے مجھ پر اور میرے
لڑکے پر صدقہ کردو کہا واللہ نہیں جبتک اسی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تک نہ لیجاؤں چنانچہ وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وسلم کے پاس لیگئیں اور آپکے پاس آنیکی اجازت مانگی لوگوں نے کہا یا رسول یہ زینب ہیں فرمایا کون سی زینب کہا عبداللہ بن
مسعود رض کی بیوی غرض یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے صبح آپکا مقولہ سنا جب
میں گھر واپس گئی تو ابن مسعود رض سے اس کا ذکر کیا پھر میں نے اپنا زیور اوٹھایا اور ارادہ سے لیکر آئی ہوں کہ اللہ و رسول سے تقرب حاصل
کروں تاکہ اللہ تعالےٰ مجھے اہل نار سے نکرے ابن مسعود رض نے کہا کہ تم یہ زیور مجھ پر اور میرے لڑکے پر صدقہ کردو کہ ہم اوسکے اہل ہیں
میں نے کہا ہرگز نہیں جبتک کہ میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لیلوں فرمایا ہاں تم اپنا یہ زیور اونپر اور انکے لڑکوں
٥٧ پر صدقہ کردو کیونکہ وہ اسکے اہل ہیں **حدثنا** الحُسَیْنُ بْنُ الحَکَمِ الجِیْزِیُّ قَالَ ثنا عَاصِمُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ ثنا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ
جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِی عَمْرٍو عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ المَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن الحکم الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عاصم بن علی نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے اسمٰعیل بن جعفر نے کہا خبر دی مجھکو ابن ابی عمرو نے وہ روایت کرتے ہیں ابو سعید المقبری سے وہ ابوہریرہ رض سے وہ رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **قال** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَبَیَّنَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رض فِیْ هٰذَا الحَدِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهٖ تَصَدَّقْنَ فِی الصَّدَقَةِ التَّطَوُّعَ الَّتِیْ تُکَفِّرُ الذُّنُوْبَ وَفِیْ حَدِیْثِهٖ قَالَ فَجَاءَتْ بِحُلِیٍّ لَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ هٰذَا اَتَقَرَّبُ بِهٖ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقِیْ بِهٖ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَنِیْهِ فَاِنَّهُمْ لَهٗ مَوْضِعٌ وَکَانَ ذٰلِكَ عَلَی الصَّدَقَةِ بِکُلِّ الحُلِیِّ وَذٰلِكَ
مِنَ التَّطَوُّعِ لَا مِنَ الزَّکٰوةِ لِاَنَّ الزَّکٰوةَ لَا تُوْجِبُ الصَّدَقَةَ بِکُلِّ المَالِ وَاِنَّمَا تُوْجِبُ الصَّدَقَةَ بِجُزْءٍ مِنْهُ **فهذا** اَیْضًا دَلِیْلٌ
عَلٰی فَسَادِ تَاْوِیْلِ اَبِیْ یُوْسُفَ رح وَمَنْ ذَهَبَ اِلٰی قَوْلِهٖ لِلْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ **فقد** بَطَلَ بِمَا ذَکَرْنَا اَنْ تَکُوْنَ فِیْ حَدِیْثِهٖ رَیْطَةَ مَا یَدُلُّ
اِنَّ المَرْاَةَ تُعْطِیْ زَوْجَهَا مِنْ زَکٰوةِ مَالِهَا اِذَا کَانَ فَقِیْرًا وَاِنَّمَا نَلْتَمِسُ حُکْمَ ذٰلِكَ بَعْدُ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ وَشَوَاهِدِ الْاُصُوْلِ
فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا المَرْاَةَ بِاتِّفَاقِهِمْ لَا یُعْطِیْهَا زَوْجُهَا مِنْ زَکٰوةِ مَالِهٖ وَاِنْ کَانَتْ فَقِیْرَةً وَلَمْ تَکُنْ فِیْ ذٰلِكَ کَغَیْرِهَا لِاَنَّا
رَاَیْنَا الْاُخْتَ یُعْطِیْهَا اَخُوْهَا مِنْ زَکٰوتِهٖ اِذَا کَانَتْ فَقِیْرَةً وَاِنْ کَانَ عَلٰی اَخِیْهَا اَنْ یُنْفِقَ عَلَیْهَا وَلَمْ یُخْرِجْ بِذٰلِكَ مِنْ حُکْمِ
مَنْ یُعْطٰی مِنَ الزَّکٰوةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الَّذِیْ یَمْنَعُ الزَّوْجَ مِنْ اِعْطَاءِ زَوْجَتِهٖ مِنْ زَکٰوةِ مَالِهٖ لَیْسَ هُوَ وُجُوْبُ النَّفَقَةِ
لَهَا عَلَیْهِ وَلٰکِنَّهُ السَّبَبُ الَّذِیْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا فَصَارَ ذٰلِكَ کَالسَّبَبِ الَّذِیْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ وَالِدَیْهِ فِیْ مَنْعِ ذٰلِكَ اِیَّاهُ مِنْ اِعْطَائِهِمَا مِنْ زَکٰوةِ
فلما ثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا اَنَّ سَبَبَ المَرْاَةِ الَّذِیْ مَنَعَ زَوْجَهَا اَنْ یُعْطِیَهَا مِنْ زَکٰوةِ مَالِهٖ وَاِنْ کَانَتْ فَقِیْرَةً هُوَ کَالسَّبَبِ الَّذِیْ
بَیْنَهٗ وَبَیْنَ وَالِدَیْهِ الَّذِیْ یَمْنَعُهٗ مِنْ اِعْطَائِهِمَا مِنْ زَکٰوتِهٖ وَاِنْ کَانَا فَقِیْرَیْنِ وَرَاَیْنَا الْوَالِدَیْنِ لَا یُعْطِیَانِهٖ اَیْضًا مِنْ
زَکٰوتِهِمَا اِذَا کَانَ فَقِیْرًا فَکَانَ الَّذِیْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ وَالِدَیْهِ مِنَ السَّبَبِ یَمْنَعُهٗ مِنْ اِعْطَائِهِمَا مِنَ الزَّکٰوةِ وَیَمْنَعُهُمَا مِنْ اِعْطَائِهٖ
مِنَ الزَّکٰوةِ فَکَذٰلِكَ السَّبَبُ الَّذِیْ بَیْنَ الزَّوْجِ وَالمَرْاَةِ لَمَّا کَانَ یَمْنَعُهٗ مِنْ اِعْطَائِهَا مِنَ الزَّکٰوةِ کَانَ اَیْضًا یَمْنَعُهَا مِنْ اِعْطَائِهٖ
مِنَ الزَّکٰوةِ **وقد** رَاَیْنَا هٰذَا السَّبَبَ بَیْنَ الزَّوْجِ وَالمَرْاَةِ یَمْنَعُ مِنْ قَبُوْلِ شَهَادَةِ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهٖ فَجُعِلَا فِیْ
ذٰلِكَ کَذَوِی الرَّحِمِ المُحَرَّمِ الَّذِیْ لَا یَجُوْزُ شَهَادَةُ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهٖ وَرَاَیْنَا اَیْضًا کُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لَا یَرْجِعُ
فِیْمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهٖ فِیْ قَوْلِ مَنْ یُجِیْزُ الرُّجُوْعَ فِی الهِبَةِ فِیْمَا بَیْنَ الْاَجْنَبِیَّیْنِ فَلَمَّا کَانَ الزَّوْجَانِ فِیْمَا ذَکَرْنَا قَدْ جُعِلَا

كَذَوِي الرَّحِمِ الْمُحَرَّمِ فِيمَا مُنِعَ فِيهِ مِنْ قَبُولِ الشَّهَادَةِ وَمِنَ الرُّجُوعِ فِي الْهِبَةِ كَانَا فِي النَّظَرِ أَيْضًا فِي إِعْطَاءِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ مِنَ الزَّكٰوةِ كَذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہین کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کی اس حدیث سے بہی یہی معلوم ہوا کہ یہہ صدقہ تطوع تہا جو کفارہ ذنوب ہے کیونکہ اس حدیث مین ذکر ہے کہ زینب حضرت عبداللہ بن مسعود رض کی بیوی اپنا زیور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لیکر آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ یہہ مین اللہ و رسول سے تقرب حاصل کرنے کے لئے لیکر آئی ہون تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود رض اور اسکے لڑکوں پر اسے صدقہ کردو کیونکہ وہ اسکے حقدار ہین پس انہون نے یہہ کل زیور صدقہ کر دیا اور ظاہر ہے کہ زکوۃ مین کل مال صدقہ نہین کیا جاتا بلکہ کل مال مین سے ایک حصہ معین پس معلوم ہوا کہ وہ جو قائلین قول اول ہے اور انہین مین امام ابو یوسف بہی ہین حدیث زینب کو زکوۃ پر محمول کیا ہے باطل ہے کیونکہ یہہ حدیث اس امر پر دلیل نہین ہوسکتی کہ عورت کیلئے اپنے فقیر شوہر کو زکوۃ دینا جائز ہے ہمنے اس مسئلہ کا حکم بطریق نظر و قیاس صنواہد مقررہ معلوم کرتے ہین تو ہم دیکہتے ہین کہ اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ مرد کیلئے اپنی بیوی کو زکوۃ دینا جائز نہین اگرچہ وہ فقیر و تنگدست ہو لیکن کوئی کہسکتا ہے کہ شاید اس کا سبب یہہ ہوگا کہ خاوند پر اوس بیوی کا نان نفقہ فرض ہے تو ہم کہتے ہین حالانکہ ہم دیکہتے ہین کہ بہائی پر حق ہے کہ وہ اپنی بہن کو نان نفقہ دے باوجود اسکے اگر بہن فقیر و تنگدست ہو تو بہائی اپنی زکوۃ مین سے اوسے دیسکتا ہے پس جب باوجود نان و نفقہ کا تو ہو نیکے بہن اس حکم سے خارج نہین کہ اوسے زکوۃ دی جاے اور بیوی اس حکم سے خارج ہوی تو معلوم ہوا اس کا سبب وجوب نان نفقہ نہین ہے بلکہ سبب مانع خاص قرابت ہے جو زن و شوہر کے درمیان قائم ہے جسطرح نسبا ماں باپ اور اولاد کے درمیان ایک دوسرے کو زکوۃ دینے کا مانع ہے پس ثابت ہوا کہ مرد کے لئے اپنی بیوی کو زکوۃ دینے کا سبب مانع (نان نفقہ نہین) بلکہ خاص قرابت ہے جیسا کہ بیٹے اور والدین کے درمیان قرابت نسبیہ ایکدوسرے کو زکوۃ دینے کی مانع ہے اگرچہ وہ فقیر و تنگدست ہوں پس اسیطرح زن و شوہر کے درمیان بہی نظر و قیاس چاہتا ہے کہ دونوں مین سے ہر ایک کے لئے ایکدوسرے کو زکوۃ دینا منع ہو جسطرح بیٹے اور والدین مین سے ہر ایک کیلئے ایکدوسرے کو زکوۃ دینا منع ہے اسکے علاوہ شہادت کے معاملہ مین بہی ہم دیکہتے ہیں کہ دونون کا حکم واحد ہے کیونکہ زن و شوہر مین سے کسی کی شہادت ایکدوسرے کیلئے مقبول نہیں ہے پس اس حکم مین زن و شوہر ذوی الارحام المحرمہ کے حکم مین کئے گئے ہین جن مین سے ہر ایک کی شہادت ایکدوسرے کیلئے مقبول نہین اسیطرح ہبہ کے مسئلہ مین بہی ہم زن و شوہر کا یکسان حکم پاتے ہین یعنے ان مین سے جو کوئی ایکدوسرے کو کچہہ ہبہ کرے تو پہر اوس سے رجوع کر سکتا ہے پہلے ان لوگون کے مسلک کے مطابق کہا گیا جو قریبی رشتوں مین ہبہ سے رجوع کرنا جائز رکہتے ہین بہرکیف جب مذکورہ بالا دونوں مسائل شہادت و ہبہ کے معاملہ مین زن و شوہر ذوالارحام المحرمہ کے حکم مین کئے گئے اور ان دونوں کا حکم واحد کیا گیا پس اسیطرح زکوۃ کے معاملہ مین بہی نظر و قیاس چاہتا ہے کہ دونون کا حکم واحد ہو یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق نظر و قیاس کے اور یہی امام ابو حنیفہ رح کا قول ہے

بَابُ الْخَيْلِ السَّائِمَةِ هَلْ فِيهَا صَدَقَةٌ أَمْ لَا

باہر چرنے والے جو گہوڑا گہوڑی پالے جاتے ہین انکی زکوۃ دینی واجب ہے یا نہین -

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْخَيْلَ فَقَالَ هِيَ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ

فاما الذی ھی لہ ستر فالرجل یتخذھا تکرما وتجملا ولاینسی حق ظھورھا وبطونھا فی عسرھا ویسرھا ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلے بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالعزیز
بن المختار نے وہ روایت کرتے ہین سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے والد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے گھوڑون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گھوڑا رکھنے والے تین قسم کے ہین ایک وہ شخص کہ گھوڑا رکھنا
اوس کے لئے اجر کا سبب ہوتا ہے دوسرا وہ شخص کہ گھوڑا رکھنا اوس کیلئے ستر ہوتا ہے تیسرا وہ شخص کہ گھوڑا رکھنا اوس پر بار ہوتا
ہے اجس شخص کے لئے گھوڑا رکھنا ستر (یعنے اوس کے حال کا ساتر) ہوتا ہے سو یہ وہ شخص ہے جو گھوڑا عزت و آبرو کیلئے
۵۲ رکھتا ہے فراخ دستی و تنگدستی دونون حال مین اوس کی پیٹھ اور پیٹ کا حق نہین بھولتا حدثنا یونس قال انا ابن وھب
ان مالکا حدثہ عن زید بن اسلم عن ابی صالح السمان عن ابی ھریرۃ رض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ
غیر انہ قال ولم ینس حق اللہ فی رقابھا ولا فی ظھورھا فقط ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن
وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین زید بن اسلم سے وہ ابوصالح السمان سے وہ ابوہریرہ رضہ سے وہ
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے کہ اس روایت مین ہے کہ اور اون کی پشتون اور گردنو
۵۳ مین جو حق اللہ ہے اوسے نہین بھولتا۔ حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال حدثنی ھشام بن سعد عن زید بن
اسلم فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان
کی مجھ سے ہشام بن سعد نے وہ روایت کرتے ہین زید بن اسلم سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی۔
قال ابوجعفر فذھب قوم الی وجوب الصدقۃ فی الخیل اذا کانت ذکورا واناثا وکان صاحبھا یلتمس نسلھا واحتجوا
فی ایجابھم الزکوۃ فیھا بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم ینس حق اللہ فیھا قالوا ففی ھذا دلیل ان للہ
فیھا حقا وھو کحقہ فی سائر الاموال التی یجب فیھا الزکوۃ واحتجوا فی ذلک ما روی عن عمر بن الخطاب رض

بیان المسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسطرف گیا ہے کہ گھوڑون کی زکوۃ دینا واجب ہے گھوڑے ہوں یا گھوڑیاں مگر جبکہ
یہ ترقی نسل کیلئے پالے جائین اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور اون
گردنون اور پیٹوں مین جو حق اللہ ہے اوسے نہ بھولے اس سے معلوم ہوا کہ اون مین حق اللہ ہے جس طرح اور اموال مین
اور وہ زکوۃ ہے اس کے علاوہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ایک حدیث روایت کی گئی ہے اوس سے بھی اونھوں نے احتجاج
۵۴ کیا ہے اور وہ یہ حدیث ہے حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عبد اللہ بن محمد بن اسماء قال ثنا جویریۃ عن مالک عن الزھری
عن السائب بن یزید اخبرہ قال رایت ابی تقوم الخیل ثم یدفع صدقتھا الی عمر بن الخطاب رض ترجمہ حدیث بیان کی
ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسما نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جویریہ نے وہ روایت کرتے
ہین مالک سے وہ زہری سے اونہین خبر دی سائب بن یزید نے کہا میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ وہ گھوڑون کی قیمت مقرر کرکے اون کی زکوۃ نکالا
۵۵ کرتے تھے اور حضرت عمر فاروق رضہ کے پاس بھیجدیا کرتے ہے حدثنا سلیمن بن شعیب قال ثنا الخصیب بن ناصح قال ثنا
حماد بن سلمۃ عن قتادۃ عن انس بن مالک ان عمر رض کان یاخذ من الفرس عشرۃ ومن البرذون خمسۃ ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ

روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سی کہ حضرت عمر فاروق رض گھوڑون کی زکوٰۃ مین فی گھوڑا دس درہم اور فی برذون (فارسی یا ترکی گھوڑا) پانچ درہم لیا کرتے تہے حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْعُمَرَ وَالْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعمر اور حجاج بن المنہال نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے پہر اون کی اسناد سی مثل حدیث سابق کے بیان کی۔ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰی هٰذَا الْقَوْلِ اَیْضًا اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَزُفَرُ رح وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ مِنْهُمْ اَبُوْیُوْسُفَ رح وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رح فَقَالُوْا لَاصَدَقَۃَ فِی الْخَیْلِ السَّائِمَۃِ اَلْبَتَّۃَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ لَهُمْ عَلٰی اَهْلِ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی فِیْمَا احْتَجُّوْا بِهٖ لِقَوْلِهِمْ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِیْهَا اَنَّهٗ قَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَكُوْنَ ذٰلِكَ الْحَقُّ حَقًّا سِوَی الزَّكٰوۃِ ترجمہ امام ابوحنیفہ رح اور امام زفر رح بہی اسیطرف گئی ہین اور باقی اہل علم نے اور انہین امام ابویوسف رح اور امام محمد رح بہی ہین ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ باہر چرنیوالے گھوڑون مین زکوٰۃ واجب نہین اور پہلی حدیث کا جواب دیا ہی کہ یہہ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مین فرمایا کہ اور حق اللہ کو نہ بہولے سو ممکن ہی کہ حق سے اس جگہ حق ماسوی زکوٰۃ مراد ہو فَاِنَّهٗ قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا شَرِیْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِی الْمَالِ حَقٌّ سِوَی الزَّكٰوۃِ وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰیَۃَ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ اِلٰی آخِرِ الْاٰیَۃِ ترجمہ چنانچہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہی کہ اموال مین ماسوی زکوٰۃ بہی حق اللہ ہی حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک بن عبد اللہ نے وہ روایت کرتے ہین ابوحمزہ سی وہ عامر سے وہ فاطمہ بنت قیس سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ مال مین ماسوی زکوٰۃ بہی حق ہی پہر آپنے یہہ آیت تلاوت کی لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ الْاٰیَۃَ فَلَمَّا رَاَیْنَا الْمَالَ قَدْ یَجِبُ فِیْهِ حَقٌّ سِوَی الزَّكٰوۃِ احْتَمَلَ اَنْ یَكُوْنَ ذٰلِكَ الَّذِیْ ذَكَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْخَیْلِ هُوَ ذٰلِكَ الْحَقُّ اَیْضًا وَحُجَّۃٌ اُخْرٰی اِنَّا قَدْ رَاَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْاِبِلَ السَّائِمَۃَ اَیْضًا فَقَالَ فِیْهَا حَقٌّ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَقِّ مَا هُوَ فَقَالَ اِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَاِعَارَۃُ دَلْوِهَا وَمَنِیْحَۃُ سَمِیْنِهَا ترجمہ پس جب ہم دیکہتے ہین کہ مال مین ماسوی زکوٰۃ بہی حق اللہ ہے تو پس محتمل ہی کہ گہوڑون کے درمیان جو حق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہی یہی حق ہو ماسوی اس کے اس امر پر ایک اور دلیل بہی ہی وہ یہہ کہ حدیث ابی ہریرہ گہر مین بندہی ہوئے گہوڑون کے متعلق وارد ہوئی ہے نہ باہر چرنے والے گہوڑون مین تیسری دلیل یہہ ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم باہر کے چرنیوالے اونٹون کے متعلق فرمایا ہی کہ ان مین حق ہے عرض کیا گیا کیا حق فرمایا کہ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْحُذَیْفَۃَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سی ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین ابوالزبیر سے وہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سی وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہی جو اوپر بیان کیا گیا فَلَمَّا كَانَتِ الْاِبِلُ اَیْضًا فِیْهَا حَقٌّ غَیْرُ الزَّكٰوۃِ احْتَمَلَ اَنْ یَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْخَیْلُ وَاَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهٖ مِمَّا رَوَیْنَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض فَلَا حُجَّۃَ لَهُمْ فِیْهِ اَیْضًا عِنْدَنَا لِاَنَّ عُمَرَ لَمْ یَاْخُذْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ عَلٰی اَنَّهٗ وَاجِبٌ عَلَیْهِمْ وَقَدْ بَیَّنَ السَّبَبَ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ اَخَذَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض فِیْ حَدِیْثِ حَارِثَۃَ بْنِ مُضَرِّبٍ ترجمہ پس جب اونٹوں مین بہی ماسوی زکوٰۃ کے حق ہی تو محتمل ہوا کہ یہی حق گہوڑون میں بہی ہو اور وہ جو حدیث عمر فاروق سے قائلین قول اول نے استدلال کیا ہی اس حدیث مین بہی اس امر پر کوئی دلیل نہیں کہ نسل کے گہوڑون مین زکوٰۃ واجب ہے

کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ نے وجوب کے طور پر گھوڑوں کی زکوۃ وصول نہیں کی چنانچہ حارثہ بن مضرب نے اس امر کو بیان کر دیا ہے

۵۹ **حدثنا** فهد قال ثنا محمد بن القسم المعروف بسحيم الحراني قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا ابو اسحق عن حارثة بن مضرب قال حججت مع عمر بن الخطاب رض فاتاه اشراف من اشراف اهل الشام فقالوا يا امير المؤمنين انا قد اصبنا دوابا و اموالا فخذ من اموالنا صدقة تطهرنا بها وتكون لنا زكوة فقال هذا شيء لم يفعله اللذان كانا قبلي ولكن انتظر حتى اسأل المسلمين فسأل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيهم علي بن ابي طالب فقالوا حسن وعلي رض ساكت لم يتكلم معهم فقال مالك يا ابا الحسن لا تتكلم قال قد اشاروا عليك ولا بأس بما قالوا ان لم يكن امرا واجبا ولا جزية راتبة يؤخذون بها قال فاخذ من كل عبد عشرة ومن كل فرس عشرة ومن كل هجين ثمانية ومن كل برذون او بغل خمسة دراهم في السنة ورزقهم كل شهر للفرس عشرة دراهم والهجين ثمانية والبغل خمسة خمسة والمملوك جريبين كل شهر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن القاسم المعروف بسحیم الحرانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان ہم سے ابو اسحق نے وہ روایت کرتے ہیں حارثہ بن مضرب سے کہا میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ حج کرنے گیا تو ملک شام کے کئی ایک شرفا آپکی خدمت میں آئے اور عرض کیا اے امیر المؤمنین ہمیں بہت سے جانور اور اموال ملے ہیں سو آپ ہم سے اون کی زکوۃ لے لیا کیجیے آپ نے فرمایا یہ وہ کام ہے جو مجھ سے پہلے اون دونوں (یعنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رض) نے نہیں کیا سو تم ٹھہر جاؤ میں مسلمانوں سے مشورہ لیکر اس کا جواب دونگا غرض آپنے اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے انہیں میں حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی تھے دریافت کیا تو اونہوں نے کہا (کہ جب وہ خود دیتے ہیں تو) لے لیجیے حضرت علی رض خاموش تھے آپنے کہا ابو الحسن تم کیوں نہیں بولتے آپنے کہا ان سب نے رائے دیدی جو کچھ یہ کہتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں تا وقتیکہ یہ صدقہ فرض و واجب و جزیہ سمجھکر نہ لیا جائے چنانچہ آپنے فی غلام اور فی گھوڑا دس درہم اور فی یابو آٹھ درہم اور فی برذون (عجمی گھوڑا) اور خچر پانچ درہم سالانہ لئے اور فی گھوڑا دس درہم اور فی ٹٹو آٹھ درہم فی خچر پانچ درہم اور فی غلام دو جریب ماہوار اون کا روزینہ مقرر کیا

فدل هذا الحديث على ان ما اخذ منهم عمر رض من الخيل ما كان احد منهم في ذلك انه لم تكن زكوة ولكنها صدقة غير زكوة وقد قال لهم عمر رض ان هذا لم يفعله اللذان كانا قبلي يعني رسول الله صلى الله عليه وسلم وابا بكر رض فدل ذلك على ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابا بكر رض لم يأخذا انما كان بحضرتهما من الخيل صدقة ولم ينكر على عمر ما قال من ذلك احد من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ودل قول علي رض لعمر لقد اشاروا عليك ان لم يكن جزية راتبة وخراجا واجبا وقبول عمر ذلك منه ان عمر انما كان اخذ منهم بسؤالهم اياه ان كان اخذه منهم فيصيره في الصدقات وان لهم مع ذلك منعه متى احبوا ثم سلك عمر بالعبيد ايضا في ذلك مسلك الخيل ولم يكن ذلك بدليل على ان العبيد الذين لغير التجارة يجب فيهم صدقة وانما كان ذلك على التبرع من مواليهم باعطاء ذلك **وقد** روي عن علي رض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال عفوت لكم عن صدقة الخيل والرقيق **ترجمہ** پس یہ حدیث دلالت رکھتی ہے کہ یہ جو کچھ آپنے اون سے وصول کیا تو زکوۃ کی مد میں نہیں بلکہ صدقات تطوع کے طور پر لیا کیونکہ آپنے پہلے ہی اون سے کہدیا تھا کہ یہ وہ کام ہے جو مجھ سے پہلے اون دونوں یعنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رض نے نہیں لیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رض نے گھوڑوں کی زکوۃ نہیں لی اور حضرت عمر فاروق رض کے اس قول سے کسی نے تعرض ہی نہیں کیا حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا قول بھی دلالت کرتا ہے کہ یہ صدقہ بطور فرض و جزیہ کے نہیں لیا گیا بلکہ حضرت عمر فاروق رض شرفائے شام کی

حسب فرمائش بطور صدقات لیا اور اسی سے آپ نے غلاموں پر بھی صدقہ لیا حالانکہ زکوٰۃ تجارت کے غلاموں کی فرض ہے
نہ خدمت کے غلاموں کی اس کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے
۱۰ھ فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کردی **حدثنا** بذلك فهد قال ثنا عمر بن حفص بن غياث
قال ثنا أبي عن الأعمش قال ثنا أبو إسحق عن عاصم بن ضمرة عن علي رضه عن النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** چنانچہ بیان کی
ہم سے فہد نے یہی حدیث کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحق نے وہ روایت
۱۱ھ کرتے ہیں عاصم بن ضمرہ سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے **حدثنا** علي بن شيبة
قال ثنا يزيد بن هرون قال أنا سفيان وشريك عن أبي إسحق عن الحارث عن علي رضه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان اور شریک نے وہ روایت
۱۲ھ کرتے ہیں ابو اسحق سے وہ حارث سے وہ علی رضہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** ربيع الجيزي
قال ثنا يعقوب بن إسحق بن أبي عباد قال ثنا إبراهيم بن طهمان عن أبي إسحق عن الحارث عن علي رضه عن النبي صلى الله
عليه وسلم مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن اسحق بن ابی عبادہ نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابراہیم بن طہمان نے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحق سے وہ حارث سے وہ علی رضہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث
سابق کے **فذلك** انتفى أن تكون في الخيل صدقة **فإن** قال قائل فقد قرن مع ذلك الرقيق فلما كان ذلك لا ينفي
أن تكون الصدقة واجبة في الرقيق إذا كانوا للتجارة فكذلك لا ينفي ذلك أن تكون الزكوة واجبة في الخيل إذا كانت
سائمة وكما كان قوله قد عفوت لكم عن صدقة الرقيق إنما هو على الرقيق للخدمة خاصة فكذلك قوله قد عفوت لكم
عن صدقة الخيل إنما هو على خيل الركوب خاصة **قيل** له هذا يحتمل ما ذكرت وإذا احتمل أن ينتفي الزكوة بهذا الحديث
انتفت بما ذكرنا فلما في حديث حارثة لأن فيه أن عليا قال لعمر ما قد ذكرنا فدل ذلك أن معنى قول رسول الله
صلى الله عليه وسلم هذا كان عند علي رضي الله عنه على نفي الزكوة منها وإن كانت سائمة **وقد** روي عن أبي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم ما معناه قريب من معنى حديث عاصم والحارث عن علي رضه **ترجمہ** پس یہ حدیث بھی
نفی کرتی ہے کہ گھوڑوں میں زکوٰۃ واجب ہو اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ اس حدیث میں گھوڑوں کے ساتھہ رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کا بھی ذکر کیا ہے اور تجارت کے غلاموں پر تو زکوٰۃ فرض ہے پس جب یہہ حدیث تجارت کے غلاموں کی زکوٰۃ کی
نفی نہیں کرتی تو چاہیے کہ اسیطرح باہر چرنیوالے گھوڑوں کی زکوٰۃ کی بھی نفی نکرے اور جس طرح اس حدیث سے خدمتی غلاموں کی زکوٰۃ معاف
ہوئی اسیطرح گھوڑوں میں بھی خاص سواری کے گھوڑوں کی زکوٰۃ معاف ہو تو اس کا جواب دیا جائیگا کہ ہاں محتمل ہے کہ اس حدیث سے باہر چرنیوالے
گھوڑوں کی زکوٰۃ کی نفی نہ ہو جیسا کہ معترض کا بیان ہے لیکن اگر اس حدیث سے زکوٰۃ الخیل کی نفی نہ ہو تو حارثہ بن مضرب کی حدیث سے
نفی ہوگی کیونکہ اوس میں حضرت علی رضہ کا قول مذکور ہے کہ شرفائے شام سے صدقہ قبول اگر بطور فرض واجب یا بطور جزیہ کے نہ لیا جائے
تو کوئی حرج نہیں پس حضرت علی رضہ کا یہہ قول خود دلالت رکھتا ہے کہ آپکے نزدیک یہہ حدیث زکوٰۃ الخیل کی نفی پر محمول تھی گرچہ وہ بلفظ
۱۳ھ حدیث انہیں الفاظ کے قریب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی روایت کی گئی ہے **حدثنا** حسين بن نصر قال ثنا
عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن عبد الله بن دينار قال سمعت سليمن بن يسار يحدث عن عراك بن مالك
عن أبي هريرة رضه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس على المسلم في عبده ولا في فرسه صدقة

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے
وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن دینار سے کہا سنی میں نے سلیمان یسار سے وہ روایت کرتے ہیں عراک بن مالک سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ
تعالےٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ مسلمان پر اوس کے غلام اور اوس کے گھوڑے میں زکوۃ نہیں ہے حدثنا ابن مرزوق
له۴ قال ثنا وهب وسعيد بن عامر قالا ثنا شعبة عن عبد الله بن دينار عن سليمان عن عراك عن ابى هريرة عن النبى صلى
الله عليه وسلم مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب اور سعید بن عامر نے دونوں
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن دینار سے وہ سلیمان سے وہ عراک سے وہ ابوہریرہؓ سے وہ نبی کریم صلے
له۵ اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو حذيفة قال ثنا سفيان عن عبد الله بن دينار
فذكر باسناده مثله ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحذیفہ نے کہا حدیث بیان
له۶ کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن دینار سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا
صالح بن عبد الرحمن قال ثنا القعنبى قال ثنا مالك عن عبد الله بن دينار فذكر باسناده مثله ترجمہ حدیث بیان کی
ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ
له۷ بن دینار سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثني محمد بن عيسى بن فليح قال ثنا ابو الاسود النضر
بن عبد الجبار عن سلمان قال احمد بن على هو ابن بلال بن فليح عن عبد الله بن دينار فذكر باسناده مثله ترجمہ حدیث
بیان کی مجھ سے محمد بن عیسے بن فلیح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالاسود نضر بن عبدالجبار نے وہ روایت کرتے ہیں سلمان سے کہا
احمد بن علی یعنے ابن ہلال بن فلیح عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی
له۸ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني اسامة بن زيد الليثى عن مكحول عن عراك فذكر باسناده مثله ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو اسامہ بن زید اللیثی نے وہ روایت کرتے ہیں
له۹ مکحول سے وہ عراک سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا حماد
بن زيد عن خثيم بن عراك عن ابيه فذكر باسناده مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہیں خثیم سے وہ عراک سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث
سابق کے بیان کی فلما لم يكن فى شىء مما ذكرنا من هذه الآثار دليل على وجوب الزكوة فى الخيل السائمة وكان فيها ما
ينفى الزكوة منها ثبت بتصحيح هذه الآثار قول الذين لا يرون فيها زكوة فهذا وجه هذا الباب من طريق الآثار واما
وجهه من طريق النظر فانا رأينا الذين يوجبون فيها الزكوة لا يوجبونها حتى تكون ذكورا واناثا يلتمس منها صاحبها
نسلها ولا يجب الزكوة فى ذكورها خاصة ولا فى اناثها خاصة وكانت الزكوات المتفق عليها فى المواشى السائمة يجب
فى الابل والبقر والغنم ذكورا كانت كلها او اناثا فلما استوى حكم الذكور خاصة فى ذلك وحكم الاناث خاصة وحكم
الذكور مع الاناث وكانت الذكور من الخيل خاصة والاناث منها خاصة لا يجب فيها زكوة كان كذلك فى النظر الاناث منها
والذكور اذا اجتمعت لا يجب فيها زكوة وحجة اخرى انا قد رأينا البغال والحمير لا زكوة فيها وان كانت سائمة والابل
والبقر والغنم فيها الزكوة اذا كانت سائمة وانما الاختلاف فى الخيل فاردنا ان ننظر اى الصنفين هى به اشبه فنعطف
حكمه على حكمه فرأينا الخيل ذوات حوافر وكذلك الحمير والبغال هى ذوات حوافر ايضا وكانت المواشى من البقر

وَالْغَنَمِ وَالْاِبِلِ ذَوَاتُ اَخْفَافٍ فَذُو الْحَافِرِ بِذِی الْحَافِرِ اَشْبَهُ مِنْهُ بِذِی الْخُفِّ فَثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنْ لَا زَکٰوۃَ فِی الْخَیْلِ کَمَا لَا
زَکٰوۃَ فِی الْحَمِیْرِ وَالْبِغَالِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ یُوْسُفَ رح وَمُحَمَّدٍ رح وَهُوَ اَحَبُّ الْقَوْلَیْنِ اِلَیْنَا وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِکَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ
ترجمہ پس جبان آثار مین سے کوی اثر بھی زکوۃ الخیل کے وجوب پ دلالت نہین کرتا بلکہ اون مین سے بعض آثار زکوۃ الخیل کی نفی پر دلالت
کرتے ہین توان آثار کی تصحیح معنے سی اونہین لوگون کا قول ثابت ہوا جو گہوڑوں کی زکوۃ کے قائل نہین یہہ بیان ہے اس باب کا
بطریق آثار کے اور اوس کا بیان بطریق نظر و قیاس کے سو ہم دیکھتے ہین کہ جو لوگ گہوڑون کے درمیان زکوۃ واجب جانتے ہین تو وہ
وجوب زکوۃ کے لیے یہہ شرط لگاتے ہین کہ نسل کے لئے جو گہوڑے رکھے گئے ہوں اون مین ذکور واناث دونوں ہوں اور اگر صرف
گہوڑے یا صرف گہوڑیان ہون تو اون مین زکوۃ واجب نہین حالانکہ دیگر مویشی مین یہہ شرط بالاتفاق نہین ہے بلکہ اونٹ گائے بکری باہر چرنیوالے
خواہ نر ہوں یا مادہ ہر ایک مین زکوۃ واجب ہے پس جب دیگر مویشی نر مادہ کا یکسان حکم ہے اور گہوڑون مین جبکہ صرف نر یا صرف مادہ ہون تو
زکوۃ واجب نہین تو نظر و قیاس چاہتا ہے کہ جب نر مادہ دونون ہوں تب بھی زکوۃ واجب نہ ہو جیساکہ صرف نر یا مادہ ہونے کی صورت
مین زکوۃ واجب نہین بطریق نظر و قیاس کے ایک اور دلیل گہوڑون کی زکوۃ واجب نہ ہونیکی یہہ بھی ہے کہ ہم دیکھتے ہین خچرون اور گدہون
پر بھی زکوۃ واجب نہیں خواہ وہ باہر چرنیوالے ہون اور اونٹ گائے اور بکری کی زکوۃ واجب ہے جبکہ یہہ باہر چرنیوالے ہو
جائین اور اختلاف گہوڑون کی زکوۃ مین ہی تو اب دیکہنا یہہ ہی کہ گہوڑوں کو ان دونوں قسمون مین سے کسکے ساتہہ مشابہت ہی تاکہ ہم ان
کا حکم اوسی قسم کے ساتہہ معطوف کرین جس کے ساتہہ انہین مشابہت ہی تو اب ہم دیکھتی ہین کہ گہوڑا سم والا جانور ہی اور اسیطرح گدھا
خچر بھی سم رکھتا ہے اور باقی مویشی اونٹ گائے بکری وغیرہ کہر رکھتے ہین پس گہوڑے کو مشابہت گدہے اور خچر کے ساتہہ ہی اور گدہے
اور خچر پر زکوۃ واجب نہین ہے لہذا گہوڑے پر بھی زکوۃ واجب نہین یہی امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح کا قول ہے اور یہی قول ہمارے
نزدیک پسندیدہ ہی سعید بن المسیب رح سے بھی ایسا ہی روایت کیا گیا ہے **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ۵۰
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ قُلْتُ لِسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَلَی الْبَرَاذِیْنِ صَدَقَةٌ فَقَالَ اَوَعَلَی الْخَیْلِ صَدَقَةٌ **ترجمہ** حدیث بیان
کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن
دینار سے کہا اس نے سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے پوچہا کہ براذین مین زکوۃ واجب ہے فرمایا کیا گہوڑوں پر بھی زکوۃ فرض ہے ؟

بَابُ الزَّکٰوةِ هَلْ یَاْخُذُهَا الْاِمَامُ اَمْ لَا

کیا امام یعنے خلیفہ زکوۃ خود لے سکتا ہے

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّ ۵۱
وَفْدَ ثَقِیْفٍ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُحْشَرُوْا وَلَا تُعْشَرُوْا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین حمید سے وہ حسن
سے وہ عثمان بن ابی العاص سے کہ وفد ثقیف جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تو آپ نے اون سے
فرمایا کہ تم زکوۃ دینے کیلیے اپنے وطن سے باہر نہ نکلنا اور نہ عشر دینا (عشر دسوان حصہ محصول کا تہا جو لوگ عرب مین سے کیا کرتے تہے) **حَدَّثَنَا** ۵۲
اَحْمَدُ بْنُ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ اِسْرَائِیْلَ بْنِ یُوْنُسَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُهَاجِرِ الْبَجَلِیِّ
عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ

اِحْمَدُوْا اللّٰہَ اِذْ رَفَعَ عَنْکُمُ الْعُشُوْرَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن
صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی زائدہ نے وہ روایت کرتے ہین اسرائیل بن یونس سے وہ ابراہیم بن مہاجر البجلی سے
وہ عمرو بن حریث سے وہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاشر عرب اللہ تعالے
٥٣ کی حمد وثنا کرو کہ اوس نے تمہارے اوپر سے عشر اوٹھا دیا حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ
بْنِ الْمُھَاجِرِ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَہٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَذَکَرَ
مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابواحمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے وہ
روایت کرتے ہین ابراہیم بن مہاجر سے وہ ایک شخص سے وہ عمرو بن حریث سے وہ سعید بن زید رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا میں نے رسول مقبول
٥٤ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَالْحِمَّانِیُّ
قَالَا ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ جَدِّہٖ اَبِیْ اُمِّہٖ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ عُشُوْرٌ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلٰی اَھْلِ الذِّمَّۃِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے علی بن معبد اور حمانی نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالاحوص نے وہ روایت کرتے ہین عطا بن السائب
سے وہ حرب بن عبیداللہ سے وہ ان کے نانا سے وہ اپنے والد سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں
پر عشر واجب نہیں بلکہ عشر اہل ذمہ پر ہے قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الْاِمَامَ لَیْسَ لَہٗ اَنْ یَّبْعَثَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ یَّتَوَلّٰی
عَلٰی اَخْذِ صَدَقَاتِھِمْ وَلٰکِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ بِالْخِیَارِ اِنْ شَاءُوْا اَدَّوْھَا اِلَی الْاِمَامِ فَتَوَلّٰی وَضْعَھَا فِیْ مَوَاضِعِھَا الَّتِیْ اَمَرَہُ اللّٰہُ عَزَّ
وَجَلَّ بِھَا وَاِنْ شَاءُوْا فَرَّقُوْھَا فِیْ تِلْکَ الْمَوَاضِعِ وَلَیْسَ لِلْاِمَامِ اَنْ یَّاْخُذَھَا مِنْھُمْ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذِہِ الْاٰثَارِ الَّتِیْ رَوَیْنَاھَا
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِمَا رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ۔

بیان المسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ خلیفہ کو حق نہین کہ مسلمانون پر صدقات وصول کرنے کیلئے
عامل مقرر کرے ہان مسلمانون کو اختیار ہے کہ وہ مال خواہ خلیفہ کے حوالہ کرین اور خواہ خود مستحقین کے درمیان تقسیم کرین خلیفہ کو
حق نہین کہ وہ بلا اون کی مرضی اون سے زکوٰة وصول کرے اور احتجاج انہین آثار سے کیا ہے اور اس حدیث سے جو عمر فاروق
٥٥ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی گئی ہے حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ
یَسَارٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَکَانَ عُمَرُ یُعَشِّرُ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ لَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن سعید نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن مسلم سے وہ مسلم بن یسار سے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے
پوچھا کہ حضرت عمر فاروق مسلمانون سے عشر لیا کرتے تھے فرمایا نہین وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لِلْاِمَامِ اَنْ یُّوَلِّیَ
اَصْحَابَ الْاَمْوَالِ صَدَقَاتِ اَمْوَالِھِمْ حَتّٰی یَضَعُوْھَا مَوَاضِعَھَا وَلِلْاِمَامِ اَیْضًا اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْھَا مُصَدِّقِیْنَ حَتّٰی یَحْشُرُوْھَا
وَیَاْخُذُوا الزَّکٰوۃَ مِنْھَا وَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ عَلٰی اَھْلِ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی لَھُمْ اَنَّ الْعُشْرَ الَّذِیْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
رَفَعَہٗ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ ھُوَ الْعُشْرُ الَّذِیْ کَانَ یُؤْخَذُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَھُوَ خِلَافُ الزَّکٰوۃِ وَکَانُوْا یُسَمُّوْنَہُ الْمَکْسَ ترجمہ اور باقی اہل
علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ خلیفہ کو اختیار ہے چاہے خود اہل اموال کو اموال صدقات کا متولی بنا دے کہ وہ اوسے
اوس کے موقع پر خرچ کرین اور چاہے اہل اموال (مسلم ہو یا غیر مسلم) کے صدقات پر عامل مقرر کرے کہ وہ اہل اموال سے صدقات عشر وصول کرین

باب اس علم کی دلیل یہ ہو کہ جو عشر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے اوٹھا دیا ہے وہ عشر تہا جو جاہلیت کے زمانہ مین لیا جاتا تہا
جسے وہ مکس (ٹیکس یعنی محصول چنگی کا محصول) کے نام سے موسوم کرتے تہے۔ وَهُوَ الَّذِي رَوَى عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى ٥٦
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ
يَعْنِي عَاشِرًا ترجمہ یہی وہ مکس ہے جو حدیث متعلق عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت
کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحیم نے وہ
روایت کرتے ہین محمد بن اسحق سے وہ یزید بن ابی حبیب سے وہ عبد الرحمن بن شماسہ سے وہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صاحب مکس یعنے عشر لینے والا جنت مین داخل نہین ہوگا۔ فَهٰذَا هُوَ الْعُشْرُ الْمَوْضُوعُ عَنِ الْمُسْلِمِينَ
وَأَمَّا الزَّكٰوةُ فَلَا ترجمہ پس یہی عشر (یعنے محصول) مسلمانوں سے اوٹھایا گیا کہ خلیفہ اون سے وصول نکرے اور زکوٰۃ نہین اوٹھائی گئی
(پس خلیفہ کو حق ہی کہ عامل مقرر کرکے اون سے زکوٰۃ وصول کرے) وَقَدْ بُيِّنَ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا ٥٧
الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَخْوَالِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الصَّدَقَةِ وَعَلَّمَهُ الْإِسْلَامَ وَأَخْبَرَهُ بِمَا يَأْخُذُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلَّ الْإِسْلَامِ قَدْ عَلَّمْتَهُ
إِلَّا الصَّدَقَةَ أَفَأُعَشِّرُ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يُعَشَّرُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى ترجمہ چنانچہ اس حدیث
سے یہی امر ظاہر ہوتا ہے جو بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے
وہ روایت کرتے ہین عطا ابن السائب سے وہ حرب بن عبید اللہ سے وہ اپنے ایک ماموں سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اونہیں
صدقات پر عامل مقرر کیا اور اونہین تعلیم اسلام کی اور بتلایا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ کیا معاملہ کرین اونہوں نے عرض کیا یا رسول
اللہ آپنے ہمین کل ضروریات اسلام کی تعلیم کی مگر صدقہ کے متعلق کچھہ نہین فرمایا تو کیا مین مسلمانوں سے عشر ہی لیا کروں فرمایا کہ
عشر یہود و نصاریٰ پر ہے فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى الصَّدَقَةِ وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يُعَشِّرَ
الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ لَهُ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْعُشُورَ الْمَوْضُوعَةَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ هِيَ خِلَافُ الزَّكٰوةِ
ترجمہ پس اس حدیث مین ہے کہ آپنے انہین صدقات زکوٰۃ پر مقرر کیا تہا اور عشر سے منع کیا تہا کہ مسلمانوں سے نہین اور فرمایا کہ عشر یہود و
نصاری پر ہے پس اس حدیث سے ہی معلوم ہوا کہ عشر ماسوی زکوٰۃ تہا وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ٥٨
قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ عَنْ خَالٍ لَهُ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ
قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ أُعَشِّرُهُنَّ قَالَ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى وَ
لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ترجمہ یہی حسین بن نصر کی حدیث سے بھی ظاہر ہوتا ہے حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
فریابی نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں عطا بن السائب سے وہ حرب بن عبید اللہ الثقفی سے وہ اپنے ماموں سے جو بکر بن
وائل کے قبیلہ سے تہے کہا مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور مینے آپ سے اونٹ بکری کا عشر لینے کے متعلق دریافت کیا
فرمایا عشور یہود و نصاریٰ پر ہین مسلمانوں پر نہین فَدَلَّ هٰذَا عَلٰى أَنَّ الْعُشْرَ الَّذِي لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْمَأْخُوذُ مِنَ الْيَهُودِ وَ
النَّصَارٰى هُوَ خِلَافُ الزَّكٰوةِ لِأَنَّ مَا يُؤْخَذُ مِنَ النَّصَارٰى وَالْيَهُودِ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ حَقٌّ لِلْمُسْلِمِينَ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ كَالْجِزْيَةِ
الْوَاجِبَةِ لَهُمْ عَلَيْهِمْ وَالزَّكٰوةُ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ لِأَنَّهَا إِنَّمَا تُؤْخَذُ لِمَا يَتَقَرَّبُ بِهَا وَهُوَ مُثَابٌ عَلٰى أَدَائِهَا وَالنَّيْرُ دُوْ النَّصَارٰى

لیس ما یؤخذ منهم من العشر طهارة لهم ولا هم مثابون علیه فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یؤخذ منهم مما لا ثواب لهم علیه واقر ذلك على اليهود والنصارى ترجمہ اس حدیث سے یہی معلوم ہوا کہ عشر یہود نصاری پر ہے مسلمانوں پر نہین اور کہ وہ خلاف زکوۃ ہے کیونکہ جو عشر یہود نصاری سے لیا ہے اور جزیہ کی طرح اون پر واجب الادا ہے اور وہ مسلمانوں کا حق ہے اور زکوۃ اوس کے برخلاف ہے کیونکہ وہ صاحب مال سے تطہیر مال کیلئے لی جاتی ہے اور صاحب مال اوس کے ادا کرنے پر مثاب و ماجور ہے بخلاف یہود نصاری کے کہ ادائے عشر سے نہ اون کے مال کی تطہیر مقصود ہے اور نہ وہ اوس پر مثاب و ماجور ہے ہین اس لئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کے اوپر سے وہ شئی اوٹھادی جس مین اجر و ثواب نہین اور یہود نصاری پر مقرر کی حدثنا ابو بكرة و ابراهيم بن مرزوق قالا ثنا ابو عامر قال ثنا ابن ابي ذئب عن عبد الرحمن بن مهران ان عمر بن عبد العزيز كتب الى ايوب بن شرحبيل ان خذ من المسلمين من كل اربعين دينارا دينارا ومن اهل الكتاب من كل عشرين دينارا دينارا اذا كانوا يديرونها ثم لا تأخذ منهم شيئا حتى رأس الحول فاني سمعت ذلك ممن سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ذلك ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ اور ابن مرزوق نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین عبد الرحمن بن مہران سے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے ایوب بن شرجیل کو لکھا کہ مسلمانون سے فی چالیس دینار ایک ایک دینار اور اہل کتاب سے فی بیس دینار ایک ایک دینار سالانہ لیا کر و بشرطیکہ وہ خود ادا کر دین پہر سال بہر تک اون سے کچھہ نہ لیجیو کیونکہ مین نے اون لوگون سے جنہون نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی ایسا ہی سنا ہے ففي هذا الحديث امر رسول الله صلى الله عليه وسلم المصدقين ان يأخذوا من اموال المسلمين ما ذكرنا ومن اموال اهل الذمة ما وصفنا وقد روي عن عمر بن الخطاب ما قد وافق هذا ترجمہ پس اس حدیث مین یہی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون سے زکوۃ لینے اور اہل کتاب سے عشر لینے کا حکم فرمایا ایسا ہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ سے بھی روایت کیا گیا ہے حدثنا ابو بشر الرقي قال ثنا معاذ بن معاذ العنبري عن ابن عون عن انس بن سيرين قال ارسل الي انس بن مالك فابطأت عليه ثم ارسل الي فاتيته فقال ان كنت ارى اني لو امرتك ان تعض على حجر كذا وكذا ابتغاء مرضاتي لفعلت اخترت لك عملا فكرهته او اكتب لك سنة عمر قال قلت اكتب لي سنة عمر قال فكتب خذ من المسلمين من كل اربعين درهما درهما ومن اهل الذمة من كل عشرين درهما درهما وممن لا ذمة له من كل عشرة دراهم درهما قال قلت من لا ذمة له قال الروم كانوا يقدمون من الشام ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معاذ بن معاذ العنبری نے وہ روایت کرتے ہین ابن عون سے وہ انس بن سیرین سے کہا انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ نے میرے پاس آدمی بہیجا مجھے کچھہ دیر ہوئی تو دوبارہ آدمی آیا جب مین آیا تو اونہون نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ اگر مین تم سے کہون کہ پتھر منہ سے چباؤ تو چبانے لگو گے اس لئے مین نے چاہا تہا کہ مین تم کو کسی کام پر مقرر کردون سو تم نے پسند نہین کیا اسلئے اگر کہو تو مین تمہین سنت عمر رضہ لکہدون مین نے کہا ہان لکہہ دیجئے کہا حضرت عمر فاروق رضہ نے لکہا کہ مسلمانون سے فی چالیس درہم ایک ایک درہم اور ذمیون سے فی بیس درہم ایک ایک درہم اور غیر ذمیون سے فی دس درہم ایک ایک درہم لیا کرو مین نے پوچہا غیر ذمی کون لوگ ہین کہا رومی لوگ جو شام سے اس طرف آتے ہین فلما فعل عمر هذا بحضرة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ينكره عليه منهم احد كان ذلك حجة واجماعا منهم عليه فهذا وجه هذا الباب من طريق الآثار واما وجهه من طريق النظر فانا قد رايناهم لا يختلفون ان للامام ان يبعث الى ارباب المواشي السائمة حتى يأخذ منهم صدقة مواشيهم اذا وجبت فيها الصدقة وكذلك

تفعل فی ثمارھم ثم یضع ذلک فی مواضع الزکوات علی ما امرہ بہ عزوجل لا یابی ذلک احد من المسلمین فالنظر علی ذلک ان یکون نقیۃ الاموال ان الذھب والفضۃ واموال التجارات کذلک فاما معنی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المسلمین عشور انما العشور علی الیھود والنصاری فعلی ما قد فسرتہ فیما تقدم من ھذا الباب وقد سمعت ابا بکرۃ یحکی ذلک عن ابی عمر الضریر وھذا کلہ قول ابی حنیفۃ رح وابی یوسف رح ومحمد رح وقد روی عن یحیی بن آدم فی تفسیر قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المسلمین عشور انما العشور علی الیھود والنصاری معنی غیر المعنی الذی ذکرنا وذلک انہ قال ان المسلمین لا یجب علیھم مرورھم بالعاشر فی اموالھم ما لم یکن واجبا علیھم لو لم یمروا بھا علیہ لان علیھم الزکوۃ علی ای حال کانوا علیھا والیھود والنصاری لو لم یمروا باموالھم علی العاشر لم یجب علیھم فیھا شیء فالذی رفع عن المسلمین ھو الذی یوجبہ المرور بالمال علی العاشر ولم یرفع ذلک عن الیھود والنصاری

ترجمہ پس جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ نے بمحضر اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم لکھا اور کسی نے ان کا انکار نہیں کیا تو یہ اجماع اور حجت ہوا پس خلیفہ کو جو عشر لینے کا حق ہے وہ یہی عشر ہے جو غیر مسلمون پر مقرر کیا گیا ہے یہ بیان ہے اس باب کا بطریق آثار کے اور اوس کا بیان بطریق نظر وقیاس کے سو ہم دیکھتے ہیں کہ اس امر میں کسی کو اختلاف نہیں کہ خلیفہ کو حق ہے کہ وہ باہر چرنے والے مویشی والونکے پاس عامل بھیجکر مویشی کی زکوۃ وصول کرے جبکہ زکوۃ اون پر واجب الادا ہو اسیطرح اثمار کی زکوۃ وصول کرنے کے لیے بھی عامل بھیج سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالے فرمائے اور کسی مسلمان کو حق نہیں کہ اس زکوۃ سے انکار کرے پس اس قیاس پر باقی مال تجارت کو بھی سمجھنا چاہیئے خواہ نقدی ہو یا جنس اب رہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول لیس علی المسلمین عشور کے معنے سو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں (کہ عشر مسلمانون پر نہیں بلکہ اہل کتاب پر ہے) چنانچہ میں نے اپنے شیخ ابوبکرہ کو بیان کرتے سنا کہ ابو عمر بھی یہی کہتے تھے کہ عشر مسلمانون پر نہیں بلکہ غیر مسلمون پر ہے یہی امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے یحیے بن آدم رح سے بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قول لیس علی المسلمین عشور کے ایک اور معنے روایت کئے گئے ہین وہ یہ کہ مسلمان اگر عاشر (عشر لینے والے) کے پاس سے گذرین تب بھی اون پر عشر واجب نہیں ہوتا کیونکہ اون پر بہرحال زکوۃ واجب ہے اسیطرح اہل یہود ونصاری اگر عاشر کے پاس سے اپنا مال لیکر نگذرین تو اون پر بھی عشر واجب نہیں ورنہ واجب ہے لہذا عشر عاشر کے پاس سے گذرنے سے واجب ہوتا ہے تو جو چیز عاشر کے پاس سے گذرنے سے واجب ہوتی ہے مسلمانون سے اوٹھا دیگئی اور اہل کتاب سے نہیں ۔

باب ذوات العوار ھل توخذ فی صدقات المواشی ام لا

کیا عیب دار جانور زکوۃ میں لینا جائز ہے یا نہیں ۔

حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا یعقوب بن حمید بن کاسب قال ثنا ابن عیینۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم مصدقا فی اول الاسلام فقال خذ الشارف والبکر وذوات العیب ولا تاخذ حزرات الناس قال ھشام اری ذلک لیستالفھم ثم جرت السنۃ بعد ذلک ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید بن کاسب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرمایا ابتدا اسلام مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک مصدق (صدقہ وصول کرنے والے) کو بھیجا تو اوس سے فرمایا کہ مسنین بھی جوان اور عیبدار عیبدار جانور سب لیلو

اور چلنے ہوئے جانور مت لو ہشام بیان کرتے ہین کہ مین خیال کرتا ہون کہ یہ آپنے ابتدای اسلام مین تالیف کے لئے فرمایا تھا پھر بعد مین
۵۲ بھی یہی سنت جاری ہوئی **حدثنا** احمد بن داود قال ثنا یعقوب قال ثنا وکیع عن هشام عن ابیه عن النبی صلی الله
علیه وسلم نحوه **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
وکیع نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **قال** ابو جعفر فذهب
قوم الی تقلید هذا الخبر وقالوا هكذا ينبغي للمصدق ان ياخذ **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا لا ياخذ في الصدقة
ذات عيب وانما ياخذ عدلا من المال

بیان المسئلة

امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسی طرف گیا ہی اور کہا ہی کہ مصدق کو اسی طرح بڑا عیب دار ہر قسم کا جانور سے لینا چاہیے
اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا اور فرمایا ہے کہ مصدق کو بڑا یا بڑا عیب دار جانور نہین لینا چاہیے بلکہ متوسط درجہ کا نہ ادنیٰ ہو نہ اعلےٰ **واحتجوا**
في ذلك بما حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا محمد بن عبد الله الانصاري قال حدثني ابي عن ثمامة بن عبد الله عن
انس ان ابا بكر الصديق رض لما استخلف وجه انس بن مالك رض الى البحرين فكتب له هذا الكتاب هذه فريضة الصدقة
التي فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين التي امر الله عز وجل بها رسوله صلى الله عليه وسلم فمن سئلها
من المؤمنين على وجهها فليعطها ومن سأل فوقها فلا يعطه فذكر فرائض الصدقة وقال لا يؤخذ في الصدقة هرمة
ولا ذات عوار ولا تيس الغنم **ترجمہ** باقی اہل علم نے اس حدیث سے اختلاف کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ الانصاری نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میری والد نے وہ روایت کرتے ہین ثمامہ بن عبد اللہ
سے وہ انس رض سے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رض خلیفہ کئے گئے تو آپنے انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بحرین کا عامل بنا کر بھیجا
تو زکوۃ کے متعلق کے آپنے اونہین لکھکر دیا کہ یہہ یعنی زکوۃ ایک فریضہ ہی فرائض اسلام سے جس کا اللہ عز وجل نے اپنے رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا سو یہہ آپنے زکوۃ مسلمانون پر فرض کی یعنے انواع واقسام اموال سے اوس کی مقدارین معین مقرر فرمادین
کہ ہر قسم کے مال کی کتنی زکوۃ دینی چاہئے سو جو مصدق اسی طریقہ کے ساتھ مسلمانون سے زکوۃ مانگے تو اونہین چاہیئے کہ اوس کے حوالہ کردیں
اور جو اوس سے زیادہ مانگے تو اونہین چاہیئے کہ زکوۃ اوس کے حوالہ نکرین اسکے بعد آپنے مقادیر زکوۃ بیان کرتے ہوئے یہہ بھی لکھا کہ زکوۃ مین بڈھا
۵۳ جانور نہ لیا جائے نہ عیب دار جانور لیا جائے اور نہ بکرا لیا جائے (یعنے جبکہ ریوڑ مین بکریاں ہی بکریاں ہون) **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا
الحكم بن موسى قال ثنا يحيى بن حمزة قال ثنا سليمان بن داود قال حدثني الزهري عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه
عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب كتابا الى اهل اليمن فيه الفرائض والسنن فكتب فيه لا يؤخذ في الصدقة
هرمة ولا ذات عوار ولا تيس الغنم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حکم بن موسیٰ نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن داود نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے زہری نے وہ روایت کرتے
ہیں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ اپنے والد سے وہ اونکے جد سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو فرائض زکوۃ (یعنے
مقادیر زکوۃ) لکھکر بھیجے تو اوس مین یہہ بھی تحریر فرمایا کہ زکوۃ مین بڈھا عیب دار جانور اور بکرا نہ لیا جائے **فهذا** كانت كتب رسول الله
صلى الله عليه وسلم وابي بكر رض وعمر رض تجري من بعده وكتب علي رض بعد ذلك فدل ما ذكرنا على نسخ ما في حديث عائشة
الذي ذكرنا بذكره في هذا الباب وفيه ايضا ما يدل على تقدمه ما روينا بعده وهو قول عائشة رض ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان يبعث مصدقا في صدر الاسلام فامره بذلك ونسخ ذلك بما ذكرنا في كتاب عمرو بن حزم وهذا

كُلِّهٖ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ ترجمہ پس صدقات کے متعلق یہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
اور ابوبکر صدیق رضہ کی تحریر تھی جس پر آپ کا عملدرآمد ہوا پھر خلفاء ثلثہ کے بعد حضرت علی رضہ نے یہی تحریر کیا پس معلوم ہوا کہ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی وہ حدیث جو شروع باب میں بیان کی گئی منسوخ ہے کیونکہ اوس پر عملدرآمد ابتداء اسلام میں کیا
گیا تھا وبس چنانچہ خود حضرت عائشہ صدیقہ رضہ نے بیان کیا ہے کہ ابتداء اسلام میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا الخ
اور یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ زَكٰوةِ مَا یَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ

زمین سے جو کچھ پیدا وار ہوتی ہے اس کی زکوٰۃ یعنی عشر کا بیان

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ۵۱
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ
وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن یحییٰ المازنی نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے
کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ وسق پانچ ذود اور پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ ۵۲
قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے وہ روایت کرتے ہین یحییٰ بن سعید سے وہ
عمرو بن یحییٰ سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ ۵۳
اَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن
ہارون نے کہا خبر دی مجھکو یحییٰ بن سعید نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن یحییٰ سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی
حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ وَمَالِكٌ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّ ۵۴
عَمْرَو بْنَ يَحْيَى حَدَّثَهُمْ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی
مجھکو یحییٰ بن عبداللہ بن سالم مالک سفیان ثوری اور عبداللہ بن عمر نے کہ ان چاروں سے حدیث بیان کی عمرو بن یحییٰ نے
اپنی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ۵۵
قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے محمد بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن القاسم نے وہ
روایت کرتے ہین عمرو بن یحییٰ سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ۵۶
قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابوحذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین اسمٰعیل بن امیہ سے وہ محمد بن یحییٰ بن حبان سے وہ یحییٰ بن عمارہ سے
وہ ابوسعید الخدری رضہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ ۵۷

اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ
روایت کرتے ہیں محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ المازنی سے وہ اپنے والد سے وہ ابو سعید خدری رض سے وہ رسول
۵۸ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
مُسْلِمٍ قَالَ اَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَدَقَةَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ
الزَّرْعِ اَوِ الْكَرْمِ حَتّٰى يَكُوْنَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَلَا فِي الرِّقَّةِ حَتّٰى تَبْلُغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن مسلم نے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن دینار نے وہ روایت کرتے
ہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاشتکاری کی کسی چیز میں سے اور انگور میں سے
۵۹ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ
جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو الزبیر سے
۶۰ وہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَّلَا خَمْسِ اَوَاقٍ وَلَا خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ
صَدَقَةٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن موسیٰ الاشیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
شیبان بن عبدالرحمٰن نے وہ روایت کرتے ہیں لیث بن ابی سلیم سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول
۶۱ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ اونٹوں سے پانچ اوقیہ اور پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا
اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا لَيْثٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابو معمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالوارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق
۶۲ کے بیان کی حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض نَحْوَهٗ وَلَمْ
يَرْفَعْهُ ترجمہ حدیث بیان ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن کثیر نے وہ روایت کرتے ہیں اوزاعی سے وہ ایوب بن موسیٰ
۶۳ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رض سے مثل حدیث سابق کے مگر حدیث مرفوع نہیں کی حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ
حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمٰن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم بن حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک نے
وہ روایت کرتے ہیں معمر سے وہ سہیل بن ابی صالح سے وہ ابو ہریرہ رض سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔
۶۴ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ
اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيْهِ
الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ فَكَتَبَ فِيْهِ مَا سَقَتِ السَّمَاءُ اَوْ كَانَ سَيْحًا اَوْ بَعْلًا فَفِيْهِ الْعُشْرُ اِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَمَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ اَوْ بِالدَّالِيَةِ
فَفِيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ اِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حکم بن موسیٰ نے

کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن داؤد سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے زہری نے وہ روایت کرتے
ہیں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے جد سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو فرائض وسنن
زکوٰۃ لکھا بھیجے اس میں آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ جن چیزوں کی پیداوار آسمان کے پانی سے ہو یا آب جاری سے یا قریب کے پانی کی ان میں
پورا عشر ہے جبکہ وہ پانچ وسق کی مقدار کو پہنچیں اور جن کی پیداوار چرسے کے ذریعہ ہو ان میں نصف عشر ہے جبکہ وہ پانچ وسق کی مقدار
کو پہنچیں۔ **قَالَ** اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا لَا تَجِبُ الصَّدَقَةُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ
وَالزَّبِيْبِ حَتّٰى يَكُوْنَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَكَذٰلِكَ كُلُّ شَيْءٍ مِمَّا تُخْرِجُ الْاَرْضُ مِثْلُ الْحِمَّصِ وَالْعَدَسِ وَالْمَاشِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ فِيْ
شَيْءٍ مِنْهُ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذَا الْمِقْدَارَ اَيْضًا **وَمِمَّنْ** ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْيُوْسُفَ رح وَمُحَمَّدٌ رح وَاَهْلُ الْمَدِيْنَةِ **وَخَالَفَهُمْ**
فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَاَوْجَبُوا الصَّدَقَةَ فِيْ قَلِيْلِ ذٰلِكَ وَكَثِيْرِهٖ

بیان المسئلۃ

امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ ایک گروہ انہیں آثار کیطرف گیا ہے اور کہا ہے کہ گندم۔ جو کھجور اور زبیب میں پانچ وسق سے کم
میں زکوٰۃ واجب نہیں یہی حکم ہر ایک اس چیز کا ہے جس کی پیداوار زمین سے ہوتی ہے مثلاً چنا مسور ماش وغیرہ بس یہ تمام چیزیں
جبتک پانچ وسق کی مقدار کو نہ پہنچیں تو ان میں سے کسی میں زکوٰۃ واجب نہیں چنانچہ امام ابویوسف رح امام محمد رح اور اہل مدینہ اسی
طرف گئے ہیں اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ان چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہے خواہ یہ چیزیں قلیل ہوں یا کثیر۔
وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَاصِمُ بْنُ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ ۱۵
اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرَ وَمِمَّا
سُقِيَ بِالدَّوَالِيْ نِصْفَ الْعُشْرِ **ترجمہ** اونہوں نے احتجاج ان حدیثوں سے کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عاصم بن ابی النجود نے وہ روایت کرتے ہیں ابووائل
سے وہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا مجھے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن کا عامل بنا کر بھیجا تو آپ نے مجھے حکم کیا
کہ جس چیز کی آسمان کے پانی سے پیداوار ہو اوس سے پورا عشر لو اور جس کی پیداوار زمین کو پانی پلانے سے ہو اوس سے نصف عشر ہے۔
حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث ۱۶
بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالحمید بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے
پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ۱۷
قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشُوْرُ وَ
فِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشُوْرِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبدالرحمن بن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے
چچا عبداللہ بن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے کہا رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کی پیداوار آسمان کے پانی سے ہو اوس میں پورا عشر ہے اور جس کی پیداوار اونٹنی کے ذریعہ
پانی پلاکر ہو اوس میں سے نصف عشر **حَدَّثَنَا** الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ ۱۸
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ فِيْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا
يُسْقٰى بِالسَّمَاءِ الْعُشُوْرَ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالنَّاضِحِ نِصْفَ الْعُشُوْرِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابوالاسود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن ابی حبیب سے وہ ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے

جن چیزوں پیداوار نہر کے پانی ہو یا چشموں کے پانی سے یا کیاریوں کے پانی یا آسمان کے پانی سے ان سب میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ
۵۱۹ وسلم نے پورا عشر مقرر کیا اور جن کی پیداوار اونٹوں کے ذریعہ پانی پلانے سی ہو اون میں نصف عشر **حدثنا** يزيد بن سنان قال
ثنا سعيد بن ابي مريم قال انا عبد الله بن وهب قال حدثني يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا
خبر دی ہمکو عبداللہ بن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھسے یونس بن یزید نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے
۵۲۰ وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** يزيد بن سنان قال ثنا ابن ابي مريم قال ثنا ابن لهيعة
عن يزيد بن ابي حبيب عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله **ترجمہ** یہ حدیث بیان
کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہین یزید
۵۲۱ بن ابی حبیب سے وہ ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔ **حدثنا** يونس
قال ثنا ابن وهب قال حدثني عمرو بن الحارث ان ابا الزبير حدثه انه سمع جابر بن عبد الله يذكر عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم انه قال فيما سقت الانهار والغيم العشور وفيما سقي بالسانية نصف العشور **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عمرو بن الحارث نے اون سے حدیث بیان کی ابوالزبیر نے اونہوں نے سنی جابر
بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ روایت کرتے ہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جن چیزوں کی پیداوار نہر
اور بارش کے پانی سے ہو اون مین پورا عشر اور جن کی پیداوار اونٹنی کے ذریعہ پانی پلانے سی ہو اون مین نصف عشر ہے **قال** ابوجعفر
ففي هذه الآثار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جعل فيما سقت السماء ما ذكر فيها ولم يقدر في ذلك مقدارا ففي ذلك
ما يدل على وجوب الزكوة في كل ما خرج من الارض قل او كثر **فان** قال قائل ممن يذهب الى قول اهل المدينة ان هذه
الآثار التي رويتها في هذا الفصل غير مضادة للآثار التي رويتها في الفصل الاول لان الاولى مفسرة وهذه مجملة فالمفسر
من ذلك اولى من المجمل **قيل** له هذا محال لان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبر في هذه الآثار ان ذلك الواجب من
العشر ونصف العشر فيما تسقي بالانهار او بالعيون او بالرشاء او بالدالية فكان وجه الكلام على كل ما خرج مما سقي بذلك
وقد رويتم انتم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه رد ماعزا عندما جاء فاقر عنده بالزناء اربع مرات ثم رجمه
بعد ذلك ورويتم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لانيس اغد على امرأة هذا فان اعترفت فارجمها فجعلتم هذا
دليلا على ان الاعتبار بالاقرار بالزناء مرة واحدة لان ذلك ظاهر قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فان اعترفت فارجمها
ولم تجعلوا حديث ماعز المفسر قاضيا على حديث انيس المجمل فيكون الاعتراف المذكور في حديث انيس المجمل هو الاعتراف
المذكور في حديث ماعز المفسر فاذا كنتم قد فعلتموه هذا فيما ذكرنا فما تنكرون على من فعل في احاديث الزكوات ما وصفنا
بل حديث انيس اولى ان يكون معطوفا على حديث ماعز لانه ذكر فيه الاعتراف واقراره مرة واحدة ليس هو عذرا فالاقرار
الذي يوجب الحد عليه في قول مخالفكم وحديث معاذ وابن عمر وجابر في الزكوة انما فيه ذكر ما يجب فيما سقي بكذا او
فيما سقي بكذا فذلك اولى ان يكون مضادا لما فيه ذكر الاوساق من حديث ماعز **وقد** حمل حديث معاذ وجابر
وابن عمر رض على ما ذكرنا وذهب من معناه الى ما وصفنا ابراهيم النخعي ومجاهد **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ
ان آثار مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اون چیزوں کے درمیان جن کی پیداوار اسمان کے پانی سے ہو ایک عشر مقرر کیا

اور مقدار کچھہ مقرر نہین کی تو یہہ دلالت رکہتا ہے کہ زمین کی پیداوار قلیل اور کثیر دونون مین زکوۃ یعنے عشر واجب ہے اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ یہہ آثار اگلے آثار سی کچھہ اختلاف نہیں رکہتی کیونکہ یہہ آثار مجمل واقع ہوے ہین اور وہ آثار ان کی تفسیر تو اس کا جواب دیا جائیگا کہ نا ممکن ہے کہ یہہ آثار مجمل واقع ہوئے ہون کیونکہ ان آثار مین مطلقا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ان تمام چیزون مین جن کی پیداوار نہرون چشمون کے پانی اور بارشون کے ذریعہ پانی پہنچانے سی ہو ایک عشر یا نصف عشر مقرر فرمایا پس بنائے کلام زمین کی مطلق پیداوار پر ہوئی قلیل ہو یا کثیر اس کے علاوہ قائلین قول اوّل رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ ماعز رض نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر چار دفعہ زنا کا اقرار کیا اور پہلے تو آپ نے اونہین لوٹا دیا اور پہر رجم کیا یہہ ہی قائلین قول روایت کرتے ہین کہ انیس کے لئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل صبح اہنیں اس عورت کے پاس لیجانا اگر وہ اعتراف کرے تو دونون کو رجم کر دینا پس قائلین قول اول حدیث انیس کو اس امر کی دلیل ٹہراتے ہین کہ زنا کا صرف ایک دفعہ اقرار کر لینا وجوب حد کے لئے کافی ہے جیسا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قول فان اعترفت فارجمہا کہ اگر وہ بہی اعتراف کرے تو اس کو بہی رجم کر دینا سے ظاہر ہے حالانکہ حدیث انیس رض مجمل واقع ہوئی ہے اور حدیث ماعز رض اوس کی تفسیر لہذا حدیث انیس رض مین جو اعتراف مذکور ہے وہ اعتراف ہی جس کا حدیث ماعز مین ذکر ہوا اور وہ چار دفعہ اقرار کرنا ہے اور صرف ایک دفعہ اقرار کرنا وجوب حد کیلئے ہمارے لئے ناکافی اور غیر معتبر ہے پس جس طرح قائلین قول اوّل کے نزدیک حدیث ماعز حدیث انس رض تفسیر واقع نہین ہوئی بلکہ دونوں حدیثین اون کے نزدیک ایک دوسری سے تضاد و تخالف رکہتی ہین تو اب چاہیئے کہ اون کے نزدیک حدیث ماعز اور حدیث انیس رض کی نسبت حدیث معاذ رض حدیث ابن عمر رض اور حدیث جابر رض اس باب کی اگلی حدیثون سے جن مین اوساق کا ذکر ہے بدرجہ اولی تضاد و تخالف رکہین کیونکہ حدیث معاذ رض حدیث ابن عمر رض اور حدیث جابر رض مین صرف اسی امر کا ذکر ہے کہ جن چیزون کی پیداوار آسمان کے اور نہرون اور چشمون کے پانی سے ہی اور ان مین قدر واجب ایک عشر ہے اور جن چیزونکی پیداوار چرسون وغیرہ کے ذریعہ پانی پہچانے سی ہو اون مین قدر واجب نصف عشر ہے بہرکیف حدیث معاذ رض حدیث جابر رض اور حدیث ابن عمر رض ہمارے نزدیک اسی معنے پر محمول ہین جس کا ہم نے اوپر بیان کیا اسی معنے کیطرف امام نخعی اور مجاہد رحمہما ہی گئے ہین حدثنا فہد قال ثنا محمد بن سعید الاصبہانی قال انا شریک عن منصور عن ابراہیم قال فی کل شیء اخرجت الارض الصدقۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید بن الاصبہانی نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے وہ ابراہیم سے فرمایا زمین کی کل پیداوار مین صدقہ واجب ہے ٥٢٢

حدثنا محمد بن حمید قال ثنا علی بن معبد قال ثنا موسی بن اعین عن خصیف عن مجاہد قال سالتہ عن زکوۃ الطعام فقال فیما قل منہ او کثر العشر و نصف العشر والنظر الصحیح انہا یدل علی ذلک وذلک انا رأینا الزکوات تجب فی الاموال والمواشی فی مقدار منہا معلوم بعد وقت معلوم وہو الحول فکانت تلک الاشیاء تجب بمقدار معلوم و وقت معلوم ثم رأینا ما تخرج الارض یوخذ منہ الزکوۃ فی وقت ما تخرج ولا ینتظر بہ وقت فلما سقط ان یکون لہ وقت یجب فیہ الزکوۃ بحلولہ سقط ان یکون لہ مقدار یجب الزکوۃ فیہ ببلوغہ فیکون حکم المقدار والمیقات فی ہذا سواء اذا سقط احدہما سقط الآخر کما کانا فی الاموال التی ذکرنا سواء لما ثبت احدہما ثبت الآخر فہذا ہو النظر وہو قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ تعالی ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسی بن اعین نے وہ روایت کرتے ہیں خصیف سی وہ مجاہد سے کہا میں نے اون سی یعنے (مجاہد رح) سے پوچہا کہ کہانے پینے کی چیزون مین زکوۃ واجب ہے فرمایا ہان قلیل ہون یا کثیر اون مین ایک عشر یا نصف عشر واجب ہے۔ ٥٢٣

اب رہا نظر وقیاس سو وہ بھی اس کی تائید کرتا ہے کہ مطلقاً ان چیزون مین زکوٰۃ واجب ہو خواہ یہہ چیزین قلیل ہون یا کثیر کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ دیگر اموال اور مویشی وغیرہ مین جسطرح نصاب مقرر ہے اسیطرح وقت بھی اور وہ ہن وسال ہے کہ جبان کے نصاب پر پورا ایک برس گذرجاتا ہی تو اوس کی زکوٰۃ واجب الادا ہوتی ہے اور زمین کی پیداوار پر سن وسال کے گذرنے کا انتظار نہین کیا جاتا بلکہ جب پیداوار طیار ہوتی ہے تب ہی اس کی زکوٰۃ وصول کرلی جاتی ہے پس ان چیزون من ادائے زکوٰۃ کے لیئے کوی وقت خاص مقرر نہین کیا گیا تو نظر وقیاس چاہتا ہے کہ جس طرح زمین کی پیداوار سے تعین وقت ساقط ہوئی اسی طرح تعین نصاب بھی ساقط ہو تاکہ نصاب ووقت کا حکم یکسان ہو یعنے ایک کے ساقط ہونے سی دوسرا بھی ساقط ہو اور ایک کے ثبوت سی دوسرا بھی ثابت ہو جیسا کہ دیگر اموال اور مویشی مین وقت ونصاب دونون ثابت ہین یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق نظر وقیاس کے یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْخَرْصِ

زکوٰۃ کے لیئے زمین کی پیداوار زمین اندازہ کرنیکا بیان

۵۱ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَتِ الْمَزَارِعُ تُكْرَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنَّ لِرَبِّ الْأَرْضِ مَا عَلَى السَّاقِي مِنَ الزَّرْعِ وَطَائِفَةً مِنَ التِّبْنِ لَا أَدْرِي كَمْ هُوَ قَالَ نَافِعٌ فَجَاءَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ وَأَنَا مَعَهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى خَيْبَرَ يَهُودَ عَلَى أَنَّهُمْ يَعْمَلُونَهَا وَيَزْرَعُونَهَا عَلَى أَنَّ لَهُمْ نِصْفَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ عَلَى أَنْ نُقِرَّكُمْ فِيهَا مَا بَدَا لَنَا قَالَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَصَاحُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَرْصِهِ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ أَنْتُمْ بِالْخِيَارِ إِنْ شِئْتُمْ فَهِيَ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَهِيَ لَنَا نَخْرُصُهَا وَنُؤَدِّي إِلَيْكُمْ نِصْفَهَا فَقَالُوا بِهَذَا قَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر الحنفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن نافع نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین زمینین کرایہ پر دی جاتی تہین اس اجرت پر کہ جتنا کہیتی سے پانی پلانے والے کو ملتا اوتنا ہی مالک زمین کو بھی اور کچہہ بہوسہ بھی ہمین ملتا تہا لیکن مجھے معلوم نہین کہ وہ کس قدر ہوتا تہا نافع بیان کرتے ہین کہ اسی اثنا مین رافع بن خدیج آگئے اور مین (اپنے والد) عبداللہ بن عمر کے ساتہہ تہا رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر یہود کو اس شرط پر دیدیا کہ وہ اوس مین کہیتی باڑی کرین اور کہیتی اور پہل وغیرہ کی جس قدر پیداوار ہو نصف اون کے لیئے ہے اور کہ اوس کا اندازہ وتخمینہ ہم خود کرین گے چنانچہ عبداللہ بن رواحہ نے اوس کا تخمینہ کیا تو یہود رسول مقبول اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین چلاتے ہوئے آئے عبداللہ بن رواحہ نے اون سے کہا یہہ پیداوار تم چاہو تو لیلو اور اگر چاہو تو ہمین دیدو ہم نے جو کچہہ اندازہ کیا ہی اس کا نصف تمہین ادا کردینگے تو اونہون نے کہا اسی پر آسمان وزمین قائم ہین

۵۲ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوْنٍ الزِّيَادِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاءَ اللهُ خَيْبَرَ فَأَقَرَّهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانُوا وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ أَنْتُمْ أَبْغَضُ الْخَلْقِ إِلَيَّ قَتَلْتُمْ أَنْبِيَاءَ اللهِ وَكَذَبْتُمْ عَلَى اللهِ وَلَيْسَ يَحْمِلُنِي بُغْضِي إِيَّاكُمْ أَنْ أَحِيفَ عَلَيْكُمْ قَدْ خَرَصْتُ عَلَيْكُمْ بِعِشْرِينَ أَلْفَ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ فَإِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَلِي **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعون الزیادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے

ابراہیم بن طہمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالزبیر نے وہ روایت کرتے ہین جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سی فرمایا جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو خیبر مین ملا تو آپ نے اوسے یہود کے پاس ہی رہنے دیا کیونکہ وہ پہلے سی اونہین کے پاس تہا اور اس کی پیداوار نصف اون کے لئی مقرر کی نصف اپنے لئی بعد ازان عبداللہ بن رواحہ کو اوس کی پیداوار کا اندازہ کرنے کے لئی بہیجا تو اونہون نے کہا اے معاشر یہود تم میرے نزدیک ابغض خلق ہو کیونکہ تم نے اللہ تعالےٰ کی تکذیب کی ہی اور اس کے انبیاء کو قتل کیا ہے لیکن میرا یہ بغض مجہے اس امر پر آمادہ نہین کرسکتا کہ مین تم پر کسی قسم کا ظلم کرنا روا رکہون مین نے ان تمام کہورون کا اندازہ بیس ہزار وسق کیا ہے سوچاہے تم رکہلو چاہے مجہے دیدو۔ بحساب اہل حجاز وسق تقریبا پونے چار من کا ہوتا ہے حدثنا احمد بن داؤد قال ۵۳
ثنا ابراھیم بن المنذر قال ثنا عبد اللہ بن نافع قال ثنا محمد بن صالح عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب عن عتاب بن اسید ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امرہ ان یخرص العنب زبیبا کما یخرص الرطب ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن المنذر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن نافع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن صالح نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ سعید بن المسیب سے وہ عتاب بن اسید سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ وہ انگورون کا اندازہ کرین جس طرح کہورون کا کیا کرتے ہین قال ابوجعفر فذھب قوم ان الثمرۃ التی تجب فیھا العشر ھکذا حکمھا تخرص وھی رطب تمرا فیعلم مقدارھا فتسلم الی ربھا ویملک بذلک حق اللہ تعالی فیھا ویکون علیہ مثلھا مکیلۃ ذلک تمرا وکذلک یفعل بالعنب واحتجوا فی ذلک بھذہ الآثار وخالفھم فی ذلک آخرون فکرھوا ذلک وقالوا لیس فی شیٔ من ھذہ الآثار ان الثمرۃ کانت رطبا فی وقت ما خرصت فی حدیث ابن عمر رض وجابر رض وکیف یجوز ان تکون کانت رطبا حینئذ فیجعل لصاحبھا حق اللہ فیھا مکیلۃ ذلک تمرا ان یکون علیہ نسیئۃ وقد نہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن بیع الثمر فی رؤس النخل بالتمر کیلا ونھی عن بیع الرطب بالتمر نسیئۃ وجاءت بذلک عنہ الآثار المرویۃ الصحیحۃ قد ذکرنا ذلک فی غیر ھذا الموضع من کتابنا ھذا ولم یکن لنا عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ذلک شیئا فلیس وجہ ما رویناہ فی الخرص عندنا علی ما ذکرتم ولکن وجہ ذلک عندنا واللہ اعلم انہ انما ارید بخرص ابن رواحۃ لیعلم بہ مقدارھا فی ایدی کل قوم من الثمار فیؤخذ مثلہ بقدرہ فی وقت الصرام لا انھم یملکون منہ شیئا مما یجب للہ فیہ ببدل لا یزول ذلک البدل عنھم وکیف یجوز ذلک وقد یجوز ان تصیب بعد ذلک آفۃ فتتلفھا او نار فتحرقھا فتکون ما یؤخذ من صاحبھا بدلا من حق اللہ تعالی فیھا ماخوذا منہ بدلا مما لم یسلم لہ ولکنہ انما ارید بذلک الخرص ما ذکرنا وکذلک فی حدیث عتاب بن اسید فھو علی ما وصفنا من ذلک ایضا۔

بیان المسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ جن پہلو نمین عشر واجب ہے اون کا یہی حکم ہے کہ جب وہ پکنے پر آئین تو انکا اندازہ تر کہورون سے کر لیا جائے پہر اندازہ کر کے اسکے مالک کے حوالہ کر دی جائین اور اس اندازہ کے مطابق اس مقدار کی ملکیت جو حق اللہ ہے اس پر ثابت کر دی جائے کہ جب وہ درخت سی اوتاری جائینگے تو مالک وزن کر کے اوسقدر پہلی دا کر دیگا جس کی ملکیت اندازہ کر کے اوس پر ثابت کر دیگئی چنانچہ انگور وغیرہ میوون مین ایسا ہی کیا جائے حاصل یہہ کہ اندازہ کرنے کے بعد مقدار واجب الادا مالک پر قرض رہتا ہے اور احتجاج انہین آثار سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ صرف اندازہ کے ذریعہ ملکیت ثابت کرنا مکروہ ہے اور اون آثار کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ حدیث ابن عمر رض اور حدیث جابر رض مین جو اندازہ

کرنے کا ذکر ہے اوس سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ یہہ اندازہ اوس وقت کیا گیا تہا کہ کہجورین تر تہین پر ہم کہتے ہین کہ یہہ کیونکر جائز ہے کہ جب
کہجورین تر ہوں تب ہی اندازہ کر کے مالک پر حق اللہ واجب کر دیا جائے کہ جب کہجورین خشک ہو کر اوترین گی تو اس حساب سے وزن
کر کے حق اللہ ادا کر دیگا اور اتنے عرصہ تک حق واجب الادا اوس پر قرض رہیگا حالانکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے درخت کی
شاخون پر کہجورین فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے اسطرح تر کہجورین خشک کے عوض قرض فروخت کرنے سی منع کیا ہے چنانچہ اس کے
متعلق جو آثار صحیحہ وارد ہوی ہین جنکو ہم اس کتاب مین دوسرے موقعہ پر ذکر کر چکی ہین بہرکیف جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مطلقًا تر
کہجورین خشک کہجوروں کے عوض قرض فروخت کرنے سی منع فرمایا اور کوی صورت مستثنے نہین کی لہذا ہمارے نزدیک مذکورہ بالا
حدیثین اوس معنے پر محمول نہین ہین جس معنی پر قائلین قول اول نے حمل کی ہین بلکہ اون کے معنی ہمارے نزدیک یہہ ہین کہ وہ جو رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو خیبر کی پیداوار کا اندازہ کرنے کے لیے بہیجا تہا اوس سے غالبًا مقصود یہہ تہا کہ معلوم ہو جای
کہ اس پیداوار میں سے دونون کو کتنا کتنا حصہ ملے گا پس پہل وترنے کے وقت اسی کے مطابق حصے کر لئے جائیں گے اور یہہ مقصود نہ تہا
کہ اس اندازہ سے حق اللہ کی ملکیت مالکوں پر ثابت کر دی جائے جس کا بدل دینا یا ادا کرنا ضروری ہو کیونکہ اس وقت یہہ بہی احتمال ہوتا ہے
کہ ممکن ہے کہ کہین پیداوار کو کوی آفت پہنچے اور وہ تلف ہو جای یا آگ لگ کر درخت جل جائین اور مالک کو اوس چیز کا بدل دینا پڑے جو
اوسے ملی ہی نہین پس خیبر کی پیداوار کا اندازہ کرنے سی وہی مقصود تہا جو ہم نے بیان کیا اور یہی معنے ہین حدیث عتاب بن اسید کے
٥٧ **وقد** دَلَّ عَلٰی ذٰلِکَ اَیْضًا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
مَسْعُوْدِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَصْتُمْ فَجُذُّوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ
لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ **ترجمہ** چنانچہ یہہ حدیث بہی ہمارے مذکورہ بالا بیان پر دلالت رکہتی ہے جو بیان کی ہم سے ابن
مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین خبیب بن عبدالرحمن
سے وہ عبدالرحمن بن مسعود بن نیار سے وہ سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جب تم پیداوار کا اندازہ کرو تو ایک ثلث مالک کے لیے چہوڑ کر زکوٰۃ کا حساب لگایا کرو اور اگر ایک ثلث نہ چہوڑو تو ربع چہوڑ دیا کرو۔
فقد عَلِمْنَا اَنَّ ذٰلِکَ لَا یَکُوْنُ فِیْ وَقْتِ مَا یُؤْخَذُ الزَّکٰوةُ لِاَنَّ ثَمَرَتَهٗ لَوْ بَلَغَتْ مِقْدَارَ مَا یَجِبُ فِیْهِ الزَّکٰوةُ لَمْ یُحَطَّ عَنْهُ شَیْءٌ
مِمَّا وَجَبَ عَلَیْهِ فِیْهَا فَاُخِذَ مِنْهُ مَا وَجَبَ عَلَیْهِ فِیْهَا بِکَمَالِهٖ هٰذَا اِمَّا اتَّفَقَ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَلٰکِنَّ الْحَطِیْطَةَ الْمَذْکُوْرَةَ
فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اِنَّمَا هِیَ قَبْلَ ذٰلِکَ فِیْ وَقْتِ مَا یَاْکُلُ مِنَ الثَّمَرَةِ اَهْلُهَا قَبْلَ اَوَانِ اَخْذِ الزَّکٰوةِ مِنْهَا فَاَمَرَ الْخُرَّاصَ اَنْ
یُّلْقُوْا مِمَّا یَخْرُصُوْنَ الْمِقْدَارَ الْمَذْکُوْرَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ لِئَلَّا یُحْتَسَبَ بِهٖ عَلٰی اَهْلِ الثِّمَارِ فِیْ وَقْتِ اَخْذِ الزَّکٰوةِ مِنْهُمْ **وقد**
رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ کَانَ یَاْمُرُ الْخُرَّاصَ بِذٰلِکَ اَیْضًا **ترجمہ** پس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ یہہ اندازہ اخذ زکوٰۃ
کے وقت نہین کیا جا سکتا کیونکہ اخذ زکوٰۃ کے وقت تو مالک کی حق واجب مین سے کچہہ نہین چہوڑا جاتا بلکہ جسقدر مال موجود ہو
اوس سب کی زکوٰۃ لی جاتی ہے اور اس مسئلہ پر سب کا اتفاق ہے پس حدیث مذکور مین جو اندازہ کرتے وقت ثلث یا ربع چہوڑ دینے
کا حکم ہے وہ اوس وقت کا ذکر ہے کہ یہہ لوگ اون پہلوں مین سے کچہہ کہانا پینا شروع کرین اس لئے خراص کو حکم فرمایا کہ وہ ایک ثلث
یا کم از کم ایک ربع چہوڑ دیا کرے تاکہ اخذ زکوٰۃ کے وقت مالک سی اوس کا محاسبہ ہو چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ
٥٨ بہی خراص کو یہہ حکم کیا کرتے تہے **حدثنا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ
سَعِیْدٍ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَهْلَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ یَخْرُصُ عَلَی النَّاسِ

فَاَمَرَہٗ اِذَا دَخَلَ الْقَوْمَ فِیْ نَخْلِهِمْ اَنْ لَّا یَخْرُصَ عَلَیْهِمْ مَا یَاْکُلُوْنَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے وہ روایت کرتے ہین یحییٰ بن سعید سے وہ بشیر بن
یسار سے وہ سعید بن المسیب سے کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سہل بن ابی حثمہ کو پیداوار کا اندازہ کرنے کے لیے بہیجا تو
اونہین حکم کیا کہ جب وہ باغات مین لوگوں کو کھجورین کہاتے ہوئے دیکہین توجسقدر کھجوریں یہہ لوگ کہاتے ہون اندازہ مین محسوب نہ
کرین **فَهٰذَا** اَیْضًا دَلِیْلٌ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ اَیْضًا فِیْ صِفَةِ خَرْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَدُلُّ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا **ترجمہ** پس یہہ حدیث بہی ہماری مذکورہ بالا بیان پر دلیل ہے ماسوی اس کے ابوحمید الساعدی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اندازہ کرنے کے متعلق روایت کیا گیا ہے وہ بہی اس پر دلالت
رکہتا ہے **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِیُّ قَالَا ثَنَا الْوُحَاظِیُّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ ٥٦
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَا ثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیَی الْمَازِنِیُّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْکَ فَاَتَیْنَا
وَادِیَ الْقُرٰی عَلٰی حَدِیْقَةٍ لِامْرَاَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُخْرُصُوْهَا فَخَرَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَصْنَاهَا عَشَرَةَ اَوْسُقٍ وَقَالَ اَحْصِیْهَا حَتّٰی اَرْجِعَ اِلَیْکِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَلَمَّا قَدِمْنَا سَاَلَهَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَدِیْقَتِهَا کَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا قَالَتْ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی
داؤد اور عبدالرحمن بن عمر والدمشقی دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وحاظی نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبدالرحمن
اور احمد بن داؤد نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے اور اون چارون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن
بلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن یحییٰ المازنی نے وہ روایت کرتے ہین عباس بن سہل بن سعد الساعدی سے
وہ ابوحمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک کو گئے جب وادالقری مین
ایک عورت کی باغ پر پہنچے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے اوس کی کھجورونکا دس وسق اندازہ کیا اور اوس عورت
سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کھجورون کو وزن کرکے محفوظ رکھنا یہانتک کہ مین انشاءاللہ واپس آؤن چنانچہ جب ہم واپس
آئے تو آپنے اس سے دریافت کیا کہ کتنی کھجورین نکلین کہا دس وسق (وسق بحساب اہل حجاز قریبًا پونے چار من کا ہوتا ہے)
فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَیْضًا اَنَّهُمْ خَرَصُوْهَا وَاَمَرُوْهَا بِاَنْ تُحْصِیَهَا حَتّٰی یَرْجِعُوْا اِلَیْهَا **فَذٰلِکَ** دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّهَا لَمْ تَمْلِکْ
بِخَرْصِهِمْ اِیَّاهَا مَا لَمْ تَکُنْ مَالِکَةً لَهٗ قَبْلَ ذٰلِکَ وَاِنَّمَا اَرَادَ بِذٰلِکَ اَنْ یَعْلَمُوْا مِقْدَارَ مَا فِیْ نَخْلِهَا خَاصَّةً ثُمَّ یَاْخُذُوْا
مِنْهَا الزَّکٰوةَ فِیْ وَقْتِ الصِّرَامِ عَلٰی حَسَبِ مَا یَجِبُ فِیْهَا **فَهٰذَا** هُوَ الْمَعْنٰی فِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ **وَقَدْ**
قَالَ قَوْمٌ فِی الْخَرْصِ غَیْرَ هٰذَا الْقَوْلِ قَالُوْا اِنَّهٗ قَدْ کَانَ فِیْ اَوَّلِ الزَّمَانِ نَفْعَلُ مَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی مِنْ تَمْلِیْکِ الْخُرَّاصِ
اَصْحَابَ الثِّمَارِ حَقَّ اللّٰهِ فِیْهَا وَهِیَ رُطَبٌ بِبَدَلٍ یَاْخُذُوْنَهٗ مِنْهُمْ تَمْرًا ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِکَ بِنَسْخِ الرِّبٰوا فَرُدَّتِ الْاُمُوْرُ اِلٰی اَنْ لَا یُؤْخَذَ
فِی الزَّکَوٰاتِ اِلَّا مَا یَجُوْزُ فِی الْبِیَاعَاتِ **ترجمہ** پس اس حدیث میں ہے کہ اس عورت کے باغ کا اندازہ کرکے اس سے کہا گیا کہ وہ وزن کرکے
کھجورین محفوظ رکہی یہانتک کہ آپ واپس آئین اور یہہ اس امر کی دلیل ہے کہ اندازہ کرنے سی وہ اون کی مالک نہیں ہوگئی تہی بلکہ مالک
جب ہوی کہ اوس نے کھجورین درخت سی اوتروالین اور اندازہ کرنے سی مقصود یہہ تہا کہ معلوم ہو جائے کہ اس کے باغ مین سے کسقدر
کھجورین نکلین کی پس اسی حساب سے اوس وقت زکوٰۃ لی جائیگی پس یہی معنی ہین ہمارے نزدیک ان آثار کے واللہ اعلم

اور ایک گروہ کا قول یہہ ہی کہ ابتداے اسلام مین ایسا ہی کیا جاتا تھا جیساکہ قائلین قول اول بیان کرتے ہین کہ اندازہ کرنے کی بعد خراص مالک باغ کو حق واجب یعنے زکوۃ کا مالک بنا دیتا تہا باین معنے کہ اندازہ کرنے کے بعد زکوۃ اوس پر واجب لادا ہوجاتی تہی پہر ابواب کے منسوخ ہونے پر یہہ حکم بہی منسوخ کیا گیا اور اس کا حکم احکام بیع سے ملحق کردیا گیا کہ اخذ زکوۃ بہی اونہین طریقون کے ساتہہ جائز ہے جن طریقون کے ساتہہ بیع جائز ہے **وذکروا** فی ذلک ما حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهیعة قال ثنا ابو الزبیر عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الخرص وقال ارأیتم ان هلک الثمر یحب احدکم ان یاکل مال اخیه بالباطل ترجمہ ان کی دلیل یہہ حدیث ہی جو بیان کی ہم سے ربیع المؤذن کہا حدیث بیان ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الزبیر نے وہ روایت کرتے ہین جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے پیداوار کا اندازہ کرنے سی منع کیا اور فرمایا کہ اگر پہل تلف ہوجائین توکیا تم مین سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے بہائی کا مال ظلم کے ساتہہ کہائے **فهذا** وجه هذا الباب من طریق الآثار **واما** وجهه من طریق النظر فانا قد راینا الزکوة تجب فی اشیاء مختلفة منها الذهب والفضة والثمار التی تخرجها الارض والنخل والشجر والمواشی السائمة فکل قد اجمع ان رجلا لو وجبت علیه علی ماله وهو ذهب او فضة او ماشیة سائمة فسلم ذلک له المصدق علی ما لا یجوز علیه البیاعات ان ذلک غیر جائز له **الا تری** ان رجلا لو وجبت علیه فی دراهمه الزکوة فباع ذلک منه المصدق بذلک نسیئة ان ذلک لا یجوز وکذلک لو باعه منه بذهب ثم فارقه قبل ان یقبضه لم یجز ذلک وکذلک لو وجبت علیه فی ماشیته الزکوة ثم سلم ذلک له المصدق ببدل مجهول او ببدل معلوم الی اجل مجهول فذلک کله حرام غیر جائز وکان کلما حرم فی البیاعات فی بیع الناس ذلک بعضهم من بعض قد دخل فیه حکم الصدقة فی بیعه ایاه من رب المال الذی فیه الزکوة التی یتولی المصدق اخذها منه فلما کان ما ذکرنا کذلک فی الاموال التی وصفنا کان النظر علی ذلک ایضا ان یکون کذلک حکم الثمار فلما لا یجوز بیع رطب وتمر نسیئة فی غیر ما فیه الصدقات فکذلک لا یجوز فیما فیه الصدقات فیما بین المصدق وبین رب المال فهذا هو النظر ایضا فی هذا الباب وقد عاد ذلک ایضا الی ما صرفنا الیه الآثار المرویة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم التی قد منا ذکرها قبل ذلک ناحد وهو قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد رحمهم الله تعالی ترجمہ یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق آثار کے اور اوس کا بیان بطریق نظر وقیاس کے سو ہم دیکہتے ہین کہ زکوۃ متعدد ومختلف چیزون کے درمیان واجب ہے مثلاً سونا۔ چاندی پہل درمویشی وغیرہ اور اس مسئلہ پر سب کا اتفاق ہے کہ جس شخص پر زکوۃ واجب ہے خواہ اوسکے پاس جس مال مین زکوۃ واجب ہے سونا چاندی ہو اور خواہ مویشی وغیرہ اب اگر مصدق حق واجب لادا، صاحب مال کے سپرد کردے مگر کسی ایسی صورت کی ساتہہ جس کے ساتہہ بیع جائز نہین تو یہہ ناجائز ہے مثلاً صاحب مال کے پاس دراہم مین مصدق یہہ درہم اسی کے ہاتہہ فروخت کردی کہ تم پہر اوس کے عوض اسقدر سونا ادا کردینا تو یہہ ناجائز ہے اسیطرح اگر یہی دراہم سونے کے عوض نقد فروخت کرے مگر سونے پر قبضہ کرنے سے پہلے صاحب مال کے پاس سے چلا جاوے تو یہہ صورت بہی ناجائز ہے اسی طرح اگر کسی شخص کے پاس مویشی ہین جن مین زکوۃ واجب ہے اور مصدق زکوۃ کے مویشی صاحب مال کے ہی سپرد کردے کسی بدل (معاوضہ) مجہول اور مدت مجہول کے ساتہہ تو یہہ سب صورتین حرام وناجائز ہین پس معلوم ہوا کہ ہر ایک وہ صورت جو بیع وشرا مین ناجائز ہے وہ اخذ زکوۃ مین بہی جائز نہین ہے اسی قیاس پر ثمار کا بہی حکم ہے کہ جب تر کہجور کی بیع خشک کہجور کے ساتہہ قرض کی صورت مین ناجائز ہے تو اسی طرح اخذ زکوۃ مین ناجائز ہونا چاہیے دپس جائز نہین کہ اندازہ کرنیکے بعد

صاحب مال کو تر کھجوروں کا مالک کرکے اوس سے خشک کھجوریں وصول کی جائیں اپیہ حکم ہے اس باب کا بطریق نظر و قیاس کے
اور اسیطرف رجحان ہے اوس معنے کا جس کی طرف ہم نے اگلے آثار کو معطوف کیا ہے اوسی سے ہم اخذ کرتے ہیں اور یہی امام ابو
حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

بَابُ مِقْدَارِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر کی مقدار کا بیان

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِیصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِی سَرْحٍ
ط عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نُعْطِی زَکوٰةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ
اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں زید بن اسلم سے وہ عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح سے وہ ابو سعید
الخدری رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا ہم رمضان میں صدقہ فطر گندم سے ایک صاع دیا کرتے تھے یا ایک صاع کھجور
سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع پنیر سے حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا اَخْبَرَهٗ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ
طب عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدٍ یَقُوْلُ کُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ
اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِیْبٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن
وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں زید بن اسلم سے وہ عیاض بن عبداللہ سے انہوں نے
سنی ابو سعید خدری رض سے فرماتے تھے کہ ہم صدقہ فطر ایک صاع دیا کرتے تھے گندم سے یا ایک صاع جو سے یا ایک
صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے یا ایک صاع زبیب سے حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ
طج قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ قَیْسٍ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ کُنَّا نُخْرِجُ اِذْ کَانَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ اِمَّا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ وَاِمَّا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَاِمَّا صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ اِمَّا صَاعًا مِنْ زَبِیْبٍ وَاِمَّا صَاعًا مِنْ
اَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهٗ حَتّٰی قَدِمَ مُعَاوِیَةُ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا فَکَانَ فِیْمَا کَلَّمَ بِهِ النَّاسَ فَقَالَ اَرٰی مُدَّیْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ
یَعْدِلُ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے داؤد بن قیس نے وہ روایت کرتے ہیں عیاض بن عبداللہ بن سعد سے وہ ابو سعید الخدری رض سے
فرمایا ہم لوگ جبکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے صدقہ فطر ایک صاع دیا کرتے تھے گندم سے یا
ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع زبیب سے یا ایک صاع پنیر سے چنانچہ ہم صدقہ فطر اسی طرح ادا کرتے رہے
یہانتک کہ معاویہ رض حج یا عمرہ کرنے آئے تو انہوں نے کہا کہ شام کے گندم سے دو مد ادا کیا کرو جو قیمت میں ایک صاع جو کے
برابر ہوتا ہے حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَیْسٍ عَنْ عِیَاضٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ
طد ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی مجھکو عبداللہ بن نافع نے وہ روایت کرتے ہیں داؤد بن قیس سے وہ عیاض
سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ
طه فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اَمَّا اَنَا فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُهٗ کَمَا کُنْتُ اُخْرِجُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق
نے کہا خبر دی ہمکو عثمان بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے داؤد بن قیس نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کو

بیان کی اور یہہ زیادہ بیان کیا کہ ابو سعید خدری رضؓ نے فرمایا کہ لیکن مین تو ہمیشہ اسیقدر فطرہ دیا کرتا ہون جتنا ہمیشہ سی دیتا چلا
٥٦ آتا ہون حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا محمد بن المنھال قال ثنا یزید بن زریع قال ثنا روح بن القاسم عن زید بن اسلم
عن عیاض عن ابی سعید قال کانوا فی صدقة رمضان من جاء بصاع من شعیر قبل منه ومن جاء بصاع من
اقط قبل منه ومن جاء بصاع من تمر قبل منه ومن جاء بصاع من زبیب قبل منه **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی
داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
روح بن القاسم نے وہ روایت کرتے ہین زید بن اسلم سے وہ عیاض سے وہ ابو سعید خدری رضؓ سے فرمایا رمضان شریف مین جو کوئی
صدقہ فطر جو کا ایک صاع لاتا تو اوس سے لے لیا جاتا اور جو پنیر سے ایک صاع لاتا تو وہ بھی لے لیا جاتا اور جو کھجور سے ایک صاع
٥٧ لاتا تو اوس سے بھی لے لیا جاتا اور جو زبیب سے ایک صاع لاتا تو اوس سے بھی لے لیا جاتا حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا شعیب
بن اللیث ح وحدثنا یونس قال ثنا عبد اللہ بن یوسف قالا ثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن عبد اللہ بن عثمان ان
عیاض بن عبد اللہ حدثه ان ابا سعید قال انما کنا نخرج علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم صاعا من تمر او صاعا
من شعیر او صاعا من اقط لا نخرج غیره فلما کثر الطعام فی زمن معاویة جعلوه مدین من حنطة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن اللیث نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عبد اللہ بن یوسف نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہین یزید بن ابی حبیب سے وہ عبد اللہ
بن عثمان سے اون سے حدیث بیان کی عیاض بن عبد اللہ نے کہ ابو سعید خدری رضؓ نے فرمایا کہ ہم رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم کے عہد مبارک مین صدقہ ایک صاع دیا کرتے تھے کھجوروں سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع پنیر سے ان کے
ماسوی اور کوئی چیز نہین دیتے تھے پھر جب معاویہ رضؓ کے عہد مین غلہ زیادہ ہو گیا تو لوگ گندم سے دو مد صدقہ فطر دینے لگے
٥٨ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا الوھبی قال ثنا ابن اسحق عن عبد اللہ بن عثمان عن عیاض بن عبد اللہ
قال سمعت ابا سعید وھو یسأل عن صدقة الفطر قال لا اخرج الا ما کنت اخرج علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم صاعا من تمر او صاعا من شعیر او صاعا من زبیب او صاعا من اقط فقال له رجل او مدین من قمح فقال لا تلک قیمة
معاویة لا اقبلها ولا اعمل بها **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابو اسحق نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عبد اللہ بن عثمان سے وہ عیاض بن عبد اللہ سے کہا سنا مین
نے ابو سعید خدری رضؓ سے جبکہ اون سے صدقہ فطر کے متعلق دریافت کیا تو اونہون نے فرمایا کہ مین تو اوسیقدر صدقہ فطر دیتا
ہون جتنا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین دیا کرتا تھا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے یا ایک
صاع زبیب سے یا ایک صاع پنیر سے سائل نے کہا یا دو مد گندم سے تو اونہون فرمایا کہ یہہ معاویہ کی بناوٹ ہی مین اسی قبول نہین
کرتا اور نہ اوس پر عمل کرتا ہون **قال** ابو جعفر فذھب قوم الی ھذه الآثار فقالوا فی صدقة الفطر من احب ان یعطیها من
الحنطة اعطاها صاعا وکذلک ان احب ان یعطیها من الشعیر او التمر او الزبیب **وخالفھم** فی ذلک آخرون فقالوا یعطی
صدقة الفطر من الحنطة نصف صاع ومما سوی الحنطة من الاصناف التی ذکرنا صاعا **وکان** من الحجة لهم علی
اھل المقالة الاولی ان حدیث ابی سعید الذی احتجوا به علیهم انما فیه اخبار عما کانوا یعطون وقد یجوز ان کانوا
یعطون عن ذلک ما علیهم ویزیدون فضلا لیس علیهم **وقد** روی عن غیر ابی سعید فی الحنطة خلاف ما روی عن ابی سعید

بیان المسئلۃ

امام ابوجعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ ایک گروہ انہین آثار کیطرف گیا ہے اور کہا ہے کہ جو شخص گندم سے صدقہ فطر ادا کرنا چاہے تو ایک صاع ادا کرے اور جو شخص جو یا کہجور اور یا زبیب سے صدقہ فطر ادا کرنا چاہے وہ ہی ایک صاع ادا کرے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ صدقہ فطر گندم سے نصف صاع اور ماسوی گندم دیگر اجناس سے ایک صاع ادا کرنا چاہئے اور مذکورہ بالا آثار کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ حدیث ابی سعید رہ مین یہی مذکور ہے کہ وہ لوگ صدقہ فطر ایک صاع دیا کرتے تھے سو جائز ہے کہ وہ لوگ قدر واجب الاداء کے علاوہ بطور تطوع کے کچھہ زائد دیتے ہون کیونکہ ابوسعید خدری کے ماسوا دوسرے صحابہ سے گندم کے

۹ھ متعلق ان کی روایت کے خلاف روایت کیا گیا ہے **فمن** ذالك ما حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد ح وحدثنا فهد قال ثنا ابن ابی مریم قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهیعة وقال ابن ابی مریم انا ابن لهیعة عن ابی الاسود عن فاطمة بنت المنذر عن اسماء بنت ابی بکر رہ قالت کنا نؤدی زکوٰة الفطر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم مدّین من قمح **ترجمہ** چنانچہ ازانجملہ آثار یہ ہین حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن لہیعہ اور ابن ابی مریم بیان کرتے ہین کہ خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابوالاسود سے وہ فاطمہ بنت المنذر رہ سے وہ اسماء بنت ابی بکر الصدیق رہ سے فرمایا کہ ہم صدقہ فطر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین دو مد گندم دیا کرتے

۱۰ھ تھے **حدثنا** فهد وعلی بن عبد الرحمن قالا ثنا ابن ابی مریم قال اخبرنی یحیی بن ایوب ان هشام بن عروة حدثه عن ابیه ان اسماء بنت ابی بکر اخبرته انها کانت تخرج علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اهلها الحر منهم والمملوك مدّین من حنطة او صاعا من تمر بالمد او بالصاع الذی یقتاتون به **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد اور علی بن عبدالرحمن دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی مجھکو یحیی بن ایوب نے اون سے حدیث بیان کی ہشام بن عروہ نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے اونہین خبر دی اسماء بنت ابی بکر الصدیق رہ نے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین حر و مملوک دونون سے صدقہ فطر گندم سے دو مد یا ایک صاع کہجور سے ادا کیا جاتا تہا اوسی مد یا صاع

۱۱ھ جس سے کہانے پینے کی چیزین ناپی جاتی تہین **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا محمد بن عزیز قال ثنا سلامة عن عقیل عن هشام بن عروة عن ابیه عن اسماء قالت کنا نخرج زکوٰة الفطر علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم مدّین **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عزیز نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلامہ نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن عروہ سے وہ اون اپنے والد سے وہ اسماء رہ سے فرمایا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین صدقہ فطر دو مد ادا کیا کرتے تہے **فهذه** اسماء تخبر انهم کانوا یؤدون فی عهد النبی صلی الله علیه وسلم زکوٰة الفطر مدّین من قمح فمحال ان یکونوا یفعلون هذا الا بامر رسول الله صلی الله علیه وسلم لان هذا لا یؤخذ حینئذ الا من جهة توقیفه ایاهم علی ما یجب علیهم من ذلك **فتصحیح** ما ادی عن اسماء وما ادی عن ابی سعید ان نجعل ما کانوا یؤدون علی ما ذکرت یعنی اسماء هو الفرض وما کانوا یؤدون علی ما ذکره ابو سعید زیادة علی ذلك هو تطوع **ترجمہ** پس اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا خبر دیتی ہیں کہ لوگ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین گندم سے دو مد صدقہ فطر ادا کیا کرتے تہے اور نا ممکن ہے کہ لوگ صدقہ فطر در رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے بلا حکم ادا کرتے ہون کیونکہ اسوقت حق واجب کی تعین و توقیف

بغیر آپ کے حکم کے نہیں متعین کی جا سکتی تہی پس ان دونون روایتون کی تصحیح جو اسماء رضہ اور ابو سعید خدری رضہ سے روایت کی
گئیں ہیں مقتضی ہے جو کچہ اسماء رضہ کی روایت مین مذکور ہے وہ ادائے فرض پر محمول ہے اور وہ جو ابو سعید خدری رضہ کی روایت مین
۲له قدر زائد مذکور ہے وہ محمول ہے ادائے تطوع پر **والدلیل** علی صحۃ ما ذکرنا من ھذا ان ابا بکرۃ قد حدثنا قال
ثنا حجاج بن المنہال قال ثنا حماد عن یونس عن الحسن ان مروان بعث الی ابی سعید ان ابعث الی بزکوۃ رقیقک
فقال ابو سعید للرسول ان مروان لا یعلم انما علینا ان نعطی لکل راس عند کل فطر صاعا من تمر او نصف صاع من
ترجمہ اور ہمارے اس بیان کی صحت کی دلیل یہہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج
بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین یونس سے وہ حسن بصری رہ سے کہ مروان بن الحکم نے ابو
سعید خدری رضہ کو لکہا کہ میرے پاس اپنے غلامون کی زکوٰۃ بہیجدو تو اونہون نے قاصد کے ذریعہ کہلا بہیجا کہ مروان کو معلوم
نہین کہ ہم پر فرض اسیقدر ہے کہ ہم ہر سال صدقہ فطر ادا کرین ایک صاع کہجور سے یا نصف صاع گندم سے **فھذا**
ابو سعید قد اخبر فی ھذا بما علیہ فی زکوۃ الفطر عن عبیدہ فدل ذلک علی ما ذکرنا وان ما روی عنہ مما زاد علی ذلک
کان اختیارا منہ ولم یکن فرضا **وقد** جاءت الاثار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما فرضہ فی زکوۃ الفطر
موافقۃ لھذا ایضا ترجمہ اس حدیث مین ابو سعید خدری رضہ خبر دیتے ہین کہ صدقہ فطر واجب الادا یہی مقدار ہے جو مذکور ہوئی
پس یہہ حدیث اسپر دلالت رکہتی ہے کہ وہ جو اگلی روایت مین اون سے قدر زائد روایت کی گئی ہے وہ اون کا اختیاری امر تہا اون پر
فرض نہ تہا اس کے علاوہ دوسری حدیثون مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مقدار صدقہ فطر کی مقرر فرمائی ہے
۳له وہ بہی اس سے موافقت رکہتی ہے **حدثنا** ابراھیم بن مرزوق قال ثنا عارم ح وحدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا سلیمن
بن حرب قالا ثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر رضہ قال امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصدقۃ الفطر عن
کل صغیر وکبیر حر وعبد صاعا من شعیر او صاعا من تمر قال فعدل الناس بمدین من حنطۃ ترجمہ حدیث بیان کی
ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عارم نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہین ایوب سے وہ نافع سے
وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم فرمایا ہر ایک چہوٹے
بڑے اور آزاد و مملوک کی طرف سے ایک صاع جو یا ایک صاع کہجور ابن عمر فرماتے ہین کہ پہر اوس کی قیمت کی برابر لوگ دو مد
۴له گندم دینے لگے **حدثنا** علی بن شیبۃ قال ثنا قبیصۃ قال ثنا سفیان عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر رضہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قبیصہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق
۵له کے **حدثنا** محمد بن عمرو قال ثنا یحیی بن عیسی عن ابن ابی لیلی عن نافع عن ابن عمر رضہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن عمرو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن عیسے نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی لیلی سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے
۶له مثل حدیث سابق کے **حدثنا** یزید بن سنان قال ثنا ابو الولید الطیالسی وبشر بن عمر قالا ثنا لیث بن سعد عن
نافع عن ابن عمر رضہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ غیر انہ لم یذکر التعدیل ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید
بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید الطیالسی اور بشر بن عمرو نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث

بن سعد نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے اور ان
کا یہہ قول بیان نہین کیا کہ پہر لوگ اس کے برابر دو مد گندم دینے لگے **حدثنا** یونس قال انا ابن وهب ان مالکا اخبرہ ۱۷
ح وحدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا عبد اللہ بن مسلمۃ قال ثنا مالک عن نافع عن ابن عمر رض عن النبی صلے اللہ
علیہ وسلم مثلہ غیر انہ قال عن کل حر وعبد ذکر او انثی من المسلمین **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر
دی ہمکو ابن وہب نے ان سے حدیث بیان مالک نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے عبد اللہ بن مسلمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے
وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے کہ اونہون نے بیان کیا ہے کہ ہر ایک مسلمان آزاد و مملوک
اور مرد و عورت کی طرف سے **حدثنا** فهد قال ثنا عمرو بن طارق قال انا یحیی بن ایوب عن یونس بن یزید ان ۱۸
نافعا اخبرہ قال قال عبد اللہ بن عمر رض فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا
من شعیر علی کل انسان ذکر حر او عبد من المسلمین قال وکان عبد اللہ بن عمر رض یقول جعل الناس عدلہ مدین
من حنطۃ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن طارق نے کہا خبر دی ہمکو یحیے بن ایوب نے
وہ روایت کرتے ہین یونس بن یزید سے اونہین خبر دی نافع نے کہا کہ . . . عبد اللہ بن عمر رض نے بیان کیا کہ رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک مسلمان آزاد و غلام کیطرف سے صدقہ فطر ایک صاع کہجور یا ایک صاع جو مقرر کیا نافع بیان
کرتے ہین کہ اون کے والد عبد اللہ بن عمر رض یہہ بہی بیان کیا کرتے تہے کہ پہر لوگ اس کے برابر دو مد گندم دینے لگے **فقول** ان
عمر رض فجعل الناس عدلہ مدین من حنطۃ انما یرید اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذین یجوز تعدیلہم
ویجب الوقوف عند قولہم **فانہ** قد روی عن عمر مثل ذلک فی کفارۃ الیمین انہ قال لیسار بن نمیر انی احلف ان
لا اعطی اقواما شیئا ثم یبدو لی فافعل فاذا رأیتنی فعلت ذلک فاطعم عنی عشرۃ مساکین کل مسکین نصف صاع
من بر او صاعا من تمر او شعیر **وروی** عن علی مثل ذلک وسنذکر ذلک فی موضعہ من کتابنا ھذا ان شاء اللہ
تعالی مع انہ قد روی عن عمر وعن ابی بکر ایضا وعن عثمان بن عفان فی صدقۃ الفطر انہا من الحنطۃ نصف
صاع وسنذکر ذلک ایضا فی ھذا الباب ان شاء اللہ تعالی **فدل** ذلک علی انہم ھم المعدلون لما ذکرنا من الحنطۃ
بالمقدار من الشعیر والتمر الذی ذکرنا ولم یکونوا یفعلون ذلک الا بمشاورۃ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم او
اجماعہم لہم علی ذلک فلو لم یکن روی لنا فی مقدار ما یعطی من الحنطۃ فی زکوۃ الفطر الا ھذا التعدیل لکان ذلک
عندنا حجۃ عظیمۃ فی ثبوت ذلک المقدار من الحنطۃ وانہ نصف صاع فکیف وقد روی مع ذلک عن اسماء انہا
کانت تخرج ذلک المقدار علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضا **ثم** قد روی فی غیر ھذہ الآثار التی ذکرناہا
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یوافق ذلک ایضا **ترجمہ** پس حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کے اس قول
سے کہ پہر لوگ اسی کے برابر صدقہ فطر دو مد گندم ادا کرنے لگے اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہین جنکا یہہ
اندازہ لگانا جائز ہے اور جن کے قول پر واقف ہونا واجب ہے اور کفارہ یمین کے متعلق حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے
عنہ سے بہی اس کے قریب قریب روایت کیا گیا ہے چنانچہ آپ نے یسار بن نمیر سے فرمایا کہ مین قسم کہاتا ہون کہ اب مین
لوگون کو کچہہ نہ دیا کرونگا پہر اگر مین کسی کو دینا مناسب سمجہون اور تم مجہے کسی کو کچہہ دیتے ہوئے دیکہو تو مین مسکینون کو

کہانا کہلا دو لکا گندم سے فی مسکین نصف صاع اور کہجور یا جو سے پورا ایک صاع اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے
بہی ایسا ہی روایت کیا گیا ہے چنانچہ ہم یہہ حدیث اس کتاب مین اس کے موقع پر بیان کرین گے انشا اللہ تعالےٰ اور
خود صدقہ کے متعلق بہی حضرت عمر رض اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے روایت کیا گیا
ہے کہ صدقہ فطر گندم سے نصف صاع ہے اور یہہ حدیثین ہم اسی باب مین انشاء اللہ آگے ذکر کرینگے پس یہہ روایتین دلالت
رکہتی ہیں کہ بعوض ایک صاع تمر یا ایک صاع جو دو مد گندم دینے والے ہی اصحاب تہے اور یہہ ایسا کر نہین سکتے تہے مگر بمشورہ
و اجماع و اتفاق اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اب اگر ان اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا صرف
یہی اجماع و اتفاق روایت کیا جاتا تب بہی ہمارے لئے اس امر پر حجت و سند تہا کہ گندم سے صدقہ فطر کی مقدار واجب نصف
صاع ہے لیکن باوجود اسکے اسماء رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
کے عہد مبارک مین اسیقدر صدقہ فطر ادا کیا کرتی تہین ماسوی اسکے اور بہی آثار ہین جن مین رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم سے اسی کے موافق روایت کیا گیا ہے **فمن** ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ ۵۱۹
زَیْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِیْ صُعَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
صَاعٌ مِنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَیْنِ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی اَمَّا غَنِیُّكُمْ فَیُزَكِّیْهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِیْرُكُمْ فَیَرُدُّ عَلَیْهِ مِمَّا اَعْطٰی **ترجمہ**
از انجملہ یہی ایک آثار یہہ ہین حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہین نعمان بن راشد سے وہ زہری سے وہ ثعلبہ بن ابی صعیر سے وہ اپنے والد سے
کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع گندم سے یا فرمایا شام کی گندم سے دو آزاد و مملوک و مرد و عورت
کیطرف سے کافی ہے سو تم مین سے جو غنی ہے اوسے اللہ تعالےٰ پاک کریگا اور جو فقیر ہے سو اوسے اللہ تعالےٰ عطا کریگا اوس سے
زیادہ اسی مین سے جتنا کہ اوس نے دیا **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ ۵۲۰
بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِیْ صُعَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدُّوْا زَكٰوةَ الْفِطْرِ
صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ اَوْ قَالَ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ اِنْسَانٍ صَغِیْرٍ اَوْ كَبِیْرٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ غَنِیٍّ
اَوْ فَقِیْرٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہین نعمان بن راشد سے وہ زہری سے وہ ثعلبہ بن ابی صعیر سے وہ اپنے والد سے کہا رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ فطر ایک صاع ہے تمر سے یا ایک صاع جو سے اور نصف صاع ہی گندم سے یا فرمایا شام
کی گندم سے ہر شخص صغیر یا کبیر مرد یا عورت آزاد یا مملوک غنی یا فقیر کیطرف سے **حدثنا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَیْنُ بْنُ مَهْدِیٍّ ۵۲۱
قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ زَكٰوةُ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ حُرٍّ وَ
عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی صَغِیْرٍ اَوْ كَبِیْرٍ غَنِیٍّ اَوْ فَقِیْرٍ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ قَالَ مَعْمَرٌ وَبَلَغَنِیْ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّهٗ كَانَ
یَرْفَعُهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن مہدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عبد الرزاق نے وہ روایت کرتے ہین معمر سے وہ زہری سے وہ عبد الرحمن الاعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے
فرمایا صدقہ فطر ایک آزاد و مملوک۔ صغیر و کبیر ہر ایک غنی و فقیر کیطرف سے ایک صاع ہے تمر سے یا ایک صاع گندم سے معمر بیان
کرتے ہین کہ اور مجہے زہری سے معلوم ہوا کہ وہ اس حدیث کو مرفوع کرتے تہے **حدثنا** رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ

اللیث قال قال اللیث حدثنی عبد الرحمن بن خالد و عقیل بن خالد عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوۃ الفطر مدین من حنطۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے شعیب بن اللیث نے کہا لیث نے حدیث بیان کی مجھ سے عبد الرحمن بن خالد اور عقیل بن خالد نے وہ روایت کرتے ہیں
۵۲۳ ابن شہاب سے وہ سعید بن المسیب سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے گندم سے صدقہ فطر دو مد مقرر کیا حدثنا
یونس قال ثنا عبد اللہ ابن یوسف قال ثنا اللیث فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان
۵۲۴ کی حدثنا ربیع الجیزی قال ثنا ابو زرعۃ قال انا حیوۃ قال عقیل عن ابن شہاب انہ سمع سعید بن المسیب و
ابا سلمۃ بن عبد الرحمن و عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ یقولون امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزکوۃ الفطر
بصاع من تمر او مدین من حنطۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو زرعہ نے کہا
خبر دی ہمکو حیوہ (ابن شریح) نے کہا خبر دی ہمکو عقیل نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے اونہوں نے سنی سعید بن المسیب اور
ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے تینوں بیان کرتے تھے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
۵۲۵ صدقہ فطر گندم سے دو مد ادا کیا جائے حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابن ابی مریم قال اخبرنی یحیی بن ایوب قال حدثنی
عقیل عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب و عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ والقاسم و سالم قالوا امر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی صدقۃ الفطر بصاع من شعیر او مدین من قمح ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی مجھکو یحیی بن ایوب نے کہا خبر دی مجھکو عقیل نے وہ روایت کرتے ہیں
ابن شہاب سے وہ سعید بن المسیب عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ قاسم اور سالم سے چاروں نے کہا رسول مقبول صلی اللہ
۵۲۶ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ صدقہ فطر جو سے ایک صاع اور گندم سے دو مد ادا کیا جائے حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا عبد الغفار
ابن داؤد قال ثنا ابن لہیعۃ عن عقیل عن ابن شہاب عن سعید و عبید اللہ والقاسم و سالم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مثلہ ترجمہ حدیث بیان ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الغفار بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم
ابن لہیعہ وہ روایت کرتے ہیں عقیل سے وہ ابن شہاب سے وہ سعید بن المسیب عبید اللہ قاسم اور سالم سے وہ نبی کریم صلی
۵۲۷ اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا سلیمن بن حرب قال ثنا حماد بن زید عن
عبد الخالق الشیبانی عن سعید بن المسیب قال کانت الصدقۃ تعطی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی
بکر رض و عمر رض نصف صاع من حنطۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان
بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الخالق الشیبانی سے وہ سعید بن المسیب سے فرمایا کہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رض کے عہد مبارک میں صدقہ فطر گندم سے نصف صاع دیا جاتا تھا
فقد جاءت ہذہ الآثار التی ذکرنا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الحنطۃ بمثل ما عدل الناس بعد و ابو سعید
فقد روی عنہ من رایہ ما یوافق ذلک ولم یخالف ما روی عنہ ما ذکرہ عنہ عیاض بن عبد اللہ فی قولہ تلک قیمۃ
معاویۃ لا اقبلہا ولا اعمل بہا لانہ فی ذلک لم ینکر القیمۃ وانما انکر المقوم **فصل** اما روی عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی صدقۃ الفطر وقد ذکرنا بعض ما روی عن ابی بکر رض و عمر رض و عثمان رض فی ذلک **وقد** روی فی

ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض وَعُثْمَانَ رض مِمَّا يُوَافِقُ ذٰلِكَ ترجمہ پس ان آثار مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے صدقہ فطر کے متعلق جو کچھ روایت کیا گیا اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل سے موافقت رکہتا ہے اور ابوسعید خدری رض سے اون کا جو قول روایت کیا گیا ہے وہ بہی اس سے موافقت رکہتا ہے اور ان کے اوس قول سے اختلاف نہین رکہتا جو عیاض بن عبداللہ نے ذکر کیا ہے کہ معاویہ کی بناوٹ ہی مین سے قبول نہین کرتا اور نہ اس پر عمل کرتا ہون سو اس مین اونہون نے بناوٹ کا انکار نہین کیا بلکہ مقدار مقرر کرنیوالے کا انکار کیا ہے بہرکیف جو کچھ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے صدقہ فطر کے متعلق روایت کیا گیا یہہ ہے اور ابوبکر صدیق رض اور حضرت عمر فاروق رض اور حضرت عثمان غنی رض سے جو کچھ روایت کیا گیا ہے بعض کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہین اور بعض کا اس جگہ ذکر کرتے ہین اور یہہ بہی اوس سے موافقت رکہتا ہے جو ہم نے بیان کیا

٢٨ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ وَهِلَالُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ دَفَعَ اِلٰى اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رض صَاعَ بُرٍّ بَيْنَ اثْنَيْنِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعمر اور ہلال بن یحیٰی دونون نے کہا خبر دی ہمکو ابوعوانہ نے وہ روایت کرتے ہین عاصم الاحول سے وہ ابوقلابہ سے کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو صدقہ فطر ادا کرنے والون نے مجہے خبر دی کہ صدقہ فطر ایک صاع گندم سے دو شخصون کی طرف ہی دیا ہے

٢٩ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ ذَهَبْتُ اَنَا وَالْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ اِلٰى زِيَادِ بْنِ النَّضْرِ فَحَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ اَنَّ اَبَاهُ سَاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّیْ رَجُلٌ مَمْلُوْكٌ فَهَلْ فِیْ مَالِیْ زَكٰوةٌ فَقَالَ عُمَرُ رض اِنَّمَا زَكَاتُكَ عَلٰى سَيِّدِكَ اَنْ يُّؤَدِّیَ عَنْكَ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعمر نے کہا خبر دی ہمکو حماد نے وہ روایت کرتے ہین حجاج بن ارطاۃ سے کہا مین اور حکم بن عتیبہ زیاد بن نضر کے پاس گئے تو اونہون نے ہم سے حدیث بیان کی روایت کر کے عبداللہ بن نافع سے کہ اون کے والد نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ سے دریافت کیا کہ مین مملوک ہون تو کیا مجہہ پر زکوٰۃ یعنے صدقہ فطر واجب ہے فرمایا تمہاری زکوٰۃ تمہارے آقا پر واجب ہے کہ وہ تمہاری طرف سے ہر سال ایک صاع جو یا نصف صاع گندم صدقہ فطر دیا کرے

٣٠ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ صُعَيْرٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نِصْفَ صَاعٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم نے وہ روایت کرتے ہین ابن عیینہ سے وہ زہری سے وہ ابن ابی صعیر سے کہا ہم لوگ حضرت عمر فاروق رض کے زمانہ مین صدقہ فطر نصف صاع دیا کرتے تہے

٣١ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِیُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ قَالَ خَطَبَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رض فَقَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ اَدُّوْا زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ حُرٍّ وَّمَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قواریری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہین خالد الحذاء سے وہ ابوقلابہ سے وہ ابوالاشعث سے کہا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے خطبہ کہا خطبہ مین بیان کیا کہ صدقہ فطر ادا کیا کرو ہر ایک صغیر و کبیر آزاد و مملوک و مرد و عورت کی طرف ایک صاع کہجور یا ایک صاع جو۔

٣٢ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِیُّ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِیُّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عُثْمَانَ رض اَنَّهٗ خَطَبَهُمْ فَقَالَ اَدُّوْا زَكٰوةَ الْفِطْرِ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِمَّا ذَكَرَهُ ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوزرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو الدمشقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قواریری نے پہر اون کی اسناد سے صرف اسیقدر بیان کیا حضرت عثمان نے

اپنے خطبہ مین بیان کیا کہ گندم سے صدقہ فطر دو مد ادا کیا کرو اور وہ جو ابن ابی داؤد نے ذکر کیا ہے بیان نہین کیا **فھذا**
ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ قد اجمعوا علی ذلک ما ذکرنا **وقد** روی مثل ذلک ایضاً عن ابن عباس **ترجمہ** پس
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہم سے باتفاق روایت کیا گیا کہ صدقہ
فطر گندم سے ایک صاع ہے اور ایسے ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کیا گیا ہے **حدثنا** محمد بن ٥٣٣
عمرو قال ثنا یحیی بن عیسی عن ابن ابی لیلی عن عطاء عن ابن عباس قال امرت اهل البصرة اذ کنت فیهم ان یعطوا
عن الصغیر والکبیر والحر والمملوک مدین من حنطة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے یحیی بن عیسی نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی لیلی سے وہ عطا سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا جب
مین بصرہ مین تھا تو اہل بصرہ کو حکم کیا کرتا تھا کہ وہ ہر ایک صغیر وکبیر اور ہر ایک آزاد ومملوک کیطرف سے صدقہ فطر دو مد گندم ادا
کیا کرین **وقد** روی مثل ذلک ایضاً عن عمر بن عبد العزیز وغیره من التابعین **ترجمہ** ایسا ہی خلیفہ عمر بن عبد العزیز
وغیرہ تابعین رحمہم اللہ سے روایت کیا گیا ہے **حدثنا** ابوبکرة قال ثنا عبد الله بن حمران قال ثنا عوف ٥٣٤
قال کتب عمر بن عبد العزیز الی عدی بن ارطاة یقرأ علی منبر البصرة واما بعد فمر من قبلک من المسلمین
ان یخرجوا زکوة الفطر صاعاً من تمر او نصف صاع من بر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے عبد اللہ بن حمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عوف نے کہا عمر بن عبد العزیز نے عدی بن ارطاہ کو نامہ لکھا اور بصرہ
کے منبر پر اگیا تو مین نے اوس نامہ مین سنا امابعد تم سے مسلمانون کو حکم کرو کہ صدقہ فطر کھجور سے ایک صاع اور گندم سے نصف
صاع ادا کیا کرین **حدثنا** ابوبکرة قال ثنا ابو عمر قال انا ابو عوانة عن منصور عن ابراهیم ومجاهد رضی اللہ عنہ مثله ٥٣٥
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر نے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہین
منصور سے وہ ابراہیم اور مجاہد سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر عن سفیان عن منصور ٥٣٦
عن مجاهد فی زکوة الفطر صاع من کل شیء سوی الحنطة والحنطة نصف صاع **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن
مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے وہ روایت کرتے ہین سفیان سے وہ منصور سے وہ مجاہد سے صدقہ فطر
کے متعلق کہ ماسوای گندم کے ہر ایک شی سے ایک صاع ہے اور گندم سے نصف صاع **حدثنا** عبد الله بن محمد بن ٥٣٧
خشیش قال ثنا مسلم بن ابراهیم قال ثنا هشام قال ثنا قتادة عن سعید بن المسیب فی زکوة رمضان قال صاع
تمر او نصف صاع بر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن محمد بن خشیش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن المسیب سے صدقہ فطر کے متعلق کہ ایک صاع ہے کھجور
سے اور نصف صاع گندم سے **حدثنا** ابراهیم بن مرزوق قال اراه ثنا عفان قال ثنا شعبة قال سألت الحکم وحمادا ٥٣٨
وعبد الرحمن بن القاسم عن صدقة الفطر فقالوا نصف صاع حنطة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے
اس کے بعد مجھے یاد پڑتا ہے کہ انہون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا مین نے
حکم حماد اور عبد الرحمن بن القاسم سے صدقہ فطر کے متعلق دریافت کیا تو ان سب نے بیان کیا کہ گندم سے صدقہ فطر نصف
صاع ہے **فھذا** کل ما روینا فی هذا الباب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم وعن اصحابه من بعده کلها
علی ان الصدقة الفطر من الحنطة نصف صاع وما سوی الحنطة صاع وما علمنا ان احداً من اصحاب رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم ولا من التابعین روی عنہ خلاف ذلک فلا ینبغی لاحد ان یخالف ذلک اذ کان قد صار اجماعا فی زمن ابی بکر رض وعمر رض وعثمان رض وعلی رض الی زمن من ذکرنا من التابعین ثم النظر ایضا قد دل علی ذلک وذلک انا رأیناھم قد اجمعوا علی انھا من الشعیر والتمر صاع فنظرنا فی حکم الحنطۃ فی الاشیاء التی تؤدی عنھا التمر والشعیر کیف ھو فوجدنا الکفارات فی الایمان قد اجمع ان الطعام منھا من ھذہ الاصناف ایضا ثم اختلف فی مقدار الطعام منھا فقال قوم مقدار ذلک من التمر والشعیر نصف صاع ومن الحنطۃ مد مثل نصف ذلک وقال آخرون بل ھو من الحنطۃ نصف صاع وفیما سوی ذلک صاع وکلھم قد عدل الحنطۃ بمثلیھا من التمر والشعیر فکان النظر علی ذلک اذ کانت صدقۃ الفطر صاعا من التمر والشعیر ان تکون من الحنطۃ مثل نصف ذلک وھو نصف صاع فھذا ھو النظر فی ھذا الباب ایضا وقد وافق ذلک ما جاءت بہ الآثار التی ذکرنا قبل ذلک نأخذ وھو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمھم اللہ تعالی **ترجمہ** پس یہہ جو کچھ ہم نے اس باب مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ تابعین رضوان اللہ تعالے علیہم سے روایت کیا ہے یہہ سب اسی پر دلالت رکھتا ہے کہ صدقہ فطر گندم سے نصف صاع ہے اور ماسوی گندم سے ایک صاع اور جہانتک ہمارا خیال ہے ہمین معلوم نہین کہ صحابہ کرام اور تابعین رحمہم اللہ مین سے کسی سے اس کے خلاف روایت کیا گیا ہو لہذا کسی کو جائز نہین کہ ان آثار سے اختلاف کرے کیونکہ اس صورت مین یہہ تمام آثار اجماع صحابہ وتابعین کا حکم رکھتے ہین اب رہا نظر وقیاس سو وہ بھی اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ اس مین توسب کا اتفاق ہے کہ کہجور اور جو سے صدقہ فطر ایک ہی صاع ہے اور گندم کی مقدار مین اختلاف ہی تو اب ہم اس امر پر نظر ڈالتے ہین کہ دیگر صدقات مین کہجور اور جو کے عوض گندم کس مقدار مین دیے جاتی ہین چنانچہ کفارات ایمان مین یہہ امر باتفاق ثابت ہی کہ کفارہ مین ان تمام چیزون سے ادا کرنا جائز ہے البتہ مقدار مین اختلاف ہے ایک گروہ کہتا ہے کہ کہجور اور جو سے کفارہ مین نصف صاع ہے اور گندم سے ایک مد یعنے ربع صاع اور باقی اہل علم فرماتے ہین کہ گندم سے کفارہ مین نصف ہی اور ماسوای گندم سے ایک صاع بہرکیف گندم کے درمیان دونون نے تفریق کی اور گندم کو کفارہ مین اور چیزون کی نسبت قیمت مین المضاعف قرار دیا اسی قیاس پر صدقہ فطر کا حکم ہے کہ کہجور اور جو سے ایک صاع ہو اور گندم سے نصف صاع یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق نظر وقیاس کے اور اسی سے موافقت رکھتے ہین آثار مذکورہ انہین سے ہم اخذ کرتے ہین اور یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

باب وزن الصاع کم ھو

صاع کے وزن کے بیان مین کہ وہ کسقدر ہے

حدثنا ابن ابی عمران قال ثنا محمد بن شجاع وسلیمان بن بکار واحمد بن منصور الرمادی قالوا ثنا یعلی بن عبید عن موسی الجھنی عن مجاھد قال دخلنا علی عائشۃ رض فاستسقی بعضنا فاتی بعس قالت عائشۃ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل بمثل ھذا قال مجاھد فحزرتہ فیما احزر ثمانیۃ ارطال تسعۃ ارطال عشرۃ ارطال **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن شجاع، سلیمان بن بکار اور احمد بن منصور الرمادی نے تینون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعلے بن عبید نے وہ روایت کرتے ہین موسی الجہنی سے وہ مجاہد سے کہا ہم لوگ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ہم مین سے بعض نے پانی مانگا تو ایک کہلڑ مین پانی لایا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسیقدر پانی سے غسل کیا کرتے تھے مجاہد بیان کرتے ہین کہ مین نے اس کا اندازہ آٹھ نو یا دس رطل پانی کی

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ اِلٰی اَنَّ وَزْنَ الصَّاعِ ثَمَانِيَةُ اَرْطَالٍ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا لَمْ يَشُكَّ مُجَاهِدٌ فِی الثَّمَانِيَةِ وَاِنَّمَا شَكَّ فِيْمَا فَوْقَهَا فَثَبَتَتِ الثَّمَانِيَةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَانْتَفٰی مَا فَوْقَهَا وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْحَنِيْفَةَ **وَخَالَفَهُمْ** فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا وَزْنُهٗ خَمْسَةُ اَرْطَالٍ وَثُلُثُ رِطْلٍ وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ اَبُوْيُوْسُفَ وَقَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَاعٌ وَنِصْفٌ

قول اہل العلم

امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں کہ صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے اور احتجاج اس حدیث سے کیا ہے اور کہا ہے کہ مجاہد کو شک صاع کے آٹھ رطل ہونے میں نہیں بلکہ شک نو یا دس رطل ہونے میں تھا لہٰذا اس حدیث میں سے صاع کا آٹھ رطل ہونا ثابت ہوا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اسی قول کیطرف گئے ہیں اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ صاع کا وزن پانچ رطل اور ایک ثلث ہے امام ابویوسف اسی قول کیطرف گئے ہیں اور فرمایا ہے کہ وہ جس پیالہ سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم غسل کیا کرتے تھے وہ ڈیڑھ صاع کا تھا **وَذَكَرُوْا** فِیْ ذٰلِكَ مَا

۵۲ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَهُوَ الْفَرَقُ **ترجمہ** ان کی دلیل یہ حدیثیں ہیں حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زائدہ نے وہ روایت کرتے ہیں جعفر بن برقان سے وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رض سے فرمایا میں اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کیا کرتے تھے اور وہ کٹھلہ ہے

۵۳ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا میں اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہی پیالہ سے جسے کٹھلہ کہتے ہیں غسل کیا کرتے تھے

۵۴ **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعبدالرحمن المقری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن شہاب نے پھر ان کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **قَالُوْا** فَلَمَّا ثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِیْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَهِیَ مِنَ الْفَرَقِ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ اَصْوُعٍ كَانَ مَا يَغْتَسِلُ بِهٖ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاعًا وَنِصْفًا فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةَ اَرْطَالٍ كَانَ الصَّاعُ ثُلُثَيْهَا وَهُوَ خَمْسَةُ اَرْطَالٍ وَثُلُثُ رِطْلٍ وَهٰذَا قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَيْضًا **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی اَنَّ حَدِيْثَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اِنَّمَا فِيْهِ ذِكْرُ الْفَرَقِ الَّذِیْ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ لَمْ تَذْكُرْ مِقْدَارَ الْمَاءِ الَّذِیْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْهِ هَلْ هُوَ مِلْؤُهٗ اَوْ اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَهِیَ بِمِلْئِهٖ وَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَهِیَ بِاَقَلَّ مِنْ مِلْئِهٖ مِمَّا هُوَ صَاعَانِ فَيَكُوْنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مُغْتَسِلًا بِصَاعٍ مِنْ مَاءٍ فَيَكُوْنُ مَعْنٰی هٰذَا الْحَدِيْثِ مُوَافِقًا لِمَعَانِی الْاَحَادِيْثِ الَّتِیْ رُوِيَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَغْتَسِلُ بِصَاعٍ **ترجمہ** باقی اہل علم بیان کرتے ہیں کہ جب اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جس پیالہ سے غسل کیا کرتے تھے وہ کٹھلہ تھا اور

کہشلہ تین صاع کا ہوتا ہے تو ثابت ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ڈیڑہ صاع سے غسل کیا
کرتے تہے اور جب ہر ایک کے غسل کی مقدار ڈیڑہ صاع یعنے آٹہہ رطل ہوئی تو ثابت ہوا کہ صاع پانچ رطل اور ایک ثلث کا ہوا
یہی اہل مدینہ کا ہی قول ہے مگر اس کے جواب مین قائلین قول کہسکتے ہین کہ حدیث عروہ مین جو اونہون نے حضرت عائشہ
صدیقہ رضؓ سے روایت کی ہے صرف اسی امر کا ذکر ہے کہ جس برتن سے حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
غسل کیا کرتے تہے وہ ایک کہشلہ تہا اور اس کا کچہہ ذکر نہین کہ پانی اوس مین کتنا لیا جاتا تہا بہر کر یا کچہہ کم پس محتمل ہے کہ حضرت
عائشہ صدیقہ رضؓ اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اوس سے بہر کر غسل کرتے ہون اور محتمل ہے کہ اوس سے کم مین اور وہ
دو صاع ہین پس اس اخیر احتمال کی بنا پر وہ حدیثین بہی اس سے موافق ہو جاتی ہین جنمین مذکور ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ
۵۵ علیہ وسلم ایک صاع سے غسل کیا کرتے تہے فَاِنَّہٗ قَدْ رُوِیَ عَنْہُ فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا فَہْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ اَصْبَہَانِیِّ
قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ سُلَیْمٰنَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ صَفِیَّۃَ بِنْتِ شَیْبَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رضؓ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَیَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ترجمہ چنانچہ اس کے متعلق یہ احادیث روایت کی گئی ہین حدیث بیان
کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید بن الاصبہانی نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحیم بن سلیمان نے وہ روایت
کرتے ہین حجاج سے وہ ابراہیم سے وہ صفیہ بنت شیبہ سے وہ عائشہ رضؓ سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو
۵۶ کیا کرتے تہے اور ایک صاع سے غسل حَدَّثَنَا فَہْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے وہ عروہ سے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا
۵۷ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل سابق کے حَدَّثَنَا فَہْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ
مُسْلِمٍ یَعْنِی الْمُلَائِیَّ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رضؓ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے وہ روایت
کرتے ہین مسلم یعنے الملائی سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک
۵۸ صاع سے غسل کیا کرتے تہے حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ہُدْبَۃُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ہَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ صَفِیَّۃَ بِنْتِ
شَیْبَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْتَسِلُ بِقَدْرِ الصَّاعِ وَیَتَوَضَّأُ بِقَدْرِ الْمُدِّ ترجمہ حدیث بیان
کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہدبہ بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے وہ روایت کرتے
ہین قتادہ سے وہ صفیہ بنت شیبہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل
۵۹ کیا کرتے تہے اور ایک مد سے وضو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا اَبَانُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ صَفِیَّۃَ بِنْتِ شَیْبَۃَ
عَنْ عَائِشَۃَ رضؓ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَیَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابان نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ
صفیہ بنت شیبہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے غسل کیا کرتے تہے
۶۰ اور ایک مد سے وضو حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَہَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ
غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ بِالْمُدِّ وَنَحْوِہٖ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوہاب بن عطا

نے وہ روایت کرتے ہین سعید سے وہ قتادہ سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اسکے اونہون نے
بیان کیا ہے کہ وضو آپ ایک مُدّ یا تقریبًا ایک مُدّ سے کیا کرتے تھے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا ۱۱۱
اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ مُبَارَكِ بْنِ فُضَالَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي اُمِّي عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن العباس بن الربیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک بن فضالہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے والدہ نے وہ روایت کرتے
ہین معاذہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رض سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُدّ سے وضو کیا کرتے تھے اور ایک
صاع سے غسل حَدَّثَنَا اَبُو اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ عُتْبَةَ ابْنِ اَبِي حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ۱۱۲
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ سَأَلْنَا اَنَسًا عَنِ الْوُضُوءِ الَّذِي يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ الْمَاءِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَوَضَّأُ مِنْ مُدٍّ فَيَسْبِغُ الْوُضُوءَ وَعَسَى اَنْ يَفْضُلَ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ كَمْ يَكْفِي مِنَ الْمَاءِ قَالَ الصَّاعُ
فَسَأَلْتُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الصَّاعَ قَالَ نَعَمْ مَعَ الْمُدِّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے حیوۃ بن شریح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بقیہ نے وہ روایت کرتے ہین عتبہ بن ابی حکیم سے
کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن عبداللہ بن جبیر بن عتیک نے کہا ہم نے انس رضی اللہ تعالے عنہ سے پوچھا کہ ایک
شخص کو وضو کے لئے کسقدر پانی کافی ہے تو اونہون نے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُدّ مین اچھی طرح
سے وضو کیا کرتے تھے اور کبھی پانی بچ بھی رہتا تھا کہا اور ہم نے اون سے دریافت کیا کہ اور غسل جنابت کیلئے کسقدر پانی کافی
ہے فرمایا ایک صاع مین نے پوچھا کہ اس صاع کا ذکر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا ہے فرمایا ہان اور مُدّ کا بھی حَدَّثَنَا ۱۱۳
رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہین یزید بن ابی زیاد سے وہ سالم بن
ابی الجعد سے وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُدّ سے وضو کیا
کرتے تھے اور ایک صاع سے غسل حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا بِشْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُو رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ ۱۱۴
مَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَسِّلُهُ الصَّاعُ مِنَ الْمَاءِ وَيُوَضِّئُهُ الْمُدُّ مِنَ الْمَاءِ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابو ریحانہ نے وہ روایت کرتے ہین سفینہ مولی ام سلمہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع
پانی سے غسل کیا کرتے تھے اور ایک مُدّ پانی سے وضو فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ
بِصَاعٍ وَلَيْسَ فِيهَا مِقْدَارُ وَزْنِ الصَّاعِ كَمْ هُوَ وَفِي حَدِيثِ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رض ذِكْرُ وَزْنِ مَا كَانَ يَغْتَسِلُ بِهِ وَهُوَ ثَمَانِيَةُ
اَرْطَالٍ وَفِي حَدِيثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ هُوَ
الْفَرَقُ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ مَا كَانَا يَغْتَسِلَانِ بِهِ خَاصَّةً وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِي كَانَا يَغْتَسِلَانِ بِهِ
وَفِي الْآثَارِ الْاُخَرِ ذِكْرُ مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِي كَانَ يَغْتَسِلُ بِهِ وَاَنَّهُ كَانَ صَاعًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ لَمَّا صَحَّحَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ وَجُمِعَتْ
وَكُشِفَتْ مَعَانِيهَا اَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اِنَاءٍ هُوَ الْفَرَقُ وَبِصَاعٍ وَزْنُهُ ثَمَانِيَةُ اَرْطَالٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُو حَنِيفَةَ

وَقُلْ قَالَ بِذٰلِكَ اَيْضًا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَقُلْ رُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَيْضًا مَا دَلَّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى ترجمہ پس
ان آثار مین ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے غسل کیا کرتے تہے اوران مین اس امر کا کچہہ ذکر نہین کہ
صاع کا وزن کتنا تہا ہان مجاہد کی حدیث من ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم آٹہہ رطل پانی سے غسل کیا کرتے
تہے اور عروہ نے جو حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت کی ہے اوس مین خاصکر اس کا ذکر ہے کہ حضرت عائشہ
صدیقہ رض اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن یعنے کٹھلے سے غسل کیا کرتے تہے اور پانی کی مقدار کا اس حدیث
مین ہی کچہہ ذکر نہین کہ کتنا ہوتا تہا اور دوسرے آثار مین مذکور ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے غسل کیا
کرتے تہے پس جب ان تمام آثار کو جمع کرکے ایک دوسرے کے معنے پر نظر ڈالی جاتی ہے تو ثابت ہوتا ہے کہ آپ ایک صاع
سے اور اوس برتن یعنے کٹھلے سے غسل کیا کرتے تہے جس میں آٹہہ رطل پانی سماتا تہا تو اس سے وہی قول ثابت ہوا جس کیطرف
امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ گئے ہین یہی امام محمد رحمہ اللہ کا بہی قول ہے اور انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے جو کچہہ روایت
۵۱۵ کیا گیا ہے وہ بہی اس پر دلالت رکہتا ہے حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَهُوَ
رَطْلَانِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد الحمید الحمانی نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے شریک نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عیسی سے وہ ابن جبیر سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ
۵۱۶ عنہ سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُد سے وضو کیا کرتے تہے اور وہ ایک رطل تہا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ
بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ جُبَيْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِرَطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عیسے سے وہ عبد اللہ بن جبیر
سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم دو رطل سے وضو کیا کرتے تہے اور ایک
صاع سے غسل فَهٰذَا اَنَسٌ قَدْ اَخْبَرَ اَنَّ مُدَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَطْلَانِ وَالصَّاعُ اَرْبَعَةُ اَمْدَادٍ
فَاِذَا ثَبَتَ اَنَّ الْمُدَّ رَطْلَانِ ثَبَتَ اَنَّ الصَّاعَ ثَمَانِيَةُ اَرْطَالٍ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ
هٰذَا ترجمہ پس انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا مُد دو رطل کا تہا
اور صاع چار مُد کا ہوتا ہے پس جب ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا مُد دو رطل کا تہا تو ثابت ہوا کہ آپ کا
صاع آٹہہ رطل کا تہا اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ انس بن مالک رض سے اس کے خلاف بہی روایت کیا گیا ہے ۔
۵۱۷ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ
سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَكُّوْكِ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ ترجمہ جیسا کہ
اس روایت میں ہے حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید الطیالسی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبیر نے اونہون نے سُنی انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ
عنہ سے فرماتے تہے کہ نبی کریم اللہ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو کیا کرتے تہے اور پانچ مکوک سے غسل قَالَ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ
يُخَالِفُ الْحَدِيْثَ الْاَوَّلَ قِيْلَ لَهٗ مَا فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا خِلَافٌ لَهٗ لِاَنَّ حَدِيْثَ شَرِيْكٍ اِنَّمَا فِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَكَذٰوَاقَفَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِىْ حَكِيْمٍ فَرَوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ نَحْوًا مِنْ
ذٰلِكَ فَلَمَّا رَوٰى شُعْبَةُ مَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ اِحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِالْمَكُّوْكِ الْمُدَّ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ
الْمُدَّ مَكُّوْكًا فَيَكُوْنُ الَّذِىْ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِهٖ مُدًّا وَيَكُوْنُ الَّذِىْ يَغْتَسِلُ بِهٖ خَمْسَةَ مَكَاكِىَّ يَغْتَسِلُ بِاَرْبَعَةٍ مِنْهَا وَهِىَ
اَرْبَعَةُ اَمْدَادٍ وَهِىَ صَاعٌ وَيَتَوَضَّأُ بِاٰخَرَ وَهُوَ مُدٌّ فَجَمَعَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا كَانَ يَتَوَضَّأُ بِهٖ لِلْجَنَابَةِ وَمَا كَانَ يَغْتَسِلُ
بِهٖ لَهَا وَاَفْرَدَ فِىْ حَدِيْثِ عُتْبَةَ مَا كَانَ يَغْتَسِلُ بِهٖ لَهَا خَاصَّةً دُوْنَ مَا كَانَ يَتَوَضَّأُ بِهٖ وَاِنَّ ذٰلِكَ الْوُضُوْءَ لَهَا اَيْضًا
وَسَمِعْتُ ابْنَ اَبِىْ عِمْرَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ الثَّلْجِىِّ يَقُوْلُ اِنَّمَا قَدَّرُوا الصَّاعَ عَلٰى وَزْنِ مَا يَعْتَدِلُ كَيْلُهٗ وَوَزْنُهٗ مِنَ الْمَاشِ
وَالزَّبِيْبِ وَالْعَدَسِ فَاِنَّهٗ يُقَالُ اِنَّ كَيْلَ ذٰلِكَ وَوَزْنَهٗ سَوَاءٌ۔ **ترجمہ** پس معترض کہسکتا ہے کہ انس بن مالک رض کی یہہ حدیث
مین حدیث اول کے خلاف ہی تو اس کا جواب دیا جایگا کہ ہمارے نزدیک تو اس حدیث مین حدیث اول کے خلاف نہیں
کیونکہ شریک کی روایت مین ہے کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُد سے وضو کیا کرتے تہی اسی کے موافق عتبہ بن ابی حکیم
نے عبداللہ بن جبیر سے روایت کیا ہے ہمذا شعبہ جو عبداللہ بن جبیر سے مکوک کا لفظ روایت کیا ہے سو محتمل ہے کہ اس سے
اونکی مراد مُد ہو کیونکہ مکوک کا اطلاق مُد پر ہی کیا جاتا ہے پس اس روایت کے مطابق ہی ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم ایک مُد سے وضو کیا کرتے تہی اور یہہ جو مذکور ہوا کہ او پانچ مکوک سی آپ غسل کیا کرتے تہی سو اس کے معنے یہہ ہیں
کہ اون مین سے چار مکوک سی غسل کرتے تہی تو یہہ ہی چار مد ہوی یعنے ایک صاع پہر باقی ایک مُد سے وضو کر لیتے تہے
پس اس حدیث مین غسل جنابت کے ساتہہ وضو کو ہی جمع کر لیا ہے اور حدیث عتبہ مین صرف غسل جنابت کا ذکر کیا
ہے اور وضو کا نہین اور ابن ابی عمران کو مین نے بیان کرتے ہوئے سُنا کہ ابن الثلجی بیان کیا کرتے تہی کہ صاع کا وزن
تولا گیا تو اوس ماپ ماش مسور اور زبیب برابر اوترا چنانچہ اس بنا پر کہا جاتا ہے کہ اس کا ماپ اور وزن برابر ہے ۵۱۸
حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عِمْرَانَ قَالَ اَنَا عَلِىُّ بْنُ صَالِحٍ وَبِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ جَمِيْعًا عَنْ اَبِىْ يُوْسُفَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَخْرَجَ اِلَىَّ
مَنْ اَثِقُ بِهٖ صَاعًا فَقَالَ هٰذَا صَاعُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّرْتُهٗ فَوَجَدْتُهٗ خَمْسَةَ اَرْطَالٍ وَثُلُثَ رِطْلٍ وَسَمِعْتُ
ابْنَ اَبِىْ عِمْرَانَ يَقُوْلُ يُقَالُ اِنَّ الَّذِىْ اَخْرَجَ هٰذَا لِاَبِىْ يُوْسُفَ هُوَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَسَمِعْتُ اَبَا خَازِمٍ يَذْكُرُ اَنَّ مَالِكًا سُئِلَ
عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ تَحَرِّىْ عَبْدِ الْمَلِكِ لِصَاعِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَاَنَّ مَالِكًا لَمَّا ثَبَتَ عِنْدَهٗ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ تَحَرّٰى فِىْ ذٰلِكَ مِنْ
صَاعِ عُمَرَ وَصَاعُ عُمَرَ صَاعُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قُدِّرَ صَاعُ عُمَرَ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ۔ **ترجمہ** حدیث بیان
ہم سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن صالح اور بشر بن الولید نے دونون روایت کرتے ہین امام ابو
یوسف سے فرمایا جب مین مدینہ طیبہ گیا تو بعض معتمدین نے جن پر مجہے اعتماد اور بہروسہ تہا ایک صاع نکال کر دکہایا اور
کہا یہہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صاع ہے مین نے اوس کا اندازہ کیا تو پانچ رطل اور ایک ثلث پایا ابن ابی عمران بیان
کرتے ہین کہ یہہ بعض معتمدین جنہون نے امام ابو یوسف کو یہہ صاع نکال کر دکہلایا مالک بن انس رح تہی اور ابو حازم کو مین نے
بیان کرتے ہوئے سُنا کہ جب مالک بن انس رح سے اس صاع کے متعلق دریافت کیا گیا تو اونہون نے بیان کیا کہ یہہ صاع عبد
الملک کا اندازہ کیا ہوا ہے جس کا اونہون نے حضرت عمر فاروق رض کے صاع سے اندازہ کیا تہا سو اب اگر امام مالک رح کے نزدیک
ثابت ہوا کہ وہ صاع عبدالملک کا اندازہ کیا ہوا تہا اور اونہون نے حضرت عمر فاروق رض کے صاع سے اندازہ کیا تہا اور حضرت
عمر فاروق رض کا صاع نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صاع تہا تو ہم کہتے ہین کہ حضرت عمر فاروق رض کا صاع مذکورہ بالا وزن سے

۵۱۹ زائد پر وزن کیا گیا ہے **فحدثنا** احمد بن داؤد قال ثنا یعقوب بن حمید قال ثنا وکیع عن علی بن صالح عن
ابی اسحٰق عن موسی بن طلحۃ قال الحجاجی صاع عمر بن الخطاب **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے
کہا حدیث بیان ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے وہ روایت کرتے ہین علی بن صالح سے
۵۲۰ وہ ابواسحٰق سے وہ موسی بن طلحہ سے کہا حضرت عمر فاروق رض کا صاع حجاجی تہا **حدثنا** احمد قال ثنا یعقوب قال
ثنا وکیع عن ابیہ عن مغیرۃ عن ابراھیم قال عیرنا صاع عمر فوجدناہ حجاجیا والحجاجی عندھم ثمانیۃ ارطال
بالبغدادی **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب نے کہا حدیث بیان کی
ہم وکیع نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ مغیرہ سے وہ ابراہیم سے کہا ہم نے حضرت عمر فاروق کا صاع کا وزن
۵۲۱ لیا تو وہ حجاجی صاع نکلا اور حجاجی آٹہہ رطل بغداد کا ہوتا ہے **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا سفیان بن بشر الکوفی
قال ثنا شریک عن مغیرۃ وعبیدۃ عن ابراھیم قال وضع الحجاج قفیزہ علی صاع عمر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم
سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن بشر الکوفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے وہ روایت کرتے
ہین مغیرہ اور عبیدہ سے وہ ابراہیم نخعی سے کہا حجاج نے اپنا قفیز حضرت عمر فاروق کے صاع پر مقرر کیا تہا۔ **فھذا**
اولی مما ذکرہ مالک من تحری عبد الملک لان التحری لیس معہ حقیقۃ وما ذکرہ ابراھیم وموسی بن طلحۃ من العیار
معہ حقیقۃ فھذا اولی وباللہ التوفیق واخر کتاب الزکوۃ **ترجمہ** پس یہہ حجاج جو حضرت عمر فاروق رض کے صاع کا
اپنے قفیز وزن کیا تو یہہ عبد الملک کی تحری سے اولی وانسب ہے کیونکہ تحری یعنے صرف اندازہ کرنے سے حقیقت شی تو نہین
معلوم ہو جاتی اسیطرح موسی بن طلحہ اور ابراہیم نخعی رحمہم اللہ نے جو بیان کیا ہے وہ تو حضرت عمر فاروق رض کے صاع کا حقیقی
وزن ظاہر کرتا ہے لہذا یہہ زیادہ قابل عمل ہے وباللہ التوفیق زکوۃ کا

کتاب الصیام

روزون کے احکام کے بیان مین۔

باب الوقت الذی یحرم فیہ الطعام علی الصیام

باب اوس وقت کے بیان میں جس وقت سے روزہ مین کہانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔

۵۱ حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا روح بن عبادۃ قال ثنا حماد عن عاصم بن بھدلۃ عن زر بن حبیش قال تسحرت
ثم انطلقت الی المسجد فمررت بمنزل حذیفۃ فدخلت علیہ فامر بلقحۃ فحلبت وبقدر فسخنت ثم قال کل فقلت
انی ارید الصوم قال وانا ارید الصوم قال فاکلنا ثم شربنا ثم اتینا المسجد فاقیمت الصلوۃ قال ھکذا فعل بی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او صنعت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت بعد الصبح قال بعد الصبح غیر ان الشمس
لم تطلع **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے حماد بن نے وہ روایت کرتے ہین عاصم بن بہدلہ سے وہ زر بن حبیش رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا مین سحری کر کے
مسجد روانہ ہوا راستہ مین حذیفہ رض کے مکان کے پاس سے گذرا تو مین اون کے پاس چلا گیا اونہون نے اونٹنی کے دودھ
کے لیے کہا تو مینے دودھ دوھا پھر ہانڈی گرم کرنے کے لئے کہا تو مین نے ہانڈی گرم کر دی پھر کہا کہا و مین نے کہا مین
روزہ رکھنے کا ارادہ رکہتا ہون کہا مین ہی تو روزہ رکہنے کا ارادہ رکہتا ہون چنانچہ ہم نے کہایا پیا پھر ہم مسجد آئے تو نماز

شروع ہوگئی تھی کہا ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ کیا کہا میں نے ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا میں نے کہا طلوع فجر کے بعد کہا ہاں طلوع فجر کے بعد اور طلوع شمس سے پہلے **قال** ابو جعفر ففی ھذا الحدیث عن حذیفۃ انہ اکل بعد طلوع الفجر وھو یرید الصوم ویحکی مثل ذلک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **وقد** جاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلاف ذلک فھو ما قد رویناہ عنہ فیما تقدم ذکرنا لہ فی کتابنا ھذا انہ قال ان بلالا ینادی بلیل فکلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم وانہ قال لا یمنعن احدکم اذان بلال من سحورہ فانہ انما یؤذن لینتبہ نائمکم ثم وصف الفجر بما قد وصفہ بہ فدل ذلک علی انہ ھو المانع للطعام والشراب وما سوی ذلک مما یمنع منہ الصائم **فھذہ** الآثار التی ذکرنا تخالفہ لحدیث حذیفۃ وقد یحتمل حدیث حذیفۃ عندنا واللہ اعلم ان یکون کان قبل نزول قولہ تعالی وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل

بیان المسئلۃ

امام جعفر طحاوی رہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ نے روزہ رکھنے کا ارادہ طلوع فجر کے بعد سحری کی اور پھر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی نقل کیا حالانکہ دوسری احادیث رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف وارد ہوئی ہیں یہہ حدیثیں ہم اپنی اس کتاب میں اوپر بیان کرچکے ہیں وہ یہہ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات رہی آذان کہا کرتے ہیں سو تم اسوقت کھایا پیا کرو یہانتک کہ ابن ام مکتوم آذان کہے اور فرمایا کہ بلال کی آذان تم میں سے کسی کو سحری کرنے سے باز نہ رکھے کیونکہ وہ اسلئے آذان دیتے ہیں کہ تم میں سے سونے والے بیدار ہوجائیں . . . . اس کے بعد آپنے طلوع فجر کا بیان کیا ہے پس یہہ حدیث دلالت رکھتی ہے کہ کھانا پینا وغیرہ جو روزدار کیلئے منع ہے طلوع فجر کے بعد سے منع ہو جاتا ہے پس یہہ تمام آثار حدیث حذیفہ سے مختلف واقع ہوی ہیں اس کے علاوہ محتمل ہے کہ حدیث حذیفہ واقعہ آیہ کلوا واشربوا الآیہ کے نزول سے قبل کا ہے

٥٢ **فانہ** حدثنا احمد بن داود بن موسی قال ثنا اسمعیل ابن سالم قال ثنا ھشیم قال انا حصین ومجالد عن الشعبی قال انا عدی بن حاتم قال لما نزلت ھذہ الآیۃ وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود عمدت الی عقالین احدھما اسود والآخر ابیض فجعلت انظر الیھما فلا یتبین لی الابیض من الاسود فلما اصبحت غدوت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ بالذی صنعت فقال ان وسادک لعریض انما ذلک بیاض النھار وسواد اللیل **ترجمہ** کیونکہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد ابن موسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن سالم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو حصین اور مجالد نے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے کہا خبر دی ہم کو عدی بن حاتم نے کہ جب آیہ کریم کلوا واشربوا الآیہ نازل ہوی تو میں نے دو رسیّاں اپنے پاس رکھیں ایک سیاہ اور ایک سفید اور ان میں دیکھتا رہا مگر سفید اسی اسود سے تمیز نہ معلوم ہوی صبح کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی خبر کی فرمایا تمہارا تکیہ بہت دراز ہے خیط الابیض و خیط الاسود سے فجر اور رات کی سفیدی سیاہی مراد ہے

٥٣ **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج بن المنھال قال ثنا ھشیم قال ثنا حصین بن عبد الرحمن عن الشعبی عن عدی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حصین بن عبد الرحمن نے

۵۷ وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ عدی بن حاتم سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدّثنا
محمد قال ثنا یوسف ابن عدی قال ثنا عبد اللہ بن ادریس الاودی عن حصین فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ
۵۸ بن ادریس الاودی نے وہ روایت کرتے ہیں حصین سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدّثنا
ابن ابی داؤد قال ثنا المقدمی قال ثنا الفضیل بن سلیمن عن ابی حازم عن سھل بن سعد الساعدی قال لما انزلت
وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود جعل الرجل یاخذ خیطا ابیض وخیطا اسود
فیضعھما تحت وسادۃ فینظر متی یستبینھما فیترک الطعام قال فبین اللہ عز وجل ذلک ونزلت من الفجر ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضیل بن سلیمان نے
وہ روایت کرتے ہیں ابو حازم سے وہ سہل بن سعد الساعدی رض سے فرمایا جب آیہ کلوا واشربوا الآیہ نازل ہوئی تو لوگ سفید
اور سیاہ دہاگا سرانے رکھہ لیتے اور اوسے دیکھتے رہتے کہ جب وہ ایک دوسرے سے متمیز ہون تو کہانا پینا ترک کرین تو اللہ
تعالےٰ نے من الفجر نازل کرکے بیان کردیا کہ ابیض واسود سے فجر مراد ہے فلمّا کان حکم ھذہ الآیۃ قد کان اشکل علی
اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی بین اللہ عز وجل لھم من ذلک ما بین وحتی انزل من الفجر بعد ما قد کان
انزل حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود فکان الحکم ان یاکلوا ویشربوا حتی یتبین ذلک لھم حتی نسخ
اللہ عز وجل بقولہ من الفجر علی ما ذکرنا ما ذکرناہ سھل فی حدیثہ واحتمل ان یکون ما روی حذیفۃ من
ذلک عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان قبل نزول تلک الآیۃ فلما انزل اللہ عز وجل تلک الآیۃ احکم ذلک
ورد الحکم الی ما بین فیھا ترجمہ پس جب اس آیت کا حکم اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر مشتبہ ہوا یہانتک کہ اللہ
تعالےٰ نے من الفجر نازل کرکے اوسے واضح کردیا تو اوس سے پہلے وہی حکم تھا جیسا کہ لوگ سمجھے ہوئے تھے یہانتک کہ اللہ تعالےٰ
من الفجر نازل کرکے اوسے منسوخ کیا جیسا کہ سہل بن الساعدی نے بیان کیا ہے پس محتمل ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ
عنہ نے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اس آیت کے نزول سے قبل کا واقع ہے یہانتک کہ اللہ تعالےٰ
۵۹ نے یہہ آیت نازل کرکے اس حکم کو محکم کیا وقد روی عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایضا فی ذلک ما حدثنا ابو
امیۃ قال ثنا ابو نعیم والخضر بن محمد بن شجاع قالا ثنا ملازم بن عمرو قال ثنا عبد اللہ بن بدر السحیمی قال حدثنی
جدی قیس بن طلق قال حدثنی ابی ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال کلوا واشربوا ولا یھیدنکم الساطع المصعد
کلوا واشربوا حتی یعترض لکم الاحمر واشار بیدہ واعرضھا ترجمہ اس کے علاوہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم اور خضر بن محمد بن شجاع نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ
بن بدر سحیمی نے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے جد قیس بن طلق نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے میرے والد نے کہ نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا پیا کرو اور یہہ آسمان پر اوپر کو چڑھنے والی سفیدی (یعنے صبح کاذب) تمہین کہانے پینے سے
نروکے یہانتک کہ یہہ سرخی مارتی ہوئی سفیدی ہاتھہ سے اشارہ کرکے فرمایا کہ اس طرح آسمان کے کنارون پر پہیل جائے
فلا یجب ترک آیۃ من کتاب اللہ تعالےٰ نصا واحادیث عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم متواترۃ قد تلقتھا الامۃ
وعملت بھا من لدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی الیوم الی حدیث قد یجوز ان یکون منسوخا ما ذکرناہ

اللہ علیہ وسلم کان یتوضأ بالمد وقد وافقہ علی ذلک عتبۃ بن ابی حکیم فروی عن عبد اللہ بن جبیر نحوا من
ذلک فلما روی شعبۃ ما ذکرنا عن عبد اللہ بن جبیر احتمل ان یکون اراد بالمکوک المد لانہم کانوا یسمون
المد مکوکا فیکون الذی کان یتوضأ بہ مدا ویکون الذی یغتسل بہ خمسۃ مکاکی یغتسل باربعۃ منہا وھی
اربعۃ امداد وھی صاع ویتوضأ بآخر وھو مد فجمع فی ھذا الحدیث ما کان یتوضأ بہ للصلاۃ وما کان یغتسل
بہ لہا وافرد فی حدیث عتبۃ ما کان یغتسل بہ لہا خاصۃ دون ما کان یتوضأ بہ وان ذلک الوضوء لہا ایضا
وسمعت ابن ابی عمران یقول سمعت ابن الثلجی یقول انما قدر الصاع علی وزن ما یعتدل کیلہ ووزنہ من الماش
والزبیب والعدس فانہ یقال ان کیل ذلک ووزنہ سواء۔ ترجمہ پس معترض کہسکتا ہے کہ انس بن مالک رض کی یہہ حدیث
مین حدیث اول کے خلاف ہی تواس کا جواب دیا جایگا کہ ہمارے نزدیک تواس حدیث مین حدیث اول کے خلاف نہیں
کیونکہ شریک کی روایت مین ہے کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو کیا کرتے تہی اسی کے موافق عتبہ بن ابی حکیم
نے عبد اللہ بن جبیر سے روایت کیا ہے بہذا شعبہ نے جو عبد اللہ بن جبیر سے مکوک کا لفظ روایت کیا ہے سو محتمل ہے کہ اس سے
اونکی مراد مد ہو کیونکہ مکوک کا اطلاق مد پر ہی کیا جاتا ہے پس اس روایت کے مطابق ہی ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو کیا کرتے تہی اور یہہ جو مذکور ہوا کہ او پانچ مکوک سی آپ غسل کیا کرتے تہی سو اس کے معنے یہہ ہیں
کہ اون مین سے چار مکوک سی غسل کرتے تہی تو یہہ ہی چار مد ہوی یعنے ایک صاع پہر باقی ایک مد سے وضو کر لیتے تہے
پس اس حدیث مین غسل جنابت کے ساتہہ وضو کو بہی جمع کر لیا ہے اور حدیث عتبہ مین صرف غسل جنابت کا ذکر کیا
ہے اور وضو کا نہین اور ابن ابی عمران کو مین نے بیان کرتے ہوئے سنا کہ ابن الثلجی بیان کیا کرتے تہی کہ صاع کا وزن
تولا گیا تو اوس ماپ ماش مسور اور زبیب برابر اوترا چنانچہ اس بنا پر کہا جاتا ہے کہ اس کا ماپ اور وزن برابر ہے
۵۱۸ حدثنا ابن ابی عمران قال انا علی ابن صالح وبشر بن الولید جمیعا عن ابی یوسف قال قدمت المدینۃ فاخرج الی
من اثق بہ صاعا فقال ھذا صاع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقدرتہ فوجدتہ خمسۃ ارطال وثلث رطل وسمعت
ابن ابی عمران یقول یقال ان الذی اخرج ھذا لابی یوسف ھو مالک بن انس وسمعت ابا حازم یذکر ان مالکا سئل
عن ذلک فقال ھو تحری عبد الملک لصاع عمر بن الخطاب فکان مالکا لما ثبت عندہ ان عبد الملک تحری ذلک من
صاع عمر رض وصاع عمر رض صاع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد قدر صاع عمر علی خلاف ذلک۔ ترجمہ حدیث بیان
ہم سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن صالح اور بشر بن الولید نے دونون روایت کرتے ہین امام ابو
یوسف رح سے فرمایا جب مین مدینہ طیبہ گیا تو بعض متعمدین نے جن پر مجھے اعتماد اور بہروسہ تہا ایک صاع نکال کر دکہایا اور
کہا یہہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صاع ہے مین نے اوس کا اندازہ کیا تو پانچ رطل اور ایک ثلث پایا ابن ابی عمران بیان
کرتے ہین کہ یہہ بعض متعمدین جنہون نے امام ابو یوسف کو یہہ صاع نکال کر دکہلایا مالک بن انس رض تہی اور ابوحازم کو مین نے
بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب مالک بن انس رح سے اس صاع کے متعلق دریافت کیا گیا تو اونہون نے بیان کیا کہ یہہ صاع عبد
الملک کا اندازہ کیا ہوا ہے جس کا اونہون نے حضرت عمر فاروق رض کے صاع سے اندازہ کیا تہا سو اب اگر امام مالک رح کے نزدیک
ثابت ہوا کہ وہ صاع عبد الملک کا اندازہ کیا ہوا تہا اور اونہون نے حضرت عمر فاروق رض کے صاع سے اندازہ کیا تہا اور حضرت
عمر فاروق رض کا صاع نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صاع تہا تو ہم کہتے ہین کہ حضرت عمر فاروق رض کا صاع مذکورہ بالا وزن سے

۵۱۹ زائد پر وزن کیا گیا ہے **حدثنا** احمد بن داؤد قال ثنا یعقوب بن حمید قال ثنا وکیع عن علی بن صالح عن ابی اسحق عن موسی بن طلحة قال الحجاجی صاع عمر بن الخطاب **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے وہ روایت کرتے ہین علی بن صالح سے وہ ابو اسحق سے وہ موسی بن طلحہ سے کہا حضرت عمر فاروق رض کا صاع حجاجی تہا

۵۲۰ **حدثنا** احمد قال ثنا یعقوب قال ثنا وکیع عن ابیه عن مغیرة عن ابراهیم قال عیرنا صاع عمر فوجدناه حجاجیا والحجاجی عندهم ثمانیة ارطال بالبغدادی **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب نے کہا حدیث بیان کی ہم وکیع نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ مغیرہ سے وہ ابراہیم سے کہا ہم نے حضرت عمر فاروق کا صاع کا وزن لیا تو وہ حجاجی صاع نکلا اور حجاجی آٹھ رطل بغداد کا ہوتا ہے

۵۲۱ **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا سفیان بن بشر الکوفی قال ثنا شریک عن مغیرة وعبیدة عن ابراهیم قال وضع الحجاج قفیزه علی صاع عمر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن بشر الکوفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے وہ روایت کرتے ہین مغیرہ اور عبیدہ سے وہ ابراہیم نخعی سے کہا حجاج نے اپنا قفیز حضرت عمر فاروق کے صاع پر مقرر کیا تہا۔ **فهذا** اولی مما ذکر مالک من تحری عبد الملك لان التحری لیس معه حقیقة وما ذکره ابراهیم وموسی بن طلحة من العیار معه حقیقة فهذا اولی وبالله التوفیق واخر کتاب الزکوة **ترجمہ** پس یہہ حجاج جو حضرت عمر فاروق رض کے صاع کا اپنے قفیز وزن کیا تو یہہ عبد الملک کی تحری سے اولی وانسب ہے کیونکہ تحری یعنے صرف اندازہ کرنے سے حقیقت شئی تو نہیں معلوم ہوجاتی اسیطرح موسی بن طلحہ اور ابراہیم نخعی رحمہم اللہ نے جو بیان کیا ہے وہ تو حضرت عمر فاروق رض کے صاع کا حقیقی وزن ظاہر کرتا ہے لہذا یہہ زیادہ قابل عمل ہے وباللہ التوفیق

كتاب الصيام

روزون کے احکام کے بیان ہین۔

باب الوقت الذی یحرم فیه الطعام علی الصیام

باب اوس وقت کے بیان ہیں جس وقت سے روزہ مین کہانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔

۵۲۲ حدثنا علی بن شیبة قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا حماد عن عاصم بن بهدلة عن زر بن حبیش قال تسحرت ثم انطلقت الی المسجد فمررت بمنزل حذیفة فدخلت علیه فامر بلقحة فحلبت وبقدر فسخنت ثم قال کل فقلت انی ارید الصوم قال وانا ارید الصوم قال فاکلنا ثم شربنا ثم اتینا المسجد فاقیمت الصلوة قال هکذا فعل بی رسول الله صلی الله علیه وسلم او صنعت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت بعد الصبح قال بعد الصبح غیر ان الشمس لم تطلع **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن نے وہ روایت کرتے ہین عاصم بن بہدلہ سے وہ زر بن حبیش رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا مین سحری کرکے مسجد روانہ ہوا راستہ مین حذیفہ رض کے مکان کے پاس سے گذرا تو مین اون کے پاس چلا گیا اونہون نے اونٹنی کے دودھ کے لیے کہا تو مین نے دودھ دوہا پھر ہانڈی گرم کرنے کے لئے کہا تو مین نے ہانڈی گرم کردی پھر کہا کہا و مین نے کہا مین روزہ رکہنے کا ارادہ رکہتا ہون کہا مین بہی تو روزہ رکہنے کا ارادہ رکہتا ہون چنانچہ ہم نے کہایا پیا پھر ہم مسجد آئے تو نماز

شروع ہوگئی تھی کہا ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ کہا یا کہا میں نے ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا میں نے کہا طلوع فجر کے بعد کہا ہاں طلوع فجر کے بعد اور طلوع شمس سے پہلے **قال** ابو جعفر ففي هذا الحديث عن حذيفة أنه أكل بعد طلوع الفجر وهو يريد الصوم ويحكي مثل ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **وقد** جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم خلاف ذلك فمنه ما قد رويناه عنه مما تقدم ذكرنا له في كتابنا هذا أنه قال إن بلالا ينادي بليل فكلوا واشربوا حتى ينادي ابن أم مكتوم وأنه قال لا يمنعن أحدكم أذان بلال من سحوره فإنه إنما يؤذن لينتبه نائمكم ثم وصف الفجر بما قد وصفه به فدل ذلك على أنه هو المانع للطعام والشراب وما سوى ذلك مما يمنع منه الصائم **فهذه** الآثار التي ذكرنا تخالف حديث حذيفة وقد يحتمل حديث حذيفة عندنا والله أعلم أن يكون كان قبل نزول قوله تعالى وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود من الفجر ثم أتموا الصيام إلى الليل

بیان المسئلة

امام جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ نے روزہ رکھنے کا ارادہ کیا طلوع فجر کے بعد سحری کی اور پھر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی نقل کیا حالانکہ دوسری احادیث رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف وارد ہوئی ہیں یہہ حدیثیں ہم اپنی اس کتاب میں اوپر بیان کر چکے ہیں وہ یہہ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات رہی آذان کہا کرتے ہیں سو تم اسوقت کہایا پیا کرو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم آذان کہے اور فرمایا کہ بلال کی آذان تم میں سے کسی کو سحری کرنے سے باز نہ رکھے کیونکہ وہ اسلئے آذان دیتے ہیں کہ تم میں سے سونے والے بیدار ہو جائیں . . . . اس کے بعد آپنے طلوع فجر کا بیان کیا ہے پس یہہ حدیث دلالت رکہتی ہے کہ کہانا پینا وغیرہ جو روزدار کیلئے منع ہے طلوع فجر کے بعد سے منع ہو جاتا ہے پس یہہ تمام آثار حدیث حذیفہ سے مختلف واقع ہوئی ہیں اس کے سوا وہ محتمل ہے کہ حدیث حذیفہ واقعہ آیہ کلوا واشربوا الآیہ کے نزول سے قبل کا ہے

۵۲ **فانه** حدثنا احمد بن داود بن موسى قال ثنا اسمعيل ابن سالم قال ثنا هشيم قال انا حصين ومجالد عن الشعبي قال انا عدي بن حاتم قال لما نزلت هذه الآية وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود عمدت إلى عقالين أحدهما أسود والآخر أبيض فجعلت أنظر إليهما فلا يتبين لي الأبيض من الأسود فلما أصبحت غدوت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته بالذي صنعت فقال إن وسادك لعريض إنما ذلك بياض النهار وسواد الليل **ترجمہ** کیونکہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد اور موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن سالم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو حصین اور مجاہد نے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے کہا خبر دی ہم کو عدی بن حاتم نے کہ جب آیہ کریم کلوا واشربوا آیہ نازل ہوئی تو میں نے دو رسیاں اپنے پاس رکہیں ایک سیاہ اور ایک سفید اور اونہیں دیکہتا رہا مگر سفید اسی اسود سے تمیز نہ معلوم ہوئی صبح کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی خبر کی فرمایا تمہارا تکیہ بہت دراز ہے خیط الابیض و خیط الاسود سے فجر اور رات کی سفیدی سیاہی مراد ہے

۵۳ **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا هشيم قال ثنا حصين بن عبد الرحمن عن الشعبي عن عدي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حصین بن عبد الرحمن نے

وہ روایت کرتے ہین شعبی سے وہ عدی بن حاتم سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ۵۷
محمد قال ثنا یوسف ابن عدی قال ثنا عبد اللہ بن ادریس الاودی عن حصین فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ
بن ادریس الاودی نے وہ روایت کرتے ہین حصین سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا ۵۸
ابن ابی داود قال ثنا المقدمی قال ثنا الفضیل بن سلیمن عن ابی حازم عن سهل بن سعد الساعدی قال لما نزلت
وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود جعل الرجل یاخذ خیطا ابیض وخیطا اسود
فیضعهما تحت وسادته فینظر متی یستبینهما فیترک الطعام قال فبین اللہ عز وجل ذلک ونزلت من الفجر ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضیل بن سلیمان نے
وہ روایت کرتے ہین ابو حازم سے وہ سہل بن سعد الساعدی رض سے فرمایا جب آیہ کلوا واشربوا آیہ نازل ہوئی تو لوگ سفید
اور سیاہ دہاگا سرانے رکھہ لیتے اور اونہین دیکھتے رہتے کہ جب وہ ایک دوسرے سے متمیز ہون تو کھانا پینا ترک کرین تو اللہ
تعالے نے من الفجر نازل کرکے بیان کردیا کہ ابیض واسود سے فجر مراد ہے **فلما** کان حکم هذه الایة قد کان اشکل علی
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بین اللہ عز وجل لهم من ذلک ما بین وحتی انزل من الفجر بعد ما قد کان
انزل حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود فکان الحکم ان یاکلوا ویشربوا حتی یتبین ذلک لهم حتی نسخ
اللہ عز وجل بقوله من الفجر علی ما ذکرنا فالذی بینه سهل فی حدیثه **واحتمل** ان یکون ما روی حذیفة من
ذلک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان قبل نزول تلک الایة فلما انزل اللہ عز وجل تلک الایة احکم ذلک
ورد الحکم الی ما بین فیها ترجمہ پس جب اس آیت کا حکم اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر مشتبہ ہوا یہانتک کہ اللہ
تعالے نے من الفجر نازل کرکے اوسے واضح کردیا تو اوس سے پہلے وہی حکم تہا جیسا کہ لوگ سمجھے ہوئے تہے یہانتک کہ اللہ تعالے
من الفجر نازل کرکے اوسے منسوخ کیا جیسا کہ سہل بن الساعدی نے بیان کیا ہے پس محتمل ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالے
عنہ نے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اس آیت کے نزول سے قبل کا واقع ہے یہانتک کہ اللہ تعالے
نے یہہ آیت نازل کرکے اس حکم کو محکم کیا **وقد** روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضا فی ذلک ما حدثنا ابو ۵۹
امیة قال ثنا ابو نعیم والخضر بن محمد بن شجاع قالا ثنا ملازم بن عمرو قال ثنا عبد اللہ بن بدر السحیمی قال حدثنی
جدی قیس بن طلق قال حدثنی ابی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کلوا واشربوا ولا یهیدنکم الساطع المصعد
کلوا واشربوا حتی یعترض لکم الاحمر واشار بیده واعترضها ترجمہ اس کے علاوہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم اور خضر بن محمد بن شجاع نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ
بن بدر سحیمی نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے جد قیس بن طلق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے والد نے کہ نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہایا پیا کرو اور یہہ آسمان پر اوپر کو چڑہنے والی سفیدی (یعنے صبح کاذب) تمہین کہانے پینے سے
نہ روکے یہانتک کہ یہہ سرخی مارتی ہوئی سفیدی ہاتہہ سے اشارہ کرکے فرمایا کہ اس طرح آسمان کے کنارون پر پہیل جاوے
فلا یجب ترک آیة من کتاب اللہ تعالی نصا واحادیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواترة قد قبلتها الامة
وعملت بها من لدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیوم الی حدیث قد یجوز ان یکون منسوخا بما ذکرناه

فِی هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ ترجمہ پس جائز نہین کہ کسی ایک حدیث کے سبب سے جسکے منسوخ ہونے کا بھی احتمال ہو کوئی شخص نصوص آیات مین سے کسی نص کو یا احادیث متواترہ کو جو امت کے درمیان تسلیم کرلی گئی ہین اور جن پر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے ابتک عملدرآمد چلا آیا ہے ترک کرے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

بَابُ الرَّجُلِ يَنْوِی الصِّيَامَ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ

طلوع فجر کے بعد روزہ کی نیت کرنے کا بیان

۵۱ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ لَهِيْعَةَ وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن لہیعہ اور یحیی بن ایوب نے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن ابی بکر سے وہ ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے وہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا جو شخص طلوع فجر سے پہلے روزہ کی نیت نکرے تو اوس کا روزہ ہی نہین

۵۲ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حمید بن ہشام الرعینی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے وہ روایت کرتے ہین یحیی بن ایوب سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا لَمْ يَنْوِ الدُّخُوْلَ فِی الصِّيَامِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لَمْ يُجْزِهٖ اَنْ يَّصُوْمَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ بِنِيَّةٍ يُحْدِثُهَا لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا هٰذَا الْحَدِيْثُ لَا يَرْفَعُهُ الْحُفَّاظُ الَّذِيْنَ يَرْوُوْنَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَيَخْتَلِفُوْنَ عَنْهُ فِيْهِ اخْتِلَافًا يُوْجِبُ اضْطِرَابَ الْحَدِيْثِ بِمَا هُوَ دُوْنَهٗ وَلٰكِنْ مَعَ ذٰلِكَ نُثْبِتُهٗ وَنَجْعَلُهٗ عَلٰى خَاصٍّ مِنَ الصَّوْمِ وَهُوَ الصَّوْمُ الْفَرْضُ الَّذِیْ لَيْسَ فِیْ اَيَّامٍ بِعَيْنِهَا مِثْلَ الصَّوْمِ فِی الْكَفَّارَاتِ وَقَضَاءِ رَمَضَانَ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ فَاَمَّا مَا ذَكَرْنَا مِنْ رِوَايَةِ الْحُفَّاظِ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَمِنِ اخْتِلَافِهِمْ عَنْهُ فِيْهِ

بیان المسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ جو شخص طلوع فجر سے پہلے روزہ کی نیت نکرے اوس کا روزہ جائز نہین اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حدیث اون حفاظ نے جو ابن شہاب سے روایت کرتے ہین مرفوع نہین کی ہے اور اسقدر اختلاف کیا ہے کہ حدیث مضطرب ہوگئی ہے مع ذلک ہم اس حدیث کو ساقط نہین کرتے بلکہ اوس کے حکم کو اون خاص فرض روزون کے لئے ثابت کرتے ہین جو بلا تعیین یوم خاص ادا کئے جا سکتے ہین مثلاً کفارات قضائے رمضان کے روزے اور نفلی روزے اور وہ جو ہم نے حفاظ کا اس حدیث کے اسنادین اختلاف کرنے کا ذکر کیا ہے

۵۴ فَاِنَّ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَائِشَةَ رض وَحَفْصَةَ رض بِمِثْلِ ذٰلِكَ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ترجمہ سو حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق

نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ حضرت
۵ عائشہ صدیقہ رضا اور حضرت حفصہ رض سے یہی حدیث جو شروع باب میں بیان کی گئی حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا روح قال ثنا
ابن عیینۃ عن ابن شھاب عن حمزۃ بن عبد اللہ عن ابیہ عن حفصۃ رض ام المؤمنین بذلک ولم یرفعہ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عیینہ نے وہ روایت
کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ حمزہ بن عبد اللہ سے وہ اپنے والد سے وہ ام المومنین حضرت حفصہ رض سے یہی حدیث اور مرفوع نہیں
۶ کی حدثنا ابو بکرۃ قال حسین بن مھدی قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزھری عن سالم عن ابن عمر عن
حفصۃ رض بذلک ولم یرفعہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن مہدی نے
کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ ابن عمر رض سے وہ حضرت
حفصہ رض سے یہی حدیث اور مرفوع نہیں کی فھذا مالک ومعمر وابن عیینۃ وھم الحجۃ عن الزھری قد اختلفوا
فی اسناد ھذا الحدیث کما ذکرنا وقد رواہ ایضا عن الزھری غیر ھؤلاء علی خلاف ما رواہ عبد اللہ بن
ابی بکر ایضا ترجمہ پس امام مالک معمر اور ابن عیینہ جو زہری کی روایت میں حجت و سند ہیں اس حدیث کی اسناد میں اسقدر
اختلاف کرتے ہیں اس کے علاوہ زہری سے ان تینوں کے ماسوا اور لوگوں نے بھی یہ حدیث عبد اللہ بن ابی بکر کی روایت کے
۷ خلاف روایت کی ہے حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا روح قال ثنا صالح بن ابی الاخضر عن ابن شھاب حدثہ عن
سالم عن ابیہ بذلک ولم یذکر حفصۃ رض ولم یرفعہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے صالح بن ابی الاخضر نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب ریعنے زہری
۸ سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے یہی حدیث اور حضرت حفصہ رض کا ذکر نہیں کیا اور نہ حدیث مرفوع کی حدثنا ابو بکرۃ
قال ثنا روح قال ثنا صالح بن ابی الاخضر قال ثنا ابن شھاب عن السائب بن یزید عن المطلب بن ابی وداعۃ عن
حفصۃ رض بذلک ولم یرفعہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے صالح بن ابی الاخضر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن شہاب نے وہ روایت کرتے ہیں سائب بن یزید سے وہ
روایت کرتے ہیں مطلب بن ابی وداعہ سے وہ حضرت حفصہ رض سے یہی حدیث اور مرفوع نہیں کی ثم قد رواہ نافع ایضا عن
ابن عمر رض بذلک ولم یذکر حفصۃ رض ایضا ولم یرفعہ ترجمہ اور نافع نے یہہ حدیث ابن عمر رض سے روایت کی ہے اور حضرت
۹ حفصہ رض کا ذکر نہیں کیا اور نہ حدیث رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کی حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا روح قال ثنا
مالک عن یونس قال اخبرنی انس بن عیاض عن موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی
ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے وہ روایت کرتے ہیں یونس سے
کہا خبر دی ہمکو انس بن عیاض نے وہ روایت کرتے ہیں موسی بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رض سے مثل حدیث
سابق کے فھذا اصل ھذا الحدیث وقد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضا فی اباحۃ الدخول
فی الصیام بعد طلوع الفجر ترجمہ پس یہہ حدیث موقوف و مضطرب ہے اس کے علاوہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے
۱۰ روایت کیا گیا ہے کہ طلوع فجر کے بعد ہی روزہ کی نیت کرنا جائز ہے حدثنا ابو بکرۃ وابراھیم بن مرزوق
وعلی بن شیبۃ قالوا ثنا روح بن عبادۃ قال ثنا شعبۃ عن طلحۃ بن یحیی عن عائشۃ بنت طلحۃ عن عائشۃ

اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ طَعَامًا فَجَاءَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ ابراہیم بن مرزوق اور علی بن شیبہ تینوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں طلحہ بن یحیےٰ سے وہ عائشہ بنت طلحہ سے وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بعض طعام کو زیادہ پسند کرتے تھے چنانچہ ایک روز آپ نے آکر پوچھا کہ اوس کھانے میں سے تمہارے پاس کچھ ہے میں نے کہا نہیں فرمایا تو میں روزہ دار ہوں **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ طَلْحَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان ۵۱۱
کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ثوری نے وہ روایت کرتے ہیں طلحہ بن یحیےٰ سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **فَذٰلِكَ** عِنْدَنَا عَلٰى خَاصٍّ مِنَ الصَّوْمِ اَيْضًا وَهُوَ التَّطَوُّعُ يَنْوِيْهِ الرَّجُلُ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ لَا اِلَّا **وَقَدْ** عَمِلَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ ترجمہ پس اسیطرح یہہ حدیث ہی ہمارے نزدیک خاص روزہ یعنے نفلی روزے پر محمول ہے پس نفلی روزہ کی نیت ہر شخص طلوع فجر کے بعد ہی کرسکتا ہے مگر زوال کے وقت تک اسی پر آپ کے بعد آپ کے اصحاب نے عمل کیا ہے **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ۵۱۲
قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ ثُمَّ اَرَادَ الصَّوْمَ بَعْدَ مَا اَصْبَحَ فَاِنَّهٗ بِاَحَدِ النَّظَرَيْنِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب اور روح نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحق سے وہ ابوالاحوص سے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا جب تم میں سے کوئی صبح کو روزہ کا ارادہ کرے یعنے طلوع فجر کے بعد تو اوسے اختیار ہے چاہے روزہ رکھے اور چاہے افطار کرے **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ۵۱۳
ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَتٰى اَصْبَحْتَ يَوْمًا فَاَنْتَ عَلٰى اٰخِرِ النَّظَرَيْنِ مَا لَمْ تَطْعَمْ اَوْ تَشْرَبْ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحق نے وہ روایت کرتے ہیں ابوالاحوص سے وہ عبداللہ بن مسعود رضہ سے فرمایا جب تک تم نے صبح کو کچھ کھایا پیا نہ ہو اس وقت تک تمہیں اختیار ہے چاہے روزہ رکھلو اور چاہے افطار کرلو **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ ۵۱۴
الْاَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ رضہ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحق نے وہ روایت کرتے ہیں حارث الاعور سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ ۵۱۵
عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ حُذَيْفَةَ بَدَا لَهُ الصَّوْمُ بَعْدَ مَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَامَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ طلحہ بن مصرف سے وہ سعد بن عبیدہ سے وہ ابوعبدالرحمن سے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زوال شمس کے بعد روزہ رکھنے کا ارادہ کرکے روزہ رکھہ لیا **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ ۵۱۶
بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ اَنَّهٗ لَازَمَ غَرِيْمًا لَهٗ فَاَتٰى ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضہ فَقَالَ اِنِّيْ لَزِمْتُ غَرِيْمًا لِيْ

مِنْ مُرَادٍ اِلٰی قَرِیْبٍ مِنَ الظُّهْرِ وَلَمَا صُمْتُ وَلَمْ اُفْطِرْ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین سلمہ بن کہیل
سے وہ مستورد سے جو بنی اسد سے ایک شخص تہے وہ ایک اور شخص سے اپنے ہی قبیلہ مین سے کہ وہ اپنے ایک قرضدار کے پیچہے
لگے بعد ازان ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا آج مین قبیلہ مراد سے ایک قرضدار کے پیچہے قریبًا ظہر
۱۷ تک لگا رہا نہ مین نے روزہ رکہا اور نہ افطار ہی کیا فرمایا چاہے روزہ رکہلو چاہے افطار کرو حدثنا ابن مرزوق قال ثنا
روح قال ثنا شعبۃ عن ابی بشر قال قال رجل لانس بن مالک انی تسحرت ثم بدا لی ان افطر قال ان شئت فافطر کان ابو طلحۃ
یجیء فیقول ھل عندکم من طعام فان قالوا لا قال انی صائم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو بشر سے کہا ایک شخص نے انس بن مالک رضی اللہ
تعالےٰ عنہ سے کہا کہ مین نے سحری کی اس کے بعد میرا ارادہ افطار کرنے کا ہوا فرمایا افطار کرلو ابو طلحہ گہر مین آکر پوچہتے کہ کیا
۱۸ کچہہ کہانا موجود ہے گہر کے لوگ کہتے کہ نہین تو وہ روزہ رکہہ لیتے حدثنا ربیع الجیزی قال ثنا عبد اللہ بن یوسف قال
ثنا اسمعیل بن عیاش قال ثنا محمد بن یزید الرحبی عن شھر بن ابی حبیش ولم یکن بقی ممن شھد قتل عثمان غیرہ ان
عثمان اصبح فی الیوم الذی قتل فیہ فقال ان ابا بکر وعمر اتیانی فی ھذہ اللیلۃ فقالا لی یا عثمان انک مفطر عندنا
اللیلۃ فانی اشھدکم انی قد اوجبت الصیام ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن عیاش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن یزید الرحبی نے
وہ روایت کرتے ہین شہر بن ابی حبیش سے اور یہہ شہادت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وقت موجود ہونے
والون مین سے ایک ہی شخص باقی رہگئے تہے غرض اونہون نے بیان کیا کہ حضرت عثمان رضہ جس روز شہید ہونے والے تہے
اسی روز صبح کو آپنے کہا کہ آج شب کو مین نے ابو بکر صدیق رضہ اور عمر فاروق رضہ کو خواب مین دیکہا کہ وہ میرے پاس آئے اور کہا
۱۹ کہ آج تم روزہ ہمارے پاس آکر افطار کروگے سو مین تمہین گواہ بناتا ہون کہ مین نے اپنے اوپر روزہ واجب کرلیا حدثنا ابن ابی
داؤد قال ثنا الوحاظی قال ثنا سلیمن بن بلال قال ثنی عمرو بن ابی عمرو عن عکرمۃ عن ابن عباس انہ کان یصبح
حتی یظھر ثم یقول واللہ لقد اصبحت وما اریدُ الصوم وما اکلت من طعام ولا شراب منذ الیوم ولاصومن یومی
ھذا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وحاظی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
سلیمان بن بلال نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے عمرو بن ابی عمرو نے وہ روایت کرتے ہین عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ
تعالےٰ عنہما سے کہ آپ صبح کو جب ظہر تک بہی کہائے پیئے رہتے تو فرماتے کہ واللہ صبح سے ابتک مین نے نہ روزہ کی ہی نیت کی
۲۰ اور نہ کچہہ کہایا پیا ہے لہذا آج مین روزہ ہی رکہون گا حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا روح قال ثنا سعید عن قتادۃ
عن انس بن مالک ان ابا طلحۃ کان یاتی اھلہ من الضحی فیقول ھل عندکم غداء فان قالوا لا صام ذلک الیوم
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے
وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ ابو طلحہ رضہ چاشت کے وقت گہر آتے اور پوچہتے
۲۱ کہ کچہہ کہانا وغیرہ ہے اگر کہانا نہین ہے تو پہر وہ روزہ رکہہ لیتے حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وھب قال ثنا شعبۃ قال سمعت ابا
الفیض قال سمعت عبد اللہ بن سیار الدمشقی قال ساوم ابو الدرداء رجلا بفرس فحلف الرجل ان لا یبیعہ فلما

مضى قال تعالى إني أكره أن أوثمك إني لم أعد اليوم مريضا ولم أطعم مسكينا ولم أصل الضحى ولكني نفيته يومي صائم
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا سنی ہیں نے ابو الفیض سے کہا سنی ہیں نے
عبد اللہ بن سیار الدمشقی سے کہا ابو الدرداء رضی اللہ تعالے عنہ نے ایک شخص سے گھوڑے کی بیع کرتے ہوئے دام لگائے اس شخص نے قسم
کہائی کہ وہ اوسے فروخت ہی نہیں کرتا جب وہ واپس جانے لگا تو ابو الدرداء رض نے فرمایا یہاں آؤ میں نہیں چاہتا کہ تہیں گناہ میں
ڈالوں میں نے آج کسی مریض کی عیادت نہیں کی نہ کسی مسکین کو کہانا کہلایا اور چاشت کی نماز ہی نہیں پڑھ سکا لہذا اب میں نہ وہ
رکہہ لیتا ہوں **حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا روح قال ثنا شعبة قال انا ايوب عن ابي قلابة قال حدثتنا ام الدرداء ٥٢٢
ان ابا الدرداء كان يجيئ فيقول هل عندكم من طعام فان قالوا لا قال اني صائم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی ہمکو ایوب نے وہ روایت کرتے ہیں ابو قلابہ سی کہا
حدیث بیان کی ہم سے ابو الدرداء رض کی والدہ نے کہ وہ جب گہر میں آتے اور پوچھتے کہ کچہ کہانا وغیرہ ہے اگر کہا جاتا نہیں تو کہتے
اچھا میں روزہ رکہہ لیتا ہوں **حدثنا** علي قال ثنا روح قال ثنا حماد عن ثابت عن عبد الله بن عتبة ان ابا ايوب ٥٢٣
كان يفعل ذلك ايضا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ثابت سے وہ عبد اللہ عتبہ سے کہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالے عنہ بہی ایسا ہی کیا
کرتے تہے **حدثنا** علي قال ثنا روح عن ابن جريج قال زعم عطاء انه كان يفعل ذلك **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ٥٢٤
علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج سے کہا عطا نے بیان کیا کہ وہ بہی ایسا
ہی کیا کرتے تہے **فصل ١** الصيام الذي يجزئ فيه النية بعد طلوع الفجر الذي جاءت فيه الحديث التي ذكرنا
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وعمل به من ذكرنا من اصحابه من بعده هو صوم التطوع **وقد** روي
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ايضا انه امر الناس يوم عاشوراء بعد ما اصبحوا ان يصوموا وهو حينئذ
عليهم صومه فرض كما صار صوم رمضان من بعد ذلك على الناس فرضا وروي عنه في ذلك آثار سنذكر
في باب صوم يوم عاشوراء فيما بعد هذا الباب من هذا الكتاب ان شاء الله تعالى **فلما** جاءت هذه الآثار عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم على ما ذكرنا لم يجز ان يحمل بعضها على التنافي لبعض وتثبتنا في ذلك فجمعنا بعضها
ما وجدنا السبيل الى تصحيحها وتخريج وجوهها فكان حديث عائشة رض الذي ذكرناه عنها في هذا الباب في
الصوم التطوع فكذلك وجهه عندنا وكان ما روي في عاشوراء في الصوم المفروض في اليوم الذي بعينه فكذلك
حكم الصوم المفروض في ذلك اليوم جائز ان يحدث له النية بعد طلوع الفجر ومن ذلك شهر رمضان فهو فرض في
ايام بعينها كيوم عاشوراء اذا كان فرضا في يوم بعينه فلما كان يوم عاشوراء يجزئ من نوى صومه بعد ما اصبح
فكذلك شهر رمضان يجزئ من نوى صوم يوم منه كذلك ونبي بعد هذا ما ذكرنا في حديث حفصة رض عن النبي
صلى الله عليه وسلم فهو عندنا في الصوم الذي هو خلاف هذين الصومين من صوم الكفارات وقضاء شهر
رمضان حتى لا يضاد ذلك شيئا مما ذكرناه في هذا الباب غيره ويكون حكم النية التي يدخل بها في الصوم على ثلثة
اوجه فما كان منه فرضا في يوم بعينه كانت تلك النية مجزية قبل دخول ذلك اليوم في الليل وفي ذلك اليوم
ايضا وما كان منه فرضا لا في يوم بعينه كانت النية التي يدخل بها فيه في الليلة التي قبله ولم تجز بعد دخول اليوم

وَمَا كَانَ مِنْهُ تَطَوُّعًا كَانَتِ النِّيَّةُ الَّتِي يُدْخَلُ بِهَا فِيهِ فِي اللَّيْلِ الَّذِي قَبْلَهُ وَفِي النَّهَارِ الَّذِي بَعْدَ ذٰلِكَ **فَهٰذَا** هُوَ الْوَجْهُ الَّذِي يُخَرَّجُ عَلَيْهِ الْآثَارُ الَّتِي ذَكَرْنَا وَلَا تَتَضَادُّ فَهُوَ أَوْلٰى مَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ وَإِلٰى ذٰلِكَ كَانَ يَذْهَبُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رحمہم اللہ إِلَّا أَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ مَا كَانَ مِنْهُ يُجْزِئُ النِّيَّةُ فِيْهِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِمَّا ذَكَرْنَا فَإِنَّمَا تُجْزِئُ فِي صَدْرِ النَّهَارِ الْأَوَّلِ وَلَا تُجْزِئُ فِيْمَا بَعْدَ ذٰلِكَ **ترجمہ** پس یہہ نفلی روزی ہین ان کی نیت طلوع فجر کے بعد جائز ہے جیساکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے اور اسی پر آپکے بعد صحابہ کرام نے عمل کیا ہے اس کے علاوہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ عاشورہ کے صبح آپ نے لوگون کو روزہ رکہنے کا حکم کیا والانکہ اوس وقت عاشورے کا روزہ فرض تہا جسطرح بعد کو رمضان کے روزے فرض ہوئی چنانچہ اس باب مین جو احادیث وارد ہوئے ہین اونہین ہم باب صوم یوم عاشورا مین بیان کرین گے پس جب اس باب مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے طلوع فجر کے بعد روزہ کی نیت کرنے کی بابت جواز اور عدم جواز دونون کے متعلق روایت کئے گئے ہین تو جبتک ہم تطبیق دیکر اون کی تصحیح کر سکتے ہین جائز نہین کہ اون مین سے بعض کو بعض سے متضاد و متخالف ٹہرائین پس وہ ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے نفلی روزہ کے متعلق روایت کیا ہے سو ہم ہی نفلی روزہ کی نیت بعد طلوع فجر جائز رکہتے ہین اور وہ جو صوم عاشورا کے متعلق حدیث روایت کی گئی ہے اور صوم عاشورا بوجہ خصوصیت یوم کے اوسی روز رکہنا فرض ہی اور اس کی نیت بعد طلوع فجر کرنا ہی جائز ہے تو ثابت ہوا کہ ہر ایک اوس روزی کی نیت بعد طلوع فجر نیت کرنا جائز ہے جس کا بوجہ خصوصیت یومیہ کے اوسی روز رکہنا فرض ہے انہیں روزون مین سے ماہ رمضان کے روزے ہین جو خاص اسی ماہ مین رکہے جاتے ہیں تو یوم عاشورا کیطرح ان کی نیت ہی بعد طلوع فجر جائز ہوئی اب رہی حدیث حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا سو وہ ہمارے نزدیک اون روزون پر محمول ہے جو ان دونوں روزون (یعنے یوم عاشورا اور ماہ رمضان کے روزون) کے خلاف ہین اور وہ کفارات اور قضائے رمضان کے روزی ہین جن کے ادا کرنے کیلئے خاص دنون کی خصوصیت نہین تاکہ یہہ آثار ایکدوسرے سے متضاد واقع نہ ہون اور روزہ کی نیت کا حکم تین طرح پر ہو جائے کہ جس روزہ کا خصوصیت کے سبب اوسی روز رکہنا فرض ہے اوس کی نیت شب کو ہی کی جاسکتی ہے اور دن کو ہی اور جو روزی فرض محض ہین اور اون کے ادا کرنے کے لئے کسی خاص دن کی خصوصیت نہین اون کی نیت شب کو کی جاسکتی ہے اور دن کو نہین اور جو نفلی روزے ہین اون کی نیت ہی جس طرح شب کو کی جاسکتی ہی اوسیطرح دن کو ہی یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق تصحیح معانی آثار کے اور انہین پر ان آثار کو محمول کرنا اولی واجب ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ یہہ ہی فرماتے ہین کہ جن روزون کی نیت طلوع فجر کے بعد کرنی جائز ہے اون کی نیت زوال سے پہلے جائز ہے اور بعد زوال جائز نہین ۔

بَابُ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ

مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قول رمضان اور ذی الحج کے دونوں مہینے کم نہین ہوتے ہین کے معنے

قول اہل العلم

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ أَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ +

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق اور علی بن معبد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا خبر دی ہمکو حماد نے وہ روایت کرتے ہین سالم بن عبداللہ بن سالم سے وہ عبدالرحمن ابی بکر سے وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عید کے دونوں مہینے رمضان اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے ہین **حدثنا** ابراهيم بن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر بن فارس قال ثنا شعبة عن خالد الحذاء عن عبد الرحمن بن ابى بكرة عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن عمر بن فارس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین خالد الحذا سے وہ عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے وہ اپنے والد سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **قال** ابو جعفر ففى هذا الحديث ان هذين الشهرين لا ينقصان فتكلم الناس فى معنى ذلك فقال قوم لا ينقصان اى لا يجتمع نقصانهما فى عام واحد **وقد** يجوز ان ينقص احدهما وهذا قول قد دفعه العيان لانا قد وجدناهما ينقصان فى اعوام وقد يجتمع ذلك فى كل واحد منهما **فدفع** ذلك قوم بهذا وبحديث النبى صلى الله عليه وسلم الذى قد ذكرناه فى غير هذا الموضع انه قال فى شهر رمضان صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته فان غم عليكم فعدوا ثلاثين وبقوله ان الشهر قد يكون تسعا وعشرين وقد يكون ثلاثين فاخبر ان ذلك جائز فى كل شهر من الشهور وسنذكر ذلك باسناده فى موضعه من كتابنا هذا ان شاء الله تعالى **وذهب** آخرون الى تصحيح هذه الآثار كلها وقالوا اما قوله صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته فان الشهر قد يكون تسعا وعشرين وقد يكون ثلاثين فذلك كله كما قال وهو موجود فى الشهور كلها واما قوله شهرا عيد لا ينقصان رمضان وذو الحجة فليس ذلك عندنا على نقصان العدد ولكنهما فيهما ما ليس فى غيرهما من الشهور فى احدهما الصيام وفى الآخر الحج فاخبرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم انهما لا ينقصان وان كانا تسعا وعشرين وهما شهران كاملان كانا ثلاثين ثلاثين او تسعا وعشرين تسعا وعشرين ليعلم بذلك ان الاحكام فيهما وان كانا تسعا وعشرين تسعا وعشرين متكاملة فيهما غير ناقصة عن حكمها اذا كانا ثلاثين ثلاثين فهذا وجه تصحيح هذه الآثار التى ذكرناها فى هذا الباب والله اعلم **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ اس حدیث کے معنی سے اہل علم نے بحث کی ہے ایک گروہ نے بیان کیا ہے کہ یہہ حدیث اپنے ظاہر معنے پر ہی محمول ہے کہ ایک ہی سال مین یہہ دونوں مہینے کم نہین ہوتے کہ رمضان بہی انتیس ہو اور ذی الحجہ بہی ہان ان دونوں مین سے ایک انتیس ہوسکتا ہے سو یہہ قول مشاہدہ کے خلاف ہی کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ یہہ دونوں مہینہ جسطرح اور برسوں مین انتیس واقع ہوتے ہین اسیطرح ایک ہی سال مین بہی اسلئے ایک گروہ نے اس حدیث کے معنی مین تاویل کی ہے اور قول مذکور کو اس حدیث نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مدفوع کیا ہے کہ رمضان کے روزے چاند دیکھکر رکہا کرو اور چاند دیکھکر ہی افطار کیا کرو اور اگر ابر ہوا تو پوری تیس روزی رکہ لو یہہ حدیث ہم اپنی کتاب مین اوپر ذکر کرچکے ہین اور اس حدیث سے یہہ مہینہ کبہی انتیس ہوتا ہے کبہی تیس پس اس حدیث مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ہر مہینہ مین ممکن ہی کہ مہینہ انتیس یا تیس ہو یہہ حدیث ہم اپنی اس کتاب مین اوسکے موقع پر آگے ذکر کرین گے۔ پس باقی اہل علم نے ان سب آثار کی تصحیح اسیطرح کی ہے کہ حدیث صوموا الرویتہ وافطروا الرویتہ اپنے ظاہر معنے پر ہے کہ مہینہ کبہی انتیس ہوتا ہے کبہی تیس اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قول شہرا عید لا ینقصان کے معنی مہینہ کے دن کم ہونیکے نہین ہین بلکہ اوس کے معنی یہہ ہین کہ بخلاف اور مہینوں کے رمضان اور ذی الحجہ مین احکام و فرائض ادا کئے جاتے ہین اس لئے

یہہ دونوں مہینہ اگر اونتیسے واقع ہوں تو اوس سے ادائے احکام وفرائض اور اوس کے اجر وثواب میں کسی قسم کی کمی نہیں واقع ہوتی پس اس لحاظ سے یہہ دونوں مہینے کامل ومتکامل ہیں اگرچہ اون کی تعداد ایام میں نقصان واقع ہو یہہ بیان ہے اس باب کا بطریق تصحیح معانی آثار کے واللہ اعلم

بَابُ الْحُكْمِ فِيمَنْ جَامَعَ اَهْلَهٗ فِىْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا

جو شخص رمضان میں بحالت روزہ قصداً اپنی بیوی سے ہم بستر ہو اوسکے کفارہ کا بیان

ف حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ لَهٗ اَنَّهٗ احْتَرَقَ فَسَاَلَهٗ عَنْ اَمْرِهٖ فَقَالَ وَقَعْتُ عَلٰی امْرَاَتِیْ فِیْ رَمَضَانَ فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِکْتَلٍ یُدْعَی الْعَرَقَ فِیْهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن القاسم سے وہ محمد بن جعفر بن الزبیر سے وہ عباد بن عبد اللہ بن الزبیر سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ ایک شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا یارسول اللہ میں تو ہلاک ہوگیا آپ نے استفسار حال کیا کہا میں روزے میں اپنی بیوی سے ہم بستر ہوا تھوڑی دیر کے بعد آپ کی خدمت میں کھجوروں کی ایک زنبیل لائی گئی جسے عرق کہتے ہیں فرمایا وہ شخص کہاں ہے یہہ شخص کھڑا ہوگیا فرمایا یہہ کھجوریں صدقہ کردو **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ مَنْ وَقَعَ بِاَهْلِهٖ فِیْ رَمَضَانَ فَعَلَیْهِ اَنْ یَّتَصَدَّقَ وَلَا یَجِبُ عَلَیْهِ مِنَ الْکَفَّارَۃِ غَیْرُ الصَّدَقَۃِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ **وَخَالَفَهُمْ** فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ یَجِبُ عَلَیْهِ اَنْ یُّعْتِقَ رَقَبَۃً اَوْ یَصُوْمَ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ اَوْ یُطْعِمَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا اَیَّ ذٰلِکَ مَا شَاءَ فَعَلَ +

بیان المسئلۃ

امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ جو شخص روزے میں اپنی بیوی سے ہم بستر ہو وہ کچھ صدقہ کردے اور اوس پر کفارہ واجب نہیں بلکہ صرف کسیقدر صدقہ کردینا کافی ہے اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے اور دیگر اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اوس پر کفارہ واجب ہے وہ یہہ کہ ایک غلام آزاد کرے یا پے درپے دو مہینے کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور اختیار ہے کہ ان تینوں صورتوں میں سے جس پر چاہے عمل کرے۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ فِیْ رَمَضَانَ فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّکَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَۃٍ اَوْ صِیَامِ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ اَوْ اِطْعَامِ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا فَقَالَ لَا اَجِدُ فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِیْهِ تَمْرٌ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَا اَجِدُ اَحَدًا اَحْوَجَ اِلَیْهِ مِنِّیْ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ اَنْیَابُهٗ ثُمَّ قَالَ کُلْهُ **ترجمہ** اور انہوں نے احتجاج ان حدیثوں سے کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے مالک نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ حمید بن عبد الرحمن سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں روزہ افطار کرلیا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسے حکم کیا کہ ایک غلام آزاد کرے یا پے در پے دو ماہ کے روزے

ف [illegible]

رکھے یا ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلائے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھہ ہی نہین اسکے بعد رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس ایک زنبیل کھجورین لائی گئین فرمایا لو یہہ کھجورین لیجاؤ اور صدقہ کردو عرض کیا یا رسول اللہ مین اپنے سے زیادہ
کسیکو محتاج نہین پاتا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا اچھا یہہ کھجورین تم ہی کھالو حدثنا ابو بکرۃ ۵۳
قال ثنا روح بن عبادۃ قال ثنا ابن جریج قال حدثنی ابن شہاب عن حمید بن عبد الرحمن ان ابا ھریرۃ حدثہ
ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم امر رجلا افطر فی شھر رمضان ان یعتق رقبۃ او صیام شھرین متتابعین او اطعام ستین
مسکینا ترجمہ بیان کی ہمسے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے
ابن جریج نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابن شہاب نے وہ روایت کرتے ہین حمید بن عبد الرحمن سے اون سے حدیث
بیان کی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جسنے رمضان کا روزہ توڑ ڈالا تہا
حکم کیا کہ ایک غلام آزاد کرے یا پے درپے دو ماہ کے روزے رکہے یا ساٹھہ مسکینون کو کھانا کھلائے قالوا فانما اعطاہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما اعطاہ فما امرہ ان یتصدق بہ بعد ان اخبرہ بما علیہ فی ذلک ثم بینہ ابو ھریرۃ
فی حدیثہ ھذا وخالفھم فی ذلک آخرون ایضا فقالوا بل یعتق رقبۃ ان کان لھا واجدا او یصوم شھرین
متتابعین ان کان للرقبۃ غیر واجد فان لم یستطع ذلک اطعم ستین مسکینا فکان من الحجۃ لھم فی ذلک ان
حدیث ابی ھریرۃ رض الذی ذکرناہ فی الفصل الذی قبل ھذا الفصل قد دخل فیہ حدیث عائشۃ رض کما ذکروا واصل
حدیث ابی ھریرۃ رض ذلک فیہ من التبدئۃ بالرقبۃ ان کان المجامع لھا واجدا والتثنیۃ بالصیام بعدھا ان
کان المجامع للرقبۃ غیر واجد والتثلیث بالاطعام بعدھما ان کان المجامع لھما غیر واجد ھکذا اصل الحدیث
الذی رواہ الزھری فی ذلک وکذلک رواہ عنہ سائر الناس غیر مالک وابن جریج وبینوا فیہ القصۃ بطولھا
کیف کانت وکیف امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بالکفارۃ فی ذلک ترجمہ پس وہ بیان کرتے ہین کہ رسول مقبول
صلے اللہ علیہ نے یہہ جو اوس شخص کو کھجورین دین اور اونہین صدقہ کرنے کا حکم کیا سو یہہ کھجورین آپنے اوسے کفارہ سے
خبر دینے کے بعد دی تہین (ہذا یہہ دلیل تخییر کی ہوئی کہ کفارہ دینے والا ان تینون صورتون مین سے جس پر چاہے عمل کرلے)
جیساکہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کی اس حدیث مین مذکور ہے اور باقی اہل علم نے ان سے صرف اسقدر اختلاف کیاہے
اگر استطاعت ہو تو غلام آزاد کرے اگر غلام آزاد کرنیکی استطاعت نہ ہو تو پے درپے دو ماہ روزے رکہے اگر اس کی ہی طاقت
نہو تو ساٹھہ مسکینون کو کھانا کھلائے ان کی دلیل یہہ ہیکہ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ مین جو ابہی مذکور ہوئی حدیث
عائشہ رض کا مضمون ہی داخل ہے اور امر زائد حدیث ابی ہریرہ رض مین یہہ ہیکہ اول غلام آزاد کرنیکا ذکر ہے اگر غلام آزاد کرنیکی
مقدرت ہو اور پہر پے درپے روزے دو ماہ رکہنے کا ذکر ہے اگر روزے رکہنے کی مقدرت ہو اور پہر ساٹھہ مسکینون کو کھانا کھلانے
کا ذکر ہے چنانچہ امام مالک اور ابن جریج کے سوا زہری وغیرہ باقی تمام لوگوں نے جو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے یہہ حدیث
روایت کی اوس کی اصلیت اسیطرح ہے جس مین ان سب نے مذکورہ بالا قصہ کو تفصیل کے ساتھہ بیان کیاہے کہ رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کو کسطرح اور کیونکر کفارہ ادا کرنیکا حکم کیا حدثنا فھد قال ثنا عبد اللہ بن صالح ۵۴
قال حدثنی اللیث قال حدثنی عبد الرحمن بن خالد بن مسافر عن ابن شھاب عن حمید بن عبد الرحمن ان ابا ھریرۃ
قال بینا نحن عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل فقال یا رسول اللہ ھلکت فقال لہ رسول اللہ صلے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تَجِدُ طَعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلَى أَهْلِ أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ قَالَ فَصَارَتِ الْكَفَّارَةُ إِلٰى عِتْقِ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ إِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبدالرحمن بن خالد مسافر نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ حمید بن عبدالرحمن سے کہ ابوہریرہ رض نے فرمایا ہم لوگ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین ہلاک ہوگیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر کیا بات ہے عرض کیا مین روزے مین اپنی بیوی سے ہم بستر ہوا فرمایا تو پھر تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو عرض کیا نہین فرمایا پے در پے دو ماہ روزے رکھہ سکتے ہو عرض کیا واللہ نہین یا رسول اللہ فرمایا اچھا ساٹھہ مسکینون کو کھانا کھلا سکتے ہو عرض کیا نہین یا رسول اللہ اس کے بعد آپ خاموش ہوگئے اس اثنا مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک زنبیل کھجورین لائی گئین آپ نے فرمایا سائل کہان ہے یہہ کھجورین لیجائے اور صدقہ کردے اس شخص نے عرض کیا رسول اللہ کیا یہہ کھجورین اونہین لوگون پر صدقہ کرون جو مجھہ سے زیادہ محتاج ہین سو واللہ مدینہ کے ان دونون اطراف کے درمیان مجھسے بڑھکر کوئی محتاج نہین تب دانت مبارک ظاہر ہوئے پھر آپ نے فرمایا اچھا یہہ کھجورین تم اپنے اہل و عیال کو ہی کھلادو زہری بیان کرتے ہین کہ پس کفارہ افطار رمضان غلام آزاد کرے یا پے در پے دو مہینے روزے رکھے یا ساٹھہ مسکینون کو کھانا کھلانے کے مابین دائر ہو

۵۵ کہ ان مین سے جس صورت کو چاہے اختیار کرے **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالیمان نے کہا خبر دی ہمکو شعیب نے وہ روایت کرتے زہری سے پھر اس اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **فَهٰذَا** هُوَ الْحَدِيْثُ عَلٰى وَجْهِهِ وَإِنَّمَا جَاءَ حَدِيْثُ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ فِي ذٰلِكَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلٰى لَفْظِ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ فَصَارَتِ الْكَفَّارَةُ إِلٰى عِتْقِ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ إِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا فَالتَّخْيِيْرُ هُوَ كَلَامُ الزُّهْرِيِّ عَلٰى مَا تَوَهَّمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْهُ فِي حَدِيْثِهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** پس اصل حدیث اس طرح ہے اس اصلیت کی بنا پر امام مالک اور ابن جریج کی روایت کی اصلیت ہے کیونکہ اونہون نے زہری کے مذکورہ بالا قول کی بنا پر یہہ حدیث روایت کی ہے کہ یا غلام آزاد کرے یا پے در پے دو ماہ کے روزے رکھے یا ساٹھہ مسکینون کو کھانا کھلائے پس یہہ تخییر کہ ان تینون صورتون مین سے جس کو چاہے عمل کرے زہری رح کا قول ہے چنانچہ دوسرے راویون نے جو یہہ حدیث زہری یعنے ابن شہاب سے روایت کی ہے تو

۵۶ ان کے قول مذکور کا ذکر نہین کیا ہے **حَدَّثَنَا** إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ فَصَارَتْ سُنَّةً إِلٰى آخِرِ الْحَدِيْثِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن یحیی المزنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ روایت

کرتے ہین زہری سے پھراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اسکے اون کا قول مذکور کہ پھر کفارہ ان تینون
۵۷ صورتون کے مابین دائر ہوا کہ اون مین سے جسے چاہے اختیار کرلے) حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج بن
منهال قال ثنا سفيان فذكر باسناده مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج
۵۸ بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے پھراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا
ابراهيم بن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا ابى قال سمعت النعمان بن راشد يحدث عن الزهري فذكر باسناده
مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے ہمارے والد نے کہا سنی مین نے نعمان بن راشد سے وہ روایت کرتے ہین زہری سے پھراون کی اسناد سے مثل حدیث
۵۹ سابق کے بیان کی حدثنا ابو بكرة قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا محمد بن ابى حفصة عن ابن شهاب فذكر
باسناده مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے محمد بن ابی حفصہ نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے پھراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی۔
۶۰ حدثنا ابو بكرة قال ثنا مؤمل بن اسمعيل قال ثنا سفيان عن منصور عن الزهري فذكر باسناده مثله وقال خمسة
عشر صاعا تمرا ولم يشك ترجمہ حدیث بیان کی ہم ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مؤمل بن اسمعیل نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ زہری سے پھراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر
۶۱ کی اور بجائے ساٹھ مسکینون کے بلاشک کے بیان کیا کہ پندرہ صاع کھجورین کھلائے حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا بشر
بن بكر قال حدثني الاوزاعي قال سألت الزهري عن رجل جامع امرأته في شهر رمضان فقال حدثني حميد
بن عبد الرحمن بن عوف قال حدثني ابو هريرة رض فذكر نحوه غير انه لم يذكر الاصع فكان ما روينا في هذا
الحديث قد دخل فيه ما في حديث منصور الاول لان فيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له اتجد رقبة قال
لا قال فصم شهرين متتابعين قال ما استطيع قال فاطعم ستين مسكينا فكان النبي صلى الله عليه وسلم انما امره بكل
صنف من هذه الاصناف الثلثة لما لم يكن واجدا للصنف الذي ذكره له قبله فلما اخبره الرجل انه غير قادر
على شيء من ذلك اتي النبي صلى الله عليه وسلم بعرق فيه تمر فامره ان يكفر به وما كان من دفع النبي صلى الله
عليه وسلم اياه الى الرجل وامره اياه بالصدقة هو الذي رواه عائشة في حديثها الذي بدأنا بروايته فحديث
ابي هريرة هذا اولى منه لانه قد كان قبل الذي في حديث عائشة رض شيء قد حفظه ابو هريرة ولم
تحفظه عائشة فهو اولى لما قد زاده واما حديث مالك وابن جريج فهما عن الزهري على ما قد ذكرنا وقد
بينا العلة في ذلك فيما تقدم من هذا الباب فثبت بما ذكرنا ان الكفارة للافطار بالجماع في الصيام في شهر رمضان
ما في حديث منصور وابن عيينة ومن وافقهما عن الزهري عن حميد عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه
وسلم وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تع ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے بشر بن بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے کہا مین نے زہری سے اوس شخص کے متعلق دریافت کیا
جو بحالت روزہ اپنی بیوی سے ہم بستر ہو تو اونہون نے بیان کیا حدیث بیان کی مجھ سے حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی بجز اسکے کہ صاعون کا ذکر نہین کیا۔

پس حدیث زہری دراصل اس طرح ہے اور اس مین مالک اور ابن جریج کی روایتون کا مضمون ہی داخل و شامل ہے اور اصل حدیث اس طرح ہے کہ اول اوس شخص سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تم ایک غلام آزاد کرسکتے ہو اوس نے کہا نہین فرمایا تو پھر پے درپے دو ماہ کے روزے رکھو عرض کیا یا رسول اللہ مین اس کی بھی طاقت کہتا فرمایا تو پھر ساٹھ مسکینون کو کہانا کہلاؤ عرض رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ احکام برے علے الترتیب ان صورتون کا ذکر کیا کہ جب غلام آزاد کرنیکی استطاعت نہین رکہتا تو دو ماہ کے روزے رکھے اور جب اس کی بھی طاقت نہین تو ساٹھ مسکینون کو کہانا کہلائے جب اوس نے عرض کیا کہ وہ اوس کی مقدرت نہین رکہتا تو آپ کی خدمت مین جو ایک زنبیل کہجورین لائی گئین وہ آپنے اس شخص کو دین اور فرمایا کہ انہین صدقہ کردے یہی وہ کہجورین ہین جن کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے ذکر کیا ہے مگر آپ کو پورا قصہ یاد نرہا اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے یاد رکہا اسلیے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کی حدیث زیادہ قابل عمل ہوگی اور حدیث مالک اور حدیث ابن جریج کی توجیہ ہم اوپر بیان کرچکے ہین کہ انہون نے اپنی روایتون مین زہری کے قول مذکور کو شامل کرلیا ہے اور اس کی بنا پر روایت کی ہے پس ہمارے اس بیان سے بہ مجامعت روزہ رمضان کے توڑنیکا کفارہ ثابت ہوا اور بالترتیب ثابت ہوا جیسا کہ سفیان بن عیینہ اور منصور وغیرہ کی روایت مین ہے یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد کا قول ہے

بَابُ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ

سفر مین روزہ رکہنے کا بیان

۵۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَسَاَلَ مَا هٰذَا فَقَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ اَنْ تَصُوْمُوْا فِي السَّفَرِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن عبدالرحمن سے وہ محمد بن عمرو بن الحسن سے وہ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول اللہ علیہ وسلم نے سفر مین کچھ ہجوم سا دیکھا اور کہ ایک شخص کو سایہ مین رکھا گیا ہے آپنے اسفسار حال کیا کہ کیا ماجرا ہے عرض کیا کہ یہ شخص روزہ

۵۳ دار ہے آپ نے فرمایا سفر مین روزہ رکہنا کوئی نیکی کی بات نہین **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالولید نے کہا حدیث بیان

۵۴ کی ہم سے شعبہ نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ فِيْ سَفَرٍ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ يُرَشُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا صَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ فَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِيْ رَخَّصَ لَكُمْ فَاقْبَلُوْهَا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ بن میمون البغدادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے وہ روایت کرتے ہین یحیے بن کثیر سے کہا حدیث بیان کی مجہسے محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے کہا حدیث بیان کی مجہسے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جیسے ایک درخت

کے سایہ میں کیے ہوئے اوس پر پانی کا چھینٹا مار رہے ہے آپ نے پوچھا اس شخص کا کیا حال ہے عرض کیا گیا رسول اللہ یہہ روزدار ہے
۵۴ فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی کی بات نہیں تمہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو رخصت دی ہے اوس کو قبول کرو حدثنا
علی بن عبد الرحمن قال ثنا محمد بن مصفی قال ثنا محمد بن حرب الابرش قال ثنا عبید اللہ بن عمر عن نافع عن
ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس من البر الصیام فی السفر ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن
عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن مصفے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حرب الابرش نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے عبید اللہ بن عمر نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی کریم صلے اللہ
۵۵ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی کی بات نہیں حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا روح بن عبادۃ قال ثنا
ابن جریج قال اخبرنی ابن شھاب عن صفوان بن عبد اللہ ان صفوان اخبرہ عن ام الدرداء عن کعب بن عاصم
الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس من البر ان تصوموا فی السفر ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا خبر دی مجھکو
بن شہاب نے وہ روایت کرتے ہیں صفوان بن عبد اللہ سے اونہیں خبر دی ان کے والد صفوان نے وہ روایت کرتے
ہیں ام الدرداء سے وہ کعب بن عاصم الاشعری سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی
۵۶ نیکی کی بات نہیں حدثنا علی قال ثنا روح قال ثنا محمد بن ابی حفصۃ عن ابن شھاب عن صفوان بن عبد اللہ
عن ام الدرداء عن کعب بن عاصم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس من البر الصیام فی السفر ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ابی حفصہ نے وہ روایت کرتے
ہیں ابن شہاب سے وہ صفوان بن عبد اللہ سے وہ ام الدرداء سے وہ کعب بن عاصم سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ
۵۷ وسلم نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی کی بات نہیں حدثنا محمد بن النعمان السقطی قال ثنا الحمیدی
قال ثنا سفیان قال سمعت الزھری یقول اخبرنی صفوان بن عبد اللہ فذکر باسنادہ مثلہ قال سفیان فذکر لی ان
الزھری کان یقول ولم اسمع انا منہ لیس من ام بر ام صیام فی ام سفر ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن النعمان
السقطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمیدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا سنی میں نے زہری سے بیان
کرتے تھے کہ خبر دی مجھکو صفوان بن عبد اللہ نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی سفیان کہتے ہیں
کو زہری نے مجھے یہہ ہی ذکر کیا کہ یہ حدیث میں نے عبد اللہ بن صفوان سے بایں الفاظ نہیں سنی لیس من ام بر ام صیام
فی ام سفر (اس روایت کی بنا بعض اہل یمن کے لغت پر ہے کیونکہ وہ لام تعریف کو میم کے ساتھ استعمال کرتے ہیں قال
ابو جعفر فذھب قوم الی الافطار فی شھر رمضان فی السفر وزعموا انہ افضل من الصیام واحتجوا فی ذلک بھذہ
الآثار حتی قال بعضھم ان من صام فی السفر لم یجزہ الصوم وعلیہ قضاؤہ فی اھلہ ورووہ عن عمر ترجمہ

بیان المسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسطرف گیا ہے کہ سفر میں روزہ افطار کرنا چاہیئے کیونکہ سفر میں افطار روزہ
رکھنے سے افضل ہے اور احتجاج انہیں آثار سے کیا ہے اور بعض کا قول ہے کہ جو شخص سفر میں روزہ رکھے تو یہہ روزہ
کافی نہیں اور اوس پر اوس کی قضا واجب ہے چنانچہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث پیش کرتے ہیں

۵۸ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَقِیْلٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرٍ
اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَمَرَ رَجُلًا صَامَ فِی السَّفَرِ اَنْ یُّعِیْدَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عقیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
سفیان بن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہین عاصم بن عبداللہ بن عاصم سے وہ عبداللہ بن عامر سے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ
تعالےٰ عنہ نے ایک شخص کو جسنے سفر میں روزہ رکہا تہا اعادہ روزہ کا حکم کیا۔ وَرَوَوْہُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض اَیْضًا ترجمہ
۵۹ اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بہی وہ ایسا ہی روایت کرتے ہین حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ
بْنُ اِسْمٰعِیْلَ النَّھْدِیُّ قَالَ ثَنَا زُھَیْرٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْکَرِیْمِ الْجَزَرِیُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ صُمْتُ
رَمَضَانَ فِی السَّفَرِ فَاَمَرَنِیْ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنْ اُعِیْدَ الصِّیَامَ فِیْ اَھْلِیْ وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ
شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ وَلَمْ یُفَضِّلُوْا فِیْ ذٰلِكَ فِطْرًا عَلٰی صَوْمٍ وَلَا صَوْمًا عَلٰی فِطْرٍ وَکَانَ مِنَ
الْحُجَّۃِ لَھُمْ عَلٰی اَھْلِ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی فِیْمَا احْتَجُّوْا بِہٖ عَلَیْھِمْ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ
فِی السَّفَرِ اَنَّہٗ قَدْ یَحْتَمِلُ غَیْرَ مَا حَمَلُوْہُ عَلَیْہِ یَحْتَمِلُ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الَّذِیْ ھُوَ اَبَرُّ الْبِرِّ عَلٰی مَرَاتِبِ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِی السَّفَرِ وَ
اِنْ کَانَ الصَّوْمُ فِی السَّفَرِ بِرًّا اِلَّا اَنَّ غَیْرَہٗ مِنَ الْبِرِّ اَبَرُّ مِنْہُ کَمَا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ بِالطَّوَّافِ الَّذِیْ
تَرُدُّہُ التَّمْرَۃُ وَالتَّمْرَتَانِ وَالْاُکْلَۃُ وَالْاُکْلَتَانِ قَالُوْا فَمَنِ الْمِسْکِیْنُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ یَسْتَحْیِیْ اَنْ یَّسْاَلَ وَلَا یَجِدُ
مَا یُغْنِیْہِ وَلَا یُفْطَنُ لَہٗ فَیُعْطٰی ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوغسان مالک بن اسمٰعیل
النہدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالکریم الجزری نے وہ روایت کرتے ہین عطاء سے
وہ محرر بن ابی ہریرہ رض سے کہا مین نے سفر مین رمضان کا روزہ رکہا تو میرے والد ابوہریرہ رض نے مجہے اعادہ روزہ کا حکم کیا۔
اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے چاہے روزہ رکہے چاہے افطار کرے دونون برابر ہین اور اون مین
سے ایک کو دوسرے پر ترجیح نہین ان کی دلیل دوسری حدیثین ہین جو آگے مذکور ہوں گی اور وہ جو قائلین قول اول نے رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قول لیس من البر الصیام فی السفر سے استدلال کیا ہے اوس کا جواب یہہ ہے کہ اس حدیث کے
معنے مین اوس معنے کے خلاف کا بہی احتمال ہے کہ جس پر اونہون نے اس حدیث کو محمول کیا ہے کہ بر سے ابر البر مراد ہے یعنے
بڑی نیکی جو مرتبہ عالی رکہتی ہو یعنے سفر مین روزہ رکہنا کوئی بڑی نیکی کی بات نہیں پس اس لحاظ سے سفر مین روزہ رکہنا مطلق نیکی سے
خارج نہ ہوا کہ بڑی نیکیں اوس کے سوا مین ہین اور یہہ ہی تاویل ہے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول مین کیگئی
ہے کہ مسکین وہ شخص نہین جو پہیری کرتا ہے اور جسے ایک کہجور یا دو کہجورین یا ایک لقمہ یا دو لقمہ واپس کر دیتے ہین عرض کیا یا
رسول اللہ پہر مسکین کون شخص ہے فرمایا جو سوال کرنے سے حیا کرتا ہے اور اس قدر نہیں پاتا جو اوس کیلئے کافی ہو اس لئے لوگ وسکے
۶۰ حال پر واقف نہیں ہوتے کہ اوسے کچہہ دیا کرین۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ
عَنِ الْھَجَرِیِّ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ چنانچہ بیان کی ہم سے یہہ حدیث
ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعمر الحوضی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبداللہ نے وہ روایت کرتے
۶۱ ہین ہجری سے وہ ابوالاحوص سے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حَدَّثَنَا
عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا قَبِیْصَۃُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ الْھَجَرِیِّ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قبیصہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین ابراہیم الہجری سے

۵۱۲ پہراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** یونس قال انا ابن وھب قال اخبرنی ابن ابی ذئب عن
ابی الولید عن ابی ھریرۃ رض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی
ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین ابوالولید سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ رسول
۵۱۳ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** ابو امیۃ قال ثنا علی بن عیاش قال ثنا ابن ثوبان عن
عبد اللہ بن الفضل عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان
کی ہم سے ابوامیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن عیاش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ثوبان نے وہ روایت کرتے
ہین عبداللہ بن فضل سے وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رض سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔
۵۱۴ **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رض عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے اون سے حدیث بیان
کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین ابوالزناد سے وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رض سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث
سابق کے **فلم** یکن معنی قولہ لیس المسکین بالطواف علی معنی اخراجہ ایاہ من اسباب المسکنۃ کلھا ولکنہ اراد
بذلک لیس ھو المسکین المتکامل المسکنۃ ولکن المسکین المتکامل المسکنۃ الذی لا یسأل الناس ولا یعرف فیتصدق
علیہ فکذلک قولہ لیس من البر الصیام فی السفر لیس ذلک علی اخراج الصوم فی السفر من ان یکون برا ولکنہ علی
معنی لیس من البر الذی ھو ابر البر الصوم فی السفر لانہ قد یکون الافطار ھناک ابر منہ اذا کان علی التقوی للقاء العدو
وما اشبہ ذلک **فھذا** معنی صحیح وھو اولی ما حمل علیہ معنی ھذہ الآثار حتی لا یتضاد ھی وغیرھا مما قد روی
فی ھذا الباب ایضا **ترجمہ** پس معلوم ہوا کہ لیس المسکین بالطواف کے یہ معنی نہین ہین کہ پہیری کرنیوالا مسکینیت سے بالکل الگ
ہے بلکہ معنے یہ ہین کہ وہ مسکین کامل نہین ہے اور مسکین کامل وہ شخص ہے جو لوگون سے سوال نہین کرتا پس اسیطرح لیس من البر الصیام
فی السفر کے یہ معنے نہین ہین کہ سفر مین روزہ رکھنا مطلق نیکی ہے نہین ہے بلکہ معنے یہ ہین کہ بہت بڑی نیکی نہین ہے کیونکہ سفر مین
بعض بعض موقون پر افطار کرنا بڑی نیکی ہے مثلا یہ کہ دشمن کے سامنے جانا ہے وغیرہ وغیرہ پس اس معنے پر ان آثار کو حمل کرنا اولی
۵۱۵ وانسب ہے تاکہ دوسرے آثار ان سے متضاد واقع نہون اور وہ آثار یہ ہین **فانہ** حدثنا یونس قال انا ابن وھب قال اخبرنی
مالک عن ابن شھاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی مکۃ عام
الفتح فی رمضان فصام حتی بلغ الکدید ثم افطر فافطر الناس معہ وکانوا یاخذون بالاحدث فالاحدث من امر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے وہ روایت
کرتے ہین ابن شہاب سے وہ عبیداللہ بن عبداللہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وسلم فتح مکہ کے سال رمضان شریف مین مکہ کیطرف روانہ ہوئے مقام کدید تک آپنے روزہ رکہا اس کے بعد آپنے افطار کرنا
شروع کیا اور آپکے ساتہہ لوگون نے بہی افطار کیا اور لوگون کا قاعدہ تہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے امر آخر کو اختیار
۵۱۶ کیا کرتے تہے **حدثنا** علی بن شیبۃ قال ثنا روح قال ثنا مالک وابن جریج قالا انا ابن شھاب فذکر باسنادہ مثلہ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک
اور ابن جریج نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن شہاب نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۱۱۷ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضـ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَتٰی عُسْفَانَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رضہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے کہ اونھون نے بجائے کدید کے عُسفان[له] کا ذکر کیا ہے

۱۱۸ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۱۱۹ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رضہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔

۱۲۰ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ ثَنَا حَیْوَةُ ابْنُ شُرَیْحٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِیْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ الْكَدِیْدَ بَلَغَهٗ اَنَّ النَّاسَ شَقَّ عَلَیْهِمُ الصِّیَامُ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَاَمْسَكَهٗ فِیْ یَدِهٖ حَتّٰی رَاٰهُ النَّاسُ وَهُوَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ حَوْلَهٗ ثُمَّ شَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَفْطَرَ فَنَاوَلَهٗ رَجُلًا اِلٰی جَنْبِهٖ فَشَرِبَ فَصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی السَّفَرِ وَاَفْطَرَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوزرعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حیوۃ بن شریح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالاسود نے وہ روایت کرتے ہین عکرمہ مولیٰ ابن عباس رضہ سے وہ ابن عباس رضہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کی سال رمضان شریف مین مکہ کیطرف روانہ ہوکے جب مقام کدید تک پہنچے اور آپ کو معلوم ہوا کہ لوگون پر روزہ رکہنا شاق گذرتا ہے تو آپنے پیالہ بہر دودھ منگوایا اور اوسے ہاتہہ مین تہامے رہے یہانتک کہ لوگون نے دیکہہ لیا کیونکہ آپ سواری کے اوپر ہی تہے پہر آپنے تہوڑا سا دودہ پیکر روزہ افطار کرلیا اور باقی دودھ آپنے دوسرے شخص کو دیدیا جو آپکے بازو مین تہا اوسنے بہی یہہ دودھ پی لیا پس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر مین روزہ رکہا اور افطار بہی کیا

۱۲۱ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رضـ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَافَرَ فِیْ رَمَضَانَ فَاشْتَدَّ الصَّوْمُ عَلٰی رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَجَعَلَتْ رَاحِلَتُهٗ تَهِیْمُ بِهٖ تَحْتَ الشَّجَرِ فَاُخْبِرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَمْرِهٖ فَدَعَا بِاِنَاءٍ فَلَمَّا رَاٰهُ النَّاسُ عَلٰی یَدِهٖ اَفْطَرُوْا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ابوالزبیر سے وہ جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ رمضان شریف مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا اور آپکے اصحاب مین ایک شخص پر روزہ دشوار گذرا اور اس کی سواری درخت کے سایہ کیطرف جانے لگی (یعنے ضعف کی باعث وہ اسکو روک نہین سکتا تہا) چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکے حال کی خبر کی گئی تو آپنے پانی منگایا جب لوگون نے آپکی دست مبارک مین پانی دیکہا تو اونہون نے بہی روزہ افطار کر لیا

۱۲۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرٍ رضـ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِیْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِیْمِ فَصَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَبَلَغَهٗ اَنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَیْهِمُ الصِّیَامُ یَنْظُرُوْنَ فِیْمَا فَعَلَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ

[له] عسفان مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک قریہ کا نام ہے اور کدید مدینہ طیبہ سے سات مراحل کے فاصلہ پر ایک مقام کا نام ہے کذا فی العینی والنہایہ ۱۲ مترجم عفی عنہ

وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ فَبَلَغَهٗ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا بَعْدَهٗ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ اور
فہد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابن الہادی نے وہ روایت کرتے ہیں جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کی سال رمضان شریف میں مکہ کیطرف روانہ ہوئے تو مقام کراع الغمیم تک آپ روزہ
رکہتے رہے اور آپ کے ساتہ اور لوگ بہی روزہ رکہتے رہے جب آپ کو معلوم ہوا کہ لوگوں پر روزہ رکہنا دشوار گذرتا ہے اور وہ اس
باب میں آپکے فعل کے منتظر ہیں چنانچہ آپنے بعد عصر پانی کا پیالہ منگوا کر پانی پی لیا اور لوگ دیکہہ رہے تہے بعد ازاں آپ کو معلوم
۳۴۳ ہوا کہ بعض لوگ ابہی تک روزہ دار ہیں آپ نے فرمایا یہہ لوگ نافرمان ہیں **حَدَّثَنَا** بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ
اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ
خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ عَامَ الْفَتْحِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ وَ
نَصُوْمُ حَتّٰى بَلَغَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَنَازِلِ فَقَالَ اِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰى لَكُمْ فَاَصْبَحْنَا مِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا
الْمُفْطِرُ ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ اِنَّكُمْ تُصَبِّحُوْنَ عَدُوَّكُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰى لَكُمْ فَاَفْطِرُوْا فَكَانَتْ عَزِيْمَةً مِنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ وَبَعْدَ ذٰلِكَ **ترجمہ** حدیث
بیان کی ہم سے بحر بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجہکو معاویہ بن صالح نے وہ روایت
کرتے ہیں ربیعہ بن یزید سے وہ قزعہ سے کہا میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے سفر میں روزہ رمضان رکہنے
کے متعلق دریافت کیا فرمایا ہم فتح مکہ کی سال رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ مکہ کیطرف روانہ ہوئے تو رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بہی روزہ رکہتے رہے اور آپ کے ساتہ ہم لوگ بہی یہانتک کہ جب آپ کئی ایک منزلوں کے بعد ایک منزل
پر پہنچے تو آپنے فرمایا کہ بلاشبہ تم دشمن سے قریب ہوگئے ہو اسلئے اب تمہارے لئے افطار کرنا بہتر ہے چنانچہ صبح کو ہم میں سے بعض نے
افطار کیا اور بعض نے روزہ ہی رکہا جب ہم شام کو منزل پر پہنچے تو آپنے فرمایا کہ اب کل تو تم دشمن کے سامنے ہی ہوجاؤگے
سو اب تمہارے لئے افطار کرنا بہتر ہے چنانچہ لوگوں نے افطار ہی کیا اور وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے
عزیمت تہا پھر اس سے پہلے اور بعد بہی میں نے (یعنے سفر میں) رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ روزہ رکہا ہے
۳۴۴ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ اَنَّ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ
قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَمَعَهٗ اَصْحَابُهٗ فَشَقَّ عَلَيْهِمُ الصَّوْمُ فَدَعَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَشَرِبَ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو یحیے بن ایوب نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے حمید الطویل نے
اون سے حدیث بیان کی بکر بن عبداللہ نے کہا سنی میں نے انس رضی اللہ تعالے عنہ سے فرماتے تہے کہ رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تہے کہ آپکے اصحاب پر روزہ رکہنا دشوار ہوا تو آپ نے سواری کے اوپر بیٹہے ہوئے ہی پانی منگوا کر
۳۴۵ پیا اور لوگ دیکہہ رہے تہے **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ
فِي الْحَرِّ وَهُوَ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ اَوْ مِنَ الْحَرِّ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

لَمَّا بَلَغَ الْكَدِيْدَ أَفْطَرَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے مالک نے وہ روایت کرتے ہیں سمّی سے وہ ابوبکر بن عبدالرحمن سے وہ ایک شخص سے اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وسلم سے کہا میں نے بمقام عرج موسم گرما میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا کیونکہ آپ روزہ
سے تھے سو یہ پانی آپنے شدت عطش یا شدت گرمی کے سبب سے ڈالا تھا پھر جب آپ مقام کدید پہ پہنچے تو آپنے روزہ افطار کیا۔

حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْعَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ ثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ ۵۲
أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَيْلَتَيْنِ مَضَتَا مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صُوَّامًا حَتّٰى
بَلَغَ الْكَدِيْدَ فَأَمَرَنَا بِالْإِفْطَارِ فَأَصْبَحْنَا وَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَمَّا بَلَغْنَا مَرَّ الظَّهْرَانِ أَعْلَمَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ وَأَمَرَنَا
بِالْإِفْطَارِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید
بن عبدالعزیز نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عطیہ بن قیس نے وہ روایت کرتے ہیں قزعہ بن یحیی سے وہ ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالے
عنہ سے کہا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں نکلے رمضان کی دو راتیں گذر چکی تھیں اسلئے ہم روزے رکھکر
سفر میں روانہ ہوئے تھے جب ہم مقام کدید پہ پہنچے تو آپنے ہمیں افطار کا حکم کیا سو صبح کو ہم میں سے کوئی تو روزدار تھا اور کوئی
بے روزہ اور پھر جب ہم مر الظہران پہنچے اور ہم نے جانا کہ آج دشمن سے سامنا ہوگا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے
ہمیں افطار کا حکم کیا قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ إِثْبَاتُ جَوَازِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ تَرَكَهُ إِبْقَاءً عَلٰى أَصْحَابِهِ أَفَيَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ تَقُوْلَ فِيْ ذٰلِكَ الصَّوْمِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِرًّا لَا يَجُوْزُ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ تَرَكَ
وَيَكُوْنُ الْإِفْطَارُ أَبَرَّ مِنْهُ إِذَا كَانَ يُرَادُ بِهِ الْقُوَّةُ لِلِقَاءِ الْعَدُوِّ وَالَّذِيْ أَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفِطْرِ
مِنْ أَجْلِهِ وَلِهٰذَا الْمَعْنٰى قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى
الَّذِيْ ذَكَرْنَا فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّ فِطْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرَهُ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ بَعْدَ صَوْمِهِ وَصَوْمِهِمُ
الَّذِيْ لَمْ يَكُنْ نَهَاهُمْ عَنْهُ نَاسِخٌ لِحُكْمِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ أَصْلًا قِيْلَ لَهُ وَمَا دَلِيْلُكَ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ
الْخُدْرِيِّ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا أَنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
السَّفَرِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى أَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ بَعْدَ إِفْطَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَذْكُوْرِ
فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ مُبَاحٌ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رحمہ فرماتے ہیں کہ ان آثار سے ثابت ہوتا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز ہے اور
ثابت ہوتا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ افطار نہیں کیا مگر اپنے اصحاب پر روزہ دشوار گذرنے کے سبب سے
تو کیا اب کوئی کہسکتا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ روزہ پورے نیکی نہیں تھا ہاں دشمن کے سامنے تقویت حاصل
کرنے کے لئے افطار کرنا ابر البر یعنے بڑی نیکی ہے اس سبب سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو افطار کرنیکا حکم
کیا اور اسی سبب سے یہہ ہی فرمایا لیس من البر الصیام فی السفر کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی بڑی نیکی نہیں ہذا واللہ اعلم اب اگر
کوئی یہہ اعتراض کرے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا عام الفتح روزہ افطار کرنیکا حکم کرنا سفر میں روزہ رکھنے کا ناسخ ہے
کیونکہ اس سے پہلے آپ ہی روزہ رکھتے چلے آئے تھے اور لوگوں کو بھی آپنے روزہ رکھنے سے منع نہیں کیا تھا تو اسکے جواب میں کہا جائیگا کہ
آخر اس امر پر کوئی دلیل واضح ہے کہ عام الفتح آپ کا افطار روزہ کا حکم کرنا سفر میں روزہ رکھنے کا ناسخ ہے حالانکہ ابوسعید خدری
رضی اللہ تعالے عنہ کی روایت میں اوپر گذر چکا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں اس سے پہلے اور اس سے بعد ہی رسول مقبول

صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں روزہ رکھتا رہا ہوں تو یہ حدیث دلالت رکھتی ہے کہ عام الفتح کے بعد ہی سفر میں روزہ رکھنا

مباح رہا **وقد** قال ابن عباس وهو احد من روى عنه فى افطار النبى صلى الله عليه وسلم ما ذكرنا **ما حدثنا** ۵۲۷

يونس قال ثنا على بن معبد قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن عبد الكريم بن مالك عن طاوس عن ابن عباس قال انما

اراد الله عز وجل بالفطر فى السفر لتيسير عليكم فمن يسر عليه الصيام فليصم ومن يسر عليه الفطر فليفطر +

ترجمہ اس کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے جو رواۃ افطار فتح مکہ میں سے ایک راوی ہیں سفر میں روزہ

رکھنے کے متعلق خود ان کا قول یہہ روایت کیا گیا ہے ۔ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد

نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمرو نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الکریم بن مالک سے وہ طاوس سے وہ ابن عباس رضی

اللہ تعالے عنہما سے فرمایا اللہ تعالے نے جو سفر میں روزہ رکھنے کی رخصت دی ہے سواسے مقصود تم لوگوں پر آسانی کرنا

ہے سو جس پر سفر میں روزہ رکھنا آسان ہو وہ روزہ رکھلے اور جس پر دشوار ہو وہ نہ رکھے **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا روح قال ۵۲۸

ثنا شعبة عن منصور عن مجاهد عن ابن عباس قال ان شاء صام وان شاء افطر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے

ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں منصو

سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا چاہے روزہ رکھے چاہے افطار کرے **فهذا** ابن عباس

لم يجعل افطار النبى صلى الله عليه وسلم فى السفر بعد صيامه فيه ناسخا للصوم فى السفر ولكنه جعله على جهة

التيسير **فان** قال قائل فما معنى قول ابن عباس فى حديث عبيد الله بن عبد الله الذى ذكرته عنه فى ذلك و

كانوا ياخذون بالاحدث فالاحدث من امر رسول الله صلى الله عليه وسلم **قيل** له معنى ذلك عندنا والله

اعلم انهم لم يكونوا علموا قبل ذلك ان للمسافر ان يفطر فى السفر كما ليس له ان يفطر فى الحضر وكان حكم الحضر و

حكم السفر فى ذلك عندهم سواء حتى احدث لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك الفعل الذى اباح لهم

الافطار فى اسفارهم فاخذوا بذلك على ان لهم الافطار على الاباحة ولهم ترك الافطار **فهذا** معنى حديث ابن

عباس هذا ويدل على ذلك ما قد ذكرناه عنه من قوله الذى وصفنا وقد ذكرنا عن انس بن مالك عن النبى صلى

الله عليه وسلم فى ذلك قريبا مما ذكرناه عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم ثم قد روى عن انس ما

يدل على ان معنى ذلك عنده مثل معناه الذى ذكرناه عن ابن عباس رض **ترجمہ** تو اب دیکھو ابن عباس رضی اللہ

تعالے عنہما نے افطار فتح مکہ سے سفر میں روزہ رکھنا منسوخ نہیں سمجھا بلکہ افطار فی السفر کو محض سہولت اور آسانی ہونے پر

محمول کیا اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ عبد اللہ بن عباس رض کی حدیث میں جو اوپر گذر چکی ہے عبد اللہ بن عباس

کے اس قول کے کیا معنے ہیں وکانوا یاخذون بالاحدث فالاحدث من امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ لوگوں کا قاعدہ تھا کہ

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری قول سے تمسک کیا کرتے تھے تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ ہمارے نزدیک اس

قول کے یہہ معنی ہیں کہ لوگوں کو پہلے سے معلوم نہیں تھا کہ مسافر کے لئے جائز ہے کہ وہ سفر میں روزہ افطار کرسکتے ہیں بلکہ اون کے

علم میں سفر اور حضر کا حکم روزہ رکھنے کی بابت یکسان تھا یہانتک کہ فتح مکہ کے سفر میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے

سفر میں روزہ افطار کرنا مباح فرمایا ہذا واللہ اعلم پس حضرت ابن عباس رض کے اس قول کے یہہ معنے ہیں جو ہم نے بیان کئے

اسیطرح انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ نے بھی جو رواۃ افطار فی السفر میں سے ایک راوی ہیں اور پھر اون کا قول بھی جو افطار

٥٢٩ فی السفر کے متعلق روایت کیا گیا ہے حضرت ابن عباس کے قول کے موافق ہے۔ **حدثنا** ابراهيم بن محمد بن يونس
قال ثنا ابو حذيفة قال ثنا سفيان عن عاصم وهو الاحول قال سألت انس بن مالك عن صوم شهر رمضان
في السفر فقال الصوم افضل **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن محمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحذیفہ
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عاصم الاحول سے کہا مین نے انس بن مالک رضی اللہ تعالے
٥٣٠ عنہ سے سفر مین روزہ رمضان رکھنے کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا روزہ رکھنا افضل ہے **حدثنا** فهد قال ثنا ابو نعيم
قال ثنا الحسن بن صالح عن عاصم عن انس رض قال ان افطرت فرخصة وان صمت فالصوم افضل **ترجمہ**
حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن صالح نے وہ
روایت کرتے ہین عاصم سے وہ انس رض سے فرمایا اگر افطار کرو تو تمہارے لیئے افطار کی رخصت و اجازت ہے اور اگر روزہ رکھو
٥٣١ تو روزہ رکھنا افضل ہے **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا روح قال ثنا شعبة قال سمعت عاصما يحدث عن انس
قال ان شئتم فافطروا والصوم افضل **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا سنی مین نے عاصم سے وہ روایت کرتے ہین انس رض سے فرمایا اگر روزہ رکھو تو روزہ رکھلو
اور اگر افطار کرو تو افطار کر لو مگر روزہ رکھنا افضل ہے **وكان** مما احتج به ايضا اهل المقالة الاولى في دفعهم
الصوم في السفر ما قد ذكرناه في غير هذا الموضع من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله وضع عن المسافر
الصيام قالوا فلما كان الصيام موضوعا عنه كان اذا صامه فقد صامه وهو غير مفروض عليه فلا يجزيه **فكان**
من الحجة للآخرين عليهم في ذلك انه قد يجوز ان يكون ذلك الصيام الذي وضعه عنه هو الصيام الذي لا
يكون له منه بد في تلك الايام كما لا بد للمقيم من ذلك وفي هذا الحديث ما قد دل على هذا المعنى **الا تراه**
يقول وعن الحامل والمرضع افلا ترى ان الحامل والمرضع اذا صامتا رمضان ان ذلك يجزيهما وانهما لا تكونان كمن
صام قبل وجوب الصوم عليه بل جعلنا يجب الصوم عليهما بدخول الشهر فجعل لهما تاخيره للضرورة والمسافر في ذلك
مثلهما وهذا اولى ما حمل عليه هذه الآثار حتى لا يضاد غيره من الآثار التي قد ذكرناها في هذا الباب **وكان** من
الحجة على اهل المقالة الاولى التي قد ذكرناها لاهل المقالة الثانية التي وصفناها انا قد رأيناهم كانوا مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم بعد ان اباح لهم الافطار في السفر يصومون فيه **ترجمہ** قائلین قول اول ایک اور حدیث سے بھی استدلال
کرتے ہین اور یہہ حدیث ہم اپنی اسی کتاب مین کسی اور جگہ ذکر کر چکے ہین اور وہ یہہ ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مسافر سے اللہ تعالے نے روزہ اوٹھا دیا ہے تو اب وہ بیان کرتے ہین کہ جب اللہ تعالے نے مسافر سے روزہ اوٹھا دیا تو
اب اگر سفر مین مسافر روزہ رکھے گا تو وہ اس وقت اوس پر فرض نہ ہوا اور اس لئے اوس کا یہہ روزہ ادائے فرض کیلئے کافی نہ ہوگا تو
اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ محتمل ہے کہ اس روزہ سے وہ روزہ مراد ہو جس کا انہیں دنون مین رکھنا ضروری ہو جس طرح
مقیم کے لیئے رمضان کے روزہ رمضان ہی مین رکھنے ضروری ہین چنانچہ اس حدیث مین اس امر پر دلالت بھی موجود ہے
کیونکہ مسافر کے ساتھہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حاملہ اور مرضعہ کا بھی ذکر فرمایا ہے اور اس مسئلہ مین کسی کو اختلاف
نہین کہ اگر حاملہ اور مرضعہ رمضان ہی مین روزے رکھین تو ادائے فرض کے لیئے اون کے یہہ روزے کافی ہین اور یہہ کوئی نہین کہہ سکتا
کہ دونون نے یہہ روزے فرض ہونے سے پہلے ہی رکھلیے بلکہ دخول رمضان سے ہی اون کے اوپر روزے فرض ہو جاتے ہین

اگرچہ ضرورت کے لئے اون کے لئے تاخیر مباح کی گئی ہے پس نہیں کیطرح مسافر ہی ہے پس اس حدیث کی جو معنے ہم نے بیان
کیے وانسب ہین اس معنے پر اس حدیث کو محمول کرنا چاہیئے تاکہ دوسرے آثار جو ہم نے اس باب مین ذکر کیے ہین اوس سے
تضاد و تخالف نرہین ماسوای ان کے قول قائلین قول دوم کی دلیل اور آثار ہی ہین جن مین مذکور ہے کہ صحابہ کرام سفر مین
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ رکھا کرتے تہے اور بعض نہین **فمما** رُوِیَ فِی ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ ۵۳۲
وَرَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا ھِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَیَّانَ الدِّمَشْقِیِّ
عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ رَاَیْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فِیْ یَوْمٍ
شَدِیْدِ الْحَرِّ حَتّٰی اَنَّ الرَّجُلَ لَیَضَعُ یَدَہٗ عَلٰی رَاْسِہٖ مِنْ شِدَّۃِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا صَائِمٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ **ترجمہ** انجملہ کئی ایک آثار یہ ہین حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان اور ربیع الجیزی
اور صالح بن عبد الرحمن نے تینوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن سعد نے
وہ روایت کرتے ہین عثمان بن حیان الدمشقی سے وہ ام الدرداسے کہا ابو الدرداسے بیان کیا کہ ہم لوگ ایک دفعہ رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین تہے حتی کہ ہر ایک شخص شدت طپش کے سبب سے اپنے سر پر ہاتھ رکھے ہوئے
تہے اور ہم مین بجز رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہ کے اور کوئی روزہ دار نہ تہا **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ ۵۳۳
عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِیْ سَفَرٍ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَمْ یَکُنْ یَعِیْبُ بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ نے وہ روایت کرتے ہین عاصم الاحول سے وہ ابو نضرہ سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالے عنہما سے فرمایا کہ ہم ایک سفر مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے بعض لوگ ہم مین روزہ دار تہے اور بعض نے
افطار کیا ہوا تہا اور کوئی ایک دوسرے پر معترض نہین تہا **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ قَالَ ۵۳۴
ثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَۃَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ لِتِسْعَ عَشَرَۃَ اَوْ لِسَبْعَ عَشَرَۃَ مِنْ رَمَضَانَ فَصَامَ صَائِمُوْنَ وَاَفْطَرَ مُفْطِرُوْنَ فَلَمْ یَعِبْ ھٰؤُلَاءِ
عَلٰی ھٰؤُلَاءِ وَلَا ھٰؤُلَاءِ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا سنی مین نے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہین ابو نضرہ سے وہ ابو سعید الخدری رضی
اللہ تعالے عنہ سے فرمایا کہ ہم فتح مکہ کے دن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے اور رمضان کی سترہ یا اونیس تاریخ
تہی سو کوئی ہم سے روزہ دار تہا اور کوئی مفطر اور کوئی ایکدوسرے پر معترض نہ تہا **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ ۵۳۵
قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ لِثِنْتَیْ عَشَرَۃَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ
سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ھِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ ۵۳۶
عَنْ قَتَادَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ لِثَمَانَ عَشَرَۃَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ہشام بن عبد اللہ نے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان
کی بجز اس کے کہ اونہون نے بجائے اونیس کے اٹھارہ رمضان کا ذکر کیا ہے **حدثنا** اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ قَالَ ثَنَا

هِشَامٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی
۵۳۸ ہم سے ہشام نے پہراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَتْحَ مَكَّةَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے پہراونکی اسناد سے مثل حدیث سابق
۵۳۹ کے بیان کی بجز اس کے کہ اونہون نے فتح مکہ کا ذکر نہین کیا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ
عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَمِنَّا الصَّائِمُ
وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَأَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ وَمِنَّا مَنْ يَسْتَتِرُ الشَّمْسَ بِيَدِهِ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ
فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ بِالْأَجْرِ الْيَوْمَ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابومعاویہ نے وہ روایت کرتے ہین عاصم سے وہ مورق العجلی
سے وہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ایک سفر مین نکلے اور ایک سخت گرمی
کے دن ایک مقام پر قیام کیا تو بعض ہم مین روزدار تہے اور بعض مفطر اکثر تپش آب سے بچنے کے لئے اپر چادر رکہے ہوئے تہے اور
بعض بعض صرف اپنا ہاتہہ ہی رکہہ لیتے تہے بعد ازان روزدار تو ایک جگہ بیٹہہ رہے اور جن لوگون کا روزہ نہ تہا اونہون نے خیمہ لگائے
اور سواریون کو پانی پلایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے دن روزہ افطار کرنیوالون نے ثواب کما لیا ۔
۵۴۰ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے یونس نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین حمید الطویل سے وہ انس بن مالک
رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا ہم نے رمضان مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ سفر کیا تو صائم اور مفطر مین سے
کوئی ایکدوسرے پر معترض نہین تہا ۔ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ مَا كَانَ مِنْ إِفْطَارِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَمْرِهِ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ لَيْسَ عَلَى الْمَنْعِ مِنَ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَإِنَّهُ عَلَى الْإِبَاحَةِ لِلْإِفْطَارِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَامَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ ترجمہ پس یہ آثار دلالت رکہتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سفر مین جو روزہ افطار کرنیکا حکم فرمایا تہا وہ بطور اباحت کے تہا نہ بطور منع و نہی کے اس کے علاوہ روایت
۵۴۱ کیا گیا ہے کہ خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی سفر مین روزہ رکہا ہے حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ
بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ فِي السَّفَرِ وَيُفْطِرُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے وہ روایت کرتے ہین عبد السلام سے وحماد سے
وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سفر مین روزہ
۵۴۲ بہی رکہتے تہے اور افطار بہی کرتے تہے حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ
زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ ترجمہ حدیث بیان کی
ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن بشر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معافی بن عمران نے وہ روایت کرتے ہین

مغیرہ بن زیاد سے وہ عطا سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
نے سفر میں روزہ بھی رکھا ہے اور افطار بھی کیا ہے **فدل** ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ لِلْمُسَافِرِ اَنْ تَصُوْمَ وَلَهٗ اَنْ تُفْطِرَ **وقد** سَاَلَ
حَمْزَةُ الْاَسْلَمِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَهٗ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ
ترجمہ پس یہہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے کہ مسافر کو اختیار ہے کہ چاہے روزہ رکھے چاہے افطار کرے اس کے علاوہ حمزۃ
الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے
فرمایا چاہے روزہ رکھو چاہے افطار کرو **حدثنا** بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ وَهِشَامُ ٥٤٣
بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ **ترجمہ** چنانچہ بیان کی ہم سے یہہ حدیث علی
بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید اور ہشام بن ابی عبداللہ نے وہ روایت
کرتے ہیں قتادہ سے وہ سلیمان بن یسار سے وہ حمزہ بن عمرو الاسلمی سے **حدثنا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ٥٤٤
قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ مِثْلَهٗ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر الحنفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عبدالحمید بن جعفر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عمران بن ابی انس نے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن یسار سے وہ حمزہ
بن عمرو الاسلمی سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ ٥٤٥
عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ
وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے
وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ حمزہ بن عمرو
الاسلمی نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں سفر میں روزہ رکھا کرتا ہوں کیونکہ یہہ کثیر
الصیام شخص تھے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہے روزہ رکھو چاہے افطار کرو **فهذا** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ اَبَاحَ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ لِمَنْ شَاءَ ذٰلِكَ وَالْفِطْرَ لِمَنْ شَاءَ ذٰلِكَ **فثبت** بِهٰذَا وَبِمَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلَهٗ اَنَّ صَوْمَ
رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ جَائِزٌ وَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهٗ لَا فَضْلَ لِمَنْ صَامَ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ عَلٰى مَنْ اَفْطَرَ وَقَضَاهُ اَخَذَ
ذٰلِكَ وَقَالُوْا لَيْسَ اَحَدُهُمَا اَفْضَلَ مِنَ الْاٰخَرِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِتَخْيِيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو بَيْنَ
الْاِفْطَارِ فِي السَّفَرِ وَالصَّوْمِ وَلَمْ يَاْمُرْهُ بِاَحَدِهِمَا دُوْنَ الْاٰخَرِ **وخالفهم** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوا الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ
فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَفْضَلُ مِنَ الْاِفْطَارِ وَقَالُوْا لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا لَيْسَ فِيْمَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ تَخْيِيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْزَةَ بَيْنَ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْفِطْرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدُهُمَا اَفْضَلَ مِنَ الْاٰخَرِ وَلٰكِنْ اِنَّمَا خَيَّرَهٗ
لِمَا لَهٗ اَنْ يَفْعَلَهٗ مِنَ الْاِفْطَارِ وَالصَّوْمِ وَقَدْ رَاَيْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ يَجِبُ بِدُخُوْلِهِ الصَّوْمُ عَلَى الْمُسَافِرِيْنَ وَالْمُقِيْمِيْنَ
جَمِيْعًا اِذَا كَانُوْا مُكَلَّفِيْنَ فَلَمَّا كَانَ دُخُوْلُ رَمَضَانَ هُوَ الْمُوْجِبُ لِلصِّيَامِ عَلَيْهِمْ جَمِيْعًا كَانَ مَنْ عَجَّلَ مِنْهُمْ اَدَاءَ
مَا وَجَبَ عَلَيْهِ اَفْضَلَ مِمَّنْ اَخَّرَهٗ **فثبت** بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ اَفْضَلُ مِنَ الْفِطْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَ
اَبِيْ يُوْسُفَ رح وَمُحَمَّدٍ رح **وقد** رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَنْ نَفَرٍ مِنَ التَّابِعِيْنَ **ترجمہ** اس حدیث میں خود

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر مین روزہ رکھنا مباح کیا ہے جو شخص چاہے رکھے اور جو چاہے افطار کرے پس ابن حدیث سے اور اس سے پہلی کی حدیثون سے ثابت ہوا کہ سفر مین روزہ رمضان رکھنا جائز ہے اب ایک گروہ اسی طرف ہی گیا ہے کہ جو شخص سفر مین روزہ رمضان رکھے اوسے افطار کرنیوالے پر کوئی فضیلت نہین بلکہ صائم اور مفطر دونون برابر ہین اونہون نے تمسک اوس حدیث سے کیا ہے جس مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالے عنہ کو اختیار دیا تھا کہ وہ سفر مین چاہے روزہ رکھین چاہے افطار کرین اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ سفر مین روزہ رمضان رکھنا افطار کرنے سے اولی و افضل ہے اور قول مذکور کا جواب دیتے ہوئے بیان کیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے جو حمزہ اسلمی رضہ کو سفر مین روزہ رکھنے کا اختیار دیا تھا تو اوس تخییر مین اس امر پر کوئی دلالت نہین کہ صوم و افطار مین سے کوئی ایکدوسرے سے افضل نہین ہے کیونکہ اس تخییر مین آپنے اونہین صرف اس امر کا اختیار دیا کہ وہ صوم و افطار مین سے جس پر چاہین عمل کرین اس کے علاوہ ہم دیکھتے ہین دخول رمضان سے مسافر اور مقیم دونون پر روزہ یکسان فرض ہوجاتا ہے پس جب دخول رمضان روزہ رکھنا دونون پر یکسان فرض واجب کرتا ہے تو جو شخص ادائے فرض مین تعجیل کریگا وہ تاخیر کرنے والے سے لا محالہ افضل ہے پس اس تقریر سے ثابت ہوا کہ سفر مین روزہ رمضان رکھنا افطار کرنے سے افضل ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ایسا ہی انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ اور ایک جماعت علمائے

۵۷۶ تابعین رحمہم اللہ سے روایت کیا گیا ہے **حدثنا** ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو عامر قال ثنا سفيان عن حماد عن سعيد بن جبير قال الصوم افضل والافطار رخصة يعني في السفر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین حماد سے وہ

۵۷۷ سعید بن جبیر رحمہ سے کہ سفر مین روزہ رکھنا افضل ہے اور افطار رخصت ہے **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا شعبة عن حماد عن ابراهيم وسعيد بن جبير ومجاهد انهم قالوا في الصوم في السفر ان شئت صمت وان شئت افطرت والصوم افضل **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین حماد سے وہ ابراہیم اور سعید بن جبیر اور مجاہد رحمہم اللہ سے کہ اونہون نے فرمایا کہ سفر مین چاہے روزہ رکھو چاہے افطار کرو اور روزہ رکھنا افضل

۵۷۸ ہے **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا روح قال ثنا حبيب عن عمرو بن هرم قال سئل جابر بن زيد عن صيام رمضان في السفر فقال يصوم من شاء اذا كان يستطيع ذلك ما لم يتكلف امرا يشق عليه وانما اراد الله تعالى بالافطار التيسير على عباده **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبیب نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن ہرم سے کہا جابر بن زید رحمہ سے سفر مین روزہ رمضان رکھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو اونہون نے فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھے وہ روزہ رکھسکتا ہے اور تکلیف مالا یطاق نہ اوٹھائے کیونکہ اللہ

۵۷۹ تعالے نے اپنے بندون پر آسانی کرنے کیلیے افطار کی رخصت دیدی ہے **حدثنا** يونس قال انا بشر بن بكر عن الاوزاعي قال حدثني يحيى بن ابي كثير قال حدثني القاسم بن محمد عن عائشة رض انها كانت تصوم في السفر في الحر فقلت ما حملها على ذلك فقال انها كانت تبادر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو بشر بن بکر نے وہ روایت کرتے ہین اوزاعی سے کہا حدیث بیان کی مجھسے یحیے بن ابی کثیر نے کہا حدیث بیان کی مجھسے قاسم بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ آپنے سفر مین اور موسم گرما مین روزہ رکھا

کرتی تہین مین نے قاسم بن محمد سے پوچہا کہ ایسا آپ کیون کیا کرتی تہین فرمایا بغرض تعجیل **فہذہ** عائشۃ کانت تری المبادرۃ بصوم رمضان فی السفر افضل من تاخیرہ ذلک الحضر **ترجمہ** تو اب یہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا تعجیل کو تاخیر سے افضل جانکر سفر مین روزہ رکہا کرتی تہین **وکان** الضا مما احتج بہ من کرہ الصوم فی السفر ما حدثنا یونس قال ثنا عبد اللہ بن یوسف ح وحدثنا ربیع المؤذن قال ثنا شعیب بن اللیث قال ثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن منصور الکلبی ان دحیۃ ابن خلیفۃ خرج من قریتہ بدمشق الی قدر قریۃ عقبۃ فی رمضان فافطر معہ اناس وکرہ آخرون ان یفطروا فلما رجع الی قریتہ قال واللہ لقد رأیت الیوم امرا ما کنت اظن ان اراہ ان قوما رغبوا عن ھدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واصحابہ یقول ذلک للذین صاموا ثم قال اللہم اقبضنی الیک **ترجمہ** جو لوگ سفر مین روزہ رکہنا مکروہ جانتے ہین اونہون نے اس حدیث سے بہی تمسک کیا ہے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے ہم اور حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن اللیث نے اونہون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے روایت کرتے ہین یزید بن ابی حبیب سے وہ ابو الخیر سے وہ منصور الکلبی سے کہ دحیہ بن خلیفہ رمضان مین اپنے قریہ سے دمشق آئے اور اون کا قریہ دمشق سے اتنے فاصلہ پر تہا جتنا کہ معظمہ سے عقبہ غرض اونہون نے افطار کیا اور روزہ نہین رکہا ان کے ساتہ اور لوگ بہی تہے اونہون نے افطار مکروہ جانا جب یہ اپنے قریہ کو واپس آئے تو کہا واللہ آج مین نے وہ امر دیکہا جس کے دیکہنے کی مین توقع نہیں رکہتا تہا ان لوگون نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی اصحاب کی سنت سے بے رغبتی کی یہہ اونہون نے اون لوگون کی نسبت کہی جنہون نے روزے رکہے تہے پہر کہا اے پروردگار اب مجہے اس جہان سے اوٹہا لے **فکان** من الحجۃ للذین استحبوا الصوم فی السفر فی ھذا الحدیث ان دحیۃ انما ذم من رغب عن ھدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واصحابہ فمن صام فی سفرہ لذلک فھو مذموم ومن صام فی سفرہ علی غیر رغبۃ عن ھدی بل علی التمسک بھدیہ فھو محمود **ترجمہ** سو اس کا جواب یہہ ہے کہ دحیہ بن خلیفہ رضی اللہ تعالے عنہ نے سنت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی سنت سے بے رغبتی کرنے والون کی مذمت کی سو درحقیقت جو شخص ایسا کرے اور افطار کو مکروہ جانکر سفر میں روزہ رکہے تو یہہ مذموم ہے اور جو شخص رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کی سنت سے بے رغبتی نہین کرتا بلکہ آپ اور آپ کے اصحاب کی سنت سے تمسک کرکے سفر مین روزہ رکہے اور افطار کو مکروہ نہ جانے تو یہہ محمود ہے **حدثنا** ربیع الجیزی قال ثنا ابو زرعۃ قال انا حیوۃ قال انا ابو الاسود انہ سمع عروۃ بن الزبیر یحدث عن ابی مراوح الاسلمی عن حمزۃ بن عمرو الاسلمی صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال یا رسول اللہ انی اسرد الصیام افاصوم فی السفر فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما ھی رخصۃ من اللہ عز وجل للعباد من قبلھا فحسن جمیل ومن ترکھا فلا جناح علیہ قال وکان حمزۃ یصوم الدھر فی السفر والحضر وکان ابو مراوح کذلک وکان عروۃ کذلک **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو زرعہ نے کہا خبر دی ہمکو حیوۃ بن شریح نے کہا خبر دی ہمکو ابو الاسود نے اونہون نے سنی عروہ بن زبیر سے وہ روایت کرتے ہین ابو مراوح الاسلمی سے وہ حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ مین روزے پے درپے رکہتا ہون (یعنے صائم الدہر ہون) تو کیا مین سفر مین روزے رکہا کرون فرمایا

اللہ تعالےٰ نے سفر میں افطار کرنے کی رخصت دی ہے سو جو شخص اس رخصت کو قبول کرے اس
اوسے ترک کرے تو اوس پر کوئی گناہ نہیں ابوالاسود بیان کرتے ہیں کہ حمزہ بن عمرو الاسلمی صائم الدہر شخص تھے حضر
سفر دونوں میں روزہ رکھا کرتے تھے اسیطح ابو مراوح اور عروہ بن زبیر بھی **قال** مَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ اَفْضَلُ مِنَ الْاِفْطَارِ وَاَنَّ الْاِفْطَارَ اِنَّمَا هُوَ رُخْصَةٌ **ترجمہ** پس یہ حدیث بھی دلالت
رکہتی ہے کہ سفر میں روزہ رکہنا افضل ہے اور افطار کرنا صرف رخصت ہی **وقال** حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو زُرْعَةَ
قَالَ اَنَا حَيْوَةُ قَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رض كَانَتْ تَصُوْمُ الدَّهْرَ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ **ترجمہ** نیز حدیث
بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوزرعہ نے کہا خبر دی ہمکو حیوۃ بن شریح نے کہا خبر دی ہمکو ابوالاسود
نے وہ روایت کرتے ہیں عروہ بن زبیر سے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا صائم الدہر تھی سفر و حضر دونوں میں روزہ رکھا کرتی

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ وَصَالِحُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالُوْا ثَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ وَقَالَ بَكْرٌ وَصَالِحٌ فِي حَدِيْثِهِمَا
قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَيَّامَ الْاَضْحٰى وَاَيَّامَ التَّشْرِيْقِ وَيَوْمَ
عَرَفَةَ يَوْمُ عِيْدٍ اَهْلِ الْاِسْلَامِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے بشر بن بکر نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے ح اور حدیث بیان
کی ہم سے بکر بن ادریس اور صالح بن عبدالرحمن نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعبدالرحمن المقری نے
ان تینوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن علی نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے وہ عقبہ بن عامر سے
اور بکر بن ادریس اور صالح بن عبدالرحمن نے اپنی اپنی حدیث میں کہا ہے کہ سنی میں نے اپنے والد سے وہ روایت کرتے
ہیں عقبہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ایام الاضحیٰ[له] اور ایام التشریق یوم عرفہ و یوم عید کہانے پینے کے دن ہیں

بیان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَكَرِهُوْا بِهِ صَوْمَ يَوْمِ عَرَفَةَ وَجَعَلُوْا صَوْمَهُ كَصَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ
وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ
اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِنَهْيِهِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِالْمَوْقِفِ لِاَنَّهُ هُنَالِكَ عِيْدٌ وَلَيْسَ
فِيْ غَيْرِهِ كَذٰلِكَ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اس حدیث کیطرف گیا
ہے اور کہا ہے کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے جس طرح عید کے دن اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے کو
فرمایا ہے کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ نہیں ہے اور اس حدیث کا جواب یہہ دیا ہے کہ محتمل ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم نے اس حدیث میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے خاص عرفہ (یعنے عرفات میں روزہ رکھنا منع فرمایا ہو اور ماسوائے
عرفات میں روزہ رکھنے کی ممانعت نہیں جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اس حدیث سے واضح ہے ۔
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ وَابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا

ابوداؤد قالا ثنا حوشب بن عقیل عن مهدی الهجری عن عکرمة قال کنا مع ابی هریرة رض فی بیته فحدثنا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن صیام یوم عرفة بعرفة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس المکی اور ابن ابی داؤد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے اور حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حوشب بن عقیل نے وہ روایت کرتے ہیں مہدی الہجری سے وہ عکرمہ سے کہا ہم ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر بیٹھے ہوئے تھے کہ اونہون نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا **فاخبر** ابوهریرة رض ان النبی من رسول الله صلی الله علیه وسلم عن صوم یوم عرفة انما هو بعرفة خاصة ترجمہ پس ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ خبر دیتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن عرفات مین روزہ

۵۳ رکھنے سے منع فرمایا **فاحتج** اهل المقالة الاولی لقولهما ایضا بما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابوحذیفة قال سفیان عن اسمعیل ابن امیة عن نافع عن ابن عمر قال لم یصم رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا ابوبکر رض ولا عمر رض ولا عثمان رض ولا علی رض یوم عرفة ترجمہ قائلین قول اوّل اس حدیث سے بھی احتجاج کرتے ہین جو بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین اسمٰعیل بن امیہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا عرفہ کے دن نہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ نے روزہ رکھا نہ ابوبکر صدیق نے نہ حضرت عمر نہ حضرت عثمان اور نہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے **قیل لهم** هذا ایضا عندنا علی الصیام یوم عرفة بالموقف وقد بین ذلک ابن عمر رض فی غیر هذا الحدیث ترجمہ اس حدیث کے جواب مین بھی یہی کہا جائیگا کہ یہہ حدیث بھی ہمارے نزدیک اوسی معنے پر محمول ہے جس معنے پر ہم نے پہلی محمول کی چنانچہ خود ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے دوسری حدیث مین اس امر کا بیان کیا ہے اور وہ یہہ حدیث ہے -

۵۴ **حدثنا** ابوبکرة قال ثنا روح بن عبادة وابوداؤد قالا ثنا شعبة عن عبدالله بن ابی نجیح عن ابیه عن رجل ان رجلا سأل ابن عمر عن صوم یوم عرفة بالموقف فقال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یصمه ومع ابی بکر رض فلم یصمه ومع عمر رض فلم یصمه ومع عثمان رض فلم یصمه وانا لا اصومه ولا آمرک ولا انهاک فان شئت فصمه وان شئت فلا تصمه ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ اور ابوداؤد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن ابی نجیح سے وہ اپنے والد سے وہ ایک شخص سے کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے عرفات مین عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا فرمایا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ (حج کرنے) نکلے تو آپ نے عرفہ کا روزہ نہین رکھا اور ابوبکر صدیق کے ساتھہ نکلے اونہون نے بھی نہین رکھا اور حضرت عمر رض اور حضرت عثمان رض کے ساتھہ نکلے تو اونہون نے بھی نہین رکھا اور خود مین بھی نہین رکھتا اور نہ تمہین حکم دیتا ہون اور نہ منع ہی کرتا ہون چاہے رکھو اور چاہے نہ رکھو- **فبین** هذا الحدیث ان ما روی نافع عن ابن عمر هو علی الصوم فی الموقف ترجمہ پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نافع نے جو عرفہ کے روزہ نہ رکھنے کے متعلق ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کیا ہے وہ عرفات

۵۵ مین عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنے کی بابت ہی- **وقد** روی عن ابن عمر فی الامر بصوم یوم عرفة ما حدثنا

ابن ابی داؤد قال ثنا سہل بن بکار قال ثنا ابو عوانة قال ثنا رقبة عن جبلة بن سحیم قال سمعت ابن عمر
سئل عن صوم یوم الجمعة ویوم عرفة فامر بصیامہما ترجمہ ماسوائے اس کے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی بابت ہی روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے سہل بن بکار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے رقبہ نے وہ روایت
کرتے ہیں جبلہ بن سحیم سے کہا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جمعہ اور عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا
گیا تو آپ نے روزہ رکھنے کیلئے فرمایا وقد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثواب صوم یوم عرفة ٥٦
من حدیث ابن عمر وابی قتادة الانصاری ما قد حدثنا ابو بکرة قال ثنا روح قال ثنا شعبة قال سمعت غیلان
بن جریر یحدث عن عبد اللہ بن معبد عن ابی قتادة الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل
عن صوم یوم عرفة فقال یکفر السنة الماضیة والباقیة ترجمہ اس کے علاوہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
سے بروایت ابن عمر رض اور بروایت ابی قتادۃ الانصاری رض عرفہ کے روزہ کے اجر وثواب کے متعلق یہ حدیث روایت کی گئی
ہے حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا سنی میں
نے غیلان بن جریر سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن معبد سے وہ ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے روزہ کے متعلق دریافت کیا گیا فرمایا وہ گذشتہ وآیندہ سال کے گناہوں کا کفارہ
ہے حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا ابی قال سمعت غیلان بن جریر یحدث عن عبد اللہ بن ٥٧
معبد الزمانی عن ابی قتادة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی احتسب علی اللہ فی صیام یوم
عرفة ان یکفر السنة التی قبلہ والسنة التی بعدہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے کہا سنی میں نے غیلان بن جریر سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ
بن معبد الزمانی سے وہ ابو قتادہ رض سے کہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں
کہ عرفہ کا روزہ اگلی اور پچھلی سال کے گناہوں کا کفارہ ہوگا حدثنا علی بن عبد الرحمن قال ثنا یحیی بن معین ٥٨
قال ثنا المعتمر قال قرأت علی الفضیل قال حدثنی ابو حریز انہ سمع سعید بن جبیر یقول سأل رجل ابن
عمر عن صوم یوم عرفة قال کنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعدلہ بصوم سنة ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے علی بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیٰ بن معین نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معتمر
نے کہا میں نے فضیل کے سامنے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حریز نے اونہوں نے سعید بن جبیر سے فرماتے تھے
کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرفہ کے روزہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہم لوگ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ کے روزہ کو ایک سال کے روزوں کے برابر گنتے تھے۔ فثبت بہذہ
الآثار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الترغیب فی صوم یوم عرفة فدل ذلک ان ما کرہ من صومہ
فی الآثار الاول هو للعارض الذی ذکرنا من الوقوف بعرفة لشدة تعبہم وهذا قول ابی حنیفة وابی یوسف
ومحمد رحمہم اللہ تعالیٰ ترجمہ پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے
روزے کا اجر وثواب بیان فرما کر عرفہ کے روزہ کی ترغیب دلائی پس معلوم ہوا کہ وہ جو شروع باب کی حدیث میں

آپ نے عرفہ کے روزہ سے منع فرمایا ہے وہ عرفہ میں وقیام کرنے اور تھکان کے سبب سے منع فرمایا ہے یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءِ

عاشوری یعنے دسوین محرم کا روزہ رکہنے کے بیان مین

۵۱ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ هِنْدِ بْنِ أَسْمَاءَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى قَوْمِيْ مِنْ أَسْلَمَ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ فَلْيَصُوْمُوْا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ وَجَدْتَ مِنْهُمْ قَدْ أَكَلَ مِنْ صَدْرِ يَوْمِهٖ فَلْيَصُمْ آخِرَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحٰق نے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن ابی بکر سے وہ حبیب بن ہند بن اسماء سے وہ اپنے والد سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم کیطرف جو قبیلہ اسلم سے تہی سردار بناکر بہیجا تو فرمایا کہ اون سے کہنا کہ عاشوری کا روزہ رکہین اور جنہین تم شروع دن مین کہاتے ہوئے دیکہہ لو تو اون سے کہدینا کہ وہ آخر دن مین روزہ رکہہ لین

۵۲ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيِّ هُوَ ابْنُ الْمِنْهَالِ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ غَدَوْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيْحَةَ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَقَدْ تَغَدَّيْنَا فَقَالَ أَصُمْتُمْ هٰذَا الْيَوْمَ فَقُلْنَا قَدْ تَغَدَّيْنَا فَقَالَ فَأَتِمُّوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ عبدالرحمٰن بن سلمہ الخزاعی یعنے ابن المنہال سے وہ روایت کرین اپنے چچا سے فرمایا ہم عاشوری کی صبح کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ہم ناشتہ کرچکے تہے فرمایا تم لوگون نے آج روزہ رکہا ہے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو ناشتہ کرچکے ہین فرمایا اچھا اب سے شام تک روزہ پورا کرلینا

۵۳ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهٖ وَكَانَ مِنْ أَسْلَمَ أَنَّ نَاسًا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعْضَهُمْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ أَصُمْتُمُ الْيَوْمَ فَقَالُوْا لَا وَقَدْ أَكَلْنَا فَقَالَ فَصُوْمُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبدالرحمٰن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے کہا سُنی مین نے ابوالمنہال سے وہ روایت کرتے ہین اپنے چچا سے جو قبیلہ اسلم سے تہی کہ کئی ایک لوگ عاشوری کے دن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے آپ نے فرمایا تم نے آج روزہ رکہا ہے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو کہانا کہا چکے فرمایا اچھا باقی دن روزے سے گذارو۔

بیان المسئلۃ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ وُجُوْبُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَفِيْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ بِصَوْمِهٖ بَعْدَ مَا أَصْبَحُوْا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مَنْ كَانَ فِيْ يَوْمٍ عَلَيْهِ صَوْمُهٗ بِعَيْنِهٖ وَلَمْ يَكُنْ نَوٰى صَوْمَهٗ مِنَ اللَّيْلِ أَنَّهٗ يُجْزِيْهِ أَنْ يَنْوِيَ صَوْمَهٗ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ الزَّوَالِ عَلٰى مَا قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ **وَقَدْ** رُوِيَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ مَا زَادَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ عاشوری کا روزہ واجب ہی کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد ان لوگون کو باقی دن روزے کے ساتھہ گذارنیکا حکم کیا اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ جس روزہ مین سے خصوصیت یومیہ شرط ہے اور شب کو روزہ کی نیت نہیں کی ہے

توصیح کو نیت کرنا جائز ہے ولکر وقت زوال تک کما قال اہل العلم ماسوای ان آثار کے اور حدیثیں بھی عاشوری کے روزہ
٥٤ کی بابت روایت کی گئی ہیں اور وہ یہہ حدیثیں ہیں حدثنا ابن ابی داود قال ثنا الحمانی قال ثنا یوسف بن یزید
قال ثنا خالد بن ذکوان عن الربیع بنت معوذ قال سألتها عن صوم یوم عاشوراء فقالت بعث رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی الامصار من کان اصبح صائما فلیتم علی صومه ومن کان اصبح مفطرا فلیتم آخر یومه فلم
نزل نصومه بعد ونصومه صبیاننا وهم صغار ونتخذ لهم اللعبة من العهن فاذا سألونا الطعام اعطیناهم
اللعبة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے یوسف بن یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن ذکوان نے وہ روایت کرتے ہیں ربیع بنت معوذ سے کہا میں نے
اون سے عاشورے کے روزے کے متعلق دریافت کیا تو اونہوں نے کہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے سب
جگہ کہلا بھیجا تہا کہ جو شخص صبح کو روزہ دار ہو وہ اپنے روزہ پر قائم رہے اور جو بے روزہ اوٹہے تو وہ بھی شام تک اپنا روزہ
پورا کرے سو ہم ہمیشہ عاشوری کا روزہ رکہتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی رکہاتے ہیں اور اون کے لئے صوف کے کہلونے
بنا دیتے ہیں جب وہ کہانا مانگتے ہیں تو انہیں کہلونوں سے اونہیں بہلا دیتے ہیں ففی هذا الحدیث انهم کانوا
یمنعون صبیانهم الطعام ویصومونهم یوم عاشوراء وهذا عندنا غیر جائز لان الصبیان غیر متعبدین
بصیام ولا بصلوة ولا بغیر ذلک وکیف یکونون متعبدین بشیء من ذلک وقد رفع اللہ عز وجل عنهم القلم
ترجمہ پس اس حدیث میں ہے کہ وہ لوگ عاشوری کے دن اپنے بچوں کو بہی کہانے پینے سے روک کر اون کو بھی روزہ رکہوا
دیتے تہے اور ہمارے نزدیک یہہ ناجائز ہے کیونکہ صبیان مکلف باحکام شرعیہ نہیں ہیں نہ اون پر نماز فرض ہے نہ روزہ
٥٥ کیونکہ اللہ تعالے نے اونہیں مرفوع القلم کیا ہے جبتک کہ وہ بڑے نہ ہو جائیں حدثنا یونس قال انا ابن وهب قال
اخبرنی جریر بن حازم عن سلیمن الاعمش عن ابی ظبیان عن عبد اللہ بن عباس عن علی بن ابی طالب رض
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه قال رفع القلم عن ثلثة عن الصبی حتی یکبر وعن النائم حتی یستیقظ
وعن المجنون حتی یفیق ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو جریر
بن حازم نے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان الاعمش سے وہ ابو ظبیان سے وہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ
سے وہ علی بن طالب رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تین شخصوں سے
قلم اوٹہایا گیا ہے بچوں سے جبتک وہ بڑے ہوں اور سونیوالے سے جبتک وہ بیدار ہو اور مجنون سے جبتک کہ وہ افاقہ پائے
٥٦ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا حماد عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی
عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔ وقد روی فی نسخ صوم یوم عاشوراء عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آثار صحیحة ترجمہ اس کے علاوہ عاشوری کے روزہ کی فرضیت منسوخ ہونیکے متعلق بہی
٥٧ کئی ایک آثار صحیحہ روایت کئے گئے ہیں حدثنا ابن ابی داود قال ثنا الوهبی قال ثنا المبارک بن
فضالة عن ابراهیم ابی اسمعیل عن شقیق ابی سلمة قال دخلت علی ابن مسعود رض یوم عاشوراء وعنده

رمضان فقال ادنه فقلت ان هذا يوم عاشوراء وانا صائم فقال ان هذا اليوم امرنا بصيامه قبل رمضان ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مبارک بن فضالہ نے وہ روایت کرتے ہین ابراہیم بن اسمٰعیل سے وہ شقیق بن سلمہ سے کہا مین عاشورے کے دن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور اون کے سامنے کھجورین رکھی ہوی تھی فرمایا نزدیک آجاؤ مین نے کہا آج تو عاشورہ کا دن ہے اور مین روزہ دار ہون فرمایا ہان رمضان سے پہلے ہمین اس دن روزہ رکھنے کا حکم کیا گیا تھا حدثنا ٨

سليمان بن شعيب قال ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا سفيان عن ابيه عن عمارة بن عمير عن قيس بن السكن عن ابن مسعود قال اتاه رجل وهو ياكل فقال له هلم فقال اني صائم فقال له عبد الله كنا نصومه ثم ترك يعني يوم عاشوراء ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں عمارہ بن عمیر سے وہ قیس بن السکن سے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ آپکے پاس ایک شخص آیا آپ کچھ کہا رہے تھے آپنے اوس سے کہا نزدیک آجاؤ کہا مین تو روزہ دار ہون آپ نے فرمایا ہم بہی عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے بعد ازان چھوڑ دیا گیا حدثنا نصر ٩

بن مرزوق وابن ابي داود قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال اخبرني عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني عروة بن الزبير ان عائشة رض اخبرته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بصيام يوم عاشوراء قبل ان يفرض رمضان فلما فرض رمضان فقال من شاء صام عاشوراء ومن شاء افطر ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق اور ابن ابی داؤد نے کہا دونون نے حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا خبر دی مجھکو عقیل نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے کہا خبر دی مجھکو عروہ بن زبیر نے اونہین خبر دی حضرت عائشہ صدیقہ رضی تعالےٰ عنہا نے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کا روزہ رکھنے کا رمضان کی فرضیت سی پہلے حکم دیا تھا پھر جب روزے رمضان کے فرض کیے گئے تو آپ نے فرمایا جو شخص چاہے عاشورے کا روزہ رکھے اور جو شخص چاہے افطار کرے حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد وشعيب قالا ثنا الليث قال حدثني ١٠

يزيد بن ابي حبيب ان عراكا اخبره ان عروة اخبره عن عائشة رض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد اور شعیب نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے اونہین خبر دی عراک نے اونہین عروہ بن زبیر نے وہ روایت کرتے ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو داود قال ثنا شيبان عن الاشعث عن جعفر بن ابي ١١

ثور عن جابر بن سمرة رض قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرنا بصوم عاشوراء ويحثنا عليه ويتعاهدنا عليه فلما فرض رمضان لم يامرنا ولم ينهنا ولم يتعاهدنا عليه ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شیبان نے وہ روایت کرتے ہین اشعث سے وہ جعفر بن ابی ثور سے وہ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہمین عاشورے کے روزہ کا حکم کیا کرتے تھے اور ہمین اوس کے رکھنے کی تحریص و ترغیب دلایا کرتے تھے پھر جب صیام رمضان فرض کیے گئے تو پھر آپ نے ہمین

تحریص و ترغیب دلانا چھوڑ دیا اور ہمیں منع بھی نہیں کیا **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا روح بن عبادة قال سمعت شعبة عن سلمة بن کھیل عن القاسم بن مخیمرة عن ابی عمار عن قیس بن سعید بن عبادة قال امرنا بصوم عاشوراء قبل ان تفرض رمضان فلما نزل رمضان لم یؤمر و لم ننه عنه و نحن نفعله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا سنی ہیں نے شعبہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلمہ بن کہیل سے وہ قاسم بن مخیمرہ سے وہ ابو عمار سے وہ قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا ہمیں فرضیت صیام رمضان سے پہلے عاشوری کا روزہ رکہنے کا حکم کیا گیا تہا پھر جب رمضان کی فرضیت نازل ہوی تو پھر نہ ہمکو عاشورے کا حکم کیا گیا نہ منع کیا گیا مگر ہم عاشوری کا روزہ رکہا کرتے ہیں

۱۳ **حدثنا** علی بن شیبة قال ثنا روح قال ثنا شعبة قال سمعت الحکم قال سمعت القاسم ابن مخیمرة عن عمرو بن شرحبیل عن قیس بن سعد مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا سنی میں نے قاسم بن مخیمرہ سے

۱۴ وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن شرحبیل سے وہ قیس بن سعد سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا سعید بن عامر عن شعبة عن الحکم عن القاسم بن مخیمرة فذکر باسناده **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے وہ روایت کرتے ہیں شعبہ سے وہ حکم سے وہ قاسم بن مخیمرہ سے پھر اون کی سند سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **ففی** هذه الآثار نسخ وجوب صوم یوم عاشوراء و دلیل ان صومه قد رد الی التطوع بعد ان کان فرضا **وقد** رویت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم آثار اخر فیها دلیل علی ان صومه کان اختیارا لا فرضا **ترجمہ** پس ان آثار سے وجوب صوم عاشورا کا نسخ ثابت ہی اور کہ اوس کا حکم فرضیت سے نفلیت کی طرف منتقل کیا گیا ہے ماسوائے ان آثار کے اور آثار بھی رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت

۱۵ کیئے گئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ صوم عاشورا اول ہی سے فرض نہ تھا بلکہ اختیاری امر تھا **فمنها** ما حدثنا ابو بکرة و علی بن شیبة قالا ثنا روح قال ثنا شعبة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رض انه قال لما قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة وجد الیهود یصومون یوم عاشوراء فسالهم فقالوا هذا الیوم الذی اظهر الله عز و جل فیه موسی علی فرعون فقال انتم اولی بموسی منهم فصوموه **ترجمہ** از انجملہ یہ حدیث ہی جو بیان کی ہمسے ابوبکرہ اور علی بن شیبہ دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو بشر سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جب مدینہ طیبہ میں تشریف لے گئے اور یہود کو دیکھا کہ وہ عاشورے کا روزہ رکہتے ہیں آپ نے اون سے اس کا سبب دریافت کیا کہا اس روز اللہ تعالے نے موسے علیہ السلام کو فرعون پر غالب کیا تھا رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تم ان لوگوں کی نسبت موسے علیہ السلام کی طرف سے شکر اللہ عز و جل کا ادا کرنے کے زیادہ مستحق ہو سو تم بھی عاشورے کا روزہ رکہا کرو۔ **ففی** هذا الحدیث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم انما صامه شکرا لله عز و جل فی اظهاره موسی علی فرعون فذلك علی الاختیار لا علی الفرض۔ **ترجمہ** اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عاشورے کا روزہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اللہ تعالے کا شکر ادا کرنے کے لیئے رکہا کہ اس روز اللہ تعالے نے فرعون پر موسے علیہ

۱۶ الصلوة والسلام کو غالب کیا تہا[1] **وقد** حدثنا ابو بکرة و ابن مرزوق قالا ثنا روح قال ثنا ابن جریج قال ثنا

[1] پس یہ اختیاری تہا نہ فرضی

عبيد الله بن ابي يزيد انه سمع ابن عباس يقول ما علمت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتحرى صيام يوم على غيره
الا هذا اليوم يوم عاشوراء او شهر رمضان ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ اور ابن مرزوق نے دونوں نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن ابی یزید نے انہوں نے
سنی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ مجھے نہیں معلوم کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم صوم عاشوری اور صیام رمضان کے ماسوے
کسی اور دن کے روزہ رکھنے میں زیادہ کوشش کرتے ہوں **حدثنا** ربيع الجيزي قال ثنا احمد بن محمد الازرقي قال ثنا ۱۷
عبد الجبار بن الورد قال سمعت ابن ابي مليكة يقول حدثني عبيد الله بن ابي يزيد عن ابن عباس عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ليس ليوم فضل على يوم في الصيام الا شهر رمضان ويوم عاشوراء ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن محمد الازرقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الجبار بن ورد نے کہا
سنی میں نے ابی ملیکہ سے کہتے تھے حدیث بیان کی مجھ سے عبید اللہ بن ابی یزید نے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالے
عنہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا رمضان اور عاشوری کے روزہ پر اور کسی دن کے روزہ کو فضیلت نہیں
حدثنا ابو بكرة وابن مرزوق قالا ثنا روح قال ثنا حاجب بن عمر قال سمعت الحكم بن الاعرج يقول قلت لابن ۱۸
عباس اخبرني عن يوم عاشوراء قال عن اي باله تسأل قلت اسأل عن صيامه اي يوم اصوم قال اذا اصبحت من
تاسعة فاصبح صائما قلت كذلك كان يصوم محمد صلى الله عليه وسلم قال نعم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ اور
ابن مرزوق نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاجب بن عمر نے کہا سنی
میں نے حکم بن الاعرج سے بیان کرتے تھے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا کہ مجھے آپ عاشوری کے دن کا حال بتلائیے
فرمایا اس کا کون سا حال دریافت کرتے ہو میں نے کہا روزہ کے متعلق کہ کون سے دن روزہ رکھنا چاہیے نویں تاریخ یا دسویں
تاریخ فرمایا جب نویں تاریخ کو صبح اٹھو تو روزدار اٹھو میں نے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اسی دن روزہ رکھا کرتے تھے
فرمایا اسی دن **فهذا** ابن عباس قد روي عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يصوم يوم عاشوراء
وقد دل ذلك على صومه ذلك انه كان اختيارا لا فرضا ما قد رواه سعيد بن جبير عن ابن عباس في اخباره
بالعلة التي من اجلها صامه رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ ترجمہ پس اس حدیث میں ابن عباس رضی اللہ تعالے
عنہما خبر دیتے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم عاشوری کا روزہ رکھا کرتے تھے اور سعید بن جبیر کی حدیث سے جو انہوں نے ابن
عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے ثابت ہو کہ یہ روزہ اختیاری تھا نہ فرضی کیونکہ سعید بن جبیر نے روایت کیا ہے
کہ یہ روزہ آپ ادائے شکر کیلئے رکھا کرتے تھے کہ اس روز اللہ تعالے نے موسی علیہ السلام کو فرعون پر غالب کیا تھا **وقد** حدثنا ۱۹
الحسن بن عبد الله بن منصور قال ثنا الهيثم بن جميل قال ثنا شريك عن جابر عن سعد بن عبيدة عن ابي عبد الرحمن
عن علي رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصوم يوم عاشوراء ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے حسن بن
عبد اللہ بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے وہ روایت کرتے ہیں جابر سے وہ سعد بن عبیدہ سے وہ ابوعبد الرحمن سے
وہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم عاشوری کا روزہ رکھا کرتے تھے **فقد** يجوز
ان يكون ذلك ايضا من اجل المعنى الذي ذكره ابن عباس رض ترجمہ پس یہ حدیث بھی اسی معنے پر محمول ہے کہ
یہ روزہ آپ وہی ادائے شکر کے لئے رکھا کرتے تھے جیسا کہ حضرت ابن عباس رض نے اپنی حدیث میں ذکر کیا ہے ۔ ×

وقد حدثنا فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا اسرائيل عن ثوير قال سمعت عبد الله بن الزبير يقول هذا يوم عاشوراء
فصوموه فان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمر بصومه ترجمہ اور حدیث بیان کی . . . . . ہم سے فہد نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہیں ثوری سے کہا سنی میں نے
عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہما سے فرماتے تھے کہ یہہ عاشورہ کا دن ہے اس دن روزہ رکہا کرو کیونکہ رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم بھی اس دن روزہ رکہا کرتے تھے فقد يجوز ان يكون ذلك للعلة التي ذكرناها ايضا ترجمہ یہہ حدیث بھی اسی
معنے پر محمول ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کی حدیث میں مذکور ہیں حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا ۵۲۱
مسلم قال ثنا عبد الله بن ميسرة الواسطي قال ثنا مزيدة بن جابر عن امه ان عثمان استعمل ابا موسى على الكوفة
فقال يوم عاشوراء صوموا هذا اليوم فان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصومه ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم (بن ابراہیم) نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن میسرۃ الواسطے نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے مزیدہ بن جابر نے وہ روایت کرتے ہیں اپنی والدہ سے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے جب ابو موسیٰ اشعری
کو کوفہ کا عامل مقرر کیا تہا تو انہوں نے عاشورہ کے دن بیان کیا کہ یہہ عاشورہ کا دن ہے اس دن روزہ رکہا کرو کیونکہ رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس دن روزہ رکہا کرتے تھے فهذا الحديث يحتمل ما في حديث ابن عباس ايضا ترجمہ یہہ حدیث
بھی اسی معنے پر محمول ہے جو اوپر مذکور ہوئی حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا اسد قال ثنا ابو عوانة عن الحر بن الصياح ۵۲۲
عن هنيدة بن خالد عن امراته عن بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم كان يصوم نصف ذي الحجة ويوم
عاشوراء وثلاثة ايام من كل شهر ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہیں حر بن الصباح سے وہ ہنیدہ بن خالد سے وہ اپنی بیوی سے وہ
بعض ازواج نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نصف ذی الحجہ یوم عاشورا اور ہر مہینہ کے
تین دن (یعنے ایام بیض کے) روزے رکہا کرتے تھے فهذا ايضا مثل الذي قبله ترجمہ یہہ حدیث بھی اسی معنے پر محمول
ہے جو اوپر مذکور ہوئی حدثنا فهد قال ثنا الحماني قال ثنا ابو اسامة قال ثنا ابو عميس عن قيس بن مسلم عن ۵۲۳
طارق بن شهاب عن ابي موسى قال قال النبي صلى الله عليه وسلم قد كان يوم عاشوراء يوما يصومه اليهود
ويتخذونه عيدا فصوموه انتم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابو اسامہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمیس نے وہ روایت کرتے ہیں قیس بن مسلم سے وہ طارق بن شہاب سے وہ ابو
موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود عاشورہ کے دن روزہ رکہتے ہیں اور
عید مناتے تھے سو تم بھی یہ روزہ رکہا کرو ففي هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بصومه لان اليهود
كانت تصومه وقد اخبر ابن عباس في حديثه بالعلة التي من اجلها كانت اليهود تصومه انها على الشكر منهم
لله تعالى في اظهاره موسى على فرعون وان رسول الله صلى الله عليه وسلم ايضا صامه كذلك والصوم للشكر اختيار
لا فرض ترجمہ پس اس حدیث میں ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے روزہ کا حکم کیا اس لیے کہ یہود اس دن روزہ
رکہا کرتے تھے اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے اپنی حدیث میں اس کی وجہہ بیان کردی ہے کہ یہود یہہ روزہ ادای شکر کیلیے
رکہا کرتے تھے کیونکہ اللہ تعالے نے اس دن موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غالب کیا تہا اور اسی ادای شکر کیلیے رسول مقبول صلے

۲۴ھ اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنا اختیار کیا سو یہ روزہ اختیاری ہے نہ فرضی۔ حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ
حَدَّثَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ
مِنْكُمْ اَنْ يَّصُوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ لَّمْ يُحِبَّ فَلْيَدَعْهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن عمر اور لیث بن سعد نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر
رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے عاشوری کے دن روزہ رکھنا چاہے
۲۵ھ سو وہ روزہ رکھے اور جو نہ چاہے وہ نہ رکھے حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی دَاؤدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُوْمُهُ فِی الْجَاهِلِيَّةِ
فَمَنْ شَاءَ اَنْ يَّصُوْمَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ اَنْ يَّتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحق نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے
کہتا ہیں نے عاشوری کے دن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوتے ہوئے سُنا کہ اس دن قریش جاہلیت کے زمانہ میں روزہ
۲۶ھ رکھا کرتے تھے سو جو شخص چاہے اس دن روزہ رکھے اور جو چاہے ترک کرے حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
سَمِعْتُ غَيْلَانَ ابْنَ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قُلْتُ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ الْاَنْصَارِیُّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا سُنی میں نے غیلان بن جریر سے وہ روایت کرتے
ہیں عبداللہ بن معبد سے وہ ابوقتادہ الانصاری رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے عاشورے
۲۷ھ کے روزہ کے متعلق فرمایا کہ میں اللہ تعالے سے امید کرتا ہوں کہ یہ روزہ گذشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہوگا حَدَّثَنَا
ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن
مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے کہا سُنی میں نے غیلان سے
۲۸ھ پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ وَ
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے مہدی ابن میمون اور حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہیں غیلان سے پھر اون کی اسناد سے مثل سابق کے
بیان کی فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ اَمَرَهُمْ بِصَوْمِهٖ اِحْتِسَابًا لِّمَا ذَكَرَ فِيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ وَلَيْسَ هٰذَا بِمُخَالِفٍ عِنْدَنَا لِحَدِيْثِ
ابْنِ عَبَّاسٍ لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ كَانَ يَصُوْمُهٗ شُكْرًا لِّلّٰهِ لِمَا اَظْهَرَ مُوْسٰى عَلٰى فِرْعَوْنَ فَيَشْكُرُ اللّٰهُ بِهٖ مَا شَكَرَهٗ بِهٖ مِنْ
ذٰلِكَ فَيُكَفِّرُ بِهٖ عَنْهُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ ترجمہ اس حدیث میں ہے کہ آپ نے بامید کفارہ ذنوب عاشوری کا روزہ رکھنے کا حکم کیا اور
یہ ہمارے نزدیک حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کی اوس حدیث کے منافی نہیں جس میں مذکور ہے کہ یہ روزہ آپ
ادائے شکر کے لیے رکھتے تھے کہ اللہ تعالے نے اوس روز موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غالب کیا تھا سو جائز ہے کہ یہ روزہ آپ واسطے
۲۹ھ شکر کے لیے رکھتے تھے اور بلحاظ اجر و ثواب وہ گذشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا
رَوْحٌ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ
الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الْيَوْمِ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ

صِيَامُهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ **فقل** يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ
أَيْ صِيَامُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا نَفْيُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ كَانَ كُتِبَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فِيْمَا تَقَدَّمَ ذٰلِكَ الْعَامَ مِنَ
الْأَعْوَامِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا تَقَدَّمَ مِنَ الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ **فقل** ثَبَتَ نَسْخُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ الَّذِيْ كَانَ
فَرْضًا وَأُمِرَ بِذٰلِكَ عَلَى الْإِخْتِيَارِ وَأَخْبَرَ بِمَا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الثَّوَابِ فَصَوْمُهُ حَسَنٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الْعَاشِرُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ ابْنُ
عَبَّاسٍ فِيْ حَدِيْثِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ وَذَكَرَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حدیث بیان
کی ہم سے ابوبکرہ اور ابن مرزوق نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس
نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ حمید بن عبدالرحمن سے اونہون نے سنی معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ جس سال حج
کرتے ہوئے مدینہ طیبہ گئے تو اونہون نے منبر کے اوپر بیان کیا کہ اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہان ہین مین نے اس عاشورے کے
دن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عاشورے کا روزہ تم پر فرض نہیں کیا گیا جو چاہے رکھے اور جو چاہے
افطار کرے۔ جائز ہے کہ اس حدیث مین ولم یکتب علیکم صیامہ یعنے اس کا روزہ تم پر فرض نہین کیا گیا سے یہہ مراد ہو کہ اس کا
روزہ اس سال فرض نہین پس اس صورت مین یہہ حدیث اس امر کے منافی نہ ہوگی کہ پہلے یہہ روزہ فرض تہا بعد ازان مذکورہ
بالا حدیثون سے اوس کی فرضیت دوسرے منسوخ ہوگی بہرکیف یہہ ثابت ہوا کہ عاشورے کی فرضیت پہلے تہی بعد کو منسوخ ہوگئی اور یہہ
اختیاری طور پر اوس کے رکہنے کا حکم کیا گیا کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس کا ثواب بیان فرمایا ہے کہ وہ ایک سال
کے گناہون کا کفارہ ہے (اور بعض روایتون مین ہے کہ دو سال کے گناہوں کا) لہذا اوس کا رکہنا بہتر ہے اور عاشوراء دسوین
۵۳۰ دن ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے حکم بن الاعرج کی حدیث مین بیان کیا ہے **وقل** رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ
بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ عِشْتُ الْعَامَ الْقَابِلَ لَأَصُوْمَنَّ يَوْمَ
التَّاسِعِ يَعْنِيْ عَاشُوْرَاءَ **ترجمہ** اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر مین زندہ رہا تو آیندہ
سال نوین تاریخ کا ہی روزہ رکہونگا چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین قاسم بن عباس سے وہ عبداللہ بن عمیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ
تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر مین آئندہ سال سال زندہ رہا تو نوین تاریخ روزہ رکہونگا یعنے عاشورے
۵۳۱ کا۔ **حدثنا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ وَأَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَأَصُوْمَنَّ عَاشُوْرَاءَ
يَوْمَ التَّاسِعِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر اور ابوداود نے دونوں نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابن ابی ذئب نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اس کے کہ اونہون نے اس طرح بیان کیا ہے کہ مین
۵۳۲ عاشورے کا روزہ نوین تاریخ رکہون گا **حدثنا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ مِثْلَ
حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق اور علی بن شیبہ نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **فقوله** لَأَصُوْمَنَّ عَاشُوْرَاءَ يَوْمَ التَّاسِعِ إِخْبَارٌ
مِنْهُ عَلٰى أَنَّهُ يَكُوْنُ ذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَقَوْلُهُ لَأَصُوْمَنَّ يَوْمَ التَّاسِعِ يَحْتَمِلُ لَأَصُوْمَنَّ يَوْمَ التَّاسِعِ مَعَ الْعَاشِرِ أَيْ
لِئَلَّا أَقْصِدَ بِصَوْمِيْ إِلٰى يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ بِعَيْنِهِ كَمَا يَفْعَلُ الْيَهُوْدُ وَلٰكِنْ أَخْلِطُهُ بِغَيْرِهِ فَأَكُوْنُ قَدْ صُمْتُهُ بِخِلَافِ مَا تَصُوْمُهُ يَهُوْدُ

وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض مَا یَدُلُّ عَلٰی هٰذَا الْمَعْنٰی **ترجمہ** پس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قول لاصومن عاشوراء
یوم التاسع سے معلوم ہوتاہے کہ عاشوراء نوین تاریخ کا دن ہے اور یہ قول اس معنے کا بہی محتمل ہے کہ مین دسوین تاریخ کے ساتہ نوین
تاریخ کا بہی روزہ رکہون گا تاکہ مقصود اصلی صرف دسوین تاریخ کا روزہ رکہنا نہ ہو اور اس سے مقصود صرف یہود کی مخالفت ہی چنانچہ حضرت
ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ایک اور حدیث روایت کی گئی ہے وہ اس معنے پر دلالت رکہتی ہے **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ ۳۳۳
قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ خَالِفُوا الْیَهُوْدَ وَصُوْمُوْا یَوْمَ التَّاسِعِ وَ
الْعَاشِرِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے
کہا خبر دی مجہکو عطا نے اونہون نے سُنی ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ آپ فرمایا کرتے تہے کہ یہود کی مخالفت کرکے نوین اور دسوین
دونون دن روزہ رکہا کرو **فَدَلَّ** ذٰلِكَ عَلٰی اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ صَرَفَ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ عِشْتُ
اِلٰی قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ یَوْمَ التَّاسِعِ اِلٰی مَا صَرَفْنَاهُ اِلَیْهِ **ترجمہ** پس یہ حدیث دلالت کہتی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ
عنہما نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قول لاصومن عاشوراء یوم التاسع کو اوس معنے کیطرف پہیرا ہے جس معنے کیطرف ہم نے پہیرا
وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ ۳۳۴
اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَوْمِ یَوْمِ
عَاشُوْرَاءَ صُوْمُوْهُ وَصُوْمُوْا قَبْلَهٗ یَوْمًا اَوْ بَعْدَهٗ یَوْمًا وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ **ترجمہ** ماسوای اس کے خود رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم سے بہی اس کے متعلق روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمران بن ابی لیلے
نے کہا حدیث بیان کی مجہسے میرے والد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی لیلے نے وہ روایت کرتے ہین داود بن علی سے وہ اپنے
والد سے وہ اپنے دادا ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے صوم عاشوری کے متعلق کہ
عاشوری کے ساتہ اوس کے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بہی روزہ رکہو اور صرف عاشوری کا روزہ رکہکر یہود کے ساتہ تشبہ حاصل کرو
حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان ۳۳۵
کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوشہاب نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی لیلے
سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **فَثَبَتَ** بِهٰذَا الْحَدِیْثِ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِصَوْمِ یَوْمِ التَّاسِعِ اَنْ یَدْخُلَ صَوْمُهٗ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فِیْ غَیْرِهٖ مِنَ الصِّیَامِ حَتّٰی لَا یَكُوْنَ مَقْصُوْدًا
اِلٰی صَوْمِهٖ بِعَیْنِهٖ كَمَا جَاءَ عَنْهُ فِیْ صَوْمِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ **ترجمہ** پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے
قول لاصومن عاشوراء یوم التاسع کے وہی معنے ہین جو ہم نے بیان کئے تاکہ عاشوری کے ساتہ دوسرے دن کے مل جانے سے یوم عاشوری
کی خصوصیت باقی نہ رہے جیساکہ جمعہ کے روزے کے متعلق وارد ہوا ہے **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ الْاَصْبَهَانِیُّ ۳۳۶
قَالَ اَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمٰنَ عَنْ سَعِیْدٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی جُوَیْرِیَةَ رض یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِیَ صَائِمَةٌ فَقَالَ لَهَا اَصُمْتِ اَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ اَتَصُوْمِیْنَ
غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَاَفْطِرِیْ اِذًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید الاصبہانی نے کہا
خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے وہ سعید بن المسیب سے وہ عبداللہ بن عمرو بن
العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ام المومنین جویریہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے

پاس تشریف لائے اور وہ روزہ سے تہین فرمایا کیا تم نے کل ہی روزہ رکھا تھا کہا نہین فرمایا کیا کل رکھو گی عرض کیا نہین فرمایا تو پھر آج
۵۳۷ کا روزہ افطار کر دو حدثنا سلیمٰن بن شعیب قال ثنا عبد الرحمٰن بن زیاد قال ثنا شعبة عن قتادة قال سمعت
ابا ایوب العتکی یحدث عن جویریة ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علیها ثم ذکر مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم
سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے
کہا سنی مین ابو ایوب العتکی سے وہ روایت کرتے ہین جویریہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اون کے پاس تشریف لائے
۵۳۸ پھر مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد قال ثنا شعبة وحماد بن سلمة وهمام عن
قتادة فذکر باسناده مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الصمد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے شعبہ اور حماد بن سلمہ اور ہمام نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی -
۵۳۹ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا روح قال ثنا هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی سلمة عن ابی هریرة ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال لا تصوموا یوم الجمعة الا ان تصوموا قبله یوما او بعده یوما ترجمہ حدیث بیان کی ہم
سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن حسان نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن
سیرین سے وہ ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو مگر یہ کہ
۵۴۰ اوس کے ساتھ اوس سے پہلے اور بعد کے دن کا بھی روزہ رکھو حدثنا بکر بن ادریس قال ثنا آدم قال ثنا شعبة قال
ثنا عبد الملک بن عمیر قال سمعت رجلا من بنی الحارث بن کعب یحدث عن ابی هریرة رض عن رسول الله صلی
الله علیه وسلم بمثل معناه ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے بکر بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے آدم نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الملک بن عمیر نے کہا سنی مین نے بنی حارث بن کعب کے ایک شخص سے وہ روایت
۵۴۱ کرتے ہین ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مثل حدیث سابق کے حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعید قال انا شریک عن
عبد الملک بن عمیر عن زیاد الحارثی عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مثله ترجمہ حدیث بیان کی
ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے وہ روایت کرتے ہین عبد الملک بن عمیر سے وہ زیاد الحارثی
۵۴۲ سے وہ ابو ہریرہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ابن ابی داود قال ثنا القاسم بن سلام
بن مسکین قال ثنا ابی قال سألت الحسن عن صیام یوم الجمعة فقال نهی عنه الا فی ایام متتابعة ثم
قال حدثنی ابو رافع عن ابی هریرة رض ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن صیام یوم الجمعة الا فی ایام قبله
او بعده ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قاسم بن سلام بن مسکین نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ہمارے والد نے کہا پوچھا مین نے حسن بصری رحمہ اللہ سے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی بابت دریافت کیا انہون نے فرمایا جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے
مگر یہ کہ اوس سے پہلے یا بعد بھی روزہ رکھا جائے پھر فرمایا حدیث بیان کی مجھ سے ابو رافع نے وہ روایت کرتے ہین ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے
۵۴۳ عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا مگر یہ کہ اوس سے پہلے یا بعد بھی روزہ رکھا جائے حدثنا
ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهیعة قال ثنا یزید بن ابی حبیب ان ابا الخیر حدثه ان حذیفة البارقی حدثه ان
جنادة بن ابی امیة الازدی حدثه انهم دخلوا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی یوم جمعة فقرب الیهم
طعاما فقال کلوا فقالوا نحن صیام فقال اصمتم امس قالوا لا قال افتصومون غدا قالوا لا قال فافطروا ترجمہ

حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ابی حبیب نے اون سے حدیث بیان کی ابو الخیر رحمہ اللہ نے حذیفہ البارقی رضی اللہ عنہ اور جنادہ بن امیۃ الازدی رضی اللہ عنہ نے کہ یہ تینون جمعہ کے دن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے آپ نے جب ون کے سامنے کہانا رکہوایا اور فرمایا کہاؤ تو اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو روزہ سے ہین فرمایا تم نے کل بہی روزہ رکہا تہا عرض کیا نہین فرمایا کل بہی رکہوگے عرض کیا نہین فرمایا تو پہر روزہ افطار کر لو

٥٤٤ حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا ابن وهب قال حدثني معاوية بن صالح عن ابي بشر عن عامر بن لدين الاشعري انه سأل ابا هريرة رضي الله عنه عن صيام يوم الجمعة فقال على الخبير وقعت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان يوم الجمعة عيد لكم فلا تجعلوا يوم عيدكم يوم صيامكم الا ان تصوموا قبله او بعده **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجہسے معاویہ بن صالح نے وہ روایت کرتے ہین ابو بشر سے وہ عامر بن لدین الاشعری سے کہ اونہون نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے دن روزہ رکہنے کے متعلق دریافت کیا فرمایا تم نے ایسے شخص سے پوچہا جو اوس سے خبردار ہے مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جمعہ کا دن تمہاری عید ہے تو اپنی عید کو روزہ کا دن نہ بناؤ مگر یہہ کہ اوس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بہی روزہ رکہو **فلما** كره ان يقصد الى يوم الجمعة بعينه بصيام الا ان يخلط بيوم قبله او يوم بعده حتى يدخل في صيام غيره حتى صار منه فكذلك عندنا سائر الايام لا ينبغي ان يقصد الى صوم يوم منها بعينه وكذلك ينبغي ان يقصد الى صوم يوم عاشوراء او يوم الجمعة لا بعينهما ولكن يقصد الى الصيام في الايام وانما اريد بذلك ما كرهه الذي وصفنا لتفرقة بين شهر رمضان وبين ما سواه من الشهور ليكون ما يصومه الناس غير مقصود ان شهر رمضان مقصود بصومه الى شهر بعينه لان فريضة الله عز وجل على عباده صومهم اياه بعينه الا من عذر منهم من مرض او سفر فعليه عدة من الشهور ليس كذلك هذا اصح ما روي في صوم عاشوراء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مما روي في هذا الباب وشرحناه **ترجمہ** پس جب کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے خاص خصوصیت یوم کے سبب جمعہ کے دن روزہ رکہنا پسند نہین فرمایا جبتک کہ اوس سے پہلے یا بعد کے دن بہی روزہ رکہا جائے یہی حکم ہمارے نزدیک باقی تمام دنون کا ہے کہ کسی خاص دن خصوصیت یوم کے سبب سے روزہ رکہنا جائز نہین یہی حکم عاشورہ اور جمعہ کے دن کے روزہ کا ہے کہ خاص خصوصیت یوم کے سبب جمعہ یا عاشورہ کے دن روزہ رکہنا جائز نہین ہے ہان پے در پے روزے رکہنا جائز ہے خواہ کسی دنون مین ہون اور اس تفریق سے اصل مقصود رمضان اور غیر رمضان کے روزون کے درمیان فرق کرنا ہے کیونکہ رمضان کے روزے مقصود ہوتے ہین اور خاص مہینہ مین رکہے جاتے ہین اس لئے کہ وہ فریضہ الٰہی ہین ہان جو شخص بیمار ہو یا سفر مین ہو تو اوسے تعین ایام اوٹہ جاتی ہے اس لئے وہ دوسرے دنون مین رمضان کے روزون کی قضا کر سکتے ہے یہہ بیان ہے اس باب کا بطریق معانی آثار کے جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشورہ کے دن مین وارد ہوئے ہین اور جسکی ہمنے شرح کی ہے

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

ہفتہ کے دن روزہ رکہنے کا بیان

حدثنا ابن مرزوق هو ابراهيم قال ثنا ابو عاصم عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن عبد الله بن بسر عن اخته الصماء قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصومن يوم السبت في غير ما افترض عليكم ولو لم يجد احدكم الا لحاء شجرة او عود عنب فليمضغه **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے اوس نے ابراہیم سے

کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہین ثور بن یزید سے وہ خالد بن معدان سے وہ عبد اللہ بن البسر سے وہ اپنی ہمشیرہ صماء سے کہا مجھ سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بجز صوم فریضہ کے ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھنا اگرچہ تمہیں اس روز کھانے کو نہ ملے اور صرف کسی درخت کے چھلکے یا انگور کی شاخیں ملیں تو انہیں کو چبا لیں ۔

بیان المسألة

قال ابو جعفر فذهب قوم الی هذا الحدیث فکرهوا صوم یوم السبت تطوعا **وخالفهم** فی ذلک آخرون فلم یروا بصومه بأسا **وکان** من الحجة علیهم فی ذلک انه قد جاء الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انه نهی عن صوم یوم الجمعة الا ان تصام قبله یوم او بعده یوم **وقد** ذکرنا ذلک باسانیده فیما تقدم من کتابنا هذا فالیوم الذی بعده هو یوم السبت **ففی** هذه الآثار المرویة فی هذا اباحة صوم یوم السبت تطوعا وهی اشهر واظهر فی ایدی العلماء من هذا الحدیث الشاذ الذی قد خالفها وقد اذن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی صوم عاشوراء وحض علیه ولم یقل ان کان یوم السبت فلا تصوموه **ففی** ذلک دلیل علی دخول کل الایام فیه وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم احب الصیام الی اللہ عز وجل صیام داود کان یصوم یوما ویفطر یوما **وسنذکر** ذلک باسناده فی موضعه من کتابنا هذا ان شاء اللہ تعالی **ففی** ذلک ایضا التسویة بین یوم السبت وبین سائر الایام **وقد** امر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ایضا بصیام ایام البیض **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسطرف گیا ہے کہ ہفتہ کے دن نفلی روزہ مکروہ ہے اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا کہ حرج نہیں کہ ہفتہ کے دن کوئی نفلی روزہ رکھا جائے اونہوں نے اون حدیثوں سے تمسک کیا ہے جن مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ اوس کے پہلے یا بعد کے دن کا بھی روزہ رکھا جائے اور بعد کا دن بھی ہفتہ کا دن ہے اور یہ حدیثین ہم باب گذشتہ مین معہ اون کے اسانید کے بیان کر چکے ہین پس ان آثار مین ہفتہ کے دن نفلی روزہ رکھنے کی اباحت مذکور ہے اور اس حدیث شاذ کی نسبت یہ آثار اہل علم کے نزدیک زیادہ مشہور و معروف ہیں اس کے علاوہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عاشوری کے دن روزہ رکھنے کی اجازت دی ہے اور یہ نہین فرمایا کہ اگر ہفتہ کا دن ہو تو عاشوری کا روزہ نہ رکھنا پس عاشوری مین تمام ایام داخل ہین کہ خواہ کسی دن واقع ہو ماسوای اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے احب الصیام الی اللہ صیام داؤد کان یصوم یوما ویفطر یوما کہ اللہ تعالے کے نزدیک زیادہ پسندیدہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے یہ حدیث ہم معہ اوس کی اسناد کے اسی کتاب مین آگے ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالے اس مین ہفتہ وغیرہ تمام ایام داخل و شامل ہین ماسوای اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایام بیض کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا ہے **وروی** عنه فی ذلک ما حدثنا یونس قال ثنا سفیان عن محمد بن عبد الرحمن وحکیم عن موسی بن طلحة عن ابن الحوتکیة عن ابی ذر ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لرجل امره بصیام ثلث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة **ترجمہ** چنانچہ اس باب مین آپ سے یہ حدیث روایت کی گئی ہے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن عبد الرحمن اور حکیم سے وہ موسی بن طلحہ سے وہ ابن الحوتکیہ سے وہ ابوذر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ہر ماہ کی تیرہوین چودہوین اور پندرہوین تاریخ روزہ رکھنے کا حکم کیا۔ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا حبان قال ثنا همام قال ثنا انس بن سیرین عن عبد الملک

بن قتادة بن ملحان القيسي عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرنا ان نصوم ليالي البيض ثلث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة وقال هي كهيأة الدهر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے انس بن سیرین نے وہ روایت کرتے ہیں عبدالملک بن قتادہ بن ملحان القیسی سے وہ لینے والد سے کہا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایام بیض کی تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ روزہ رکھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ وہ بمنزلہ صیام الدہر کے ہیں **وقد** يدخل السبت في هذا كما يدخل فيها غيره من سائر الايام **ففيها** ايضا اباحة صوم يوم السبت تطوعا **ولقد** انكر الزهري حديث الصماء في كراهة صوم يوم السبت ولم يعده من حديث اهل العلم بعد معرفته به **ترجمہ** ان دنوں میں بھی ہفتہ کا دن داخل ہے لہٰذا اس حدیث سے بھی ہفتہ کا روزہ رکھنے کی اباحت ثابت ہوئی ماسوای اس کے زہری رحمہ اللہ نے تو حدیث صماء کا انکار کیا ہے اور اسے اہل علم کی حدیث سے شمار نہیں کیا **حدثنا** محمد بن حميد بن هشام الرعيني قال ثنا ٥٧
عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال سئل الزهري عن صوم يوم السبت فقال لا باس به فقيل له فقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في كراهته فقال ذاك حديث حمصي فلم يعده الزهري حديثا يقال به وضعفه **وقد** يجوز عندنا والله اعلم ان كان ثابتا ان تكون انما نهي عن صومه لئلا يعظم بذلك فيمسك عن الطعام والشراب والجماع فيه كما يفعل اليهود **فاما** من صامه لا لارادته تعظيمه ولا لما تريد اليهود بتركها السعي فيه فان ذلك غير مكروه **فان** قال قائل فقد خص في صيام ايام بعينها مقصودة بالصوم وهي ايام البيض فهذا دليل على ان لا باس بالقصد بالصوم الى يوم بعينه **قيل** له انه قد قيل ان ايام البيض انما امر بصومها لان الكسوف يكون فيها ولا يكون في غيرها وقد امرنا بالتقرب الى الله عز وجل بالصلوة والعتاق وغير ذلك من اعمال البر عند الكسوف فامر بصيام هذه الايام ليكون ذلك برا مفعولا بعقب الكسوف فذلك صيام غير مقصود به الى يوم بعينه في نفسه ولكنه صيام مقصود به في وقت شكر الله عز وجل لعارض كان فيه فلا باس بذلك وكذلك ايضا يوم الجمعة اذا صامه رجل شكرا لعارض من كسوف شمس او قمر او شكرا لله عز وجل فلا باس بذلك وان لم يصم قبله ولا بعده يوما **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ہشام الرعینی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا زہری رحمہ اللہ سے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں کہا گیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے تو روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا کہا وہ حمصی حدیث ہے بہرکیف زہری رحمہ اللہ نے یہ حدیث احادیث صحیحہ سے شمار نہیں کی بلکہ اوس کی تضعیف کی اور ہمارے نزدیک تو اوس کی تاویل ہی ہے کیونکہ اگر یہ حدیث درحقیقت ثابت ہے تو اس حدیث میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہفتہ کی تعظیم کر کے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا جیسا کہ یہود کیا کرتے ہیں تو اب جو شخص اوس کی تعظیم نہ کرے بلکہ اوس کے ساتھ اور دنوں کے بھی روزے رکھے تو یہ جائز ہے (جیسا کہ گذشتہ باب میں بیان کیا گیا) اب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ایام بیض میں تو ان خاص دنوں میں روزہ رکھنے کی اجازت و رخصت دیگئی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تخصیص یوم اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ ایام بیض کے روزے رکھنے کا حکم اس لئے کیا گیا کہ اکثر کسوف و خسوف انہیں دنوں میں واقع ہوتا ہے اور اس وقت ہمیں نماز وغیرہ اعمال صالحہ کے ساتھ تقرب الی اللہ حاصل کرنے کا حکم کیا گیا ہے لہٰذا

ان دونون بین ہمین روزہ رکھنے کا حکم کیا گیا تاکہ یہہ روزے کسوف و خوف کے بعد تقرب الی اللہ کا سبب ہون لہذا اس اعتبار سے اون روزون کے درمیان خصوصیت یومیہ مقصود نہین بلکہ مقصود ادای شکر ہے بسبب عارض کے خواہ کسی دن ہو یہی حکم جمعہ دن کا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن کسی عارض کے سبب سے ادای شکر کا روزہ رکھے یا محض ادای شکر کے لیے روزہ رکھے تو کوی حرج نہین گرچہ اوس سے پہلے یا بعد کے دن کا روزہ نہ رکھے

بَابُ الصَّوْمِ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى رَمَضَانَ

نصف شعبان کے بعد رمضان تک روزہ رکھنے کے بیان مین -

۱ه حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَاصُّ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَوْمَ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ حَتّٰى رَمَضَانَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان اور یعقوب بن اسحٰق نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن ابراہیم قصہ گو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علا بن عبدالرحمن نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نصف شعبان کے بعد کوی روزہ نہین جبتک کہ ماہ رمضان نہ آئے

بیان المسئلۃ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى كَرَاهَةِ الصَّوْمِ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلٰى رَمَضَانَ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِصَوْمِ شَعْبَانَ كُلِّهِ وَهُوَ حَسَنٌ غَيْرُ مَنْهِيٍّ عَنْهُ **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہین ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنا جائز نہین اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ کوی حرج نہین کہ پورے ماہ شعبان کے روزے رکھے جائین اور یہہ جائز ہے

۲ه **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ **ترجمہ** اونہون نے احتجاج اس حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے احمد بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے چچا عبداللہ بن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے فضیل بن عیاض نے وہ روایت کرتے ہیں لیث سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم شعبان کو رمضان سے ملاتے تھے

۳ه **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن محمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ سالم سے وہ ابوسلمہ سے وہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو بجز شعبان و رمضان کے اور کسی مہینون کے پے درپے روزے رکھتے ہوے نہین دیکھا

۴ه **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْغُصْنِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ لَا يَدَعُهُمَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْتُكَ لَا تَدَعُ صَوْمَ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَ أَيُّ يَوْمَيْنِ قُلْتُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ ذَاكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلٰى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ

حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الغصن ثابت بن قیس نے
وہ روایت کرتے ہیں ابو سعید المقبری سے وہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہر جمعہ
(یعنے ہر ہفتہ) میں دو دن روزہ رکھتے تھے اور کبھی ترک نہیں کرتے تھے چنانچہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہر جمعہ کے دو دن
کا روزہ کبھی ترک نہیں کرتے فرمایا کون سے دو دن میں نے عرض کیا دوشنبہ اور پنجشنبہ فرمایا یہ وہ دن ہیں جن میں اللہ عزوجل
کے روبرو ان دن کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں سو میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال ایسے وقت پیش ہوں کہ میں روزدار ہوں
حدثنا یزید بن سنان قال ثنا عبد الرحمن بن مهدی قال ثنا ثابت فذکر باسناده مثله وزاد قال وما رأيت رسول ۵۵
الله صلى الله عليه وسلم يصوم من شهر ما يصوم من شعبان فقلت يا رسول الله رأيتك تصوم من شعبان
ما لا تصوم من غيره من الشهور قال هو شهر يغفل الناس عنه بين رجب ورمضان وهو شهر ترفع فيه الاعمال
الى رب العالمين فاحب ان يرفع عملي وانا صائم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ثابت نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی اور یہ زیادہ
بیان کیا کہ اور میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی ماہ میں اتنے روزے رکھتے نہیں دیکھا جتنے کہ ماہ شعبان میں آپ
رکھا کرتے تھے چنانچہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کو اتنے روزے کسی ماہ میں رکھتے نہیں دیکھا کہ جتنے آپ شعبان
میں رکھا کرتے ہیں تو فرمایا اس مہینہ سے لوگ غافل ہیں اور یہ وہ مہینہ ہے جو رجب اور رمضان کے درمیان واقع ہے اسی میں بندوں
کے (سالانہ) اعمال رب العالمین کے روبرو پیش ہوتے ہیں سو میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال ایسے وقت پیش ہوں کہ میں روزدار
ہوں **حدثنا** فهد قال ثنا ابن ابي مريم قال انا نافع عن يزيد يعني يزيد بن عبد الله بن اسامة ان ابن الهاد ۵۶
حدثه ان محمد بن ابراهيم حدثه عن ابي سلمة ابن عبد الرحمن عن عائشة رض انها قالت ما كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصوم في شهر ما كان يصوم في شعبان كان يصومه كله الا قليلا بل كان يصومه كله **ترجمہ**
حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن
عبد اللہ بن اسامہ سے اون سے حدیث بیان کی ابن الہاد نے اون سے محمد بن ابراہیم نے وہ روایت کرتے ہیں ابو سلمہ بن
عبد الرحمن سے وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جسقدر روزے
ماہ شعبان میں رکھتے تھے کسی ماہ میں نہیں رکھتے تھے کیونکہ آپ اکثر شعبان بلکہ کل شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے **حدثنا** ۵۷
ابو بكرة قال ثنا ابو داود الطيالسي قال ثنا هشام عن يحيى عن ابي سلمة قال حدثتني عائشة رض ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان لا يصوم من السنة اكثر من صيامه في شعبان فانه كان يصومه كله **ترجمہ** حدیث
بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد الطیالسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے وہ
روایت کرتے ہیں یحیےٰ سے وہ ابو سلمہ سے کہا حدیث بیان کی مجھسے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہ رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم تمام سال میں جسقدر روزے شعبان میں رکھتے تھے کسی ماہ میں نہیں رکھتے تھے کیونکہ آپ پوری ماہ شعبان کے روزے
رکھا کرتے تھے **حدثنا** یونس قال انا بشر عن الاوزاعي قال حدثني يحيى قال حدثني ابو سلمة قال حدثتني عائشة ۵۸
فذكر مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو بشر نے وہ روایت کرتے ہیں اوزاعی سے کہا بیان کی مجھسے
یحیےٰ نے کہا حدیث کی مجھسے ابو سلمہ نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پھر مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۹ حدثنا احمد بن عبد الرحمن قال حدثنا عمي قال ثنا اسامة بن زيد الليثي قال حدثني محمد بن ابراهيم عن ابي
سلمة قال سألت عائشة رضي الله عنها عن صيام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كان يصوم حتى نقول لا يفطر و
يفطر حتى نقول لا يصوم وكان يصوم شعبان او عامة شعبان **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبد الرحمن نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ہمارے چچا نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسامہ بن زید اللیثی نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن ابراہیم نے وہ
روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے کہا پوچھا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے روزے رکھنے کا
حال دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ آپ روزے رکھتے یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوتا کہ اب آپ افطار نہ کرینگے اور جب افطار
۶۰ کرتے تو ہم کہتے کہ اب آپ روزہ نہ رکھینگے اور شعبان کے تو آپ پوری یا اکثر شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے **حدثنا** علی بن
شيبة قال ثنا روح قال ثنا شعبة قال ثنا يزيد الرشك عن معاذة العدوية قالت سئلت عائشة رضي الله عنها اكان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصوم ثلثة ايام من كل شهر قالت نعم فقيل لها من ايه قالت ما كان يبالي من اي الشهر صامها
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے یزید الرشک نے وہ روایت کرتے ہیں معاذۃ العدویہ سے کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے
عنہا سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھا کرتے تھے فرمایا ہاں کہا گیا کون سے
تین دن فرمایا اس دونوں میں چاہتے رکھ لیتے **قالوا** ففي هذه الآثار دليل على ان لا بأس بصوم شعبان كله **فكان**
من الحجة للآخرين عليهم ان الذي روي في هذه الآثار انما هو اخبار عن فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم و
ما قبل ذلك وما فيه النهي اخبار عن قوله فكان ينبغي ان نجعل الحديثان جميعا فنجعل ما فعله رسول الله صلى الله
عليه وسلم كان مباحا له وما نهى عنه كان محظورا على غيره فيكون حكم غيره في ذلك خلاف حكمه حتى يصح
الحديثان جميعا ولا يتضادان **فكان** من الحجة عليهم في ذلك ان في حديث اسامة عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم انه قال في شعبان هو شهر يغفل الناس عن صومه فدل ذلك ان صومهم اياه افضل من الافطار
وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ايضا ما يدل على ما ذكرنا **ترجمہ** باقی اہل علم فرماتے ہیں کہ ان آثار
سے ثابت ہوتا ہے کہ کل ماہ شعبان کے روزے رکھنا جائز ہے مگر قائلین قول اول اسکے جواب میں کہہ سکتے ہیں کہ ان آثار میں جو کچھ مذکور
ہے اوس میں خاص رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل کا ذکر ہے اور شروع باب کی حدیث میں نصف شعبان کے بعد
روزہ رکھنے کی نہی وارد ہے اور بالضرور ہے کہ دونوں حدیثوں میں تطبیق دی جائے باین طریق کہ جن حدیثوں میں خاص رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل کا ذکر ہے وہ آپکے ساتھ مخصوص تھا اور جس حدیث میں نہی وارد ہوئی ہے اوس میں اور
لوگون کا حکم ہے اس تطبیق سے دونوں حدیثیں منطبق ہو جاتی ہیں اور ایکدوسرے سے تضاد و تخالف نہیں رکھتی اسکے جواب
میں کہا جائیگا کہ حدیث اسامہ میں (جو اس باب کی چھٹی حدیث ہے) رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ مہینہ وہ ہے کہ لوگ
اس مہینہ میں روزہ رکھنے سے غافل رہتے ہیں تو یہ دلالت رکھتا ہے کہ اور لوگوں کو بھی اس مہینہ میں روزہ رکھنا چاہئے اور کہ اس مہینے
میں روزے رکھنا افطار کرنے سے افضل ہے ماسوای اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اور حدیثیں بھی روایت کی گئی
۶۱ ہیں جو ہمارے اس بیان پر دلالت رکھتی ہیں **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا موسی بن اسمعیل قال ثنا صدقة بن موسى
عن ثابت عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال افضل الصيام بعد رمضان شعبان **ترجمہ** حدیث بیان کی

ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے صدقہ بن موسیٰ نے وہ روایت
کرتے ہیں ثابت سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صیام رمضان کے بعد افضل
الصیام رمضان کے روزے ہیں حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا عبد الرحمن بن صالح الازدی قال ثنا یزید بن ١٢
هرون عن صدقة بن موسى عن ثابت عن انس رض قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اى الصوم افضل بعد
رمضان قال صوم شعبان لتعظيم رمضان ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن
بن صالح الازدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے وہ روایت کرتے ہیں صدقہ بن موسیٰ سے وہ ثابت سے وہ
انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ رمضان کے بعد کون سے روزے افضل ہیں
فرمایا شعبان کے روزے جو تعظیم رمضان کے لئے رکھے جائیں حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا عبيد الله بن محمد التيمي ١٣
قال انا حماد عن ثابت عن مطرف ابن عبد الله بن الشخير عن عمران بن حصين ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال لرجل هل صمت من سرر شعبان قال لا قال فاذا افطرت رمضان فصم يومين ترجمہ حدیث بیان
کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن محمد التیمی نے کہا خبر دی ہمکو حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ثابت
سے وہ مطرف بن عبد اللہ الشخیر سے وہ عمران بن حصین سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تم نے آخر
شعبان کے روزے بھی رکھے ہیں عرض کیا نہیں فرمایا تو پھر رمضان کے بعد دو دن روزے رکھہ لینا حدثنا احمد ١٤
بن داؤد قال ثنا عبيد الله قال انا حماد عن الجريري عن ابي العلاء عن مطرف بن عبد الله هو ابن الشخير
عن عمران رض عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله غير انه قال صم يوما ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ نے کہا خبر دی ہم کو حماد نے وہ روایت کرتے ہیں جریری سے وہ ابو العلا سے وہ مطرف
بن عبد اللہ بن الشخیر سے وہ عمران رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز
اس کے کہ اونہوں نے رمضان کے بعد ایک دن روزہ رکھنے کا ذکر کیا ہے قال ابو جعفر فهذا في آخر شعبان ففي
هذه الآثار من امر رسول الله صلى الله عليه وسلم امته ما قد وافق فعله ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے
ہیں کہ ان آثار میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے آخر شعبان میں روزہ رکھنے کا حکم فرمایا سو یہ آپ کے فعل سے موافق
ہے وقد روي عنه في ذلك ايضا ما حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا هشام بن ابي عبد الله عن يحيى ١٥
بن ابي كثير عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين
الا ان يكون رجلا كان يصوم صياما فليصمه ترجمہ ماسوای اس کے بھی آپ سے آخر شعبان میں روزہ رکھنے کے متعلق
روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ہشام بن ابی عبد اللہ نے وہ روایت کرتے ہیں یحیےٰ بن ابی کثیر سے وہ ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دو روزوں کے ساتھ رمضان کی پیش قدمی نکرو ہاں جو شخص پہلے سے روزے
رکھتا چلا آیا ہے وہ روزے رکھتا رہے حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا مسلم بن ابراهيم قال ثنا هشام فذكر ١٦
باسناده مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ہشام نے پہلی اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا ابن مرزوق قال ثنا روح قال ١٧

ثنا ہشام عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ رضہ فذکر مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن عمرو سے وہ ابو
۵۱۸ سلمہ سے وہ ابوہریرہ رضہ سے پہر مثل حدیث سابق کے ذکر کی **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا عمرو بن ابی سلمۃ قال سمعت
الاوزاعی قال حدثنی یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو سلمۃ عن ابی ھریرۃ رضہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن ابی سلمہ نے کہا سنی مینے اوزاعی سے کہا
حدیث بیان کی مجہہ سے یحیی بن ابی کثیر نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے ابوسلمہ نے وہ روایت کرتے ہین ابوہریرہ رضہ سے وہ رسول
۵۱۹ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا روح قال ثنا حسین المعلم وھشام
بن ابی عبد اللہ عن یحیی فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین المعلم اور ہشام بن ابی عبد اللہ نے وہ روایت کرتے ہین یحیی سے پہر اون کی اسناد
۵۲۰ سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا الوحاظی یعنی یحیی بن صالح قال ثنا سلیمن
بن بلال قال ثنا محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ رضہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن صالح الوحاظی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
سلیمان بن بلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو نے وہ روایت کرتے ہین ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ رضہ سے وہ رسول
۵۲۱ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** علی بن معبد قال ثنا عبد الوھاب قال انا محمد
بن عمرو فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوہاب
نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن عمرو نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی **فلما** قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الا ان یوافق ذلک صوما کان یصومہ احدکم فلیصمہ دل ذلک علی دفع ما قال اھل المقالۃ الاولی
وعلی ان ما بعد النصف من شعبان الی رمضان حکم صومہ حکم صوم سائر الدھر المباح صومہ **فلما**
ثبت ھذا المعنی الذی ذکرنا دل ذلک ان النھی الذی کان من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث ابی ھریرۃ
الذی ذکرناہ فی اول ھذا الباب لم یکن الا علی الاشفاق منہ علی صوام رمضان لا لمعنی غیر ذلک وکذلک
نامر من کان الصوم یقرب رمضان یدخلہ بہ ضعف یمنعہ من صوم رمضان ان لا یصوم حتی یصوم
رمضان لان صوم رمضان اولی بہ من صوم ما لیس علیہ صومہ **فھذا** ھو المعنی الذی ینبغی ان یحمل
علیہ معنی ذلک الحدیث حتی لا یضاد غیرہ من ھذہ الاحادیث **وقد** روی عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فیما امر بہ عبد اللہ بن عمرو وما یدل علی ذلک ایضا **ترجمہ** پس جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ایک دو روزون کے ساتہہ رمضان کی پیش قدمی نکرو مگر یہہ کہ کوئی شخص پہلے سے ہی روزہ رکہتا چلا آتا ہے تو وہ روزہ
رکہے تو یہہ آپ کا قول قائلین قول اول کے خلاف پر دلالت کہتا ہے اور دلالت رکہتا ہے کہ مابعد شعبان کا حکم آخر شعبان تک
وہی حکم ہے جو تمام ایام کا کہ جس طرح تمام ایام مین روزہ رکہنا جائز ہے اسیطرح آخر شعبان مین بہی پس جب ان آثار سے آخر شعبان
مین روزہ رکہنا مباح ہوا تو اب وہ جو ابوہریرہ رضی تعالے عنہ کی حدیث مین جو شروع باب مین مذکور ہوئی آخر شعبان مین
روزہ رکہنے کی نہی وارد ہوئی ہے وہ ہمارے نزدیک محمول ہے ترحم و تلطف پر سو ہم بہی کہتے ہین کہ مطلب یہہ ہے کہ رمضان سے

پہلے روزہ رکھنے سے جس شخص کو ضعف لاحق ہو وہ نصف شعبان سے آخر شعبان تک روزہ نہ رکھے کیونکہ رمضان کے روزے رکھنا بہرحال مقدم ہے بخلاف اون روزون کے جن رکھنا فرض نہیں پس اسی معنے پر اس حدیث کو محمول کرنا چاہیے تاکہ دوسری حدیثین اس سے متضاد نہ واقع ہون چنانچہ مندرجہ ذیل حدیث جو عبداللہ عمرو (بن العاص) سے روایت کی گئی ہے اس معنے پر دلالت رکھتی ہے

۵۲۲ حدثنا یونس قال ثنا سفیان عن عمرو بن دینار عن عمرو بن اوس رجل من ثقیف عن عبد اللہ بن عمرو قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم احب الصیام الی اللہ عز وجل صیام داؤد کان یصوم یوما ویفطر یوما ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن دینار سے وہ عمرو بن اوس سے جو قبیلہ ثقیف کے ایک شخص ہیں وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پسندیدہ تر روزہ اللہ تعالے کے نزدیک روزہ داؤد علیہ السلام ہے کیونکہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے

۵۲۳ حدثنا بکر بن ادریس قال ثنا آدم ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا روح قالا ثنا شعبۃ عن زیاد بن ابی الفیاض قال سمعت ابا عیاض قال سمعت عبد اللہ بن عمرو یحدث عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے بکر بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے آدم نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین زیاد بن ابی الفیاض سے کہا سنی مین نے ابو عیاض سے کہا سنی مین نے عبد اللہ بن عمرو رضہ سے وہ روایت کرتے ہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۵۲۴ حدثنا ابو بکرۃ وعلی بن شیبۃ قالا ثنا روح بن عبادۃ قال ثنا ابن جریج قال اخبرنی عمرو بن دینار ان عمرو بن اوس اخبرہ عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال احب الصیام الی اللہ عز وجل صیام داؤد وکان یصوم نصف الدھر ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ اور علی بن شیبہ دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا خبر دی مجھکو عمرو بن دینار نے کہ اونہین عمرو بن اوس نے خبر دی وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پسندیدہ تر روزہ اللہ تعالے کے نزدیک روزہ داؤد ہے کیونکہ وہ ہمیشہ نصف سال روزہ رکھا کرتے تھے

۵۲۵ حدثنا ابن مرزوق یعنی ابراھیم قال ثنا عفان قال ثنا حماد بن سلمۃ قال ثنا ثابت عن شعیب بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ اتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم یعنی فسألہ عن الصیام فقال لہ صم یوما ولک عشرۃ ایام قال زدنی یا رسول اللہ فان بی قوۃ قال صم یومین ولک تسعۃ ایام قال زدنی یا رسول اللہ فان بی قوۃ قال صم ثلثۃ ایام ولک ثمانیۃ ایام ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ثابت نے وہ روایت کرتے ہین شعیب بن عبد اللہ بن عمرو سے وہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور دس دن افطار کرو عرض کیا یا رسول اللہ اس سے زیادہ روزے رکھنے کی اجازت دیجیے کیونکہ مین زیادہ روزے رکھنے کی قوت رکھتا ہون فرمایا اچھا دو دن روزے رکھو اور نو دن افطار کرو عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اور زیادہ روزے رکھنے کی اجازت دیجیے کیونکہ مین اس سے بھی زیادہ روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہون فرمایا اچھا تین دن روزے رکھو اور آٹھ دن افطار کرو۔

۵۲۶ حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا روح قال ثنا حسین المعلم عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن عبد اللہ بن عمرو قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من حسبک ان تصوم من کل شہر ثلثۃ ایام بکل حسنۃ عشرۃ امثالہا فذلک صوم الدہر کلہ فشددت علی نفسی فشدد علی فقلت انی اطیق غیر ذلک اکثر من ذلک فقال صم صوم نبی اللہ داؤد قلت وما صوم داؤد نبی اللہ قال نصف الدہر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین المعلم نے وہ روایت کرتے ہیں یحیی بن ابی کثیر سے وہ ابوسلمہ سے وہ عبد اللہ بن عمرو سے کہا مجھ سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے لئے ہر مہینے میں تین روزے رکھنا کافی ہے کیونکہ ہر ایک نیکی کا اجر دس حصے ملتا ہے تو اس لحاظ سے ہر مہینے کے تین روزے سال بھر کے روزوں کے برابر ہوئے تو مین نے اپنے نفس پر تشدد کیا تو حضور نے مجہ پر تشدد کیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اس سے زیادہ روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہون فرمایا نبی اللہ داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھا کرو مین نے عرض کیا نبی اللہ داؤد علیہ السلام کا روزہ کون سا ہے فرمایا نصف سال روزے رکھنا[له]

۵۲۷ حدثنا یونس قال ثنا بشر عن الاوزاعی قال حدثنی یحیی فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر نے وہ روایت کرتے ہین اوزاعی سے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۲۸ حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا روح بن عبادۃ قال ثنا محمد بن ابی حفصۃ قال ثنا ابن شہاب عن سعید بن المسیب وابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن عبد اللہ بن عمرو قال بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اقول لاصومن الدہر فقال صم ثلثۃ ایام من کل شہر قلت فانی اطیق افضل من ذلک قال صم یوما وافطر یومین قلت فانی اطیق افضل من ذلک قال فصم یوما وافطر یوما فذلک صوم داؤد وھو اعدل الصیام **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ابی حفصہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن شہاب نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن المسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے وہ عبد اللہ بن عمرو سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ مین ہمیشہ روزے رکھنا چاہتا ہون تو آپ نے فرمایا کہ ہر مہینہ مین تین روزے رکھ لیا کرو مین نے عرض کیا کہ مین اس سے زیادہ قوت رکھتا ہون فرمایا ایک دن روزہ رکھا کرو اور دو دن افطار کیا کرو مین نے عرض کیا مین اس سے زیادہ قوت رکھتا ہون فرمایا دو دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو یہ صیام داؤد علیہ السلام کا ہے اور اعدل الصیام ہے

۵۲۹ حدثنا نصر بن مرزوق وابن ابی داؤد قالا ثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شہاب ان سعیدا اخبرہ وابا سلمۃ ان عبد اللہ بن عمرو قال اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق اور ابن ابی داؤد نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عقیل نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے اونہین خبر دی سعید اور ابوسلمہ نے کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۳۰ حدثنا محمد بن خزیمۃ وفہد قالا ثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی ابن الہاد عن محمد بن ابراہیم عن ابی سلمۃ عن عبد اللہ بن عمرو عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ اور فہد نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد

[له] افطار و روزہ یعنی ایک دن روزہ رکھا اور ایک دن افطار کرنے سے اس حساب سے ۶ ماہ کے روزے ہوئے جو نصف سال بنتے ہیں ۱۲ احمد علی شاہ عفی عنہ

نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن الہاد نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن ابراہیم سے وہ ابوسلمہ سے وہ عبداللہ بن عمرو سے وہ
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وھب و روح قالا ثنا شعبۃ ٥٣١
عن سعید بن ابراہیم عن طلحۃ بن ھلال او ھلال بن طلحۃ قال سمعت عبداللہ بن عمرو یقول قال لی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبداللہ صم ثلثۃ ایام من کل شھر من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا قلت انی اطیق
اکثر من ذلک قال صم داؤد کان یصوم یوما ویفطر یوما ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے وہب اور روح بن عبادہ نے وہ دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن ابراہیم سے
وہ طلحہ بن ہلال یا ہلال بن طلحہ سے کہا سُنی مین نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
نے مجھ سے فرمایا ای عبداللہ ہر مہینے مین تین روزے رکھا کرو کیونکہ جو شخص کوئی نیکی کرتا ہے تو وسے اوس کا دس حصے جز
ملتا ہے مین نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہون فرمایا صوم داؤد ع رکھو کیونکہ وہ ایک دن روزہ رکھتے
تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا معلی بن اسد قال ثنا عبدالعزیز بن المختار ٥٣٢
قال ثنا خالد الحذاء قال حدثنی ابو قلابۃ قال حدثنی ابوالملیح قال دخلت مع ابیک زید بن عمرو علی عبداللہ
ابن عمرو بن العاص فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر لہ صومہ قال فدخل علی فالقیت لہ
وسادۃ من ادم حشوھا لیف فجلس علی الارض وقال لی انما یکفیک من کل شھر ثلثۃ ایام قلت یا رسول
اللہ قال فخمسۃ ایام قلت یا رسول اللہ قال فسبعۃ ایام فقلت یا رسول اللہ قال فتسعۃ ایام قلت یا رسول
اللہ قال فاحد عشر یوما قلت یا رسول اللہ قال اطمۃ قال ثلثۃ عشر یوما قلت یا رسول اللہ قال لا صیام فوق صیام
داؤد شطر الدھر صیام یوم وافطار یوم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلے
بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالعزیز بن المختار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد الحذاء نے کہا حدیث بیان کی
مجھ سے ابوقلابہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابوالملیح نے کہا مین تمہارے والد زید بن عمرو کے ساتھ عبداللہ بن عمرو بن العاص رض
کی خدمت مین تھا تو اونہون نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اون کے روزہ رکھنے کا متعلق ذکر
کیا گیا عبداللہ بن عمرو بن العاص رض بیان کرتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مین نے
آپ کے لیے تکیہ ڈالدیا یہ تکیہ چمڑے کا تہا اور اوس کا بہراؤ کہجور کے کٹے ہوی پوست کا تہا مگر (تواضعًا) آپ نیچے بیٹھ رہے آپ نے
مجھ سے فرمایا کہ تمہارے لیٔ کافی ہے کہ تم ہر مہینے مین تین روزے رکھ لیا کرو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا پانچ دن مین نے
عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا سات دن مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا نو دن مین نے عرض کیا رسول اللہ فرمایا دس دن ابوالملیح بیان
کرتے ہین کہ اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ اونہون نے بیان کیا کہ مین نے کہا یا رسول اللہ فرمایا تیرہ دن پھر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ
فرمایا صیام داؤد ع سے آگے تو روزہ رکھنا جائز ہے نہین وہ نصف سال و دہر کہتا ہے یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار حدثنا محمد ٥٣٣
بن خزیمۃ قال ثنا عبداللہ بن رجاء قال ثنا زائدۃ بن قدامۃ عن عطاء بن السائب عن ابیہ عن عبداللہ بن عمرو
قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف تصوم قلت اصوم فلا افطر قال صم من کل شھر ثلثۃ ایام قلت انی
اقوی من ذلک قال فلم یزل یناقصنی واناقصہ حتی قال فصم احب الصیام الی اللہ عزوجل صوم داؤد صوم یوم
وافطار یوم ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن رجاء نے کہا حدیث بیان

کی ہم سے زائدہ بن قدامہ نے وہ روایت کرتے ہین عطاء بن السائب سے وہ اپنے والد سے وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی سے
کہا مجھ سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم روزہ کسطرح رکھا کرتے ہو مین نے عرض کیا کہ مین روزہ رکھتا ہون
تو پھر افطار نہین کرتا فرمایا ہر مہینے مین تین روزے رکھا کرو مین نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اس سے بہی زیادہ قوت حاصل
ہے عرض آپ اسیطرح روزہ کم کرتے گئے اور مین افطار مین کمی کرتا گیا حتے کہ آپ نے فرمایا کہ اچھا وہ روزہ رکھو جو اللہ تعالے
کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اور وہ صوم داود ہے ایک دن روزہ اور ایک دن افطار

۵۳۴ **حدثنا** ابو امیۃ قال ثنا علی بن قادم قال ثنا مسعر عن حبیب بن ابی ثابت عن ابی العباس عن عبد اللہ بن عمرو قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم انبأ انک تصوم الدہر وتقوم اللیل قال قلت انی اقوی قال انک اذا فعلت نفہت لہ النفس وہجمت لہ العین قال قلت انی اقوی قال فصم ثلثۃ ایام من کل شہر قال قلت انی اقوی قال فصم صوم اخی داود کان یصوم یوما ویفطر یوما ولا یفر اذا لاقی **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن قادم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعر نے وہ روایت کرتے ہین حبیب بن ابی ثابت سے وہ ابو العباس سے وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی سے کہا مجھ سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مجھے خبر نہین دی گئی کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور تمام رات جاگتے ہو .... مین نے عرض کیا مین اس سے زیادہ قوت رکھتا ہون فرمایا اگر تم اس پر ہی عمل کروگے تو اس سے نفس تھک جائیگا اور آنکھین اندر دھنسنے لگیں گی مین نے عرض کیا مین اس سے زیادہ قوت رکھتا ہون فرمایا اچھا تم ہر مہینے مین تین روزے رکھہ لیا کرو مین نے عرض کیا مین اس سے زیادہ قوت رکھتا ہون فرمایا اچھا ہمارے بھائی داود کا روزہ رکھا کرو کیونکہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تہے ایکدن افطار کرتے تہے اور (باوجود اسکے) انکا یہ حال تہا کہ جب دشمن کے مقابل مین لڑتے تو بہاگتے نہ

۵۳۵ **حدثنا** یونس قال ثنا اسد قال ثنا شعبۃ عن حبیب بن ابی ثابت قال سمعت ابا العباس حدث من اہل مکۃ وکان شاعرا وکان لا یتہم فی الحدیث قال سمعت عبد اللہ بن عمرو وذکر مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین حبیب بن ابی ثابت سے کہا سنی مین نے ابو العباس سے جو کہ معظمہ کے رہنے والے اور ایک شاعر شخص تہے اور حدیث مین بہی متہم نہ تہے (یعنے مقبول فی الحدیث شخص تہے) کہا سنی مین نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی سے پہر مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۳۶ **حدثنا** ابو امیۃ قال ثنا سریج قال ثنا ہشیم قال انا حصین ومغیرۃ عن مجاہد عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ صم من کل شہر ثلثۃ ایام ثم ذکر مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو حصین اور مغیرہ نے وہ روایت کرتے ہین مجاہد سے وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ ہر مہینے مین تین روزے رکھہ لیا کرو پہر مثل حدیث سابق کے ذکر کی

۵۳۷ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وہب بن جریر قال ثنا ابی قال سمعت غیلان بن جریر یحدث عن عبد اللہ بن معبد الزمانی عن ابی قتادۃ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمن یصوم یوما ویفطر یوما قال ذلک صوم داود قال یارسول اللہ فکیف من یصوم یوما ویفطر یومین قال وددت انی طوقت علی ذلک **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا بیان کی ہم سے میرے والد نے کہا سنی مین نے غیلان بن جریر سے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن معبد الزمانی سے وہ ابو قتادہ رضی اللہ

تعالےٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہہ صوم داؤد ہے عرض کیا یا رسول اللہ اوس شخص کا کیا اجر ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے فرمایا مین آرزو کرتا ہون کاش مجھے اس کی قوت دی جاتی **فلما** اباح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذہ الآثار المتواترۃ صوم یوم وافطار یوم من سائر الدھر دل ذلک ان صوم ما بعد النصف من شعبان مما قد دخل فی اباحۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعبد اللہ بن عمرو وھذا قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمھما اللہ تعالیٰ **ترجمہ** پس جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ان آثار متواترہ مین ہمیشہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا مباح فرمایا تو یہہ دلالت رکھتا ہے کہ نصف شعبان کے بعد روزے رکھنا بہی اس اباحت مین داخل ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

باب القبلۃ للصائم

بوسہ لینے سے روزہ ٹوٹتا ہے یا رہتا ہے ۔

حدثنا علی بن معبد قال ثنا ابو احمد الزبیری قال ثنا اسرائیل عن زید بن جبیر عن ابی یزید الضبی عن میمونۃ بنت سعد قالت سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن القبلۃ للصائم فقال افطرا جمیعا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد الزبیری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہین زید بن جبیر سے وہ ابو یزید الضبی سے وہ میمونہ بنت سعد سے کہا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بحالت روزہ بوسہ لینے کے متعلق دریافت کیا گیا فرمایا (میان بیوی) دونون نے روزہ افطار کر لیا **قال** ابو جعفر فذھب قوم الی ھذا فقالوا لیس للرجل ان یقبل فی صومہ وان قبل فقد افطر **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ بوسہ

٥٢ لینے مین روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور احتجاج اس حدیث سے کیا ہے **واحتجوا** فی ذلک ایضا بما حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا اسحق بن ابراھیم الحنظلی قال قلت لابی اسامۃ احدثکم عمر بن حمزۃ قال اخبرنی سالم عن ابن عمر قال قال عمر رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فرأیتہ لا ینظرنی قلت یا رسول اللہ ما شأنی قال الست الذی تقبل وانت صائم فقلت والذی بعثک بالحق انی لا اقبل بعد ھذا وانا صائم فاقر بہ ثم قال نعم **ترجمہ** اور ما سوای اسکے اس حدیث سے بہی احتجاج کیا ہے جو بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحق بن ابراہیم الحنظلی نے کہا مین نے اسامہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ سے عمر بن حمزہ نے حدیث بیان کی ہے تو اونہون نے کہا خبر دی مجہکو سالم نے وہ روایت کرتے ہین ابن عمر رض سے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ مین نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا تو مین نے دیکہا کہ آپ میریطرف نظر نہین کرتے تہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا کیا حال ہے فرمایا کیا تم روزدار ہوکر بوسہ نہین لیتے مین نے عرض کیا قسم ہے اوس ذات کی جسنے آپ کو حق کے ساتہہ بہیجا ہے آج سے بعد کبہی مین روزدار ہوکر بوسہ نہ لونگا پہر آپ نے انکو اسپر قریب کر لیا پہر فرمایا ہان **واحتجوا** فی ذلک ایضا بما روی عن عبد اللہ بن مسعود رض **ترجمہ**

٥٣ اور اس حدیث سے بہی احتجاج کیا ہے جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی گئی ہے **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال ثنا شعبۃ عن منصور عن ھلال بن یساف عن ھانی بن الاخرم قال سئل عبد اللہ عن القبلۃ للصائم فقال یقضی یوما آخر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے

وہ ہلال بن یساف سے وہ ہانی سے جو ہمزمعاذ کے نام سے موسوم تھے کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روزہ دار
۵۴ ہوکر بوسہ لینے کے متعلق پوچھا گیا تو اونہوں نے فرمایا کہ کسی اور دن اس روزہ کی قضا ادا کرنی چاہیے **حدثنا**
ابوبکرۃ قال ثنا مؤمل قال ثنا سفیان عن منصور عن ھلال عن الھزھاز عن عبد اللہ مثلہ **ترجمہ** حدیث
بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مومل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں
منصور سے وہ ہلال سے وہ ہزہاز سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضہ سے مثل حدیث سابق کے **واحتجوا** فی ذلک ایضا
بما روی عن عمر من قولہ **ترجمہ** اوراس حدیث سے احتجاج کیا ہے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ سے خود
۵۵ اون کے قول کے متعلق روایت کی گئی ہے **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر عن ابن ابی ذئب عن الزھری
عن سعید بن المسیب ان عمر کان ینھی عن القبلۃ للصائم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن عمر نے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی ذئب سے وہ زہری سے وہ سعید بن المسیب سے کہ
۵۶ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ روزدار ہوکر بوسہ لینے سے منع کیا کرتے تھے۔ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وھب بن
جریر قال ثنا شعبۃ عن عمران بن مسلم عن زاذان قال قال عمر لان اعض علی جمرۃ احب الی من ان اقبل
وانا صائم **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں عمران بن مسلم سے وہ زاذان سے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ اگر میں اپنا
منہ انگاری پر ماروں تو یہہ مجھ زیادہ پسند ہے کہ میں روزدار ہوکر بوسہ لوں **واحتجوا** فی ذلک ایضا بما روی عن سعید بن
۵۷ المسیب **ترجمہ** اوراوس حدیث سے احتجاج کیا ہے جو سعید بن المسیب سے روایت کی گئی ہے **حدثنا** محمد بن حمید
قال ثنا علی بن معبد قال ثنا موسی بن اعین عن عبد الکریم عن سعید بن المسیب فی الرجل یقبل امراتہ وھو
صائم قال ینقض صومہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے موسی بن اعین نے وہ روایت کرتے ہیں عبدالکریم سے وہ سعید بن المسیب سے اوس شخص کے متعلق
جو روزدار ہوکر اپنی بیوی کا بوسہ لے فرمایا اوس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

بیان المسئلۃ

وخالفھم فی ذلک آخرون فلم یروا بالقبلۃ للصائم باسا اذا لم یخف منھا ان تدعوہ الی غیرھا مما یمنع منہ
الصائم **وکان** من حجتھم فیما احتج بہ علیھم اھل المقالۃ الاولی انہ قد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی اباحتہ القبلۃ للصائم ما ھو اظھر من حدیث میمونۃ بنت سعد واولی ان یؤخذ بہ **ترجمہ** اور باقی اہل
علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بحالت روزہ بوسہ لینے میں حرج نہیں جبتک کہ بوسہ سے آگے تجاوز کرنے کا خوف نہ
ہو جو روزدار کیلئے جائز نہیں اونہوں نے اوس حدیث سے احتجاج کیا ہے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روزدار کے لیے
۵۸ بوسہ کی اباحت کی بابت روایت کی گئی ہے اور جو حدیث میمونہ بنت سعد سے اولی واظہر اور زیادہ قابل عمل ہے **وھو** ما حدثنا ربیع
المؤذن قال ثنا شعیب بن اللیث قال ثنا اللیث عن بکیر بن عبد اللہ بن الاشج عن عبد الملک بن سعید الانصاری
عن جابر بن عبد اللہ عن عمر بن الخطاب انہ قال ھششت یوما فقبلت وانا صائم فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت صنعت الیوم امرا عظیما قبلت وانا صائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارأیت لو تمضمضت بماء وانت
صائم فقلت لا باس بذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففیم **ترجمہ** اور وہ یہہ حدیث ہی جو بیان کی ہم سے

ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن اللیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہین بکیر بن
عبداللہ بن الاشج سے وہ عبدالملک بن سعید الانصاری سے وہ جابر بن عبداللہ سے وہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے
فرمایا ایک روز مین ہشاش وبشاش تھا کہ مین نے روزہ مین بوسہ لے لیا بعد ازان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت
مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آج مین ایک امر عظیم کا مرتکب ہوا وہ یہہ کہ مین نے روزدار ہوکر بوسہ لے لیا رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم پانی سے کلی کرو تو کیا اوس مین حرج ہے مین نے عرض کیا کوئی حرج نہین فرمایا تو پہر تم کس بات مین خائف
۵۹ ہو۔ **حدثنا** علی بن معبد قال ثنا شبابۃ بن سوار قال انا لیث بن سعد فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث
بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا خبر دی ہمکو لیث بن سعد نے پہر اون کی
اسناد سے مثل سابق کے بیان کی **فھذا** الحدیث صحیح الاسناد معروف الرواۃ ولیس کحدیث میمونۃ بنت
سعد الذی رواہ عنھا ابو یزید الضبی وھو رجل لا یعرف فلا ینبغی ان یعارض حدیث من ذکرنا بحدیث
مثلہ مع انہ قد یجوز ان یکون حدیثہ ذلک علی معنی حلاف معنی حدیث عمر ھذا ویکون جواب النبی صلے اللہ
علیہ وسلم الذی فیہ جوابا للسوال سئل فی صائمین باعیانھما علم منھما ضبطھما لانفسھما فقال ذلک فیھما ای انہ
اذا کانت القبلۃ منھما فقد کان معھا غیرھا مما قد یضرھما **وھذا** اولی ما حمل علیہ معناہ حتی لا یضاد
غیرہ **واما** حدیث عمر بن حمزۃ فلیس ایضا فی اسنادہ کحدیث بکیر الذی قد ذکرنا لان عمر بن حمزۃ لیس
مثل بکیر بن عبداللہ فی جلالتہ وموضعہ من العلم واتقانہ مع انھما لو تکافئا لکان حدیث بکیر اولاھما لانہ
قول من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی الیقظۃ وذلک قول قد قامت بہ الحجۃ علی عمر وحدیث عمر بن حمزۃ
انما ھو علی قول حکاہ عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی النوم وذلک مما لا تقوم بہ الحجۃ فما تقوم بہ الحجۃ
اولی مما لا تقوم بہ الحجۃ **ثم** ھذا ابن عمر قد حدث عن ابیہ بما حکاہ عمر بن حمزۃ فی حدیثہ ثم قال بعد ابیہ
بخلاف ذلک **ترجمہ** پس یہہ حدیث صحیح الاسناد ومعروف الرواۃ ہے اور حدیث میمونہ بنت سعد جیسی نہین جس کے راوی ابو
یزید الضبی ہین جو ایک مجہول الحال شخص ہین پس جائز نہین کہ کوئی اس قسم کی حدیث اس حدیث سے معارض ہوسکے جو ابہی
ہمنے ذکر کی باوجود اس کے ممکن ہے کہ ابو یزید الضبی والی حدیث کے معنے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اس حدیث کے برخلاف
ہون وہ یہہ کہ ابو یزید الضبی کی حدیث مین جو جواب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اون دو روزداروں کے متعلق ہے
جو اپنے نفوس پر قدرت نہین رکہتے تہے پس جو آپ نے انہین بوسے سے منع فرمایا تو اس لئے کہ بوسہ کے ساتہہ اوس فعل کے بہی مرتکب
ہوجائین گے جو درحقیقت روزے کو توڑ دینے والا ہے پس اوس حدیث کو اس معنے پر حمل کرنا اولےٰ ہے تاکہ دوسری حدیثون سے تضاد
وتخالف نہ رہے اب رہی حدیث عمر بن حمزہ سو یہہ بہی بلحاظ اسناد کے حدیث بکیر بن عبداللہ بن الاشج کے برابر نہین کیونکہ عمر
بن حمزہ سے نسبتہ بکیر بن عبداللہ بن الاشج کا رتبہ اعلیٰ اور اون کا اتقان کہیں بڑہکر ہے باینہمہ اگر بالفرض دونون کا مرتبہ برابر
مان لیا جائے تب بہی حدیث بکیر پر عمل کرنا اولیٰ واقدم ہے کیونکہ حدیث بکیر مین جو قول رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا نقل کیا گیا
ہے بحالت بیداری نقل کیا ہے اور اس کے ساتہہ حجت قائم کی جاتی ہے اور حدیث عمر بن حمزہ مین جو قول رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے وہ بحالت خواب ہے اور اوس سے حجت قائم نہین کی جاتی تو جس قول کے ساتہہ حجت قائم کی جاتی ہے
اوس پر عمل کرنا اولیٰ واقدم ہے اوس قول کے نسبت کہ جس کے ساتہہ حجت قائم نہین کی جاتی۔ ماسوا اس کے عمر بن حمزہ کی حدیث

میں ابن عمر نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کیا ہے جو اوس میں مذکور ہی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بعد
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے اوس کے خلاف ہی روایت کیا گیا ہے **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج ۳۱۰
قال ثنا حماد عن ابی حمزة عن مورق عن ابن عمر انه سئل عن القبلة للصائم فارخص فيها للشيخ وكرهها للشاب
ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج (ابن المنہال) نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ابو حمزہ سے وہ مورق سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ آپ سے بحالت روزہ بوسہ لینے
کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے بوڑھے کے لئے اجازت دی اور جوان کیلئے مکروہ کہا **فدل** ذلك ان هذا كان عنده اولى مما حدث
به عمر مما ذكره عمر بن حمزة في حديثه **واما** ما قد احتجوا به من قول ابن مسعود فانه قد روي عنه ايضا خلاف
ذلك **ترجمہ** پس عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا یہہ قول دلالت رکہتا ہے کہ اون کے نزدیک اون کا یہہ قول حضرت عمر
رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حدیث سے اولی تہا اور یہہ وہی حدیث ہے جو عمر بن حمزہ نے بروایت ابن عمر روایت کی ہے اور وہ جو قائلین
قول اول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قول سے احتجاج کیا ہے سو آپ سے ہی اس کے خلاف روایت کیا
گیا ہے **حدثنا** فهد قال ثنا ابو نعيم قال ثنا اسرائيل عن طارق عن حكيم ابن جابر قال كان ابن مسعود يباشر امرأته ۳۱۱
وهو صائم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے
وہ روایت کرتے ہیں طارق سے وہ حکیم بن جابر سے کہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ روزہ میں اپنی بیوی کا بوسہ وغیرہ
لے لیا کرتے تہے **فقد** تكافأ هذا الحديث وما روى الهزهاز عن عبد الله **واما** ما ذكروه من قول سعيد يعني ابن
المسيب انه ينقض صومه فان ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من تشبيهه ذلك بالمضمضة اولى
من قول سعيد **ثم** قال بذلك جماعة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مما سنذكره عنهم في آخر
هذا الباب ان شاء الله تعالى **وقد** جاءت الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم متواترة بانه كان يقبل
وهو صائم **ترجمہ** پس یہہ حدیث ہزہاز کی اوس حدیث کا جواب ہی جو اونہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ
عنہ سے روایت کی ہے اب رہا سعید بن المسیب کا قول کہ بوسہ لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے سو اوس کا جواب یہہ ہے کہ وہ جو حضرت
عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے واقعہ میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے بوسہ کو مضمضہ (کلی) کرنے کے
ساتہہ تشبیہ دی تو یہہ سعید بن المسیب کے قول سے کہیں اولی وافضل ہے یہی اصحاب رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں سے ایک
جماعت کا قول ہے جیسا کہ ہم آخر باب میں ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالےٰ ماسوای اس کے خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ
سے ہی باثار متواترہ روایت کیا گیا ہے کہ آپ بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیا کرتے تہے **فمن** ذلك ما حدثنا علي بن ۳۱۲
معبد قال ثنا عبد الوهاب بن عطاء عن سعيد بن ابي عروبة عن ايوب عن عبد الله بن شقيق عن ابن عباس
ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصيب من الرؤس وهو صائم **ترجمہ** ازانجملہ کئی ایک آثار یہہ ہیں حدیث بیان کی ہم
سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالوہاب بن عطاء نے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن ابی عروبہ سے وہ ایوب
سے وہ عبداللہ بن شقیق سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے
سر سے فائدہ اوٹہاتے تہے (یعنی بوسہ لے لیتے ہی) **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا عياش الرقام قال ثنا عبد الاعلى ۳۱۳
عن سعيد بن ابي عروبة عن ايوب قال ثنا عبد الله بن شقيق عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم

مِثْلَہٗ فَمَا ذَکَرْتُ مَا ھُوَ حَتّٰی قِیْلَ الْقُبْلَۃُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیاش
الرقام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالاعلے نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن ابی عروبہ سے وہ ایوب سے کہا حدیث بیان
کی ہم سے عبداللہ بن شقیق نے وہ روایت کرتے ہین ابن عباس رض سے مثل حدیث سابق کے عبداللہ بن شقیق بیان
۱۴ کرتے ہین کہ مین نہین سمجھتا تھا کہ سر سے فائدہ اوٹھانے سے کیا مراد ہے یہانتک کہ کہا گیا کہ یہہ بوسے کنایہ ہے حَدَّثَنَا
ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا الْوَھْبِیُّ ھُوَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ
عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُھَا وَھُوَ صَائِمٌ ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن خالد الوہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شیبان نے وہ
روایت کرتے ہین یحیے ابن ابی کثیر سے کہا خبر دی مجھکو ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے وہ روایت کرتے ہین زینب بنت ابی سلمہ سے وہ ام
۱۵ المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیا کرتے تھے حَدَّثَنَا
عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ قَالَ ثَنَا ھِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عُبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن ابی
۱۶ عبداللہ نے وہ روایت کرتے ہین یحیے سے وہ ابوسلمہ سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حَدَّثَنَا
رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ قَبَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ صَائِمٌ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن اللیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
لیث نے وہ روایت کرتے ہین بکیر بن عبداللہ سے وہ ابوبکر بن المنکدر سے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے وہ زینب بنت
ابی سلمہ سے وہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بحالت روزدار ہونیکے
۱۷ بوسہ لیا ہے حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَنَا طَلْحَۃُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ فَرُّوْخَ
قَالَ اَتَتْ اُمَّ سَلَمَۃَ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجِیْ یُقَبِّلُنِیْ وَاَنَا صَائِمَۃٌ فَقَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُنِیْ
وَھُوَ صَائِمٌ وَاَنَا صَائِمَۃٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عُبید اللہ بن موسیٰ نے
کہا خبر دی ہمکو طلحہ بن یحیے نے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن فروخ سے کہا ام المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا
کی خدمت مین ایک بی بی آئین اور بیان کیا کہ میرا شوہر بحالت میری روزدار ہونیکے بوسہ لے لیا کرتا ہے فرمایا رسول مقبول
۱۸ صلے اللہ علیہ وسلم بھی بحالت اپنے اور میرے روزدار ہونے کے بوسہ لیا کرتے تھے حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ
الضَّرِیْرُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَبِیْحٍ عَنْ شُتَیْرِ بْنِ شَکَلٍ عَنْ حَفْصَۃَ بِنْتِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَبَّلَ وَھُوَ صَائِمٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبشر الرقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابومعاویہ الضریر نے
وہ روایت کرتے ہین اعمش سے وہ مسلم بن صبیح سے وہ شتیر بن شکل سے وہ اُمّ المومنین حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالے
۱۹ عنہا سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیا حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ
قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُسْلِمٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ مسلم سے پھر اون کی اسناد سے

۵۲۰ مثل حدیث سابق کے بیان کی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ اَخْبَرَہٗ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُھَا وَھُوَ صَائِمٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی مجھکو ابن ابی الزناد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے والد نے کہ انہیں خبر دی علی بن الحسین نے وہ روایت کرتے ہیں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسے لیا کرتے تھے

۵۲۱ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَنْ عَائِشَۃَ رض مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی الزناد نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے وہ علی بن الحسین سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۲۲ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا ھٰرُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ ابْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ رض مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہارون بن اسمٰعیل الخزاز نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن المبارک نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیےٰ بن کثیر نے وہ روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے وہ عروہ ابن الزبیر سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مثل حدیث سابق کے

۵۲۳ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ قَالَ اَنَا سَعِیْدٌ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رض مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوہاب نے کہا خبر دی ہمکو سعید نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مثل حدیث سابق کے

۵۲۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ھِشَامٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۲۵ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَۃَ رض مِثْلَہٗ وَزَادَ وَکَانَتْ تَقُوْلُ وَاَیُّکُمْ اَمْلَکُ لِاَرَبِہٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شجاع بن الولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے قاسم نے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مثل حدیث سابق کے اور یہ زیادہ بیان کیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ اور تم مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت اپنے نفس پر کون شخص زیادہ قدرت رکھہ سکتا ہے

۵۲۶ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ یَحْیَی الْمُزَنِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَحَدَّثَکَ اَبُوْکَ عَنْ عَائِشَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُھَا وَھُوَ صَائِمٌ ثُمَّ قَالَ فَطَاطَاَ رَاْسَہٗ وَاسْتَحْیٰ قَلِیْلًا وَسَکَتَ ثُمَّ قَالَ نَعَمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن یحیےٰ المزنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس الشافعی رح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا میں نے عبد الرحمن بن القاسم سے پوچھا کہ کیا تم سے تمہارے والد نے بروایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیتے تھے تو وہ کچھہ شرما سے سر جھکا کر تھوڑی دیر خاموش رہے پھر کہا ہان مجھسے بیان کی ہے

۵۲۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ھُوَ ابْنُ مَیْمُوْنٍ الْبَغْدَادِیُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِیْدُ ھُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ

عَنْ عَائِشَةَ رضـ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُھَا وَھُوَ صَائِمٌ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ
بن میمون البغدادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن المسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے وہ روایت کرتے ہیں
یحییٰ (بن ابی کثیر) سے کہا حدیث بیان مجھ سے ابوسلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ رسول
۵۲۸ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے انکا بوسہ لیتے تھے **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا بِشْرٌ ھُوَ ابْنُ بَکْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ
فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
۵۲۹ اوزاعی نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُاللّٰہِ
بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلَمَۃَ اَنَّ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ **ترجمہ**
حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق اور ابن ابی داؤد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عقیل نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے کہا خبر دی مجھکو ابوسلمہ نے کہ
۵۳۰ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا عَیَّاشٌ
الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ لِیْ اَبِیْ اَھْلِیْ فِیْ رَمَضَانَ فَاَدْخَلَھُمْ عَلَیَّ
قَدْ خَلَتْ عَلٰی عَائِشَةَ رضـ فَسَاَلْتُھَا عَنِ الْقُبْلَةِ یَعْنِیْ لِلصَّائِمِ فَقَالَتْ لَیْسَ بِذٰلِکَ بَاْسٌ قَدْ کَانَ مَنْ ھُوَ خَیْرُ النَّاسِ یُقَبِّلُ **ترجمہ**
حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیاش الرقام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالاعلےٰ نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحٰق نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا میرے والد نے
رمضان شریف میں مجھ اور میرے اہل وعیال کو ایک جگہ جمع کیا یعنے اونہیں میرے پاس بھیجدیا لہذا میں حضرت عائشہ صدیقہ رضـ
کی خدمت میں حاضر ہوا اور بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لینے کے متعلق آپ سے پوچھا فرمایا کوئی حرج نہیں کیونکہ جو خیر الناس تھے یعنے
۵۳۱ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم) بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیتے تھے **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا
یَحْیَی بْنُ حَسَّانٍ عَنِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَۃَ عَنْ عَائِشَةَ رضـ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُ
وَھُوَ صَائِمٌ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
یحییٰ بن حسان نے وہ روایت کرتے ہیں لیث بن سعد سے وہ یحییٰ بن سعید سے وہ عمرہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضـ سے کہ نبی کریم صلے اللہ
۵۳۲ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیتے تھے **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ
طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَائِشَةَ رضـ اَنَّھَا قَالَتْ اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقَبِّلَنِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ صَائِمَۃٌ فَقَالَ
وَاَنَا صَائِمٌ فَقَبَّلَنِیْ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے
وہ روایت کرتے ہیں سعد بن ابراہیم سے وہ طلحہ بن عبیداللہ بن معمر سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا
کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بوسہ لینا چاہا میں نے کہا میں روزدار ہوں فرمایا میں بھی روزدار ہوں غرض بحالت روزہ آپ نے
۵۳۳ بوسہ لیا۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ الْھَمْدَانِیِّ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْتَنِعُ مِنْ وُجُوْھِنَا وَھُوَ صَائِمٌ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمران بن ابی زائدہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابواسحٰق الہمدانی سے
وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے ہمارے

٣٤ پھر وں سے فائدہ اوٹھانے سے نہیں رکتے تھے (یعنی بوسہ لینے سے) حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو عاصم عن ابن عون عن ابراہیم
عن الاسود قال انطلقت انا وعبد اللہ بن مسعود الی عائشۃ رض نسألها عن المباشرۃ ثم خرجنا ولم نسألها فرجعنا
فقلنا یا ام المؤمنین اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یباشر وھو صائم قالت نعم وکان املککم لاربہ ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہین ابن عون سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے
کہا مین اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ حضرت عائشہ رض کی خدمت مین بحالت روزدار بوسہ وغیرہ لینے کا مسئلہ دریافت
کرنے کے لئے حاضر ہوئے اور بغیر دریافت کئے باہر نکل آئے پھر واپس گئے اور عرض کیا اے ام المؤمنین کیا رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ وغیرہ لیتے تھے فرمایا ہاں مگر حضور تم لوگون سے اپنے نفس پر زیادہ قدرت رکھتے تھے۔
فسؤال عبد اللہ عائشۃ رض عن ھذا دلیل علی انہ لم یکن عندہ فی ذلک شیء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی اخبرتہ بہ عائشۃ رض عنہ فدل ذلک علی ان ما روی عنہ مما قد وافق ذلک کان متأخرا عما روی عنہ مما خالف
ذلک ترجمہ پس حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے اس مسئلہ کا
دریافت کرنا دلالت رکھتا ہے کہ اونہین اس کے متعلق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ معلوم نہین ہوا تھا یہانتک کہ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے آپ کو اس مسئلہ کی خبر دی اور دلالت رکھتا ہے کہ وہ جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رض سے
اس مسئلہ کے موافق روایت کیا گیا ہے اوس روایت سے جو متاخر ہے جس مین اون سے اس مسئلہ کے خلاف روایت کیا گیا ہے۔
٣٥ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن عون عن ابراھیم عن الاسود ومسروق قالا سألنا عائشۃ رض اکان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یباشر وھو صائم فقالت نعم ولکنہ کان املک لاربہ منکما او لامرہ الشک من ابی عاصم
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہین ابن عون سے وہ ابراہیم
سے وہ اسود اور مسروق سے دونون نے کہا کہ ہم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ وغیرہ لیتے تھے فرمایا ہاں مگر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس یا اپنے
٣٦ امر پر تم سے زیادہ قدرت رکھتے تھے شک ابو عاصم کیطرف ہے کہ اون کے شیخ ابن عون نے لاربہ کہا یا لامرہ حدثنا ابو بشر
الرقی قال ثنا شجاع عن حریث بن عمرو عن الشعبی عن مسروق عن عائشۃ رض قالت ربما قبلنی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وباشرنی وھو صائم واما انتم فلا بأس بہ للشیخ الکبیر الضعیف ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر
الرقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شجاع نے وہ روایت کرتے ہین حریث بن عمرو سے وہ شعبی سے وہ مسروق سے وہ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا بسا اوقات رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ وغیرہ لیتے
٣٧ تھے سو تم ہی جو بوڑھا ضعیف ہو اوس کے لئے بوسہ وغیرہ لینے مین کوئی حرج نہین حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد
قال ثنا شیبان ابو معاویۃ عن زیاد بن علاقۃ عن عمرو بن میمون ھو الاودی قال سألنا عائشۃ عن الرجل یقبل
وھو صائم فقالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وھو صائم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شیبان ابو معاویہ نے وہ روایت کرتے ہین زیاد بن علاقہ
سے وہ عمرو بن میمون الاودی سے کہا ہم لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے بحالت روزدار ہونیکے بوسے
لینے کے متعلق دریافت کیا فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونے کے بوسہ لیا کرتے تھے۔

۵۳۸ **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال ثنا إسرائيل عن زياد عن عمرو بن ميمون عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبلني وأنا صائمة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن رجا نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہین زیاد سے وہ عمرو بن میمون سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیتے تھے ۔

۵۳۹ **حدثنا** صالح بن عبد الرحمن قال ثنا عبد الله بن يزيد المقرئ قال ثنا موسى بن علي قال سمعت أبي يقول حدثني أبو قيس مولى عمرو بن العاص قال بعثني عبد الله بن عمرو إلى أم سلمة رض زوج النبي صلى الله عليه وسلم فقال سلها أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل وهو صائم فإن قالت لا فقل إن عائشة رض تخبر الناس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقبل وهو صائم فأتيت أم سلمة رض فأبلغتها السلام عن عبد الله بن عمرو وقلت أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل وهو صائم فقالت لا فقلت إن عائشة رض تخبر الناس أنه كان يقبل وهو صائم فقالت لعله أنه لم يكن يتمالك عنها حبا أما إياي فلا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن یزید المقری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسی بن علی نے کہا سُنی مین نے اپنے والد سے کہتے تھے حدیث بیان کی مجھ سے ابو قیس مولے عمرو بن العاص نے کہا مجھے عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ تعالے عنہ نے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خدمت مین بھیجا کہ مین آپ سے دریافت کرون کہ کیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیتے تھے اگر وہ کہین نہیں تو کہنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا تو خبر دیتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیا کرتے تھے چنانچہ مین نے آپ کی خدمت مین آکر اول اون کا سلام پہنچایا اور پھر آپ سے پوچھا کہ کیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیتے تھے فرمایا نہیں مین نے کہا حضرت عائشہ رض تو خبر دیتی ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیتے تھے فرمایا اس کا سبب یہہ ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو اون کے ساتھ محبت زیادہ تھی اس لئے آپ قابو نہین رکھ سکتے تھے اور میرے ساتھ تو کبھی آپ نے ایسا نہین کیا

وقد تواترت هذه الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يقبل وهو صائم فدل ذلك أن القبلة غير مفطرة للصائم **فإن** قال قائل إن ذلك مما قد خص به رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا ترى إلى قول عائشة رض وأيكم كان أملك لإربه من رسول الله صلى الله عليه وسلم **قيل** له إن قول عائشة رض هذا إنما هو على أنها لا تأمن عليكم ولا تأمنون على أنفسكم ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمنه على نفسه لأنه كان محفوظا **والدليل** على أن القبلة عندها لا تفطر الصائم ما قد رويناه عنها أنها قالت فأما أنتم فلا بأس به للشيخ الكبير الضعيف أرادت بذلك أنه لا يخاف من إربه فدل ذلك على أن من لم يخف من القبلة وهو صائم شيئا آخر وأمن على نفسه أنها له مباحة **وقد** ذكرنا عنها في بعض هذه الآثار أنها سئلت عن القبلة للصائم فقالت جوابا لذلك السؤال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل وهو صائم فلو كان حكم رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك عندها خلاف حكم غيره من الناس إذا لما كان ما علمته من فعل النبي صلى الله عليه وسلم جوابا لما سئلت عنه من فعل غيره **وقد** سألها عبد الله بن عمر لما جمع له أبوه أهله في شهر رمضان عن مثل ذلك فقالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل ذلك وهذا عندنا لأنها كانت تأمن عليه **فدل** ما ذكرنا على استواء حكم رسول الله صلى الله عليه وسلم وسائر الناس عندها في حكم القبلة إذا لم يكن معها الخوف على ما بعدها مما تدعو إليه

وهو أيضا في النظر كذلك لأنا قد رأينا الجماع والطعام والشراب قد كان ذلك كله حراما على رسول الله صلى الله عليه وسلم في صيامه كما هو حرام على سائر أمته في صيامهم ثم هذه القبلة قد كانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم حلالا في صيامه فالنظر على ما ذكرنا أن تكون أيضا حلالا لسائر أمته في صيامهم أيضا ويستوي حكمه وحكمهم فيها كما يستوي في سائر ما ذكرنا۔

ترجمہ پس یہہ آثار رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بتواتر روایت کئے گئے ہین اور یہہ دلالت رکہتے ہین کہ بوسہ لینے سے روزہ نہین ٹوٹتا اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ جائز ہے کہ بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لینا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ مخصوص تہا کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے بعض انہین آثار مین فرمایا ہی کہ کون شخص تم مین سے اپنے مقصود پر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قدرت رکہتا ہے تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کے اس قول کے یہہ معنے ہین کہ آپ ان لوگون کی قدرت پر مطمئن نہ تہین اور نہ خود یہہ لوگ ہی اپنے نفوس پر پوری قدرت رکہہ سکتے تہے جتنی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس پر قدرت حاصل تہی کیونکہ آپ محفوظ تہے اب یہی اس امر کی دلیل کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے نزدیک ہی بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لینے سے روزہ ٹوٹتا نہین تہا آپکا وہ قول ہے جو بعض انہین آثار مین مذکور ہوچکا ہے اور تم مین سے جو شخص بوڑہا ہو اس کے لئے بوسہ لینے مین حرج نہین سو یہہ دلالت رکہتا ہے کہ جو شخص بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لینے سے بوسے سے آگے تجاوز نکر سکتا ہو یعنے اپنے نفس پر مطمئن ہو اوس کے لئے بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لینا مباح ہے انہین مین سے بعض آثار مین یہہ ہی مذکور ہوچکا ہے کہ آپ سے بحالت روزدار ہونے کے بوسہ لینے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپنے اس سوال کے جواب مین فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیا کرتے تہے اب اگر یہہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ مخصوص ہوتا تو آپ جواب یہہ نہین فرماتین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیا کرتے تہے ماسوای اس کے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے جب عبداللہ بن عمر رضہ کے اہل وعیال کو رمضان مین ان کے پاس بہیجدیا تو عبداللہ بن عمر رضہ آپ کی خدمت مین آئے تو آپ نے اون سے یہی یہی فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تہے یہہ اس لئے کہ آپ ان کی قدرت پر مطمئن تہین بہرکیف یہہ آثار دلالت رکہتے ہین کہ اس حکم مین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام لوگ برابر ہین جبکہ وہ بوسے سے آگے تجاوز نکرین نظر وقیاس بہی اسی کا مقتضی ہے کیونکہ ہم دیکہتے ہین کہ جماع اور کہانا پینا جسطرح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر روزے مین حرام کیا گیا اسی طرح تمام امت پر بہی حرام کیا گیا تو اسیطرح جب بوسہ لینا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال تہا تو نظر وقیاس چاہتا ہے کہ آپکی امت کے لئے بہی حلال ہو

وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أيضا ما يدل على استواء حكمه وحكم أمته في ذلك ٥٤٠
ما حدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا أخبره عن يزيد بن يسار أن رجلا قبل امرأته وهو صائم فوجد من ذلك وجدا شديدا فأرسل امرأته تسأل له عن ذلك فدخلت على أم سلمة رضه زوج النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك لها فأخبرتها أم سلمة رضه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقبل وهو صائم فرجعت فأخبرت بذلك زوجها فزاده ذلك شرا وقال لسنا مثل رسول الله صلى الله عليه وسلم يحل الله عز وجل لرسوله ما شاء ثم رجعت المرأة إلى أم سلمة فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم عندها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بال هذه المرأة فأخبرته أم سلمة فقال ألا أخبرتيها أني أفعل ذلك فقالت أم سلمة رضه قد أخبرتها فذهبت إلى زوجها فأخبرته فزاده ذلك شرا وقال يحل الله لرسوله ما شاء فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال إني لأتقاكم لله عز وجل وأعلمكم بحدوده

ترجمہ ماسوائی اس کے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک اور حدیث اس باب مین روایت کی گئی ہے وہ بہی اس امر پر دلالت رکہتی ہے کہ آپکا اور آپکی اُمّت کا حکم اس مسئلہ مین برابر تہا اور وہ یہہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں زید بن اسلم سے وہ عطا بن یسار سے کہ ایک شخص نے روزدار ہونیکی حالت مین اپنی بیوی کا بوسہ لیا جس سے اونہین بعد کو از حد فکر لاحق ہوئی لہذا اونہون نے اپنی بیوی کو مسئلہ پوچہنے کیلئے بہیجا چنانچہ وہ اُمّ سلمہ زوجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئین اور اپنے شوہر کے واقعہ سے خبر کی حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا نے ان سے بیان کیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بہی بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیتے ہین اوس شخص کی بیوی نے جاکر اپنے شوہر کو اطلاع دی تو وہ اور زیادہ رنج و فکر مین پڑا کہ ہم تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے مثل نہیں ہین کیونکہ آپ کے لئے تو اللہ تعالے جو چاہتا ہے سو حلال کرتا ہے ان کی بیوی پہر واپس آئیں تو اوس وقت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بہی گہر مین تشریف فرماتے چنانچہ آپ نے دریافت کیا کہ یہہ کس غرض سے آئی ہین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا نے آپ کو ان کے شوہر کے واقعہ کی خبر کی فرمایا تم نے انہین میرے معاملہ کی کیون نہین خبر کردی کہا مین نے ان سے کہدیا تہا اور انہون نے اپنے شوہر کو بہی اوس کی اطلاع کردی تو وہ اور رنج و فکر مین ہوئے کہ اللہ تعالے اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جو چاہتا ہے سو حلال کرتا ہے یہہ سنکر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اور فرمایا کہ بلا شبہہ لوگون کی نسبت مین اللہ تعالے سے زیادہ ڈرنیوالا اور اوس کے حدود کا تم سے زیادہ عالم ہون ۔ **فدل** ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** پس یہہ حدیث بہی دلالت رکہتی ہے کہ اس حکم مین آپ اور آپ کی اُمت مساوی تہی یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق آثار کے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف و امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ۔

۵۴۱ **وقد** رُوِيَ عَنِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ سَالِمٍ الدَّوْسِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ اَتُبَاشِرُ وَاَنْتَ صَائِمٌ فَقَالَ نَعَمْ **ترجمہ** اور ایسا ہی روایت کیا گیا ہے ایک جماعت متقدمین سے حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن بکر نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے اوزاعی نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے یحیے بن ابی کثیر نے وہ روایت کرتے ہین سالم دوسی سے وہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ اون سے ایک شخص نے پوچہا کہ آپ بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیتے ہین فرمایا ہان ۔

۵۴۲ **حدثنا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ فِيْهَا لِلشَّيْخِ وَكَرِهَهَا لِلشَّابِّ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اونہیں خبر دی مالک نے وہ روایت کرتے ہین زید بن اسلم سے وہ عطا بن یسار سے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روزدار ہونیکی حالت مین بوسہ لینے کا مسئلہ پوچہا گیا تو آپ نے بوڑہے شخص کو اجازت دی اور جوان شخص کے لئے مکروہ کہا

۵۴۳ **حدثنا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي النَّضْرِ اَنَّ عَائِشَةَ بِنْتَ طَلْحَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رض مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْنُوَ مِنْ اَهْلِكَ فَتُقَبِّلَهَا قَالَ اُقَبِّلُهَا وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رض نَعَمْ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین ابو النضر سے اونہین خبر دی عائشہ بنت طلحہ نے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا یہان تہین کہ جب ان کے شوہر عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر آپکے پاس

ہے اور وہ روزدار تھے تو آپ نے اون سے کہا کہ جاؤ اپنی بیوی کے پاس ہی بیٹھو او نہو کہا مین روزدار ہون فرمایا کیا ہوا۔

٥٤٤ **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا شعیب قال ثنا اللیث عن بکیر بن عبد الله بن الاشج عن ابی مرة مولی عقیل عن حکیم بن عقال انه قال سألت عائشة رضی الله عنها ما یحرم علی من امرأتی وانا صائم قالت فرجها **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے وہ روایت کرتے ہین بکیر بن عبد اللہ بن الاشج سے وہ ابو مرہ مولی عقیل سے وہ حکیم بن عقال سے کہ اونہون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے دریافت کیا کہ جب مین روزدار ہون تو عورت سے میری لئے کون کون امر حرام ہیں فرمایا اسکی شرمگاہ **فهذه** عائشة رضی الله عنها تقول فیما یحرم علی الصائم من امرأته وما یحل له منها ما قد ذکرنا فدل ذلک علی ان القبلة کانت مباحة عندها للصائم الذی یأمن علی نفسه ومکروهة لغیره لیس لانها حرام علیه ولکنه لانه لا یأمن اذا فعلها من ان تغلبه شهوته حتی یقع فیما یحرم علیه **ترجمہ** پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا خبر دیتی ہیں کہ روزدار کے لئے عورت سے مجامعت کرنا حرام ہے نہ کہ بوسہ وغیرہ لینا پس یہہ دلالت رکھتا ہے کہ جو شخص اپنے نفس پر مطمئن ہو اور نفس پر پورا قابو رکھتا اوس کے لئے بوسہ وغیرہ لینا مباح ہے اور جو نفس پر قابو نہ رکھتا ہو اوس کے لیئے مکروہ ہے مگر حرام نہین کیونکہ جو شخص اپنے نفس پر قابو نہین رکھتا ممکن ہے اگر وہ بوسہ وغیرہ لے تو اس کی خواہش غلبہ کرے اور منجر بفساد ہو

٥٤٥ **وقد** حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابن ابی مریم قال انا یحیی بن ایوب قال حدثنی عقیل عن ابن شهاب عن ثعلبة بن صعیر العذری هکذا قال ابن ابی مریم وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول عن الصائم عن القبلة ویقولون انها تجر الی ما هو اکبر منها **فقد** بین فی هذا الحدیث المعنی الذی من اجله کرهها من کرهها للصائم وانه انما هو خوفهم علیه منها ان تجره الی ما هو اکبر منها **ترجمہ** اس کے علاوہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن ایوب نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سی عقیل نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ ثعلبہ بن صعیر العذری سے ابن ابی مریم نے اسیطرح بیان کیا ہے اور ثعلبہ بن صعیر العذری وہ شخص ہین جن کے چہرہ پر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک ملا تہا یہہ بیان کرتے ہین کہ اونہون نے اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ وہ روزدار کو بوسہ لینے سی اسلیے منع کرتے تہے کہ بوا وس امر کیطرف منجر ہوتا ہے جو اس سے اعظم و اکبر ہے اس حدیث سے ظاہر ہے کہ جو لوگ بوسہ لینے سے منع کرتے تہے اس لئے منع کرتے تہے کہ بوسہ لینا اوس امر کیطرف منجر ہو سکتا ہے جو اوس سے بڑا ہے (یعنے جماع) **فذلک** دلیل علی انه اذا ارتفع ذلک المعنی الذی من اجله منعوه منها انها له مباحة **ترجمہ** پس یہہ دلیل ہے اس امر کی کہ اگر یہہ احتمال قطعا نہ ہو تو بوسہ لینا مباح ہے کیونکہ وہ بوسہ لینے سے اس لئے منع کرتے تہے کہ بوسہ لینا منجر بفساد نہ ہو

٥٤٦ **وقد** حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا هشام بن اسمعیل الدمشقی العطار قال ثنا مروان بن معاویة عن ابی حیان التیمی عن ابیه قال سأل عمر بن الخطاب رضی الله عنه علی بن ابی طالب رضی الله عنه عن قبلة الصائم فقال علی یتقی الله ولا یعود فقال عمر ان کانت هذه لقریبة من هذه فقول علی یتقی الله ولا یعود یحتمل ولا یعود لها ثانیة ای لانها مکروهة له من اجل صومه ویحتمل ولا یعود ای یقبل مرة بعد مرة فیکثر ذلک منه فیتحرک له شهوته فیخاف علیه من ذلک مواقعة ما حرم الله علیه وقول عمر هذه قریبة من هذه ای ان هذه التی کرهتها له قریبة من التی ابحتها له او ان هذه التی ابحتها له قریبة من التی کرهتها له فلا دلالة فی هذا الحدیث ولکن الدلالات فیما

وقال ابن ابی داود ... من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم

فَقَدْ تَقَدَّمَ مِنَّا قَوْلُ ذٰلِكَ ذَكَرْنَاهُ قَبْلَهُ ترجمہ اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن اسمٰعیل الدمشقی العطار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مروان بن معاویہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو حیان التیمی سے وہ اپنے والد سے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بحالت روزہ دار ہونیکے بوسہ لینے کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے کہا یتقی اللہ ولا یعود چاہیئے کہ اللہ سے ڈرے اور پھر اوس کا اعادہ نکرے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ اسی کے قریب ہے پس حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قول یتقی اللہ ولا یعود کے معنے محتمل ہیں کہ دوبارہ نہ لے اس لئے کہ مکروہ ہے اور محتمل ہے کہ اس لئے دوبارہ بوسہ نہ لے کہ بار بار بوسہ لینے سے خواہش غلبہ کریگی اور وہ منجر بفساد ہوگی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قول ہذہ قریبۃ من ہذہ کے یا یہ معنے ہیں کہ میں جس امر کو مباح کہتا ہوں وہ اس کے قریب قریب ہے جسے تم مکروہ کہتے ہو یا دوسرے لفظوں میں کہ جس امر کو تم مکروہ کہتے ہو اس کے قریب قریب ہے جسے میں مباح کہتا ہوں پس اس حدیث میں بھی بوسہ کی حرمت یا حلت پر کوئی واضح دلیل نہیں لیکن اون حدیثوں میں ہے جو اوپر مذکور ہوئیں -

بَابُ الصَّائِمِ يَقِيْءُ

قی کرنیسے روزہ کے ٹوٹنے کا بیان

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ ۵۱
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو وَالْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے وہ روایت کرتے ہیں حسین المعلم سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ عبد الرحمٰن الاوزاعی سے وہ یعیش بن الولید سے وہ اپنے والد سے وہ معدان بن ابی طلحہ سے وہ ابو درداء رضہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قی کی تو روزہ افطار کیا معدان بن ابی طلحہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں دمشق میں ثوبان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ملا تو اونہوں نے فرمایا کہ ابو الدرداء رضہ نے ٹھیک بیان کیا
چنانچہ اوس وقت آپکی دست مبارک پر پانی میں نے ہی ڈالا تھا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ۵۲
عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ هٰكَذَا قَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوارث نے وہ روایت کرتے ہیں حسین المعلم سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ عبد اللہ بن عمرو والاوزاعی سے وہ یعیش بن الولید بن ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں معدان بن ابی طلحہ سے وہ ابو الدرداء سے پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی ابن ابی داؤد بیان کرتے
ہیں کہ ابو معمر نے کہا کہ عبد الوارث بن عمرو نے اسیطرح بیان کیا ہے حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ۵۳
شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا اَبُو الْجُوْدِيِّ عَنْ بَلْجٍ رَجُلٍ مِنْ مَهْرَةَ عَنْ اَبِيْ شَيْبَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لِثَوْبَانَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الجودی سے وہ روایت کرتے ہیں بلج

جو قبیلہ مہرہ کے ایک شخص تھے وہ روایت کرتے ہیں ابو شیبہ المہری سے کہا میں نے ثوبان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا کہ (اوس کے متعلق ہم سے حدیث بیان کیجیے تو اونہوں نے کہا میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپنے قیٔ کی تو روزہ افطار کیا۔

بیان المسألۃ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الصَّائِمَ اِذَا قَاءَ فَقَدْ اَفْطَرَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنِ اسْتَقَاءَ اَفْطَرَ وَاِنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ لَمْ يُفْطِرْ قَالُوْا وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهُ قَاءَ فَاَفْطَرَ اَيْ قَاءَ فَضَعُفَ فَاَفْطَرَ وَقَدْ يَجُوْزُ هٰذَا فِي اللُّغَةِ **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ جو شخص قے کرے اوس روزہ افطار کر لینا چاہیے اور احتجاج اس حدیث سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے اس سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر آپ سے قیٔ کرے تب تو روزہ افطار کرنا چاہیے اور اگر غلبہ کرکے خود قیٔ آجائے تو نہیں اور حدیث اوّل کا جواب یہ دیا ہے کہ جائز ہے
کہ قیٔ آنے سے آپ کو ضعف ہو گیا ہوگا اسلیے آپنے روزہ افطار کر لیا ہو اور یہہ لغۃً جائز ہے **وَاحْتَجَّ** الْاَوَّلُوْنَ لِقَوْلِهِمْ ٥٤
اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مَرْزُوْقٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فَضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا اَلَمْ تُصْبِحْ صَائِمًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ قِئْتُ **ترجمہ** قائلین قول اوّل اس حدیث سے بھی احتجاج کرتے ہیں جو بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ابی حبیب نے کہا خبر دی مجھکو ابو مرزوق نے وہ روایت کرتے ہیں حنش سے وہ فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
نے پانی مانگا ہم لوگوں میں سے بعض نے کہا کیا آج آپ کا روزہ نہیں ہے فرمایا تھا کیوں نہیں مگر مجھے قیٔ آگئی **حَدَّثَنَا** ٥٥
اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالُوْا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِيْ مَرْزُوْقٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن حسان نے تینوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن اسحٰق سے وہ یزید بن ابی حبیب سے وہ ابو مرزوق سے وہ حنش سے وہ فضالہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **قِيْلَ** لَهُمْ وَهٰذَا اَيْضًا مِثْلُ الْاَوَّلِ يَجُوْزُ وَلٰكِنِّيْ قِئْتُ فَضَعُفْتُ عَنِ الصَّوْمِ فَاَفْطَرْتُ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْقَيْءَ كَانَ مُفْطِرًا لَهُ اِنَّمَا فِيْهِ اَنَّهُ قَاءَ فَاَفْطَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ **ترجمہ** اس حدیث کے جواب میں وہی کہا جائیگا جو حدیث اوّل کے جواب میں کہا گیا پس ان دونوں میں اس امر پر کوئی دلیل نہیں کہ قیٔ آنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے بلکہ معنے یہہ ہیں قیٔ آنیکے بعد بوجہ ضعف کے آپنے خود روزہ افطار کر لیا **وَقَدْ** رُوِيَ فِيْ حُكْمِ الصَّائِمِ اِذَا قَاءَ
اَوِ اسْتَقَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُفَسَّرًا **مَا قَدْ** حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ ٥٦
يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ **ترجمہ** کیونکہ خود قیٔ آنے اور آپسے قیٔ کرنے کا حکم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بہ تفصیل روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان

کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسےٰ بن یونس نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن حسان سے وہ محمد بن سیرین سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص پر قے غلبہ کرے اور وہ روزہ دار ہو تو اوس پر روزہ کی قضا واجب نہین اور جو آپ سے قے کرے تو اوسے قضا ادا کرنی چاہیے **فبیّن** هٰذا الحدیث کیف حکم الصائم اذا ذرعه القیء او استقاء والی الاشیاء سائر الاٰثار علی وفیه اتفاقها وتصحیحها الا علی ما فیه ما نضادها فیکون معنی الحدیثین الاولین علی ما وصفنا حتی لا یضاد معناهما معنی هذا الحدیث **فهذا** حکم هذا الباب من طریق تصحیح معانی الاٰثار **واما** حکمه من طریق النظر فانا رأینا القیء حدثاً فی قول بعض الناس وغیر حدث فی قول اٰخرین ورأینا خروج الدم کذلک وکل قد اجمع ان الصائم اذا فصد عرقاً انه لا یکون بذلک مفطراً وکذلک لو کانت به علة فانفجرت علیه دماً من موضع من بدنه فکان خروج الدم من حیث ذکرنا من بدنه واستخراجه اياه سواء فیما ذکرنا وکذلک هما فی الطهارة وکان خروج القیء من غیر استخراج من صاحبه ایاه لا ینقص الصوم **فالنظر** علی ما ذکرنا ان یکون خروجه باستخراج صاحبه ایاه کذلک لا ینقص الصوم فلما کان القیء لا یفطره فی النظر کان ما ذرعه من القیء اخری ان یکون کذلک **فهذا** حکم هذا الباب ایضاً من طریق النظر ولکن اتباع ما روی عن رسول الله صلے الله علیه وسلم اولی وهذا قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد رحمهم الله تعالےٰ وعامة العلماء **وقد** روی ذلک عن جماعة من المتقدمین **ترجمہ** اس حدیث مین ہے کہ جسے خود قے آجائے اوس پر قضا واجب نہیں اور ادائے قضا اوسپر ہے جو آپ سے قے کرے اور ظاہر ہے کہ احادیث کو معنے متفق پر محمول کرنا چاہیے نہ کہ تضاد و تخالف پر پس اگلی دونوں حدیثوں کے وہی معنے ہین جو بیان کیے ہم نے یہہ بیان ہے اس مسئلہ کا بطریق تصحیح معانی آثار کے اور اوس کا حکم بطریق نظر وقیاس کے سو ہم دیکھتے ہین کہ قے سے بعض لوگوں کے نزدیک روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور باقی اہل علم کے نزدیک نہین اور ہم دیکھتے ہیں کہ خون کا بھی یہی حکم ہے اور اس پر تو اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص فصد کھلوائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا اسیطرح اگر بواسیر وغیرہ کی بیماری ہو یا کوئی پھوڑا وغیرہ ہو اور آپسے پھوٹکر خون بہ نکلے تو ان دونوں صورتوں مین روزہ نہین ٹوٹتا خواہ خون نکلوایا جائے یا آپ سے نکلے حکم برابر ہے جس طرح وضو مین کہ خون نکلے یا نکلوایا جائے دونوں صورتون مین ہمارے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بعض کے نزدیک نہین اور یہہ تو اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ خود قے آئے تو روزہ نہین ٹوٹتا تو نظر وقیاس چاہتا ہے کہ آپسے قے کرنے سے بھی روزہ ٹوٹنا چاہیے (جیسا کہ خون کے نکلنے اور نکلوانے سے) تو خود قے آنے سے بدرجہ اولے روزہ نہین ٹوٹنا چاہیے یہہ حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق نظر وقیاس کے لیکن جو کچھ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے اوس پر عمل کرنا اولےٰ و اقدم ہے یہی امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور ایسا ہی ایک جماعت متقدمین یعنے صحابہ و

۵۷ تابعین سے روایت کیا گیا ہے **حدثنا** ابوبکرة قال ثنا روح قال ثنا مالک وصخر بن جویریة عن نافع عن ابن عمر انه قال من استقاء وهو صائم فعلیه القضاء ومن ذرعه القیء فلیس علیه القضاء **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک اور صخر بن جویرہ نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص قے کرے اور وہ روزہ دار ہو تو اوس پر قضا واجب ہے اور

۵۸ جس کو قے خود آجائے تو اوس پر قضا واجب نہین **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا القعنبی قال ثنا مالک عن نافع عن ابن عمر مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک

۵۹ نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد یعنی ابن سلمۃ عن حماد عن ابراھیم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مثل حدیث سابق کے

۶۰ **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن حمید عن الحسن مثلہ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں حمید سے وہ حسن بصری رحمہ اللہ سے مثل حدیث سابق کے

۶۱ **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن حبان السلمی عن القاسم بن محمد مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں حبان السلمی سے وہ قاسم بن محمد سے مثل حدیث سابق کے۔

باب الصائم یحتجم

بحالت روزہ دار ہونیکے سینگی لگانے کے بیان میں

۱ حدثنا علی بن معبد قال ثنا روح بن عبادۃ قال ثنا سعید عن مطر الوراق عن بکر بن عبد اللہ المزنی عن ابی رافع قال دخلت علی ابی موسی وھو یحتجم لیلا فقلت لولا کان ھذا نھارا فقال اتامرنی ان اھریق دمی وانا صائم وقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے وہ روایت کرتے ہیں مطر الوارق سے وہ بکر بن عبد اللہ المزنی سے وہ ابورافع سے کہا میں شب کو ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ سینگی لگوا رہے تھے میں نے کہا اگر آپ سینگیں دن کو لگواتے تو انہوں نے فرمایا کہ تم مجھے بحالت روزہ دار ہونیکے خون نکلوانے کے لئے کہتے ہو حالانکہ میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سینگی لگانے اور لگوانیوالا دونوں نے روزہ افطار کر دیا

۲ **حدثنا** ربیع الجیزی قال ثنا عبد اللہ بن یوسف قال ثنا ابن لھیعۃ عن عمرو بن شعیب عن عروۃ عن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن شعیب سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا حاجم اور محجوم دونوں نے روزہ افطار کیا

۳ **حدثنا** فھد قال ثنا احمد بن حمید وابوبکر بن ابی شیبۃ قالا ثنا ابن فضیل عن عطاء بن السائب قال شھد عندی نفر من اھل البصرۃ منھم الحسن بن ابی الحسن عن معقل الاشجعی انہ قال مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا احتجم لثمان عشرۃ لیلۃ خلت من رمضان فقال افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن حمید اور ابوبکر بن ابی شیبہ دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن فضیل نے وہ روایت کرتے ہیں عطا بن السائب سے کہا میرے پاس اہل بصرہ کی ایک جماعت آئی جن میں حسن بن ابی الحسن بھی تھے انہوں نے معقل الاشجعی سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس گذرے اور میں بتاریخ آٹھ رمضان سینگیں لگوا رہا تھا فرمایا حاجم اور محجوم دونوں نے روزہ افطار کیا

حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا محمد بن عبد اللہ الانصاری عن سعید عن قتادۃ عن شہر بن ۵۴
حوشب عن عبد الرحمن بن غنم الاشعری عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے محمد بن عبداللہ الانصاری نے وہ روایت کرتے ہین سعید سے وہ قتادہ سے وہ شہر بن حوشب سے وہ عبداللہ
بن غنم الاشعری سے وہ ثوبان موسی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا حاجم اور مجحوم دونون نے روزہ افطار کیا
حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا سعید بن عامر قال ثنا سعید فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ۵۵
ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے پہر اون کے اسناد سے مثل
حدیث سابق کے ذکر کی حدثنا فہد قال ثنا یحیی بن عبد اللہ البابلتی قال ثنا الاوزاعی قال حدثنی یحیی ۵۶
بن ابی کثیر قال حدثنی ابو قلابۃ قال حدثنی ابو اسماء الرحبی عن ثوبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج
فی رمضان فی ثمان عشرۃ فمر برجل یحتجم فقال افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے یحیی بن عبداللہ البابلتی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے یحیے بن ابی کثیر
نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے ابو قلابہ نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے ابو اسما الرحبی نے وہ روایت کرتے ہین ثوبان مولے رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اٹھارہ رمضان کو آپ ایک شخص کے پاس سے گذرے جو سینگی لگوا رہا تہا آپ نے فرمایا حاجم اور
مجحوم دونون نے روزہ افطار کیا حدثنا محمد بن عبد اللہ بن میمون قال ثنا الولید عن الاوزاعی عن یحیی قال حدثنی ۵۷
ابو قلابۃ ان ابا اسماء حدثہ ان ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثہ ثم ذکر مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان
کی ہم سے محمد بن عبداللہ بن میمون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید نے وہ روایت کرتے ہین اوزاعی سے وہ یحیے سے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابو قلابہ نے اون سے حدیث بیان کی اسما نے اون سے ثوبان مولے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے پہر مثل
حدیث سابق کے ذکر کی حدثنا فہد قال ثنا الحسن بن الربیع قال ثنا ابو الاحوص عن لیث عن عطاء ۵۸
عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن الربیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے وہ روایت کرتے ہین لیث بن سعد سے
وہ عطا سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاجم و مجحوم
دونون نے روزہ افطار کیا حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا عمرو بن عون قال ثنا ہشیم عن خالد و منصور عن ابی ۵۹
قلابۃ عن ابی الاشعث الصنعانی عن شداد بن اوس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر فی رمضان علی رجل یحتجم
فقال افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن عون نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے وہ روایت کرتے ہین خالد اور منصور سے وہ ابو قلابہ سے وہ ابو الاشعث الصنعانی سے
وہ شداد بن اوس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان مین ایک شخص کے پاس سے گذرے جو سینگیں لگوا
رہا تہا فرمایا حاجم اور مجحوم دونون نے روزہ افطار کیا حدثنا ابراہیم بن محمد بن یونس قال ثنا ابو حذیفۃ ۶۰
قال ثنا سفیان عن عاصم عن ابی قلابۃ فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن محمد بن یونس نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عاصم سے وہ ابو قلابہ سے پہر

۵۱۱ حدثنا فهد قال ثنا الحسن بن الربيع قال ثنا داؤد بن عبد الرحمن العطار عن ابن جريج عن عطاء قال قال ابو هريرة رض قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن الربیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے داؤد بن عبد الرحمن العطار نے وہ روایت کرتے ہین ابن جریج سے وہ عطا سی کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاجم اور محجم دونون نے روزہ افطار کیا

۵۱۲ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا عمرو بن شعيب عن سعيد ابن المسيب عن ابي هريرة رض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن شعیب نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن المسیب سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ حاجم اور محجوم دونون نے روزہ افطار کیا

بیان المسئلۃ

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان الحجامة تفطر الصائم حاجما كان او محجوما واحتجوا فى ذلك بهذه الآثار **وخالفهم** فى ذلك آخرون فقالوا لا يفطر الحجامة حاجما ولا محجوما وقالوا ليس فيما رويتموه عن النبي صلى الله عليه وسلم من قوله افطر الحاجم والمحجوم ما يدل ان ذلك الفطر كان من اجل الحجامة قد يجوز ان يكون النبي صلى الله عليه وسلم اخبر انهما افطرا بمعنى آخر وصفهما بما كانا يفعلان به حين اخبر عنهما بذلك كما يقول فسق القائم ليس انه فسق بقيامه ولكنه فسق بمعنى غير القيام **وقد** روى عن ابي الاشعث الصنعاني وهو احد رواة ذلك الحديث فى هذا المعنى **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ جو شخص روزہ مین سنگیں لگوا کے تو حاجم اور محجوم دونون نے روزہ افطار کیا اور احتجاج انہین آثار سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ سنگیین لگوانے سے نہ حاجم کا روزہ ٹوٹتا ہے نہ محجوم کا اور مذکورہ بالا حدیثون کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ ان حدیثون میں اس امر پر کوئی دلالت نہین کہ سنگیین لگوانے سی حاجم اور محجوم دونون کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ جائز ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مین کسی اور وجہ سے ان لوگون سے فرمایا ہو کہ حاجم اور محجوم دونون نے روزہ افطار کیا مثلا کوئی شخص کسے کہڑے شخص سے کہے فسق القائم یعنے اس کہڑے ہونیوالی نے فسق کیا تو اس کا یہہ مطلب نہین کہ بوجہ کہڑے ہونیکے یہہ شخص فسق کا مرتکب ہوا بلکہ ظاہر ہے فسق کا سبب ماسوائے قیام کے کوئی اور امر ہے چنانچہ ابو الاشعث الصنعانی سے جو مذکورہ بالا حدیث کے راویون سے ایک شخص ہین یہی معنے روایت کئے ہین

۵۱۳ حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا الوحاظي قال ثنا يزيد بن ربيعة الدمشقي عن ابي الاشعث الصنعاني قال انما قال النبي صلى الله عليه وسلم افطر الحاجم والمحجوم لانهما كانا يغتابان **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وحاظی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ربیعۃ الدمشقی نے وہ روایت کرتے ہین ابو الاشعث الصنعانی سے کہا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونون شخصوں سے افطر الحاجم والمحجوم اس لئے فرمایا تہا کہ دونون غیبت کر رہے تہے فرمایا ان دونون نے روزہ افطار کیا۔

وهذا المعنى صحيح وليس افطارهما ذلك كالافطار بالاكل والشرب والجماع ولكنه حبط اجرهما باغتيابهما وصارا بذلك مفطرين لا انه افطار يوجب عليهما القضاء وهذا كما قيل الكذب تفطر الصائم ليس يراد به الفطر الذي

یوجب القضاء انما هو علی هبوط الاجر بذلک کما یحبط بالاکل والشرب وهذا التاویل ما حملناه نحن علیه من التاویل الذی ذکرناه وقد روی عن جماعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک معنی اٰخر ترجمہ اور یہ معنے صحیح ہین کیونکہ اس کے یہہ معنے تو ہین نہیں کہ اونہون نے کچہہ کہا پیکر روزہ افطار کر لیا بلکہ معنے یہہ ہین کہ بسبب غیبت کرنیکے) ان دونون کے روزہ کا اجر چہین لیا گیا اور اس لئے گویا اونہون نے روزہ افطار کر لیا لہذا اس افطار کے یہہ ہی معنے نہیں کہ اون پر اس کی قضاء واجب تہی اسیطرح جہوٹ بولنے کے متعلق وارد ہوا ہے الکذب یفطر الصائم کہ جہوٹ بولنا روزدار کا روزہ افطار کرا دینا ہے پس اس کے بہی یہی معنے ہیں کہ اوس کے روزہ کا اجر چہین لیا جاتا ہے جسطرح کہانے پینے کے سبب سے نہ یہہ کہ اوس کی قضاء واجب ہو پس مذکورہ بالا حدیث کی ہمارے نزدیک یہی تاویل ہے ماسوای اس کے ایک جماعت اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کے ایک اور معنے روایت کیلیے گئے ہین حدثنا سلیمن بن شعیب الکیسانی ۱۴
قال ثنا عبد الرحمن بن زیاد قال ثنا شعبۃ عن قتادۃ عن ابی المتوکل الناجی عن ابی سعید الخدری قال انما کرهنا او کرهت الحجامۃ للصائم من اجل الضعف ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب الکیسانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ ابو المتوکل الناجی سے وہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا ہم روزدار کے لیے سنگیں لگوانا بوجہہ ضعف لاحق ہونیکے مکروہ جانتے ہین حدثنا سلیمان قال ثنا عبد الرحمن قال ثنا شعبۃ عن حمید قال سأل ثابت البنانی انس بن مالک هل کنتم ۱۵
تکرهون الحجامۃ للصائم قال لا الا من اجل الضعف ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب الکیسانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین حمید سے کہا ثابت البنانی نے انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے پوچہا کہ کیا اپ لوگ بہی روزدار کے لیے سنگیین لگوانا مکروہ جانتے ہین فرمایا صرف بوجہہ ضعف کے حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا یزید بن هرون قال انا حمید الطویل قال سئل انس بن مالک عن ۱۶
الحجامۃ للصائم فقال ما کنت اری الحجامۃ تکره للصائم الا من الجهد ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو حمید الطویل نے کہا انس بن مالک سے روزدار ہوکر سنگیین لگوانے کا مسئلہ پوچہا گیا فرمایا مین تو صرف ضعف وتعب لاحق ہونیکے سبب سے روزدار کے لئے سنگیین لگوانا مکروہ جانتا ہون حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا هدبۃ بن خالد قال ثنا سلیمن بن المغیرۃ عن ثابت عن انس قال ما کنا ۱۷
ندع الحجامۃ الا کراهیۃ الجهد ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہدبہ بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن المغیرہ نے وہ روایت کرتے ہین ثابت سے وہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا ہم صرف ضعف وتعب لاحق ہونیکے سبب سے سنگیین لگوانا ترک کرتے تہے حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعید قال انا ۱۸
شریک عن جابر هو ابن جعفر وسالم عن سعید ومغیرۃ عن ابراهیم ولیث عن مجاهد عن ابن عباس قال انما کرهت الحجامۃ للصائم مخافۃ الضعف ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے وہ روایت کرتے ہین جابر سے وہ ابو جعفر اور سالم سے وہ سعید اور مغیرہ سے وہ ابراہیم اور لیث سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا سنگیین لگوانا روزدار کے لیے مکروہ نہین کیا گیا مگر ضعف لاحق ہونیکے سبب سے فلما ثبت هذه الآثار علی ان المکروه من اجله الحجامۃ فی الصیام هو الضعف

الَّذِیْ یُصِیْبُ الصَّائِمَ فَیُفْطِرُ مِنْ اَجْلِهٖ بِالْاَکْلِ وَالشُّرْبِ **وَقَدْ** رُوِیَ نَحْوُہٗ مِنْ هٰذَا الْمَعْنٰی عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ **ترجمہ**
پس یہہ آثار دلالت رکہتے ہیں کہ روزدار کیلئے ضعف لاحق ہونیکے سببسے سنگیین لگوانا مکروہ ہے اور ظاہر ہے کہ ضعف منجر
۱۹ بافطار ہوگا یہی معنے ابو العالیۃ رحمۃ اللہ سے بہی روایت کئے گئے ہیں **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ
ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ اَنَّ اَبَا الْعَالِیَةِ قَالَ اِنَّمَا کُرِهَتْ مَخَافَةَ اَنْ یُغْشٰی عَلَیْهِ قَالَ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ اَبَا قِلَابَةَ
فَقَالَ لِیْ اِنْ غُشِیَ عَلَیْهِ یُسْقَی الْمَاءَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیاں کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہمکو عاصم الاحول نے کہ ابو العالیہ رحمۃ اللہ نے کہ فرمایا کہ سنگیین لگوانا روزدار کے لئے مکروہ
نہین کیا گیا مگر ضعف وغشی لاحق ہوگی تو پانی ضرور پلایا جایگا **وَقَدْ** رُوِیَ هٰذَا الْمَعْنٰی اَیْضًا بِعَیْنِهٖ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
۲۰ **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سے بہی یہی معنے روایت کئے گئے ہین **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنَا یَحْیٰی ابْنُ اَیُّوْبَ
قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَهُوَ یَذْکُرُ قَوْلَ النَّاسِ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ فَقَالَ الْقَاسِمُ
لَوْ اَنَّ رَجُلًا حَجَمَ یَدَہٗ اَوْ بَعْضَ جَسَدِہٖ مَا یُفْطِرُہٗ ذٰلِكَ فَقَالَ سَالِمٌ اِنَّمَا کُرِهَتِ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ مَخَافَةَ اَنْ یُغْشٰی
عَلَیْهِ فَیُفْطِرُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن ایوب
نے کہا حدیث بیان کی مجہسے یحییٰ بن سعید نے کہا سنی میں نے قاسم بن محمد سے کہ اونہون نے لوگون کا قول الحاجم والمحجوم
ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ فرض کیا اگر کوئی شخص اپنا ہاتہہ یا کوئی اور عضو زخمی کرلے تو کیا اوس سے اوس کا روزہ ٹوٹ جایگا سالم
بن عبد اللہ نے فرمایا کہ سنگیین لگوانا روزدار کے لئے اس سببسے مکروہ ہے کہ کہین اوس پر غشی نہ طاری ہوجائے اور غشی منجر
افطار ہو **وَالْمَعْنٰی** الَّذِیْ رُوِیَ فِیْ تَاْوِیْلِ ذٰلِكَ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ کَانَ اَشْبَهَ بِذٰلِكَ لِاَنَّ الضُّعْفَ لَوْ کَانَ هُوَ الْمَقْصُوْدُ
بِالنَّهْیِ اِلَیْهِ لَمَا کَانَ الْحَاجِمُ دَاخِلًا فِیْ ذٰلِكَ وَاِذَا کَانَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ قَدْ جُمِعَا فِیْ ذٰلِكَ اَشْبَهَ اَنْ یَکُوْنَ ذٰلِكَ
لِمَعْنًی وَاحِدٍ هُمَا بِهٖ سَوَاءٌ مِثْلُ الْغِیْبَةِ الَّتِیْ هُمَا فِیْهَا سَوَاءٌ کَمَا قَالَ اَبُو الْاَشْعَثِ **وَقَدْ** رُوِیَ اَیْضًا عَنِ الشَّعْبِیِّ
وَاِبْرَاهِیْمَ اَنَّهُمَا قَالَا اِنَّمَا کُرِهَتْ مِنْ اَجْلِ الضُّعْفِ اَیْضًا **ترجمہ** لیکن جو معنے اس حدیث کے ابو الاشعث الصنعانی
سے روایت کئے گئے ہین زیادہ مناسب ہین کیونکہ اگر حدیث افطر الحاجم والمحجوم مین افطار کا سبب ضعف ہوتا تو محجوم
کے ساتہہ حاجم کے ذکر کی کوئی وجہہ نہ تہی لیکن جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حاجم اور محجوم دونون کا ذکر کیا تو اس
کی بہہ وجہہ زیادہ مناسب ہوئی کہ وہ دونون غیبت کررہے تہے جیسا کہ ابو الاشعث الصنعانی نے بیان کیاہے لہذا وہ دونون اس
حکم مین شریک ہوئے کہ اون دونون نے روزہ افطار کیا بخلاف ضعف کے کہ وہ صرف محجوم کے افطار کا سبب ہوسکتا
۲۱ ہے اور شعبی اور ابراہیم نخعی رحمہما اللہ سے بہی کراہت کا سبب ضعف روایت کیا گیاہے **حَدَّثَنَا** یَزِیْدُ هُوَ ابْنُ سِنَانٍ
قَالَ ثَنَا یَحْیَی الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ اِنَّمَا کُرِهَتْ مِنْ
اَجْلِ الضُّعْفِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ القطان نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے اعمش نے کہا یعنی ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ سے روزدار ہوکر سنگیین لگوانے کے متعلق دریافت کیا فرمایا روزہ
۲۲ دار کے لئے صرف ضعف لاحق ہونیکے سببسے سنگیین لگوانا مکروہ کیا گیاہے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ
قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا دَاوٗدُ عَنِ الشَّعْبِیِّ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ الشَّعْبِیُّ اِنَّمَا کُرِهَتِ الْحِجَامَةُ لِاَنَّهَا
تُضْعِفُهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے

کہا خبر دی ہمکو داؤد نے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے کہ حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بحالت روزہ دار ہونیکے سنگیں
لگوائیں اس کے بعد شعبی رحمۃ اللہ نے بیان کیا کہ روزدار کے لئے سنگیں لگوانا اسلئے مکروہ کہا گیا ہے کہ اسے ضعف لاحق ہو
وقد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اباحۃ الحجامۃ للصائم ما حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابو ۵۲۳
معمر قال ثنا عبد الوارث عن ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وھو صائم ترجمہ ماسوای اس کے خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت کیا گیا ہے کہ آپنے بحالت روزہ
دار ہونیکے سنگیں لگوائیں حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معمر نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے عبد الوارث نے وہ روایت کرتے ہیں ایوب سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے سنگیں لگوائیں اور آپ روزہ سے تھے حدثنا ربیع الجیزی قال ثنا ابو الاسود وھو النضر بن ۵۲۴
عبد الجبار المرادی قال انا ابن لھیعۃ عن جعفر بن ربیعۃ عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاسود النضر بن عبد الجبار
المرادی نے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہیں جعفر بن ربیعہ سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس رضہ سے وہ رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال حدثنی ابن ابی ذئب عن الحسن بن ۵۲۵
یزید عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہیں حسن بن یزید سے وہ
عکرمہ سے وہ ابن عباس رضہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا محمد بن خزیمۃ ۵۲۶
قال ثنا محمد بن عبد اللہ الانصاری عن حبیب بن شھید عن میمون بن مھران عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال احتجم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم صائم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد
بن عبد اللہ الانصاری نے وہ روایت کرتے ہیں حبیب بن شہید سے وہ میمون بن مہران سے وہ ابن عباس رضہ سے فرمایا رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے سنگیں لگوائیں اور آپ محرم اور صائم تھے حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا ابو غسان ۵۲۷
قال ثنا مسعود بن سعد الجعفی عن یزید بن ابی زیاد عن مقسم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال احتجم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بین مکۃ والمدینۃ وھو صائم محرم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعود بن سعد الجعفی نے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن ابی زیاد سے وہ
مقسم سے وہ ابن عباس رضہ سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے راستہ میں سنگیں لگوائیں اور
آپ محرم صائم تھے حدثنا حسین بن نصر قال ثنا الفریابی ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم ۵۲۸
وابو حذیفۃ قالوا حدثنا سفیان عن یزید فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو
عاصم اور ابو حذیفہ نے تینوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن ابی زیاد سے
پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وھب قال ثنا شعبۃ عن ۵۲۹
یزید بن ابی زیاد عن مقسم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو صائم ترجمہ

حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے
ہیں یزید بن ابی زیاد سے وہ مقسم سے وہ ابن عباس سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے سنگیین لگوائیں اور آپ روزہ
۵۳۰ سے تھے **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا عبد العزیز بن مسلم قال ثنا یزید بن ابی زیاد
فذکر باسنادہ مثلہ وزاد وھو صائم محرم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ابی زیاد نے پھر اون کی اسناد سے
۵۳۱ مثل حدیث سابق کے بیان کی اور یہ زیادہ بیان کیا کہ اور آپ صائم و محرم تھے **حدثنا** فھد قال ثنا محمد بن عمران
قال حدثنی ابی قال حدثنی ابن ابی لیلی عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ احتجم وھو صائم محرم بین مکۃ والمدینۃ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد
بن عمران نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن ابی لیلی نے وہ روایت کرتے ہین حکم سے وہ مقسم سے وہ ابن عباس سے وہ رسول
۵۳۲ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے مکہ اور مدینہ کے راستہ مین سنگیین لگوائیں اور آپ صائم و محرم تھے **حدثنا** ابن ابی
داؤد قال ثنا یوسف بن عدی قال ثنا القاسم بن مالک عن عاصم عن انس ان ابا طیبۃ حجم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وھو صائم فاعطاہ اجرہ ولو کان حراما ما اعطاہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قاسم بن مالک نے وہ روایت کرتے ہین عاصم سے وہ انس
سے کہ ابو طیبہ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے سنگیین لگائیں اور آپ صائم تھے پھر آپ نے اونہیں اجرت دی اور اگر اون
کی اجرت ناجائز ہوتی تو آپ اونہیں اجرت کیون دیتے **فدل فعلہ** ھذا صلی اللہ علیہ وسلم علی ان الحجامۃ
لا تفطر الصائم ولو کانت مما یفطر الصائم اذا ما احتجم وھو صائم فھذا وجہ ھذا الباب من طریق تصحیح الآثار
واما وجھہ من طریق النظر فانا رأینا خروج الدم اغلظ احوالہ ان یکون حدثا ینتقض بہ الطھارۃ وقد
رأینا الغائط والبول خروجھما حدث ینتقض بہ الطھارۃ ولا ینقض الصیام فالنظر علی ذلک ان یکون الدم
کذلک وقد رأینا الصائم لا یفطرہ فصد العرق فالحجامۃ فی النظر ایضا کذلک وھو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف
ومحمد رحمھم اللہ تعالی **ترجمہ** پس آپکا سنگیین لگوانا دلالت رکھتا ہے کہ سنگیین لگوانے سے روزہ نہین ٹوٹتا والا
آپ روزدار ہوکر کیون سنگیین لگواتے یہہ بیان ہے اس باب کا بطریق تصحیح معانی آثار کے اور اوسکا بیان بطریق نظر وقیاس
کے سو ہم دیکھتے ہین کہ خروج دم حدث ہی یعنے خون نکلنے سی وضو ٹوٹ جاتاہے اسیطرح خروج بول وبراز بھی حدث ہے کیونکہ
ان سے وضو ٹوٹ جاتاہے اور یہہ تو مسلم ہے کہ خروج بول وبراز سے روزہ نہین ٹوٹتا تو نظر وقیاس چاہتاہے کہ خروج دم کا
بھی یہی حکم ہو اس کے علاوہ ہم دیکھتے ہین کہ فصد کھلوانے سے روزہ بالاتفاق نہین ٹوٹتا تو بحکم نظر وقیاس یہی حکم سنگیین
۵۳۳ لگوانے کا ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمھم اللہ کا قول ہے **وقد** حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا
حجاج قال ثنا حماد عن یحیی بن سعید ان سالما بن عبد اللہ والقاسم بن محمد کانا لا یریان بالحجامۃ للصائم
بأسا وقالا لو ان رجلا احتجم علی ظھر کفہ اکان ذلک یفطرہ **ترجمہ** اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین یحیے بن سعید سے کہ سالم بن عبد اللہ
اور قاسم بن محمد روزدار کیلئے سنگیین لگوانے مین کوئی حرج نہین جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص ہاتھ کے پنجہ پہ سنگیین

لکوائے تو کیا اوس سے اوس کا روزہ ٹوٹ جائےگا

بَابُ الرَّجُلِ يُصْبِحُ فِي يَوْمٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ جُنُبًا هَلْ يَصُومُ أَمْ لَا

جو شخص رمضان میں کسی دن صبح کو بحالت جنابت اوٹھے تو روزہ رکھے یا نہین

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَأَبِي عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فَذُكِرَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض كَانَ يَقُولُ مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا أَفْطَرَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَقَالَ مَرْوَانُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتَذْهَبَنَّ إِلَى أُمَّيِ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رض وَأُمِّ سَلَمَةَ رض فَتَسْأَلُهُمَا عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَذَهَبْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ رض فَسَلَّمَ عَلَيْهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّا كُنَّا عِنْدَ مَرْوَانَ فَذُكِرَ لَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض كَانَ يَقُولُ مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا أَفْطَرَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رض بِئْسَ مَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَتَرْغَبُ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ قَالَتْ فَأَشْهَدُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رض فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رض فَخَرَجْنَا حَتّٰى جِئْنَا إِلٰى مَرْوَانَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا قَالَتَا فَقَالَ مَرْوَانُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَتَرْكَبَنَّ دَابَّتِي فَإِنَّهَا بِالْبَابِ فَلْتَذْهَبَنَّ إِلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ رض فَإِنَّهُ بِأَرْضِهِ بِالْعَقِيقِ فَلْتُخْبِرَنَّهُ بِذٰلِكَ فَرَكِبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَرَكِبْتُ مَعَهُ حَتّٰى أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رض فَتَحَدَّثَ مَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَاعَةً ثُمَّ ذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض لَا عِلْمَ لِي بِذٰلِكَ إِنَّمَا أَخْبَرَنِيهِ مُخْبِرٌ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین سمی مولی ابی بکر سے اونہون نے سنی ابوبکر بن عبدالرحمن سے بیان کرتے تہے کہ مین اور میرے والد مروان بن الحکم کے پاس بیٹھے ہوئے تہے اور یہہ اوس وقت کا ذکر ہے جبکہ وہ مدینہ کے حاکم تہے اوس وقت ذکر کیا گیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ جو شخص صبح کو بحالت جنابت بیدار ہو تو اوسے اوس دن افطار کرنا چاہئے تو مروان نے میرے والد سے کہا کہ مین تمہین قسم دلاتا ہون کہ تم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہما کے پاس جاؤ اور یہہ مسئلہ اون سے پوچھ آؤ ابوبکر بن عبدالرحمن بیان کرتے ہین چنانچہ میرے والد گئے اور مین بہی اون کے ساتہہ گیا یہانتک کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خدمت آئے میرے والد عبدالرحمن نے آپ کو سلام کرنے کے بعد عرض کیا یا ام المومنین ہم لوگ مروان بن الحکم کے پاس بیٹھے ہوئے تہے کہ اون سے ذکر کیا گیا کہ ابوہریرہ رض کہتے ہین کہ جو شخص صبح کو بحالت جنابت بیدار ہو تو اوسے اس دن روزہ نہین رکھنا چاہئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ ابوہریرہ رض نے غلط کہا کیا تم اے عبدالرحمن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل سے بے رغبتی کر سکتے ہو عرض کیا واللہ ہرگز نہین فرمایا تو مین شہادت دیتی ہون کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جنابت احتلام کے ساتہہ نہین بلکہ جنابت جماع کے ساتہہ بیدار ہوتے اور پہر اوس دن روزہ رکہتے اس کے بعد ہم ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خدمت مین حاضر ہوئے میرے ڈالد نے آپ سے بہی یہہ مسئلہ پوچہا تو اونہون نے بہی یہی فرمایا جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا تہا پہر ہم مروان بن الحکم کے پاس آئے اور اونہین اوس کی خبر کی جو حضرت عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا تہا تو اونہون نے میرے والد سے کہا کہ مین

تمہین قسم دلاتا ہون کہ یہہ جو میری سواری دروازہ پر کہڑی ہوئی ہے ابہی اس پر سوار ہو کر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کو خبر
کرا دو کیونکہ وہ عقیق مین ہین چنانچہ میرے والد سوار ہوئے اور اون کے ساتہہ مین ہی جب ہم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کی
خدمت مین آئے تو میرے والد آپ کے ساتہہ گفتگو کرتے رہے پہر تہوڑی دیر تک آپ سے اس مسئلہ کا بہی ذکر کیا آپ نے فرمایا
کہ خود مجہے اس مسئلہ کے متعلق کچہہ نہین معلوم البتہ مجہے خبر دینے والے نے اسیطرح خبر دی تہی (عقیق مدینہ منورہ مین ایک مقام
۵۲ کا نام ہے) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ
حَيْوَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ أَصْبَحْتُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيْدُ الصَّوْمَ فَأَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي أَفْطِرْ فَأَتَيْتُ
مَرْوَانَ فَسَأَلْتُهُ وَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ رض فَبَعَثَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ إِلَى عَائِشَةَ رض فَسَأَلَهَا فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مِنْ جِمَاعٍ ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَرَجَعَ إِلَى مَرْوَانَ فَأَخْبَرَهُ
فَقَالَ ائْتِ أَبَا هُرَيْرَةَ رض فَأَخْبِرْهُ فَأَتَاهُ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا حَدَّثَنِيْهِ الْفَضْلُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عون نے وہ روایت کرتے ہین رجاء بن حیوۃ سے وہ یعلے
بن عقبہ سے کہتے ہین ایک روز صبح کو بحالت جنابت بیدار ہوا اور میرا ارادہ روزہ رکہنے کا تہا اس لئے مین ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالے عنہ کے پاس آیا اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا فرمایا روزہ افطار کر لو اس کے بعد مین مروان بن الحکم کے پاس آیا اور
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے جو کچہہ فرمایا تہا اون سے بیان کیا تو مروان بن الحکم نے عبد الرحمن بن الحارث کو حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خدمت مین بہیجکر مسئلہ دریافت کرایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے
فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے لئے نکلتے اور آپکا سر غسل جنابت کے پانی سے ٹپکتا ہوتا اور پہر آپ روزہ رکہتے
چنانچہ عبد الرحمن بن الحارث نے مروان بن الحکم کو آکر اس کی خبر کی تو اونہون نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کو جاکر
اس کی خبر کرو پہر جب وہ ابو ہریرہ رض کی خدمت مین آئے تو انہون نے فرمایا کہ خود مین نے اس کے متعلق رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم سے کچہہ نہین سنا ہان فضل (ابن عباس) نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے مجہہ سے اسیطرح بیان
۵۳ کیا ہے حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَقُلْتُ
لِرَجَاءٍ مَنْ حَدَّثَكَ عَنْ يَعْلَى قَالَ إِيَّايَ حَدَّثَ يَعْلَى ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو ابن عون نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی ابن عون
بیان کرتے ہین کہ مین نے رجاء بن حیوہ سے پوچہا کہ آپ سے یہہ حدیث بروایت یعلے کس نے بیان کی تو اونہون نے کہا کہ خود یعلے نے۔

بیان المسئلۃ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ إِلَى مَا رَوٰى أَبُوْ هُرَيْرَةَ رض مِنْ ذٰلِكَ عَنِ الْفَضْلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا
بِهٖ وَقَلَّدُوْهُ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ إِلَى مَا رَوَيْنَاهُ فِي
الْفَصْلِ الْأَوَّلِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے
ہین کہ ایک گروہ اسی حدیث ابی ہریرہ کیطرف گیا ہے جو اونہون نے فضل (ابن عباس) سے روایت کی ہے اور باقی اہل علم نے ان سے
اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو شخص بحالت جنابت بیدار ہو تو غسل کر کے روزہ رکہہ لے اونہون نے حدیث عائشہ رضی اللہ تعالے

عنہا سے احتجاج کیا ہے جو اوپر مذکور ہوئی ۴ والی ما حدثنا ابو بکرۃ قال حدثنا ابو داود وروح
قالا ثنا شعبۃ عن الحکم قال سمعت ابا بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام یحدث عن ابیہ قال دخلت
علی عائشۃ رض زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصبح جنبا ثم یغتسل
ثم یغدو الی المسجد وراسہ یقطر ثم یصوم ذلک الیوم فاخبرتہ مروان فقال ایت ابا ہریرۃ رض فاخبرہ بذلک فقلت
انہ لی صدیق فاعفنی فقال عزمت علیک لما اتیتہ فانطلقنا الی ابی ہریرۃ رض فاخبرتہ بذلک فقال ابو ہریرۃ
عائشۃ رض اعلم منی قال شعبۃ وفی الصحیفۃ اعلم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی **ترجمہ** اور اس حدیث سے جو بیان
کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد اور روح بن عبادہ نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے
وہ روایت کرتے ہیں حکم سے کہا سنی میں نے ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد
سے کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے خبر دی کہ رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم جب صبح کو بحالت جنابت بیدار ہوتے تو غسل کر کے مسجد تشریف لیجاتے اور سر سے آپکے پانی کے قطرے ٹپکتے
ہوتے اور پھر آپ روزہ بھی رکھہ لیتے میں نے مروان بن الحکم کو بتا کر اوس کی خبر کی اونہوں نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ
کو جا کر اس کی خبر کر دو چنانچہ میں نے آپ کو بھی اسکی خبر کی تو اونہوں نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رض اس مسئلہ کے متعلق مجھ
سے اعلم ہیں شعبہ بیان کرتے کہ میری بیاض میں اسطرح ہے کہ میری نسبت آپ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے
سوال سے اعلم ہیں ۵ **حدثنا** علی بن معبد قال ثنا عبد الوہاب قال انا داود بن ابی ہند عن الشعبی عن عمر
بن عبد الرحمن عن اخیہ ابی بکر بن عبد الرحمن انہ کان یصوم ولا یفطر فدخل علی ابیہ یوما وہو مفطر فقال
لہ ما شانک الیوم مفطرا قال انی اصابتنی جنابۃ فلم اغتسل حتی اصبحت فافتانی ابو ہریرۃ رض ان افطر
فارسلوا الی عائشۃ رض یسألونہا فقالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصیبہ الجنابۃ فیغتسل بعد ما
یصبح ثم یخرج وراسہ یقطر فیصلی باصحابہ ثم یصوم ذلک الیوم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوہاب نے کہا خبر دی ہم کو داؤد بن ابی ہند نے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ عمر بن عبد الرحمن
سے وہ اپنے برادر ابو بکر بن عبد الرحمن سے کہ وہ روزہ رکہا کرتے تہے اور افطار نہیں کرتے تہے ایک روز بغیر روزہ کے وہ اپنے والد کے پاس
آئے اونہوں نے پوچہا کہ تمہارا کیا حال ہے آج تم نے روزہ نہیں رکھا کہ مجھے غسل کی ضرورت واقع ہوئی اور صبح تک میں غسل نہیں
کر سکا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے مجھے فتویٰ دیا کہ میں روزہ افطار کر دوں اسلئے لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رض کی خدمت
میں آدمی بہیجا کہ آپ سے مسئلہ سے پوچھکر آئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رض نے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو جب غسل
کی ضرورت واقع ہوتی تو آپ غسل کرتے اور نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور آپکے سر سے پانی ٹپکتا ہوتا اور اس روز آپ روزہ
بھی رکہتے ۶ **حدثنا** علی قال ثنا عبد الوہاب قال ثنا سعید عن قتادۃ عن عبد ربہ عن ابی عیاض عن عبد الرحمن
بن الحارث بن ہشام ان مروان بن الحکم بعثہ الی ام سلمۃ رض وعائشۃ رض قال فلقیت غلامہا نافعا فبعثتہ الی ام سلمۃ
قال فارسلتہ الیہا فرجع الی فاخبرنی انہا قالت ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصبح جنبا من غیر احتلام ثم
یصبح صائما ثم الی عائشۃ رض فارسل الیہا غلامہا ذکوان ابا عمرو فاخبرتہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
۷ یصبح جنبا من غیر احتلام ثم یصبح صائما فاتیت مروان بن الحکم فاخبرتہ بقولہما فقال اقسمت علیک لتاتین

اَبَاهُرَيْرَةَ فَلْتُخْبِرَنَّهُ بِقَوْلِهِمَا فَاَتَيْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هُنَّ اَعْلَمُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوہاب (الثقفی) نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ عبد ربہ سے وہ ابو عیاض سے وہ عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام سے کہ مروان بن الحکم نے اونہین ام سلمہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خدمت مین بہیجا عبد الرحمن بن الحارث بیان کرتے ہین کہ جب مین گیا تو آپ کا غلام نافع مجہے ملا مین نے اوسے آپکے پاس بہیجا وہ خبر لیکر آیا کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم صبح کو احتلام کا نہین بلکہ جماع کا غسل جنابت کرتے اور تب ہی روزہ سے رہتے اس کے بعد وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خدمت مین آئی اور آپکے غلام ذکوان ابوعمر کو آپکے پاس بہیجا اوس نے آکر خبر دی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم صبح کو روزہ سے ہوکر احتلام کا نہیں بلکہ جماع کا غسل جنابت کیا کرتے رکہا کرتے تہے مین نے مروان بن الحکم کو آکر اس کی اطلاع دی اونہون نے کہا مین تمہین قسم دلاتا ہون کہ تم ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کو اس کی خبر کرو چنانچہ مین آپکے پاس آیا اور آپ کو اس کی خبر کی آپنے فرمایا امہات المسلمین میری نسبت اس مسئلہ سے اعلم ہین

۵۷ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین سمی سے وہ ابوبکر (بن عبد الرحمن) سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اگر صبح کو جنبی ہوتے تب ہی اس دن روزہ رکہہ لیتے

۵۸ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ اِلٰى صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَرَأْسُهٗ يَقْطُرُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَصُوْمُ يَوْمَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن الربیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے وہ روایت کرتے ہین اعمش سے وہ عمارہ سے وہ ابوبکر بن عبد الرحمن (بن الحارث) سے کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے لئے جاتے اور آپکے سر سے غسل جنابت کا پانی ٹپکتا ہوتا تب ہی آپ اس دن روزہ رکہتے

۵۹ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رض زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ يَصُوْمُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا خبر دی مجہکو ابن شہاب نے وہ روایت کرتے ہین ابوبکر بن عبد الرحمن (بن الحارث) سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ و ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اگر صبح کو بحالت جنابت بیدار ہوتے تب ہی اس دن روزہ رکہہ لیتے

۶۰ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض وَاُمِّ سَلَمَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا حَدَّثَتَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے وہ عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام سے وہ ابوبکر بن عبد الرحمن (بن ابی بکر رض) سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۶۱ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيْ رَمَضَانَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اونہین خبر دی
مالک نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن سعید سے وہ ابو بکر بن عبد الرحمن سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ او رام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ
۱۲ه عنہا سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے کہ اونہون نے رمضان کا ذکر زیادہ کیا ہے حَدَّثَنَا
يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے یونس نے
کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اونہین خبر دی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں سُمیّ سے وہ ابو بکر بن عبد الرحمن سے پھر اون کی اسناد سے
۱۳ه مثل حدیث سابق کے بیان کی حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحٰق نے وہ روایت کرتے ہین اسود سے وہ حضرت عائشہ
۱۴ه صدیقہ رضی تعالےٰ عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ
بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِذٰلِكَ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زائدہ نے
وہ روایت کرتے ہین عبد الملک بن ابی سلیمان سے وہ عطا سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رض سے وہ رسول مقبول صلے اللہ
۱۵ه علیہ وسلم سے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہمکو عاصم بن بہدلہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو صالح سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ
۱۶ه رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤدَ
قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن عبد اللہ بن عثمان
القرشی نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی ملیکہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
۱۷ه سے مثل حدیث سابق کے حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اَيْضًا ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے علی بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوہاب بن عطا نے کہا خبر دی ہمکو سعید نے وہ روایت
کرتے ہین قتادہ سعید بن المسیب سے وہ عامر بن ابی امیہ سے وہ ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ
۱۸ه وسلم سے مثل سے حدیث سابق کے حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ
مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام
۱۹ه نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا
سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے مثل حدیث سابق کے۔
۲۰ه حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ هُوَ ابْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ

عن قتادة فذكر بإسناده مثله وزاد فرد أبو هريرة رض فتياه على هذا الخبر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی القطان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی اور یہہ زیادہ بیان کیا کہ پہر ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ کی حدیث کی خاطر اپنے فتوی سے رجوع کیا **قالوا** فلما تواترت الآثار بما ذكرنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يجز لنا خلاف ذلك إلى غيره **فكان** من حجة أهل المقالة الأولى عليهم في ذلك أن قالوا هذا الذي روته أم سلمة رض وعائشة رض إنما أخبرتا به عن فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وأخبر الفضل في حديث أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ما قد خالف ذلك فقد يجوز أن يكون كان حكم النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك على ما ذكرت عائشة رض وأم سلمة رض في حديثيهما ويكون حكم سائر الناس على ما ذكره الفضل عن النبي صلى الله عليه وسلم فيكون الخبران غير متضادين على ما يخرج عليه معاني الآثار فكانت الحجة للآخرين عليهم أن أبا هريرة رض هو الذي روى حديث الفضل وقد رجع عن فتياه إلى قول عائشة رض وأم سلمة رض وعد ذلك أولى مما حدثه الفضل عن النبي صلى الله عليه وسلم فهذه حجة في هذا الباب **وحجة** أخرى أنا قد وجدنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يدل على أن حكم الناس في ذلك أيضا كحكمه **ترجمہ** پس باقی عالم فرماتے ہین کہ جب یہہ آثار رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بتواتر روایت کیئے گئے ہین تو ہمین جائز نہین کہ ہم ان سے اختلاف کرین تاہم قائلین قول اول کہسکتے ہین کہ وہ جو حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کیا گیا ہے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ مخصوص تہا اور وہ جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فضل (ابن عباس رض) سے اور اونہون نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ آپکی ماسوی اور لوگون کا حکم ہے ورنہ دونون حدیثین متضاد ہو جائینگی پس ضرور ہے کہ ان دونون کو مناسب معنے پر محمول کیا جائے تو اس کا جواب دیا جائیگا کہ حدیث فضل (ابن عباس رض) کے صرف ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ راوی ہین اور اونہون نے حدیث عائشہ صدیقہ اور حدیث ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے سبب اپنے فتوی سے رجوع کیا اور حدیث فضل سے اون کی حدیثون کو اولی و افضل جانا سو یہہ ہمارے نزدیک حجت ہے اور دوسری دلیل یہہ ہے کہ ایک حدیث رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے وہ دلالت رکہتی ہے کہ اس مسئلہ مین آپکا اور تمام لوگون کا حکم مساوی تہا اور وہ یہہ حدیث ہے **حدثنا** يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا أخبره عن عبد الله بن معمر الأنصاري عن أبي يونس مولى عائشة رض عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن رجلا قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم وهو واقف على الباب وأنا أسمع يا رسول الله إني أصبح جنبا وأنا أريد الصوم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أصبح جنبا وأنا أريد الصوم فأغتسل وأصوم فقال يا رسول الله إنك لست مثلنا قد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال والله إني لأرجو أن أكون أخشاكم لله وأعلمكم بما أتقي **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ابن وہب نے اونہین خبر دی مالک نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن معمر الانصاری سے وہ ابو یونس مولی عائشہ رض سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ ایک شخص نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور چونکہ آپ دروازہ پر ہی کہڑے ہوئے تہے اس لئے مین بہی سن رہی تہی

عرض کیا یا رسول اللہ بعض اوقات مین جنابت کے ساتھہ بیدار ہوتا ہون اور میرا ارادہ روزہ رکھنے کا ہوتا ہے تو کیا مین غسل کر کے روزہ رکھہ لیا کرون فرمایا کہ مین بھی تو جب کبھی جنابت کے ساتھہ بیدار ہوتا ہون اور روزہ رکھنے کا ارادہ ہوتا ہے تو غسل کر کے روزہ رکھہ لیتا ہون عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو ہم لوگون کے مثل نہین آپکے تو اللہ تعالے نے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہین یہہ سنکر آپ غصہ ہوے اور فرمایا کہ مین امید کرتا ہون کہ مین تم لوگون کی نسبت اللہ تعالے سے زیادہ ڈرنے والا اور تقوی طہارت کی تم سے نگہبانی کرنے والا ہون **فلما** كان جواب النبي صلى الله عليه وسلم لذلك السائل هو إخباره عن فعل نفسه في ذلك ثبت بذلك أن حكمه في ذلك وحكم غيره سواء فهذا وجه هذا الباب من تصحيح معاني الآثار **وأما** وجهه من طريق النظر في ذلك فإنا قد رأيناهم أجمعوا أن صائما لو نام نهارا فأجنب أن ذلك لا يخرجه عن صومه فأردنا أن ننظر أنه هل يكون داخلا في الصوم وهو كذلك أو يكون حكم الجنابة إذا طرأت على الصوم خلاف حكم الصوم إذا طرأ عليها فرأينا الأشياء التي تمنع من الدخول في الصوم من الحيض والنفاس إذا طرأ ذلك على الصوم أو طرأ عليه الصوم فهو سواء **ألا ترى** أنه ليس لحائض أن تدخل في الصوم وهي حائض وأنها لو دخلت في الصوم طاهرا ثم طرأ عليها الحيض في ذلك اليوم أنها بذلك خارجة من الصوم فكانت الأشياء التي تمنع من الدخول في الصوم هي الأشياء التي إذا طرأت على الصوم أبطلته وكانت الجنابة إذا طرأت على الصوم باتفاقهم جميعا لم تبطله **فالنظر** على ما ذكرنا أن يكون كذلك إذا طرأ عليها الصوم لم تمنع من الدخول فيه فثبت بذلك ما قد وافق ما روته أم سلمة وعائشة رضي الله عنهما وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى **ترجمہ** پس جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مین سائل کے سوال کا جواب اپنے فعل سے دیا تو اس سے ثابت ہوا کہ اس مسئلہ مین آپکا اور اپنی امت کا حکم ایک تہا یہہ بیان ہے اس مسئلہ کا بطریق تصحیح معانی الآثار اور اوس کا بیان بطریق نظر وقیاس کے سو ہم دیکھتے ہین کہ اس مسئلہ پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر روزدار دن کو سو جاوے اور پھر جنابت احتلام کے ساتھہ بیدار ہو تو اس سے اوس کا روزہ نہین ٹوٹتا اب دیکھنا یہہ ہے کہ بحکم نظر وقیاس ان دونون صورتون کا حکم واحد ہے یا الگ الگ ایک یہہ کہ بحالت روزدار ہونیکے جنبی ہو جاوے جیسا کہ مذکور ہوا اور ایک پہلے سے ہی جنبی ہو اور اسی جنابت کے ساتھہ روزہ کی ہی نیت کرے تو کیا اس صورت مین بھی کہ وہ بالا صورت کی طرح داخل فی الصوم ہو سکتا ہے یا نہین تو اب ہم اون احوال پر نظر ڈالتے ہین جو روزہ کی حالت مین حیض ونفاس وغیرہ کی قسم سے پیش آتے ہین تو ہم دیکھتے ہین کہ حائضہ کیلئے روزہ رکھنا جائز نہین اور اگر روزہ بحالت طہارت رکھا ہے اور روزہ رکھنے کے بعد عورت حائضہ ہو جاوے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائیگا پس حیض ونفاس کا حکم تو اس مسئلہ مین دونون صورتون مین یکسان ہے کہ نہ بحالت حیض ونفاس روزہ رکھنا جائز ہے اور نہ جبکہ روزہ تو طہارت مین رکھا تہا مگر بعد کو حیض آگیا برخلاف جنابت کے کہ دوسری صورت مین تو روزہ بالاتفاق جائز ہے اور پہلی صورت مین اختلاف ہے کہ پہلے سے ہی جنبی ہو اور روزہ رکھنے کا بھی ارادہ رکھتا ہو سو نظر وقیاس چاہتا ہے کہ جب دوسری صورت مین روزہ جائز ہے تو پہلی صورت مین جائز ہونا چاہئے پس نظر وقیاس سے بھی وہی ثابت ہوا جو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہما کی روایتون سے ثابت ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِي الصِّيَامِ تَطَوُّعًا ثُمَّ يُفْطِرُ

نفلی روزہ رکھکر افطار کرنے کے بیان مین

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالُوا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ أُمِّ هَانِئٍ أَوِ ابْنِ بِنْتِ أُمِّ هَانِئٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا صَائِمَةٌ فَنَاوَلَنِي فَضْلَ شَرَابِهِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَرُدَّ سُؤْرَكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ قَضَاءِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَصُومِي يَوْمًا مَكَانَهُ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَإِنْ شِئْتِ فَاقْضِيهِ وَإِنْ شِئْتِ فَلَا تَقْضِيهِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید الطیالسی نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبد الاعلے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن حسان نے تینون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین سماک بن حرب سے وہ ہارون بن ام ہانی یا ابن بنت ام ہانی سے وہ ام ہانی سے کہا مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئی اور مین روزدار تہی آپنے مجھے اپنا بچا ہوا پانی وبا (پینے کی قسم سے کوئی اور چیز دی) جسے مین نے پی لیا اور پہر مین نے آپ سے کہا یا رسول اللہ مین روزہ سے تہی مگر مین نے پسند نہین کیا کہ آپ کی آگے کی بچی ہوئی چیز واپس کردون آپنے فرمایا کہ اگر یہہ روزہ رمضان کے روزہ کی قضا تہا تب تو اسکی قضا ضرور ادا کرنا اور اگر نفلی روزہ تہا تو چاہے ادا کرنا چاہے نہین۔

بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا فَزَعَمُوا أَنَّ مَنْ دَخَلَ فِي صَوْمٍ تَطَوُّعًا ثُمَّ أَفْطَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ عُذْرٍ أَنَّهُ لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا عَلَيْهِ قَضَاءُ يَوْمٍ مَكَانَهُ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ حَدِيثَ أُمِّ هَانِئٍ إِنَّمَا رَوَاهُ كَمَا ذَكَرُوا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُهُ مِمَّنْ لَيْسَ فِي الضَّبْطِ بِدُونِهِ عَلَى خِلَافِ ذَلِكَ **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اس حدیث کی طرف گیا ہے اور کہا ہے کہ جو شخص نفلی روزہ رکھکر افطار کرے تو اس پر اس روزہ کی قضا واجب نہین اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اوس کی قضا واجب ہے اور قائلین قول اول کے استدلال کا جواب یہہ دیا ہے کہ حماد بن سلمہ نے حدیث ام ہانی اسیطرح بیان کی جس طرح کہ اون کے تلمیذون نے بیان کی مگر اور راویون نے جو ضبط واتقان میں حماد بن سلمہ سے کم نہین حدیث ام ہانی اسطرح بیان کی ہے حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ أُمِّ هَانِئٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ هَانِئٍ سَمِعَهُ مِنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَنَاوَلَنِي فَشَرِبْتُهُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَكَرِهْتُ أَنْ أَرُدَّ فَضْلَ سُؤْرِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا تَقْضِينَ عَنْ شَيْءٍ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقدمی نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہین سماک بن حرب سے وہ ابن ام ہانی سے وہ اپنی جدہ ام ہانی سے فرمایا فتح مکہ کے دن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی لایا گیا پہر بچا ہوا پانی آپنے مجھے دیدیا مین اگرچہ روزہ سے تہی

لیکن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا بچا ہوا پانی پھیرنا میں نے پسند نہیں کیا پھر پانی پیکر میں نے آپ سے کہا یا رسول اللہ میں تو روزہ
سے تہی فرمایا یہ روزہ قضائے رمضان تو نہیں تھا میں نے کہا نہیں فرمایا تو پھر کوئی حرج نہیں **حدثنا** سلیمان بن شعیب قال ٥٣
ثنا اسد بن موسیٰ قال ثنا ابو عوانۃ فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
اسد بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** سلیمان ٥٤
بن شعیب قال ثنا اسد قال ثنا قیس بن الربیع عن سماک بن حرب عن رجل من آل جعدۃ بن ھبیرۃ عن جدتہ
ام ھانی قالت دخلت انا وفاطمۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ فجلست عن یمینہ فدعا بشراب
فشرب ثم ناولنی فشربت وانا صائمۃ فقلت یا رسول اللہ ما ارانی الا قد اثمت اوانی کنت حین عرضت علی وانا صائمۃ
وکرھت ان ارد علیک فقال ھل کنت تقضین یوما من رمضان فقالت لا قال فلا باس **ترجمہ** حدیث
بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قیس بن الربیع نے وہ روایت
کرتے ہیں سماک بن حرب سے وہ ایک شخص سے آل جعدہ بن ہبیرہ سے وہ اپنی جدہ ام ہانی سے کہا میں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا مکہ کے دن رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر آپ کی داہنی جانب بیٹھ گئے اس کے بعد آپ نے پانی مانگا پھر پانی پیکر آپ نے بچا ہوا پانی مجھے
دیا اور میں نے پی لیا اور میں روزہ سے تہی میں نے کہا رسول اللہ میں نے خطا کی یا کہا خطا کی مرتکب ہوئی آپ نے جو پانی مجھے دیا تھا میں
اگرچہ روزہ سے تہی مگر میں نے اوسے واپس کرنا پسند نہیں کیا فرمایا یہ روزہ تم نے قضائے رمضان کا تو نہیں رکھا تھا میں نے کہا
نہیں فرمایا تو کوئی حرج نہیں **حدثنا** فہد قال ثنا الحسن بن الربیع ح وحدثنا روح بن الفرج قال ثنا یوسف بن عدی ٥٥
قالا ثنا ابو الاحوص عن سماک عن ابن ام ھانی عن ام ھانی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ غیر انہ قال فلا
یضرک **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن ربیع نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے وہ روایت کرتے ہیں سماک بن
حرب سے وہ ابن ام ہانی سے وہ ام ہانی سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے ان کی روایت میں
اخیر کا فقرہ اس طرح ہے کہ کوئی حرج کی بات نہیں **فقال** خالفھم ما روی قیس وابو عوانۃ وابو الاحوص ما روی حماد بن
سلمۃ لان حمادا قال فی حدیثہ ان کان قضاء من شھر رمضان فصومی یوما مکانہ وان کان تطوعا فان شئت
فاقضیہ وان شئت فلا تقضیہ فکان ذلک علی انہ لا یجب القضاء علیھا اذا کان تطوعا **وقال** الآخرون فی حدیثھم
اکنت تقضین شیئا من رمضان قالت لا قال فلا یضرک ای انک لست باثمۃ فی افطارک من ھذا التطوع ولیس فی ذلک ما
ینفی ان یکون علیھا قضاء یوم مکانہ فقد اضطرب حدیث سماک ھذا **ثم** نظرنا ھل نروی عن غیرہ ما فیہ دلالۃ
علی شیء من ذلک **ترجمہ** پس قیس بن الربیع ابو عوانہ اور ابو الاحوص کی روایت حماد بن سلمہ کی روایت کے برخلاف ہے کیونکہ حماد بن
سلمہ نے اپنی حدیث میں اس طرح بیان کیا ہے کہ اگر یہ روزہ قضائے رمضان کا تھا تو ایک روزہ اوس کے عوض رکھ لینا اور اگر نفلی روزہ
ہو تو چاہے قضا کرنا چاہے نہ کرنا پس اس کے معنے یہ ہوئے کہ نفلی روزہ کی قضا واجب نہیں اور دوسرے راویوں نے اسقدر بیان کیا ہے
کہ آپ نے فرمایا کہ کیا یہ روزہ قضائے رمضان تو نہیں تھا کہا نہیں فرمایا تو پھر کوئی حرج کی بات نہیں یعنے اس روزہ کے افطار میں تم پر کوئی
گناہ نہیں اور اس میں اس امر کی نفی نہیں کہ ام ہانی پر اوس کی قضا ہی واجب تھی پس اس اختلاف متن کے سبب سے حدیث سماک مضطرب
ہوگی لہذا ہم نے دیکھا کہ اس کے ماسوا کوئی حدیث بھی اس باب میں روایت کی گئی ہے جو نفلی روزہ کی قضا ادا کرنے یا نہ کرنے پر دلالت کرتی ہو

۵۶ فَاِذَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مُسْلِمَۃَ الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِیُّ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اَصْبَحْتُ اَنَا وَحَفْصَۃُ رض صَائِمَتَیْنِ مُتَطَوِّعَتَیْنِ فَاُھْدِیَ لَنَا طَعَامٌ فَاَفْطَرْنَا عَلَیْہِ فَدَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاہُ فَقَالَ اَقْضِیَا یَوْمًا مَکَانَہٗ **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن مسلمہ القعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن عمر العمری نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا ایک دن میں نے اور حفصہ رض نے نفلی روزہ رکھا بعدازاں ہمارے یہاں کسی سے کھانے کا حصہ آیا تو ہم نے روزہ افطار کر لیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو ہم نے آپ سے مسئلہ پوچھا فرمایا اوس کی قضا ادا کرنا **فَفِیْ** ھٰذَا دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ حُکْمَ الْاِفْطَارِ فِی الصَّوْمِ التَّطَوُّعِ اَنَّہٗ مُوْجِبٌ لِلْقَضَاءِ **فَکَانَ** مَا یَحْتَجُّ بِہٖ اَھْلُ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی فِیْ فَسَادِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ اَصْلَہٗ لَیْسَ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رض وَاِنَّمَا اَصْلُہٗ مَوْقُوْفٌ عَلٰی مَنْ دُوْنَ عُرْوَۃَ **ترجمہ** پس اس حدیث میں اس حکم پر دلالت ہے کہ نفلی روزہ کی قضا واجبات سے ہے مگر قائلیں قول اول اس حدیث کے اسناد پر اعتراض کر سکتے ہیں کہ یہہ حدیث عروہ سے ثابت نہیں بلکہ اوس کی اصلیت عروہ سے بعد کے راویوں تک ہی موقوف ہے

۵۷ **وَذٰلِکَ** اَنَّ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا اَخْبَرَہٗ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ اَنَّ عَائِشَۃَ رض وَحَفْصَۃَ رض اَصْبَحَتَا صَائِمَتَیْنِ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ **ترجمہ** کیونکہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اونہیں خبر دی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے کہ حضرت عائشہ صدیقہ اور حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے ایک دن نفلی روزہ رکھا بہر مثل حدیث سابق کے بیان کی **قَالُوْا** فَھٰذَا ھُوَ اَصْلُ الْحَدِیْثِ قَالُوْا وَقَدْ سُئِلَ الزُّھْرِیُّ عَنْ ذٰلِکَ ھَلْ سَمِعَہٗ مِنْ عُرْوَۃَ فَقَالَ لَا **ترجمہ** قائلین قول اول بیان کرتے ہیں کہ اصل حدیث ابن شہاب سے مروی ہے چنانچہ زہری (تلمیذ عروہ) سے پوچھا گیا کہ آپ نے یہہ حدیث عروہ سے سنی ہے

۵۸ فرمایا نہیں **وَذَکَرُوْا** مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَیْمٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُیَیْنَۃَ یَقُوْلُ سُئِلَ الزُّھْرِیُّ عَنْ حَدِیْثِ عَائِشَۃَ رض اَصْبَحْتُ اَنَا وَحَفْصَۃُ رض صَائِمَتَیْنِ فَقِیْلَ لَہٗ اَحَدَّثَکَ عُرْوَۃُ فَقَالَ لَا **ترجمہ** جیسا کہ اس حدیث میں ہے جو بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم نے کہا سنی میں نے ابن عیینہ سے بیان کرتے تھے کہ زہری رحمۃ اللہ

۵۹ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ سے حدیث عائشہ رض اصبحت انا وحفصۃ رض صائمتین الحدیث عروہ نے بیان کی ہے فرمایا نہیں **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ شِہَابٍ اَحَدَّثَکَ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَفْطَرَ مِنْ تَطَوُّعِہٖ فَلْیَقْضِہٖ فَقَالَ لَمْ اَسْمَعْ مِنْ عُرْوَۃَ فِیْ ذٰلِکَ شَیْئًا وَلٰکِنْ حَدَّثَنِیْ فِیْ خِلَافَۃِ سُلَیْمٰنَ بْنِ عَبْدِالْمَلِکِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا میں نے ابن شہاب سے پوچھا کہ آپ سے عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے نفلی روزہ کی قضا ادا کرنے کے متعلق حدیث بیان کی ہے فرمایا میں نے خود عروہ بن زبیر سے اسکے متعلق کچھہ نہیں سنا مگر

۶۰ ہاں خلافت سلیمان بن عبدالملک کے عہد میں مجھہ سے یہہ حدیث بیان کی گئی **حَدَّثَنَا** اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ وَزَادَ وَلٰکِنْ حَدَّثَنِیْ فِیْ خِلَافَۃِ سُلَیْمٰنَ بْنِ عَبْدِالْمَلِکِ اُنَاسٌ عَنْ بَعْضِ مَنْ کَانَ یَسْاَلُ عَائِشَۃَ رض اَنَّھَا قَالَتْ اَصْبَحْتُ اَنَا وَحَفْصَۃُ رض صَائِمَتَیْنِ ثُمَّ ذَکَرَ الْحَدِیْثَ یَعْنِیْ مِثْلَ حَدِیْثِ رَبِیْعِ الْجِیْزِیِّ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی اور یہہ زیادہ بیان کیا کہ مگر ہاں خلافت سلیمان بن عبدالملک کے عہد میں مجھہ سے یہہ حدیث کئی ایک لوگوں نے اون شخصوں سے روایت کرکے بیان کی ہے جو حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کرتی ہین کہ آپنے فرمایا کہ ایک دن مین نے اور حفصہ رضنے روزہ رکہا الی آخر الحدیث ۔
وَقَدْ فَسَدَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِمَا قَدْ دَخَلَ فِيْ اِسْنَادِهٖ مِمَّا ذَكَرْنَا **ترجمہ** تو اب یہہ حدیث عروہ تک متصل نہ ہوی کیونکہ اوس کا اسناد
ابن شہاب تک سے ثابت ہوتا ہے **وَقَدْ** رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ۱۱۱
قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ
رَبِيْعِ الْجِيْزِيِّ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَبَدَرَتْنِيْ حَفْصَةُ بِالْكَلَامِ وَكَانَتِ ابْنَةَ اَبِيْهَا **ترجمہ** ماسوای اس کے ایک اور سند سے بہی یہہ حدیث
روایت کی ہے مگر وہ بہی موقوف ہی اور وہ یہہ حدیث ہی حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے
عم عبد اللہ بن وہب نے کہا خبر دی مجھکو جریر بن حازم نے وہ روایت کرتے ہین یحیےٰ بن سعید سے وہ عمرہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے پہر مثل حدیث ربیع الجیزی کے بیان کی بجز اس کے کہ حفصہ رض نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے
مین سبقت کی اور وہ اپنے باپ کی بیٹی تہین (یعنے الولد سر لابیہ) **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمِصْرِيُّ ۱۱۲
قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عیسےٰ
المصری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **فَكَانَ** مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ
اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِيْ اِفْسَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَيْضًا اَنَّ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ قَدْ رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ مَوْقُوْفًا لَيْسَ فِيْهِ عَمْرَةُ
ترجمہ قائلین قول اول اس حدیث پر بہی وہی اعتراض کرتے ہین کہ حماد بن زید نے یحیےٰ بن سعید سی یہہ حدیث موقوف روایت کی
ہے کیونکہ اونہون نے اپنی حدیث مین عمرہ کا ذکر نہین کیا ہے **حَدَّثَنَا** بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ الرَّمَادِيُّ قَالَ ۱۱۳
ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِذٰلِكَ يَعْنِيْ وَلَمْ يَذْكُرْ عَمْرَةَ **ترجمہ** چنانچہ بیان کی ہم سے
یہی حدیث ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرۃ الرمادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن المدینی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہین یحیےٰ بن سعید سے اور عمرہ کا ذکر نہین کیا **فَهٰذَا** هُوَ اَصْلُ الْحَدِيْثِ ۱۱۴
وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَيْضًا فِيْ هٰذَا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ
الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمَّتِهٖ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَدْ خَبَاْنَا لَكَ حَيْسًا فَقَالَ
اَمَا اِنِّيْ كُنْتُ اُرِيْدُ الصَّوْمَ وَلٰكِنْ قَرِّبِيْهِ سَاَصُوْمُ يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ اِدْرِيْسَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ عَامَّةَ مَجَالِسِهٖ
لَا يَذْكُرُ فِيْهِ سَاَصُوْمُ يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِنِّيْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ الْحَدِيْثَ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ بِسَنَةٍ فَاَجَازَ فِيْهِ سَاَصُوْمُ
يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ **ترجمہ** پس یہہ حدیث بہی موقوف ہے سو اس کا جواب یہہ ہی کہ ایک اور حدیث اس باب مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالےٰ عنہا سے بسند متصل ہی روایت کی گئی ہے اور وہ یہہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن یحییٰ المزنی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے محمد بن ادریس الشافعی (یعنے امام شافعی) نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین طلحہ
بن یحییٰ بن طلحہ سے وہ اپنی پہوپہی عائشہ بنت طلحہ سی وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک دفعہ
کا ذکر ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم آئے مین نے آپ سی کہا کہ مین نے آپکے لئے حیس (ایک قسم کا حلوی ہوتا ہے) رکہہ چھوڑا
ہے فرمایا مین تو روزہ کا ارادہ کرتا ہون سو خیر لاؤ مین کسی دن اس کے عوض روزہ رکہہ لونگا امام شافعی فرماتے ہین کہ یاد ہی مین نے سفیان
ثوری رحمہ اللہ سی یہہ حدیث سنی مگر وہ اس فقرہ ساصوم یوما مکان ذلک کا ذکر نہین کرتے تہی پہر اون کی وفات سی ایک سال پہلے مین نے

یہ حدیث اون پر پیش کی تو اونہون نے اس فقرہ کی مجھے اجازت دی **ففی** هذا الحديث ذكر وجوب القضاء وفي حديث عائشة ما قد وافق ذلك وليس في حديث ام هانئ ما يخالف ما قد ذكرنا فاقل احوال حديث عروة وعمرة عن عائشة رض ان يكون موقوفا على من هو دونها وقد وافقه حديث متصل وهو حديث عائشة بنت طلحة فالقول بذلك من جهة الحديث اولى من القول بخلافه **واما** النظر في ذلك فانا قد رأينا اشياء تجب على العباد بايجابهم اياها على انفسهم منها الصلوة والصدقة والصيام والحج والعمرة فكان من اوجب شيئا من ذلك على نفسه فقال لله علي كذا او كذا وجب عليه الوفاء بذلك ورأينا اشياء يدخل فيها العباد فيوجبونها على انفسهم بدخولهم فيها منها الصلوة والصيام والحج وما ذكرنا فكان من دخل في حجة او عمرة ثم اراد ابطالها والخروج منها لم يكن له ذلك وكان بدخوله فيها في حكم من قال لله علي حجة فعليه الوفاء بها **فان** قال قائل انما منعناه من الخروج منهما لانه لا يمكنه الخروج منهما الا باتمامهما وليست الصلوة والصيام كذلك لانهما قد يبطلان ويخرج منهما بالكلام والطعام والشراب والجماع **قيل** له ان الحجة والعمرة وان كانا كما ذكرت فانا لم نرك تزعم ان من جامع فيهما فعليه قضاؤهما فالقضاء كل حل فيه بعد خروجه منهما فقد جعلت عليه الدخول في قضائهما ان شاء او ابى من اجل افساده لهما فهذا الذي يقضيه بدلا منه مما كان وجب عليه بدخوله فيه لا لايجاب كان منه قبل ذلك فلو كان سبيل العلة في لزوم الحجة والعمرة اياه بان احرم بهما وبطلان الخروج منهما هي ما ذكرت من عدم رفضهما ولولا ذلك كان له الخروج منهما كما كان له الخروج من الصلوة والصيام بما ذكرنا من الاشياء التي تخرجه منهما اذا لما وجب عليه قضاؤهما لانه غير قادر على ان لا يدخل فيه فلما كان ذلك غير مسقط عنه وجوب القضاء وكان في ذلك كمن عليه قضاء حجة قد اوجبها لله عز وجل على نفسه بلسانه كان كذلك ايضا في النظر من دخل في صلوة او صيام فقد اوجب ذلك لله عز وجل على نفسه بدخوله فيه ثم خرج منه فعليه قضاؤه **ويقال** له ايضا وقد رأينا العمرة قد يجوز رفضها بعد الدخول فيها في قولنا وقولك وبذلك جاءت السنة عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله لعائشة رض دعي عنك العمرة واهلي بالحج وسنذكر ذلك باسناده في موضعه من كتابنا هذا ان شاء الله تعالى فلم يكن للداخل في العمرة اذا كان قادرا على رفضها والخروج منها ان يخرج منها فيبطلها ثم لا يجب عليه قضاؤها وكان من دخل فيها بغير ايجاب منه لها قبل ذلك ليس له الخروج منها قبل تمامها الا من عذر فان خرج منها فابطلها بعذر او بغير عذر فعليه قضاؤها فالصلوة والصوم ايضا في النظر كذلك ليس لمن دخل فيهما الخروج منهما وابطالهما الا من عذر فان خرج منهما قبل اتمامه اياهما بعذر او بغير عذر فعليه قضاؤهما **فهذا** هو النظر في هذا الباب وهو قول ابي حنيفة رح وابي يوسف رح ومحمد رح **وقد** روي مثل ذلك ايضا عن غير واحد من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی اس حدیث مین وجوب قضا کا ذکر ہے اور یہہ حضرت عائشہ صدیقہ رض کی اگلی دونون حدیثون کے موافق ہے اور حدیث ام ہانی جیسا کہ ہم نے بیان کیا اس کے خلاف پر دلالت نہین رکہتی اور حدیث عروہ وحدیث عمرہ زیادہ سے زیادہ یہہ کہ موقوف ہین لیکن جب حدیث متصل اون کے موافق ہوگئی اور وہ حدیث عائشہ بنت طلحہ ہے تو جو کچہہ اون تینون حدیثون سے ثابت ہے اوسی کو اختیار کرنا اولی واقدم ہے نہ کہ برخلاف ان کے عمل کرنا اب رہا اس مسئلہ کا حکم بطریق نظر وقیاس کے سو ہم جمیع عبادات مین دیکہتے ہین کہ یہہ عبادتین اپنے اوپر واجب کر لینے سے واجب ہو جاتی ہین انہین مین سے نماز روزہ زکوۃ اور حج وعمرہ بہی ہے ان

عبادتوں میں سے جونسی عبادت کوئی شخص اپنے اوپر واجب کرلے کہ مین لوجہ اللہ فلان عبادت ادا کرونگا تو وہ اوس پر واجب ہو گی اب ہم دیکھتے ہیں کہ جس طرح یہہ عبادتین اقرار لسانی سے واجب ہو جاتی ہیں اسیطرح شروع فی العبادت سے ہی یہہ عبادتین واجب ہو جاتی ہیں مثلاً جو شخص ارکان حج یا عمرہ شروع کرکے بدون ان کے اتمام کے ان سے علیحدہ ہونا چاہے تو وہ اس سے علحدہ نہین ہوسکتا کیونکہ شروع فی العمل سے وہ اوس کے اوپر واجب ہو چکیں جسطرح اقرار زبانی سے کہ مین ابتغاء لوجہ اللہ اپنے اوپر حج کرنا واجب کرتا ہون حج واجب ہو جاتا ہے پس اسیطرح شروع فی العمل سے ہی عبادت واجب ہو جاتی ہے لہذا شروع فی العمل کے بعد اوس کا ادا کرنا واجب ہے اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ حج وعمرہ شروع کرکے بدون اتمام کے دن سے علحدہ ہوسکتے ہم اس لئے منع کرتے ہین کہ بدون تمام کے اون سے علحدہ ہونا ممکن نہین بخلاف نماز روزہ کے کہ بذریعہ کلام اور اکل وشرب وغیرہ کے اون سے علحدہ ہونا ممکن ہے تو اوس کا جواب دیا جائیگا کہ بیشک حج وعمرہ سے بدون اتمام کے علحدہ ہونا ممکن نہیں ہے لیکن ہم دیکھتے ہین کہ اگر کوئی شخص حج یا عمرہ کے درمیان مجامعت کرے تو معترض کے نزدیک اس شخص پر حج یا عمرہ کی قضا واجب ہے اور قضا سے یہی مراد ہے کہ یہہ شخص خروج من الحج والعمرہ کے بعد از سر نو اونہین ادا کرے پس معترض ان دونون کی قضا اوس شخص پر واجب کرتا ہے خواہ یہہ شخص رضامند ہو یا نارضامند کیونکہ اوس نے مجامعت کے ساتھ اونہین باطل کردیا ہے سو اب جو کچھ یہہ شخص ادا کریگا اوس واجب کا بدل ہوگا جو شروع فی العمل سے اس پر واجب ہوا نہ اس واجب کا جو شروع فی العمل سے پہلے اس پر واجب تھا یعنے اقرار لسانی کے سبب سے اب ہم پوچھتے ہین کہ حج وعمرہ کا احرام باندہنے کے بعد اون کے لازم ہونے اور اون سے علحدہ نہ ہوسکنے کا سبب کیا ہے اگر اس کا سبب یہہ بیان کیا جائے کہ حج وعمرہ سے علحدہ ہونا جائز نہین جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا بخلاف نماز روزہ کے اور اگر اس کا سبب یہہ بیان نہ کیا جائے تو نماز روزہ کیطرح حج وعمرہ سے بھی علحدہ ہونا جائز ہوگا اور یہہ معترض کے نزدیک جائز نہین اس کے بعد ہم کہتے ہین کہ احرام باندہلینے کے بعد حج وعمرہ کے لزوم اور اون سے علیحدہ نہ ہوسکنے کا سبب یہہ ہے کہ اون سے علحدہ ہونا جائز نہین تو اوس کی قضا بھی واجب نہین ہونی چاہیے کیونکہ جب حج وعمرہ سے علحدہ ہونا جائز ہی نہین تو حج وعمرہ کرنے والا اون سے علحدہ ہونے پر قدرت ہی نہین رکہتا تو اب وجوب قضا کا فائدہ پہر جب عدم قدرت وجوب قضا کی مبطل نہ ہوئی بلکہ وجوب قضا اوسیطرح باقی رہا جس طرح اقرار لسانی کے ساتھ حج وعمرہ اپنے اوپر لازم کرنیکی صورت مین تو اب نظر وقیاس چاہتا ہے کہ یہی حکم صوم وصلوٰۃ کا بھی ہو یعنے جب اون کے درمیان شروع فی العمل کیا گیا تو ابتغاء لوجہ اللہ اونہین اپنے اوپر لازم کرلیا گیا لہذا بدون اتمام اون سے علحدہ ہونے کے بعد اون کی بھی قضا واجب ہے ماسوائے اس کے ہم دیکھتے ہین کہ شروع فی العمل کے بعد عمرہ سے علحدہ ہونا ہمارے اور معترض دونون کے نزدیک جائز ہے جیسا کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا کہ عمرہ ترک کرکے صرف حج کا احرام باندہلو چنانچہ ہم یہہ حدیث اسی کتاب مین اپنی جگہ پر ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالےٰ تو اب داخل فی العمرہ کیلئے جائز نہین کہ بوجہ جواز کے بدون اتمام کے عمرہ سے علیحدہ ہو جائے اور اوس کی قضا ادا نکرے اور اوسے باطل محض کردے ہان جو شخص بغیر اقرار لسانی کے عمرہ شروع کرے تو اس کے لئے بدون اتمام کے ترک عمرہ جائز نہین مگر کسی عذر کے سبب سے پہر اگر وہ بہ عذر یا بلا عذر عمرہ ترک کرے تو اس پر قضا واجب ہے پس اسی قیاس پر نماز روزہ کا بھی حکم ہے کہ داخل فی الصلوٰۃ اور داخل فی الصوم کیلئے جائز نہین کہ قبل اتمام بدون عذر کے وہ اونہیں باطل کرے پہر اگر وہ قبل اتمام بہ عذر یا بلا عذر نماز یا روزہ توڑ ڈالے تو دونون صورتون مین اوس پر اون کی قضا واجب ہے یہہ حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق نظر وقیاس کے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

[illegible]

١٥٥ اور ایساہی ایک جماعت صحابہ کرام سے روایت کیا گیا ہے **حدثنا** علی بن شیبۃ قال ثنا روح بن عبادۃ قال ثنا شعبۃ عن ایوب عن سعید بن ابی الحسن عن ابن عباس انہ اخبر اصحابہ انہ صائم ثم خرج علیھم ورأسہ یقطر فقالوا اولم تک صائما قال بلی ولکن مرت بی جاریۃ لی فاعجبتنی فاصبتھا وکانت حسنۃ ھممت بھا وانا قاضیہ یوما آخر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں ایوب سے وہ سعید بن ابی الحسن سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپ نے اپنے اصحاب کو خبر دی کہ آپ روزہ سے ہیں ... اس کے بعد آپ اندر سے غسل کرکے نکلے اور آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے لوگوں نے کہا آپ تو روزہ سے تھے فرمایا ہاں روزہ سے تھا تو سہی مگر میرے پاس سے ایک حسین لونڈی گذری جو مجھے اس وقت پسند آئی سو میں اس کے ساتھ ہم بستر ہوا لہذا میں اس روزہ کی قضا دوسرے دن ادا کروں گا

١٥٦ **حدثنا** روح بن الفرج قال ثنا یحیی بن عبد اللہ بن بکیر قال ثنا حماد بن زید قال حدثنی زیاد بن الجصاص عن انس بن سیرین قال صمت یوم عرفۃ فجھدنی الصوم فافطرت فسألت عن ذلک عبد اللہ بن عمر فقال اقض یوما آخر مکانہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد اللہ بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے زیاد بن الجصاص نے وہ روایت کرتے ہیں انس بن سیرین سے فرمایا میں نے عرفہ کا روزہ رکھا مگر مجھ پر بہت بار گذرا تو میں نے روزہ افطار کر لیا اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے مسئلہ پوچھا فرمایا دوسرے دن اوس کی قضا رکھ لینا۔

باب صوم یوم الشک

مطلع صاف نہ ہونے کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

١٥٧ حدثنا فھد قال ثنا ابو سعید الاشج قال ثنا ابو خالد سلیمان بن حیان الازدی الاحمر عن عمرو بن قیس عن ابی اسحق عن صلۃ قال کنا عند عمار فاتی بشاۃ مصلیۃ فقال القوم کلوا فتنحی رجل من القوم فقال انی صائم فقال عمار من صام الیوم الذی یشک فیہ فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سعید الاشج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو خالد سلیمان بن حیان الازدی الاحمر نے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن قیس سے وہ ابو اسحق سے وہ صلہ سے کہا ہم عمار بن یاسر رضی اللہ تعالے عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ تلی ہوئی بکری لائی گئی سب لوگوں سے آپ نے کہا لو بسم اللہ کرو تو ایک شخص ان میں سے ایک طرف کو بیٹھ گیا اور کہا کہ میں تو روزہ سے ہوں عمار بن یاسر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ جو شخص شک رویت کے دن روزہ رکھے اوس نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

بیان المسئلۃ

قال ابو جعفر فکرہ قوم صوم الیوم الذی یشک فیہ واحتجوا فی ذلک بھذا الحدیث **وخالفھم** فی ذلک آخرون فلم یروا بصومہ تطوعا بأسا قالوا وانما الصوم المکروہ فی ھذا الحدیث ھو الصوم علی انہ من رمضان واما تطوعا فلا بأس بہ **واحتجوا** فی ذلک بما قد رویناہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر ھذا الموضع من قولہ لا تقدموا رمضان بیوم ولا بیومین الا ان یوافق ذلک صوما کان یصومہ احدکم فلیصمہ **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ شک رویت کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے اور باقی

اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ شک رویت کے دن نفلی روزہ رکھنے مین کوئی حرج نہین اور حدیث مذکور مین جو اوس دن روزہ رکھنے کی کراہت مذکور ہے وہ رمضان کا روزہ رکھنے کے متعلق ہے یعنے یوم الشک کو رمضان مین داخل سمجھکر اس دن روزہ فرض رکھے ماسوای اس کے باقی اہل علم نے اوس حدیث سے ہی استدلال کیا ہے جو ہم اوپر کسی باب مین ذکر کر چکے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دو دن کے ساتھہ رمضان کی پیش قدمی نکرو مگر جو شخص کہ پہلے سے ہی روزہ رکھنا چلا آیا ہے تو وہ رکھ لے

كِتَابُ مَنَاسِكِ الْحَجِّ

احکام حج کا بیان

بَابُ الْمَرْأَةِ لَا تَجِدُ مَحْرَمًا هَلْ يَجِبُ عَلَيْهَا فَرْضُ الْحَجِّ أَمْ لَا

باب اِس مسئلہ کے بیان مین کہ جو عورت ذو محرم نرکھتی ہو اوس پر حج فرض ہے یا نہین

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ خَطَبَ رَسُولُ ۵۱
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَحُجَّ بِامْرَأَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُجْ مَعَ امْرَأَتِكَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبد الاعلے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن دینار سے اونہون نے سنی معبد مولی ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ مین فرمایا کہ کوئی عورت سفر نکرے مگر ذو محرم کے ساتھہ اور کوئی شخص کسی عورت کے پاس نہ آئے مگر یہہ کہ اوس کے ساتھہ ذو محرم موجود ہو۔ ایک شخص نے کہڑے ہوکر عرض کیا یارسول اللہ مین فلان غزوہ مین لکھا جاچکا ہون اور مین نے ارادہ کیا
تہا کہ اپنی بیوی کے ساتھہ حج کرونگا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہان تم اپنی بیوی کے ساتھہ حج کرو **حَدَّثَنَا** ۵۲
يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبد الاعلے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے وہ روایت کرتے ہین عمرو سے
پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَنَا ابْنُ ۵۳
جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ بکار بن قتیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن دینار نے وہ روایت کرتے ہین ابو معبد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ۵۴
بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حامد بن یحیے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عجلان نے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن المقبری سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سفر نکرے مگر یہہ کہ اوس کے ساتھہ ذو محرم ہو۔

بیان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الْمَرْاَةَ لَا تُسَافِرُ سَفَرًا بَرِيْدًا اَوْ بَعِيْدًا اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَ
خَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ سَفَرٍ هُوَ دُوْنَ الْبَرِيْدِ فَلَهَا اَنْ تُسَافِرَ بِلَا مَحْرَمٍ وَكُلُّ سَفَرٍ يَكُوْنُ بَرِيْدًا فَصَاعِدًا
فَلَيْسَ لَهَا اَنْ تُسَافِرَ اِلَّا بِمَحْرَمٍ **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسی طرف گیا ہے کہ عورت کیلئے جائز نہیں
کہ بغیر ذو محرم کے نزدیک و دور کہیں کا بھی سفر کرے اور احتجاج انہیں آثار سے کیا ہے و باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا اور فرمایا
ہے کہ عورت کے لیے جائز ہے کہ بارہ میل سے کم کا سفر بغیر ذی محرم کے کرے اور بارہ میل یا اس سے زیادہ کا سفر ہو تو بغیر ذی محرم کے جائز
نہین **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ هُوَ الضَّرِيْرُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ ٥٥
صَالِحٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ بَرِيْدًا اِلَّا
مَعَ زَوْجٍ اَوْ ذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ **ترجمہ** انہون نے احتجاج اس حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابو عمر الضریر نے وہ روایت کرتے ہین حماد بن سلمہ سے کہا خبر دی ہمکو سہیل بن ابی صالح نے وہ روایت کرتے
ہیں سعید بن ابی سعید المقبری سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوی
عورت بارہ میل کا سفر نکرے مگر اپنے خاوند یا ذی محرم کے ساتھ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ٥٦
ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے معلے بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن المختار نے وہ رواۃ کرتے ہین سہیل سے پھر اون کی اسناد
سے حدیث سابق کے بیان کی **قَالُوْا** فَفِيْ تَوْقِيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرِيْدَ مَا يَدُلُّ عَلٰی اَنَّ مَا دُوْنَهٗ بِخِلَافِهٖ وَ
خَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِذَا كَانَ سَفَرًا هُوَ دُوْنَ الْيَوْمِ فَلَهَا اَنْ تُسَافِرَ بِلَا مَحْرَمٍ وَكُلُّ سَفَرٍ يَكُوْنُ يَوْمًا فَصَاعِدًا
فَلَيْسَ لَهَا اَنْ تُسَافِرَ اِلَّا بِمَحْرَمٍ **ترجمہ** باقی اہل علم فرماتے ہین کہ جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تعیین فرمائی کہ بارہ میل
کا سفر عورت کیلئے بغیر ذی محرم کے جائز نہین تو یہ دلالت رکھتا ہے کہ بارہ میل سے کم کا سفر عورت کیلئے بغیر ذی محرم کے جائز
ہے اور باقی اہل علم نے اون سے بھی اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ایک دن کا سفر عورت کیلئے بغیر ذی محرم کے جائز ہے اور
ایک دن یا ایک دن سے زائد کا سفر بغیر ذی محرم کے جائز نہین **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ٥٧
قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُسَافِرُ يَوْمًا فَمَا فَوْقَهٗ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ حُرْمَةٍ **ترجمہ** اونہون نے احتجاج اس حدیث
سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شیبان بن عبد الرحمن
نے وہ روایت کرتے ہین یحیےٰ بن ابی کثیر سے وہ ابو سعید سے وہ اپنے والد سے اونہون نے سنی ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے
کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کیلئے جائز نہین کہ ایک دن یا ایک دن سے زیادہ کا سفر کرے مگر یہ کہ اوس
کا ذی محرم اوس کے ساتھ ہو **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ ٥٨
اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ فَمَا فَوْقَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن
مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین مقبری سے
وہ ابوہریرہ رض سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے کہ انہون نے ایک دن سے زیادہ کا کلمہ نہین کہا

حدثنا یونس قال انا ابن وهب ان مالکا حدثه عن سعید المقبری فذکر باسناده مثله ترجمہ حدیث بیان کی ۵۰۹
ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین سعید المقبری سے پہر اون
کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا حسین بن نصر قال سمعت یزید بن هارون قال انا ابن ابی ۵۱۰
ذئب ح وحدثنا ربیع المؤذن قال ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا ابن ابی ذئب عن المقبری عن ابیه عن ابی هریرة
عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا سنی مین نے یزید بن ھارون سے کہا
خبر دی ہمکو ابن ابی ذئب نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبد الرحمن نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین مقبری سے وہ اپنے والد سے وہ ابوہریرہ رضہ سے وہ نبی کریم صلے
اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے قالوا ففی توقیت النبی صلی الله علیه وسلم یوما دلیل علی ان ما هو اقل منه
بخلافه وخالفهم فی ذلک آخرون فقالوا کل سفر هو دون اللیلتین فلها ان تسافره بغیر محرم ترجمہ اس
حدیث مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن کی تعیین بیان فرمائی تو اس سے معلوم ہوا کہ ایک دن سے کم کا سفر
عورت کیلئے بغیر ذی محرم کے جائز ہے اور باقی اہل علم نے اون سے ہی اختلاف کیا ہے کہ دو راتون سے کم کا سفر عورت کیلئے بغیر ذی
محرم کے جائز ہے اور دو راتون یا دو راتون سے زیادہ کا سفر بغیر ذی محرم کے جائز نہین واحتجوا فی ذلک بما حدثنا ابو بکرة ۵۱۱
قال ثنا سعید بن عامر قال ثنا شعبة عن عبد الملک بن عمیر عن قزعة مولی زیاد عن ابی سعید الخدری قال سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تسافر المرأة مسیرة لیلتین الا مع زوج او ذی محرم ترجمہ اونہون نے احتجاج
اس حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین عبد الملک بن عمیر سے وہ قزعہ مولی زیاد سے وہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا سنی مین
نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے کہ عورت کیلئے جائز نہین کہ وہ دو راتون کا سفر بغیر ذی محرم کے کرے ۔
حدثنا یونس قال ثنا علی بن معبد قال ثنا عبید الله بن عمرو عن عبد الملک فذکر باسناده مثله ترجمہ حدیث بیان ۵۱۲
کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمرو نے وہ روایت
کرتے ہین عبد الملک سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی قالوا ففی توقیت رسول الله صلی الله علیه و
سلم فی ذلک لیلتین دلیل علی ان حکم ما هو دونهما بخلاف حکمهما وخالفهم فی ذلک آخرون فقالوا
کل سفر یکون ثلثة ایام فصاعدا فلیس لها ان تسافر الا مع محرم وکل سفر یکون دون ذلک فلها ان تسافر بغیر
محرم ترجمہ پس وہ بیان کرتے ہین کہ جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے دو راتون کی تعیین فرمائی تو یہ دلیل ہے اس امر
کی کہ دو راتون سے کم کا سفر عورت کے لیے بغیر ذی محرم کے جائز ہے اور باقی اہل علم نے ان سے ہی اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے
کہ تین دن یا تین سے زیادہ کا سفر عورت کیلئے بغیر ذی محرم کے جائز نہین اور تین دن سے کم کا سفر جائز ہے واحتجوا فی ذلک ۵۱۳
بما حدثنا ابن ابی داود قال ثنا مسدد قال ثنا یحیی عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال لا یحل لامرأة ان تسافر مسیرة ثلثة ایام الا مع محرم ترجمہ اونہون نے احتجاج اس حدیث سے کیا ہے
جو بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی نے وہ روایت کرتے
ہین عبید اللہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت

۱۴ھ کیلئے جائز نہیں کہ تین دن کا سفر کرے مگر یہ کہ اوس کا ذی محرم اوس کے ساتھ ہو **حدثنا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ
ثنا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ثنا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَمْرٍو رضہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالکریم بن مالک نے وہ روایت کرتے ہیں
عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ عبداللہ بن عمرو سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔
۱۵ھ **حدثنا** ابْنُ اَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثنا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثنا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ
اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ
ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا مَعَ رَجُلٍ يَحْرُمُ عَلَيْهَا نِكَاحُهَا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن القاسم نے وہ روایت
کرتے ہیں سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے والد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کیلئے جائز نہیں کہ تین دن کا سفر کرے مگر یہ کہ اوس کے ساتھ وہ شخص ہو جس سے اوس کا
۱۶ھ نکاح جائز نہیں **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثنا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ
عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ سَفَرًا ثَلٰثَةَ
اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ اِبْنُهَا اَوْ اَخُوْهَا اَوْ ذُوْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّ ابْنَ نُمَيْرٍ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَوْقَ ثَلٰثٍ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن عیسے اور عبداللہ بن نمیر نے وہ روایت
کرتے ہیں اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوسعید الخدری رضہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت تین دن
یا تین دن سے زیادہ کا سفر نکرے مگر یہ کہ اوس کا شوہر یا اوس کا بیٹا یا بہائی یا کوئی اور ذی رحم اوس کے ساتھ ہو اور عبداللہ بن
۱۷ھ نمیر نے اپنی حدیث میں ثلثہ ایام کے بجائے فوق ثلث کا ذکر کیا ہے **حدثنا** فَهْدٌ قَالَ ثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثنا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ
مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَقَالَ سَفَرَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن حفص نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ہمارے والد نے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان اور فوق ثلث
۱۸ھ کے بجائے ثلثہ ایام کا لفظ کہا ہے۔ **حدثنا** فَهْدٌ قَالَ ثنا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ ثنا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثنا سُهَيْلٌ
عَنْ اَبِيْهِ وَعَنِ الْمَقْبُرِيِّ حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ رَفَعَهٗ قَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا مَعَ بَعْلٍ اَوْ ذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ
قَالُوْا فَفِيْ تَوْقِيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّلٰثَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ حُكْمَ مَا دُوْنَ الثَّلٰثِ بِخِلَافِ ذٰلِكَ
ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوسلمہ موسی بن اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
وہیب بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سہیل نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد اور سعید المقبری سے وہ دونوں ابوہریرہ
رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کوئی عورت تین دن سے زیادہ سفر نکرے مگر یہ کہ اوس کے ساتھ
اوس کا ذو محرم ہو **وممن** قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **فقيل** اتَّفَقَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ
كُلُّهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَحْرِيْمِ السَّفَرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ عَلَى الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ ذِيْ مَحْرَمٍ وَاخْتَلَفَتْ فِيْمَا دُوْنَ الثَّلٰثِ فَنَظَرْنَا
فِيْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا النَّهْيَ عَنِ السَّفَرِ بِلَا مَحْرَمٍ مَسِيْرَةَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا ثَابِتًا بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ كُلِّهَا وَكَانَ تَوْقِيْتُهٗ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِيْ ذٰلِكَ

إباحة السفر دون الثلاث لها بغير محرم ولولا ذلك لما كان لذكره الثلاث معنى ولنهى نهيا مطلقا ولم يتكلم بكلام يكون فضلا ولكنه ذكر الثلاث ليعلم أن ما دونها بخلافها وهكذا الحكيم يتكلم بما يدل على غيره لغنيته عن ذكر ما يدل كلامه ذلك عليه ولا يتكلم بالكلام الذي لا يدل على غيره وهو يقدر أن يتكلم بكلام يدل على غيره وهذا تفضل من الله عز وجل لنبيه صلى الله عليه وسلم بذلك إذ آتاه جوامع الكلم الذي ليس في طبع غيره القوة عليه **ثم** رجعنا إلى الآثار فيه فلما ذكر الثلاث وثبت بذكره إياها إباحة ما هو دونها **ثم** ما روي عنه في منعها من السفر دون الثلاث من اليوم واليومين والبريد فكل واحد من تلك الآثار ومن الأثر المروي في الثلاث متى كان بعد الذي خالفه نسخه إن كان النهي عن سفر اليوم بلا محرم بعد النهي عن سفر الثلاث بلا محرم فهو ناسخ له وإن كان خبر الثلاث هو المتأخر عنه فهو ناسخ له فقد ثبت أن أحد المعاني التي دون الثلاث ناسخة للثلاث أو الثلاث ناسخة لها فلم يخل خبر الثلاث من أحد وجهين إما أن يكون هو المتقدم أو يكون هو المتأخر فإن كان هو المتقدم فقد أباح السفر أقل من ثلاث بلا محرم ثم جاء بعده النهي عن سفر ما هو دون الثلاث بغير محرم فحرم ما حرم الحديث الأول وزاد عليه حرمة أخرى وهو ما بينه وبين الثلاث فوجب استعمال الثلاث على ما أوجبه الأثر المذكور فيه وإن كان هو المتأخر وغيره المتقدم فهو ناسخ لما تقدم والذي تقدم منه غير واجب العمل به فحديث الثلاث واجب استعماله على الأحوال كلها وما خالفه فقد يجب استعماله إن كان هو المتأخر ولا يجب إن كان هو المتقدم فالذي قد وجب علينا استعماله والأخذ به في كلا الوجهين أولى مما قد يجب استعماله في حال وتركه في حال وفي ثبوت ما ذكرنا دليل على أن المرأة ليس لها أن تحج إذا كان بينها وبين الحج مسيرة ثلاثة أيام إلا مع محرم فإذا عدمت المحرم وكان بينها وبين مكة المسافة التي ذكرنا فهي غير واجدة للسبيل الذي يجب عليها الحج بوجوده **وقد** قال قوم لا بأس بأن تسافر المرأة بغير محرم **ترجمہ** چنانچہ امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ اس قول کیطرف گئے ہیں کیونکہ یہہ تمام آثار اس امر مین متفق ہین کہ عورت کیلیے تین دن یا تین دن سے زیادہ کا سفر بغیر ذی محرم کے جائز نہین ہے اور تین دن سے کم مین اختلاف کیا گیا ہے کہ تین دن سے کم کا سفر عورت کیلئے بغیر ذی محرم کے جائز ہے یا نہین پس ہم نے چاہا کہ اس امر پر نظر ڈالین کہ یہہ اختلاف کہانتک صحیح ہے تو ہم دیکھتے ہین کہ تین دن یا تین دن سے زیادہ کے سفر کی ممانعت تو ان آثار سے باتفاق ثابت ہی اور ظاہر ہے کہ تین دن کی تعیین خود دلالت رکھتی ہے کہ تین دن سے کم کا سفر عورت کیلئے بغیر ذی محرم کے جائز ہے والا تین دن کے ذکر کی کوئی وجہ نہین بلکہ بلا تعیین کے آپ عورتون کو بغیر ذی محرم کے سفر کرنے سے منع فرماتے پس جب آپ نے تین دن کا ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ تین دن سے کم کا حکم اس کے برخلاف ہے اور یہہ آپ کی کلام کی خوبی ہے کہ وہ اپنے خاص معنے پر بہی دلالت رکہتا ہے اور اوس معنے پر بہی جو ضمنا اوس سے سمجھے جاتے ہین اور ضمناً سمجھے جانیکے سبب تصریح کی ضرورت باقی نہین رہی یہی اہل فہم کا وطیرہ ہی کہ جب ایک بات دلالۃً سمجھی گئی تو وہ اوس کی تصریح نہین کیا کرتے اور بالخصوص یہہ امر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت سے ہی کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو جوامع الکلم عطا کیے ہین جنکے حصول پر دوسرون کی طبیعتین قدرت نہین پا سکتین غیر یہہ چند کلمات تو جملہ معترضہ تہی اب ہم پہر اپنے مقصد کی طرف عود کرتے ہین کہ جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دن کا ذکر کیا تو تین دن سے کم کی سفر کی اباحت ثابت ہوگئی اب ہین وہ روایتیں جنمین تین دن دو دن اور دو فرسخ (بارہ میل) سے کم کا سفر کرنے سی منع فرمایا ہے تو ہم کہتے ہین کہ ان تینون قسم کے آثار مین سے جو متقدم ہوگا وہ منسوخ ہے اور جو متاخر

ہوگا وہ ناسخ اگر ایک دن سے کم کے سفر کی ممانعت والی حدیث تین دن سے کم کے سفر کی ممانعت والی حدیث سے متاخر ہے تو وہ اوس کی ناسخ ہوگی اور اگر یہ اوس سے متاخر ہے تو یہہ ناسخ ہوگی اور وہ منسوخ پس تین دن سے کم کے سفر والی حدیث دو حال سے خالی نہین یا اگلی دونون حدیثون سے متقدم ہے یا متاخر　اگر متقدم ہے تو اوس سے تین دن سے کم کا سفر بغیر ذی محرم کے مباح ہوا بعد ازان دو دن اور ایک دن سے کم کی سفر کی ممانعت والی حدیث وارد ہوی سو ان حدیثون نے بہی اسی امر کو ناجائز کیا جس کو اوّل نے بجز اس کے کہ ان دونون حدیثون سے ایک دن اور دو دن سے زیادہ کے سفر کی ممانعت بہی ثابت ہوتی ہے اور اگر تین دن یا تین دن سے زیادہ کے سفر کی ممانعت والی حدیث اون دونون حدیثون سے متاخر ہے اور وہ دونون حدیثین متقدّم تو تین دن کے سفر والی حدیث ان دونون کی ناسخ ہوگی اور اس صورت مین ان دونون حدیثون پر عمل جائز نہ ہوگا بخلاف تین کے سفر والی حدیث کے کیونکہ وہ ہر حال مین واجب العمل ہے خواہ متقدم ہو یا متاخر اس لئے کہ ان دونون حدیثون سے جو کچہہ ثابت ہوتا ہے وہ اس کے مفہوم مین داخل ہے اون دونون حدیثون پر عمل کرنا اوس وقت واجب ہوسکتا ہے کہ ان کا متاخر ہونا ثابت ہو جائے پس جس حدیث پر ہر حال مین عمل کرنا واجب ہی وہ اوس حدیث سے اولی و اقدم ہے جو ہر حال مین واجب العمل نہین پس اس بیان سے ثابت ہوا کہ جب حج کا راستہ تین دن یا تین دن سے زیادہ ہو تو عورت کے لئے بغیر ذی محرم کے حج کرنا جائز نہین پس جس عورت کا ذی محرم نہ ہو اور حج کا راستہ تین دن یا تین دن سے زیادہ مسافت پر ہو تو وہ ادای حج پر قدرت نہین رکہتی لہذا حج اوس پر واجب نہین اور ایک گروہ کا قول ہے کہ بغیر

۱۹ ذی محرم کے سفر کرنے مین عورت کیلئے کوئی حرج نہین **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَ يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْهَا تَقُولُ فِي الْمَرْأَةِ تَحُجُّ وَلَيْسَ مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ فَقَالَتْ مَا لِكُلِّهِنَّ ذُو مَحْرَمٍ

ترجمہ اونہون نے احتجاج اس حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ عمرہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ آپ اوس عورت کی بابت جو ذی محرم نہ رکہتی ہو اور اوس کا ارادہ حج کا ہو فرمایا کرتی تہین کہ اون سب کے (یعنے ازواج مطہرات) کے لئے ہی کوئی محرم موجود

۲۰ نہ تہا **حَدَّثَنَا** رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أُخْبِرَتْ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُفْتِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْلُحُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَتْ مَا لِكُلِّهِنَّ ذُو

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے وہ روایت کرتے ہین لیث سے اون سے حدیث بیان کی ابن شہاب نے وہ روایت ہین عمرہ سے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا　کو خبر دی گئی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ فتوی دیتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کیلئے جائز نہین کہ بغیر ذی محرم کے سفر کرے تو آپنے فرمایا کہ اون سب کے لئے ہی کوئی ذی محرم نہ تہا **فَإِنَّ** الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ تَوَاتَرَتْ بِهِ الْآثَارُ الَّتِي قَدْ ذَكَرْنَاهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ حُجَّةٌ عَلَى كُلِّ مَنْ خَالَفَهَا **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ إِنَّ الْحَجَّ لَمْ يَدْخُلْ فِي السَّفَرِ الَّذِي نَهَى عَنْهُ فِي تِلْكَ الْآثَارِ فَالْحُجَّةُ عَلَى ذٰلِكَ الْقَائِلِ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ إِذْ يَقُولُ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَحُجَّ بِامْرَأَتِي وَقَدِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ احْجُجْ بِامْرَأَتِكَ **فَدَلَّ** ذٰلِكَ عَلَى أَنَّهَا لَا يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَحُجَّ إِلَّا بِهِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَاجَتُهَا إِلَيْكَ لِأَنَّهَا تَخْرُجُ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَأَنْتَ فَامْضِ لِوَجْهِكَ فِيمَا اكْتُتِبْتَ **فَفِي** تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أن يأمره بذلك وأمره أن يحجها دليل على أنها لا يصلح لها الحج إلا به **وقل** قال قائل قد رويتم عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تسافر امرأة مسيرة ثلاثة أيام إلا مع ذي محرم وقد روي عنه من قوله عن النبي صلى الله عليه وسلم خلاف ذلك **ترجمہ** تو اسکا جواب دیا جائیگا کہ وہ آیا ہو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے تبواتر روایت کئے گئے ہیں اس حدیث کی نسبت ... ہیں لہذا اون سے اختلاف کیا ... اگر کوئی ... کہ حج کا سفر اس ہی مین داخل نہ ہوتو اس کا جواب یا جائیگا کہ حدیث ابن عباس جو شروع باب مین مذکور ہو چکی ہے اوس میں ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں بیان فرمایا کہ کوئی عورت بغیر ذی محرم کے سفر نکرے تو ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ مین معہ اپنی بیوی کے حج بیت اللہ کرونگا لیکن میرا نام فلان فلاں لڑائی میں لکھا جا چکا فرمایا ہیتک تم اپنی بیوی کو ساتھ لیجاکر حج کرو پس کہ عورت کو بغیر ذی محرم کے حج کرنا جائز نہیں ورنہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اس شخص سے فرماتے کہ تمہارے جانیکی ضرورت نہیں تمہاری بیوی مسلمانون کے ساتھہ جاکر حج کر آئیگی تم اپنے کام میں مصروف ہو جبکہ یہ گئی ہو بعض معترضین ایک اعتراض یہ کرتے ہین کہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کیا گیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی عورت تین دن کا سفر بغیر کسی ذی محرم کے نکرے باوجود اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے ... روایت کیا گیا ہے **فذکر** ما حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا عبد الله بن صالح قال ثنا بكر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بكير أن نافعا حدثه أنه كان يسافر مع ابن عمر موالیات له ليس معهن ذو محرم **ترجمہ** جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر جو بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بکر بن مضر نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن الحارث سے وہ بکیر سے اون سے حدیث بیان کی نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کے ساتھہ آپکی کئی ایک کنیزیں سفر کرتی تہین اور اون کے ساتھہ کوئی ذی محرم نہین ہوتا تھا **قيل** له ما هذا بمخالف لما روينا عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم لأنا لم نرو عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم نهيا أن تسافر المرأة سفرا أي سفر كان إلا مع ذي محرم وإنما روينا عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى أن تسافر المرأة سفرا ثلاثة أيام إلا مع ذي محرم فكان ذلك نهيا لها عن السفر الذي مقداره مسافته الثلاث إلا مع محرم وفيما هو أقل منه مسافة بغير محرم فقد يجوز أن يكون السفر الذي كان يسافره معه هؤلاء الموائيات بغير محرم هو السفر الذي لم يدخل فيما نهى عنه مما روينا عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم **واحتج** آخرون في إباحة السفر للمرأة بغير محرم بما روي عن عائشة أنها كانت تسافر بغير محرم **ترجمہ** تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ یہ اوس حدیث کے خلاف نہیں ہے جو ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ کوئی عورت تین دن کا سفر بغیر کسی ذی محرم کے نکرے کیونکہ اس حدیث مین ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے عورت کے سفر کے متعلق مطلق نہی تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی نہین ہے کہ کوئی سفر ہی عورت کے لئے بغیر ذی محرم کو جائز نہیں بلکہ تین دن مسافت کی سفر کو ساتھہ بغیر ذی محرم کے عورت کو سفر کی ممانعت روایت کی ہے پس اس تعبیر سے خود ظاہر ہے کہ تین دن سے کم کا سفر عورت کے لئے بغیر ذی محرم کے جائز ہے اور وہ جو اہی ہم نے ایک قول نقل کیا تھا کہ ایک گروہ کا قول ہے کہ عورت کیلئے بغیر ذی محرم کے سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں سوا وہ لوگوں نے اوس روایت سے بہی استدلال کیا ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ بغیر ذی محرم کے سفر کیا کرتی تہین **فحدثني** بعض أصحابنا عن محمد بن مقاتل الرازي قال أنا حكام الرازي قال سألت أبا حنيفة رحمه الله هل تسافر المرأة بغير محرم

فقال لا نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تسافر امرأة مسيرة ثلاثة ايام فصاعدا الا ومعها زوجها او ابوها او ذو رحم منها قال حكام فسألت العرزمي فقال لا بأس بذلك حدثني عطاء ان عائشة كانت تسافر بلا محرم قال فاتيت ابا حنيفة فاخبرته بذلك فقال ابو حنيفة لم يدر العرزمي ما روى كان الناس لعائشة محرما فمع ايهم سافرت فقد سافرت مع محرم وليس الناس لغيرها من النساء كذلك **ترجمہ** سو حدیث بیان کی ہم سے ہمارے بعض اصحاب نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن مقاتل الرازی سے کہا مجھے اس روایت کا علم نہین مگر بروایت حکام الرازی کہا مین نے ابو حنیفہ سے دریافت کیا کہ عورت بغیر ذی محرم کے سفر کرسکتی ہے فرمایا نہین کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی عورت تین دن یا تین دن سے زیادہ کا سفر کرے مگر یہ کہ اوسکا شوہر یا اوس کا باپ یا کوئی اور ذی محرم اوس کے ساتھ ہو ابو عبد الرحمن حکام الرازی بیان کرتے ہین کہ پھر مین نے محمد بن عبید اللہ العرزمی سے دریافت کیا تو اونھون نے کہا کہ کوئی حرج نہین کیونکہ حدیث بیان کی مجھ سے عطا نے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا بغیر ذی محرم کے سفر کیا کرتی تہین حکام الرازی بیان کرتے ہین کہ مین ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی خدمت مین آیا اور آپ کو اس کی خبر کی فرمایا عرزمی اس روایت کے ساتھ یہ نہ سمجھ سکے کہ تمام مسلمان ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے بمنزلہ ذی محرم کے تہے سو وہ جس کے ساتھ چاہین سفر کرسکتی تہین بخلاف اور عورتون کے کہ سب مسلمان اون کے بمنزلہ ذی رحم کے نہین ہوسکتے **وكل** الذي ثبتنا في هذا الباب من منع المرأة من السفر مسيرة ثلاثة ايام الا مع محرم ومن اباحة ما دون ذلك لها من السفر بغير محرم ومن ان المرأة لا يجب عليها فرض الحج الا بوجودها المحرم مع وجود سائر السبيل الذي يجب بوجودها فرض الحج قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى **ترجمہ** اور یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا کہ عورت کے لئے تین دن یا تین دن سے زیادہ کا سفر بغیر ذی محرم کے جائز نہین اور اس سے کم کا سفر عورتون کے لئے بغیر ذی محرم کے جائز ہے اور کہ جب حج کے درمیان تین دن یا تین دن سے زیادہ کا راستہ ہو اور عورت ذی محرم نہ رکہتی ہو تو اوس پر حج فرض نہین کیونکہ بغیر ذی محرم کے وہ حج پر قدرت نہین رکہتی یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب المواقيت التي لا ينبغي لمن اراد الاحرام ان يتجاوزها الا محرما

اون مقامات کے بیان جہان سے احرام باندھا جاتا ہے اور جہان سے حاجیون کیلئے بدون احرام باندھے آگے بڑھنا جائز نہین۔

حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو حذيفة قال ثنا سفيان عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رض قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل نجد قرنا ولاهل اليمن يلملم ولم اسمعه منه **قيل** له فالعراق قال لم يكن يومئذ عراق **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذا الحلیفہ اہل شام کے لئے جحفہ اہل نجد کیلئے قرن اور اہل یمن کے لئے یلملم میقات مقرر کیا عبد اللہ بن عمر رض فرماتے ہین کہ خود مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین سنی اس کے بعد عبد اللہ بن عمر رض سے پوچھا گیا کہ اور اہل عراق تو فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین عراق فتح ہی نہوا تہا۔

۵۲ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر بن عبد الحمید وہ روایت کرتے ہین صدقہ بن یسار سے کہا سُنی مین ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہا سے پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ اَهْلَ الْعِرَاقِ لَا وَقْتَ لَهُمْ فِي الْاِحْرَامِ كَوَقْتِ سَائِرِ الْبُلْدَانِ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا كَذٰلِكَ سَائِرُ الْاَحَادِيْثِ الْاُخَرِ الْمَرْوِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِكْرِ مَوَاقِيْتِ الْاِحْرَامِ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْهَا لِلْعِرَاقِ ذِكْرٌ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ اہل عراق کیلیے کوئی خاص میقات مقرر نہین جیسا کہ اور شہرون کے باشندون کے لئے مقرر کیا گیا ہے او احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے اور ماسوای اس کے اون احادیث سے جو مواقیت کے متعلق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہین اور جن مین اہل عراق کا ذکر نہین ہے

۵۳ ثُمَّ ذَكَرُوْا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَرَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ ثُمَّ قَالَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ مَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ اَهْلُهُ دُوْنَ الْمِيْقَاتِ فَمِنْ حَيْثُ يُنْشِئُ حَتّٰى يَاْتِيَ ذٰلِكَ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ ترجمہ اور وہ یہہ حدیثین ہین حدیث بیان کی ہم سے یونس و ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن طاوس سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذا الحلیفہ اہل شام کیلیے جحفہ اہل نجد کے لئے قرن اور اہل یمن کے لئے یلملم میقات مقرر کیا پھر فرمایا کہ یہ اون لوگون کیلیے مواقیت ہین اور اون لوگون کیلیے بھی جو اون سے گذرین خواہ دوسرے شہرون کے رہنے والے ہون سو جن لوگون کی میقات نہ ہو وہ جس میقات سے چاہین احرام باندہکر مکہ مین داخل ہون

۵۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ قَالَ سَاَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ عَنِ امْرَاَةٍ حَاجَّةٍ مَرَّتْ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَتَتْ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهَا يُجْزِئُهَا لَوْ تَقَدَّمَتْ اِلَى الْجُحْفَةِ فَاَحْرَمَتْ مِنْهَا فَقَالَ عَمْرٌو وَيَعْمَدُ ثَنَا طَاؤُسٌ وَلَا تَحْسَبَنَّ فِيْنَا اَصْدَقَ لَهْجَةً مِنْ طَاؤُسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِهِ فَمَنْ كَانَ اَهْلُهُ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے کثیر بن ہشام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن برقان نے کہا مین نے عمرو بن دینار سے اوس عورت کے متعلق مسلہ دریافت کیا جو حج کا ارادہ رکہتی ہو اور مدینہ پر سے گذرتی ہوی ذا الحلیفہ پہنچے اور حائضہ ہو تو کیا وہ جحفہ پہنچکر احرام باندہ سکتی ہے تو اونہون نے فرمایا ہان اور کہا حدیث بیان کی ہم سے طاوس نے اور تم جان لو کہ وہ ہم سب مین اصدق الحدیث تھے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے پہر مثل حدیث سابق کے ذکر کی بجز اس کے کہ اخیر کا فقرہ فمن کان اہلہ الی آخر الحدیث بیان نہین کیا قَالُوْا فَلِذٰلِكَ اَهْلُ الْعِرَاقِ مَا اَتَوْا عَلَيْهِ مِنْ هٰذِهِ الْمَوَاقِيْتِ فَهُوَ وَقْتٌ لَهُمْ وَمَا سِوَاهَا فَلَيْسَ بِوَقْتٍ لَهُمْ ترجمہ پس قائلین قول اول بیان کرتے ہین کہ یہی حکم اہل عراق کا ہے کہ وہ جس میقات پر سے گذرین وہین سے احرام باندہ سکتے ہین کیونکہ ان کا میقات یہی ہے

۵۵ وَذَكَرُوْا فِي ذٰلِكَ اَيْضًا

مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ **ترجمہ** ماسوای انکے قائلین قول اول ان حدیثوں سے ہی احتجاج کرتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن سے احرام باندھا کریں عبد اللہ بن عمر رض فرماتے ہیں کہ اور مجھے حدیث پہنچی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۵۶ کہ اہل یمن یلملم سے احرام باندہیں **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رض يَقُوْلُ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن دینار سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رض سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سفیان (اپنی حدیث میں) عبد اللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ ابن عمر رض کو اس طرح بیان کرتے سنا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذی الحلیفہ اہل شام کے لئے جحفہ اہل نجد کیلئے

۵۷ قرن اور اہل یمن کیلئے یلملم میقات مقرر کیا **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے انہیں خبر دی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رض سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا إِنَّ مِيْقَاتَ أَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتُ عِرْقٍ وَقَّتَ ذٰلِكَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَقَّتَ سَائِرَ الْمَوَاقِيْتِ لِأَهْلِهَا **ترجمہ** اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اہل عراق کا میقات ذات عرق ہے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے جیسا کہ باقی میقات

۵۸ **وَذَكَرُوْا** فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْقُطْرُبُّلِيُّ وَهِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ الْمَدَائِنِيُّ قَالَا ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ أَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن علی بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن یزید القطربلی اور ہشام بن بہرام المدائنی نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معافی بن عمران نے وہ روایت کرتے ہیں افلح بن حمید سے وہ قاسم سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذی الحلیفہ اہل شام ومصر کیلئے جحفہ اہل عراق کیلئے ذات عرق اور اہل یمن کیلئے یلملم میقات مقرر کیا **حَدَّثَنَا**

۵۹ مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رض أَنَّهُ سَمِعَهُ يُسْأَلُ

عَنِ الْمَوَاقِيْتِ فَقَالَ سَمِعْتُ ثُمَّ انْتَهٰى اَرَاهُ يُرِيْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيْقِ
الْاٰخَرِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن الہیثم نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج
اور ابو الزبیر نے وہ روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ آپ سے احرام باندھنے کے متعلق دریافت کیا گیا
فرمایا ہاں صاف میں نے سنا ہے یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اہل مدینہ ذی الحلیفہ سے احرام باندھیں اور دوسرے
راستہ والے جحفہ سے اور اہل عراق ذات عرق سے اہل نجد قرن سے اور اہل یمن یلملم سے حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ۵۱۰
بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ هُوَ ابْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رضی قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص غیاث نے وہ
روایت کرتے ہیں حجاج سے وہ عطا سے وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
نے اہل مدینہ کیلئے ذی الحلیفہ اہل شام کے لئے جحفہ اہل یمن کے لئے یلملم اور اہل عراق کیلئے ذات عرق میقات مقرر کیا
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ ۵۱۱
حَدَّثَنِيْ هِلَالُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ
ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْبَصْرَةِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِاَهْلِ الْمَدَائِنِ الْعَقِيْقَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
یحییٰ بن عثمان اور علی بن عبد الرحمن نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا خبر دی مجھکو
ابراہیم بن سوید نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ہلال بن زید نے کہا خبر دی مجھکو انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کیلئے ذی الحلیفہ اہل شام کیلئے جحفہ اہل بصرہ کے لئے ذات عرق اور اہل مدائن
کے لئے عقیق میقات مقرر کیا۔ (عقیق ذات عرق کے قریب ایک مقام کا نام ہے) فَقَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ مِنْ وَقْتِ اَهْلِ الْعِرَاقِ كَمَا ثَبَتَ مِنْ وَقْتِ مَنْ سِوَاهُمْ بِالْاٰثَارِ الَّتِيْ قَدَّمْنَا
ترجمہ پس ان آثار سے ثابت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کے لئے ذات عرق میقات مقرر کیا
جسطرح اور شہر والوں کیلئے دیگر مواقیت مقرر فرمائی بجز اسکے کہ پہلی فصل کے آثار میں اس کا ذکر نہیں وَهٰذَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَوْقِيْتِهِ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ
قَبْلَ هٰذَا ثُمَّ قَدْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ ۵۱۲
قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِاَهْلِ الطَّائِفِ
قَرْنًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ النَّاسُ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ ذَاتَ عِرْقٍ ترجمہ ماسوی اس کے اس باب کی پہلی حدیث عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی گئی ہے جس میں اہل عراق کی میقات کا ذکر نہیں باوجود اس کے رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اہل عراق کی میقات کے متعلق آپ سے روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے احمد بن
داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث بیان کی

ہم سے جعفر بن برقان نے وہ روایت کرتے ہین میمون بن مہران سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ نبی کریم صلے
اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذو الحلیفہ اہل شام کے لئے جحفہ اہل یمن کے لیے یلملم اور اہل طائف کیلئے قرن میقات
مقرر کیا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہین کہ لوگ کہتے ہین اہل مشرق کے لیے ذات عرق میقات ہی
فھذا ابن عمر یخبر ان الناس قد قالوا ذلک ولا یریدا بن عمر من الناس الا اھل الحجۃ والعلم بالسنۃ و
محال ان یکونوا قالوا ذلک بارائھم لان ھذا لیس مما یقال من جھۃ الرای ولکنھم قالوا ذلک بما اوقفھم علیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **فقال** قائل وکیف یجوز ان یکون النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاھل
العراق یومئذ ما وقت والعراق انما کانت بعدہ **قیل** لہ کما وقت لاھل الشام ما وقت والشام انما
فتحت بعدہ فان کان یرید بما وقت لاھل الشام من کان فی الناحیۃ التی افتتحت حینئذ من قبل الشام
فکذلک یرید بما وقت لاھل العراق من کان فی الناحیۃ التی افتتحت حینئذ من قبل العراق مثل جبل طی
ونواحیھا وان کان ما وقت لاھل الشام انما ھو لما علم بالوحی ان الشام ستکون دار الاسلام فکذلک
ما وقت لاھل العراق انما ھو لما علم بالوحی ان العراق ستکون دار اسلام وقد کان صلی اللہ علیہ
وسلم ذکر ما سیفعلہ اھل العراق فی زکواتھم مع ذکرہ ما سیفعلہ اھل الشام فی زکواتھم **ترجمہ** پس
ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما خبر دیتے ہیں کہ لوگ کہتے تہے کہ اہل مشرق کے لیے ذات عرق میقات ہے اور ظاہر ہے کہ ابن عمر رضی
اللہ تعالے عنہما کے اس قول مین لوگون سے اہل علم اور عالمان بالسنۃ مراد ہین اور نا ممکن ہے کہ یہہ لوگ اپنی رائے سے یہہ کہتے
ہون کیونکہ یہہ حدود و احکام شرعیہ ہین جو رائے سے نہین بلکہ حکم شرع سے دریافت کیے جاتے ہین پس ضرور ہے کہ یہہ ان
لوگوں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قول سے معلوم کیا ہوگا اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ یہہ کیونکر ممکن ہے کہ
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کا میقات مقرر کیا حالانکہ آپکے عہد مبارک مین عراق فتح نہین ہوا تہا تو اس
جواب مین کہا جائیگا کہ آخر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل شام کا میقات بہی مقرر فرمایا ہے اور شام بہی آپکے بعد ہی
فتح ہوا ہے اب اگر آپ نے اہل شام کا میقات اسلیے مقرر فرمایا کہ آپکی غرض اس توقیت سے اس ناحیہ کے مسلمان ہون گے
جو آپکے عہد مبارک مین قبول اسلام کر چکے تہے تو یہی اہل عراق کی توقیت کے متعلق بہی کہا جا سکتا ہے کہ اس توقیت سے
بہی آپکی غرض اس ناحیہ کے مسلمان ہونگے اور اگر اہل شام کا میقات مقرر کرنیکی وجہہ یہہ تہی کہ اللہ تعالے نے آپکو بذریعہ وحی
معلوم کرا دیا تہا کہ ملک شام آپکے بعد فتح ہوگا تو یہی وجہہ اہل عراق کا میقات مقرر کرنیکی بہی ہو سکتی ہے کہ عراق کے متعلق
بہی اللہ تعالے نے آپکو بذریعہ وحی معلوم کرا دیا تہا کہ عراق بہی آپکے بعد فتح ہوگا ما سوا اس کے رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم نے اہل شام اور اہل عراق کے متعلق یہہ بہی خبر دی تہی کہ وہ زکوۃ مقررہ کے ادا کرنے میں رکاوٹ کرین گے جیسا کہ
۳۱۵ اس حدیث مین مذکور ہے **حدثنا** علی بن عبد العزیز البغدادی قال ثنا احمد بن یونس ح وحدثنا ابن ابی داؤد
قال ثنا الوھبی ح وحدثنا فھد قال ثنا ابو غسان قالوا ثنا زھیر بن معاویۃ عن سھیل ابن ابی صالح عن ابیہ عن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منعت العراق قفیزھا ودرھمھا ومنعت الشام مدیھا ودینارھا و
منعت مصر اردبھا ودینارھا وعدتم من حیث بداتم وعدتم من حیث بداتم وعدتم من حیث بداتم یشھد علی ذلک لحم
ابی ھریرۃ ودمہ یرید بعضھم علی بعض فی قصۃ الحدیث **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد العزیز البغدادی

نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وحاظی نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے ان دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زبیر بن معاویہ نے وہ روایت کرتے ہین سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے والد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عراق قفیز و درہم ادا کرنے سے رو کے گا شام مد دینار ادا کرنے سے اور مصر اردب دینار کو گا اور تم لوٹو گے جس طرح تم نے شروع کیا تین دفعہ فرمایا سو اس پر ابوہریرہ کا گوشت و پوست دونوں کا خون رنا ہے دوسرے راوی اس حدیث کو کچھ کمی بیشی کے ساتھ بیان کرتے ہین **فھٰذا** رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَکَرَ مَا سَیَفْعَلُہٗ اَھْلُ الْعِرَاقِ مِنْ مَنْعِ الزَّکٰوۃِ قَبْلَ اَنْ تَکُوْنَ عِرَاقٌ وَذَکَرَ مِثْلَ ذٰلِکَ فِیْ اَھْلِ الشَّامِ وَاَھْلِ مِصْرَ قَبْلَ اَنْ یَّکُوْنَ الشَّامُ وَمِصْرُ لِمَا اَعْلَمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ کَوْنِھِمَا مِنْ غَیْرِہٖ وَکَذٰلِکَ مَا ذَکَرَہٗ مِنَ التَّوْقِیْتِ لِاَھْلِ الْعِرَاقِ مَعَ ذِکْرِہِ التَّوْقِیْتَ لِغَیْرِھِمُ الْمَذْکُوْرِیْنَ هٰؤُلَاءِ اَخْبَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَّہٗ سَیَکُوْنُ مِنْ بَعْدِہٖ وَھٰذَا الَّذِیْ ذَکَرْنَاہُ مِنْ تَثْبِیْتِ ھٰذِہِ الْمَوَاقِیْتِ الَّتِیْ وَصَفْنَاھَا لِاَھْلِ الْعِرَاقِ وَلِمَنْ ذَکَرْنَا مَعَھُمْ قَوْلُ اَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَھُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی -

ترجمہ پس اس حدیث مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے شام و عراق فتح ہونے سے پہلی ہی سے خبر دی تہی کہ یہ لوگ ادائے زکوۃ یا ادائے جزیہ وغیرہ سے انکار کرین گے اور یہ اللہ تعالےٰ نے آپکو بذریعہ وحی معلوم کرا دیا تہا پس اسیطرح اللہ تعالےٰ نے آپ کو توقیت اہل عراق کے متعلق معلوم کرا دیا تہا لہذا جب آپنے دوسرے شہر والون کے مواقیت مقرر فرمائے تو اہل عراق کا میقات بہی مقرر فرمایا یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے -

بَابُ الْاِھْلَالِ مِنْ اَیْنَ یَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ

(ذی الحلیفہ پہنچکر احرام کہان سے باندہنا چاہئے -

٥١ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِذِی الْحُلَیْفَۃِ ثُمَّ اَتٰی بِرَاحِلَتِہٖ فَرَکِبَھَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِہٖ عَلَی الْبَیْدَاءِ اَھَلَّ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ ابوحسان سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ مین نماز پڑہی پہر آپ کی سواری لائی گئی اور آپ اوس پر سوار ہوئے پہر جب آپکی سواری بیدا مین پہنچی تو آپنے احرام باندہا

٥٢ **حَدَّثَنَا** رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ رَکِبَ نَاقَتَہُ الْقَصْوَاءَ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِہٖ عَلَی الْبَیْدَاءِ اَھَلَّ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع مین اپنی اونٹنی پر جس کا نام قصواء تہا سوار ہوئے جب آپکی سواری بیدا مین پہنچی تو آپنے احرام باندہا

٥٣ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو وَھُوَ الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عَطَاءٍ ھُوَ ابْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یُخْبِرُ عَنْ اِھْلَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَۃِ

حِیْنَ اسْتَوَتْ بِہٖ رَاحِلَتُہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ بن میمون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر الاوزاعی نے وہ روایت کرتے ہین عطا بن ابی رباح سے وہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ اونہون نے خبر دی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ذی الحلیفہ پہنچکر احرام اوس وقت باندھا جب آپکی سواری بیدا مین پہنچی **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَاسْتَحَبُّوا الْاِحْرَامَ مِنَ الْبَيْدَاءِ لِاِحْرَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْرَمَ مِنْهَا لَا لِاَنَّهٗ قَصَدَ اَنْ يَكُوْنَ اِحْرَامُهٗ مِنْهَا خَاصَّةً لِفَضْلٍ فِي الْاِحْرَامِ مِنْهَا عَلَى الْاِحْرَامِ مِمَّا سِوَاهَا **وَقَدْ** رَاَيْنَاهُ فَعَلَ اَشْيَاءَ فِيْ حَجَّتِهٖ فِيْ مَوَاضِعَ لَا لِفَضْلٍ قَصَدَهٗ فِيْ تِلْكَ الْمَوَاضِعِ يَفْضُلُ بِهٖ غَيْرَهَا مِنْ سَائِرِ الْمَوَاضِعِ مِنْ ذٰلِكَ نُزُوْلُهٗ بِالْمُحَصَّبِ مِنْ مِنًى فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ سُنَّةٌ وَلٰكِنَّهٗ لِمَعْنًى آخَرَ قَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْهِ فَمِمَّا هُوَ **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ ذی الحلیفہ پہنچکر بیدا سے احرام باندھنا مستحب ہے کیونکہ یہین سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بیدا سے احرام باندھا سو یہہ ضروری نہین کہ آپ کو خاص اس مقام سے احرام باندھنا مقصود تھا باین طور کہ اس مقام سے احرام باندھنا اولی وافضل تھا اور یہہ اس لئے کہ ہم دیکھتے ہین کہ آپ حج کے موقع پر بعض اور امور بھی عمل مین لائے ہین مگر نہ اسلئے کہ اوس سے آپکا مقصود اظہار افضلیت تھا مثلاً منٰے پہنچکر آپ کا محصب مین اوترنا اس لئے نہ تھا کہ محصب مین اوترنا سنن حج سے ہی چنانچہ اس کی وجہ مختلف طور سے روایت کی گئی ہے **فَرُوِيَ** عَنْ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لَهٗ اِنَّمَا كَانَ مَنْزِلًا نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ كَانَ اَسْمَحَ لِلْخُرُوْجِ وَلَمْ يَكُنْ عُرْوَةُ يُحَصِّبُ وَلَا اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ رض **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو انس بن عیاض نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم محصب مین اس لئے اوترے تہے کہ وہان سے روانگی بسہولت ممکن تہی اور عروہ اور اسماء بنت ابی بکر تحصیب نہین کرتے تہے (تحصیب محصب مین تہوڑی دیر ٹہرنے سے عبارت ہے) **وَرُوِيَ** عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَضْرِبَ لَهُ الْخَيْمَةَ وَلَمْ يَاْمُرْنِيْ بِمَكَانٍ بِعَيْنِهٖ فَضَرَبْتُهَا بِالْمُحَصَّبِ **ترجمہ** اور ابو رافع سے روایت کیا گیا ہے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے خیمہ گاڑنے کا حکم کیا بلا اس کے کہ کوئی جگہ تعین فرمائی ہو اس لئے مین نے آپکا خیمہ محصب مین گاڑا **حَدَّثَنَا** بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ **ترجمہ** چنانچہ بیان کی ہم سے یہہ حدیث ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحق بن ابی اسمعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین صالح بن کیسان سے وہ سلیمان بن یسار سے وہ ابو رافع سے **وَرُوِيَ** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ يَعْنِيْ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اِنَّمَا كَانَتِ الْمُحَصَّبُ لِاَنَّ الْعَرَبَ كَانَتْ تَخَافُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَرْتَادُوْنَ فَيَخْرُجُوْنَ جَمِيْعًا فَجَرَى النَّاسُ عَلَيْهَا **ترجمہ** اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین شعبہ مولی ابن عباس رض سے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ تحصیب زمانہ سابق مین تہی اس لئے

کہ قبائل عرب ایک دوسرے سے خائف رہتے تھے اور اس لئے بوجہ خوف کے اکٹھے ہو کر روانہ ہوتے تھے یہی طریقہ لوگوں کے درمیان
جاری ہو گیا حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَی التَّوْاَمَۃِ
۵۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ کَانَتْ تَمِیْمٌ وَرَبِیْعَۃُ یَخَافُ بَعْضُھَا بَعْضًا ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے ربیع
المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے
ہیں صالح مولی التوأمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے کہ ان کی
۵۸ روایت میں ہے کہ بنی تمیم اور ربیعہ ایک دوسرے سے خائف رہتے تھے حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا
سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَیْسَ الْمُحَصَّبُ بِشَیْءٍ اِنَّمَا ھُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے وہ عطا سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا کہ تحصیب
سنن حج سے نہیں ہے بلکہ وہ ایک منزل ہے جہاں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اترے تھے فَلَمَّا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ حَصَّبَ وَلَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ التَّحْصِیْبُ لِاَنَّہٗ سُنَّۃٌ فَکَذٰلِکَ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ اَحْرَمَ حِیْنَ صَارَ
عَلَی الْبَیْدَاءِ لَا لِاَنَّ ذٰلِکَ سُنَّۃٌ وَقَدْ اَنْکَرَ قَوْمٌ اَنْ یَکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْرَمَ مِنَ الْبَیْدَاءِ وَقَالُوْا
مَا اَحْرَمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ وَرَوَوْا ذٰلِکَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ترجمہ جس طرح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تحصیب کی مگر
نہ اس لئے کہ وہ سنن حج سے تھی پس اسیطرح جائز ہے کہ آپ نے بیداء سے احرام باندھا مگر نہ اس لئے کہ وہ سنن احرام سے
تھا بلکہ امر اتفاقی تھا اور ایک گروہ نے تو اس سے انکار کیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بیداء سے احرام
نہیں باندھا بلکہ مسجد ذی الحلیفہ سے باندھا تھا جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کیا گیا ہے (اس انکار کی
۵۹ وجہ آخر باب میں آگے مذکور ہے) حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِکٍ
عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَۃَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ بَیْدَاؤُکُمْ ھٰذِہِ الَّتِیْ تَکْذِبُوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِیْھَا مَا اَھَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ یَعْنِیْ مَسْجِدَ ذِی الْحُلَیْفَۃِ ترجمہ حدیث بیان
کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ مسلمہ نے کہا پڑہی میں نے مالک پر وہ روایت کرتے ہیں موسی
بن عقبہ سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے کہ اونہوں نے فرمایا کہ تم لوگ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتے
ہو کہ آپ نے احرام بیداء سے باندھا تھا حالانکہ آپ نے احرام مسجد سے باندھا تھا یعنے مسجد ذی الحلیفہ سے۔
۶۰ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا اَخْبَرَہٗ عَنْ مُوْسٰی فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اونہیں خبر دی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں موسی بن عقبہ سے پھر اون کی اسناد سے مثل
۶۱ حدیث سابق کے ذکر کی حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ قَالَ ثَنَا وُھَیْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوْسٰی فَذَکَرَ
بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے وہیب بن خالد نے وہ روایت کرتے ہیں موسےٰ سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی۔
۶۲ وَذَکَرُوْا فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مَکِّیُّ
قَالُوْا اِنَّمَا کَانَ ذٰلِکَ بَعْدَ مَا رَکِبَ رَاحِلَتَہٗ
بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً ترجمہ اس کے بعد ان لوگوں کا بیان ہے کہ اور آپ نے مسجد ذی الحلیفہ سے سواری پر
سوار ہو کر احرام باندھا تھا جیسا کہ اس حدیث میں مذکور ہے حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا خبر دی مجھکو صالح بن کیسان نے وہ روایت کرتے
ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام اوس وقت باندھا جب آپ سواری
۱۳ہ پر بیٹھ گئے حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُهِلُّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ترجمہ حدیث بیان کی
ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہیں زہری
سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ احرام سواری پر بیٹھکر باندھا کرتے
۱۴ہ تھے اور ابن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ
بِهِ أَهَلَّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے ابن جریج نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن المنکدر نے وہ روایت کرتے ہیں انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا
شب کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ذی الحلیفہ میں صبح تک رہے پھر جب روانہ ہوتے ہوتے سواری پر بیٹھے اور سواری
۱۵ہ کھڑی ہو گئی تب آپ نے احرام باندھا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَزْرَقُ قَالَ ثَنَا عِيسَى
بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم
صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن ابراہیم الازرق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسے بن یونس
نے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن شہاب نے وہ روایت کرتے ہیں انس بن مالک رضی
اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے قَالُوا فَيَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا تَنْبَعِثُ
بِهِ نَاقَتُهُ ترجمہ نیز اون لوگوں کا بیان ہے کہ اور یہ اوس وقت کا ذکر ہے جبکہ آپکی سواری کھڑی ہو گئی وَذَكَرُوا
۱۶ہ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ ترجمہ جیسا کہ اس حدیث میں مذکور ہے حدیث
بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں سعید المقبری سے
وہ عبید بن جریج سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے نہیں
۱۷ہ دیکھا مگر جبکہ آپکی سواری کھڑی ہو گئی حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ
قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن شیبہ نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے علی بن مسہر نے وہ روایت کرتے ہیں عبید اللہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے
فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ذی الحلیفہ میں احرام اوس وقت باندھا جبکہ آپ نے رکاب میں پیر ڈال لئے
اور سواری کھڑی ہو گئی فَلَمَّا اخْتَلَفُوا فِي ذٰلِكَ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ مِنْ أَيْنَ جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ ترجمہ پس جب رسول مقبول

صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے مین اختلاف کیا گیا کہ دراصل آپنے احرام کہان سے باندھا تو ہم نے چاہا کہ اس امر پر
١٨ نظر ڈالین کہ یہہ اختلاف کیونکر پیدا ہوگیا اس کا کوئی سبب ہے یا نہین **فاذا** اسمٰعیل بن اسحٰق بن سهل الكوفي قد حدثنا
إملاءً قال ثنا ابو نعيم قال ثنا عبد السلام بن حرب عن خصيف عن سعيد بن جبير قال قيل لابن عباس
كيف اختلف الناس في إهلال النبي صلى الله عليه وسلم فقالت طائفة أهل في مصلاه وقالت طائفة حين
استوت به راحلته وقالت طائفة حين علا على البيداء فقال سأخبركم عن ذلك أن رسول الله صلى الله
عليه وسلم أهل في مصلاه فشهده قوم فأخبروا بذلك فلما استوت به راحلته أهل فشهده قوم لم يشهدوه
في المرة الأولى فقالوا أهل رسول الله صلى الله عليه وسلم الساعة فأخبروا بذلك فلما علا على البيداء أهل
فشهده قوم لم يشهدوه في المرتين الأوليين فقالوا أهل رسول الله صلى الله عليه وسلم الساعة فأخبروا بذلك
وإنما كان إهلال النبي صلى الله عليه وسلم في مصلاه **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن اسحٰق بن سہل
الکوفی نے بذریعہ املا کے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد السلام بن حرب نے وہ روایت
کرتے ہین خصیف سے وہ سعید بن جبیر سے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا گیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے
احرام مین لوگون نے کیون اختلاف کر رکہا ہے ایک گروہ کہتا ہے کہ آپ نے مصلے پر احرام باندھا ایک کہتا ہے کہ جب آپ کی سواری
کہڑی ہوئی ایک کہتا ہے جب آپکی سواری بیداء مین پہنچی فرمایا مین تمہین اس اختلاف کی وجہہ بتلاتا ہون وہ یہہ کہ اول آپنے
مصلے پر احرام باندھا جن لوگون نے آپ کو اس جگہ احرام باندہتے دیکہا اونہون نے آپکا مصلے سے احرام باندہنا روایت
کیا پہر جب آپکی سواری کہڑی ہوئی تب ہی آپ نے احرام باندھا جن لوگون نے آپکو اونٹنی پر احرام باندہتے دیکہا اونہون نے
اونٹنی کے اوپر احرام باندہنا روایت کیا کیونکہ مصلے پر ان لوگون نے آپ کو احرام باندہتے نہین دیکہا تہا پہر جب آپکی سواری بیداء
مین آئی تو آپ نے پہر احرام باندھا جن لوگون نے آپ کو اس جگہ احرام باندہتے دیکہا اونہون نے آپ کا اس جگہ احرام باندہنا
روایت کیا اور اصل مین آپ نے احرام مصلے پر ہی باندھا تہا۔ (بیداء ذی الحلیفہ کے میدان کا نام ہے) **فبين** عبد الله
بن عباس رضي الله عنه الوجه الذي منه جاء اختلافهم وأن إهلال النبي صلى الله عليه وسلم الذي ابتدأ الحج ودخل به فيه
كان في مصلاه **فبهذا** نأخذ ينبغي للرجل إذا أراد الإحرام أن يصلي ركعتين ثم يحرم في دبرهما كما فعل رسول
الله صلى الله عليه وسلم وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى **وقد** روي عن الحسن بن
محمد في ذلك شيء مما روي عن ابن عباس **ترجمہ** پس عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے وجہہ اختلاف
بیان کر دی اور بیان کیا کہ اصل مین احرام حج آپنے مصلے پر ہی باندھا تہا اسی حدیث سے ہم اخذ کرتے ہین اور کہتے
ہین جو شخص احرام باندہنے کا ارادہ کرے چاہئے کہ اول دو رکعت نماز پڑہے اور پہر احرام باندہے ایسا ہی رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ماسوای اس کے حسن بن
١٩ محمد سے بھی ایسا ہی روایت کیا گیا ہے جو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مروی ہے **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا
عثمان بن الهيثم قال ثنا ابن جريج قال أخبرني حبيب بن أبي ثابت أنه سمع الحسن بن محمد بن علي يقول كل ذلك
قد فعل النبي صلى الله عليه وسلم قد أهل حين استوت به راحلته وقد أهل حين جاء البيداء **ترجمہ** حدیث بیان
٢٠ کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن الہیثم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا خبر دی

مجھکو حبیب بن ابی ثابت نے اونہوں نے سُنی حسن بن محمد بن علی سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تینوں جگہ احرام باندھا یعنے تلبیہ کہا ذی الحلیفہ مین پہرجب آپکی سواری کہڑی ہوئی اورجب بیدا مین آپ پونچے۔

بَابُ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ هِيَ

تلبیہ[1] کہنے کے بیان مین

۱ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہین ابان بن تغلب سے وہ ابو اسحٰق سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ باین الفاظ تہا (ترجمہ) حاضر ہون مین تیرے لئے ای پروردگار حاضر ہون حاضر ہون نہیں ہے تیرا کوئی شریک حاضر ہون مین تیری عبادت کے لئے تمام تعریفین تیرے لئے ہین اور تمام نعمتیں تیری ہی عطا کی ہوئی ہین

۲ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض إِنِّي لَأَحْفَظُ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ أَيْضًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن ربیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے وہ روایت کرتے ہین اعمش سے وہ عمارہ سے وہ ابو عطیہ سے کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ مجھے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے الفاظ یاد ہین پہر مثل حدیث سابق کے ذکر کی

۳ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ كَذٰلِكَ وَزَادَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ باین الفاظ تہا اور والملک لا شریک لک زیادہ بیان کیا

۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا أَيُّوبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا خبر دی ہمکو ایوب اور عبید اللہ نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے مثل حدیث سابق کے

۵ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّى فِي حَجَّتِهِ كَذٰلِكَ أَيْضًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمٰعیل المدائنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حج مین باین الفاظ تلبیہ کہا

۶ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ زَبَّارٍ قَالَ ثَنَا شَرْقِيُّ بْنُ قُطَامِيٍّ قَالَ أَنَا أَبُو طَلْقٍ الْعَائِذِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَعْدِيكَرِبَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مُنْذُ قَرِيبٍ وَنَحْنُ إِذَا حَجَجْنَا نَقُولُ ۝ لَبَّيْكَ تَعْظِيمًا إِلَيْكَ عُذْرًا هٰذِي زُبَيْدٌ قَدْ أَتَتْكَ قَسْرًا

[1] لغت میں تلبیہ کے معنے اجابت کے ہیں یعنے کوئی شخص بلائے تو فوراً لبیک جواب دینا

تخدو بہم مضمرات شزرا ۔ یقطعن جیناً وحیاً لا وعزا ۔ قد خلفوا الانداد خلوا صفرا ۔ ونحن الیوم نقول کما علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت وکیف علمکم فذکر التلبیة علی مثل ما فی الحدیث الذی قبل ھذا

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوامیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن زیاد بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شرقی بن قطامی نے کہا خبر دی ہمکو ابوطلق العائذی نے کہا سنی مین نے شراحیل بن القعقاع سے کہتے تھے سنی مین نے عمرو بن معدیکرب سے کہ لوگ حج مین اس طرح کہا کرتے تھے لبیک تعظیما الیک عذرا ۔ ہذہ زبید قد اتتک قسرا ۔ تخدو بہم مضمرات شزرا ۔ یقطعن جینا وحیا لا وعزا ۔ قد خلفوا الانداد خلوا صفرا ۔ اور ہم تلبیہ کہتے تھے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمین تعلیم فرمایا تھا شراحیل بیان کرتے ہین کہ مین نے پوچھا کہ وہ کس طرح تمہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمایا ہے اسکے بعد وہی تلبیہ ذکر کیا جو اس باب کی پہلی حدیث مین مذکور ہے فاجمع المسلمون جمیعا علی انہ ھکذا یلبی بالحج غیر ان قوما قالوا لا باس للرجل ان یزید فیھا من الذکر للہ ما احب وھو قول محمد والثوری والاوزاعی ترجمہ پس مسلمانون کا اس امر پر اتفاق ہے کہ تلبیہ انہین الفاظ کے ساتھ کہنا چاہیے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی بجز اس کے ایک گروہ نے تلبیہ کے ساتھ دوسرے قریب قریب کچھ اور الفاظ

۵۷ کہنا بھی جائز کہا ہے یہی امام محمد سفیان ثوری اور امام اوزاعی رحمہم اللہ کا قول ہے واحتجوا فی ذلک بما حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدی قالا ثنا عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمة قال ابن وھب ان عبد اللہ بن الفضل حدثہ وقال ابو عامر عن عبد اللہ بن الفضل عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی ھریرة رض انہ کان یقول کان من تلبیة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک الہ الحق لبیک

ترجمہ چنانچہ اونہون نے احتجاج اس حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر العقدی نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ نے ابن وہب کہتے ہین کہ اون سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن الفضل نے ابو عامر کہتے ہین کہ مجھے روایت پہنچی ہے عبد اللہ بن الفضل سے وہ روایت کرتے ہین عبد الرحمن بن الاعرج سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ آپ کہا کرتے تھے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ مین یہ

۵۸ الفاظ بھی تھے لبیک الہ الحق لبیک وذکروا فی ذلک ایضا عن ابن عمر ما حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب ان مالکا اخبرہ ح وحدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال انا ایوب وعبید اللہ قالوا جمیعا عن نافع قال کان ابن عمر یزید فی التلبیة علی التلبیة التی قد ذکرنا ھا عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک لبیک لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل ترجمہ اور اس حدیث سے بھی احتجاج کرتے ہین جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے اونہین خبر دی مالک نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہمکو ایوب اور عبید اللہ نے تینون روایت کرتے ہین نافع سے کہا ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما تلبیہ مین کچھ الفاظ زائد کہا کرتے تھے اور وہ یہ الفاظ ہین لبیک لبیک لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل ۔ قالوا فلا باس ان یزاد فی التلبیة ما ... وخالفہم فی ذلک

آخرون فقالوا لا ینبغی ان یزاد فی التلبیة علی ما قد علمه رسول الله صلی الله علیه وسلم الناس علی ما ذکرنا فی حدیث عمرو بن معدیکرب ثم فعله هو فی الاحادیث الاخر و لم یقل لهم لا تلبوا الا بما علمتکم و هو نا قض عن التلبیة ولا قال له لبیک ما سببت فما هو من جنس هذا ابل علمه کما علم التکبیر فی الصلوٰة فما ینبغی ان یفعل فیها سوی التکبیر فکما لا ینبغی ان تتعدی فی ذلک شیئا مما علمه فکذلک لا ینبغی ان یتعدی فی التلبیة شیئا مما علمه وقد روی مثل هذا عن سعد ترجمہ بس وہ بیان کرتے ہین کہ تلبیہ مین تقریبا اسی قسم کے الفاظ زیادہ کرنے مین کوئی حرج نہین اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اون الفاظ پر جو حدیث عمرو بن معدیکرب مین مذکور ہین کچھہ اور الفاظ نہین بڑھانا چاہئے کیونکہ یہی الفاظ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو سکھلائی اور دوسری حدیثون مین مذکور ہے کہ خود آپ نے بعض اور الفاظ بھی کہے ہین مگر لوگون کو تعلیم نہین فرمائی اور نہ یہی فرمایا کہ جن الفاظ کے ساتھہ چاہو تلبیہ کہہ لیا کرو بلکہ آپ نے صرف اونہین الفاظ کی تعلیم پر اکتفا کی تو یہہ ایسا ہی ہے جس طرح اذان و تکبیر اقامت مین آپ نے خاص الفاظ کی تعلیم پر اکتفا کی پس جس طرح اذان و اقامت وغیرہ مین کچھہ الفاظ زیادہ کرنا جائز نہین اسیطرح تلبیہ مین بھی ایسا ہی سعد بن وقاص رضی اللہ تعالے عنہ

۵۹ سے روایت کیا گیا ہے حدثنا ابن ابی داود قال ثنا اصبغ بن الفرج قال ثنا عبد العزیز بن محمد الدراوردی عن محمد بن عجلان عن عبد الله بن ابی سلمة عن عامر بن سعد عن ابیه انه سمع رجلا یلبی یقول لبیک ذا المعارج لبیک قال سعد ما هکذا کنا نلبی علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اصبغ بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن محمد دراوردی نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن عجلان سے وہ عبد اللہ بن ابی سلمہ سے وہ عامر بن سعد سے وہ اپنے والد سے کہ انہون نے ایک شخص کو تلبیہ مین لبیک ذا المعارج لبیک کہتے ہوئے سنا تو فرمایا ہم لوگ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین تلبیہ اس طرح نہین کہتے تھے فهذا سعد قد کره الزیادة علی ما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم علمهم من التلبیة فبهذا ناخذ ترجمہ پس سعد بن وقاص رضی اللہ تعالے عنہ نے بھی تلبیہ مین کچھہ اور الفاظ پڑھنا مکروہ جانا اسی کو ہم اخذ کرتے ہین ۔

باب التطیب عند الاحرام

احرام باندہتے وقت خوشبو لگانے کے بیان مین

۶۰ حدثنا ابو بکرة بکار بن قتیبة قال ثنا وهب بن جریر قال ثنا ابی قال سمعت قیس بن سعد یحدث عن عطاء عن صفوان بن یعلی بن امیة عن ابیه ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم بالجعرانة وعلیه جبة صوف وهو مصفر لحیته و رأسه فقال یا رسول الله انی قد احرمت و انا کما تری فقال انزع عنک الجبة واغسل عنک الصفرة وما کنت صانعا فی حجک فاصنعه فی عمرتک ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ بکار بن قتیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے کہا سنی مین نے قیس بن سعد سے وہ روایت کرتے ہین عطا سے وہ صفوان بن یعلے بن امیہ سے وہ اپنے والد سے

کہ ایک شخص بمقام جعرانہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اس کے جسم پر صوف کا جبہ تھا اور داڑھی زرد تھی
فرمایا یہ جبہ جو پہنے ہوا تاردو اور داڑھی دھو ڈالو باقی جو کچھ حج مین کرنیوالے ہو عمرہ مین کرو **فذھب** قوم الی
ھذا الحدیث فکرھوا بہ التطیب عند الاحرام وقالوا بما روی عن عمر ابن الخطاب وعثمان بن عفان
ترجمہ پس ایک گروہ اس حدیث کیطرف گیا ہے اور کہا ہے کہ احرام باندہتے وقت خوشبو لگانا جائز نہین ہے
اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے اور اوس حدیث سے جو عمر بن الخطاب اور عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے
۵۲ عنہما سے روایت کی گئی ہے **حدثنا** نصر بن مرزوق قال ثنا الخصیب بن ناصح قال ثنا وھب بن خالد
عن ایوب عن نافع عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب وجد ریح طیب وھو بذی الحلیفۃ فقال ممن ھذہ الریح
الطیبۃ فقال معاویۃ منی فقال عمر منک لعمری فقال معاویۃ لا تعجل علی یا امیر المؤمنین
ان ام حبیبۃ طیبتنی واقسمت علی فقال لہ عمر و انا اقسمت علیک لترجعن الیھا فتغسلہ عندھا فرجع
الیھا فغسلہ فلحق الناس بالطریق **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن خالد نے وہ روایت کرتے ہین ایوب سے وہ نافع سے
وہ ابن عمر سے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو ذی الحلیفہ مین خوشبو معلوم ہوئی پوچھا کس کے پاس سے
خوشبو آرہی ہے معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا میرے پاس سے آپ نے کہا تمہارے پاس سے واللہ تمہارے پاس
سے عرض کیا امیر المؤمنین جلدی نکیجئے میرے جسم پر ام حبیبہ نے خوشبو لگادی ہے اور قسم دلاوی ہے کہ مین اوسی
دہونہ ڈالون فرمایا مین بھی تمہین قسم دلاتا ہون کہ اون کے پاس جاکر اونہین سے دہوکر آؤ چنانچہ اون کے پاس گئے
۵۳ اور اونہین سے خوشبو دہلاکر واپس آئے **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ایوب
فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان ہم سے حجاج نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین ایوب سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی ۔
۵۴ **حدثنا** یونس قال انا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن نافع عن اسلم عن عمر مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان
کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے،
۵۵ وہ اسلم سے وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا شعیب بن
اللیث قال ثنا اللیث عن نافع عن اسلم عن عمر مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے شعیب بن اللیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ اسلم سے
۵۶ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وھب قال ثنا
شعبۃ عن سعد بن ابراھیم عن ابیہ قال کنت مع عثمان بذی الحلیفۃ فرای رجلا یرید ان یحرم وقد
دھن راسہ فامر بہ فغسل راسہ بالطین **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین سعد بن ابراہیم سے وہ اپنے والد سے کہا مین ذی الحلیفہ مین
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتھ تھا کہ ایک شخص کو آپ نے دیکھا کہ احرام باندہتے ہوئے سر مین تیل
ڈال رہا ہے تو آپ نے اوسے حکم کیا کہ مٹی سے سر دھو ڈالے **وخالفھم** فی ذلک آخرون فلم یروا بالتطیب

عند الاحرام بأسا **فقالوا** اما حديث يعلى فلا حجة فيه لمن خالفنا وذلك ان الطيب الذي كان على ذلك الرجل انما كان صفرة وهو خلوق فذلك مكروه للرجل لا للاحرام ولكنه لانه مكروه في نفسه في حال الاحلال وفي حال الاحرام وانما أبيح من الطيب عند الاحرام ما هو حلال في حال الاحلال **وقد** روي عن يعلى ما بين ان ذلك الذي امر النبي صلى الله عليه وسلم ذلك الرجل بغسله كان خلوقا **ترجمہ** اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ حدیث یعلے تو حجت نہیں ہے اس لئے کہ اس شخص نے جو خوشبو ملی تھی وہ زرد رنگ کی تھی سو وہ صرف احرام میں ہی نہیں بلکہ غیر احرام میں بھی مرد کیلئے رنگین خوشبو ناجائز ہے اسلئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو داڑھی دھو ڈالنے کا حکم کیا اب رہی بیرنگ کی خوشبو اور وہ جس طرح غیر احرام میں جائز کی گئی ہے اسیطرح احرام میں بھی ماسوای اس کے یعلے بن امیہ سے روایت کیا گیا ہے کہ یہہ خوشبو جسکے دھونیکا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم فرمایا تھا خلوق تھی (خلوق ایک قسم کی خوشبو ہوتی ہے جو زعفران وغیرہ سے ترکیب دیکر بنائی جاتی ہے —

۵۷ **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا محمد بن المنهال قال ثنا يزيد بن زريع قال ثنا سعيد بن ابي عروبة عن مطر الوراق عن عطاء عن يعلى بن منية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا لبى بعمرة وعليه جبة وشيء من خلوق فامره ان ينزع الجبة ويمسح خلوقه ويصنع في عمرته ما يصنع في حجته **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے وہ روایت کرتے ہیں مطر الوراق سے وہ عطاء سے وہ یعلے بن منیہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عمرہ کا احرام اندھتے دیکہا اور اس کے جسم پر جبہ تہا اور خلوق کی قسم سے خوشبو ملی ہوئی تہی آپ نے حکم کیا کہ جبہ اوتار ڈالے اور خوشبو دہو ڈالے باقی جو کچہہ حج میں کیا کرتا ہے وہی عمرہ میں کرتا رہے

۵۸ **حدثنا** يونس قال ثنا ابن وهب قال حدثني الليث ان عطاء بن ابي رباح حدثه عن يعلى بن منية عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے لیث نے اون سے حدیث بیان کی عطا بن ابی رباح نے وہ روایت کرتے ہیں یعلے بن منیہ سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۵۹ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا حبان بن هلال قال ثنا همام قال ثنا عطاء عن صفوان بن يعلى بن امية عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه غير انه قال واغسل عنك اثر الخلوق او الصفرة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان بن ہلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عطا نے وہ روایت کرتے ہیں صفوان بن یعلے بن امیہ سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے کہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ خلوق یا فرمایا زردی کا اثر دہو ڈالو

۶۰ **حدثنا** صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال انا عبد الملك ومنصور وابن ابي ليلى عن عطاء عن يعلى بن امية ان رجلا جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني احرمت وعلي جبتي هذه وعلى جبتي ردع من خلوق والناس يسخرون مني فاطرق عنه ساعة ثم قال اخلع عنك هذه الجبة واغسل عنك هذا الزعفران واصنع في عمرتك ما كنت صانعا في حجتك **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی

ہمکو عبد الملک اور منصور اور ابن ابی لیلے نے وہ روایت کرتے ہین عطا سے وہ یعلے بن امیہ سے کہ ایک شخص رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے احرام باندھا ہے اور میرے جسم پر جبہ اور یہہ خلوق
کی قسم کی خوشبو ملی ہوئی ہے لوگ دیکھہ دیکھکر مجھہ پر ہنستے ہین آپ تہوڑی دیر سرنگون رہے پہر فرمایا یہہ جبہ اوتار ڈالو
اور زعفران دہوڈالو باقی جو کچھہ حج مین کرسکتے ہو کرو **فبينت** كما ذكرنا هذه الآثار ان ذلك الطيب الذي امره النبي
صلى الله عليه وسلم بغسله كان خلوقا وذلك منهي عنه في حال الاحلال وحال الاحرام فيجوز ان يكون النبي صلى
الله عليه وسلم اراد بامره اياه بغسله لما كان من نهيه ان يتزعفر الرجل لا لانه طيب تطيب به قبل الاحرام
ثم حرم عليه الاحرام **فاما** ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في نهيه الرجال عن التزعفر **ترجمہ**
پس ان آثار سے واضح ہے کہ یہہ خوشبو زعفران کی تہی جسکے دہوڈالنے کا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو
حکم کیا تہا سو زعفران ملنا مرد کیلئے غیر احرام مین بہی نا جائز ہے پس جائز ہے کہ اسی سبب سے رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم نے اس شخص کو خوشبو دہوڈالنے کا حکم کیا کہ زعفران ملنا مرد کیلئے غیر احرام مین بہی جائز نہیں ہے جیسا کہ ان
حدیثون مین وارد ہوا ہے **فان** ابن ابي داود حدثنا قال ثنا ابو معمر قال ثنا عبد الوارث عن عبد العزيز بن ۵۱۱
صهيب عن انس رض قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتزعفر الرجل **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان
کی ہمسے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابو معمر نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبد الوارث نے وہ روایت
کرتے ہین عبد العزیز بن صہیب سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے منع
فرمایا کہ کوئی شخص زعفران ملے **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا مسدد قال ثنا حماد بن زيد عن عبد العزيز بن صهيب ۵۱۲
عن انس رض قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التزعفر للرجال **ترجمہ** حدیث بیان کی ہمسے ابو
بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہین عبد العزیز
بن صہیب سے وہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مردونکو زعفران ملنے سے منع فرمایا
حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد فذكر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہمسے ۵۱۳
محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہمسے حماد نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث
سابق کے بیان کی **حدثنا** يونس قال ثنا ابن وهب عن اسمعيل بن علية قال اراه عن عبد العزيز بن صهيب ۵۱۴
عن انس رض قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم الرجل ان يتزعفر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہمسے یونس نے
کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن وہب نے وہ روایت کرتے ہین اسمعیل بن علیہ سے کہا مجہے یاد پڑتا ہے کہ وہ روایت کرتے
ہین عبد العزیز بن صہیب سے وہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مرد
زعفران ملے **حدثنا** صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم عن عبد العزيز بن صهيب ۵۱۵
عن انس بن مالك رض قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التزعفر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہمسے صالح بن
عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہمسے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ہشیم نے وہ روایت کرتے
ہین عبد العزیز بن صہیب سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے زعفران ملنے
سے منع فرمایا **حدثنا** ابن ابي عمران وابن ابي داود قالا ثنا علي بن الجعد قال انا شعبة قال حدثني اسمعيل ۵۱۶

بن ابراہیم عن عبد العزیز بن صہیب عن انس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التزعفر قال علی ثم ذکر ابن ابی عمران خاصۃ ثم لقیت اسمعیل فسألتہ عن ذلک واخبرتہ ان شعبۃ حدثنا بہ عنہ فقال لی لیس ھکذا احدثتہ انما حدثتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یتزعفر الرجل قال ابن ابی عمران انا ذہب ان التہی الذی کان من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک وقع علی الرجال خاصۃ دون النساء ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران اور ابن ابی داؤد نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن الجعد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے اسمعیل بن ابراہیم نے وہ روایت کرتے ہیں عبد العزیز بن صہیب سے وہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے زعفران ملنے سے منع فرمایا ابن ابی عمران بیان کرتے ہین کہ علی بن الجعد نے بیان کیا کہ جب میری اسمعیل بن ابراہیم سے ملاقات ہوئی تو مین نے اون سے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے الی آخر الحدیث تو اونہون نے فرمایا اس طرح نہین بلکہ مین نے اون سے اس طرح حدیث بیان کی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مردون کو زعفران ملنے سے منع فرمایا ابن ابی عمران بیان کرتے ہین کہ اس تصحیح سے اون کی غرض یہہ تہی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بالخصوص مردون کو زعفران ملنے سے منع فرمایا ہے نہ

کلہ عورتون کو حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا المقدمی قال ثنا خالد بن الحارث عن شعبۃ عن عطاء بن السائب قال سمعت ابا حفص بن عمرو یحدث عن یعلی انہ مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو متخلق فقال الک امرأۃ فقال لا فقال اذھب فاغسلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن الحارث نے وہ روایت کرتے ہین شعبہ سے وہ عطاء بن السائب سے کہا سنی مین نے ابوحفص بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہین یعلے سے کہ ان کے پاس سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا اور یہہ زعفران ملے

شلہ ہوئے تہے فرمایا کہ کیا تم عورت رکہتے ہو عرض کیا نہین فرمایا تو بہر اسے دہو ڈالو حدثنا ابوبکرۃ قال ثنا ابو عامر ح و حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا روح قالا ثنا شعبۃ عن عطاء بن السائب عن رجل من ثقیف عن یعلی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ھکذا قال ابوبکرۃ فی حدیثہ وقال علی فی حدیثہ عن عطاء بن السائب قال سمعت ابا حفص بن عمرو او ابا عمرو بن حفص الثقفی ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعامر نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین عطا بن السائب سے وہ ایک شخص سے بنی ثقیف مین سے وہ یعلے بن امیہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ابوبکرہ نے اپنی حدیث مین اسیطرح کہاہے اور علی بن شیبہ نے اپنی حدیث مین بیان

۹لہ کیاہے کہ سنی مین نے ابوحفص بن عمرو یا کہا ابوعمرو بن حفص الثقفی سے حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا عیاش الرقام قال ثنا عبد الاعلی قال ثنا سعید عن قتادۃ او مطر عن الحسن عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا وطیب الرجال ریح لا لون لہ الا وطیب النساء لون لا ریح لہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیاش الرقام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الاعلے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے یا مطر سے وہ حسن سے وہ عمران بن حصین سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہوجاؤ کہ مردون کی خوشبو وہ ہے جو کہ بیرنگ ہو اور عورتون کی

۵۲۰ خوشبودہ نگہری جو بے مہک ہو۔ حدثنا محمد بن الحجاج الحضرمی قال ثنا صاعد بن عبید قال ثنا زهیر بن
معاویۃ قال ثنا حمید عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن الحجاج الحضرمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے صاعد بن عبید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید نے وہ روایت کرتے ہیں انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ
۵۲۱ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا سلیمن بن حرب قال ثنا حماد عن سالم
العلوی عن انس بن مالک قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہ صفرۃ فلما قام قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم لو امرتم هذا ان یغسل هذہ الصفرۃ قال وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یواجه الرجل بشیء
فی وجهه ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمن بن حرب نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں سالم العلوی سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس کے کپڑوں پر پیلے پیلے داغ تھے جب یہ اوٹھکر جانے لگا تو آپ نے
لوگوں سے فرمایا کہ ان سے کہدینا کہ یہ پیلے داغ دہو ڈالیں کہا اور کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بالمواجہ کسی کو بہت کم منع
۵۲۲ کیا کرتے تھے حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو احمد قال ثنا ابو جعفر الرازی عن الربیع بن انس عن جدیه قالا
سمعنا ابا موسی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلوۃ رجل فی جسدہ شیء من خلوق
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو جعفر الرازی
نے وہ روایت کرتے ہیں ربیع بن انس سے وہ اون کے دونوں جد سے دونوں نے کہا سنی ہم نے ابو موسی اشعری رضی اللہ
تعالے عنہ سے کہتے تھے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی جس کے جسم پر زعفران
۵۲۳ ملی ہوئی ہو حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا سعید بن عامر قال ثنا شعبۃ عن اسحق بن سوید عن ام حبیبۃ رضی
عن الرجل الذی کان اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ وانا متخلق
فقال اذهب فاغتسل فذهبت فاغتسلت ثم جئت فقال اذهب فاغتسل فذهبت فاحدث شیئا فجعلت اتبع
به اثرہ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں اسحق بن سوید سے وہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ اوس شخص سے جو
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہا میں ایک مقام سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا
اور میرے جسم پر زعفران ملی ہوئی تہی فرمایا اسے جاکر دہو ڈالو چنانچہ میں دہو کر آیا فرمایا اور دہو تو پھر میں نے ایک چیز لیکر اوس
کے اثر تک دہو ڈالا فنهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجال فی هذہ الآثار کلها عن التزعفر فانما
امر الرجل الذی امرہ بغسل طیبه الذی کان علیه فی حدیث یعلی لانه لم یکن من طیب الرجال ولیس
فی ذلک دلیل علی حکم من اراد الاحرام هل له ان یتطیب بطیب یبقی علیه بعد الاحرام ام لا و
اما ما روی عن عمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ فی ذلک فانه قد خالفهما فی ذلک عبد اللہ بن عباس ترجمہ پس ان آثار
میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران ملنے سے منع فرمایا اور اسی زعفرانی خوشبو کے دہو ڈالنے
کے لئے حدیث یعلے بن امیہ میں اوس شخص کو حکم کیا تھا اس لئے کہ وہ مردوں کی خوشبو نہیں تہی نہ اس لئے کہ احرام

مین مطلقاً خوشبو لگانا منع ہے پس حدیث یعلے مین اس امر پر کوئی دلیل نہین کہ کوئی شخص احرام سے پہلے جسم پر خوشبو ملے اور اوس کی مہک احرام کے بعد تک رہی تو یہ اوس کے لیے جائز ہے یا نہیں اور وہ جو حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہما سے احرام مین خوشبو لگانے کی ممانعت کے متعلق روایت کیا گیا ہے سو اس مسئلہ مین عبد اللہ بن

۵۲۴ عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے ان سے اختلاف کیا ہے **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر قال ثنا عيينة بن عبد الرحمن عن ابيه انه قال انطلقت حاجا فرافقني عثمان بن ابي العاص فلما كان عند الاحرام قال اغسلوا رؤسكم بهذا الخطمي الابيض ولا يمسن احد منكم غيره فوقع في نفسي من ذلك شيء فقدمت مكة فسألت ابن عمر وابن عباس فاما ابن عمر فقال ما احبه واما ابن عباس فقال اما انا فاضمخه في راسي ثم احب بقاءه **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیینہ بن عبد الرحمن نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے کہ وہ حج کیلئے نکلے اور عثمان بن ابی العاص بھی ان کے ساتھ تھے جب احرام باندھنے کے قریب ہوئے تو عبد الرحمن کہتے ہین کہ اونھون نے مجھ سے کہا کہ اس سفید خطمی سے سر دھو ڈالو اور اس کے سوا اور کچھ سر سے نہ ملنا مجھے اس بات کا خیال گذرا جب مین مکہ پہنچا تو مین نے ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مسئلہ پوچھا ابن عمر نے فرمایا کہ مین احرام مین خوشبو لگانا پسند نہین کرتا اور عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ مین احرام باندھنے سے پہلے سر مین خوشبو لگا لیتا ہون تاکہ بعد احرام تک خوشبو کا اثر باقی رہے **فهذا** ابن عباس فقد خالف عمر وعثمان وابن عمر وعثمان بن ابي العاص في ذلك **وقد** روي في ذلك عن النبي صلى الله عليه وسلم ما يدل على اباحته **ترجمہ** پس عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما احرام سے پہلے خوشبو لگانے سے منع کرنے کے متعلق حضرت عمر حضرت عثمان ابن عمر اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالے عنہم سے اختلاف کرتے ہین ماسوا اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی احرام سے پہلے خوشبو لگانے کے

۵۲۵ متعلق روایت کیا گیا ہے **حدثنا** ابن مرزوق يعني ابراهيم قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة رضي الله عنها قالت كاني انظر الى وبيص الطيب في مفرق رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو محرم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین حکم سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو چمک مین اسوقت دیکھتی تھی جبکہ آپ احرام باندھے ہوتے

۵۲۶ تھے **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال انا شعبة فذكر مثله باسناده **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن رجا نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے پھر اون کی

۵۲۷ اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا ابو داود وابو عامر العقدي قالا ثنا هشام بن ابي عبد الله عن حماد عن ابراهيم فذكر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد اور ابو عامر العقدی نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن ابی عبد اللہ نے وہ

۵۲۸ روایت کرتے ہین حماد سے وہ ابراہیم سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** ابن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن حماد وعطاء بن السائب عن ابراهيم فذكر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث

بیان کی ہم سے ابن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد اور عطاء بن
السائب نے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم سے پھر ان کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا حسین ٥٢٩
بن نصر قال ثنا الفریابی قال ثنا مالک بن مغول عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابیه عن عائشة رض عن النبی صلی
الله علیه وسلم مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے مالک بن مغول نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن الاسود سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ابن خزیمة ٥٣٠
قال ثنا عبد الله بن رجاء قال انا اسرائیل عن ابی اسحق عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابیه عن عائشة رض
انها کانت تطیب النبی صلی الله علیه وسلم باطیب ما تجد من الطیب قالت حتی انی لاری وبیص الطیب فی
راسه ولحیته ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن رجا نے کہا خبر دی
ہمکو اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحق سے وہ عبد الرحمن بن الاسود سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ آپ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگایا کرتی تھیں جو خوشبو بہت عمدہ پاتی تھیں اور میں آپکی
خوشبو کی چمک آپکے سر اور آپکی داڑھی میں اس وقت دیکھتی تھی حدثنا ابن خزیمة قال ثنا ابو زید عبد الرحمن ٥٣١
بن ابی الغمر قال انا یعقوب بن عبد الرحمن الزهری عن موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر رض قالت کنت
اطیب رسول الله صلی الله علیه وسلم بالغالیة الجیدة عند احرامه ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن
خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو زید عبد الرحمن بن ابی الغمر نے کہا خبر دی ہمکو یعقوب بن عبد الرحمن الزہری نے
وہ روایت کرتے ہیں موسی بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالے عنہا سے فرمایا میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے غالیہ ملا کرتی تھی (ایک خاص قسم کی خوشبو ہوتی ہے جو
مشک وعنبر اور عود سے ترکیب دیکر بنائی جاتی ہے) حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا الخصیب بن ناصح قال ٥٣٢
ثنا وهیب عن هشام بن عروة عن اخیه عثمان بن عروة عن ابیه عروة عن عائشة رض قالت طیبت رسول
الله صلی الله علیه وسلم عند احرامه باطیب ما اجد ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ
سے وہ اپنے بھائی عثمان بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا خود
میں احرام باندھنے کے وقت جو بہت عمدہ خوشبو پاتی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے لگایا کرتی تھی حدثنا علی بن ٥٣٣
معبد قال ثنا شجاع بن الولید قال ثنا عبید الله بن عمر قال حدثنی القاسم عن عائشة رض قالت طیبت
رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدی لاحرامه قبل ان یحرم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے شجاع بن الولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمر نے کہا حدیث بیان کی
مجھسے قاسم نے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا میں نے اپنے ہاتھ سے
احرام باندھنے سے پہلے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو ملی ہے حدثنا یونس قال انا ابن وهب ٥٣٤
قال اخبرنی اسامة بن زید ان القاسم حدثه عن عائشة قالت طیبت رسول الله صلی الله علیه وسلم لحرمه

حِيْنَ اَحْرَمَ **قَالَ** وَحَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو اسامہ بن زید نے اون
سے حدیث بیان کی قاسم نے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا میں نے خود رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگائی ہے احرام باندھنے سے پہلے اسامہ بن زید بیان کرتے ہیں کہ اور حدیث
بیان کی مجھسے ابوبکر بن حزم نے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے وہ رسول
٥٣٥ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** نیز حدیث بیان
کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمن بن القاسم
سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل
٥٣٦ حدیث سابق کے **حدثنا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ
بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمن بن القاسم سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان
٥٣٧ کی **حدثنا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ هُوَ ابْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے افلح بن حمید نے وہ روایت کرتے ہیں قاسم سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ
٥٣٨ عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان
کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں
عبدالرحمن بن القاسم سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے وہ رسول مقبول صلے
٥٣٩ اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ
عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهٖ وَلِحِلِّهٖ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے
ہیں ایوب سے وہ قاسم سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا میں نے رسول مقبول صلے اللہ
٥٤٠ علیہ وسلم کے خوشبو لگائی ہے بوقت احرام اور غیر احرام کے **حدثنا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ
بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رض بِاَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ بِاَطْيَبِ الطِّيْبِ عِنْدَ اِحْلَالِهٖ وَقَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہیں عثمان بن
عروہ سے وہ اپنے والد سے کہا میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ کس
قسم کی خوشبو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ملا کرتی تھیں فرمایا جو عمدہ خوشبو ملتی آپکے ملتی احرام اور غیر احرام کے

۵۷۱ حدثنا نصر قال ثنا الخصیب قال ثنا وهیب عن ابن جریج عن عطاء عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت طیبت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحرمہ ولحلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم
خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج سے وہ عطاء سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو ملی ہے احرام او غیر احرام کے وقت
۵۷۲ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج عن عطاء قال قالت عائشة رضی اللہ عنہا طیبت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم للحل والاحرام ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج سے وہ عطاء سے کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا
کہ میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو ملی ہے احرام اور غیر احرام کے وقت قال ابو جعفر فقد تواترت
ھذہ الآثار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باباحتہ الطیب عند الاحرام وانہ قد کان یبقی فی
مفارقہ بعد الاحرام وقد روی ذلک ایضا عن ابن عباس فیما تقدم مما رویناہ فی ھذا الباب وقد روی
فی ذلک ایضا عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پس
ان آثار میں بتواتر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگانے کی اباحت روایت کی گئی
ہے حتیٰ کہ آپ کے سر مبارک پر اس کی چمک باقی رہتی تھی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت
تو اوپر ذکر کی جا چکی ہے ماسوای آپکی اور اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی احرام باندھنے سے پہلے خوشبو
۵۷۳ لگانا روایت کیا گیا ہے حدثنا محمد بن عمرو بن تمام ابو الکروس قال ثنا یحیی بن عبد اللہ بن بکیر قال
حدثنی میمون بن یحیی بن مسلم بن الاشج عن مخرمة بن بکیر عن ابیہ قال سمعت اسامة ابن زید یقول
سمعت عائشة بنت سعد تقول کنت اشعث راس سعد بن ابی وقاص لحرمہ بالطیب ترجمہ حدیث بیان کی
ہم سے محمد بن عمرو بن تمام ابو الکروس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد اللہ بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی
مجھ سے میمون بن یحیی بن مسلم بن الاشج نے وہ روایت کرتے ہیں مخرمہ بن بکیر سے وہ اپنے والد سے کہا سنی میں
نے اسامہ بن زید سے کہتے تھے سنی میں نے عائشہ بنت سعد سے کہتی تھیں کہ میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے میں
۵۷۴ احرام باندھنے سے پہلے خوشبو ملا کرتی تھی حدثنا ابراھیم بن مرزوق قال ثنا حبان بن ھلال قال ثنا حماد بن
زید قال ثنا زید بن اسلم قال حدثنی ذکرہ قالت کنت اشبعہ بالغالیة اعلفہ راس عائشة بالمسک
والعنبر عند احرامھا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان
بن ہلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زید بن اسلم نے کہا حدیث بیان
کی مجھ سے درہ نے کہا میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سر میں احرام باندھنے سے پہلے مشک و عنبر
۵۷۵ وغیرہ بھر دیا کرتی تھی حدثنا ابو بشر الرقی قال ثنا حجاج بن محمد ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن
ابن جریج قال اخبرتنی حکیمة قال ابو عاصم ابنة ابی حکیم عن امھا ان ازواج النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کن یجعلن عصائب فیھا الورس والزعفران یعصبن بھا اسافل شعورھن علی جباھھن قبل ان یحرمن
ثم یحرمن کذلک یرید احدکما علی صاحبہ فی قصة الحدیث ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر الرقی نے کہا

حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن محمد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج سے کہا خبر دی مجھکو حکیمہ نے اور ابو عاصم نے بجائے اس کے بنت ابی حکیم کہا ہے وہ روایت کرتی ہیں اپنی والدہ بنت النجار سے کہ ازواج نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے پیٹھون مین احرام باندھنے سے پہلے ورس اور زعفران ملا کرتی تہین اور پہر اونکو ملو نکے نیچے سے لاکر ہاتھون پر باندھتی نہین پہر احرام باندھتی تہین دوسرے راوی اس حدیث کے بیان میں کچھ کمی بیشی کرتے ہین **حدثنا** نصر بن مرزوق قال ثنا الخصیب بن ناصح قال ثنا وهیب عن هشام بن عروة عن ابیه عن عبد الله بن الزبیر انه کان یتطیب بالغالیة الجیدة عند الاحرام **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عبد اللہ بن الزبیر سے کہ وہ احرام باندھتے وقت غالیہ ملا کرتے تہے (غالیہ ایک خاص قسم کی خوشبو ہے جو مشک و عنبر اور عود سے ترکیب دیکر بنائی جاتی ہے) ۵۷

فهذا قد جاء فی ذلک مما ذکرناه فی هذه الآثار من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یوافق ما ذکرته عائشة رضی الله عنها عن النبی صلی الله علیه وسلم من تطیبه عند الاحرام وبهذا کان یقول ابو حنیفة وابو یوسف رحمهما الله **واما** محمد بن الحسن رحمه الله فانه کان یذهب فی ذلک الی ما روی عن عمر وعثمان بن عفان وعثمان بن ابی العاص وابن عمر من کراهیته **وکان** من الحجة له فی ذلک ان ما ذکر فی حدیث عائشة رضی الله عنها من تطیبها رسول الله صلی الله علیه وسلم عند الاحرام انما فیه انها کانت تطیبه اذا اراد ان یحرم فقد یجوز ان یکون کانت تفعل به هذا ثم یغتسل اذا اراد الاحرام فیذهب بغسله عنه ما کان علی بدنه من طیب ویبقی فیه ریحه **فان** قال قائل فقد قالت عائشة رضی الله عنها فی حدیث کنت اری وبیص الطیب فی مفارقه بعد ما احرم **قیل** له قد یجوز ان یکون ذلک وقد غسله کما ذکرنا وهکذا الطیب ربما غسله الرجل عن وجهه او عن یده فیذهب ویبقی وبیصه **فلما** احتمل ما روی عن عائشة رضی الله عنها من ذلک ما ذکرنا نظرنا هل فیما روی عنها شیء یدل علی ذلک **ترجمہ**

پس یہہ آثار ہین جو اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیے گئے ہین اور ان آثار سے موافقت رکھتے ہین جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے احرام کے وقت خوشبو ملنے کے متعلق روایت کیے ہین یہی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کا قول ہے اور امام محمد رحمہ اللہ اس مسئلہ مین حضرت عمر حضرت عثمان عثمان بن ابی العاص اور ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہم کے قول کیطرف گئے ہین اور اون کی دلیل یہہ ہے کہ وہ جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے بوقت احرام رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگانے کے متعلق روایت کیا ہے سو یہہ خوشبو آپ اوس وقت لگاتی تہین جب آپ احرام باندھنے کا ارادہ کرتے تہے سو جائز ہے کہ آپ اس وقت آپکے سر مین خوشبو ملدیتی ہون اور پہر غسل کرنے سے یہہ خوشبو نکل جاتی ہو اور صرف اوس کی مہک باقی رہتی ہو اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بعض احادیث مین بیان کیا ہے کہ مین آپ کے سر پر خوشبو کی چمک احرام باندھنے کے بعد دیکہتی تہی تو اس کا جواب دیا جائیگا کہ غسل کے بعد ہی خوشبو کی چمک باقی رہتی ہے پس جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی حدیثون مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگانیکے بعد غسل کرنے کا احتمال پیدا ہوا تو ہم نے چاہا کہ اس امر پر نظر ڈالیں کہ کیا کوئی روایت اس

۵۴۷ احتمال پر دلالت کرتی ہے یا نہیں **فائدہ** فَهْدٌ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رض عَنِ الطِّيْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ فَقَالَ مَا اُحِبُّ اَنْ اُصْبِحَ مُحْرِمًا يَنْضَحُ مِنِّيْ رِيْحُ الطِّيْبِ فَاَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ رض بَعْضَ بَنِيْهِ اِلٰى عَائِشَةَ رض لِيُسْمِعَ اَبَاهُ مَا قَالَتْ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رض اَنَا طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَافَ فِيْ نِسَائِهِ فَاَصْبَحَ مُحْرِمًا فَسَكَتَ ابْنُ عُمَرَ رض **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوغسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے وہ روایت کرتے ہین ابراہیم بن محمد بن المنتشر سے وہ اپنے والد سے کہا مین نے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے احرام باندھتے خوشبو لگانے کے متعلق دریافت کیا فرمایا مین تو احرام باندھتے وقت خوشبو ملنا پسند نہین کرتا اور نہ اس کو کہ احرام کے بعد خوشبو کی مہک باقی رہے اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے اپنے ایک لڑکے کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس بھیجا تو اونہون نے فرمایا کہ مین نے خود احرام باندھنے سے پہلے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو ملی ہے پھر شب کو آپ اپنی ازواج سے ہم بستر ہوئے اور صبح کو احرام باندھا تو یہ سنکر عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما خاموش رہے **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّهُ قَدْ كَانَ بَيْنَ اِحْرَامِهِ وَبَيْنَ تَطْيِيْبِهَا اِيَّاهُ غُسْلٌ لِاَنَّهُ لَا يَطُوْفُ عَلَيْهِنَّ اِلَّا اغْتَسَلَ فَكَاَنَّهَا اِنَّمَا اَرَادَتْ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ الْاِحْتِجَاجَ عَلٰى مَنْ كَرِهَ اَنْ يُوْجَدَ مِنَ الْمُحْرِمِ بَعْدَ اِحْرَامِهِ رِيْحُ الطِّيْبِ كَمَا كَرِهَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رض **فَاَمَّا** بَقَاءُ نَفْسِ الطِّيْبِ عَلٰى بَدَنِ الْمُحْرِمِ بَعْدَ مَا اَحْرَمَ وَاِنْ كَانَ اِنَّمَا تَطَيَّبَ بِهٖ قَبْلَ الْاِحْرَامِ فَلَا فَتَفَهَّمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَاِنَّ مَعْنَاهُ مَعْنًى لَطِيْفٌ وَقَدْ بَيَّنَّا وُجُوْهَ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَاحْتَجْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ نَعْلَمَ كَيْفَ وَجْهُ مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنَ الْاِخْتِلَافِ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا الْاِحْرَامَ يَمْنَعُ مِنْ لُبْسِ الْقَمِيْصِ وَالسَّرَاوِيْلَاتِ وَالْخِفَافِ وَالْعَمَائِمِ وَيَمْنَعُ مِنَ الطِّيْبِ وَقَتْلِ الصَّيْدِ وَاِمْسَاكِهٖ ثُمَّ رَاَيْنَا الرَّجُلَ اِذَا لَبِسَ قَمِيْصًا اَوْ سَرَاوِيْلَ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ اَحْرَمَ وَهُوَ عَلَيْهِ اَنَّهُ يُؤْمَرُ بِنَزْعِهٖ وَاِنْ لَمْ يَنْزِعْهُ وَتَرَكَهُ عَلَيْهِ كَانَ كَمَنْ لَبِسَهُ بَعْدَ الْاِحْرَامِ لُبْسًا مُسْتَقْبَلًا فَيَجِبُ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِيْهِ لَوِ اسْتَاْنَفَ لُبْسَهُ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ وَكَذٰلِكَ لَوْ صَادَ صَيْدًا فِي الْحِلِّ وَهُوَ حَلَالٌ فَاَمْسَكَهُ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ اَحْرَمَ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ اُمِرَ بِتَخْلِيَتِهٖ وَاِنْ لَمْ يُخَلِّهٖ كَانَ اِمْسَاكُهُ اِيَّاهُ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ بِمَنْزِلَةِ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ اِحْرَامِهِ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ اِمْسَاكِهٖ اِيَّاهُ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ بِصَيْدٍ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَ الطِّيْبُ مُحَرَّمًا عَلَى الْمُحْرِمِ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ كَحُرْمَةِ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ كَانَ ثُبُوْتُ الطِّيْبِ عَلَيْهِ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ وَاِنْ كَانَ قَدْ تَطَيَّبَ بِهٖ قَبْلَ اِحْرَامِهٖ كَتَطَيُّبِهٖ بِهٖ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ یہ حدیث دلالت رکھتی ہے کہ خوشبو لگا کر آپ غسل کیا کرتے تھے کیونکہ اس حدیث مین ازواج مطہرات کے ساتھ آپ کے ہم بستر ہونے کا ذکر کیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ ہم بستر ہونیکے بعد آپ غسل کیا کرتے تھے پس ان احادیث سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے اس امر پر استدلال کیا ہے کہ احرام کے بعد خوشبو کی مہک باقی رہے تو یہ مکروہ نہین جیساکہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ احرام کے بعد خوشبو کی مہک باقی رہنے کو بھی مکروہ جانتے تھے اب رہا نفس خوشبو اور اس کے جرم کا احرام کے بعد باقی رہنا سو یہ اس حدیث سے نہین سمجھا جاتا اور نہ ہی خود اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے استدلال کیا ہے یہ بیان ہے اس باب کا بطریق آثار کے اور وہ مختلف فیہ ہین اب ہم نے چاہا اس کا حکم بطریق نظر وقیاس کے معلوم کرین تو دیکھتے ہین کہ احرام مین قمیص پاپجامہ اور موزے پہننا اور عمامہ باندھنا منع

اسیطرح شکار کھیلنا یا شکار پکڑنا اب اگر کوئی شخص ان کپڑون کے ساتھہ احرام باندہے تو اوسے یہہ کپڑے اوتارنا پڑیگا اور اگر نہ اوتارے تو وہ اوس شخص کے حکم میں ہوگا جس نے احرام کے بعد یہہ کپڑے پہنے ہون پس جو اس پر واجب ہوگا وہی اوس پر بھی یعنے کفارہ وغیرہ پس اسی قیاس پر خوشبو لگانیکا بھی حکم ہے اگرچہ احرام باندہنے سے پہلے لگائی ہو یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق نظر و قیاس کے اور اسی کو ہم اخذ کرتے ہین یہی امام محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ

احرام مین کیا کیا پہننا جائز ہے اور کیا نہین

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ۵۱
قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِيْلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید اور سلیمان بن حرب نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے تینون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن دینار سے کہا سنی مین نے جابر بن زید سے کہتے تھے سنی مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرماتے تھے سنی مین نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے عرفات مین فرمایا کہ جو شخص تہ بند نہ پائے وہ پائجامہ پہنے اور جو شخص نعلین نہ پائے موزے پہن لے

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ۵۲
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ عَرَفَةَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن دینار سے وہ جابر بن زید سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے اور عرفات کا ذکر نہین کیا

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ ۵۳
بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن دینار نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی

حَدَّثَنَا ۵۴
ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید اور سفیان بن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن دینار سے وہ جابر بن زید سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا سنا مین نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے خطبہ کے درمیان پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا ۵۵
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَهُوَ يَخْطُبُ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن دینار سے وہ جابر بن زید سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے پھر مثل حدیث

سابق کے ذکر کی بجائے اس کے خطبہ کا ذکر نہیں کیا **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج عن عمرو بن ٥٦
دینار عن ابی الشعثاء قال اخبرنی ابن عباس رضی اللہ عنہما سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فذکر نحوہ قلت ولم یقل
یقطعھما قال لا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہیں
ابن جریج سے وہ عمرو بن دینار سے وہ ابو الشعثاء سے کہا خبر دی ہمکو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے انہوں نے سنی
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے خطبہ کے درمیان یہ مثل حدیث سابق کے ذکر کی ہیں نے ابن مرزوق سے پوچھا کہ موزوں
کے شق کرنے کا ذکر نہیں کیا فرمایا نہیں **حدثنا** الحسین بن الحکم الحبری الکوفی قال ثنا ابو غسان مالک بن ٥٧
اسمعیل قال ثنا زھیر بن معاویۃ قال ثنا ابو الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجد
النعلین فلیلبس الخفین ومن لم یجد ازارا فلیلبس سراویل **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے حسین بن الحکم الحبری الکوفی
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان مالک بن اسمعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابو الزبیر نے وہ روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو شخص نعلین نہ پائے وہ موزے پہن لے اور جو شخص تہ بند نہ پائے وہ پاجامہ پہن لے۔ **قال** ابو جعفر فذھب
الی ھذہ الآثار قوم فقالوا من لم یجد ازارا وھو محرم لبس سراویل ولا شیء علیہ ومن لم یجد نعلین لبس
خفین ولا شیء علیہ **وخالفھم** فی ذلک آخرون فقالوا اما ما ذکرتموہ من لبس المحرم الخف والسراویل
علی حال الضرورۃ فنحن نقول بذلک ونبیح لہ لبسہ للضرورۃ التی ھی بہ ولکنا نوجب علیہ مع ذلک الکفارۃ
ولیس فیما رویتموہ نفی لوجوب الکفارۃ ولا فیہ ما لا فی قولنا خلاف لشیء من ذلک لانا لم نقل لا یلبس الخفین اذا
لم یجد نعلین ولا السراویل اذا لم یجد ازارا ولو قلنا ذلک کنا مخالفین لھذا الحدیث ولکنا اباحنا لہ اللباس کما
اباح لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم اوجبنا علیہ مع ذلک الکفارۃ بالدلائل القائمۃ الموجبۃ لذلک **وقد**
یحتمل ایضا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجد نعلین فلیلبس خفین علی ان یقطعھما من تحت الکعبین
فیلبسھما کما یلبس النعلین وقولہ من لم یجد ازارا فلیلبس سراویل علی ان یشق السراویل فیلبسہ کما یلبس
الازار فان کان ھذا الحدیث ارید بہ ھذا المعنی فلسنا نخالف شیئا من ذلک ونحن نقول بذلک ونثبتہ و
انما وقع الخلاف بیننا وبینکم فی التاویل لا فی نفس الحدیث لانا قد صرفنا الحدیث الی وجہ یحتملہ
فاعرفوا موضع خلاف التاویل من موضع خلاف الحدیث فانھما مختلفان ولا توجبوا علی من خالف تاویلہ
خلافا لذلک الحدیث **وقد** بین عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعض ذلک **ترجمہ** امام ابو
جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک گروہ انہیں آثار کیطرف گیا ہے اور کہتا ہے کہ جو شخص نعلین نہ پائے وہ خف پہن لے اور اوس پر کفارہ
وغیرہ کچھ نہیں اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو شخص نعلین نہ پائے تو اوس کیلئے خف پہننا تو
ہم بھی جائز کہتے ہیں اختلاف ہمیں قائلین قول اول سے صرف اس امر میں ہے کہ اس شخص پر کفارہ بھی واجب ہو اور حدیث مذکور
میں وجوب کفارہ کی نفی پر کوئی دلالت نہیں لہذا ہمارا قول اس حدیث کے خلاف نہیں کیونکہ ہم یہ نہیں کہتے کہ جو شخص نعلین
نہ پائے تب بھی خف نہ پہنے اور اسیطرح تہ بند نہ پائے تو پاجامہ نہ پہنے بلکہ ہم صرف ان دونوں صورتوں میں البتہ وجوب کفارہ
کے قائل ہیں اور اس پر دلائل صحیحہ رکھتے ہیں سوا اس کے حدیث مذکور اس معنے کی بھی محتمل ہے کہ یہ جو رسول مقبول صلے اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نعلین نہ پائے وہ خفین پہن لے تو یہہ محتمل ہے کہ خفین کو قطع کرے اور ٹخنوں سے نیچے کر کے پہنے جس طرح
نعلین پہنے جاتے ہیں اور جو شخص تہ بند نہ پائے تو شلوار پہن لے یعنے اوسے قطع کر کے جس طرح تہ بند پہنا جاتا ہے اب اگر یہہ حدیث
اسی معنے پر محمول ہے تو ہم جو کچھہ کہتے ہیں وہ اس حدیث کے موافق ہے اور اختلاف قائلین قول اول کے ساتھہ ہوا تو حدیث کے
معنے کے متعلق نہ نفس حدیث کے متعلق کیونکہ ہم نے حدیث اوس معنے کیطرف پھیری ہے جس کا اوس میں احتمال ہے پس بناے
اختلاف تاویل حدیث ہے اور اس سے اختلاف حدیث لازم نہیں آتا چنانچہ عبد اللہ بن عمر کی حدیث اس احتمال کو واضح کرتی
۸ه ہے اور وہ یہہ حدیث ہے حدثنا یزید بن سنان قال ثنا یزید بن هرون قال انا یحیی بن سعید عن عمر بن نافع عن ابیه
عن ابن عمر ان رجلا سأل النبی صلی الله علیه وسلم ما نلبس من الثیاب اذا احرمنا فقال لا تلبسوا السراویلات
ولا العمائم ولا البرانس ولا الخفاف الا ان یکون احد لیست له نعلان فلیلبس خفین اسفل من الکعبین ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو یحیے بن سعید نے وہ
روایت کرتے ہیں عمر بن نافع سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
سے دریافت کیا کہ ہم لوگ احرام میں کون کون سے کپڑے پہنیں اور کون کون سے نہیں فرمایا شلوار (یا پیجامہ) نہ پہنو نہ عمامہ
۹ه نہ باندھو نہ ٹوپی اوڑھو نہ خف ہاں جس شخص کے پاس نعلین نہ ہوں وہ خف پہن لے ٹخنوں سے نیچے کر کے حدثنا
محمد بن عمرو بن یونس قال ثنا اسباط بن محمد عن سعید بن ابی عروبة عن ایوب عن نافع عن ابن عمر عن النبی
صلی الله علیه وسلم مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسباط بن محمد نے
۱۰ه وہ روایت کرتے ہیں سعید بن ابی عروبہ سے وہ ایوب سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی حدثنا
محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد بن سلمة عن ایوب فذکر باسناده مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو ایوب سے
۱۱ه پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا یونس قال انا ابن وهب ان مالکا حدثه عن نافع عن
ابن عمر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے
اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ رسول مقبول صلے اللہ
۱۲ه علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا عیسی بن ابراهیم الغافقی قال ثنا سفیان هو ابن عیینة عن الزهری
عن سالم عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے عیسے بن ابراہیم الغافقی نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلے اللہ
۱۳ه علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا ابن ابی ذئب
عن الزهری فذکر باسناده مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن
عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث
۱۴ه سابق کے بیان کی حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا عبد العزیز بن مسلم ح وحدثنا یونس قال
انا ابن وهب ان مالکا حدثه قالا جمیعا عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے ۔

اور حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے دونون روایت کرتے ہین
۱۵ عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** محمد بن خزیمة قال
ثنا حجاج قال ثنا شعبة قال اخبرني عبد الله بن دينار انه سمع عبد الله بن عمر يقول عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه قال من لم يجد نعلين فليلبس خفين وليشقهما من عند الكعبين **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی مجھکو عبد اللہ بن دینار نے اونھون نے
سنی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص نعلین نہ پائے تو موزے
پہن لے مگر قطع کرے اونہین ٹخنوں تک **فصل** ان ابن عمر رض يخبر عن النبي صلى الله عليه وسلم بلبس الخفين الذي
اباحه للمحرم كيف هو وانه بخلاف ما يلبس الحلال ولم يبين ابن عباس رض في حديثه من ذلك شيئا فحديث
ابن عمر رض اولاهما **واذا** كان ما اباح للمحرم من لبس الخفين هو بخلاف ما يلبس الحلال فكذلك ما اباح له من
لبس السراويل هو بخلاف ما يلبس الحلال **فصل** حكم هذا الباب من طريق تصحيح معاني الآثار **واما**
النظر على ذلك فانا رأيناهم لم يختلفوا فيمن وجد ازارا ان لبس السراويل له غير مباح لان الاحرام قد منعه
من ذلك وكذلك من وجد نعلين فحرام عليه لبس الخفين من غير ضرورة فاردنا ان ننظر في لبس ذلك من طريق
الضرورة كيف هو وهل يوجب كفارة اولا يوجبها فاعتبرنا ذلك فرأينا الاحرام ينهى عن اشياء قد كانت مباحة
قبله منها لبس القميص والعمائم والخفاف والسراويلات والبرانس وكان من اضطر فوجد الحر فغطى رأسه او
وجد البرد فلبس ثيابه انه قد فعل ما هو مباح له فعله وعليه الكفارة مع ذلك وحرم عليه الاحرام ايضا حلق
الرأس الا من ضرورة وكان من حلق رأسه من ضرورة فقد فعل ما هو له مباح والكفارة عليه واجبة فكان حلق
الرأس للمحرم في غير حال الضرورة واباحته في حال الضرورة لم تكن اباحته تسقط الكفارة بل الكفارة في ذلك كله
واجبة في حال الضرورة كهي في غير حال الضرورة وكذلك لبس القميص الذي حرم عليه في غير حال الضرورة
واذا كانت الضرورة وابيح ذلك له لم يسقط بذلك الضمان فكانت الكفارة عليه واجبة في ذلك كله فلم تكن
الضرورة في شيء مما ذكرنا تسقط كفارة كانت تجب في شيء في غير حال الضرورة وانما تسقط الآثام خاصة فكذلك
الضرورات في لبس الخفاف والسراويلات لا توجب سقوط الكفارات التي كانت تجب لو لم تكن تلك الضرورات
ولكنها ترفع الآثام خاصة فهذا هو النظر في هذا الباب ايضا وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف [...] رحمهم الله
تعالے **ترجمہ** پس ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما اس حدیث مین خبر دیتے ہین کہ جب احرام باندھتے و[...]
موزے کیطرح پہننا چاہئے اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے اپنی حدیث مین اس کا کچھ [...]
رضی اللہ تعالے عنہما کی حدیث پر عمل کرنا اولی ہے اور جب خفین کا یہہ حکم ہوا کہ اونہین قطع کر[...]
یہی حکم شلوار کا بھی ہونا چاہئے کہ اوسے قطع کرکے پہنے (والا کفارہ لازم آئیگا) یہہ حکم ہے اس
اور اوس کا حکم بطریق نظر وقیاس کے سو ہم دیکھتے ہین کہ اس مسئلہ مین کسی کو اختلاف نہین کہ خاد[...]
شلوار پہننا جائز نہین ہے اسیطرح بوقت احرام جس شخص کے پاس نعلین ہون اوسکے لئے مو[...]
نظر ڈالنا چاہتے ہین کہ اگر ان چیزون کو عند الضرورت استعمال کرے تو اوس کا کیا حکم ہے آیا [...]

تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو لباس احرام کی حالت میں منع ہے مثلاً قمیص عمامہ خف شلوار اور باران کوٹ وغیرہ تو اب جو شخص
شدت گرما کے سبب سے سر ڈھکنا چاہے یا سردی کے سبب سے اوسے کپڑے پہننے کی ضرورت واقع ہو تو عند الضرورۃ محرم کے لئے
اون چیزون کا استعمال کرنا مباح ہے لیکن اوس پر کفارہ واجب ہے اسیطرح محرم کے لئے سر مونڈنا بھی منع ہے لیکن کسی سبب
سے سر مونڈنے کی ضرورت واقع ہو تو عند الضرورت سر بھی منڈوا سکتا ہے لیکن کفارہ واجب ہے پس جب عند الضرورت ان چیزون
کا استعمال محرم کے لئے جائز ہے مگر ضرورت کے سبب سے کفارہ ساقط نہیں ہوتا البتہ گناہ ساقط ہو جاتا ہے پس نظر و قیاس چاہتا
ہے کہ خف اور شلوار کا بھی یہی حکم ہو کہ عند الضرورت ان کا پہننا مباح ہو اور ضرورت کفارہ کو ساقط نہ کرے بلکہ گناہ کو ساقط کرے
یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق نظر و قیاس کے یہی امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ لُبْسِ الثَّوْبِ الَّذِي قَدْ مَسَّهُ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ فِي الْإِحْرَامِ

احرام کے درمیان اوس کپڑے کے استعمال کرنے کے بیان میں جو ورس یا زعفران میں رنگا گیا ہو

۵۱ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ قَالَا ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ يَعْنِي فِي الْإِحْرَامِ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد اور ابو صالح کاتب اللیث نے دونون
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن سعد نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے وہ سالم سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے
عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام کے درمیان وہ کپڑا نہ پہنو جو زعفران اور ورس مین رنگا ہوا ہو

۵۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے مثل حدیث سابق
کے

۵۳ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے
ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔

۵۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
حماد نے وہ روایت کرتے ہین ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے
مثل حدیث سابق کے قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوا كُلُّ ثَوْبٍ مَسَّهُ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ
فَلَا يَحِلُّ لُبْسُهُ فِي الْإِحْرَامِ وَإِنْ غُسِلَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُبَيِّنْ فِي هَذِهِ الْآثَارِ مَا غُسِلَ مِنْ
ذَلِكَ مِمَّا لَمْ يُغْسَلْ فَنَهْيُهُ عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا مَا غُسِلَ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى صَارَ
لَا يَنْفُضُ فَلَا بَأْسَ بِلُبْسِهِ فِي الْإِحْرَامِ لِأَنَّ الثَّوْبَ الَّذِي صُبِغَ إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ لُبْسِهِ فِي الْإِحْرَامِ مَا كَانَ قَدْ
دَخَلَهُ مِمَّا هُوَ حَرَامٌ عَلَى الْمُحْرِمِ فَإِذَا غُسِلَ فَخَرَجَ ذَلِكَ مِنْهُ ذَهَبَ الْمَعْنَى الَّذِي لَهُ كَانَ النَّهْيُ وَعَادَ الثَّوْبُ

إلى أصله الأول قبل أن يصيبه ذلك غسل منه وقالوا هذا كالثوب الطاهر تصيبه النجاسة فينجس،
بذلك فلا تجوز الصلوة فيه فإذا غسل حتى تخرج منه النجاسة طهر وحلت الصلوة فيه **وقد** روي
عن النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك أنه استثنى مما حرمه على المحرم من ذلك فقال إلا أن تكون غسيلاً

بيان المسئلة

امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ انہین کیطرف گیا ہے اور کہا ہے کہ جو کپڑا ورس اور زعفران سے رنگا جاتے
تو خواہ اوسے دہوڈالو تب بہی وہ محرم کے لئے جائز نہین کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان آثار مین اوسکے دہونے یا
نہ ہونے کا توکچہ ذکر کیا نہین سو وہ ہرحال مین ناجائز ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام کے درمیان ورس اور زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے سے منع فرمایا ہے تو وجہ ممانعت کپڑے کا
ورس اور زعفران سے رنگا ہوا ہونا ہوئے پہر جبکہ وہ دہو دیا گیا اور رنگ کا اثر بہی کپڑے سے زائل کر دیا گیا تو وہ اپنے حکم سابق کیطرف
عود کر آیا کیونکہ وجہ حرمت زائل ہوگئی اور اوس کی مثال اوس پاک کپڑے کی ہے جو نجس ہو جائے تو اوس سے نماز جائز نہین اور جب نجاست
دہو دیگئی تو وہ پہر پاک ہوگیا اور نماز بہی اوس سے جائز ہوگئی ماسوای اس کے خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
کیا گیا ہے کہ آپنے دہولے ہوئے کپڑے کو اس سے مستثنے فرمایا **حدثنا** بذلك فهد قال ثنا يحيى بن عبد الحميد ۵۵
الأزدي قال ثنا أبو معاوية ح وحدثنا ابن أبي عمران قال ثنا عبد الرحمن بن صالح الأزدي قال ثنا أبو معاوية
عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رض عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل الحديث الذي ذكرناه في أول هذا
الباب وزاد إلا أن يكون غسيلاً قال ابن أبي عمران ورأيت يحيى بن معين وهو يتعجب من الحماني أن يحدث
بهذا الحديث فقال له عبد الرحمن هذا عندي ثم وثب من فوره فجاء بأصله فأخرج منه هذا الحديث
عن أبي معاوية كما ذكره يحيى الحماني فكتبه عنه يحيى بن معين **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے یحیی بن عبد الحمید الازدی الحمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابومعاویہ نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے
ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن صالح الازدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابومعاویہ نے وہ
روایت کرتے ہین عبداللہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اوس حدیث
کے جو شروع باب مین مذکور ہوئی اور یہ زیادہ بیان کیا مگر یہ کہ یہ کپڑا دہولا ہوا ہو ابن ابی عمران بیان کرتے ہیں کہ مینے دیکھا
کہ یحیی بن معین الحمانی کی اس حدیث پر تعجب کرتے تہے تو عبدالرحمن بن صالح الازدی نے ان سے کہا کہ حدیث میرے پاس
لکہی ہوئی موجود ہے چنانچہ وہ اوسی وقت اوٹھکر اپنی اصل لے آئی اور یہ حدیث نکالکر اونہین بتلائی جو اوسی طرح لکہی ہوئی
تہی جسطرح یحیے بن عبد الحمانی نے بیان کی تو پہر یحیے بن معین نے بہی یہ حدیث اسیطرح لکہلی **فقد** ثبت بما ذكرنا
استثناء رسول الله صلى الله عليه وسلم الغسيل مما قد مسه ورس أو زعفران **وهذا** قول أبي حنيفة وأبي
يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى **وقد** روي ذلك عن نفر من المتقدمين **ترجمہ** پس اس حدیث سے ثابت ہوا
کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے خود دہولے ہوئے کپڑے کو اس سے مستثنے فرمایا ہے یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف وامام
محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور ایسا ہی ایک جماعت متقدمین رحمہم اللہ سے روایت کیا گیا ہے **حدثنا** ابن مرزوق ۵۶
قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن أبي بشر عن سعيد بن المسيب أنه أتاه رجل فقال له إني أريد أن أحرم

وليس لي الا هذا الثوب مصبوغ بزعفران قال الله ما تجد غيره فحلف فقال اغسله واحرم فيه **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو بشر سے وہ سعید بن المسیب سے کہ اون کے پاس ایک شخص آیا اور کہا مین احرام باندہنا چاہتا ہون اور میرے پاس بجز اس زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے کے اور کچھ نہین فرمایا تم قسم کہا کر کہتے ہو کہ تمہارے پاس بجز اس کپڑے کے اور کچھ نہیں چنانچہ اونہوں نے قسم کہائی فرمایا اچہا اسے دہوکر احرام باندہلو **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر عن سفيان عن ليث عن طاؤس قال اذا كان في الثوب زعفران او ورس فغسل فلا بأس ان يحرم فيه **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہین سفیان سے وہ لیث سے وہ طاوس سے فرمایا جب کپڑا ورس یا زعفران سے رنگا ہوا ہو تو اوسے دہوکر احرام باندہے **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر عن سفيان عن المغيرة عن ابراهيم في الثوب يكون فيه ورس او زعفران فغسل انه لم ير بأسا ان يحرم فيه **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے وہ روایت کرتے ہین سفیان سے وہ مغیرہ سے وہ ابراہیم سے اوس کپڑے کے متعلق جو ورس یا زعفران سے رنگا ہوا ہو فرمایا دہوکر اوس سے احرام باندہ لیا جائے ۔

باب الرجل يحرم وعليه قميص كيف ينبغي ان يخلعه

جو شخص احرام باندہے اور اوس کے جسم پر قمیص ہو تو کیونکر اوتارے

حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا حاتم بن اسمعيل عن عبد الرحمن بن عطاء بن لبيبة عن عبد الملك بن جابر عن جابر بن عبد الله قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم جالسا في المسجد فقد قميصه من جيبه حتى اخرجه من رجليه فنظر القوم الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني امرت ببدني التي بعثت بها ان تقلد اليوم وتشعر على كذا وكذا فلبست قميصي ونسيت فلم اكن لاخرج قميصي من راسي وكان بعث ببدنه واقام بالمدينة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمعیل نے وہ روایت کرتے ہین عبد الرحمن بن عطا بن لبیبہ سے وہ عبد الملک بن جابر سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا ہم لوگ مسجد مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھے ہوئے تہے کہ آپنے قمیص کا گریبان چاک کیا اور قدموں کیطرف سے نکالڈالا لوگون نے آپکی طرف دیکہنا شروع کیا فرمایا مین نے قربانی کے جانور بہیجے ہین اور حکم کیا ہے کہ آج ہی اون کے گلے مین پٹا ڈالا جائے اور اشعار کیا جائے بعد ازان بہولے سے مین نے قمیص پہن لیا سو اب مین اسے سر کی جانب سے نہین اوتارونگا اسوقت آپ قربانی کے جانور بہیجکر مدینہ ہی مین مقیم تہے ۔ **قال** ابو جعفر فذهب قوم الى هذا فقالوا لا ينبغي للمحرم ان يخلعه كما يخلع الحلال قميصه لانه اذا فعل ذلك غطى راسه وذلك عليه حرام فامر بشقه لذلك **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا بل ينزعه نزعا **واحتجوا** في ذلك بحديث يعلى بن امية الذي احرم وعليه جبة فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فامره ان ينزعها نزعا وقد ذكرنا ذلك في باب التطيب عند الاحرام فقد خالف ذلك حديث جابر الذي ذكرنا واسناده احسن من اسناده فان كانت هذه الاشياء تؤخذ بصحة الاسناد فان حديث يعلى معه من صحة الاسناد

مَا لَيْسَ مَعَ حَدِيْثِ جَابِرٍ وَاَمَّا وَجْهُهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَأَيْنَا الَّذِيْنَ كَرِهُوْا نَزْعَ الْقَمِيْصِ اِنَّمَا كَرِهُوْا ذٰلِكَ لِاَنَّهُ يُغَطِّيْ رَأْسَهُ اِذَا نَزَعَ قَمِيْصَهُ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلْ يَكُوْنُ تَغْطِيَةُ الرَّأْسِ فِي الْاِحْرَامِ عَلٰى كُلِّ الْجِهَاتِ مَنْهِيًّا عَنْهَا اَمْ لَا فَرَأَيْنَا الْمُحْرِمَ نُهِيَ عَنْ لُبْسِ الْقَلَانِسِ وَالْعَمَائِمِ وَالْبَرَانِسِ فَنُهِيَ اَنْ يُلْبِسَ رَأْسَهُ شَيْئًا كَمَا نُهِيَ اَنْ يُلْبِسَ بَدَنَهُ الْقَمِيْصَ وَرَأَيْنَا الْمُحْرِمَ لَوْ حَمَلَ عَلٰى رَأْسِهِ شَيْئًا ثِيَابًا اَوْ غَيْرَهَا لَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ بَأْسًا وَلَمْ يَدْخُلْ ذٰلِكَ فِيْمَا قَدْ نُهِيَ عَنْ تَغْطِيَةِ الرَّأْسِ بِالْقَلَانِسِ وَمَا اَشْبَهَهَا لِاَنَّهُ غَيْرُ لَابِسٍ فَكَانَ النَّهْيُ اِنَّمَا وَقَعَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى تَغْطِيَةِ مَا يُلْبِسُهُ الرَّأْسَ لَا عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يُغَطِّيْ بِهِ وَكَذٰلِكَ الْاَبْدَانُ نُهِيَ عَنْ اِلْبَاسِهَا الْقَمِيْصَ وَلَمْ يُنْهَ عَنْ تَجْلِيْلِهَا بِالْاُزُرِ فَلَمَّا كَانَ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ النَّهْيُ مِنْ هٰذَا فِي الرَّأْسِ اِنَّمَا هُوَ اللِّبَاسُ لَا التَّغْطِيَةُ الَّتِيْ لَيْسَتْ بِاللِّبَاسِ وَكَانَ اِذَا نَزَعَ قَمِيْصَهُ فَلَا فِيْ ذٰلِكَ رَأْسَهُ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِاللِّبَاسِ مِنْهُ لِرَأْسِهِ شَيْئًا اِنَّمَا ذٰلِكَ تَغْطِيَةٌ مِنْهُ لِرَأْسِهِ **وَقَدْ** ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ النَّهْيَ عَنْ لُبْسِ الْقَلَانِسِ لَمْ يَقَعْ عَلٰى تَغْطِيَةِ الرَّأْسِ اِنَّمَا وَقَعَ عَلٰى اِلْبَاسِ الرَّأْسِ فِيْ حَالِ الْاِحْرَامِ مَا يُلْبَسُ فِيْ حَالِ الْاِحْلَالِ فَلَمَّا خَرَجَ بِذٰلِكَ مَا اَصَابَ الرَّأْسَ مِنَ الْقَمِيْصِ الْمَنْزُوْعِ مِنْ حَالِ تَغْطِيَةِ الرَّأْسِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا ثَبَتَ اَنَّهُ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **وَقَدِ** اخْتَلَفَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ

ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رہ فرماتے ہین ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ محرم کے لئے جائز ہین کہ وہ قمیص اوس طرح اوتارے جس طرح غیر احرام ہین اوتارا جاتا ہے کیونکہ اگر محرم سر کی جانب سے قمیص وتار لگا تو اوتارتے وقت اوس کا سر ڈھکے گا اور یہہ محرم کے لئے جائز نہین لہذا اوسے چاک کرکے اوتارنا چاہئے اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس صورت مین قمیص کو ادہر ہی سے اوتار لینا چاہئے اونہون نے یعلے بن امیہ کی حدیث سے احتجاج کیا جو باب التطیب عند الاحرام مین گذر چکی ہے اور جس مین مذکور ہے کہ ایک شخص بحالت احرام رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اوس کے جسم پر جبہ تہا آپ نے سے جبہ اوتار ڈالنے کا حکم کیا بلا اس کے کہ کیونکر اوتارے سو یہہ حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ کی اس حدیث سے جو شروع باب مین مذکور ہوی نہ صرف اختلاف رکہتی ہے بلکہ بلحاظ اسناد کے اس سے احسن ہے اب اگر یہہ احکام صحت اسناد سے ثابت ہوتے ہین تو حدیث یعلے بن امیہ صحیح الاسناد ہے بخلاف حدیث جابر رض کے یہہ بیان ہے اس باب کا بطریق آثار کے اور اس کا بیان بطریق نظر وقیاس کے سو ہم دیکھتے ہین کہ جو لوگ احرام کی حالت مین سر کی جانب سے قمیص اوتارنے کو منع کرتے ہین صرف اس لئے کہ قمیص اوتارتے وقت سر ڈھکے گا تو ہم اس امر پر نظر ڈالنا چاہتے ہین کہ احرام کے درمیان خاصکر کس طریق سے سر ڈہکنا منع ہے اور کس طریق سے نہین اور کیا من کل الوجوہ ہر ایک طریق سے سر ڈہکنا منع ہے پس ہم دیکھتے کہ محرم کو ٹوپی پہننے عمامہ باندہنے اور ہر ایک اوس چیز کے سر پر رکھنے سے منع کیا گیا ہے بحیثیت لباس پہننے کے سر پر رکہی جائے جسطرح قمیص سے جسم ڈہکنے سے منع کیا گیا ہے اب ہم کہتے ہین کہ اگر بوجھ اوٹہانے کی حثیت سے محرم کوئی چیز سر پر رکہی تب بہی اوس کا سر ڈہکے گا اور اوس مین کوئی حرج نہین اس سے معلوم ہوا کہ احرام کے درمیان بحیثیت لباس پہننے کے سر ڈہکنا منع ہے نہ ہر ایک اوس حیثیت سے کہ قائلین قول اول کہتے ہین اسیطرح جسم کو قمیص وغیرہ سلے ہوئے لباس سے چہپانا منع ہے نہ چادر اور تہ بند وغیرہ سے چہپانا بہرکیف جب ثابت ہوا کہ احرام کے درمیان بحیثیت لباس پہننے کے سر کو چہپانا منع ہے اور اس کی برخلاف حثیت سے احرام کے درمیان سر کسی شی سے چہپ جائے تو اوس مین کوئی حرج نہین اور ظاہر ہے کہ قمیص اوتارنے کی صورت مین بحیثیت لباس پہننے کے سر نہین ڈہکتا بلکہ بطاہر

اوتارنیکی حثیت سے تو وہ جائز ہوا یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق نظر و قیاس کے یہی امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم
٥٢ اللہ کا قول ہے علمائے متقدمین نے بھی اس مسئلہ کے درمیان اختلاف کیا ہے حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعید
بن منصور قال ثنا هشیم قال انا یونس عن الحسن بن محمد بن علی و اخبرنا مغیرۃ عن ابراهیم و الشعبی انهم
قالوا اذا احرم الرجل و علیه قمیص فلیخرقه علیه حتی یخرج منه ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے صالح
بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو
یونس نے وہ روایت کرتے ہیں حسن بن محمد بن علی سے اور خبر دی ہمکو مغیرہ بن شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم رح اور شعبی رح
٥٣ سے کہ ان تینوں نے فرمایا کہ جو شخص احرام باندہے اور اوس کے جسم پر قمیص ہو تو اوسے چاک کرکے اوتارے حدثنا
روح بن الفرج قال ثنا یوسف ابن عدی قال ثنا شریك عن سالم عن سعید بن جبیر مثله ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے وہ روایت
٥٤ کرتے ہین سالم سے وہ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالے عنہ سے مثل حدیث سابق کے حدثنا سلیمٰن بن شعیب قال
ثنا عبد الرحمن ابن زیاد قال ثنا شعبة عن المغیرۃ و حماد عن ابراهیم قال اذا احرم الرجل و علیه قمیص قال
احدهما یشقه و قال الآخر یخلعه من قبل رجلیه ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین مغیرہ اور حماد سے وہ ابراہیم سے کہ ان
٥٥ مین سے ایک کا قول ہے کہ قمیص چاک کرکے اوتارے اور ایک کا قول ہے کہ چاک کرکے قدموں کیطرف نکالے حدثنا سلیمٰن
قال ثنا عبد الرحمن قال ثنا شعبة عن قتادۃ عن عطاء بن ابی رباح ان رجلا یقال له یعلی بن امیة احرم و علیه
جبة فامره النبی صلی اللہ علیه و سلم ان ینزعها قال قتادۃ قلت لعطاء انما کنا نری ان یشقها فقال عطاء
ان اللہ لا یحب الفساد ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ عطاء بن ابی رباح سے کہ ایک شخص جس کا نام یعلے بن امیہ تہا
احرام کے درمیان جبہ پہنے ہوئے تہا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسے جبہ اوتار ڈالنے کا حکم کیا قتادہ بیان کرتے
ہین کہ مین نے عطاء رح سے کہا کہ ہم لوگ تو خیال کرتے تہے کہ اس قسم کے کپڑے کو احرام کے درمیان چاک کرکے اوتارنا چاہئے
٥٦ تو اونہوں نے فرمایا ان اللہ[1] لا یحب الفساد حدثنا سلیمٰن قال ثنا عبد الرحمن قال ثنا شعبة عن ابی سلمة
الازدی قال سمعت عکرمة و سئل عن رجل احرم و علیه قباء قال یخلعه ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے
سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں
ابو سلمۃ الازدی سے کہا سنی مین نے عکرمہ سے جبکہ اون سے اوس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا کہ جو احرام کے درمیان قبا پہنے
ہو فرمایا اوسے اوتار ڈالے فهذا عطاء و عکرمة قد خالفا ابراهیم و الشعبی و سعید بن جبیر و ذهبا الی ما ذهبنا
الیه من حدیث یعلی ترجمہ پس عطاء اور عکرمہ نے ابراہیم نخعی رح امام شعبی رح اور سعید بن جبیر رض سے اختلاف کیا اور
اوسی قول کیطرف گئے جو ہم نے اختیار کیا اور جو حدیث یعلے بن امیہ سے ثابت ہے ۔

بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ مُحْرِمًا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ[2]

حجۃ الوداع مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندہا تہا یا عمرہ کا

[1] یعنی اللہ تعالے فساد کو پسند نہیں کرتا سو تم اس مسئلہ میں متنبہ ہو گئے کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مطلقاً اس شخص کو جبہ اوتارنے کا حکم فرمایا بغیر اس کے کہ کیونکر اوتارے ۱۲ مترجم سلمہ اللہ تعالے

[2] حجۃ الوداع بفتح واو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری حج ہے جس مین آپ نے لوگون کو رخصتی وعظ و پند کیا اور احکام دین کی پابندی کی تاکید مزید کی کیونکہ آپ کو نزول سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح الیٰ آخر السورہ سے معلوم ہو چکا تہا کہ آئندہ آپ کو حج کرنے کا موقع نہین ملے گا بعض احادیث مین مذکور ہے کہ آپ نے اسقدر موثر وعظ کہا کہ لوگ رونے لگے اور عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ شاید آپ تو ہمین وعظ رخصت فرما رہے ہین ۱۲ مترجم سلمہ اللہ تعالے

حدثنا یونس قال انا ابن وہب ان مالکا حدثہ عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ رض ان رسول ۵۱
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افرد الحج ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان
کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین عبد الرحمن بن القاسم سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے
کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا تھا حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد ھو ابن موسیٰ ۵۲
قال ثنا ابو عوانۃ عن منصور عن ابراھیم عن الاسود عن عائشۃ رض قالت خرجنا ولا نری الا انہ الحج
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے
فرمایا ہم مدینہ سے نکلے تو ارادہ نہین رکھتے ہو مگر حج کا حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا مالک عن محمد ۵۳
بن عبد الرحمن بن نوفل عن عروۃ عن عائشۃ رض قالت خرجنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع
فمنا من اھل بعمرۃ ومنا من اھل بحج وعمرۃ ومنا من اھل بالحج واھل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
بالحج فاما من اھل بالعمرۃ فحل واما من اھل بالحج او جمع بین الحج والعمرۃ فلم یحل حتی یوم النحر ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے وہ
روایت کرتے ہین محمد بن عبد الرحمن بن نوفل سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا
حجۃ الوداع کی سال جب ہم حضرت کے ساتھ گھر سے روانہ ہوئے تو کوئی ہم مین سے عمرہ کا احرام باندھنے والا تھا کوئی حج وعمرہ دونون کا اور
کوئی صرف حج کا اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا تھا سو جن لوگون نے صرف عمرہ کا احرام
باندھا تھا وہ طواف کرنیکے بعد احرام سے الگ ہو گئے اور جنہون نے حج وعمرہ دونون کا احرام باندھا تھا وہ قربانی کے دن
احرام سے باہر ہوئے حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابن ابی مریم قال اخبرنی ابن ابی الزناد قال حدثنی علقمۃ بن ۵۴
ابی علقمۃ عن امہ عن عائشۃ رض ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امر الناس عام حجۃ الوداع فقال من احب ان
یبدا بالعمرۃ قبل الحج فلیفعل وان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افرد الحج ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی مجھکو ابن ابی الزناد نے کہا حدیث بیان کی مجھسے
علقمہ بن ابی علقمہ نے وہ روایت کرتے ہین اپنی والدہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کی سال لوگون کو حکم کیا کہ جو لوگ عمرہ کا احرام باندھنا چاہتے ہین وہ عمرہ کا احرام باندھلیں
اور خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا تھا حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا الخصیب ۵۵
قال ثنا وھیب عن منصور بن عبد الرحمن عن امہ عن اسماء قالت قدم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
واصحابہ مھلین بالحج ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے وہ روایت کرتے ہین منصور بن عبد الرحمن سے وہ اپنی والدہ سے وہ اسماء بنت ابی بکر
الصدیق رض سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا تھا حدثنا ربیع المؤذن ۵۶
قال ثنا اسد قال ثنا حاتم بن اسمعیل قال ثنا جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ فی حدیثہ الطویل
فقال فاھل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بالتوحید ولم یزد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی الناس

شَيْئًا وَلَسْنَا نَنْوِي اِلَّا الْحَجَّ وَلَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن محمد نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ انہوں نے ایک حدیث طویل کے درمیان فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا تھا اور لوگوں سے بھی آپ نے اس کے ماسوا کچھ نہیں فرمایا خود ہم لوگوں نے بھی حج کا احرام باندھا تھا اور عمرہ ہم جانتے ہی نہ تھے۔

٧ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو لیث اور ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو الزبیر سے وہ جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا کہ ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو گئے تو ہم نے صرف حج کا احرام باندھا تھا

بیان المسئلۃ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا اَلْاِفْرَادُ اَفْضَلُ مِنَ التَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ قَالُوْا لِاَنَّهٗ كَانَ اِحْرَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا التَّمَتُّعُ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ اَفْضَلُ مِنَ الْاِفْرَادِ وَالْقِرَانِ وَقَالُوْا هُوَ الَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسی طرف گیا ہے کہ افراد تمتع اور قران سے افضل ہے کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں صرف حج کا احرام باندھا تھا اور باقی اہل علم نے اس سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ تمتع افضل ہے افراد اور قران سے اور فرمایا ہے کہ ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں کیا تھا **وَذَكَرُوْا** فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ

٨ اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ مَا تُرِيْدُ اِلٰى اَمْرٍ فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْهٰى عَنْهُ فَقَالَ دَعْنَا مِنْكَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَدَعَكَ ثُمَّ اَهَلَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ بِهِمَا جَمِيْعًا **ترجمہ** چنانچہ یہ لوگ یہ حدیثیں بیان کرتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن مرہ سے وہ سعید بن المسیب سے فرمایا مقام عسفان میں حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہما جمع ہوئے اور حضرت عثمان تمتع سے منع کرتے تھے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل سے کیوں منع کرتے ہیں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے اور آپ اس سے منع کرتے ہیں فرمایا آپ مجھ سے تعرض نہ کریں حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا میں اس معاملہ میں تعرض کئے بغیر کیونکر رہ سکتا ہوں اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھا

٩ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَجَّ عُثْمَانُ فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ قَالَ بَلٰى **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمٰن بن حرملہ سے وہ سعید بن المسیب سے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ حج کیلئے نکلے تو آپ سے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے کیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا ہے کہ آپ نے تمتع کیا تھا فرمایا کیوں نہیں۔

٥١٠ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِیْ فَقَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ محمد بن عبداللہ بن الحارث بن نوفل بن عبدالمطلب سے اونہون نے سنی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ضحاک بن قیس سے جس سال کہ معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حج کیا تو یہہ دونون بزرگ تمتع کا ذکر کرتے تہے ضحاک نے کہا تمتع کوئی جاہل شخص ہی کریگا جو حکم الٰہی سے واقف نہو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا برخوردار یہہ کیا کہتے ہو ضحاک نے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ تو اس سے منع کیا کرتے تہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے اور آپ کے ساتہہ ہم نے بہی تمتع کیا ہے

٥١١ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی ۔

٥١٢ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِیِّ عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ فَعَلْنَاهَا وَهٰذَا يَوْمَئِذٍ مُشْرِكٌ بِالْعُرُشِ يَعْنِیْ مُعَاوِيَةَ يَعْنِیْ عُرُوْشَ بُيُوْتِ مَكَّةَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا حدیث بیان ہم سے ابن المبارک نے وہ روایت کرتے ہین سلیمان التیمی سے وہ غنیم بن قیس سے کہا مین نے سعد بن مالک سے تمتع کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا ہم نے تمتع کیا اور یہہ اوس وقت کا ذکر ہے کہ معاویہ مکہ کی جہونپڑیون مین رہتے تہے اور مشرک تہے

٥١٣ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ وَهُوَ الْقُرِّیُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَهَلَّ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ هُوَ بِالْعُمْرَةِ فَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلَمْ يَحِلَّ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهٗ هَدْیٌ حَلَّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةُ مِمَّنْ مَعَهُمَا الْهَدْیُ فَلَمْ يَحِلَّا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین مسلم القری سے کہا مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندہا تہا اور خود اونہون نے عمرہ کا احرام باندہا تہا سو جن کے ساتہہ ہدی (قربانی) تہی وہ تو احرام سے باہر نہ ہوا اور جس کے ساتہہ ہدی نہ تہی وہ احرام سے باہر ہوگیا چنانچہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتہہ ہدی تہی سو وہ احرام سے باہر نہین ہوئے

٥١٤ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ لَيْثٍ هُوَ ابْنُ اَبِیْ سُلَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَاتَ وَاَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى مَاتَ وَعُثْمَانُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ سُلَيْمَانُ فِیْ حَدِيْثِهٖ وَاَوَّلُ مَنْ نَهٰى عَنْهَا مُعَاوِيَةُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبدالمومن المروزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن الحسن بن شقیق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحمزہ نے وہ روایت کرتے ہین لیث بن ابی سلیم سے

ح اور حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں لیث سے وہ طاؤس سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تمتع کرتے رہے یہاں تک کہ وفات پائی اور حضرت ابوبکر صدیق رض حضرت عمر رض اور حضرت عثمان
تمتع کرتے رہے یہاں تک کہ وفات پائی سلیمان اپنی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ تمتع سے جس شخص نے پہلے منع کیا وہ معاویہ
ہیں۔ حدثنا فھد قال ثنا الحمانی قال ثنا شریک عن عبد اللہ بن شریک قال تمتعت فسألت ۵۱۵
ابن عمر رض وابن عباس رض وابن الزبیر فقالوا اھللت بالسنۃ سنۃ نبیک ثم قم فطف ثم تحلل ترجمہ حدیث بیان
کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک بن عبد اللہ نے وہ روایت کرتے
ہیں عبد اللہ بن شریک سے کہ میں نے تمتع کیا پھر ابن عمر ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ تعالے عنہم سے مسئلہ پوچھا گیا تو ان سب نے
فرمایا کہ تم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کیا بیشک طواف کرو اور احرام سے باہر ہو جاؤ حدثنا فھد قال ثنا ابو ۵۱۶
غسان قال ثنا شریک فذکر باسنادہ مثلہ غیر انہ قال قال ابو غسان اظنہ قال لسنۃ نبیک افعل کذا ثم احرم یوم
الترویۃ وافعل کذا وافعل کذا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے شریک نے پھر ان کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اس کے کہ اس قدر زائد بیان کیا کہ ابو غسان
نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ شریک نے مجھ سے بیان کیا کہ تم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کیا سو تم اسطرح کرو اور پھر ترویہ کے
دن یعنے آٹھویں تاریخ حج کا احرام باندھو اور اسطرح کرو حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وھب قال ثنا شعبۃ عن ابی جمرۃ ۵۱۷
قال تمتعت فنھانی ناس عنھا فسألت ابن عباس رض فامرنی بھا ثم نمت فاتانی آت فی المنام فقال عمرۃ متقبلۃ وحج
مبرور فاتیت ابن عباس رض فحدثتہ فقال اللہ اکبر سنۃ ابی القاسم او سنۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو جمرہ
سے کہا میں نے تمتع کیا تو لوگ مجھے منع کرنے لگے میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے مجھے اس کا حکم دیا
غرض میں نے تمتع کیا بعد ازاں جب میں سویا تو خواب میں مجھ سے کسی نے آکر کہا کہ تمہارا عمرہ مقبول ہے اور حج نیک ہے میں پھر ابن
عباس رضی اللہ تعالے عنہما کی خدمت میں آیا اور آپ کو اس کی خبر کی فرمایا اللہ اکبر یہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت
ہے حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا الوھبی قال ثنا احمد بن خالد قال ثنا ابن اسحق عن الزھری عن سالم قال انی لجالس مع ۵۱۸
ابن عمر رض فی المسجد اذ جاءہ رجل من اھل الشام فسألہ عن التمتع بالعمرۃ الی الحج فقال ابن عمر حسن جمیل فقال فان اباک
کان ینھی عن ذلک فقال ویلک فان کان ابی قد نھی عن ذلک وقد فعلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وامر بہ فبقول
ابی تاخذ ام بامر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال بامر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال قم عنی ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن خالد الوہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحق نے وہ روایت
کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے کہا میں مسجد میں اپنے والد ابن عمر رض کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اہل شام سے ایک شخص آیا اور
آپ سے تمتع کے متعلق دریافت کیا فرمایا خوب ہے اچھا ہے کہا پھر آپ کے والد تو منع کرتے تھے فرمایا میرے والد منع کرتے تھے لیکن رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تو خود ہی تمتع کیا ہے اور تمتع کرنے کا حکم بھی فرمایا ہے سو تم میرے والد کے قول کو حجت ٹھہراتے ہو یا رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کو کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کو فرمایا تو پھر جاؤ اپنا کام کرو۔

۵۱۹ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان اور ابن ابی داؤد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عقیل نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سالم بن عبداللہ نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تھا حجۃ الوداع میں اور ہدی بھیجی تھی اور پھر ذی الحلیفہ سے ہدی اور کے ساتھ روانہ ہوئے اول رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور پھر حج کا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا تھا

۵۲۰ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رض أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي بِهِ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عقیل نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے کہا خبر دی مجھ کو عروہ بن زبیر نے انہیں خبر دی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے وہ روایت کرتے ہیں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے اور آپ کے ساتھ لوگوں نے تمتع کیا تھا جیسا کہ سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْ عَائِشَةَ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ خِلَافَ هٰذَا فَرَوَيْتُمْ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَرَوَيْتُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَرَوَيْتُمْ عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَلَمْ يَعْتَمِرْ **قِيلَ** لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْإِفْرَادُ الَّذِي ذَكَرَهُ هٰذَا عَلَى مَعْنًى لَا يُخَالِفُ مَعْنَى مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْإِفْرَادُ الَّذِي ذَكَرَهُ الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رض إِنَّمَا أَرَادَتْ بِهِ إِفْرَادَ الْحَجِّ فِي بَعْدِ مَا أَحْرَمَ بِهِ وَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْرَمَ قَبْلَ خُرُوجِهِ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ وَأَرَادَتْ أَنَّهُ لَمْ يَخْلِطْهُ فِي وَقْتِ إِحْرَامِهِ بِهِ بِإِحْرَامٍ بِعُمْرَةٍ كَمَا فَعَلَ غَيْرُهُ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ **وَأَمَّا** حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض فَإِنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ مِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ لَا حَجَّةَ مَعَهَا وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ يَعْنِي مُفْرَدَتَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي ذٰلِكَ التَّمَتُّعَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الَّذِينَ قَدْ كَانُوا أَحْرَمُوا بِالْعُمْرَةِ أَحْرَمُوا بَعْدَهَا بِحَجَّةٍ لَيْسَ فِي حَدِيثِهَا هٰذَا نَفْيٌ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَإِنَّهَا قَالَتْ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْحَجُّ الْمُفْرَدُ بَعْدَ عُمْرَةٍ قَدْ كَانَتْ تَقَدَّمَتْ مِنْهُ مُفْرَدَةً فَيَكُونُ قَدْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ ثُمَّ أَحْرَمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحَجَّةٍ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ حَتّٰى تَتَّفِقَ هٰذِهِ الْآثَارُ وَلَا تَتَضَادَّ **فَأَمَّا** مَعْنَى مَا رَوَتْ أُمُّ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَلَمْ يَعْتَمِرْ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ تُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَمْ يَعْتَمِرْ فِي وَقْتِ

اَحْرَامِہٖ بِالْحَجِّ کَمَا فَعَلَ بَعْضُ مَنْ کَانَ مَعَہٗ وَلٰکِنَّہٗ اِعْتَمَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ ترجمہ اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ شروع باب مین توآپ نے بروایت قاسم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے یہہ روایت کیاہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھاتھا اور بروایت محمد بن عبدالرحمن بن نوفل روایت کیاہے کہ ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ہوئے ہوئے حجۃ الوداع کے سال توہم مین سے کسی نے عمرہ کا احرام باندھاتھا اورکسی نے حج اورعمرہ دونون کا اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا اور بروایت ام علقمہ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کیاہے کہ حجۃ الوداع کی سال رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندہاتہا اورعمرہ نہین کیاتہا تواوسکے جواب مین کہاجائیگا کہ ممکن ہے کہ ان روایتون مین افراد بالحج کے وہ معنے مراد ہون جوزہری کی روایت سے جواونہون نے عروہ سے اوراونہون نے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت کی ہے اختلاف نہین رکہتے اور وہ یہہ معنے ہین کہ قاسم کی روایت مین جن افراد کا ذکر ہے اوس سے افراد بالاحرام مرادہے یعنے احرام آپ نے دونون کا الگ الگ باندھاتہا اول حج کا احرام باندہا اوراحرام حج سے باہر ہونیکے بعد عمرہ کا پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کا مقصود یہہ ہے کہ آپ نے حج وعمرہ کا احرام ایک ساتہہ نہین باندھا جیساکہ اورلوگون نے کیا اور وہ جوحدیث محمد بن عبدالرحمن مین عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت کیاہے اوراس مین حضرت عائشہ صدیقہ رض نے اس امر کی خبر دی ہے کہ بعض لوگون نے صرف عمرہ کا احرام باندھا اورحج کا نہین اوربعض لوگون نے حج وعمرہ کا ایک ساتہہ احرام باندھا اوربعض نے صرف حج کا پس جائز ہے کہ جن لوگون نے اول عمرہ کا احرام باندھاتہا عمرہ کرکے حج کا احرام باندہا اور وہ جوآپنے فرمایاکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھاتہا سوجائز ہے کہ یہہ احرام آپنے عمرہ کرنیکے بعد باندہاہو اورعمرہ آپ پہلے کرچکے ہون جیساکہ حدیث زہری مین مذکور ہے یہہ تاویل ہے حدیث قاسم اورحدیث محمد بن عبدالرحمن کی اوراوس تاویل سے یہہ آثار متفق ہوجاتے ہین اور وہ جوام علقمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت کیاہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھاتہا اورعمرہ نہین کیاتہا سواوسکے معنے یہہ ہین کہ احرام حج کے درمیان عمرہ نہین کیا جیساکہ اورلوگون نے کیاتہا بلکہ آپنے احرام حج کے بعد عمرہ کیا جیساکہ اسماء بنت ابی بکر الصدیق رض

١٢٥ کی اس حدیث مین مذکور ہے حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلٰی اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَسْمَاءَ کُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُوْنِ تَقُوْلُ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهٗ هٰهُنَا وَنَحْنُ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِیْلٌ ظُهُوْرُنَا قَلِیْلَةٌ اَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ اَنَا وَاُخْتِیْ عَائِشَةُ رض وَالزُّبَیْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَیْتَ اَحْلَلْنَا ثُمَّ اَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِیِّ بِالْحَجِّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہین ابوالاسود سے اون سے حدیث بیان کی عبداللہ مولی اسماء بنت ابی بکر الصدیق رض نے اونہون نے سنی اسماء سے کہ جب وہ حجون مین پہنچین توکہا اللہ تعالے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام نازل کرے اسی مقام پرہم آپ کے ساتہہ اترے تہے توہماری یہہ کچاوی ہلکے تہے یعنے اونٹون پرکچہہ بہت سامان نہ تہا) اورہماری سواریں تہوڑی سی تہین اورتوشہ بہی قلیل تہا پہرمین نے اورمیری ہمشیرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا زبیر اور فلان فلان شخصون نے عمرہ کا احرام باندھا پہر صبح طواف کرکے احرام عمرہ سے باہر ہوگئے پہر شام کو حج کا احرام باندھا فَهٰذِهٖ اَسْمَاءُ تُخْبِرُ اَنَّ مَنْ کَانَ حِیْنَئِذٍ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَقَدْ اَحْرَمَ بَعْدَهَا بِحَجَّةٍ فَصَارَ بِهَا مُتَمَتِّعًا ترجمہ پس اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالے عنہا خبر دیتی ہین کہ آپنے اول عمرہ کا احرام باندھا

تہا اور پہر عمرہ کے بعد حج کا احرام باندھکر تمتع کیا تہا حدثنا سلیمان بن شعیب قال ثنا الخصیب قال ثنا ہمام عن قتادۃ ۵۲۲
عن مطرف عن عمران قال تمتعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونزل فیہا القرآن فلم ینہنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ولم ینسخہا شیٔ ثم قال رجل برأیہ ما شاء ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ مطرف سے وہ عمران سے کہا ہم نے
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تمتع کیا تہا چنانچہ تمتع قرآن مجید مین بہی نازل ہوا ہے اور منسوخ نہین ہوا
ہان بعض لوگون نے اپنی رای سے کہا جو چاہا حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن حمید عن ۵۲۳
الحسن عن عمران بن حصین قال تمتعنا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متعۃ الحج فلم ینہنا عنہا
ولم ینزل اللہ فیہا نہیا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین حمید سے وہ حسن سے وہ عمران بن حصین رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ ہم نے
تمتع کیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین یعنے تمتع حج سو آپنے ہمین منع نہین فرمایا اور نہ اللہ تعالے نے
اس کی نہی نازل کی حدثنا سلیمن بن شعیب قال ثنا الخصیب قال ثنا ہمام عن قتادۃ عن ابی نضرۃ عن جابر ۵۲۴
بن عبد اللہ قال تمتعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما ولی عمر خطب الناس فقال ان القرآن ہو القرآن
وان الرسول ہو الرسول وانہما کانتا متعتان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متعۃ الحج فافصلوا بین حجکم
وعمرتکم فانہ اتم لحجکم واتم لعمرتکم والاخری متعۃ النساء فانہی عنہا واعاقب علیہا ترجمہ حدیث بیان کی
ہم سے سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے
وہ ابو نضرہ سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا ہم نے تمتع کیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ
جب حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ خلیفہ ہوئے توآپ نے خطبہ مین بیان کیا کہ قرآن قرآن ہے اور رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول تہے اور آپکے عہد مبارک مین دو متعہ جائز تہے سو متعہ حج مین حج وعمرہ کے درمیان فصل کیا
کرو جس سے تمہارے حج وعمرہ کے احکام پوری طرح ادا ہون اور دوسرا متعہ نسا ہے سو مین اوس سے منع کرتا ہون بلکہ
اوس پر سزا بہی دونگا۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا سلیمن بن حرب قال ثنا حماد عن عاصم عن ابی نضرۃ ۵۲۵
عن جابر قال متعتان فعلناہما علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہانا عنہما عمر فلم نعد الیہما
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
حماد نے وہ روایت کرتے ہین عاصم سے وہ ابو نضرہ سے وہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم کے عہد مبارک مین دو متعہ تہے سو ہم نے دونون پر عمل کیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے ہمین اون
سے منع کیا سو پہر ہم نے اون کا اعادہ نہین کیا وقد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قولہ ما یدل
علی انہ کان کذلک ایضا ترجمہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا نے جو حدیث رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم سے روایت کی ہے وہ بہی اس پر دلالت رکہتی ہے کہ آپنے تمتع کیا تہا حدثنا یونس قال انا ابن وہب ۵۲۶
ان مالکا حدثہ عن نافع عن ابن عمر عن حفصۃ انہا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شان
الناس حلوا بعمرۃ ولم تحل انت من عمرتک فقال انی لبدت راسی وقلدت ہدیی فلا احل حتی انحر

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر سے وہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ اونہون نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اور لوگ تو عمرہ کر کے احرام سے باہر ہوگئے اور آپ ابہی احرام سے باہر نہین ہوئے فرمایا مین نے سر کے بالون پر گوند لگایا ہے اور قربانی کے گلے مین پٹا ڈالا ہے سو مین قربانی کے دن احرام سے باہر ہوونگا **فدل** هذا الحديث انه كان متمتعا لان الهدى المقلد لا يمنع من الحل الا في المتعة خاصة هذا ان كان ذلك القول منه بعد طوافه للعمرة **وقد** يحتمل ايضا ان يكون هذا القول كان منه قبل ان يحرم بالحج وقبل ان تطوف للعمرة فكان ذلك حملها لولا سياق الهدى يحل كما يحل الناس بعد ان يطوف فلم يطف حتى احرم بالحج فصار قارنا فليس يخلو حديث حفصة الذي ذكرنا من احد هذين التاويلين وعلى ايهما كان في الحقيقة فانه قد نفى قول من قال انه كان مفردا بحجة لم يتقدمها عمرة ولم يكن معها عمرة **وخالفهم** في ذلك اخرون فقالوا بل القران في ذلك بين العمرة والحجة افضل من افراد الحج ومن التمتع بالعمرة الى الحج وقالوا كذلك فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع

ترجمہ پس یہہ حدیث ہی دلالت رکہتی کہ آپ نے تمتع کیا تہا کیونکہ ہدی ہیجکر احرام سے باہر ہونا خاص تمتع مین منع ہے اب اگرچہ اس حدیث مین دو احتمال ہین کہ یہہ آپ نے طواف عمرہ کرنیکے بعد فرمایا ہو اور محتمل ہے کہ طواف اور احرام حج سے پہلے فرمایا ہو بہر کیف اگر آپ کے ساتہہ ہدی نہوتی تو آپ طواف کر کے احرام سے باہر ہو جاتے جس طرح اور لوگ طواف کر کے احرام سے باہر ہوگئے سو احتمال اخیر کے مطابق آپ نے طواف نہین کیا مگر احرام حج کے بعد پس یہہ حدیث دونون صورتون مین سے خواہ کسی صورت پر محمول ہو اون لوگون کے قول کی نفی کرتی ہے جو کہتے ہین کہ آپ نے صرف حج کا احرام باندہا اور عمرہ نہین کیا تہا نہ قبل احرام حج نہ بعد احرام حج اور باقی اہل سلم نے قائلین قول دوئم سے ہی اختلاف کیا ہے اور فرمایا کہ قران افضل ہے افراد اور تمتع

۵۲۷ سے اور ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین کیا تہا **وذکروا** في ذلك ما حدثنا يونس قال انا بشر بن بكر عن الاوزاعي قال حدثني عبدة بن ابي لبابة قال حدثني شقيق بن سلمة قال حدثني رجل من تغلب يقال له ابن معبد قال اهللت بالحج والعمرة جميعا فلما قدمت على عمر ابن الخطاب ذكرت له اهلالي فقال هديت لسنة نبيك او لسنة النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ اور یہان حدیثون سے استدلال کرتے ہین حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو بشر بن بکر نے وہ روایت کرتے ہیں اوزاعی سے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے عبدہ بن ابی لبابہ نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے شقیق بن سلمہ نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے ایک شخص نے بنی تغلب سے جسے ابن معبد کہتے تہے کہا مین نے حج اور عمرہ کا ایک ساتہہ ہی احرام باندہا پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہا کی خدمت میں آیا تو اس کا ذکر کیا فرمایا تمہین نبی کریم

۵۲۸ صلے اللہ علیہ وسلم یا فرمایا تمہارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کیطرف ہدایت کی گئی **حدثنا** فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال انا شريك عن منصور والاعمش عن ابي وائل مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے وہ روایت کرتے ہیں منصور اور اعمش سے وہ ابو وائل رضی اللہ تعالے عنہ سے

۵۲۹ مثل حدیث سابق کے **حدثنا** يزيد بن سنان قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة قال انا منصور قال سمعت ابا وائل يحدث ان الصبي ذكر مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی ہمکو منصور نے کہا سنی مین نے ابو وائل رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ صبی بن معبد نے حج و عمرہ کا احرام

۵۳۰ باندھا پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال انا سلمة بن کھیل عن ابی
وائل مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے
۵۳۱ کہا خبر دی ہمکو سلمہ بن کہیل نے وہ روایت کرتے ہیں ابو وائل رضی اللہ تعالے عنہ سے مثل حدیث سابق کے حدثنا
محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن عاصم بن بهدلة عن ابی وائل مثله ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں عاصم بن بہدلہ
۵۳۲ سے وہ ابو وائل رضی اللہ تعالے عنہ سے مثل حدیث سابق کے حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا عبد الله بن رجاء
قال انا شعبة عن الحکم قال سمعت ابا وائل فذکر مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے کہا سنی میں نے ابو وائل سے مثل حدیث سابق
۵۳۳ کے حدثنا حسین بن نصر قال ثنا عبد الرحمن بن زیاد قال ثنا شعبة عن الحکم عن ابی وائل مثله ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے
۵۳۴ وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ ابو وائل سے مثل حدیث سابق کے حدثنا فهد قال ثنا الحسن بن الربیع قال ثنا
ابو الاحوص عن الاعمش عن ابی وائل قال قال الصبی بن معبد فذکر نحوه ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے حسن بن ربیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابو وائل
سے کہ صبی بن معبد نے کہا پھر مثل حدیث سابق کے بیان کی فقال الذین اقروا القران انما قول عمر هدیت لسنة
نبیک علی الدعاء منه له لا علی تصویبه ایاه فی فعله ترجمہ جو لوگ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے
قران نہیں کیا وہ اس حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کے قول هدیت لسنة النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی
تاویل کرتے ہیں کہ یہ آپ نے بطور دعا کے کہا تھا کہ اللہ تعالے تمہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف ہدایت
۵۳۵ کرے اور یہ تاویل ہی تاویل ہے ان کے فعل کی تصحیح فکان من الحجة علیهم فی ذلک مما یدل علی ان ذلک لم یکن من عمر علی
جهة الدعاء ان فهدا حدثنا قال ثنا عمر بن حفص بن غیاث قال ثنا ابی قال ثنا الاعمش قال حدثنی شقیق
قال حدثنی الصبی بن معبد قال کنت حدیث عهد بنصرانیة فلما اسلمت لم آل ان اجتهد فاهللت بالحج والعمرة
جمیعا فمررت بالعذیب بسلمان بن ربیعة وزید بن صوحان فسمعانی انا اهل بهما جمیعا فقال احدهما لصاحبه
ایهما جمیعا وقال الآخر دعه فهو اضل من بعیره قال فانطلقت وکان بعیری علی عنقی فقدمت المدینة
فلقیت عمر بن الخطاب رض فقصصت علیه فقال انهما لم یقولا شیئا هدیت لسنة نبیک ترجمہ اور یہ حدیث ان
پر حجت ہے جو دلالت رکھتی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کا قول مذکور بطریق دعا کے نہیں تھا اور وہ یہ حدیث ہے
جو بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اعمش نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے شقیق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے صبی بن معبد نے
کہا میں ابھی نو مسلم ہی تھا کیونکہ عیسائی سے مسلمان ہوا تھا اور ارکان اسلام کے ادا کرنے میں بہت جد و جہد کیا
کرتا تھا چنانچہ میں نے حج و عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا جب میں عذیب پر گذرا اور سلمان بن ربیعہ و زید بن صوحان سے
ملاقات ہوئی اور انہوں نے مجھے کہتے سنا کہ میں نے دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا ہے تو ان دونوں میں سے ایک نے کہا

کن دونوں کا دوسرے نے کہا بیان جاتے ہی دودہ توایسے اونٹ سے زیادہ گم ہوا ہے (یعنے ابہی مسئلہ مسائل سے واقف نہیں
مین اپنا اونٹ اپنے پیچھے لئے چلا آہی رہا تہا سوار ہوکر حضرت عمر فاروق کے پاس مدینہ چلا گیا جب آپ سے ملاقات ہوئی تو قصہ بیان
کیا فرمایا اون لوگون نے تم سے کچہہ نہیں کہا بیشک تم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کیطرف ہدایت پائی **حدثنا** ۵۳۶
علی بن شیبۃ قال ثنا اسحق بن ابراهیم الحنظلی قال انا وکیع قال ثنا الاعمش عن شقیق عن الصبی بن معبد
قال اهللت بهما جمیعا فمررت بسلمان بن ربیعة وزید بن صوحان فعابا ذلک علی فلما قدمت علی عمر رض ذکرت
ذلک له فقال انهما لم یقولا شیئا هدیت لسنة نبیک صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن
شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحق بن ابراہیم الحنظلی نے کہا ہمنے وکیع سے کہا حدیث بیان کی ہم سے اعمش نے وہ روایت
کرتے ہین شقیق سے وہ صبی بن معبد سے کہا مین نے حج وعمرہ دونوں کا احرام باندہا پہر سلمان بن ربیعہ وزید بن صوحان کے پاس سے گذرا تو
اونہوں نے میرے اس فعل پر عیب لگایا پہر جب مین عمر رض کی خدمت مین آیا اور اسکا ذکر کیا تو فرمایا کہ اونہوں نے کچہہ نہیں کہا تم اپنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت چلائے ہو
فدل قوله هدیت لسنة نبیک بعد قوله انهما لم یقولا شیئا ان ذلک کان منه علی التصویب منه لا علی الدعاء
وقد روی عن ابن عباس رض عن عمر رض ما یدل علی ذلک ایضا **ترجمہ** پس آپکا یہہ قول کہ اون لوگوں نے تمہیں کچہہ
نہیں بتلایا دلالت کرتا ہے کہ آپ کا قول ہدیت لسنة نبیک بطور دعا کے نہیں بلکہ بطور تصویب وتصدیق کے تہا ما سوای اس کے
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے بہی ایسا ہی روایت کیا گیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے قران کیا
تہا اور یہی حضرت عمر رض کی مراد ہے **حدثنا** محمد بن عبد الله بن میمون قال ثنا الولید بن مسلم قال ثنا ۵۳۷
الاوزاعی قال ثنا یحیی بن ابی کثیر عن عکرمة عن ابن عباس عن عمر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم وهو
بالعقیق یقول اتانی اللیلة آت من ربی فقال صل فی هذا الوادی المبارک وقل عمرة فی حجة **ترجمہ** حدیث بیان کی
ہم سے عبد اللہ بن میمون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے یحیے بن ابی کثیر نے وہ روایت کرتے ہین عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ حضرت عمر رضی
اللہ تعالے عنہ سے کہا سنا مین نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ شب کو میرے پاس میرے پروردگار کے پاس
سے آنیوالا آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی مین نماز پڑہ اور کہو کہ حج وعمرہ ایک ساتہہ کرتا ہون **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ۵۳۸
هرون بن اسمعیل قال ثنا علی بن المبارک قال ثنا یحیی بن ابی کثیر فذکر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی
ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہارون بن اسمعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن المبارک نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن ابی کثیر نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **فاخبر عمر** فی هذا
الحدیث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه اتاه آت من ربه فقال له قل عمرة فی حجة فلما کان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قد کان امر ان یجعل عمرة فی حجة استحال ان یکون ما فعل خلاف ما امر به **فان**
قال قائل وکیف یجوز ان ینقل هذا عن عمر رض وقد نهی عن المتعة وقد ذکرتم ذلک عنه فی حدیث مالک عن الزهری
عن محمد بن عبد الله بن الحارث بن نوفل **ترجمہ** اس حدیث مین حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ کے پروردگار کے پاس سے آنیوالے نے آکر خبر دی کہ حج کے ساتہہ عمرہ ہی کرو پس جب رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو حج وعمرہ ایک ساتہہ کرنے کا حکم کیا گیا تو ناممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے

اس کے خلاف کیا ہو اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ یہہ حدیث حضرت عمر سے کیونکر روایت کی گئی کیونکہ اوپر کی حدیث مالک
ہین جو اونہون نے زہری سے اونہون نے محمد بن عبد اللہ بن الحارث بن نوفل سے روایت کی ہے گذر چکا ہے کہ آپنے متعہ
حج سے منع کیا وقد ذكر في ذلك ما حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا مكي بن ابراهيم قال ثنا مالك عن نافع عن ابن ۵۳۵
عمر قال قال عمر رض متعتان كانتا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم انهى عنهما واعاقب عليهما متعة
النساء ومتعة الحج ترجمہ اور جیسا اس حدیث میں مذکور ہے جو بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے
عنہما سے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین دو متعہ تہے متعہ النسا و متعہ حج سو میں
اون سے نہی ومنع کرتا ہوں الی آخرہ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هارون قال انا داود بن ۵۳۶
ابي هند عن سعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب نهى عن متعة النساء ومتعة الحج ترجمہ حدیث بیان
کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو داود بن ابی ہند نے وہ روایت کرتے
ہین سعید بن المسیب سے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ متعہ نسا و متعہ حج سے منع کرتے تہے قالوا فكيف يجوز ان يكون
عمر نهى عن ذلك وقد علم ان الله عز وجل قد امر به ورسوله قيل له ليست هذه المتعة التي في هذا الحديث
هي المتعة التي يفسخها اهل المقالة التي ذكرناها في الفصل الذي قبل هذا ولكن هذه المتعة عندنا والله اعلم
هي الاخرى التي كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم احرموا بحجة ثم طافوا لها وسعوا قبل عرفة
وحلقوا وحلوا فتلك متعة قد كانت تفعل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم نسخت وسنذكرها
ما روي فيها وفي نسخها في غير هذا الموضع في كتابنا هذا ان شاء الله تعالى فهذه المتعة التي نهى عنها عمر وتواعد
من فعلها بالعقوبة فاما متعة قد ذكرها الله عز وجل في كتابه بقوله فمن تمتع بالعمرة الى الحج فما استيسر
من الهدي الآية وفعلها رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه فمحال ان ينهى عنها عمر رض وقد روينا
عن عمر رض انه استحبها وحض عليها ترجمہ پس وہ بیان کرتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے لیے کیونکر
جائز تہا کہ وہ اوس امر سے منع کرتے تہے جس کا اللہ تعالے نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا تو اوسکے جواب
مین کہا جائیگا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ جس متعہ سے منع کرتے تہے وہ متعہ نہیں ہے جس کا اللہ تعالے نے رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا بلکہ یہہ وہ متعہ ہے جسکے استحباب کے قائلین قول دوم کے قائل ہیں سو ہمارے نزدیک یہہ وہ متعہ ہے
جو اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تہا وہ یہہ کہ اونہون نے حج کا احرام باندھا پہر طواف و رمل اور تردد کر
احرام سے باہر ہوگئے سو یہہ متعہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین کیا جاتا تہا پہر منسوخ ہوگیا چنانچہ
اس کے نسخ وغیرہ کے متعلق جو احادیث وارد ہوئی ہین اسی کتاب مین ہم کسی اور موقع پر ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالے
اس متعہ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے منع کیا تہا اور وہ متعہ جس کا اس آیت کریمہ فمن تمتع بالعمرة الى الحج فما استيسر
من الهدي الآیہ مین ذکر ہے اور جس پر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے عمل کیا ہے سو نا ممکن ہے کہ حضرت
عمر رضی اللہ تعالے عنہ اس متعہ سے منع کرتے بلکہ روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے اس کو پسند کرتے تہے اور اس
پر لوگوں کو ترغیب دلاتے تہے حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن سلمة ۵۳۷

بن کہیل قال سمعت طاوساً یحدث عن ابن عباس قال یقولون ان عمر نہی عن المتعۃ قال عمر لو اعتمرت
فی عام مرتین ثم حججت لجعلتہا مع حجتی ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عبدالرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین سلمہ بن کہیل سے کہا سنی ہین نے طاوس
سے وہ روایت کرتے ہین ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا لوگ کہتے ہین کہ عمر رض متعہ سے منع کرتے تھے حالانکہ وہ
۵۷۲ کہتے تھے کہ اگر مین ایک سال مین دو دفعہ عمرہ کرون اور پھر حج کرون تو مین عمرہ کو حج کے ساتھ ملا لونگا حدثنا حسین
بن نصر قال ثنا ابو نعیم قال ثنا سفیان عن سلمۃ عن طاوس عن ابن عباس رض قال قال عمر فذکر مثلہ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ
روایت کرتے ہیں سلمہ بن کہیل سے وہ طاوس سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مثل حدیث سابق کے۔
فہذا ابن عباس رض قد انکر ان یکون عمر رض نہی عن التمتع وذکر عنہ انہ استحب القران فدل ذلک ان المتعۃ
التی توعد علیہا عمر رض من فعلہا بالعقوبۃ ہی المتعۃ الاخری فان قال قائل فقد روی عن عمر رض انہ امر بافراد الحج
ترجمہ پس ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نفی کرتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے تمتع سے منع کیا اور بیان
کیا ہے کہ قران کو پسند کرتے تھے پس یہہ دلالت رکھتا ہے کہ حضرت عمر رض نے جس متعہ سے منع کیا وہ اور متعہ ہے اب اگر کوئی یہہ
۵۷۳ اعتراض کرے کہ حضرت عمر رض نے تو افراد بالحج کا حکم کیا ہے وذکر فی ذلک ما حدثنا فہد قال ثنا ابو نعیم قال
ثنا اسرائیل عن ابراہیم بن عبد الاعلی قال سمعت سوید ایقول سمعت عمر رض یقول افردوا بالحج ترجمہ
جیسا کہ اس حدیث مین روایت کیا گیا ہے جو بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہین ابراہیم بن عبد الاعلی سے کہا سنی ہین نے سوید سے کہتے تھے سنی ہین نے حضرت
عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے فرماتے تھے افراد بالحج کیا کرو قیل لہ لیس ذلک عندنا علی کراہیتہ لما سوی افراد
من التمتع والقران ولکنہ لا ندریہ معنی آخر سوی ذلک قد بینہ عبد اللہ بن عمر رض ترجمہ تو اس کا جواب دیا جائیگا
کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے اس قول کے یہہ معنے نہین کہ تمتع کرنا منع ہے بلکہ اس کے معنے یہہ ہین کہ حج و عمرہ کے
۵۷۴ درمیان فصل کیا کرو جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کی اس روایت مین مذکور ہے حدثنا ابن مرزوق
قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا مالک ح وحدثنا یونس قال انا ابن وہب ان مالکاً اخبرہ عن نافع عن ابن عمر رض ان
عمر بن الخطاب رض قال افصلوا بین حجکم وعمرتکم فانہ اتم لحج احدکم واتم لعمرتہ ان یعتمر فی غیر اشہر الحج ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے ح
اور حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے انہین خبر دی مالک نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر
رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ حج و عمرہ کے درمیان فصل کیا کرو کیونکہ اس سے حج و عمرہ
کے ارکان پوری طرح ادا ہون گے اس طرح کہ عمرہ غیر حج کے مہینون مین کیا جائے حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا
۵۷۵ عبد اللہ بن صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شہاب قال قال سالم نہی عمر رض عن المتعۃ
وقد فعل ذلک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وفعلہا الناس معہ فقال اخبرنی عبد اللہ بن عمر رض ان عمر رض
قال ان اتم العمرۃ ان تفردوہا من اشہر الحج والحج اشہر معلومات فاخلصوا فیہن الحج واعتمروا فیما سواہن

مِنَ الشُّهُوْرِ فَاَرَادَ عُمَرُ رض بِذٰلِكَ تَمَامَ الْعُمْرَةِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ **وَذٰلِكَ** اَنَّ الْعُمْرَةَ الَّتِيْ يَتَمَتَّعُ بِهَا الْمَرْءُ بِالْحَجِّ لَا تَتِمُّ اِلَّا بِاَنْ يُهْدِيَ صَاحِبُهَا هَدْيًا اَوْ يَصُوْمَ اِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَاَنَّ الْعُمْرَةَ فِيْ غَيْرِ اَشْهُرِ الْحَجِّ تَتِمُّ بِغَيْرِ هَدْيٍ وَّلَا صِيَامٍ فَاَرَادَ عُمَرُ رض بِالَّذِيْ اَمَرَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ اَنْ يُّزَارَ الْبَيْتُ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَرَّتَيْنِ وَكَرِهَ اَنْ يَّتَمَتَّعَ النَّاسُ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَيَلْزَمُ النَّاسُ ذٰلِكَ فَلَا يَاْتُوْنَ الْبَيْتَ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً فِي السَّنَةِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عقیل نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے کہا میں نے سالم بن عبداللہ رض سے پوچھا کہ حضرت عمر رض متعہ حج سے کیوں منع کیا کرتے تھے حالانکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے ساتھ آپکے اصحاب نے تمتع کیا ہے تو اونہوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے حدیث بیان کی مجھ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ اتم عمرہ یہہ ہی کہ عمرہ رغیر حج کے مہینوں میں کیا جائے اور حج کے مہینے تو معلوم ہی ہیں سوان مہینوں میں حج کیا کرو اور ان کے ماسوای مہینوں میں عمرہ پس حضرت عمر رض کا مقصود یہہ تھا کہ عمرہ کے ارکان ہی تو اسطرح ادا ہوں اور حج کے ہی جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ کیونکہ جو شخص حج کے ساتھ عمرہ کرتا ہے تو اوس کا عمرہ بغیر ہدی (قربانی) کے پورا نہیں ہوتا اور اگر ہدی میسر نہ آی تو دس روزہ رکھے اور غیر حج کے مہینوں میں عمرہ کیا جائے تو وہ بلا ہدی وبلا صیام پورا ہو جاتا ہے پس حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے حج وعمرہ کے درمیان جو فصل کرنے کا حکم کیا اس غرض سے کہ بیت اللہ کی زیارت ایک ہی سال میں دو دفعہ کی جائے اور تمتع کرنے سی منع کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ تمتع ہی کو اختیار کرکے ایک سال دو دفعہ بیت اللہ شریف آنے کا نام تک نہ لیں **فَاَخْبَرَ** ابْنُ عُمَرَ رض عَنْ عُمَرَ رض فِيْ هٰذِهِ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ اِنَّمَا اَمَرَ بِاِفْرَادِ الْعُمْرَةِ مِنَ الْحَجِّ لِئَلَّا يَلْزَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَلَا يَاْتُوْنَ الْبَيْتَ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً فِي السَّنَةِ لَا لِكَرَاهِيَتِهِ التَّمَتُّعَ لِاَنَّهٗ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ **فَاَمَّا** قَوْلُهٗ اِنَّهٗ اَتَمُّ لِعُمْرَةِ اَحَدِكُمْ وَحَجَّتِهٖ اَنْ يُّفْرِدَ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْ صَاحِبَتِهَا فَاِنَّ مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ **وَقَدْ** رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض مِنْ رَّاْيِهٖ خِلَافَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا **ترجمہ** پس عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما اس حدیث میں خبر دیتے ہیں کہ حضرت عمر رض تمتع سے اس لئے منع کرتے تھے کہ کہیں لوگ ایک سال میں دو دفعہ بیت اللہ شریف آنا ترک نہ کر دیں نہ اس لئے کہ اون کے نزدیک تمتع کرنا سنت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہی سو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کا یہہ قول کہ حج وعمرہ الگ الگ حج وعمرہ کے ارکان کو تمام وکمال ادا کرتا ہے سو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کی حدیث جو اوپر بیان ہو چکی ہے اس کے خلاف پر دلالت کرتی ہے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کا قول ہی جو اس باب میں روایت کیا گیا ہے اسکے خلاف پر دلالت کرتا ہی

۵۷۳ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ وَّاَبُوْ يَعْفُوْرٍ سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ رض يَقُوْلُ لَاَنْ اَعْتَمِرَ فِي الْعَشْرِ الْاُوَلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَعْتَمِرَ فِي الْعَشْرِ الْبَوَاقِيْ **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے صدقہ بن یسار اور ابو یعفور نے دونوں نے سنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے فرماتے تھے کہ ذی الحجہ کے عشرہ اوّل میں عمرہ کرنا مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ باقی دو عشروں میں عمرہ کروں

۵۷۴ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رض يَقُوْلُ عُمْرَةٌ فِي الْعَشْرِ

الأوّل من ذي الحجة أحبّ إليّ من أن أعتمر في العشر البواقي فحدثت به نافعا فقال نعم عمرة فيها هدي أو صيام
أحبّ إليه من عمرة ليس فيها هدي ولا صيام ۔ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب
نے کہا حدیث بیان کی صدقہ بن یسار نے اونہوں نے سنی ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے فرماتے تھے کہ ذی الحجہ کے پہلے
عشرہ میں عمرہ کرنا مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ اخیر عشرہ دن میں عمرہ کروں (صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں کہ) میں نے
اس کی وجہ نافع (بن عمر رض) سے پوچھی تو اونہوں نے کہا کہ پہلے عشرہ کے عمرہ میں ہدی ہوتی ہے یا روزے رکھے جاتے ہیں
اس لئے یہہ عمرہ اون کے نزدیک اوس عمرہ سے زیادہ پسند ہے جس میں ہدی نہیں ہوتی اور نہ روزے رکھے جاتے ہیں

٥٧٨ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن عطاء بن السائب عن كثير بن جمهان قال ...
فقلنا هل أهللت بالعمرة والحج فقيل ذلك عليه فسألنا ابن عمر فقلنا إن رجلا منا أهلّ بالعمرة والحج فما
كفارته قال رجعا بأجرين وترجعون بأجر واحد ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں عطاء بن السائب سے وہ کثیر بن جمہان سے کہا
لوگ حج کرنے کو جاتے تھے ہمارے ساتھ ایک عجمی شخص بھی تھا اوس نے حج وعمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تو ... کے
بعد واپس آکر ہم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے دریافت کیا کہ ہم میں سے ایک شخص نے حج وعمرہ کا ایک ساتھ احرام
باندھا تھا سو اس کا کیا کفارہ ہے فرمایا (کفارہ کیسا) وہ دو اجر کے ساتھ واپس ہوا اور تم ایک اجر کے ساتھ۔ حدثنا ٥٧٩
يونس قال ثنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن صدقة بن يسار عن عبد الله بن عمر رض قال والله لأن أعتمر قبل
الحج وأهدي أحبّ إليّ من أن أعتمر بعد الحج في ذي الحجة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں صدقہ بن یسار سے وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے
عنہما سے فرمایا واللہ حج سے پہلے عمرہ کرنا اور ہدی بھیجنا مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ حج کے بعد عمرہ کروں فهذا عبد
الله بن عمر رض أيضا قد فضّل العمرة التي في أشهر الحج على العمرة التي في غير أشهر الحج فدلّ ذلك على صحة ما روى
ابن عباس رض عن عمر رض لأن ابن عمر لو كان سمع ذلك من عمر رض كما في حديث عقيل عن الزهري إذًا لما قال
بخلاف ذلك لأنه قد سمع أباه قاله بحضرة أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم لا ينكره عليه منهم أحد ولا يدفعه
عنه دافع وهو أيضا فلا يدفعه عنه ولا يقول له إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كان فعل هذا
ولكن المحكي في ذلك عن عمر رض هو ما ذكره عمر رض أن يزار البيت ولا في الكلام نقل ذلك فكلام سالم هذا
الزهري بروايته فلم يميّز فأما قوله إن العمرة في أشهر الحج لا تتم إلا بالهدي لمن يجد الهدي أو بالصيام
لمن لا يجد الهدي فثبتت بذلك تمام العمرة في غير أشهر الحج إذا كان ذلك غير واجب فيها وأوجبنا النقصان
في العمرة التي في أشهر الحج إذا كان واجبا فيها وهذا كله إذا كان الحج يتلوها فإن الحجة على من ذهب إلى ذلك
عندنا والله أعلم أنا رأينا الهدي الذي يجب في المتعة والقران يؤكل منه باتفاق المتقدمين منهم ورأينا الهدي
الذي يجب لنقصان في العمرة أو في الحجة لا يؤكل منه باتفاقهم جميعا فلما كان الهدي الواجب في المتعة و
القران يؤكل منه ثبت أنه غير واجب لنقصان في العمرة أو في الحجة التي تعلقها لأنه لو كان لنقصان لكان
من أشكال الدماء الواجبة للنقصان ولكان لا يؤكل منه كما لا يؤكل منها ولكنه دم فضل وإصابة خير ترجمہ

پس حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما بھی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کو افضل کہتے ہیں سو ان کا قول بھی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی اوس روایت کی تائید کرتا ہے جو انہوں نے عمرہ کو حج کے ساتھ ملانیکے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کیونکہ اگر عبد اللہ بن عمر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو یہہ فرماتے ہوئے سنتے کہ حج و عمرہ الگ الگ کرنا حج و عمرہ کو تام و کمال ادا کرنا ہے جیسا کہ عقیل نے زہری سے روایت کیا ہے تو عبد اللہ بن عمر اس کے خلاف کیون کہتے جبکہ اونہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بعض اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اسطرح کہتے سنا ہوتا اور کوئی بھی آپکے اس قول سے اختلاف نہ کرتا اور نہ خود عبد اللہ بن عمر ہی آپکے اس قول کو رد کرتے ہوئے یہہ کہتے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تو حج و عمرہ ایک ساتھ کیا ہے بات یہ ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے تو صرف اسیقدر نقل کیا گیا ہے کہ آپ چاہتے تہے کہ بیت اللہ شریف کی ایک سال مین دو دفعہ زیارت کی جاتی باقی سالم بن عبد اللہ کا کلام ہے جسے زہری تمیز نکر سکے اور اوسے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قول سے ملا دیا اب رہا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یہہ قول کہ حج کے مہینون مین عمرہ بغیر ہدی اگر میسر ہوا اور بغیر روزون کے اگر ہدی میسر نہ ہو پورا نہین ہوتا تو اس سے عمرہ کا غیر حج کے مہینون مین تمام کامل ہونا اوس صورت مین ثابت ہو سکتا ہے کہ عمرہ مین ہدی بہیجنا واجب ہو اور حج کے مہینون مین ہدی بہیجنا کسی نقصان کے سبب سے واجب ہوا ہو اور یہہ دونون صورتیں اوس وقت ہین کہ عمرہ کے بعد حج ہی کیا جائے سو ہمارے نزدیک اون لوگون کی دلیل جو اسطرف گئے ہین یہ ہی واللہ علم کہ جو ہدی قران اور حج کے مہینون کے عمرہ مین واجب ہی اوس کا گوشت اغنیا کیلیے بالاتفاق کہانا جائز ہے اور وہ جو حج مین کسی نقصان کے سبب سے قربانی دی جاتی ہے اوس کا گوشت بالاتفاق اغنیا کے لئے کہانا جائز نہیں ہے پس جب متعہ اور قران کی قربانی کا گوشت کہانا جائز ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ تمتع اور قران کی قربانی کسی نقصان کے سبب سے واجب نہ ہوئی ہے بلکہ وہ بطریق افضیلت و اصابت خیر کے ہی واجب ہوئی ہے اور دماء جنایات کی طرح جو کبہی نقصان کے سبب سے واجب ہوتے ہین اس کا کہانا بھی ناجائز ہوتا

۵۰ وقد حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا وكيع ح وحدثنا فهد قال ثنا الخضر بن محمد الحرانی قال انا عيسى بن يونس وابو اسامة قالوا جميعا عن الاعمش عن مسلم البطين عن علی بن حسين عن مروان بن الحكم قال كنا نسير مع عثمان بن عفان فاذا رجل يلبی بالحج والعمرة فقال عثمان رض من هذا فقالوا علی فاتاه عثمان رض فقال الم تعلم انی نهيت عن هذا فقال بلی ولكنی لم اكن لادع قول النبی صلى الله عليه وسلم لقولك ترجمہ اور حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خضر بن محمد الحرانی نے کہا خبر دی ہمکو عیسے بن یونس اور ابو اسامہ نے تینون روایت کرتے ہین اعمش سے وہ مسلم البطین سے وہ علی بن الحسین سے وہ مروان بن الحکم سے کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ حج کو جاتے تہے جب میقات پر پہنچے تو ایک شخص کی حج و عمرہ کا تلبیہ کہنے کی آواز آئی حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تلبیہ کسنے کیا ہے لوگون نے کہا علی نے حضرت عثمان کے پاس آئے اور فرمایا آپ کو معلوم نہین کہ مین اس سے منع کرتا ہون فرمایا معلوم ہے مگر مین آپکے قول کے سبب سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا قول ترک نہین کر سکتا

۵۱ حدثنا علی بن شيبة قال ثنا خلاد بن يحيى قال ثنا سفيان الثوری عن بكير بن عطاء قال حدثنی جريب بن سليم العذری عن علی رض انه لبی بهما جميعا فنهاه عثمان رض فقال علی اما انك لم تك تنهی ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا

حدیث بیان کی ہم سے خلاد بن یحییٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے وہ روایت کرتے ہیں بکیر بن عطاء سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے حریث بن سلیم العذری نے وہ روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ آپ نے حج وعمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تو حضرت عثمان نے آپ کو منع کیا حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا دیکھئے آپ خوب جانتے ہیں۔ فهذا علي رض قد أخبر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بخلاف النهي عن قران العمرة والحج وفعل في ذلك خلاف ما أمره به عثمان رض وأنكر على عثمان رض ما أمره به من ذلك فدل هذا من علي رض أنه قد كان عنده تفضيل القران على الإفراد عن النبي صلى الله عليه وسلم ولولا ذلك لما أنكر على عثمان رض ما رأى ولا فضل رأيه على رأي عثمان رض في ذلك إذ كانا كلاهما إنما أمرا بما أمرا به من ذلك عن شيء واحد وهو الرأي ولكن خلافه لعثمان في ذلك دليل عندنا على أنه قد علم فضل القران على ما سواه من رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد روي عن ابن عباس رض أيضا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان قرن في حجة الوداع **ترجمہ** پس اس حدیث میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ممانعت کے خلاف عمل کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قول سے اختلاف کیا اس سے کہ آپ کے نزدیک قران کی افضلیت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت تھی ورنہ ہرگز حضرت علی رض حضرت عثمان رض کی رائے سے اختلاف نہ کرتے اور نہ اپنی رائے کو حضرت عثمان رض کی رائے سے افضل جانتے پس حضرت علی رض کا حضرت عثمان رض کے قول سے اختلاف کرنا ہمارے نزدیک اس امر کی دلیل ہے کہ آپ قران کی افضلیت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے معلوم کر چکے تھے ماسوائے اس کے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے بھی روایت کیا گیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے قران کیا تھا

۵۵۲ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يحيى بن يحيى قال ثنا داود بن عبد الرحمن عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس رض قال اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم أربع عمر عمرة الجحفة وعمرته من العام المقبل وعمرته من الجعرانة وعمرته مع حجته وحج حجة واحدة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے داؤد بن عبدالرحمن نے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ہیں عمرہ جحفہ اور ایک عمرہ اس کی آئندہ سال کیا اور ایک عمرہ جعرانہ سے اور ایک وہ جو حج کے ساتھ کیا اور حج آپ نے ایک ہی کیا ہے فإن قال قائل فكيف تقبلون هذا عن ابن عباس رض وقد رويتموه عنه في الفصل الأول أن رسول الله صلى الله عليه وسلم تمتع قيل له قد يجوز أن يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم أحرم في بدء أمره بعمرة فمضى فيها متمتعا بها ثم أحرم بحجة قبل طوافه فكان في بدء أمره متمتعا وفي آخره قارنا فأخبر ابن عباس رض في الحديث الأول بتمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليبقي قول من كره المتعة وأخبر في هذا الحديث الثاني بقرانه على ما كان صار إليه أمره بعد إحرامه بالحجة فثبت بذلك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كان في حجة الوداع متمتعا قبل إحرامه بالعمرة إلى أن أحرم بالحجة فصار بذلك قارنا **ترجمہ** اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی یہ روایت کیونکر قبول کی جا سکتی ہے کیونکہ اس باب کی پہلی فصل میں حضرت ابن عباس رض سے روایت کیا گیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تھا تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ جائز ہے کہ اول رسول مقبول صلے اللہ

علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا ہو بعد ازان مکہ پہنچکر قبل اس کے کہ آپ طواف کرین حج کا احرام باندھا پس احرام اول مین
آپ متمتع تھے اور دوسری احرام مین قارن ہوگئے پس اس کے مطابق پہلی حدیث مین حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے تمتع کرنیکی خبر دی تاکہ اون لوگون کی نفی ہو جائے تو تمتع کو مکروہ جانتے تھے اور
اس حدیث مین آپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قارن ہونیکی خبر دی کیونکہ جب طواف کرنے سے پہلے آپ نے
دوسرا احرام باندھلیا تو قارن ہوگئے پس اس سے ثابت ہوا کہ حجۃ الوداع مین اول رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم متمتع
تھے اور پہر احرام حج کے بعد قارن ہوگئے **وقد** حدثنا فهد قال ثنا النفيلي قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا ابو ۵۵۳
اسحق عن مجاهد قال سئل ابن عمر كم اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مرتين فقالت عائشة رض لقد
علم ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اعتمر ثلثا سوى عمرته التي قرنها بحجته **ترجمہ** اور حدیث
بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نفیلی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابو اسحق نے وہ روایت کرتے ہین مجاہد سے کہا ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے پوچھا گیا کہ رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کتنی دفعہ عمرہ کیا ہے فرمایا دو دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ ابن عمر رض کو معلوم
ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تین عمرہ کئے ہین ماسوای اوس عمرہ کے جو حج کے ساتھ کیا تھا **فان** قال
قائل فكيف تقبلون مثل هذا عن عائشة رض وقد رويتم عنها في اول هذا الباب ما قد رويتم من افراد رسول
الله صلى الله عليه وسلم وتمتعه على ما ذكرتم **قيل** له ذلك عندنا والله اعلم على نظير ما صححنا عليه حديث
ابن عباس رض فيكون ما علمت عائشة رض من امر رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ابتدأ فاحرم بعمرة ولم
يقرنها حينئذ بحجة فقضى بها على ان يحج وقتا يحج فكان في ذلك متمتعا بها ثم احرم بحجة مفردة في احرامه
بها لم يبتدئ معها احراما بعمرة فصار بذلك قارنا لها الى عمرته المتقدمة فقد كان في احرامه على اشياء
مختلفة كان في اوله متمتعا ثم صار بحجة افردها في احرامه فلم يسله مع العمرة التي قد كان قدمها فصار
في معنى القارن والمتمتع فاراد بحجة عائشة رض بذكرها الافراد خلاف الذين يرون ان النبي صلى الله عليه وسلم
اهل بها جميعا **ترجمہ** اب اگر کوئی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی اس حدیث پر بہی وہی اعتراض کرے کہ
شروع باب مین تو حضرت عائشہ رض سے روایت کیا جاچکا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع افراد کیا
تہا اور اس حدیث مین روایت کیا گیا کہ تمتع کیا تہا تو کہا جائیگا کہ اس اعتراض کا جواب بہی ابن عباس رض کی حدیث مین
گذرچکا ہے پس حضرت ابن عباس رض کیطرح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو بہی معلوم ہوا کہ احرام اول مین رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم متمتع تھے اور احرام حج باندہکر قارن ہوگئے پس افراد کہ ذکر سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالے عنہا کی یہی غرض تہی کہ اون لوگون کے قول کی نفی ہو جائے جو کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وسلم نے حج وعمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھا تہا **وقد** حدثنا احمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا ابن ۵۵۴
عيينة عن ايوب بن موسى عن نافع ان ابن عمر خرج من المدينة الى مكة مهلا بالعمرة فخاف ان يحصر ثم قال
ما شانهما الا واحدا اشهدكم اني قد اوجبت الى عمرتي هذه حجة ثم قدم فطاف لهما طوافا واحدا وقال هكذا
فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** اور حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے

یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہین ایوب بن موسیٰ سے وہ نافع سے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ مدینہ سے محصور ہو جانیکے خوف سے صرف عمرہ کا احرام باندھکر روانہ ہوئے پھر فرمایا حج و عمرہ کا حال قریب قریب ہی ہے سو تم لوگ گواہ ہو جاؤ کہ مین نے اس عمرہ کے ساتھ حج کرنا بھی واجب کر لیا ہے پھر مکہ آکر دونون کا ایک ہی طواف کیا اور فرمایا ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے

٥٥ **وقل** حدثنا احمد هو ابن داؤد بن موسىٰ قال ثنا يعقوب بن حميد بن كاسب قال ثنا عبد العزيز بن محمد عن موسىٰ بن عقبة عن نافع ان ابن عمر اراد الحج عام نزل الحجاج بابن الزبير فاحرم بعمرة فقيل له ان الناس كائن بينهم قتال وانا نخاف ان تصد عن البيت فقال لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة اذا اصنع كما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهدكم اني قد اوجبت عمرة ثم خرج حتى اذا كان بظهر البيداء قال ما شان الحج والعمرة الا واحد اشهدكم اني قد اوجبت حجا مع عمرتي فانطلق يهل بهما جميعا حتى قدم مكة فطاف بالبيت وبين الصفا والمروة ولم يزد على ذلك ولم ينحر ولم يحلق ولم يحل من شيء حرم عليه حتى يوم النحر فحلق ورأى ان قد قضى طواف الحج بطوافه ذلك الاول ثم قال هكذا صنع النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید بن کاسب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے جس سال کہ حجاج بن یوسف نے عبد اللہ بن زبیر رضی پر چڑھائی کی حج کا ارادہ کیا کہا گیا کہ لوگون کے درمیان لڑائی ہونیوالی ہے سو ہمین خوف ہے کہ کہین بیت اللہ تک پہنچنے سے روک نہ دی جائین فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اگر ایسا ہوا تو مین وہی کرونگا جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا سو تم گواہ ہو جاؤ کہ مین نے عمرہ اپنے اوپر واجب کر لیا غرض آپ روانہ ہوئے جب بیدا کے میدان مین پہنچے تو فرمایا کہ حج و عمرہ کا حال یکسان ہی ہے سو تم گواہ ہو جاؤ کہ مین نے اس عمرہ کے ساتھ حج کرنا بھی واجب کر لیا پھر آپنے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اس سے زیادہ اور کچھ نہین کیا نہ قربانی کی نہ بال اتروائے یہانتک کہ دسوین تاریخ قربانی کی اور بال اتروائے اور طواف تو پہلے کر ہی چکے تھے پھر فرمایا ایسا ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا

٥٦ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا شعيب بن الليث عن نافع ان عبد الله بن عمر اراد الحج عام نزل الحجاج بابن الزبير فقيل له ان الناس كائن بينهم قتال وانا نخاف ان يصدوك عن البيت فقال لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة اذا اصنع كما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم اني اشهدكم اني قد اوجبت حجا مع عمرتي ثم خرج حتى اذا كان بظهر البيداء قال ما شان الحج والعمرة الا واحد اشهدكم اني قد اوجبت حجا مع عمرتي واهدى هديا اشتراه بقديد فانطلق يهل بهما جميعا حتى قدم مكة فطاف بالبيت وبين الصفا والمروة ولم يزد على ذلك ولم ينحر ولم يحلق ولم يقصر ولم يحل من شيء حرم عليه حتى كان يوم النحر فنحر وحلق ورأى ان قد قضى طواف الحج والعمرة بطوافه الاول وكذلك فعله رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن اللیث نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جس سال کہ حجاج بن یوسف نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر چڑھائی کی حج کا ارادہ کیا کہا گیا کہ لوگون کے درمیان لڑائی ہونیوالی ہے اور ہمین خوف ہے کہ کہین ہم بیت اللہ تک جانے سے روک نہ دیے جائین فرمایا

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِی رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ اگر ایسا ہوا تو ہم وہی کرینگے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کرنا بھی واجب کر لیا ہے چنانچہ آپ روانہ ہوئے جب بیداء کے میدان میں پہنچے فرمایا حج و عمرہ کا حال یکساں ہی ہے سو میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس عمرہ کے ساتھ حج کرنا بھی واجب کر لیا ہے اور پھر قدید سے آپ نے ہدی خرید کر ہدی بھیجکر عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لیا جب مکہ معظمہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کیا نہ قربانی کی نہ بال اتروائے اور نہ کوئی شئے لینے اوپر حلال کی جو محرم پر حرام ہوتی ہے یہانتک کہ دسویں تاریخ قربانی کی اور بال اتروائے اور طواف تو پہلے ہی کر چکے تھے اور ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَکَیْفَ تَقْبَلُوْنَ مِثْلَ ھٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض وَقَدْ رَوَیْتُمْ عَنْہُ فِیْمَا تَقَدَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ **فَجَوَابُنَا** لَہٗ فِیْ ذٰلِکَ مِثْلُ جَوَابِنَا لَہٗ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَۃَ رض **ترجمہ** اب اگر کوئی عبداللہ بن عمر رض کی اس حدیث پر بھی وہی اعتراض مذکور وارد کرے کہ یہ حدیث عبداللہ بن عمر رض سے کیونکر قبول کی جا سکتی ہے کیونکہ اوپر جو حدیث گذر چکی ہے اس میں انہوں نے روایت کیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تھا تو اسکے جواب میں بھی وہی کہا جائیگا جو ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کی حدیث کی ذیل میں کہا گیا ہے

۵۵۷ **وَقُلْ** حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُلَبِّیْ بِعُمْرَۃٍ وَّحَجَّۃٍ **ترجمہ** اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالسلام بن حرب نے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ مطرف بن عبداللہ بن الشخیر سے وہ عمران بن الحصین سے کہ انہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حج و عمرہ کا تلبیہ یک ساتھ کہتے ہوئے سنا **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَیْتُمْ عَنْ عِمْرَانَ اَیْضًا فِیْمَا تَقَدَّمَ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ فَکَیْفَ تَقْبَلُوْنَ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَنَ **فَجَوَابُنَا** لَہٗ فِیْ ذٰلِکَ مِثْلُ جَوَابِنَا فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ **ترجمہ** اس حدیث پر بھی وہی اعتراض مذکور وارد ہو سکتا ہے کہ شروع باب میں تو عمران بن حصین سے تمتع روایت کیا گیا ہے اور اس روایت میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا قران کرنا سو اس کا جواب بھی وہی ہے جو حدیث ابن عباس میں مذکور ہوا

۵۵۸ **وَقُلْ** حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ لَبّٰی بِعُمْرَۃٍ وَّحَجَّۃٍ وَقَالَ لَبَّیْکَ بِعُمْرَۃٍ وَّحَجَّۃٍ فَذَکَرَ بَکْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُزَنِیُّ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلَ اَنَسٍ رض فَقَالَ ذَھَلَ اَنَسٌ اِنَّمَا اَھَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَاَھْلَلْنَا بِہٖ مَعَہٗ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَکَّۃَ قَالَ مَنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَہٗ ھَدْیٌ فَلْیَحِلَّ قَالَ بَکْرٌ فَرَجَعْتُ اِلٰی اَنَسٍ رض فَاَخْبَرْتُہٗ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَلَمْ یَزَلْ یَذْکُرُ ذٰلِکَ حَتّٰی مَاتَ **ترجمہ** اور حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن جعفر نے وہ روایت کرتے ہیں حمید سے وہ انس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج و عمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے فرمایا لبیک بعمرۃ و حجۃ بکر بن عبداللہ المزنی نے حضرت انس رض کا قول ابن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ انس رض بھول گئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور آپکے ساتھ ہم لوگوں نے بھی حج کا ہی احرام باندھا تھا جب ہم لوگ مکہ پہنچے تو فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام سے باہر ہو جائے بکر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں پھر انس رضی اللہ تعالٰے عنہ کے پاس گیا اور ان سے ابن

عمر رضی اللہ تعالے عنہما کا قول ذکر کیا مگر انس رضی اللہ تعالے عنہ یہی کہتے رہے یہانتک کہ وفات پا گئی

۵۵ حدثنا حسین بن نصر قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا زهیر بن معاویة قال ثنا حمید قال وحدثنی بکر بن عبد الله عن انس مثله قال بکر فذکرت ذلك لابن عمر فقال وهل انس انما اهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحج واهللنا به **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید نے کہا اور حدیث بیان کی ہم سے بکر بن عبد اللہ نے وہ روایت کرتے ہیں انس رض سے مثل حدیث سابق کے بکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے اس کا ذکر کیا فرمایا انس رض بھول گئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی حج کا ہی احرام باندھا تھا

۵۶ حدثنا حسین هو ابن نصر قال سمعت یزید بن هرون قال انا حمید فذکر مثله باسناده وزاد فلما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من لم يكن معه هدى فليحل وكان مع رسول الله صلى الله عليه وسلم هدى فلم يحل **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا سنی میں نے یزید بن ہارون سے کہا خبر دی ہمکو حمید نے پہر اوں کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی اور یہہ زیادہ بیان کیا کہ پہر جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام سے باہر ہو جائے اور جس کے ساتھ ہدی ہو وہ احرام سے باہر نہ ہو۔

۵۷ حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن حمید عن بکر قال اخبرت ابن عمر رض بقول انس رض فقال نسی انس رض فلما رجع قال بکر لانس ان ابن عمر رض يقول نسی فقال ان تعدونا الا صبيانا كنا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لبيك بعمرة وحجة معا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں حمید سے وہ بکر بن عبد المزنی سے کہا بکر نے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کو انس رضی اللہ تعالے عنہ کے قول کی خبر کی فرمایا انس بھول گئے جب بکر بن عبد اللہ واپس آئے تو انس رضی اللہ تعالے عنہ سے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کا قول ذکر کیا فرمایا کیا وہ ہمیں طفل شمار کرتے ہیں میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو حج وعمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے **افلا ترى** ان ابن عمر رض انما انكر على انس رض قوله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل بهما جميعا وانما كان الامر عند ابن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم اهل بحجة ثم صيرها عمرة بعد ذلك واضاف اليها حجة فصار بذلك قارنا **فاما** فى بدء احرامه فانه كان عنده مفردا **ثم** قد تواترت الروايات بعد ذلك عن انس رض بدخول النبى صلى الله عليه وسلم فيهما جميعا **ترجمہ** پس کیف ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ کے اس قول سے اختلاف کیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حج وعمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کہا تھا کیونکہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کے علم میں ثابت تھا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اول حج کا احرام باندھا تھا بعد ازاں احرام حج کو احرام عمرہ کر کے پہر احرام حج اضافہ کیا اور قارن ہو گئے پس ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کے نزدیک احرام اول میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم مفرد تھے اسکے بعد معلوم ہو کہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے بتواتر روایت کیا گیا ہو کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بیدا میں آکر حج وعمرہ دونوں کا تلبیہ کہا۔

۵۸ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا حبان قال ثنا وهيب قال ثنا ايوب عن ابى قلابة عن انس رض ان النبى صلى الله عليه وسلم لما استوت به راحلته على البيداء حمد ثم

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب نے وہ روایت کرتے ہیں ابو قلابہ سے وہ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہ جب بیداء میں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کھڑی ہوئی تو آپ نے حج وعمرہ کو جمع کیا حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد اللہ ٥٦٣
بن بکر عن حمید عن انس رض ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد قال ثنا شعبة عن ابی قزعة عن
انس رض قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لبیک بعمرة وحجة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن بکر نے وہ روایت کرتے ہیں حمید سے وہ انس رض سے ح اور حدیث بیان کی
ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الصمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو
قزعہ سے وہ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حج وعمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے
سنا حدثنا فهد قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا ابو شهاب عن ابن ابی لیلی عن ثابت البنانی عن انس رض عن ٥٦٤
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو شہاب نے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی لیلی سے وہ ثابت البنانی سے وہ انس رضی اللہ تعالٰی
عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا ٥٦٥
حماد عن حمید عن انس رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں حمید سے وہ انس
رضی اللہ تعالٰی عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ابن ابی داؤد قال ٥٦٦
ثنا عمرو بن خالد قال ثنا عبید اللہ بن عمرو وهو الرقی عن ایوب عن ابی قلابة وحمید بن هلال عن انس بن
مالک رض قال کنت ردف ابی طلحة ورکبتی تمس رکبة النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزالوا یصرخون بهما
جمیعا بالحج والعمرة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمر الرقی نے وہ روایت کرتے ہیں ایوب سے وہ ابو قلابہ اور حمید بن ہلال سے
وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا میں ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرا گھٹنا رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کے گھٹنے سے لگتا جاتا تھا اور وہ لوگ حج وعمرہ کا تلبیہ کہتے جاتے تھے حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم ٥٦٧
عن سفیان عن یحیی بن ابی اسحق قال سمعت انسا یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
لبیک بعمرة وحجة معا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ
روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ یحیی بن ابی اسحٰق سے کہا سنا میں نے انس رض سے فرماتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو حج وعمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے سنا حدثنا ابو امیة قال ثنا عمرو بن عاصم الکلابی ح وحدثنا ٥٦٨
سلیمان بن شعیب الکیسانی قال ثنا الخصیب قالا ثنا همام عن قتادة عن انس رض قال اعتمر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عمرة من الجحفة وعمرة من العام المقبل وعمرة من الجعرانة وعمرة حیث قسم غنائم حنین
وعمرة مع حجته وحج حجة واحدة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن
عاصم الکلابی نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب الکیسانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے

دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ جحفہ سے کیا اور ایک اس کی آئندہ سال اور ایک عمرہ جعرانہ سے کیا اور ایک حنین سے
٥٦٩ جہاں آپ نے غنائم تقسیم کئے تھے اور ایک عمرہ حج کے ساتھ اور حج آپ نے ایک ہی کیا ہے **حدثنا** ابو امیۃ قال ثنا الحسن بن موسیٰ وابن نفیل قالا ثنا ابو خیثمۃ عن ابی اسحٰق عن ابی اسماء عن انس رضی اللہ عنہ قال خرجنا نصرخ بالحج فلما قدمنا مکۃ امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نجعلھا عمرۃ وقال لو استقبلت من امری ما استدبرت لجعلتھا عمرۃ ولکنی سقت الھدی وقرنت الحج والعمرۃ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن موسیٰ اور ابن نفیل نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو خیثمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحٰق سے وہ ابو اسماء سے وہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ہم حج کیلئے روانہ ہوئے جب مکہ پہونچے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ ہم احرام حج کو احرام عمرہ سے تبدیل کر دیں اور فرمایا کہ اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا جو اب معلوم ہوا (یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کا جائز ہونا) تو میں بھی حج کے احرام کو عمرہ کا احرام کر دیتا مگر میں تو اپنے ساتھ ہدی لایا ہوں اور حج کو عمرہ کے ساتھ ملا چکا ہوں **قال** ابو جعفر ففی ھذا الحدیث من قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرن الحج والعمرۃ فقد دل ذلک علی صحۃ قول من اخبر من فعلہ بما یوافق ذلک **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مذکور ہے کہ آپ نے حج کو عمرہ کے ساتھ ملایا تھا سو یہ ان لوگوں کے قول کی صحت پر دلالت رکھتا ہے جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے قران کرنے کی خبر دیتے ہیں۔
٥٧٠ **وقد** حدثنا یونس قال ثنا عبد اللہ بن یوسف ح وحدثنا ربیع المؤذن قال ثنا شعیب قالا ثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن اسلم ابی عمران انہ قال حججت مع موالی فدخلت علی ام سلمۃ فسمعتھا تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اھلوا یا آل محمد بعمرۃ فی حجۃ **ترجمہ** اور حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن ابی حبیب سے وہ اسلم ابو عمران سے کہا میں اپنے کئی ایک موالی کے ساتھ حج کر گیا اور ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ کہہ رہے تھے کہ ای آل محمد حج کے ساتھ عمرہ کا بھی احرام باندھو **وھذا** ایضا مثل ذلک **ترجمہ** سو یہ حدیث بھی مذکورہ بالا احادیث کے
٥٧١ مثل ہے **وقد** حدثنا فھد قال ثنا الحمانی قال ثنا ابو خالد وابو معاویۃ ح وحدثنا فھد قال ثنا عمر بن حفص قال ثنا ابی قالوا جمیعا عن الحجاج عن الحسن بن سعد عن ابن عباس عن ابی طلحۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرن بین الحج والعمرۃ **ترجمہ** اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو خالد اور ابو معاویہ نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن حفص نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے تینوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے وہ روایت کرتے ہیں حسن بن سعد سے وہ ابن عباس رض سے وہ ابو
٥٧٢ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج و عمرہ کو جمع کیا تھا **حدثنا** ابو بکرۃ وعلی بن معبد قالا ثنا مکی بن ابراھیم قال ثنا داؤد بن یزید الاودی قال سمعت عبد الملک بن میسرۃ الزراد قال سمعت

النزال بن سبرة يقول سمعت سراقة بن مالك بن جعشم يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول دخلت العمرة في الحج إلى يوم القيامة قال وقرن رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع۔ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے اور علی بن معبد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے داؤد بن یزید الاودی نے کہا سنی میں نے عبدالملک بن میسرۃ الزراد سے کہا سنی میں نے نزال بن سبرہ سے کہتے تھے سنی میں نے سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا فرماتے تھے کہ عمرہ حج میں داخل کیا گیا ہے قیامت تک فرمایا اور خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں قران کیا تھا۔

فقد اختلفوا عن النبي صلى الله عليه وسلم في إحرامه في حجة الوداع ما كان فقالوا ما روينا وارتفعوا في ذلك على ما قد ذكرنا وقد أحاط علمنا أنه لم يكن إلا على أحد تلك المنازل الثلاثة إما متمتع وإما مفرد وإما قارن فأولى بنا أن ننظر إلى معاني هذه الآثار ونكشفها لنعلم من أين جاء اختلافهم فيها ونقف من ذلك على إحرامه صلى الله عليه وسلم ما كان فاعتبرنا ذلك فوجدنا الذين يقولون إنه أفرد يقولون كان إحرامه بالحج مفردا لم يكن منه قبل ذلك إحرام بغيره **وقال** آخرون بل قد كان قبل إحرامه تلك الحجة إحرام بعمرة ثم أضاف إليها هذه الحجة هكذا يقول الذين قالوا قرن **وقد** أخبر جابر في حديثه وهو أحد الذين قالوا إن النبي صلى الله عليه وسلم أفرد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أحرم بالحج حين استوت به ناقته على البيداء وقال ابن عمر من عند المسجد وهو أيضا ممن قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم أفرد بالحج في أول إحرامه فكان بدء إحرامه عليه السلام عند ابن عمر وجابر بعد خروجه من المسجد **وقد** أثبتنا عنه فيما تقدم من كتابنا هذا أنه قد كان أحرم في دبر الصلاة في المسجد فيحتمل أن يكون الذين قالوا إنه قرن سمعوا تلبيته في المسجد بالعمرة ثم سمعوا بعد ذلك تلبيته الأخرى خارجا من المسجد بالحج خاصة فعلموا أنه قرن وسمعه الذين قالوا إنه أفرد وقد لبى بالحج خاصة ولم يكونوا سمعوا تلبيته قبل ذلك بالعمرة فقالوا أفرد وسمعه قوم أيضا وقد لبى في المسجد بالعمرة ولم يسمعوا تلبيته بعد خروجه منه بالحج ثم رأوه بعد ذلك فعل ما يفعل الحاج من الوقوف بعرفة وما أشبه ذلك وكان ذلك عندهم بعد خروجه من العمرة فقالوا تمتع فروى كل قوم ما علموا وقد دخل جميع ما علمه الذين قالوا أفرد وما علمه الذين قالوا إنه تمتع فيما علمه الذين قالوا إنه قرن لأنهم أخبروا عن تلبيته بالعمرة ثم عن تلبيته بالحجة بعقب ذلك فصار ما ذهبوا إليه من ذلك وما رووا أولى مما ذهب إليه من خالفهم فيما رووا **ثم** وجدنا بعد ذلك أفعال رسول الله صلى الله عليه وسلم تدل على أنه كان قارنا وذلك أنه عليه السلام لا يختلف عنه أنه لما قدم مكة أمر أصحابه أن يحلوا إلا من كان ساق منهم هديا وثبت هو على إحرامه فلم يحل منه إلا في وقت ما يحل الحاج من حجه وقال لو استقبلت من أمري ما استدبرت ما سقت الهدي ولجعلتها عمرة فمن كان ليس معه هدي فليحل وليجعلها عمرة هكذا حكاه عنه جابر بن عبد الله وهو ممن يقول إنه أفرد وسنذكر ذلك وما روي فيه في باب فسخ الحج إن شاء الله تعالى فلو كان إحرامه ذلك كان بحجة لكان هديه الذي ساقه تطوعا والهدي التطوع لا يمنع من الإحلال الذي يحله الرجل إذا لم يكن معه هدي ولكان حكمه صلى الله عليه وسلم وإن كان قد ساق

هدي كحكم من لم يسق هديا لأنه لم يحرم على أن يتمتع فكون ذلك الهدي الذي ساقه يمنعه من الاحلال الذي
كان يحله لو لم يسق هديا **الا ترى** أن رجلا لو خرج يريد التمتع فأحرم بعمرة أنه اذا طاف لها وسعى وحلق
حل منها ولو كان ساق هديا للمتعة لم يحل حتى يوم النحر ولو ساق هديا تطوعا حل قبل يوم النحر بعد فراغه من
العمرة **فثبت** بذلك أن هدي النبي صلى الله عليه وسلم لما كان قد منعه من الاحلال وأوجب ثبوته على
الاحرام الى يوم النحر أن حكمه غير حكم هدي التطوع وانتفى بذلك قول من قال انه كان مفردا **وقد** ذكرنا
فيما تقدم من هذا الباب عن حفصة رضي الله عنها أنها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ما شأن الناس حلوا ولم
تحل أنت من عمرتك فقال اني قلدت هديي ولبدت رأسي فلا أحل حتى أنحر **فدل** ذلك على ما ذكرنا و
على أن ذلك الهدي كان هديا بسبب عمرة نواها قران أو متعة **فنظرنا** في ذلك فاذا حفصة رضي الله عنها قد دل
حديثها هذا على أن ذلك القول من رسول الله صلى الله عليه وسلم كان بمكة لأنه كان منه بعد ما حل الناس
وقد يجوز أن يكون النبي صلى الله عليه وسلم قد طاف قبل ذلك أو لم يطف فان كان قد طاف قبل ذلك ثم أحرم
بالحجة من بعد فانما كان متمتعا ولم يكن قارنا لأنه انما أحرم بالحجة بعد فراغه من طواف العمرة وان لم يكن طاف
قبل ذلك حتى أحرم بالحجة فقد كان قارنا لأنه قد لزمته الحجة قبل طوافه للعمرة فلما احتمل ذلك ما ذكرنا كان أولى
الأشياء بنا أن نحمل هذه الآثار على ما يتفق ولا على ما يتضاد فكان علي بن أبي طالب وابن عباس و
عمران بن حصين وعائشة رضي الله عنهم قد روينا عنهم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم تمتع ورويناه عنهم أنه قرن و
قد ثبت من قوله ما يدل على أنه قدم مكة ولم يكن أحرم بالحج قبل ذلك فان جعلنا احرامه بالحجة كان قبل
الطواف للعمرة ثبتت الحديثان جميعا فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كان متمتعا الى أن أحرم بالحجة
فصار قارنا وان جعلنا احرامه بالحجة كان بعد طوافه للعمرة جعلناه متمتعا ونفينا أن يكون قارنا فجعلناه متمتعا
في حال وقارنا في حال **فثبت** بذلك أن طوافه للعمرة كان بعد احرامه بالحجة فثبت بذلك أن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قد كان في حجة الوداع قارنا **فقال** قائل ممن كره القران والتمتع لم استحبهما واعتل علينا
بقول الله عز وجل فمن تمتع بالعمرة الى الحج فما استيسر من الهدي في اباحته المتعة وليس ذلك كذلك وانما تأويل
هذه الآية ما روي عن عبد الله بن الزبير **ترجمہ** عرض رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام حجۃ الوداع مین اختلاف
واقع ہوا جیسا کہ ہم نے اوپر روایتین نقل کین اور یہہ تو ہمین بالیقین معلوم ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا احرام
حجۃ الوداع تین حال سے خالی نہین یا آپ متمتع تھے یا مفرد یا قارن اسکے بعد ہم چاہتے ہین کہ اس امر پر نظر ڈالین کہ یہہ خلاف
کیونکر پیدا ہوا تاکہ یہہ معلوم ہوجائے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس احرام کی کیا صورت تھی تو اب ہم دیکھتے
ہین کہ جو لوگ کہتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا تھا اس سے ان کا مطلب یہہ ہے کہ اس سے پہلے آپ نے
کوئی اور احرام نہین باندھا ہوا تھا دوسرے صحابہ بیان کرتے ہین کہ آپنے اس احرام حج سے پہلے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور
اس کے بعد احرام حج اضافہ کیا تھا یہی اون لوگون کا بھی بیان ہے جو قران کرنا روایت کرتے ہین اس کے بعد ہم کہتے ہین
کہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ نے جو افراد کے راویون مین سے ایک ہین وہ اپنی حدیث مین خبر دیتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ
سلم کی اونٹنی جب بیدا مین کھڑی ہوئی تو آپنے حج کا احرام باندھا ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما بھی افراد بالحج کے راویون مین سے

ہین وہ فرماتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد سے احرام باندھا تھا پس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا پہلا احرام ابن عمر رض اور جابر رض کے نزدیک مسجد ذی الحلیفہ سے برآمد ہونیکے بعد ثابت ہوا اور باب موضع اہلال النبی صلے اللہ علیہ وسلم مین ہم بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت کر چکے ہین کہ اصل مین آپ نے دوگانہ ادا کرنیکے بعد مسجد ذی الحلیفہ کے اندر ہی احرام باندھا تھا پس محتمل ہے کہ جن صحابہ نے روایت کیا ہے کہ آپنے قران کیا تھا اونہون نے مسجد کے اندر آپ کو عمرہ کا تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہوا اور مسجد سے برآمد ہونیکے بعد حج کا تلبیہ سنا ہو اس سے اونہون نے معلوم کیا کہ آپنے قران کیا اور جن صحابہ نے افراد بالحج روایت کیا ہے اونہون نے بیرون مسجد کا تلبیہ حج سنا اور اس سے پہلے کا تلبیہ عمرہ نہین سنا جو آپنے مسجد کے اندر کہا تھا اور بعض صحابہ نے اندرون مسجد کا تلبیہ سنا اور بیرون مسجد کا تلبیہ نہین سنا بعد ازان اونہون نے آپ کو ارکان حج ادا کرتے ہوئے دیکھا تو اونہون نے معلوم کیا کہ احرام عمرہ کے بعد آپنے احرام حج باندھا اس لیئے اونہون نے تمتع کرنا روایت کیا بہرکیف جس نے جو کچھ معلوم کیا تھا روایت کیا تو اب جن لوگون نے افراد کرنا اور جن لوگون نے تمتع کرنا معلوم کیا اون دونون کا بیان اون لوگون کے بیان مین داخل و شامل ہوا جنھون نے قران کرنا روایت کیا ہے کیونکہ انہون نے دونون تلبیون کی خبر دی تلبیہ عمرہ کی بہی اور تلبیہ حج کی بہی لہٰذا ان کا قول دوسرے لوگون کے قول سے اولیٰ ہوا اب اس کے بعد ہم کہتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ارکان حج بہی اس پر دلالت رکہتے ہین کہ آپنے قران کیا تھا کیونکہ یہہ تو بلا اختلاف روایت کیا گیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپنے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ جن لوگون کے ساتھہ ہدی نہین ہے وہ احرام سے باہر ہو جائین اور خود آپ احرام سے باہر نہین ہوئے جبتک کہ آپنے ارکان حج پورے نکر لیئے اور فرمایا کہ مجھے پہلے سے معلوم ہوتا جو اس وقت معلوم ہو رہا ہے تو مین ہدی روانہ نکرتا اور احرام حج کو احرام عمرہ کر دیتا سو جس کے ساتھہ ہدی نہو وہ احرام سے باہر ہو جائے اور احرام حج کو احرام عمرہ کر دے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح روایت کیا ہے جیسا کہ ہم عنقریب باب فسخ الحج مین بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اب اگر آپ کا یہہ احرام احرام حج ہوتا تو آپ کی ہدی ہدی نفل ہوتی اور ہدی نفل احرام سے باہر ہونے سے مانع نہین اور آپ کا حکم انہین لوگون کا ہوتا جن کے ساتھہ ہدی نہین تہی کیونکہ ان کا تمتع بالہدی نہ تہا جو انہین احرام سے باہر ہونے سے مانع ہوتا پس جو شخص تمتع کا ارادہ رکھتا ہو اور پہر عمرہ احرام باندہے اور بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر کے بال اوتروا ڈالے تو وہ احرام عمرہ سے باہر ہو گیا اور اگر اوس کے ساتھہ ہدی تمتع ہو تو وہ احرام سے باہر نہین ہو سکتا مگر قربانی کے دن ہان اگر ہدی تطوعاً لایا ہو تو فراغت عمرہ کے بعد احرام سے باہر ہو سکتا ہے تو اب ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی ہدی تمتع تہی جو احرام سے باہر ہونے سے مانع ہوئی اور اس لیئے آپ یوم النحر سے پہلے پہلے احرام سے باہر نہ ہو سکے اس سے اون لوگون کے قول کی نفی ہو گئی جنہون نے کہا ہے کہ حجۃ الوداع مین آپنے افراد کیا تہا اسی باب مین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا کی روایت بہی اوپر گذر چکی ہے جس مین اونہون نے فرمایا ہے کہ مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ لوگ تو احرام سے باہر ہو گئے اور آپ احرام سے باہر نہین ہوئے فرمایا مین اپنے ساتھہ ہدی لایا ہون اور بالون پر گوند لگایا ہے سو مین قربانی کے دن سے پہلے احرام سے باہر نہین ہو سکتا یہہ روایت بہی دلالت رکہتی ہے کہ آپکی ہدی ہدی عمرہ تہی جس سے آپ کا ارادہ تمتع یا قران کا تہا اب اس کے بعد ہم اس امر پر نظر ڈالتے ہین کہ آپ متمتع تہے یا قارن تو اب حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا کی یہی حدیث دلالت رکہتی ہے کہ یہہ جو کچھہ رسول مقبول صلے

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ مین آجانیکے بعد فرمایاہے کیونکہ لوگ احرام عمرہ سے باہر ہوچکے تہے اور محتمل ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم طواف کرچکے تہے یا نہین اگر آپ طواف کرچکے تہے اور بعد طواف آپنے حج کا احرام باندھا تھا تو اس صورت مین آپ متمتع
تہے نہ قارن اور اگر آپنے طواف نہین کیا تہا اور طواف کرنے سے پہلے آپنے حج کا احرام باندھا تو اب طواف عمرہ کرنے سے
پہلے آپ پر حج لازم ہوگیا پس جب یہہ احتمال ہے کہ آپنے طواف کیا تہا یا نہین کیا تو بہتر ہے کہ ہم ان آثار کو (جو تمتع و قران
کے متعلق روایت کیے گئے ہین) متفق معنے پر محمول کرین تاکہ اون کے درمیان تضاد و تخالف نہ واقع ہو پس علی بن ابی
طالب رض ابن عباس رض عمران بن حصین رض اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے ہم نے روایت کیاہے کہ
آپنے تمتع کیا تہا اور اونہین سے ہم نے یہہ ہی روایت کیاہے کہ آپنے قران کیا تہا اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے
قول سے جو حدیث حضرت حفصہ مین مذکور ہے یہہ ہی ثابت ہوتاہے کہ مکہ تک آنے سی پہلا پہلے آپنے حج کا احرام نہین باندھا
تہا اب اگر ہم آپکا احرام حج طواف بیت اللہ کرنے سی پہلے ٹہراتے ہین تو دونون حدیثین متفق ہوجاتی ہین کیونکہ جبتک آپنے
احرام حج نہین باندھا تہا متمتع تہے پہر جب طواف کرنے سے پہلے احرام حج باندھا تو قارن ہوگئے اور اگر ہم آپکا احرام
حج طواف بیت اللہ کے بعد ٹہرائین تو پہر قران کرنیکی نفی ہوجائیگی لہذا ہم نے احرام حج کرنے سے پہلے متمتع قرار دیا اور احرام
حج کے بعد قارن اور جب ثابت ہوا کہ طواف بیت آپنے احرام حج کے بعد کیاہے تو ثابت ہوا کہ حجۃ الوداع آپ قارن تہے اب
جو لوگ کہ تمتع اور قران کی کراہت کیطرف گئے ہین اگر یہہ اعتراض کرین کہ آپ تمتع کا تمسک آیہ کریمہ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا
اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ سے کرتے ہین سو اس آیت کے معنے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ نے اس طرح کیے ہین
فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ إِسْحَقَ سکہ
بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رض وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا التَّمَتُّعُ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ
كَمَا تَصْنَعُونَ وَلٰكِنَّ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ حَاجًّا فَيَحْبِسَهُ عَدُوٌّ أَوْ مَرَضٌ أَوْ أَمْرٌ يَحُولُ دُونَهُ حَتّٰى تَذْهَبَ
أَيَّامُ الْحَجِّ فَيَأْتِي الْبَيْتَ فَيَطُوفُ بِهِ سَبْعًا وَيَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيَتَمَتَّعُ بِحِلِّهِ إِلَى الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَيَحُجُّ وَيُهْدِي **ترجمہ**
جو اس حدیث مین مذکور ہین جو بیان کی ہم سے محمد بن الحجاج اور نصر بن مرزوق نے دونون نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب بن خالد نے وہ روایت کرتے ہین اسحق بن سوید سے کہا
سُنی مین نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ سے خطبہ کے درمیان بیان کرتے تہے کہ ای صاحبو آپ لوگ جو تمتع کرتے ہین
یہہ تمتع بالحج نہین ہے بلکہ تمتع بالعمرۃ الی الحج یہہ ہی کہ حج کے لئی نکلو اور پہر تمہین دشمن روک لی یا مرض لاحق ہوجائے یا کوئی اور
دشواری پیدا ہوجائے یہانتک کہ حج کے دن نکل جائین اسکے بعد بیت اللہ پہنچو تو طواف کرلو اور صفا مروہ کے درمیان
سعی کرکے احرام سے باہر ہوجاؤ اور پہر آئندہ سال حج کرو اور ہدی بہیجو یہہ ہی تمتع کہ آئندہ سال تک احرام سے باہر ہوکر
فائدہ اوٹہاتے رہو **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ **ترجمہ** مکہ
حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی
ہمکو اسحق بن سوید نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **قَالَ** فَهٰذَا تَأْوِيلُ هٰذِهِ الْآيَةِ **قِيلَ** لَهُمْ
لَئِنْ وَجَبَ أَنْ تَكُونَ تَأْوِيلُهَا كَذٰلِكَ لِقَوْلِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَإِنَّ تَأْوِيلَهَا أَحْرٰى أَنْ لَا تَكُونَ كَذٰلِكَ لِمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِثْلُ عُمَرَ رض وَعَلِيٍّ رض وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُمَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

معترض بیان کرتاہے کہ پس اس آیت کے یہہ معنے ہین جو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ نے بیان کئے تو اسکا جواب
ہین کہا جائیگا کہ اگر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ کے بیان کرنے سے لازم آتا ہے کہ اس آیت شریف کے یہی معنے
ہین تو ہم کہتے ہین کہ اس آیت کے یہہ معنے نہین بلکہ وہ معنے ہین جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب مثل
حضرت عمر رض اور حضرت علی رض وغیرہ دیگر اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل سے جن کا ہم نے اسی باب مین
۵۷۵ اوپر ذکر کیا ہے ثابت ہین **وقل** حدثنا یونس قال ثنا سفیان عن منصور عن ابراهیم او مالک بن الحارث عن ابی
نصر قال اهللت بالحج فادرکت علیا فقلت انی اهللت بالحج افاستطیع ان اضم الیه عمرة فقال لا لو کنت اهللت
بالعمرة ثم اردت ان تضم الیها الحج فعلت **ترجمہ** ماسوای اس کے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ ابراہیم یا مالک بن الحارث سے وہ ابو نصر سے کہا مین نے
حج کا احرام باندھا بعد ازان حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے ملاقی ہوا مین نے آپ سے کہا کہ مین نے حج کا احرام باندھا ہے
سو کیا مین اس پر عمرہ کا احرام اضافہ کر سکتا ہون فرمایا نہین اگر تم نے عمرہ کا احرام باندھا ہوتا اور اوس پر حج کا احرام
۵۷۶ اضافہ کرنا چاہتے تو کر سکتے تہے **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا ابو عوانة عن یزید بن ابی زیاد
عن علی بن حسین عن مروان بن الحکم قال کنا مع عثمان بن عفان فسمعنا رجلا یهتف بالحج والعمرة فقال
عثمان رض من هذا قالوا علی رض فسکت **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہین یزید بن ابی زیاد سے وہ علی بن حسین سے وہ مروان بن
الحکم سے کہا ہم لوگ حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے ہمراہ تہے کہ ایک شخص کی ہم نے حج وعمرہ کا تلبیہ کہنے کی آواز
سنی حضرت عثمان نے پوچھا یہہ کس کی آواز ہے لوگون نے کہا حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کی تو آپ خاموش ہوگئے
۵۷۷ **حدثنا** سلیمن بن شعیب قال ثنا الخصیب قال ثنا همام عن قتادة عن حری بن کلیب وعبد الله
بن شقیق ان عثمان رض خطب فنهی عن المتعة فقام علی فلبی بهما فذکر عثمان رض ذلک فقال له علی رض ان افضلنا
فی هذا الامر اشدنا اتباعا له **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ حری بن کلیب اور عبداللہ بن شقیق سے کہ حضرت
عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے خطبہ کردرمیان متعہ حج سے منع کیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کہڑے ہوئے اور دونون
کا ایک ساتہہ تلبیہ کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے آپکو اسسے منع کیا حضرت علی رض نے فرمایا کہ اس مسئلہ مین افضل ہم کو
۵۷۸ درمیان وہی ہے جو حضرت کی زیادہ پیروی کرنیوالا ہے **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا هشیم قال ثنا ابو
بشر عن سلیمن الیشکری عن جابر بن عبد الله رض قال لو اهللت بالحج والعمرة طفت لهما طوافا واحدا ولکنت
مهدیا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ہشیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر نے وہ روایت کرتے ہین سلیمان الیشکری سے وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے
عنہما سے فرمایا اگر مین حج وعمرہ کا احرام ایک ساتہہ باندھون تو دونون کا ایک ہی طواف کرونگا اور ہدی بھی بھیجون گا۔
قال ابو جعفر فهذا من ذکرنا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قد صرفت تاویل قول الله عز
وجل فمن تمتع بالعمرة الی الحج فما استیسر من الهدی الی خلاف ما صرفه الیه عبد الله بن الزبیر فهو اصح

انّ دلیلٰ عندنا واللہ اعلم لانّ فی الآیۃ ما یدلّ علی فساد تأویل ابن الزبیر لانّ اللہ عزّ وجلّ قال فمن تمتّع بالعمرۃ
الی الحجّ فما استیسر من الھدی فمن لم یجد فصیام ثلٰثۃ ایام فی الحجّ والصیام فی الحجّ لا تکون بعد فوت
الحجّ ولکنہ قبل فوتہ ثمّ قال وسبعۃ اذا رجعتم تلک عشرۃ کاملۃ ذلک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد
الحرام فکان اللہ عزّ وجلّ انّما جعل المتعۃ واوجب فیھا ما اوجب علی من فعلھا اذا لم یکن اھلہ حاضری المسجد
الحرام وقد اجمعت الامۃ انّ من کان اھلہ حاضری المسجد الحرام وغیر حاضری المسجد الحرام فمافاتہ الحجّ
انّ سنتہ فی ذلک وحکمہ عندہ سواء وانّ حالہ حال غیر اھلہ المسجد الحرام ولا یحلّ الّا بعمل عمرۃ من المسجد
الحرام **فثبت** بذلک انّ المتعۃ التی ذکرھا اللہ عزّ وجلّ فی ھذہ الآیۃ ھی التی یفترق فیھا من کان اھلہ
بحضرۃ المسجد الحرام ومن کان اھلہ بغیر حضرۃ المسجد الحرام وذلک فی التمتّع بالعمرۃ الی الحجّ التی ذکرنا فحالفنا

ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ یہہ اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے آیۃ فمن تمتّع بالعمرۃ
الی الحجّ فما استیسر من الھدی کو عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ کے خلاف معنے دئے اور یہی بہت ہوا ہمارے نزدیک
یہہ معنے صحیح ہیں اور پوری آیت پر نظر ڈالو تو ابن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ کا فساد ظاہر ہوجاتا ہے کیونکہ اس کے
بعد اللہ تعالے نے فرمایا ہے فمن لم یجد فصیام ثلٰثۃ ایام فی الحجّ کہ جو شخص ہدی نہ پائے وہ تین روزے رکہے حج کے دنون
مین تو اب ظاہر ہے کہ غیر حج کے دنون مین روزے رکہنا حج کے دنون مین روزے رکہنا نہیں ہوسکتا اس کے بعد اللہ تعالے
نے فرمایا ہے وسبعۃ اذا رجعتم تلک عشرۃ کاملۃ ذلک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام اور دس روزے جبکہ تم واپس ہوو
حج سے یہہ دس کے لئے ہیے جو مسجد الحرام یعنے مکہ کا رہنے والا نہ ہو تو اب اللہ تعالے نے اس آیت میں متعہ ان لوگون پر واجب کیا جو
مکہ کے رہنے والے نہ ہون اور یہہ مسئلہ تو باتفاق امت ثابت ہے کہ جس شخص کا حج کسی عارضہ کے سبب سے فوت ہوجائے خواہ مکی
ہو یا غیر مکی تو وہ عمرہ کرکے احرام سے باہر ہوسکتا ہے اور اس مین مکی اور غیر مکی کا یکسان حال ہے اور آیۃ کریمہ مین جس متعہ کا ذکر ہے
اوس کے حکم مین مکی اور غیر مکی کے درمیان فرق کیا گیا ہے اور یہہ وہی متعہ ہے جسے معترض مکروہ کہتا ہے **وقد** روی عن عبد اللہ
ابن عبّاس فی ذلک عن النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم ما قد حدّثنا محمّد بن خزیمۃ قال ثنا المعلّٰی بن اسد قال ثنا وھیب
عن عبد اللہ ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عبّاس قال کانوا یرون العمرۃ فی اشھر الحجّ من افجر الفجور قال وکانوا
یسمّون المحرّم صفر ویقولون اذا برا الدّبر وعفا الاثر وانسلخ صفر حلّت العمرۃ لمن اعتمر فقدم رسول اللہ صلّی
اللہ علیہ وسلّم واصحابہ صبیحۃ رابعۃ وھم ملبّون بالحجّ فامرھم ان یجعلوھا عمرۃ قالوا یا رسول اللہ ایّ
حلّ یحلّ قال الحلّ کلّہ **ترجمہ** اس کے علاوہ عبد اللہ بن عباس رضی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس تمتع کے
متعلق اس طرح روایت کرتے ہین حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلی بن اسد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے وہیب نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن طاوس سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے
فرمایا اہل جاہلیت حج کے مہینون مین عمرہ کرنا بدترین گناہ سمجہتے تہے اور محرم کو صفر کہتے تہے اور کہتے تہے کہ جب اونٹون کی پیٹہ
اچہی ہوگئی اور نشان جاتا رہا اور صفر (یعنے محرم) گذرا عمرہ جائز ہوگیا سو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب
چوتہی ذی الحجہ کو حج کا احرام باندہکر نکلے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسے عمرہ کا احرام کردین عرض
کیا یا رسول اللہ یہہ ہم پر کیا کیا چیزین حلال ہوجائین گی (یعنے احرام عمرہ سے باہر ہونیکے بعد) فرمایا سب چیزین -

فهذا ابن عباس قد أخبر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما فسخ الحج إلى العمرة ليعلم الناس خلاف ما كانوا يكرهون في الجاهلية وليعلموا أن العمرة في أشهر الحج مباحة كهي في غير أشهر الحج **فإن** قال قائل فقد ثبت بهذا عن ابن عباس أن إحرام رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما كان بحجة مفردة فقد خالف هذا ما رويتموه عنه من تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقرانه **قيل** له ما في هذا اختلاف لأنه قد يجوز أن يكون إحرامه أولا كان بحجة حتى قدم مكة ففسخ ذلك بعمرة ثم أقام عليها على أنها عمرة وقد عزم أن يحرم بعدها بحجة فكان في ذلك متمتعا ثم لم يطف للعمرة حتى أحرم بحجة فصار بذلك قارنا **فهذه** وجوه أحاديث ابن عباس وقد صححت [illegible] على أن القران كان قبله التمتع والإفراد كما [illegible] أن في قوله لولا أني سقت الهدي لحللت كما حل أصحابي دليلا على أن سياق الهدي قد كانت في وقت قد أحرم فيه بعمرة يريد بها التمتع إلى الحج لأنه لو لم يكن فعل ذلك لكان هديه ذلك تطوعا والتطوع من الهدي غير مانع من الإحلال الذي يكون لو لم يكن الهدي **فدل** ذلك على أن إحرام رسول الله صلى الله عليه وسلم كان أولا بعمرة ثم أتبعها حجة على السبيل الذي ذكرنا فيما تقدم من هذا الباب **و لما** ثبت بما وصفنا إباحة العمرة في أشهر الحج أردنا أن ننظر هل الهدي الواجب في القران كان لنقصان دخل العمرة أو الحجة إذا قرنتا أم لا فرأينا ذلك الهدي يؤكل منه وكذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم

ترجمہ پس ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما خبر دیتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام حج کو احرام عمرہ کے ساتہہ فسخ کیا تہا کہ لوگونکو اوسکے خلاف معلوم ہو جو وہ جاہلیت کے زمانہ مین سمجہتے تہے اور اونہین معلوم ہوجائے کہ عمرہ جس طرح غیر حج کے مہینون میں مباح ہے اسیطرح حج کے مہینون مین بہی اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کی اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے افراد بالحج کیا تہا اور ان کی اگلی روایتون مین گذر چکا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع اور قران کیا تہا تو اسکے جواب مین کہا جائیگا کہ اس روایت سے اگلی روایتون کے خلاف لازم نہین آتا کیونکہ جائز ہے کہ اول آپنے حج کا احرام باندھا تہا پہر مکہ آنکر احرام حج احرام عمرہ کے ساتہہ فسخ کر دیا اور پہر کچہہ دنون احرام عمرہ پر قائم رہکر متمتع رہے اور پہر طواف کرنے سے پہلے حج کا احرام باندہکر قارن ہوگئے یہہ توجیہات ہین احادیث ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اول آپنے افراد کیا تہا پہر تمتع پہر قران جیسا کہ ہمنے کیا بجز اس کے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا [illegible] یہہ فرمانا کہ اگر مین ہدی نہ لایا ہوتا تو جس طرح میرے اصحاب احرام سے باہر ہوگئے مین بہی احرام سے باہر ہوجاتا تو یہہ دلالت رکہتا ہے کہ آپنے ہدی روانہ کرتے وقت جو احرام باندھا تہا وہ احرام عمرہ تہا جس سے آپ تمتع کا ارادہ رکہتے تہے کیونکہ اگر آپکا احرام احرام عمرہ نہ ہوتا تو آپکی ہدی ہدی تطوع ہوتی اور ہدی تطوع احرام سے باہر ہونے سے مانع نہین پس یہہ دلالت رکہتا ہے کہ اول آپنے عمرہ کا احرام باندہا تہا اور پہر طواف کرنے سے پہلے حج کا احرام باندہکر آپ قارن ہوگئے جیسا ہم نے بیان کیا بہر کیف جب ثابت ہوا کہ حج کے مہینون مین عمرہ کرنا مباح ہے تو ہمنے چاہا کہ اس امر پر نظر ڈالین کہ قران مین جو ہدی واجب ہوتی ہے کیا وہ اس سبب سے واجب ہے کہ عمرہ کو حج مین ملانے کے سبب سے حج وعمرہ مین کوئی نقصان پیدا ہوجاتا ہے اور اسی نقصان کے سبب سے ہدی واجب ہوئی ہے تو اب ہم دیکہتے ہین کہ ہدی کا گوشت صاحب ہدی کیلئے

[illegible]

کہانا جائز ہے ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے ۵۸۰
حدثنا محمد بن خزيمة وفهد قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني ابن الهاد عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبد الله في الحديث الطويل قال وكان علي رضي الله عنه قدم من اليمن بهدي لرسول الله صلى الله عليه وسلم فكان جماعة الهدي الذي قدم به رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلي رضي الله عنه من اليمن مائة بدنة فنحر رسول الله صلى الله عليه وسلم منها ثلاثا وستين بيده ونحر علي رضي الله عنه سبعا وثلاثين فأشرك عليا في هديه ثم أخذ من كل بدنة بضعة فجعلت في قدر فطبخت فأكل رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلي رضي الله عنه من لحمها وشربا من مرقها

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ اور فہد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن الہاد نے وہ روایت کرتے ہین جعفر بن محمد سے وہ لپنے والد سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے ایک حدیث طویل مین کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی لیکر آئے اور یہہ ہدی ایک سو اونٹ تہی تریسٹہ اونٹ خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے نحر کئے اور سنتیس اونٹ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے نحر کئے کیونکہ آپ نے اپنی ہدی میں انہین بہی شریک کر لیا پہر ہر ایک اونٹ کا ایک ایک ٹکڑا ایک دیگ مین پکایا گیا سو یہہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی تناول کیا اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے بہی اور آپنے اور انہون نے شوربا بہی پیا۔ **فلما** كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد ثبت عنه ما ذكرنا من هذا الفصل أنه قرن وأنه كان عليه لذلك هدي ثم أهدى هذه البدن التي ذكرنا فأكل من كل بدنة منها بضعة ثبت بذلك إباحة الأكل من هدي المتعة والقران **فلما** كان ذلك الهدي مما يؤكل منه اعتبرنا حكم الدماء الواجبة للنقصان هل هي كذلك أم لا فرأينا الدم الواجب من قص الأظفار وحلق الشعر والجماع وكل دم يجب لترك شيء من الحجة لا يؤكل من شيء من ذلك فكان كل دم وجب لإساءة أو لنقصان لا يؤكل منه وكان دم المتعة والقران يؤكل منهما ثبت بذلك أنهما دما لمعنى خلاف الإساءة والنقصان **فهذه** حجة قاطعة على من كره القران والتمتع بالعمرة إلى الحج **ثم** الكلام من بعد ذلك بين الذين جوزوا التمتع والقران في تفضيل بعضهم القران على التمتع وفي تفضيل الآخرين التمتع على القران فنظرنا في ذلك فكان في القران تعجيل الإحرام بالحج وفي التمتع تأخيره فكان ما عجل من الإحرام بالحج فهو أفضل وأتم لذلك الإحرام **وقد** روي عن علي رضي الله عنه في قول الله عز وجل وأتموا الحج والعمرة لله قال إتمامهما أن تحرم بهما من دويرة أهلك

ترجمہ اور یہہ تو ہم اوپر ثابت کر چکے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے قران کیا تہا اور آپ کے ساتہہ ہدی بہی موجود تہی پہر یہہ اونٹ بہی آپنے ہدی مین اضافہ کئے جن کا اس روایت مین ذکر کیا گیا ہے پہر ہر ایک اونٹ کا ایک ایک ٹکڑا ایک پکایا گیا اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی تناول کیا تو اس سے ثابت ہوا کہ ہدی تمتع وقران کا گوشت صاحب ہدی کے لئے کہانا جائز ہے اور ہم دیکہتے ہین کہ جو دم (یعنے قربانی) جنایت کے سبب سے واجب ہوتی ہے مثلا احرام کے درمیان ناخن کٹوانا ۔ بال اترو انا صحبت کرنا وغیرہ تو اس کا گوشت صاحب قربانی کیلئے کہانا جائز نہین ہے اور ہدی کا گوشت کہانا جائز ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ ہدی تمتع وقران کسی نقصان کے سبب سے واجب نہین ہے بلکہ افضلیت واصابت خیر کے لئے واجب ہے اور یہہ حجت قاطعہ ہے

ادن لوگون پر جو تمتع اور قران کی کراہت کیطرف گئی ہیں اب جو لوگ تمتع اور قران کے جواز کیطرف گئے ہین ادن کے درمیان ایک بحث یہہ بہی ہے کہ تمتع افضل ہے یا قران بعض قران کو افضل جانتے ہین بعض تمتع کو اور ہم دیکھتے ہیں کہ قران مین احرام حج باندہنے مین تعجیل کی جاتی ہے اور تمتع مین تاخیر کی جاتی ہے کیونکہ قرآن میں حج وعمرہ کا احرام ایک ساتہہ باندہا جاتا ہے لہذا قران افضل ہوا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کا قول اس معنے پر دلالت رکہتا ہے اور وہ یہہ قول ہے کہ آپنے آیہ کریمہ وَاَتِمُّوا الحج والعمرۃ للہ کے متعلق فرمایا کہ اتمام حج وعمرہ یہہ ہی کہ جب گہر سے نکلو تو حج وعمرہ دونون کا احرام ایک ساتہہ باندہکر نکلو۔

۵۰ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے یہہ ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے وہ روایت کرتے ہین شعبہ سے وہ عمرو بن مرہ سے وہ عبد اللہ بن سلمہ سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے فلما کان فی القران تقدیم الاحرام بالحج على الوقت الذی یحرم به فی التمتع کان القران افضل من التمتع وکلما اثبتنا وصححنا فی هذا الباب قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد رحمهم الله تعالى ترجمہ پس جب قران مین تمتع کی نسبت احرام حج کے باندہنے مین تعجیل کی جاتی ہے اور تمتع مین تاخیر کیونکہ تمتع مین بعد فراغت عمرہ احرام باندہا جاتا ہے لہذا قران افضل ہے پس جن امور کی ہم نے اس باب مین تصحیح کی یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْهَدْيِ يُسَاقُ لِمُتْعَةٍ اَوْقِرَانٍ هَلْ يُرْكَبُ اَمْ لَا

جو ہدی تمتع اور قران میں لائی جاتی ہو کیا اوس پر سوار ہو جاتے ہے یا نہین

۵۱ حدثنا یونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رای رجلا يسوق بدنة قال اركبها فقال يا رسول الله انها بدنة قال اركبها ويلك ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین ابو الزناد سے وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ہدی لاتے دیکھا فرمایا اس پر سوار ہو جا عرض کیا یا رسول اللہ یہہ تو ہدی ہے فرمایا تجہے خرابی ہو اس پر سوار ہو جا

۵۲ حدثنا یونس قال انا ابن وهب قال اخبرنی ابن ابی ذئب عن ابن عجلان عن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین ابن عجلان سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۵۳ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا الوهبی قال ثنا ابن اسحق عن عمه موسى بن يسار عن ابی هريرة رض عن النبی صلى الله عليه وسلم مثله غير انه قال له فی الثالثة او الرابعة اركبها ويحك ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحق نے وہ روایت کرتے ہین اپنے عم موسیٰ بن یسار سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے کہ اس روایت مین ہے تیسری یا چوتہی دفعہ آپنے فرمایا کہ خرابی ہو تجہے اس پر سوار ہو جا

۵۴ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حماد هو ابن سلمة عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هريرة رض قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم برجل يسوق بدنة قال اركبها قال انها بدنة قال اركبها

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے
وہ روایت کرتے ہیں محمد بن عمرو سے وہ ابو سلمہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک
شخص کے پاس سے گذرے جو ہدی لئے جارہا تھا فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ عرض کیا یہ تو ہدی ہے فرمایا سوار ہو جاؤ حدثنا ۵۵
ابوبکرۃ قال ثنا مؤمل قال ثنا سفیان عن موسی بن ابی عثمان عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رض عن النبی صلے اللہ علیہ
وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مؤمل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان
نے وہ روایت کرتے ہیں موسی بن ابی عثمان سے وہ اپنے والد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا المقدمی قال ثنا یزید بن زریع قال ثنا معتمر عن ۵۶
ایوب عن عکرمۃ عن ابی ہریرۃ رض عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ رای رجلا یسوق بدنۃ قال ارکبہا
قال انہا بدنۃ قال ارکبہا بسیرہا الذی فی عنقہا قال فلقد رایتہ یسایر النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی عنقہا نعل
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن
زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معتمر نے وہ روایت کرتے ہیں ایوب سے وہ عکرمہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے ایک شخص کو ہدی لاتے ہوئے دیکھا فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ عرض کیا یہ تو ہدی ہے
فرمایا کیا ہوا پٹہ اس کے گلے میں رہنے دو اور سوار ہو جاؤ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اس شخص کو دیکھا
کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ (اس پر سوار ہو کر) جارہا تھا اور اوس کے گلے میں نعلین کا لٹکا ہوا تھا حدثنا ۵۷
احمد بن داؤد قال ثنا یعقوب بن حمید قال ثنا ہشیم عن حجاج بن ارطاۃ عن نافع ان ابن عمر رض رای رجلا یسوق
بدنۃ قال ارکبہا وما انتم مستنین سنۃ اہدی من سنۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے وہ روایت کرتے
ہیں حجاج بن ارطاۃ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپ نے ایک شخص کو ہدی لیجاتے ہوئے دیکھا
فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ تم لوگ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت و طریقہ پر عمل نہیں کرتے جو تمام طریقوں سے
اہدی و احسن ہے حدثنا علی ابن شیبۃ قال ثنا یزید بن ہارون قال انا حمید الطویل عن انس بن مالک رض قال ۵۸
مر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم برجل وہو یسوق بدنۃ قال ارکبہا قال انہا بدنۃ قال ارکبہا ترجمہ حدیث بیان
کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو حمید الطویل نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گذرے جو ہدی لئے
جارہا تھا فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ عرض کیا یہ تو ہدی ہے فرمایا سوار ہو جاؤ حدثنا عبد اللہ بن محمد بن خشیش ۵۹
البصری قال ثنا مسلم بن ابراہیم قال ثنا ہشام وشعبۃ قالا ثنا قتادۃ عن انس رض عن النبی صلے اللہ علیہ
وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن محمد بن خشیش البصری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن
ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام اور شعبہ دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ نے وہ روایت کرتے ہیں
انس رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے ۔ قال ابوجعفر فذہب قوم
الی ان الرجل اذا ساق بدنۃ لمتعتہ او قران ان لہ ان یرکبہا فاحتجوا فی ذلک بہذہ الآثار وخالفہم

فی ذلک آخرون فقالوا انما کان ھذا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم لضر رآہ من الرجل فامرہ بما امرہ بہ لذلک
وھکذا نقول نحن لا باس بر کوبھا فی حال الضرورۃ ولا یجوز فی حال الوجود فاحتمل ان تکون النبی صلی اللہ علیہ
وسلم امرہ بذلک للضرورۃ کما قالوا واحتمل ان تکون ذلک لا للضرورۃ ولکن لانا نعلم المدی کلھا کذلک ترکب
فی حال الضرورۃ وفی حال الوجود

بیان المسئلۃ

امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ جو شخص ہدی لیکر جائے تو اوس کے لئے ہدی پر سواری جائز
ہے خواہ ہدی تمتع ہو یا ہدی قران اور احتجاج انہین آثار سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا
ہے کہ مذکورہ بالا آثار مین جس شخص کا ذکر آیا ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تہک جانیکے سبب سے ہدی پر بیٹہہ جانے کا
حکم فرمایا تہا سو یہہ ہم بہی کہتے ہین کہ مجبوری کی حالت مین ہدی پر سواری کرنا جائز ہے اور غیر ضرورت کے وقت ہدی
پر سواری جائز نہین پس محتمل ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بوجہ ضرورت کے ہدی پر سوار ہونے کا
۵۱۰ حکم کیا تہا اور محتمل ہے کہ بلا ضرورت کے حکم دیا ہو **فنظرنا** فی ذلک فاذا نصر بن مرزوق قد حدثنا قال ثنا علی بن
معبد قال ثنا اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یسوق
بدنۃ وقد جھد قال ارکبھا قال یا رسول اللہ انھا بدنۃ قال ارکبھا **ترجمہ** پس ہم نے چاہا کہ اس امر پر نظر ڈالیں کہ
آیا کوئی حدیث اس احتمال پر دلالت کرتی ہے یا نہین چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن جعفر نے وہ روایت کرتے ہین حمید سے وہ انس بن مالک رضی اللہ
تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ہدی لاتے ہوئے دیکہا اور دیکہا کہ یہہ شخص تہک گیا ہوا
۵۱۱ ہے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ عرض کیا یا رسول اللہ یہہ تو ہدی ہے فرمایا سوار ہو جاؤ **حدثنا** فھد قال ثنا ابو غسان
والنفیلی قالا ثنا زھیر بن معاویۃ قال ثنا حمید الطویل عن ثابت عن انس رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای
رجلا یسوق بدنۃ فکانہ رای بہ جھدا فقال ارکبھا فقال انھا بدنۃ قال ارکبھا وان کانت بدنۃ **ترجمہ**
حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان اور نفیلی نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید الطویل نے وہ روایت کرتے ہین ثابت سے وہ انس رضی اللہ تعالے عنہ
سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ہدی لاتے ہوئے دیکہا اور دیکہا کہ یہہ شخص تہک گیا ہوا ہے فرمایا اس پر
سوار ہو جاؤ عرض کیا یہہ تو ہدی ہے فرمایا ہدی ہے تو کیا ہوا اس پر سوار ہو جاؤ **وقد** روی فی حدیث ابن عمر رض
حرف یدل علی ھذا المعنی ایضا **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے جو حدیث روایت کی گئی ہے وہ بہی اسی معنے
۵۱۲ پر دلالت کرتی ہے **حدثنا** فھد قال ثنا الحمانی قال ثنا ھشیم عن حجاج عن نافع عن ابن عمر رض انہ کان یقول
فی الرجل اذا ساق بدنۃ فاعیی رکبھا وما انتم بمستنین سنۃ ھی اھدی من سنۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے وہ
روایت کرتے ہین حجاج سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپ اس شخص کے متعلق فرماتے تہے جو ہدی لیکر
چلے اور تہک گیا ہو تو اوس پر سوار ہو جائے مگر تم لوگ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر جو تمام طریقون سے
احسن و اہدی ہے عمل نہین کرتے **فدل** ذلک ایضا ان ما امر بہ ابن عمر رض واخبر انہ سنۃ محمد صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ هُوَ رُكُوبُ الْبَدَنَةِ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ **ثُمَّ** الْتَمَسْنَا حُكْمَ رُكُوبِ الْهَدْيِ فِي غَيْرِ حَالِ الضَّرُورَةِ هَلْ نَجِدُ لَهُ
ذِكْرًا فِي غَيْرِ هٰذِهِ الْآثَارِ **ترجمہ** پس ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی روایت بھی اس معنے پر دلالت کہتی ہے کہ ضرورت
کے وقت ہدی پر سواری جائز ہے کیونکہ اونہوں نے اس روایت میں فرمایا ہے کہ ضرورت کے وقت ہدی پر سواری کرنا سنت
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے اس کے بعد ہم نے چاہا کہ اس امر پر بھی نظر ڈالیں کہ ماسوای ان کے اور آثار مین بھی ہدی
۵۱۳ پر سوار ہونے یا نہ ہونے کا کچھ ذکر ہے یا نہیں **فَإِذَا** فَهْدٌ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْكَبُوا الْهَدْيَ بِالْمَعْرُوفِ حَتّٰى تَجِدُوا
ظَهْرًا **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن شیبہؒ کہا حدیث بیان کی
ہم سے ابو خالد الاحمر نے وہ روایت کرتے ہین ابن جریج سے وہ ابو الزبیر سے وہ جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہدی پر سوار ہوا کرو مگر بطریق معروف (یعنے پسندیدہ) جبتک کہ تمہین دوسری
۵۱۴ سواری نہ ملے **حَدَّثَنَا** يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
صَالِحٍ قَالَا ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ فِي رُكُوبِ الْهَدْيِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ ارْكَبُوهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتُمْ إِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدُوا ظَهْرًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن
صالح نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہؒ نے وہ روایت کرتے ہین ابو الزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ
عنہ سے ہدی پر سوار ہونے کے متعلق فرمایا سنا مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہدی پر سوار
ہوا کرو بطریق معروف یعنے جب تمہین اوس کی ضرورت واقع ہو یہانتک کہ تمہین اور سواری مل جاے (ظہر کہتے ہین سواری
کو) **فَأَبَاحَ** النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ رُكُوبَهَا فِي حَالِ الضَّرُورَةِ وَمَنَعَ مِنْ ذٰلِكَ إِذَا ارْتَفَعَتِ
الضَّرُورَةُ وَدَخَلَ غَيْرُهَا **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا حُكْمُ الْهَدْيِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ تَرْكَبُ لِلضَّرُورَاتِ وَتُتْرَكُ
لِارْتِفَاعِ الضَّرُورَاتِ **ثُمَّ** اعْتَبَرْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ كَيْفَ هُوَ فَرَأَيْنَا الْأَشْيَاءَ عَلٰى ضَرْبَيْنِ **فَمِنْهَا**
مَا الْمِلْكُ فِيهِ مُتَكَامِلٌ لَمْ يَدْخُلْهُ شَيْءٌ يُزِيلُ عَنْهُ شَيْئًا مِنْ أَحْكَامِ الْمِلْكِ كَالْعَبْدِ الَّذِي لَمْ يُدَبِّرْهُ مَوْلَاهُ وَكَالْأَمَةِ الَّتِي
لَمْ تَلِدْ مِنْ مَوْلَاهَا وَكَالْبَدَنَةِ الَّتِي لَمْ يُوجِبْهَا صَاحِبُهَا فَكُلُّ ذٰلِكَ جَائِزٌ بَيْعُهُ وَجَائِزٌ الْانْتِفَاعُ بِهِ وَجَائِزٌ تَمْلِيكُ مَنَافِعِهِ
بِالْأَبْدَالِ **وَمِنْهَا** مَا قَدْ دَخَلَهُ شَيْءٌ مَنَعَ مِنْ بَيْعِهِ وَلَمْ يُزِلْ عَنْهُ حُكْمَ الْانْتِفَاعِ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ أُمُّ الْوَلَدِ الَّتِي لَا يَجُوزُ لِمَوْلَاهَا
بَيْعُهَا وَالْمُدَبَّرُ فِي قَوْلِ مَنْ لَا يَرَى بَيْعَهُ فَذٰلِكَ لَا بَأْسَ بِالْانْتِفَاعِ بِهِ وَبِتَمْلِيكِ مَنَافِعِهِ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا بِبَدَلٍ
أَوْ بِلَا بَدَلٍ فَكَانَ مَا لَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهِ فَلَهُ أَنْ يُمَلِّكَ مَنَافِعَهُ مَنْ شَاءَ بِأَبْدَالٍ وَبِلَا أَبْدَالٍ ثُمَّ رَأَيْنَا الْبَدَنَةَ إِذَا أَوْجَبَهَا
رَبُّهَا فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يُؤَاجِرَهَا وَلَا يَتَعَوَّضَ بِمَنَافِعِهَا بَدَلًا فَلَمَّا كَانَ لَيْسَ لَهُ تَمْلِيكُ مَنَافِعِهَا بِبَدَلٍ
كَانَ كَذٰلِكَ لَيْسَ لَهُ الْانْتِفَاعُ بِهَا وَلَا يَكُونُ لَهُ الْانْتِفَاعُ بِشَيْءٍ إِلَّا شَيْءٌ لَهُ التَّعَوُّضُ بِمَنَافِعِهِ إِبْدَالًا مِنْهَا **فَهٰذَا**
هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح وَأَبِي يُوسُفَ رح وَمُحَمَّدٍ رح **وَقَدْ** رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ ×
ترجمہ اس حدیث مین بھی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدی سواری مباح فرمائی مگر وہی ضرورت کے وقت
اور غیر ضرورت کے وقت منع فرمایا پس ان آثار مین ثابت ہوا کہ ضرورت کے وقت ہدی پر سواری کرنا جائز ہے اور غیر ضرورت کے

وقت جائز نہیں اس کے بعد ہم بطریق نظر و قیاس کے اس مسئلہ پر نظر ڈالتے ہیں کہ بطریق نظر و قیاس ہدی پر سواری کرنے کا کیا حکم ہے تو اب ہم دیکھتے ہیں کہ مملوکات دو قسم کی ہوتی ہیں بعض مملوکات وہ ہیں جنمین ملک شرعاً کامل و مکمل ہوتی ہے کہ بدون کسی شرعی سبب کے ملک زائل نہیں ہوسکتی مثلاً عبد غیر مدبر اور وہ لونڈی جسکے اوس کے مالک سے بچہ پیدا نہ ہوا ہو اور اسیطرح وہ ہدی جو صاحب ہدی نے واجب کی ہو پس ان تینوں چیزوں کی بیع اور اون سے فائدہ اوٹھانا مالک کے لیے شرعاً جائز ہے اور اسیطرح جائز ہے کہ مگر وہ ان چیزوں سے خود فائدہ نہ اوٹھائے مگر دوسروں کو ان سے فائدہ اوٹھانیکی اجازت دیدی خواہ بعوض یا بغیر عوض اور بعض وہ مملوکات ہیں جنمیں شرعاً مالک کو ملکیت کاملہ حاصل نہیں ہوتی باین معنے کہ مالک کو اون کی بیع جائز نہیں ہوتی ہے مگر مالک کو اون سے فائدہ اوٹھانے کا حق حاصل ہوتا ہے جیسے ام ولد اور بقول بعض عبد مدبر کہ مالک کے لئے ان دونوں کی بیع جائز نہیں ہے مگر اون سے نفع اوٹھانے کا حق مالک کو حاصل ہوتا ہے اور یہ حق بھی اوسے حاصل ہوتا ہے کہ اون سے دوسروں کو نفع اوٹھانے کی اجازت دیدی خواہ عوض یا بلا عوض کیونکہ مالک کو جس چیز سے نفع اوٹھانے کا حق حاصل ہے تو اوس کے لئے جائز ہے کہ وہ دوسرے کو بھی نفع اوٹھانے کی اجازت دیدی خواہ عوض یا بلا عوض اور ہدی کو جب صاحب ہدی نے واجب کر دی تو اس صورت میں سب کا اتفاق ہے کہ صاحب ہدی نہ اوسے کرایہ پر دیسکتا ہے اور نہ کسی کو اوس سے نفع اوٹھانیکی اجازت دیسکتا ہے تو اب ظاہر ہے کہ وہ خود بھی اوس سے نفع حاصل نہیں کر سکتا ہے کیونکہ اوس چیز سے نفع اوٹھایا جاسکتا ہے کہ جس میں عوض و معاوضہ درست ہو یہ حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق نظر و قیاس کے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور ایسا ہی ایک جماعت متقدمین علمائے

١٥ کرام سے روایت کیا گیا ہے حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ أُرَاهُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا تُشْرَبُ لَبَنُ الْبَدَنَةِ وَلَا يَرْكَبُهَا إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے یعنی میرے گمان میں وہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ روایت

١٦ کرتے ہیں ابراہیم نخعی ہے سے فرمایا ہدی کا نہ دودھ پیا جائے اور نہ اوس پر سواری کی جائے مگر بحالت مجبوری حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْبَدَنَةُ إِذَا احْتَاجَ إِلَيْهَا سَائِقُهَا رَكِبَهَا رُكُوبًا غَيْرَ فَادِحٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن عروہ نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے فرمایا ہدی لیجانے

١٧ والا جب مجبور ہو اور ہدی پر سوار ہو تو کوئی حرج کی بات نہیں حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں قیس سے وہ عطا سے مثل حدیث سابق کے وَقَدْ رُوِيَ

١٨ عَنِ الْمُتَقَدِّمِينَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَحِبَّانَ عَنْ حَمَّادٍ كِلَيْهِمَا عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ فِي ظُهُورِهَا وَأَلْبَانِهَا وَأَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا حَتَّى تَصِيرَ بُدْنًا ترجمہ اسیطرح آیہ کریمہ لکم فیہا منافع الی اجل مسمی کے ذیل میں بعض خلا میں سے روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے وہ روایت کرتے ہیں

شعبہ سے وہ حکم سے وہ مجاہد سے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحذیفہ نے وہ
روایت کرتے ہین سفیان اور حیان سے وہ دونون حماد سے وہ ابن نجیح سے وہ مجاہد سے آیہ کریمہ لکم فیہا منافع الآیہ کے
متعلق فرمایا کہ جانورون کی پیٹھون اون کے دودھ اور اون کے صوف وغیرہ سے فائدہ ہے حتےٰ کہ وہ ہدی مین نہ لائی جاوٖ

۱۹ھ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال انا ابن ابی نجیح عن مجاہد لکم فیہا منافع الیٰ اجل مسمّی ط قال ہی الابل ینتفع بہا حتیٰ تقلد ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی نجیح نے وہ روایت کرتے ہین مجاہد سے آیہ کریمہ لکم فیہا منافع الیٰ اجل مسمّی ط کے متعلق فرمایا کہ وہ اونٹ ہین جس سے نفع لیا جاتا ہے حتیٰ کہ پہنایا جاوے

۲۰ھ حدثنا ابوبکرۃ قال ثنا ابوداؤد قال ثنا ورقاء عن منصور عن ابراہیم لکم فیہا منافع الیٰ اجل مسمّی ط قال ان احتاج الیٰ ظہرہا رکب وان احتاج الیٰ لبنہا شرب یعنی البدن ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ورقاء نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ ابراہیم رح سے آیہ کریمہ لکم فیہا منافع الیٰ اجل مسمّی کے تحت مین فرمایا ہے کہ آیت دلالت رکھتی ہے کہ اگر سواری کی ضرورت ہو تو ہدی پر سواری کرے اور دودھ پینے کی ضرورت ہو تو دودھ پیوے

بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

بحالت احرام کن کن جانورون کا مارنا جائز ہے

۱ھ حدثنا علی بن عبد الرحمٰن قال ثنا ابن ابی مریم قال انا یحییٰ بن ایوب عن محمد بن العجلان عن القعقاع بن حکیم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث مالک والیث یعنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس من الدواب تقتل فی الحرم العقرب والحداۃ والغراب والفارۃ والکلب العقور الا انہ قال فی حدیثہ والحیۃ والذئب والکلب العقور ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن ایوب نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن عجلان سے وہ قعقاع بن حکیم سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مالک و لیث کے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانور ہین کہ حرم مین مارے جائین بچھو۔ چیل۔ کوا۔ چوہا اور کٹنا کتا بجز اسکے کہ انہون نے اپنی روایت مین سانپ بھیڑیے اور کٹنے کتے کا ذکر کیا ہے

۲ھ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا ابوحذیفۃ قال ثنا زہیر بن محمد عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رض قال الکلب العقور الاسد ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین زید بن اسلم سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا پھاڑ کھانیوالا کتا شیر ہے

۳ھ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا سعید بن منصور قال ثنا حفص بن میسرۃ قال حدثنی زید بن اسلم عن ابن سیلان عن ابی ہریرۃ رض مثلہ × ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص بن میسرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زید بن اسلم نے وہ روایت کرتے ہین ابن سیلان سے وہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مثل حدیث سابق کے۔

قول اہل العلم

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ ذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوا الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ الَّذِىْ اَبَاحَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَهٗ هُوَ الْاَسَدُ وَكُلُّ سَبُعٍ عَقُوْرٍ فَهُوَ دَاخِلٌ فِىْ ذٰلِكَ **وَخَالَفَهُمْ** فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوا الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ هُوَ الْكَلْبُ الْمَعْرُوْفُ وَلَيْسَ الْاَسَدُ مِنْهُ فِىْ شَىْءٍ وَقَالُوْا لَيْسَ فِىْ حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْكَلْبَ الْعَقُوْرَ هُوَ الْاَسَدُ وَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رض **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہی کہ کٹنے کتے سے جس کے حرم میں مارنے کی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ہے شیر مراد ہے اور اسیطرح ہر ایک درندہ اس حکم مین داخل ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ کٹنا کتا تو مشہور و معروف ہے وہ شیر تو نہین سو یہہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا قول تو ہے نہین بلکہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے لہذا اسد اس حکم سے خارج ہے **وَقَدْ** رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مَا يَدْفَعُ ذٰلِكَ وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا ۵۴

يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِىُّ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِىْ عَمَّارٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض عَنِ الضَّبُعِ فَقُلْتُ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَصَيْدٌ هِىَ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ وَسَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ **ترجمہ** کیونکہ دوسری احادیث مین ہم دیکھتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام کے درمیان بجو دکفتار کے مارنے پر دم لازم کیا ہے چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بکر البرسانی نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے کہا خبر دی مجھکو عبداللہ بن عُبید بن عمیر نے اونہین خبر دی عبدالرحمن بن ابی عمار نے کہا مین نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بجو کے متعلق دریافت کیا کہ کیا اوس کا کھانا جائز ہے فرمایا ہان مین نے کہا کیا وہ شکار ہے فرمایا ہان مین نے کہا آپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرمایا ہان ۵۵

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ وَشَيْبَانُ وَهُدْبَةُ قَالُوْا ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا ثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هِىَ مِنَ الصَّيْدِ وَجَعَلَ فِيْهَا اِذَا اَصَابَهَا الْمُحْرِمُ كَبْشًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبّان اور شیبان اور ہدبہ تینون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر بن حازم نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوغسان نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن عُبید بن عمیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمار نے وہ روایت کرتے ہین جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بجو کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا وہ شکار مین سے ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ اور اوس کا م (جنایت) آپنے ایک مینڈھا مقرر کیا **حَدَّثَنَا** هٰرُوْنُ بْنُ كَامِلٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَجَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ۵۶

عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رض عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَسَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ہارون بن کامل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی مریم نے وہ روایت کرتے ہیں یحیے بن ایوب سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اسمعیل بن امیہ۔ ابن جریج اور جریر بن حازم نے کہ ان تینوں سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن عبید بن عمیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد الرحمن بن ابی عمار نے کہ اونہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے بجو کے متعلق دریافت کیا کہ کیا بن اسے کہاؤں فرمایا ہاں میں نے کہا کیا وہ شکار ہے فرمایا ہاں میں نے کہا

٥٧ آپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرمایا ہاں **حَدَّثَنَا** يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَا ثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَجَعَلَ فِيهَا إِذَا أَصَابَهَا الْمُحْرِمُ كَبْشًا مُسِنًّا وَتُؤْكَلُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر الحوضی نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسان بن ابراہیم نے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم الصائغ سے وہ عطا سے وہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے اور یہہ زیادہ بیان کیا کہ اوس کا کہانا جائز ہے اور کہ بحالت احرام اوس کے شکار کرنے میں رسول مقبول صلے اللہ

٥٨ علیہ وسلم نے ایک کبشہ (مینڈھا) مقرر کیا **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ قَضَى فِي الضَّبُعِ إِذَا قَتَلَهَا الْمُحْرِمُ بِكَبْشٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے وہ روایت کرتے ہیں منصور بن زاذان سے وہ عطا سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ اونہوں نے فتوی دیا کہ جب محرم بجو کو مارے تو اوس پر دم لازم ہے یعنے ایک مینڈھا۔

فَلَمَّا كَانَتِ الضَّبُعُ هِيَ سَبُعٌ وَلَمْ يُبِحِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَهَا وَجَعَلَهَا صَيْدًا وَجَعَلَ عَلَى قَاتِلِهَا الْجَزَاءَ دَلَّنَا ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ الْكَلْبَ الْعَقُورَ لَيْسَ هُوَ السَّبُعَ وَبَطَلَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو هُرَيْرَةَ رض وَكَانَ الْكَلْبُ الَّذِي تَعْرِفُهُ الْعَامَّةُ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ لِمَ لَا تُبِيحُونَ قَتْلَ الذِّئْبِ **قِيلَ** لَهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ فَذَكَرَ الْخَمْسَ مَا هُنَّ فَذِكْرُهُ الْخَمْسَ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ غَيْرَ الْخَمْسِ حُكْمُهُ غَيْرُ حُكْمِهِنَّ وَإِلَّا لَمْ يَكُنْ لِذِكْرِهِ الْخَمْسَ مَعْنًى فَالَّذِينَ أَبَاحُوا قَتْلَ الذِّئْبِ أَبَاحُوا قَتْلَ جَمِيعِ السِّبَاعِ وَالَّذِينَ مَنَعُوا قَتْلَ الذِّئْبِ حَظَرُوا قَتْلَ سَائِرِ السِّبَاعِ غَيْرَ الْكَلْبِ الْعَقُورِ خَاصَّةً **وَقَدْ** ثَبَتَ خُرُوجُ الضَّبُعِ مِنَ الْقَتْلِ وَلَمْ يَكُنْ كَلْبًا عَقُورًا وَثَبَتَ أَنَّ الْكَلْبَ الْعَقُورَ هُوَ الْكَلْبُ الَّذِي تَعْرِفُهُ الْعَامَّةُ **ترجمہ** پس جب بجو کو جو ایک چھوٹا سا درندہ ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے شکار ٹھہرایا اور بحالت احرام اوس کے شکار کرنیوالے پر دم لازم کیا تو یہہ دلالت رکھتا ہے کہ کٹنا کتا سباع (درندوں) سے نہیں ہے تو اس سے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کا قول باطل ہوگیا اور کلب عقور سے وہی کٹنا کتا مراد ہے جو مشہور و معروف ہے اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ یہہ آپ احرام کے درمیان بھیڑئے کو مارنے سے کس دلیل سے منع کرتے ہیں تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ رسول مقبول

صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا آثار مین خصوصیت کے ساتھ پانچ جانورون کے مارنے کا حکم فرمایا ہے کہ وہ حل وحرم دونون جگہ مارے جائین پس جب آپ نے خصوصیت کے ساتھ پانچ جانورون کا ذکر کیا تو پانچ کی تعداد خود دلالت کرتی ہے کہ ان کے ماسوا جانورون کا حکم ان کے برخلاف ہے ورنہ پانچ کے ذکر کرنے کی کوئی وجہ نہین یہی وجہ ہے کہ جو لوگ محرم کو بھیڑیے کے شکار سے منع کرتے ہین وہ باقی درندون کے شکار سے بھی محرم کو منع کرتے ہیں اور جن کے نزدیک بھیڑیے کا شکار محرم کے لیے جائز ہے ان کے نزدیک باقی درندون کا شکار بھی محرم کے لیے جائز ہے اور مذکورہ بالا روایتون سے یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ بجو کے شکار مین محرم پر دم واجب ہے اس لئے وہ احرام کے درمیان کلب عقور وغیرہ پانچ
جانورون کے حکم سے مستثنی ہوا اور کلب عقور وہی کٹکھنا کتا ہے جسے عام خاص سب جانتے ہین فاما ما روی عن النبی ۹
صلے اللہ علیہ وسلم فیما یقتل فی الاحرام والحرم فما حدثنا علی بن ابراہیم العافقی واحمد بن عبد الرحمن قالا ثنا عبد اللہ بن وہب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب عن سالم عن ابیہ قال قالت حفصۃ رض قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب تقتلهن المحرم الغراب والحدأۃ والفارۃ والعقرب والکلب العقور **ترجمہ** اب رہین باقی اور حدیثین تو سنو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا پانچ جانورون کے احرام اور غیر احرام دونون حالتون مین مارنے کا حکم فرمایا ہے یہ حدیثین ہین حدیث بیان کی ہم سے علی بن ابراہیم العافقی اور احمد بن عبد الرحمن نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا نے بیان کیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچ جانور ہین جن کا مارنا محرم کے لئے جائز ہے کوا چیل چوہا
بچھو اور کٹکھنا کتا حدثنا ربیع الجیزی قال ثنا ابو زرعۃ قال انا یونس عن ابن شہاب عن سالم ان عبد ۱۰
اللہ بن عمر رض قال قالت حفصۃ رض قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثم ذکر مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو زرعہ نے کہا خبر دی ہمکو یونس نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ سالم سے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے بروایت حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا
بیان کیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی حدثنا محمد بن خزیمۃ ۱۱
قال ثنا حجاج قال ثنا ابو عوانۃ قال ثنا زید بن جبیر ان رجلا سأل ابن عمر رض عما یقتل المحرم فقال اخبرتنی احدی نسوۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ کان یامر ثم ذکر مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن جبیر نے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے پوچھا کہ محرم کن کن جانورون کو مار سکتا ہے فرمایا مجھے بعض ازواج نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ان جانورون کے مارنے
کا حکم فرماتے تھے پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی حدثنا محمد بن عمرو قال ثنا اسباط بن محمد عن عبید اللہ ۱۲
عن نافع عن ابن عمر رض قال سئل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما یقتل المحرم ثم ذکر مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسباط بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین عبید اللہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا محرم کن کن جانورون

کو مار سکتا ہے پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی
۳ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا وُھَیْبٌ قَالَ ثَنَا اَیُّوْبُ ح وَحَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رض سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۴ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن اللیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رض سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۵ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا شَیْبَانُ قَالَ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شیبان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رض سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۶ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے وہ روایت کرتے ہیں نافع اور عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔

۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رض سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۸ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا پڑھی میں نے امام مالک سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۹ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ شُعْبَۃُ قُلْتُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَھُوَ قَدْ قَالَ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن دینار سے پوچھا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا ہاں پھر مثل حدیث سابق کے بیان کی۔

۱۰ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ

عائشة رضی الله عنها عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابو عامر العقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ سعید بن المسیب سے
وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے -
۵۲۱ حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا مسلم بن ابراهیم قال ثنا شعبة فذکر باسناده مثله غیر انه قال
الغراب الابقع ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے شعبہ نے بہ اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اس کے کہ ان کی روایت مین بجائے
۵۲۲ غراب غراب ابقع ہے حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا الحجاج قال ثنا حماد عن هشام بن عروة عن
ابیه عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال خمس فواسق یقتلن فی الحل والحرم الکلب
العقور والفارة والحدأة والغراب والعقرب ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ فاسق جانور ہین
۵۲۳ وہ حل و حرم دونون جگہ مین ماری جائین کتا کاٹنے والا چوہا چیل کوا اور بچھو حدثنا محمد بن حمید قال ثنا علی بن
معبد قال ثنا موسی بن اعین عن یزید بن ابی زیاد عن ابن ابی نعم عن ابی سعید الخدری عن رسول الله
صلی الله علیه وسلم انه قال یقتل المحرم الحیة والعقرب والفارة الفویسقة قال یزید وعد غیر هذا
فلم احفظ قال قلت ولم سمیت الفارة الفویسقة قال استیقظ رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات لیلة
وقد اخذت فارة فتیلة لتحرق علی رسول الله صلی الله علیه وسلم البیت فقام الیها فقتلها واحل قتلها لکل
محرم او حلال ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے موسی بن اعین نے وہ روایت کرتے ہین یزید بن ابی زیاد سے وہ ابن ابی نعم سے وہ ابو سعید الخدری
رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ سانپ بچھو اور چوہا فاسق بحالت احرام
مارے جائین یزید بن ابی زیاد بیان کرتے ہین کہ ابن ابی نعم نے اور بہی کئی ایک جانور گنے مگر مجھے یاد نہین رہے اور مین نے
اون سے اوس کی وجہ دریافت کی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے چوہے کو فویسقہ کیون فرمایا کہا ایک شب کو رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو دیکھا کہ جلتا ہوا فتیلہ منہ مین دبائے جا رہا ہے کہ گہر مین آگ لگا دے رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم اوٹہے اور اوسے مار ڈالا اور پہر حل و حرم دونون مین اوسے مارنے کا حکم دیا فهذا ما اباح النبی صلی الله
علیه وسلم للمحرم قتله فی احرامه واباح للحلال قتله فی الحرم وعدد ذلک خمسا فذلک ینفی ان یکون حکم ما یشاکل
شیء من ذلک کحکم هذه الخمس الا ما اتفق علیه من ذلک ان النبی صلی الله علیه وسلم عناه فان قال قائل
فقد ابدا الحیة مباحا قتلها فی ذلک کله وکذلک جمیع الهوام وانما ذکر النبی صلی الله علیه وسلم من ذلک
العقرب خاصة فجعل الهوام کلها کذلک فما تنکرون ان یکون السباع کذلک ایضا فیکون ما ذکر اباحة
قتله منهن اباحة منه لقتل جمیعهن قیل له قد وجدنا عن النبی صلی الله علیه وسلم نصا فی الضبع
هی من السباع انها غیر داخلة فیما اباح قتله من الخمس فثبت بذلک ان النبی صلی الله علیه وسلم

لم يرد قتل سائر السباع بإباحته قتل الكلب العقور وإنما أراد بذلك خاصا من السباع **ثم** قد رأيناه أباح مع ذلك أيضا قتل الغراب والحدأة وهما من ذوي المخلب من الطير وقد أجمعوا أنه لم يرد بذلك كل ذي مخلب من الطير لأنهم قد أجمعوا أن العقاب والنسر والبازي ذو مخلب وأنهم غير مقتولين في الحرم كما يقتل الغراب والحدأة فكانت الإباحة من النبي صلى الله عليه وسلم لقتل الغراب والحدأة عليهما خاصة لا على ما سواهما من كل ذي مخلب من الطير وأجمعوا أن النبي صلى الله عليه وسلم أباح قتل العقرب في الإحرام والحرم وأجمعوا أن جميع الهوام مثلها وأن مراد النبي صلى الله عليه وسلم بإباحة قتل العقرب إباحة قتل جميع الهوام فكان السباع ذوي المخلب من الطير أشبه منه بالهوام مع ما قد بين ذلك أيضا ما قد رواه جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث الضبع **فإن** قال قائل إنما جعل النبي صلى الله عليه وسلم حكم الضبع كما ذكرت لأنها تؤكل فأما ما كان لا يؤكل من السباع فهو كالكلب **قيل** له قد غلطت في التشبيه لأنا قد رأينا النبي صلى الله عليه وسلم قد أباح قتل الغراب والحدأة والفأرة وأكل لحوم هؤلاء مباح عندكم فلم يكن إباحة أكلهن مما يوجب حرمة قتلهن فكذلك الضبع ليس إباحة أكلها أوجب حرمة قتلها وإنما منع من قتلها أنها صيد فإن كانت سبعا فكل السباع كذلك إلا الكلب الذي خصه النبي صلى الله عليه وسلم بما خصه به **فإن** قال قائل فكيف تكون سائر السباع كذلك وهي لا تؤكل **قيل** له قد يكون من الصيد ما لا يؤكل ومباح للرجل صيده لا لطعمه ولكن لأنه إذا كان في الحل حلال

ترجمہ غرض یہہ پانچ جانور ہین جن کو گنا کر رسول مقبول اللہ علیہ وسلم نے احرام اور غیر احرام کی حالت مین مارنے کا حکم دیا پس ان جانورون کو گنوا کر اون کے مارنیکی اجازت دینا اس کی نفی کرتا ہے کہ انہین کے مثل اور جانور بھی انہین کا حکم رکہتے ہون بجز اس کے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی نے خود کسی جانور کے مارنے کا حکم بیان فرمایا ہو اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ ہم دیکھتے ہین کہ سانپ کا مارنا بہی حل وحرم دونون مین جائز ہے اور یہی حکم اور موذی کیڑون کا ہے حالانکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا حدیثون مین خاصکر بچھو کا ذکر کیا ہے تو جس طرح بچھو کے ذکر کرنے سے باقی موذی کیڑون کے مارنے کا حکم نکال لیا گیا اسیطرح کلب عقور کے ذکر سے باقی درندون کے مارنے کا حکم نکال لیا جائے تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ باقی سباع کے نہ مارنے کے متعلق نص وارد ہو چکی ہے کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بجو کے مارنے سے جو درندون مین داخل ہے منع فرمایا ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ کلب عقور کے ذکر سے احرام کے درمیان ہر ایک درندہ کے شکار کرنیکی اباحت مقصود نہین ہے بلکہ خاص کلب عقور کی ماسوائے اس کے ہم کہتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے چیل کوون کو جو پنجہ سے پکڑ کر کہانے والی پرندون مین ہین احرام کے درمیان مارنے کی اجازت دی باوجود اس کے سب کا اتفاق ہے کہ ان کے ذکر سے ہر ایک پنجے سے کہانیوالا پرندہ مراد نہین ہے چنانچہ عقاب[۱] صقر اور باز پنجہ سے پکڑ کر کہانیوالے پرندون مین سے ہین اور چیل کوے کیطرح حرم مین ان کا مارنا جائز نہین ہے بلکہ چیل کوے کو مارنیکی اباحت خود انہین تک محدود ہے اس پر بہی سب کا اتفاق ہے کہ یہہ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام کے درمیان بچھو کے مارنے کی اجازت دی تو اس سے آپ کی مراد تمام موذی کیڑون کو مارنیکی ہے چنانچہ احرام کے درمیان تمام موذی کیڑون کے مارنے پر سب کا

[۱] عقاب [illegible]

اتفاق ہے تو اب قیاس چاہتا ہے کہ درندوں کی نسبت چیل کوؤں کے مارنیکی اباحت سے تمام پنجہ سے کہانیوالی پرندوں کے مارنے کا حکم نکالا جانا زیادہ قرین قیاس ہے مگر نہین نکالا گیا بخلاف درندوں کے کیونکہ حدیث جابر رضی اللہ تعالے عنہ مین مذکور ہوچکا ہے کہ احرام کے درمیان بجو کے مارنے سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس لیئے باقی درندے کلب عقور کے حکم سے الگ ہوگئے اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام کے درمیان بجو کے مارنے سے جو منع فرمایا تو اس لیئے کہ اوس کا گوشت حلال ہے سو باقی درندہ اوس کے حکم مین کیونکر داخل ہوسکتے ہین ہان کلب عقور کے حکم مین داخل ہوسکتے ہین کیونکہ اون کا گوشت حلال نہین جسطرح کلب عقور کا تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ معترض نے قیاس کرنے مین غلطی کی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چیل کوؤں اور چوہوں کے بحالت احرام مارنے کا حکم دیا ہے حالانکہ معترض کے زعم مین ان سب کا گوشت حلال ہے - تو اب جس طرح معترض کے نزدیک ان پرندوں کی اباحت اکل حرم کے درمیان اون کے شکار سے مانع نہ ہوسکی تو معلوم ہوا کہ حرم مین بجو کے شکار کی ممانعت اوس کے اباحت اکل کے سبب سے نہین ہے بلکہ بحیثیت شکار ہونیکے سو اس مین تمام سباع یکسان ہین رہا کلب عقور سو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے خصوصیت کے ساتھہ اوس کے مارنے کا حکم فرمایا ہے اگر معترض اب بہی نہ سمجہا ہو اور پہر وہی اعتراض کرے کہ ضبع کے حکم مین باقی درندے کیونکر ہوسکتے ہین کیونکہ ضبع کا گوشت تو حلال ہے اور درندوں کا حرام تو دوسرے لفظوں مین اسکے جواب مین کہا جائیگا کہ شکار دو قسم کا ہوتا ہے حلال و حرام اور بسا اوقات ہم دیکھتے ہین کہ اون جانوروں کے شکار کی ہی ضرورت واقع ہوتی ہے جن کا گوشت اگرچہ حلال نہین لیکن کتے کو کہلانے کیلئے ان جانوروں کے شکار کرنیکی ضرورت واقع ہوتی ہے پس بحیثیت شکار کرنے کے جس طرح حلال جانورونکا شکار احرام مین منع ہے اسیطرح حرام جانورونکا بہی بجز اس کے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا پانچ جانوروں کے مارنے کا خصوصیت کے ساتھہ حکم فرمایا سو وہ مخصوص ہوگئے اور وہ جو ہم نے موذی کیڑوں کے مارنے کا حکم عام رکہا سو اس لیئے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حرم میں سانپ کے مارنے کا حکم فرمایا ہے **وقد** رُوِيَ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتْلِ الْحَيَّةِ اَيْضًا فِي الْحَرَمِ **مَا حدثنا** اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ ٥٢٤

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْحَيَّةِ وَ نَحْنُ بِمِنًى فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ سَائِرَ الْهَوَامِّ مُبَاحٌ قَتْلُهُ فِي الْاِحْرَامِ وَالْحَرَمِ وَجَمِيْعُ مَا صَحَّحْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى غَيْرَ الذِّئْبِ فَاِنَّهُمْ جَعَلُوْهُ فِي ذٰلِكَ كَالْكَلْبِ سَوَاءً **ترجمہ** اور وہ یہہ حدیث ہے جس مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے سانپ کے مارنے کا حکم فرمایا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسی بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص نے وہ روایت کرتے ہین اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا ہمین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے منی مین سانپ مارنے کا حکم فرمایا پس یہہ حدیث دلالت رکہتی ہے کہ تمام موذی کیڑوں کا بہی حکم ہے کہ وہ حل و حرم دونوں مین مارے جایئن اور یہہ جو کچہہ ہم نے بیان کیا ہی امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے بجز اسکے کہ اونہون نے بہیڑیے کو بہی کلب عقور کے حکم مین شامل کیا ہے

بَابُ الصَّيْدِ يَذْبَحُهُ الْحَلَالُ فِي الْحِلِّ هَلْ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَاْكُلَ مِنْهُ اَمْ لَا

جو شکار غیر احرام مین کیا جائے محرم کے لیئے اس کا گوشت کہانا جائز ہے یا نہین -

۱ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رض نَزَلَ قُدَيْدًا فَأُتِيَ بِالْحَجَلِ فِي الْجِفَانِ شَائِلَةً بِأَرْجُلِهَا فَأَرْسَلَ إِلَى عَلِيٍّ رض فَجَاءَهُ وَالْخَبَطُ يَتَحَاتُّ مِنْ يَدَيْهِ فَأَمْسَكَ عَلِيٌّ رض وَأَمْسَكَ النَّاسُ فَقَالَ عَلِيٌّ رض مَنْ هٰهُنَا مِنْ أَشْجَعَ هَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ بِبَيْضَاتِ نَعَامٍ وَتَتْمِيرِ وَحْشٍ فَقَالَ أَطْعِمْهُنَّ أَهْلَكَ فَإِنَّا حُرُمٌ قَالُوا نَعَمْ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین علی بن زید سے وہ عبد اللہ بن حارث بن نوفل سے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ قدید مین اترے ہوئے تہے اس مقام پر کبک (چکور) کٹھلون مین رکھکر آپکے سامنے لایا گیا آپنے حضرت علی رض کو بلوایا چنانچہ آپ آئے اور بتے آپکے ہاتہہ سے گرتے تہے آپ اس کے کہانے سے رکے آپ کے ساتہہ اور لوگ بہی اس کے کہانے سے رک گئے حضرت علیؓ نے فرمایا اس جگہ کوئی اشجع شخص ہے کیا آپ لوگون کو معلوم ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین کہیں ایک انڈے اور سوکہا ہوا گوشت یا حمار وحشی کا گوشت لایا گیا آپ نے فرمایا اسے تم اپنے اہل وعیال کو کہلا دو ہم لوگ تو احرام مین ہین سبھون نے کہا ہان جانتے ہین قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالُوا لَا يَحِلُّ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ صَيْدٍ قَدْ ذُبِحَ حَلَالٌ لِأَنَّ الصَّيْدَ نَفْسَهُ حَرَامٌ عَلَيْهِ فَلَحْمُهُ أَيْضًا حَرَامٌ عَلَيْهِ **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ ایک گروہ اس حدیث کی طرف گئے ہین اور کہا ہے کہ غیر محرم کے ہاتہہ کا ذبح کیا ہوا گوشت بہی محرم کو کہانا جائز نہین

۲ کیونکہ جب محرم کے لئے خود شکار کرنا منع ہے تو شکار کا گوشت کہانا بہی اس کے لئے منع ہوا **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمِ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَأْكُلْهُ **ترجمہ** مذکورہ بالا احادیث کے سوا قائلین قول اول نے اس حدیث سے بہی احتجاج کیا ہے جو بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے کہا حدیث سان کی ہم سے ابن ابی لیلےٰ نے وہ روایت کرتے ہین عبد الکریم سے وہ عبد اللہ بن حارث بن نوفل سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین شکار گوشت لایا گیا اور آپ محرم تہے لہذا آپنے گوشت تناول نہین کیا

۳ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ الْجَدَلِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رض عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَ لَهُ وَشِيقَةُ ظَبْيٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ قَالَ يُونُسُ سَمِعْتُهُ كُلَّهُ مِنْ سُفْيَانَ غَيْرَ قَوْلِهِ وَشِيقَةً فَإِنِّي لَمْ أَفْهَمْ ذٰلِكَ مِنْهُ **ترجمہ** حدیث سان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عبد الکریم سے وہ قیس بن مسلم الجدلی سے وہ حسن بن علی رض سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بن ہدیۃً ہرن کے گوشت کا ٹکڑا لایا گیا اور آپ چونکہ محرم تہے اس لئے آپنے وہ واپس کر دیا یونس بیان کرتے ہین کہ یہ پوری حدیث مینے سفیان سے سنی ہے بجز اس کے کہ وشیقہ کا لفظ مینے اون سے اچہی طرح نہین سنا۔ **وَ** قَدْ رَوَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْهُ وَلَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ حِلِّهِ بِذَبْحِهِ لَحْمَ الصَّيْدِ ذٰلِكَ **فَقَدْ** يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ لِعِلَّةِ الْإِحْرَامِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَلَا دَلَالَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ لِأَحَدٍ

وقال روي عن عائشة من رأيها في الصيد يصيده الحلال ما ذكرنا أنه لا بأس بأكله للمحرم ترجمہ اور بعض
شیوخ نے مجھ سے یہی حدیث بیان کی تو اوس مین شکار کے گوشت کے واپس کرنیکی کوئی وجہ مذکور نہین ہے لہذا محتمل ہے
کہ آپنے احرام کے سبب سے گوشت واپس کیا ہو اور محتمل ہے کہ کسی اور وجہ سے تو اب اس صورت مین فریقین مین سے کسی کے قول
پر اس حدیث مین دلالت نہین پائی گئی ماسوای اس کے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت کیا گیا
ہے کہ جو شکار غیر محرم کر کے لائی اور وہی اوس کو ذبح بھی کرے تو محرم کے لئے اوس کے کہانے مین کوئی حرج نہین حدثنا ۵۴
إبراهيم بن مرزوق قال ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال ثنا شعبة قال حدثني شيخ من الشيوخ يقال له
عبيد الله بن عمران القريعي قال سمعت عبد الله بن شماس يقول أتيت عائشة فسألتها عن لحم الصيد
يصيده الحلال ثم يهديه للمحرم فقالت اختلف فيه أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فمنهم من
حرمه ومنهم من أحله وما أرى بشيء منه بأسا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے عبد الصمد بن الوارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے بعض شیوخ یعنے عبید اللہ
بن عمران القریعی نے کہا سنی مین نے عبد اللہ بن شماس سے وہ بیان کرتے تھے کہ مین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خدمت
مین حاضر ہوا اور آپ سے شکار کے گوشت کے متعلق دریافت کیا جو غیر محرم نے کیا ہو کہ محرم کیلئے اسکا کہانا جائز ہے
یا نہین فرمایا اس کے متعلق اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اختلاف کیا ہے بعض جائز جانتے ہین اور بعض ناجائز
مین ہی اس مین کوئی حرج نہین سمجھتی حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن عمران بن عبيد الله ۵۵
أو عبيد الله بن عمران رجل من بني تميم عن عبد الله بن شماس عن عائشة مثله ترجمہ حدیث بیان کی
ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین عمران
بن عبید اللہ یا عبید اللہ بن عمران سے جو بنی تمیم کے ایک شخص ہین وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن شماس سے وہ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مثل حدیث سابق کے فهذه عائشة لم يكن رد النبي صلى الله عليه
وسلم لحم الصيد على الحلال عندها على ما قد دلها على حرمته على المحرم ترجمہ پس حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالے عنہا کے اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ اون کے نزدیک رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ
گوشت اس لئے نہین واپس کیا تھا کہ محرم کے لئے اوس کا کہانا ناجائز نہین ورنہ آپ کیون فرماتیں کہ میرے نزدیک اس کا
کہانا حرج نہین. واحتجوا في ذلك أيضا بما حدثنا أبو بشر الرقي قال ثنا حجاج بن محمد عن ابن جريج عن الحسن ۵۶
بن مسلم عن طاوس عن ابن عباس أنه قال لزيد بن أرقم هل علمت أن رسول الله صلى الله عليه
وسلم أهدي له عضو صيد وهو محرم فلم يقبله قال نعم ترجمہ ماسوا اس کے قائلین قول اول نے اس حدیث
سے بھی احتجاج کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابو بشر الرقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین
ابن جریج سے وہ حسن بن مسلم سے وہ طاوس سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپنے زید بن ارقم رضی اللہ تعالے
عنہ سے فرمایا کہ کیا آپنے مجھ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بحالت آپکے محرم ہونے کے
شکار کا گوشت لایا گیا تو آپنے قبول نہین کیا کہا ہان حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو عاصم عن ابن جريج عن الحسن بن ۵۷
مسلم عن طاوس قال لما قدم زيد بن أرقم أتاه ابن عباس فقال أهدي لحم إلى رسول الله صلى الله

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَحْمَ صَیْدٍ فَرَدَّہٗ وَقَالَ اِنِّیْ حَرَامٌ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ابن جریج سے وہ حسن بن مسلم سے وہ طاؤس سے کہ جب زید بن ارقم آئے تو ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے
۵۸ کہا کہ کی خدمت میں شکار کا گوشت بھیجا آپنے اوسے واپس کر دیا اور فرمایا میں احرام میں ہوں **حدثنا** رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ
قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ قَیْسٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض قَالَ لِزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ ھَلْ عَلِمْتَ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُھْدِیَ لَہٗ عُضْوُ صَیْدٍ وَھُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ یَقْبَلْہُ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع
المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں قیس سے
وہ عطا سے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے زید بن ارقم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا آپ کو معلوم ہے کہ نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا گوشت بحالت آپکے محرم ہونیکے ہدیۃً لایا گیا آپنے قبول نہیں کیا فرمایا ہاں۔
فھذا اَیْضًا مِثْلُ حَدِیْثِ عَلِیٍّ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا
رَدَّ ذٰلِکَ الْعُضْوَ عَلَی الَّذِیْ اَھْدَاہُ اِلَیْہِ لِاَنَّہٗ حَرَامٌ **ترجمہ** قائلین قول اول بیان کرتے ہیں کہ حدیث علی رضی اللہ
تعالےٰ عنہ کی طرح اس حدیث میں بھی مذکور ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے شکار کا گوشت اس لئے واپس
۵۹ کر دیا کہ آپ محرم تھے **واحتجوا** فِیْ ذٰلِکَ اَیْضًا بِمَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ
عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ ابْنِ جَثَّامَۃَ قَالَ مَرَّبِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ
اَنَا بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَاَھْدَیْتُ لَہٗ لَحْمَ حِمَارٍ وَحْشٍ فَرَدَّہٗ عَلَیَّ فَلَمَّا رَاَی الْکَرَاھَۃَ فِیْ وَجْھِیْ قَالَ لَیْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَیْکَ
وَلٰکِنَّا حُرُمٌ **ترجمہ** ماسوای اس کے قائلین قول اول اس حدیث سے بھی احتجاج کرتے ہیں جو بیان کی ہم سے یونس نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابن عباس
رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے وہ صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بمقام ابواء
یا کہا بمقام ودّان میری پاس سے گذرے میں حمار وحشی کا گوشت آپکی خدمت میں لایا آپنے واپس فرمایا پھر جب آپنے میرے
۶۰ چہرہ پر آزردگی ملاحظہ کی فرمایا میں یہہ گوشت واپس نہیں کرتا مگر بات یہہ ہی کہ ہم محرم ہیں **حدثنا** سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ
قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعودی نے وہ روایت کرتے ہیں اسحٰق
بن راشد سے وہ زہری سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **فقیل** لَھُمْ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مُضْطَرِبٌ
قَدْ رَوَاہُ قَوْمٌ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا وَرَوَاہُ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنَّمَا اَھْدٰی اِلَیْہِ حِمَارًا وَحْشِیًّا **ترجمہ** پس اس کے جواب میں کہا
جائیگا کہ یہہ حدیث مضطرب ہی بعض راویوں نے یہہ حدیث سیطرح بیان کی ہے جس طرح مذکور ہوئی اور بعض نے اسطرح
۶۱ بیان کی ہے کہ وہ حمار وحشی آپکی خدمت لایا تھا **حدثنا** یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ
عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَۃَ اَھْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حِمَارًا وَحْشِیًّا ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِہٖ عَنْ سُفْیَانَ **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے
اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابن عباس رضی
اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ صعب بن جثامہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیۃً حمار وحشی لائے پہر

۲له مثل حدیث سابق کے ذکر کی۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَکَرَ
بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ: حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن ابی ذئب
۳له وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ
ابْنُ اللَّیْثِ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الزُّهْرِیِّ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے شعیب بن اللیث نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے وہ زہری سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق
کے ذکر کی فَفِیْ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثِ اَنَّ الْحِمَارَ الَّذِیْ رَدَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الصَّعْبِ مِنْ اَجْلِ
اَنَّهٗ حَرَامٌ کَانَ حِمَارًا وَحْشِیًّا فَاِنْ کَانَ ذٰلِکَ کَذٰلِکَ فَاِنَّ هٰذَا لَا یَخْتَلِفُ اَحَدٌ فِیْ حُرْمَتِهٖ عَلَی الْمُحْرِمِ غَیْرَ اَنَّ سَعِیْدَ
بْنَ جُبَیْرٍ قَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ فِیْهِ حَرْفًا عَلٰی مَا رَوَاهُ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ ذٰلِکَ الْحَرْفُ
اَنَّ الْحِمَارَ کَانَ مَذْبُوْحًا ترجمہ پس ان آثار میں ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ گوشت جسکے سبب سے واپس کیا
تہا کہ وہ حمار وحشی کا گوشت تہا اب اگر آپکی ہدیہ واپس کرنیکی یہی وجہ ہی کہ حمار وحشی کا گوشت آپکی خدمت میں لایا گیا
تہا اس لیے آپ نے اوسے واپس کیا تب تو اس میں کوئی اختلاف نہیں کر سکتا تہا کہ محرم کیلئے گوشت حرام ہے مگر بات
یہ ہی کہ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس حدیث میں ایک لفظ زیادہ بیان کیا ہے اور وہ یہ کہ یہ حمار مذبوح
۴له تہا۔ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الْهُذَیْلِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَهْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِیًّا فَرَدَّهٗ وَکَانَ مَذْبُوْحًا
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہذیل سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ صعب
بن جثامہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیۃً حمار وحشی لائے آپنے اسے واپس کر دیا کیونکہ یہ ذبوح تہا
۵له حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَهْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِیًّا یَقْطُرُ دَمًا فَرَدَّهٗ
عَلَیْهِ وَقَالَ اِنِّیْ حَرَامٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں حبیب بن ابی ثابت سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ
عنہما سے کہ صعب بن جثامہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں ہدیۃً حمار وحشی لائے اور اوس سے خون کے
قطرہ ٹپک رہے تہے آپنے اوسے واپس فرمایا کہ میں محرم ہوں۔ فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ ذٰلِکَ کَانَ مَذْبُوْحًا وَقَدْ
رَدَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ حَرَامٌ ترجمہ پس اس حدیث میں ہے کہ یہ مذبوح تہا۔ اور واپس
فرمایا اسکو رسول مقبول علیہ وسلم نے کیونکہ آپ محرم تہے۔ وَقَدْ رُوِیَ اَیْضًا عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّهٗ کَانَ عَجُزَ حِمَارٍ وَحْشِیٍّ اَوْ فَخِذَ حِمَارٍ ترجمہ اور سعید بن جبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حمار وحشی کی
۶له پٹہ یا ران تہی۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَامِرٍ وَ وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَهْدٰی لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَجُزَ حِمَارٍ وَحْشِیٍّ وَهُوَ یَقْطُرُ
دَمًا فَرَدَّهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابو عامر اور وہب نے وہ روایت

کرتے ہین شعبہ سے وہ حکم سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ صعب بن جثامہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت ہین جبکہ آپ قدید مین تہے ہدیۃً ایک ران بہیجی جس سے خون ٹپک رہا تہا آپ نے وہ ران واپس کردی

۵۱۷ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا معتمر بن سلیمان قال سمعت منصورا عن الحکم بن عتیبۃ فذکر باسنادہ مثلہ غیر انہ قال رجل حمار ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن منہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا سنی مین نے منصور سے وہ روایت کرتے ہین حکم بن عتیبہ سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اسکے اونہون نے بیان کیاہے کہ وہ حمار وحشی کا پاؤ ا تہا

۵۱۸ حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا سلیمان بن حرب قال ثنا شعبۃ عن الحکم وحبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان الصعب بن جثامۃ اھدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احدھما عجز حمار وقال الآخر فخذ حمار وحش تقطر دما فردہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین حکم بن حبیب بن ابی ثابت سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ صعب بن جثامہ نے ہدیۃً رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حکم اور حبیب بن ابی ثابت مین سے ایک نے کہا حمار وحشی کی پشت بہیجی اور دوسرے نے کہا حمار وحشی کا پاؤ ا بہیجا جس سے خون ٹپک رہا تہا سو آپ نے اوسے واپس کر دیا فقد اتفقت ھذہ الآثار المرویۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فی حدیث الصعب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ردہ الھدیۃ علیہ انھا کانت فی لحم صید غیر حی فذلک حجۃ لمن کرہ للمحرم اکل لحم الصید وان کان الذی تولی صیدہ وذبحہ حلالا وقد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلاف ذلک ترجمہ پس ان تمام آثار مین مذکور ہے کہ صعب بن جثامہ کا ہدیہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے واپس کیا کیونکہ وہ مردہ جانور کا شکار تہا سو یہہ دلیل ہے اون لوگون کی جو محرم کے لئے شکار مکروہ جانتے ہین خواہ شکار کرنیوالا اور اوس کا ذبح کرنیوالا غیر محرم ہی کیون نہو حالانکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے خلاف روایت کیا گیا ہے۔

۵۱۹ حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی یعقوب بن عبد الرحمن ویحیی بن عبد اللہ بن سالم عن عمرو مولی المطلب عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لحم الصید حلال لکم وانتم حرم لم تصیدوہ او یصاد لکم ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجہکو یعقوب بن عبد الرحمن اور یحیے بن عبد اللہ بن سالم نے وہ روایت کرتے ہین عمرو مولی المطلب سے وہ مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکار کا گوشت تمہارے لئے بحالت احرام حلال ہے جبکہ تم نے یہہ شکار کیا ہو اور نہ تمہارے لئے کیا گیا ہو

۵۲۰ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا عبد العزیز بن محمد الدراوردی عن عمرو بن ابی عمرو عن رجل من الانصار عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن محمد الدراوردی نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن ابی عمرو سے وہ ایک شخص سے انصار مین سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ رسول مقبول اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔

حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابن ابی مریم قال انا ابراهیم بن سوید قال حدثنی عمرو بن ابی عمرو عن المطلب عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن سوید نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عمرو بن ابی عمرو نے وہ روایت کرتے ہیں مطلب سے وہ ابوموسیٰ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **فذهب** قوم الی هذا فقالوا کل صید صید من اجل محرم وان کان الذی صاده حلالا فهو حرام علی ذلک المحرم کما یحرم علیه ما تولی هو صیده بنفسه **وخالفهم** فی ذلک آخرون فقالوا کل صید صاده حلال فلحمه حلال لکل محرم و حلال **وکان** من الحجة لهم فی حدیث المطلب الذی ذکرنا ان قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم او یصاد لکم یحتمل ان تکون اراد به او یصاد لکم بامرکم فان کان ذلک کذلک فانهم ایضا کذلک یقولون کل صید صاده حلال لمحرم بامره فهو حرام علی ذلک المحرم **وقد** رویت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احادیث جاءت مجیئا متواترا فی اباحة لحم الصید الذی قد صاده الحلال للمحرم اذا لم یکن صاده بامره ولا معونته ایاه علیه **ترجمہ** چنانچہ ایک گروہ انہیں حدیثوں کیطرف گیا ہے اور کہا ہے کہ جو شکار کہ محرم کیلئے کیا جائے محرم کیلئے اوس کا کہانا درست نہیں ہے جسطرح خود اوس کے ہاتہہ کا کیا ہوا شکار اوس کے لئے کہانا جائز نہیں ہے اگرچہ وہ شکار غیر محرم ہی نے کیوں نہ کیا ہو اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر ایک شکار جو غیر محرم نے کیا ہو جس طرح غیر محرم کے لئے اوس کا کہانا جائز ہے اسیطرح محرم کے لئے بہی مذکورہ بالا حدیثوں کے جواب میں فرمایا ہے کہ حدیث مطلب میں جو رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبکہ یہہ شکار تمہارے لئے نہ کیا گیا ہو سو محتمل ہے کہ اسکے یہہ معنے ہوں کہ یعنے تمہارے حکم سے پس اگر اس کے یہی معنے ہیں تو ہم بہی کہتے ہیں کہ جو شکار محرم کے حکم سے کیا جائے محرم کے لئے اوس کا کہانا جائز نہیں چنانچہ بتواتر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ جو شکار غیر محرم نے کیا ہو مگر نہ محرم کے حکم سے اور نہ اوس کی اعانت سے محرم کیلئے اوس کا کہانا جائز ہے **حدثنا** ابو بشر الرقی ٥٢٢
قال ثنا حجاج بن محمد عن ابن جریج قال اخبرنی محمد بن المنکدر عن معاذ بن عبد الرحمن التیمی عن ابیه عبد الرحمن بن عثمان قال کنا مع طلحة بن عبید اللہ ونحن حرم فاهدی له طیر وطلحة راقد فمنا من اکل ومنا من تورع فلما استیقظ طلحة وفق من اکله وقال اکلناه مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر الرقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن محمد نے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج سے کہا خبر دی مجھکو محمد بن المنکدر نے وہ روایت کرتے ہیں معاذ بن عبد الرحمن التیمی سے وہ اپنے والد عبد الرحمن بن عثمان سے کہا ہم طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ تہے اور ہم احرام میں تہے چنانچہ اون کے لئے ایک پرندہ ہدیۃً لایا گیا وہ تو اوس وقت سو رہے تہے لوگوں میں سے بعض نے کہایا اور بعض نے پرہیز کیا جب وہ بیدار ہوئے تو اون کے سامنے ہی رکہا گیا تو اونہوں نے بہی کہایا اور کہا ہمنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہایا ہے **حدثنا** یزید بن سنان قال ٥٢٣
ثنا یزید بن هارون قال انا یحیی بن سعید عن محمد بن ابراهیم التیمی عن عیسی بن طلحة عن عمیر بن سلمة عن رجل من بهز ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مر بالروحاء فاذا هو بحمار وحش عقیر فیه سهم قد مات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم دعوه حتی یجیء صاحبه فجاء البهزی فقال یا رسول اللہ هی رمیتی فکلوه فامر ابا بکر ان یقسمه

بَیْنَ الرُّوَیْثَۃِ وَالْعَرْجِ وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ ثُمَّ سَارَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالْاُثَایَۃِ اِذَا ھُوَ بِظَبْیٍ مُسْتَظِلٍّ فِیْ حِقْفِ جَبَلٍ فِیْہِ سَھْمٌ وَھُوَ حَیٌّ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ قِفْ ھٰھُنَا لَا یَرَاہُ اَحَدٌ حَتّٰی یَمْضِیَ الرِّفَاقُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم
سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سعید نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن
ابراہیم التیمی سے وہ عیسٰی بن طلحہ سے وہ عمیر بن سلمہ سے وہ قبیلہ بہز کے ایک شخص سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بمقام
روحاء ایک حمار وحشی پر سے گذرے جو تیر سے چھدا ہوا پڑا تھا اور ٹھنڈا ہو چکا تھا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اسے مت چھیڑو جبتک تیر لگانیوالا نہ آجائے پھر بہزی آئے تو عرض کیا یا رسول اللہ اسے کہا کہ میں نے اسکے تیر لگایا ہے رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضہ کو حکم کیا کہ اسے تمام رفقا کے درمیان تقسیم کردیں اور یہ سب محرم تھے پھر
آپ روانہ ہوگئے اور مقام اثایہ پر پہنچے تو پہاڑ کی جڑ میں ایک ہرن تیر سے چھدا ہوا زندہ بیٹھا تھا رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ اس پر آکر کے کھڑے ہو جاؤ تاکہ رفقا میں سے کوئی اسے دیکھنے لے پھر جب یہ سب چلے
٥٢٤ جائیں تو ہٹ جانا **حدثنا** یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ یَحْیَی ابْنِ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ
مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ ثُمَّ ذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث
بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں یحیی بن سعید سے کہا خبر دی مجھکو محمد بن ابراہیم نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث
٥٢٥ سابق کے بیان کی **حدثنا** رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ اَنَا نَافِعُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ الْھَادِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ
اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَہٗ عَنْ عِیْسَی بْنِ طَلْحَۃَ عَنْ عُمَیْرِ بْنِ سَلَمَۃَ الضَّمْرِیِّ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ نَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ اَفْنَاءِ الرَّوْحَاءِ وَھُوَ مُحْرِمٌ اِذَا حِمَارٌ مَعْقُوْرٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
دَعُوْہُ فَیُوْشِکُ صَاحِبُہٗ اَنْ یَاْتِیَہٗ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَھْزٍ ھُوَ الَّذِیْ عَقَرَ الْحِمَارَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ شَاْنُکُمْ بِھٰذَا الْحِمَارِ
فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا بَکْرٍ رض فَقَسَمَہٗ بَیْنَ النَّاسِ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ مَا فِیْ حَدِیْثِ یَزِیْدَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ
ھَارُوْنَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالاسود نے کہا خبر دی ہمکو نافع بن یزید
نے وہ روایت کرتے ہیں ابن الہاد سے اون سے حدیث بیان کی محمد بن ابراہیم نے وہ روایت کرتے ہیں عیسے بن طلحہ
سے وہ عمیر بن سلمۃ الضمری رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جبکہ آپ محرم تھے
بمقام روحاء جا رہے تھے کہ ایک حمار وحشی (جنگلی گدھا) تیر چھدا ہوا پڑا تھا آپنے فرمایا اسے ایسا ہی پڑا رہنے دو جبتک کہ تیر مارنے
والا نہ آجائے چنانچہ بہزی شخص جنہوں نے اس کے تیر لگایا تھا آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپکے واسطے ہے آپنے
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو حکم کیا کہ وہ اوسے لوگوں کے درمیان تقسیم کردیں پھر مثل حدیث یزید بن ہارون
٥٢٦ کے ذکر کی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ وَفَھْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ الْھَادِ
ثُمَّ ذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ اور فہد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھسے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابن الہاد نے پھر اون کی اسناد سے
مثل حدیث سابق کے بیان کی **فَفِیْ** حَدِیْثِ طَلْحَۃَ وَعُمَیْرِ بْنِ سَلَمَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَنَّہٗ اَبَاحَ لِلْمُحْرِمِیْنَ اَکْلَ لَحْمِ الصَّیْدِ الَّذِیْ تَوَلّٰی صَیْدَہُ الْحَلَالُ **فَقَدْ** خَالَفَ ذٰلِکَ حَدِیْثَ عَلِیٍّ وَزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ
وَالصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرَ اَنَّ حَدِیْثَ طَلْحَۃَ وَحَدِیْثَ عُمَیْرِ بْنِ سَلَمَۃَ ھٰذَیْنِ

لَيْسَ فِيهِمَا دَلِيلٌ عَلَى حُكْمِ الصَّيْدِ إِذَا أَرَادَ الْحَلَالُ بِهِ الْمُحْرِمَ **ترجمہ** پس حدیث طلحہ و حدیث عمیر بن سلمہ میں مذکور
ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ شکار محرم کے لئے مباح فرمایا جو غیر محرم نے کیا ہو سو یہ دونوں حدیثین حدیث
علی رضی اللہ عنہ و حدیث زید بن ارقم اور حدیث صعب بن جثامہ کے خلاف ہین البتہ حدیث طلحہ اور حدیث عمیر مین اس امر پر
کوی دلیل نہین کہ غیر محرم کا شکار محرم کے لئے اوس وقت بھی جائز ہے یا نہین جبکہ غیر محرم محرم کو دینے کی نیت سے شکار
۵۲۷ کرے **فَنَظَرْنَا** فِي ذٰلِكَ فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ
عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا
قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ حَتَّى نَزَلُوا
عُسْفَانَ فَإِذَا هُمْ بِحِمَارٍ وَحْشٍ قَالَ وَجَاءَ أَبُو قَتَادَةَ وَهُوَ حِلٌّ فَنَكَسُوا رُؤُسَهُمْ كَرَاهِيَةَ أَنْ يُحِدُّوا أَبْصَارَهُمْ
فَيَفْطِنَ فَرَآهُ فَرَكِبَ فَرَسَهُ وَأَخَذَ الرُّمْحَ فَسَقَطَ مِنْهُ فَقَالَ نَاوِلُونِيهِ فَقَالُوا مَا نَحْنُ بِمُعِينِيكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَحَمَلَ عَلَيْهِ
فَعَقَرَهُ فَجَعَلُوا يَشْوُونَ مِنْهُ ثُمَّ قَالُوا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَالَ وَكَانَ تَقَدَّمَهُمْ فَلَحِقُوهُ فَسَأَلُوهُ
فَلَمْ يَرَ بِذٰلِكَ بَأْسًا **ترجمہ** لہذا ہم نے ان کے سوا اور روایتون کا تتبع کیا چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے عیاش بن
الولید الرقام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالاعلے نے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن عیاض بن عبداللہ سے
وہ ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوقتادہ انصاری رضہ کو صدقہ کے
اونٹون کیطرف روانہ کیا اور آپ معہ اپنے اصحاب کے احرام باندہکر روانہ ہوئے یہانتک کہ جب آپ عسفان پہنچے تو ایک
حمار وحشی جا رہا تہا اور ابوقتادہ بھی آ پہنچے اور غیر محرم تہے لوگون نے اپنی نگاہیں نیچے کرلیں کہ کہین ابوقتادہ شکار
کے متعلق یہ کچہ اشارہ نہ سمجہین لیکن ابوقتادہ نے جب اوس حمار وحشی کو دیکھا تو وہ گہوڑی پر سوار ہوی اور نیزہ ہاتہ
مین لیا تو وہ چہوٹکر نیچے گر گیا کہا یہ مجہے اوٹھا دو لوگون نے کہا ہم محرم ہین اس مین مدد نہین دے سکتے غرض خود اونہون
نے نیزہ اوٹھایا اور اوسے شکار کر لائے لوگ اوسے بہوننے لگے پھر کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تو کچہ آگے بڑہ گئے
۵۲۸ ہین چنانچہ لوگون نے آگے بڑہکر آپ سے دریافت کیا تو آپ نے کوئی حرج نہیں بتلایا **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو
عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ عَلَى فَرَسٍ
وَهُوَ حَلَالٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مُحْرِمُونَ فَبَصُرَ بِحِمَارِ وَحْشٍ فَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِينُوهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَصَرَعَ أَتَانًا فَأَكَلُوا مِنْهُ ۔ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعمر الحوضی نے کہا خبر دی ہمکو خالد بن عبداللہ نے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن یحیے نے وہ روایت
کرتے ہین عباد بن تمیم سے وہ ابوقتادہ سے کہ وہ گہوڑی پر سوار تہے اور غیر محرم تہے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم معہ
اپنے اصحاب کے احرام باندہے ہوئے جا رہے تہے ابوقتادہ نے ایک حمار وحشی دیکھا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون
۵۲۹ کو منع کیا کہ کوئی ان کی اعانت نکرے غرض ابوقتادہ رض پلکے اور اوسے شکار کر لائے اور لوگون نے اسے کہایا **حَدَّثَنَا**
مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي قَوْمٍ مُحْرِمِينَ وَلَيْسَ هُوَ مُحْرِمًا وَهُمْ يَسِيرُونَ فَرَأَى حِمَارًا فَرَكِبَ فَرَسَهُ فَصَرَعَهُ
فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَشَرْتُمْ أَوْ صِدْتُمْ أَوْ قَتَلْتُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا **ترجمہ** حدیث

بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر
دی مجھکو عثمان بن عبداللہ بن وہب نے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے کہ وہ محرم لوگون کے
درمیان جارہے تھے اور اونہون نے ایک حمار وحشی دیکھا تو گھوڑی پر سوار ہوتے اور اوسے شکار کر لائے لوگ اوسے نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور آپ نے دریافت کیا فرمایا تم نے اشارہ کیا تھا یا تم نے شکار کیا ہے یا ذبح کیا ہے عرض
۱۳۰ کیا نہین فرمایا تو پھر کہاؤ حدثنا یونس قال انا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن ابی النضر عن نافع مولی ابی
قتادۃ عن ابی قتادۃ بن ربعی انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان ببعض طریق مکۃ تخلف
مع اصحاب لہ محرمین وھو غیر محرم فرای حمارا وحشیا فاستوی علی فرسہ ثم سال اصحابہ ان یناولوہ سوطہ
فابوا فسالہم رمحہ فابوا فاخذہ ثم شد علی الحمار فقتلہ فاکل منہ بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وابی بعضہم فلما ادرکوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألوہ عن ذلک فقال انما ھی طعمۃ اطعمکموھا
اللہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں
ابوالنضر سے وہ نافع مولی ابی قتادہ سے وہ ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ تھے جب مکہ کے بعض راستہ پر پہنچے تو کئی ایک اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوقتادہ پیچھے رہ گئے
یہ لوگ تو محرم تھے ابوقتادہ غیر محرم تھے اسی اثنا مین انہون نے ایک حمار وحشی دیکھا تو یہ گھوڑے پر جھکر بیٹھگئے اور لوگون
سے کہا کہ وہ اون کا چابک اوٹھا دین لوگون نے اوٹھانے سے انکار کیا غرض انہون نے خود اوٹھایا اور لپک کر اوسے شکار
کر لائے سو بعض لوگون نے کہایا اور بعض نے نہین جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچے تو آپ سے اس کے
۱۳۱ متعلق دریافت کیا فرمایا یہ ایک کہانا ہے جو اللہ تعالے نے تمہین کہلایا حدثنا یونس قال انا ابن وھب ان مالکا
حدثہ عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار اخبرہ عن ابی قتادۃ مثلہ وزاد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال ھل معکم من لحمہ شیء ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث
بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین زید بن اسلم سے وہ عطاء بن یسار سے وہ روایت کرتے ہیں ابوقتادہ رضی اللہ
تعالے عنہ سے مثل حدیث سابق کے اور یہ زیادہ بیان کیا کہ آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اس کا گوشت ہے۔
فقد علمنا ان اباقتادۃ لم یصدہ فی وقت ما صادہ ارادۃ منہ ان یکون لہ خاصۃ وانما اراد ان یکون لہ و
لاصحابہ الذین کانوا معہ فقد اباحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک لہ ولھم ولم یحرمہ علیھم
لارادتہ ان یکون لھم معہ وفی حدیث عثمان بن عبداللہ بن موھب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سألھم فقال اشرتم او صدتم او قتلتم قالوا لا قال فکلوا فدل ذلک انہ انما یحرم علیھم اذا فعلوا
شیئا من ھذا ولا یحرم علیھم بما سوی ذلک وفی ذلک دلیل ان معنی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی حدیث جابر ومولی المطلب او یصاد لکم انہ علی ما صید لھم بامرھم فھذا وجہ ھذا الباب من طریق
الآثار المرویۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد قال بھذا القول ایضا عمر بن الخطاب ترجمہ پس ان
آثار سے معلوم ہوا کہ ابوقتادہ رضی اللہ تعالے عنہ نے وہ شکار خاص اپنے لئے نہیں بلکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور
آپکے اصحاب کے لئے کیا تھا سو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسے مباح فرمایا کہ وہ بھی اور اور لوگ بھی کہائین اور ان پر

حرام نہیں کیا کیونکہ اس کا ارادہ تہا کہ یہ سب کے لیے ہے اوران سب کے لیے ہے اور عثمان بن عبداللہ بن موہب کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اشارہ کیا تہا یا شکار کیا تہا یا قتل کیا تہا ان سب نے کہا کہ نہیں فرمایا پھر کہا ؤ -

پس یہہ دلیل ہے اس امر پر کہ وہ جو حدیث عمر و مولی طلحہ بن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور یا یہہ کہ تمہارے لیے شکار کیا جائے تو اس کے معنے یہہ ہیں کہ تمہارے حکم سے یہہ بیان ہے اس باب کا بطریق آثار کے جو اس باب میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت لئے گئے ایسا ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کیا گیا ہے -

۵۳۲ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا هرون بن اسمعيل قال ثنا علي بن المبارك قال ثنا يحيى عن ابي سلمة عن ابي هريرة ان رجلا من اهل الشام استفتاه في لحم الصيد وهو محرم فامره باكله قال فلقيت عمر بن الخطاب رضي الله عنه فاخبرته بمسألة الرجل فقال بما افتيته فقلت باكله فقال والذي نفسي بيده لو افتيته بغير ذلك لعلوتك بالدرة انما يهمك ان تصطاده **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہارون بن اسمعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن المبارک نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن ابی سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ اہل شام کے ایک شخص نے اون سے شکار کے گوشت کے متعلق مسلہ دریافت کیا کہ اوس کے لئے اوس کا کہانا جائز ہے یا نہیں بحالیکہ وہ محرم تہا آپ نے اوسے کہانے کا حکم کیا ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ پھر جب میں حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے ملاقی ہوا تو آپسے میں نے اس شخص کا ذکر کیا فرمایا پھر تم نے اوسے کیا فتوی دیا میں نے کہا میں نے اوسے اوس کے کہانے کا فتوی دیا فرمایا قسم ہے اوس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان

۵۳۳ ہے اگر تم اس کے خلاف فتوی دیتے تو میں تمہارے اوپر دُرّہ لیکر اوٹہتا کیونکہ تم کو شکار کرنے سے منع کیا گیا ہے **حدثنا** يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن يحيى ابن سعيد انه سمع سعيد بن المسيب يحدث عن ابي هريرة نحوه مثله غير انه قال لفعلت بك يتواعده **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں یحیے بن سعید سے اونہوں نے سنی سعید بن المسیب سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے پہر مثل حدیث سابق کے ذکر کی بجز اس کے اس روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی

۵۳۴ اللہ تعالے عنہ نے اونہیں ڈرایا کہ اگر تم اس کے خلاف فتوی دیتے تو میں تمہارے ساتہہ اس طرح پیش آتا **حدثنا** يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابن شهاب عن سالم انه سمع ابا هريرة يحدث عن عمر رضي الله عنه نحوه مثله **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ سالم سے اونہوں نے سنی ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالے

۵۳۵ عنہ سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** نصر بن مرزوق وابن ابي داؤد قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب فذكر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق اور ابن ابی داؤد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے عقیل نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی -

فلم يكن عمر رضي الله عنه ليعاقب رجلا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في فتياه في اهل الخلاف ما يرى والذي عنده في ذلك فما يخالف ما افتى به ابا وا ولكن ذلك عندنا والله اعلم لانه قد كان اخذ علم ذلك من

علی جھۃ الرای ترجمہ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم مین سے کسی کو ایسے فتویٰ
کے متعلق جو آپکے رائے کے خلاف ہو سزا نہیں دے سکتے تہے جبتک کہ آپ کو اوس کا علم نص سے معلوم نہ ہوگیا ہو حدثنا ۱۳۵
ابو بکرۃ قال ثنا مؤمل قال ثنا سفیان عن منصور عن ابراھیم عن الاسود ان کعبا سال عمر عن الصید یذبحہ
المحرم ما کلہ الحرم فقال عمر رض لو ترکتہ لرایتک لا تفقہ شیئا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے مومل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے
کہ کعب نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اوس شکار کے گوشت کے متعلق دریافت کیا جو غیر محرم نے ذبح کیا ہو
تو محرم اوسے کہا سکتا ہے یا نہیں آپنے فرمایا اگر تم چھوڑ دو تو مین سمجھونگا تم کچہہ سمجھ نہیں سکے وقد احتج فی ذلک
المخالفون لھذا القول بما حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا ابو عوانۃ عن یزید بن ابی زیاد عن عبد اللہ ۱۳۶
بن الحارث عن ابیہ قال کنا مع عثمان رض وعلی رض حتی اذا کنا بمکان کذا وکذا قدم الیھم طعام قال فرایت حجلۃ
کانی انظر الی عراقیب الیعاقیب فلما رای ذالک علی رض قام فقام معہ ناس قال فقیل واللہ ما اشرنا ولا امرنا ولا صدنا
فقیل لعثمان رض ما قام ھذا ومن معہ الا کراھیۃ لطعامک فدعاہ فقال ما کرھت من ھذا فقال علی رض احل
لکم صید البحر وطعامہ متاعا لکم وللسیارۃ وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرما ثم انطلق قال فذھب
علی رض الی ان الصید لحمہ حرام علی المحرم ترجمہ اس آخر مین مین کہتا ہون کہ قائلین قول اول نے ایک اور حدیث
سے بہی استدلال کیا ہے اور وہ یہہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے حجاج نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہین یزید بن ابی زیاد سے وہ عبد اللہ بن الحارث سے وہ اپنے والد
سے کہا ہم حضرت عثمان رض اور حضرت علی رض کے ہمراہ تہے یہانتک کہ جب فلان مقام پر پہنچے اور کہانا رکہا گیا تو ہمین
ایک ہنڈلے مین بہنے ہوئے چکورون کے پیر نظر آئے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ان پر نظر پڑی تو آپ اور آپکے ساتہہ
کئی ایک لوگ اوٹہہ کہڑے ہوئے ہرچند کہا گیا واللہ نہ ہم نے انہیں شکار کیا ہے اور نہ ہم نے انہیں شکار کرنیکا اشارہ کیا
ہے بعض لوگون نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا کہ شاید حضرت علی آپ کے کہانے سے کراہت کرکے اوٹہہ
گئے ہین چنانچہ آپنے اونہیں بلاکر دریافت کیا کہ آپنے اس کہانے کو کیوں مکروہ سمجہا تب حضرت علی نے یہہ آیت تلاوت کی احل
لکم صید البحر الآیۃ یعنے حلال کیا گیا تم پر دریا کے جانورون کا شکار کرنا اور اوس کا کہانا تمہارے اور مسافرون کے فائدہ
کے لئے اور حرام کیا گیا تم پر برّی جانورون کا شکار کرنا جبتک کہ تم محرم رہو یہہ آیت تلاوت کرکے آپ چلے گئے اس آیت
کی تلاوت سے آپکا مطلب یہہ تہا کہ محرم پر شکار کا گوشت حرام ہے عراقیب عرقوب کی جمع ہے اور عرقوب بضم اول ہڈی
کے موٹے پٹہے کو کہتے ہین جو ٹخنے کے بعد موٹا ہوکر رہجاتا ہے اور یعاقیب یعقوب کی جمع ہے چکور کو کہتے ہیں جو ایک مشہور
معروف پرندہ ہے قیل لھم فقد خالفہ فی ذلک عمر بن الخطاب رض وطلحۃ بن عبید اللہ وعائشۃ رض وابو ھریرۃ
وقد تواترت الروایات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما یوافق ما ذھبوا الیہ وقول اللہ عز وجل
وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرما یحتمل ما حرم علیھم منہ ھو ان تصیدوہ الا تری الی قول اللہ
عز وجل یایھا الذین امنوا لا تقتلوا الصید وانتم حرم ومن قتلہ منکم متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم فنھا
ھم اللہ تعالےٰ فی ھذہ الآیۃ عن قتل الصید واوجب علیھم الجزاء فی قتلھم ایاہ فدل ما ذکرنا ان الذی

حُرِّمَ عَلَى الْمُحْرِمِيْنَ مِنَ الصَّيْدِ هُوَ قَتْلُهُ وَقَدْ رَأَيْنَا النَّظَرَ أَيْضًا يَدُلُّ عَلَى هٰذَا وَذٰلِكَ أَنَّهُمْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الصَّيْدَ يُحَرِّمُهُ الْإِحْرَامُ عَلَى الْمُحْرِمِ وَيُحَرِّمُهُ الْحَرَمُ عَلَى الْحَلَالِ وَكَانَ مَنْ صَادَ صَيْدًا فِي الْحِلِّ فَذَبَحَهُ فِي الْحِلِّ ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْحَرَمَ فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ إِيَّاهُ فِي الْحَرَمِ وَلَمْ يَكُنْ إِدْخَالُهُ لَحْمَ الصَّيْدِ الْحَرَمَ كَإِدْخَالِهِ الصَّيْدَ نَفْسَهُ وَهُوَ حَيٌّ الْحَرَمَ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ كَذٰلِكَ لَنُهِيَ عَنْ إِدْخَالِهِ وَلَمُنِعَ مِنْ أَكْلِهِ إِيَّاهُ فِيْهِ كَمَا مُنِعَ مِنَ الصَّيْدِ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ وَلَكَانَ إِذَا أَكَلَهُ فِي الْحَرَمِ وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ فَلَمَّا كَانَ الْحَرَمُ لَا يَمْنَعُ مِنْ لَحْمِ الصَّيْدِ الَّذِيْ صِيْدَ فِي الْحِلِّ كَمَا يَمْنَعُ مِنَ الصَّيْدِ الْحَيِّ كَانَ النَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْإِحْرَامُ أَيْضًا يُحَرِّمُ عَلَى الْمُحْرِمِ الصَّيْدَ الْحَيَّ وَلَا يُحَرِّمُ عَلَيْهِ لَحْمَهُ إِذَا تَوَلَّى الْحَلَالُ ذَبْحَهُ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ حُكْمِ الْحَرَمِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** تو اس کے جواب میں کہا جاویگا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ طلحہ بن عبید اللہ رض ابوہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی تعالےٰ عنہم کے ماسوا اور بہی دیگر صحابہ کرام نے حضرت علی کے اس قول سے اختلاف کیا ہے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے جو اس باب مین بتواتر روایت کیا گیا ہے وہ بہی انہین کے قول کے موافق ہے اب رہی آیۂ کریمہ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا سو محتمل ہے کہ صید سے اس آیت مین شکار کرنا مراد ہو یعنے صید اس آیت مین اسم جنس نہیں بلکہ مصدر واقع ہوا ہے) چنانچہ دوسری آیت مین اللہ تعالےٰ نے اس طرح فرمایا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا الآیہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے شکار مت کرو جبکہ تم احرام میں ہو سو جو کوئی تم مین قصدًا اس وقت شکار کرے سو اوس کا کفارہ اوسی کے مثل ہے اونٹ (گائے بکری وغیرہ) سے پس اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے شکار کرنے سے منع فرمایا اور جو شکار کرے اوس پر کفارہ واجب کیا سو یہ آیت دلالت رکہتی ہے کہ محرم پر شکار کرنا حرام کیا گیا ہے نہ شکار کا گوشت کہانا اب ہم بطریق نظر وقیاس اس مسئلہ پر نظر ڈالتے ہین تو وہ بہی ہمارے مذکورہ بالا بیان کی تائید کرتا ہے چنانچہ اس مسئلہ پر سب کا اتفاق ہے کہ جسطرح احرام سے شکار کرنا حرام ہو جاتا ہے اسیطرح حرم مین ہونا بہی شکار کرنے سے مانع ہوتا ہے لیکن کوئی شخص غیر حرم مین شکار کرے اور غیر حرم میں اوسے ذبح بہی کرے اور پہر حرم میں لیجائے تو اوس میں کوئی حرج نہین برخلاف حرم مین شکار کرنے یا حرم مین زندہ شکار لیجانیکے پس جس طرح حرم مین غیر حرم کا کیا ہوا شکار لیجانا منع نہین تو اسیطرح محرم کیلئے غیر محرم کا کیا ہوا شکار کہانے میں بہی کوئی حرج نہین یہ حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق نظر وقیاس کے یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالےٰ کا قول ہے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

بیت اللہ شریف کو دیکہکر ہاتہہ اوٹہانے کے بیان مین

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُرْفَعُ الْأَيْدِيْ فِيْ سَبْعِ مَوَاطِنَ فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَعِنْدَ الْبَيْتِ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِعَرَفَاتٍ وَبِالْمُزْدَلِفَةِ وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم بن حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی لیلےٰ نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر اور

سے وہ مقسم سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا سات موقعوں پر ہاتھ اوٹھائے جاتے ہیں
تکبیر تحریمہ کے وقت رویت بیت اللہ کے وقت صفا[له] و مروہ پر عرفات پر مزدلفہ پر اور جمرتین پر **حدثنا** فہد قال ثنا
الحمانی قال ثنا المحاربی عن ابن ابی لیلیٰ عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث
بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محاربی نے وہ روایت کرتے ہین
ابن ابی لیلیٰ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

بیان المسئلۃ

قال ابو جعفر فکان ھذا الحدیث ماخوذا بہ لا نعلم احدا خالف شیئا منہ غیر رفع الیدین عند البیت وان قوما ذھبوا الی ذلک واحتجوا بھذا الحدیث **وخالفھم** فی ذلک آخرون فکرھوا رفع الیدین عند رؤیۃ البیت
ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ شک نہین کہ یہہ حدیث معمول بہ ہے کیونکہ ہمین نہین معلوم کہ کسی نے اس حدیث سے اختلاف کیاہے بجز اس کے کہ رویت بیت اللہ کے متعلق اختلاف کیا گیاہے چنانچہ ایک گروہ اس طرف گیا ہے اور احتجاج اس حدیث سے کیاہے اور باقی اہل علم نے اس سے اختلاف کیاہے اور فرمایاہے کہ رویت بیت اللہ کے وقت ہاتھ اوٹھانا مکروہ ہے **واحتجوا** فی ذلک بما حدثنا ابراھیم بن مرزوق قال ثنا وھب بن جریر قال ثنا شعبۃ عن ابی قزعۃ الباھلی عن المھاجر عن جابر بن عبد اللہ رض انہ سئل عن رفع الایدی عند البیت فقال ذاک شیء یفعلہ الیھود قد حججنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یفعل ذلک **ترجمہ** اور احتجاج اس حدیث سے کیاہے جو بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو قزعۃ الباہلی سے وہ مہاجر سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ اون سے رویت بیت اللہ کے وقت ہاتھہ اوٹھانے کے متعلق دریافت کیا گیا فرمایا رویت بیت اللہ کے وقت یہود ہاتھہ اوٹھایا کرتے ہین ہم نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حج کیا تو آپ نے ہاتھہ نہین اوٹھائے **فھذا** جابر بن عبد اللہ رض یخبر ان ذلک من فعل الیھود ولیس من فعل اھل الاسلام وانھم قد حجوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یفعل ذلک وان کان ھذا الباب یوخذ من طریق الاسناد فان ھذا الاسناد احسن من اسناد الحدیث الاول وان کان ذلک یوخذ من طریق تصحیح معانی الآثار فان جابرا قد اخبر ان ذلک من فعل الیھود فقد یجوز ان یکون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بہ علی الاقتداء منہ بھم اذ کان حکمہ ان یکون علی شریعتھم لانھم اھل کتاب حتی یحدث اللہ عز وجل لہ شریعۃ تنسخ شریعتھم ثم حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخالفھم فلم یرفع یدیہ اذا من مخالفیھم فحدیث جابر اولی لان فیہ مع تصحیح ھذین الحدیثین النسخ لحدیث ابن عباس رض ...... وابن عمر رض وان کان یوخذ من طریق النظر فانا قد رأینا الرفع المذکور فی ھذا الحدیث علی ضربین فمنہ رفع لتکبیر الصلوۃ ومنہ رفع للدعاء **فاما** ما للصلوۃ فرفع الیدین عند افتتاح الصلوۃ **واما** ما للدعاء فرفع الیدین عند الصفا والمروۃ وبجمع وعرفۃ وعند الجمرتین **فھذا** متفق علیہ **ترجمہ** پس حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ خبر دیتے ہین کہ رویت بیت اللہ کے وقت ہاتھہ اوٹھانا یہود کا فعل ہے نہ اہل اسلام کا اور کہا وہون نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حج

[له] صفا و مروہ دو پہاڑ مسجد الحرام کے نزدیک دو وادی ہے مقامات کا نام ہے جن کے درمیان طواف خانہ کعبہ کی سعی کی جاتی ہے اور عرفات ایک وسیع میدان کا نام ہے جہان نویں ذالحجہ کو تمام حاجی وقوف کرتے ہین یہ مقام مکہ معظمہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر ہے اور جمرتین منےٰ مین دو مقامات کا نام ہے جہان عرفات سے لوٹتے وقت رمی جمار کی جاتی ہے ۱۲ مترجم سلمہ اللہ تعالےٰ

کہا تو آپ نے رویت بیت اللہ کے وقت ہاتھ نہین اوٹھایا پس اگر یہہ مسئلہ بطریق اسناد کے اخذ کیا جائے تو یہہ حدیث
پہلی حدیث کی نسبت احسن الاسناد ہے اور اگر بطریق تصحیح معانی آثار کے اخذ کیا جائے تو حضرت جابر خبر دیتے ہین کہ
رویت بیت اللہ کے وقت ہاتھ اوٹھانا یہود کا فعل ہے پس جائز ہے کہ ابتدائے اسلام مین رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم نے اون کی اس فعل کی اقتدار کا حکم کیا ہو کیونکہ وہی آخر اہل کتاب تھے یہانتک کہ اللہ تعالے نے اون کا حکم
منسوخ کیا اس کے بعد رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تو پہر آپ نے رویت بیت اللہ کے وقت ہاتھ نہین
اوٹھایا پس حدیث جابر رضی اللہ تعالے عنہ پر عمل کرنا اولی ہے کیونکہ اوس سے دونون حدیثون کی تصحیح ہو جاتی ہے اور وہ
یہہ کہ حدیث ابن عباس اور حدیث عمر رض منسوخ ہے اور اگر بطریق نظر وقیاس کے اخذ کیا جائے تو ہم دیکھتے ہین کہ اس
حدیث مین جو ہاتھ اوٹھانے کا ذکر ہے سو وہ دو قسم پر ہے کہ ہاتھ یا تو نماز کے وقت اوٹھائے جاتے ہین یا دعا کے وقت
سو نماز مین تکبیر تحریمہ کے وقت اوٹھائے جاتے ہین اور دعا کے لئے صفا و مروہ ۔ مزدلفہ اور جمرتین کے وقت اور ان
مواضع پر ہاتھ اوٹھانا متفق علیہ ہے **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْضًا فِیْ رَفْعِ الْیَدَیْنِ
بِعَرَفَۃَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ اَنَا حَمَّادٌ عَنْ بِشْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رض ۵۸
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ بِعَرَفَۃَ وَکَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ نَحْوَ ثَنْدُوَتِہٖ **ترجمہ** رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص عرفہ مین ہاتھ اوٹھانے کے متعلق بہی روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا خبر دی ہمکو حماد نے وہ روایت کرتے ہین بشر بن حرب سے وہ ابو سعید الخدری
رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم عرفہ مین دعا مانگتے ہوئے سینہ تک ہاتھ اوٹھایا کرتے تھے
فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِیْ رَفْعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَ رُؤْیَۃِ الْبَیْتِ ھَلْ ھُوَ کَذٰلِکَ اَمْ لَا فَرَاَیْنَا الَّذِیْنَ ذَھَبُوْا اِلٰی ذٰلِکَ
ذَھَبُوْا اَنَّہٗ لَا لِعِلَّۃِ الْاِحْرَامِ وَلٰکِنْ لِتَعْظِیْمِ الْبَیْتِ **وَقَدْ** رَاَیْنَا الرَّفْعَ بِعَرَفَۃَ وَالْمُزْدَلِفَۃِ وَعِنْدَ الْجَمْرَتَیْنِ وَعَلَی
الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ اِنَّمَا اُمِرَ بِذٰلِکَ مِنْ طَرِیْقِ الدُّعَاءِ فِی الْمَوْطِنِ الَّذِیْ جُعِلَ ذٰلِکَ الْوُقُوْفُ فِیْہِ لِعِلَّۃِ الْاِحْرَامِ **وَقَدْ**
رَاَیْنَا مَنْ صَارَ اِلٰی عَرَفَۃَ اَوْ مُزْدَلِفَۃَ اَوْ مَوْضِعِ رَمْیِ الْجِمَارِ اَوِ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَھُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ اَنَّہٗ لَا یَرْفَعُ یَدَیْہِ لِتَعْظِیْمِ
شَیْءٍ مِنْ ذٰلِکَ **فَلَمَّا** ثَبَتَ اَنَّ رَفْعَ الْیَدَیْنِ لَا یُؤْمَرُ بِہٖ فِیْ ھٰذِہِ الْمَوَاطِنِ اِلَّا لِعِلَّۃِ الْاِحْرَامِ وَلَا یُؤْمَرُ بِرَفْعِ الْیَدَیْنِ
لِرُؤْیَۃِ الْبَیْتِ فِیْ غَیْرِ الْاِحْرَامِ **فَاِذَا** ثَبَتَ اَنْ لَا یُؤْمَرَ بِذٰلِکَ فِیْ غَیْرِ الْاِحْرَامِ ثَبَتَ اَنْ لَا یُؤْمَرَ بِہٖ اَیْضًا فِی الْاِحْرَامِ
وَحُجَّۃٌ اُخْرٰی اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا مَا یُؤْمَرُ بِرَفْعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَہٗ فِی الْاِحْرَامِ مَا کَانَ مَاْمُوْرًا بِالْوُقُوْفِ عِنْدَہٗ مِنَ
الْمَوَاطِنِ الَّتِیْ ذَکَرْنَا وَقَدْ رَاَیْنَا جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ جَمْرَۃً کَغَیْرِھَا مِنَ الْجِمَارِ غَیْرَ اَنَّہٗ لَا یُوْقَفُ عِنْدَھَا فَلَمْ یَکُنْ ھُنَاکَ
رَفْعٌ **فَالنَّظَرُ** عَلٰی ذٰلِکَ اَنْ یَکُوْنَ الْبَیْتُ لَمَّا لَمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ وُقُوْفٌ اَنْ لَا یَکُوْنَ عِنْدَہٗ رَفْعٌ
قِیَاسًا وَنَظَرًا عَلٰی مَا ذَکَرْنَا مِنْ ذٰلِکَ وَھٰذَا الَّذِیْ ثَبَتْنَاہُ بِالنَّظَرِ ھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَھُمُ
اللّٰہُ تَعَالٰی **ترجمہ** اب ہم اس امر پر نظر ڈالتے ہین کہ رویت بیت اللہ کے وقت جو ہاتھ اوٹھائے جاتے ہین دعا کے لئے
اوٹھائے جاتے ہین یا کس لئے تو جو لوگ رویت بیت اللہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کیطرف گئے ہین وہ بیان کرتے ہین کہ
رویت بیت اللہ کے وقت تعظیما ہاتھ اوٹھائے جاتے ہین اور عرفہ ۔ مزدلفہ جمرتین اور صفا و مروہ پر دعا کے طور پر ہاتھ
اوٹھائے جاتے ہین نہ تعظیما اور وہ بہی بحالت احرام چنانچہ اگر کوئی شخص احرام کی حالت بین ان مقامات پر جائے تو ان

مین سے کسی مقام پر بہی تعظیمًا اوس کے لئے ہاتہہ اوٹہانا جائز نہین تو رویت بیت اللہ کے وقت بہی تعظیمًا ہاتہہ
اوٹہانا جائز نہین نہ بحالت احرام نہ بحالت غیر احرام دوسری دلیل یہہ ہی کہ مذکورہ بالا مقامات مین سے جہان جہان
ہاتہہ اوٹہایا جاتا ہے وہان وقوف بہی کیا جاتا ہے اور جہان وقوف نہین کیا جاتا ہے وہان ہاتہہ بہی نہین اوٹہایا
جاتا چنانچہ جمرہ عقبہ مین وقوف نہین کیا جاتا تو ہاتہہ بہی نہین اوٹہایا جاتا بخلاف جمرتین کے کہ وہان احرام کے درمیان وقوف
کیا جاتا ہے اور ہاتہہ بہی اوٹہایا جاتا ہے پس اسی قیاس پر بیت اللہ شریف کا حکم ہے کہ وہان وقوف نہین تو ہاتہہ بہی
نہین اوٹہایا جاتا یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے **وَقَدْ** رُوِیَ فِیْ ذٰلِکَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ۵۵
النَّخَعِیِّ مَا حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ سُلَیْمٰنَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ
عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ قَالَ تُرْفَعُ الْاَیْدِیْ فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ فِیْ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَفِی التَّکْبِیْرِ لِلْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ وَفِی
الْعِیْدَیْنِ وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَعَلَی الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ وَعِنْدَ الْمَقَامَیْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَیْنِ قَالَ اَبُوْیُوْسُفَ
فَاَمَّا فِیْ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ فِی الْعِیْدَیْنِ وَفِی الْوِتْرِ وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَیَجْعَلُ ظَهْرَ کَفَّیْهِ اِلٰی وَجْهِهٖ وَاَمَّا فِی الثَّلٰثِ
الْاُخَرِ فَیَسْتَقْبِلُ بِبَاطِنِ کَفَّیْهِ وَجْهَهٗ **فَاَمَّا** مَا ذَکَرْنَا فِی افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ فَقَدِ اتَّفَقَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی ذٰلِکَ جَمِیْعًا
وَاَمَّا التَّکْبِیْرَةُ فِی الْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ فَاِنَّهَا تَکْبِیْرَةٌ زَائِدَةٌ فِیْ تِلْکَ الصَّلٰوةِ وَقَدْ اَجْمَعَ الَّذِیْنَ یَقْنُتُوْنَ قَبْلَ الرُّکُوْعِ عَلَی
الرَّفْعِ مَعَهَا **فَالنَّظَرُ** عَلٰی ذٰلِکَ اَنْ تَکُوْنَ کَذٰلِکَ کُلُّ تَکْبِیْرَةٍ زَائِدَةٍ فِیْ کُلِّ صَلٰوةٍ فَتَکْبِیْرُ الْعِیْدَیْنِ الزَّائِدُ فِیْهِمَا عَلٰی سَائِرِ
الصَّلٰوةِ کَذٰلِکَ اَیْضًا **وَاَمَّا** عِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَاِنَّ ذٰلِکَ جُعِلَ تَکْبِیْرًا یُفْتَتَحُ بِهِ الطَّوَافُ کَمَا یُفْتَتَحُ بِالتَّکْبِیْرِ الصَّلٰوةُ
وَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْضًا **ترجمہ** ایسا ہی ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت کیا گیا ہے حدیث
بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب بن سلیمان نے وہ اپنے والد سے وہ امام ابویوسف سے وہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے
وہ طلحہ بن مطرف سے وہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے فرمایا ہاتہہ سات موقعون پر اوٹہائے جاتے ہین تکبیر تحریمہ مین تکبیر قنوت
مین تکبیرات عیدین مین حجر اسود چومتے وقت صفا و مروہ پر مزدلفہ پر عرفات پر اور مقامات جمرتین پر۔ امام ابویوسف
فرماتے ہین کہ تکبیر تحریمہ تکبیر عیدین تکبیر قنوت اور حجر الاسود چومتے وقت پشت کف منہ کیطرف کرنا چاہیے اور باقی تین موقعون
پر باطن کف منہ کیطرف کرنا چاہیے۔ سو تکبیر تحریمہ مین ہاتہہ اوٹہانے مین تو جمیع مسلمین کا اتفاق ہے اور تکبیر قنوت دیگر تکبیرات
صلوٰۃ کی نسبت ایک زائد تکبیر ہے سو تکبیر قنوت مین ہاتہہ اوٹہانے پر اون لوگون کا اتفاق ہے جو قنوت رکوع سے
پہلے پڑہتے ہین تو اب معلوم ہوا کہ اسی قیاس پر نماز کی ہر ایک تکبیر زائد پر ہاتہہ اوٹہانا چاہیے چنانچہ تکبیرات عیدین بہی
تکبیرات زائدہ ہین لہذا تکبیر قنوت کیطرح ان مین بہی ہاتہہ اوٹہایا جاتا ہے اور حجر اسود چومتے وقت ہاتہہ اسلئے اوٹہایا
جاتا ہے کہ طواف تکبیر کے ساتہہ شروع کیا جاتا ہے جس طرح نماز تکبیر کے ساتہہ شروع کی جاتی ہے اور خود رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی حجر اسود چومتے تکبیر کہنے کا حکم فرمایا ہے **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ ۵۶
الْعَبْدِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَمِیْرًا کَانَ عَلٰی مَکَّةَ مُنْصَرَفَ الْحَجَّاجِ عَنْهَا سَنَةَ ثَلٰثٍ وَسَبْعِیْنَ یَقُوْلُ کَانَ عُمَرُ رَجُلًا
قَوِیًّا وَکَانَ یُزَاحِمُ عَلَی الرُّکْنِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا حَفْصٍ اَنْتَ رَجُلٌ قَوِیٌّ وَاِنَّکَ تُزَاحِمُ عَلَی
الرُّکْنِ فَتُؤْذِی الضَّعِیْفَ فَاِذَا رَاَیْتَ خَلْوَةً فَاسْتَلِمْهُ وَاِلَّا فَکَبِّرْ وَامْضِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین ابویعفور عبدی سے کہا سنی مین نے امیر مکہ سے جو ۷۳ھ مین حجاج کیطرف

سے امیر مکہ تھے بیان کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے ایک قوی شخص تھے اور حجر اسود پر لوگون سے مزاحمت کرکے آگے بڑھا کرتے تھے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابو حفص تم ایک توانا شخص ہو سو ضعیف لوگون کو ایذا نہ دو جب دیکھو کہ حجر اسود خالی ہے چوم لیا کرو ورنہ تکبیر کہکر گذر جایا کرو

٥٧ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا ابو عوانة عن ابي يعفور عن رجل من خزاعة قال وكان الحجاج استعمله على مكة ثم ذكر مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو یعفور سے وہ بنی خزاعہ کے ایک شخص سے جنہیں حجاج نے مکہ کا عامل مقرر کیا تھا پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی فلما جعل ذلك التكبير يفتتح به الطواف كالتكبير الذي جعل يفتتح به الصلوة أمرنا لنرفع فيه كما يؤمر بالرفع في التكبير لافتتاح الصلوة ولا سيما اذ قد جعل النبي صلى الله عليه وسلم الطواف بالبيت صلوة ترجمہ پس جس طرح نماز تکبیر تحریمہ کے ساتھ شروع کی جاتی ہے اسیطرح طواف بھی تکبیر کے ساتھ شروع کیا جاتا ہے لہذا نماز سے مشابہ ہوا اور تکبیر تحریمہ میں تو ہاتھ اوٹھایا ہی جاتا ہے لہذا تکبیر استلام میں بھی اور خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی طواف کو نماز سے مشابہ فرمایا ہے

٥٨ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد ح وحدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قالا ثنا الفضيل بن عياض عن عطاء بن السائب عن طاوس عن ابن عباس رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الطواف بالبيت صلوة الا ان الله عز وجل قد احل لكم المنطق فمن نطق فلا ينطق الا بخير ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضیل بن عیاض نے وہ روایت کرتے ہیں عطاء بن السائب سے وہ طاوس سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا طواف بیت اللہ بھی نماز ہے بجز اسکے کہ اسکے درمیان اللہ تعالے نے بولنا مباح کیا ہے سو طواف کے درمیان کوئی شخص نہ بولے مگر اچھی بات فهذه العلة التي لها وجب لنرفع فيما زاد على ما في الحديث الاول واما الرفع على الصفا والمروة وبجمع وعرفات وعند المقامين عند الجمرتين فان ذلك قد جاء منصوصا في الخبر الاول وهذا الذي وصفنا من هذه المعاني التي ثبتناها قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى ترجمہ پس یہ وجہ ہے کہ ماسوای اون موقعون کے جو اس باب کی پہلی حدیث مین مذکور ہین تکبیر قنوت اور تکبیرات عیدین مین بھی ہاتھ اوٹھانا واجب ہے اور صفا و مروہ مزدلفہ عرفات اور جمرتین پر ہاتھ اوٹھانا تو پہلی حدیث مذکور ہی ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

باب الرمل في الطواف

طواف مین تیز چلنے کے بیان مین

٥٩ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا حماد بن سلمة عن ابي عاصم الغنوي عن ابي الطفيل قال قلت لابن عباس زعم قومك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد رمل بالبيت وان ذلك سنة قال صدقوا وكذبوا قلت ما صدقوا وما كذبوا قال صدقوا قد رمل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالبيت وكذبوا ليست بسنة ان قريشا قالت زمن الحديبية دعوا محمدا واصحابه حتى يموتوا موت النغف فلما صالحوه على ان يحجوا في العام المقبل

فَيَقِيهُمُوا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ بِمَكَّةَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ وَالْمُشْرِكُوْنَ عَلٰى جَبَلِ قُعَيْقِعَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اُرْمُلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلٰثًا وَلَيْسَتْ بِسُنَّةٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو عاصم الغنوی سے وہ ابو الطفیل سے کہا مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا کہ لوگ بیان کرتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے رمل فی الطواف کیا ہے اور کہ وہ مسنون ہے فرمایا راست کہتے ہین اور غلط بہی ملین نے کہا راست کسطرح اور غلط کسطرح فرمایا جنگ حدیبیہ کے موقعہ پر قریش نے کہا تہا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور اون کے رفقا کو اس طرح چہوڑ دو کہ یہانتک کہ وہ بیماری سے مر جائین پہر جب اونہون نے آپ سے صلح کی تو کہا کہ اگلے سال آکر تین روز مکہ مین قیام کر سکتے ہین چنانچہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم معہ اپنے اصحاب کے مکہ تشریف لائے　(یعنے بیت اللہ کا طواف کیا) اور مشرکین جبل قعیقعان پر سے دیکہہ رہے تہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اصحاب سے فرمایا کہ تین دفعہ بیت اللہ کا تیز رفتاری کے ساتہہ چکر لگاؤ اور　**بیان المسئلۃ**　یہہ سنت نہین ہے

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّمَلَ فِي الطَّوَافِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا اِنَّمَا كَانَ الرَّمَلُ لِيَرَى الْمُشْرِكُوْنَ اَنَّ بِهِمْ قُوَّةً وَاَنَّهُمْ لَيْسُوْا بِضُعَفَاءَ لَا لِاَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةٌ **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ رمل فی الطواف مسنون نہین اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے اور کہا ہے کہ یہہ جو صلح حدیبیہ مین آپ نے رمل فی الطواف کیا تہا سو وہ صرف اس لئے کہ مشرکین کو معلوم ہو جائے کہ آپ کے اصحاب کمزور نہین بلکہ قوت رکہتے ہین

٥٢ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَاَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّهٗ يَقْدِمُ عَلَيْكُمْ قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ فَلَمَّا قَدِمُوْا قَعَدَ الْمُشْرِكُوْنَ مِمَّا يَلِي الْحَجَرَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ الثَّلٰثَةَ وَاَنْ يَمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض وَلَمْ يَمْنَعْهُ اَنْ يَاْمُرَهُمْ بِاَنْ يَرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ الْاَرْبَعَةَ اِلَّا الْاِبْقَاءَ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** ماسوی اسکے اونہون نے اس حدیث سے احتجاج کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین ایوب سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم معہ اپنے اصحاب کے جب مکہ کیطرف روانہ ہوئے تو مشرکین نے کہا کہ تمہارے پاس وہ قوم آنیوالی ہے جسے یثرب کی تپ نے لاغر کر دیا ہے پہر جب آپ تشریف لائے تو مشرکین حجر اسود کے قریب ہی بیٹہے ہوئے تہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو فرمایا تیز رفتاری کے ساتہہ بیت اللہ شریف کے تین چکر لگائین اور رکنین کے درمیان آہستہ چلین ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہین کہ اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے چار دفعہ چکر لگانے کا حکم شفقت کے سبب سے نہین کیا

٥٣ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ قَالَ ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رض زَعَمَ قَوْمُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَاَنَّهَا سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا قَدْ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَلَيْسَتْ بِسُنَّةٍ وَلٰكِنْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَالْمُشْرِكُوْنَ عَلٰى قُعَيْقِعَانَ وَبَلَغَهٗ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بِهٖ وَبِاَصْحَابِهٖ هَزْلًا فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ اُرْمُلُوْا اُرُوْهُمْ اَنَّ بِكُمْ

قوۃ فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمل من الحجر الاسود الی الرکن الیمانی فاذا تواری عنھم مشی ٭
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن نصیر نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے فطر بن خلیفہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو الطفیل سے کہا مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا کہ لوگ بیان
کرتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے رمل فی الطواف کیا ہے اور کہ وہ مسنون ہے فرمایا راست کہتے ہیں
اور غلط بہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے رمل فی الطواف کیا ہے مگر وہ سنت نہین ہے کیونکہ رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو مشرکین جبل قیقعان پر سے دیکہہ رہے تہے آپ کو معلوم ہوا کہ یہہ لوگ کہہ رہی ہین
کہ آپ کو اور آپ کے اصحاب کو بیماری نے لاغر کر دیا ہے تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ دوڑ کر ان لوگون کو اپنی طاقت دکہلاؤ
چنانچہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم حجر اسود سے رکن یمانی تک رمل فی الطواف کرتے تہے اور جب ان کی نگاہون
سے چہپ جاتے تہے تو آہستہ چلنے لگتے تہے۔ **قالوا** افلا تری انہ امرھم ان یمشوا فی الاشواط الثلثۃ فیما بین
الرکنین حیث لا یراھم المشرکون وامرھم ان یرملوا فیما بقی من ھذہ الاشواط لیروھم فلما کان فعل
امرھم بالرمل حیث یرونھم وترکہ حیث لا یرونھم ثبت بذلک ان الرمل کان من اجلھم لا من اجل
انہ سنۃ **قالوا** ومما دل علی ذلک انہ لم یفعل ذلک لما حج ترجمہ پس قائلین قول اول بیان کرتے ہین کہ
دیکھو ان چکرون مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو رکنین کے درمیان جہان مشرکین کی نگاہین
نہیں پڑتی تہین آہستہ چلنے کا حکم فرمایا تہا اور ماسوای رکنیں کے تیز رفتاری کا اس سے ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون کے دکہلانے کے لئے رمل فی الطواف کا حکم فرمایا تہا نہ اس لئے کہ وہ سنت ہے چنانچہ جب
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا ہے تو اس مین بہی آپ نے رمل فی الطوف نہین کیا **وذکروا** فی ذلک
۵۴ ما حدثنا فھد قال ثنا یحیی الحمانی قال ثنا قیس عن العلاء بن المسیب عن الحکم عن مجاھد عن ابن عمر رض ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم رمل فی العمرۃ ومشی فی الحج ترجمہ جیسا کہ اس حدیث مین مذکور ہے جو بیان کی ہم سے
فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے الحمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قیس نے وہ روایت کرتے ہین مجاہد سے وہ ابن
عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ عمرہ کا طواف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تیز رفتاری کے ساتہہ کیا اور حج کا آہستہ چلکر۔
افلا تری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یرمل فی حجہ حیث عدم الذین من اجلھم رمل فی عمرتہ
وخالفھم فی ذلک آخرون فقال الرمل فی الاشواط الثلثۃ الاول سنۃ لا ینبغی ترکھا فی الحج ولا فی العمرۃ
ترجمہ تو اب دیکھو کہ حج مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے رمل فی الطواف نہین کیا کیونکہ اس وقت دشمن موجود نہ تہے
اور عمرہ مین کیا کیونکہ عمرہ مین دشمن موجود تہے اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے پہلے تینون چکرون
۵۵ مین تیز رفتاری حج وعمرہ دونون مین مسنون ہے **واحتجوا** فی ذلک بما حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا الحجاج
قال ثنا حماد عن عبد اللہ بن عثمان بن خثیم عن ابی الطفیل عن ابن عباس رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اعتمر من الجعرانۃ فرمل بالبیت ثلثا ومشی اربعۃ اشواط ترجمہ باقی اہل علم نے ان حدیثون سے احتجاج کیا
ہے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ
روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عثمان بن خیثم سے وہ ابو الطفیل سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول

صلے اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندھا پھر طواف کرتے ہوئے تین چکر تیز رفتاری کے ساتھ کئے اور چار آہستہ
چلکر۔ ففی هذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمل الاشواط کلها وقد کان فی بعضها حیث یراه
حیث لا یرونه ففی رمله حیث لا یرونه دلیل علی انه لیس من اجلهم رمل ولکن لمعنی آخر ترجمہ اس
حدیث میں ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے تین چکروں میں اول سے ۔ آخر تک رمل فی الطواف
کیا اور یہہ تو پہلی حدیث میں مذکور ہو چکا ہے کہ مشرکین کی نگاہ نصف چکر میں پڑتی تھی اور نصف میں نہیں اس سے
معلوم ہوا کہ آپنے مشرکین کے دکھانے کیلئے رمل فی الطواف نہیں کیا تھا بلکہ کسی اور وجہ سے (یعنے بطریق مشروعیت)

۵٦ وقد حدثنا ابن ابی داود قال ثنا سعید بن سلیمان الواسطی قال ثنا ابن المبارک عن عبید اللہ بن ابی زیاد
عن ابی الطفیل قال رمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الحجر الی الحجر فهذا الحدیث مثل الذی قبله
ترجمہ کیونکہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن سلیمان الواسطی نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابن المبارک نے وہ روایت کرتے ہیں عبید اللہ بن ابی زیاد سے وہ ابو الطفیل رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل فی الطواف کیا ۔ یہہ حدیث بھی اگلی حدیث کیطرح ہے کیونکہ

۵٧ اوس میں بھی یہی مذکور ہے کہ پہلے تین چکروں میں اول سے آخر تک تیز رفتاری کی تھی حدثنا محمد بن عمرو بن
یونس قال ثنا اسباط بن محمد عن عبید اللہ بن عمر عن نافع قال کان ابن عمر رض یرمل من الحجر الی الحجر ثلثا
ویمشی اربعا علی هیئته قال ابن عمر رض وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعله ترجمہ حدیث بیان کی
ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسباط بن محمد نے وہ روایت کرتے ہیں عبید اللہ بن عمر سے وہ
نافع سے کہا ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکر تیز رفتاری کے ساتھ لگاتے تھے اور چار معمولی رفتار

۵٨ کے ساتھ ابن عمر رض فرماتے ہیں اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے حدثنا علی بن عبد الرحمن
قال ثنا عفان قال ثنا سلیم بن اخضر قال ثنا عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یرمل من الحجر الی الحجر ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیم بن اخضر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ
ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حجر اسود سے حجر اسود تک تیز رفتاری کے ساتھ چکر لگاتے
تھے فهذا مثل الذی قبله ایضا وقد استدل بذلک عبد اللہ بن عمر رض علی ما ذکرنا ففعله بعد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعله الا انه لیس فی ذلک انه فعله فی حج
ولا فی عمرة فقد یجوز ان یکون ذلک کان منه وهو حاج فخالف ذلک ما روی عنه مجاهد وقد یجوز ان یکون
ذلک کان منه فی عمرة فیکون مذهبه کان ان یرمل فی العمرة ولا یرمل فی الحجة ومما یدل ایضا علی ثبوت
الرمل وانه سنة ماضیة فی الحج والعمرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد فعله فی حجة الوداع حیث
لا عدو یریه قوته ترجمہ یہہ حدیث بھی مثل حدیث اول کے ہے پس جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد
ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے رمل فی الطواف کیا تو معلوم ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے رمل فی الطواف
سے آپنے بھی وہی استدلال کیا جو ہم نے اور وہ یہہ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے رمل فی الطواف بطریق

مشروعیت کیا تھا نہ دشمنوں کے دکھلانے کو لہذا وہ مسنون ہوا زیادہ سے زیادہ یہہ کہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کی
اس روایت سے یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ آپکی یہہ روایت حج کے متعلق ہے یا عمرہ کے اگر حج کے متعلق ہے تو اس صورت
مین جو مجاہد نے آپ سے روایت کیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا طواف تیز رفتاری کے ساتھ
کیا اور حج کا آہستہ چلکر سو یہہ اس روایت کے وہ اس کے خلاف ہوا اور اگر عمرہ کے متعلق ہے تو اس صورت مین آپکا یہ مذہب
ثابت ہوگا کہ عمرہ مین رمل فی الطواف کرنا چاہیے اور حج مین نہیں مگر ماسوای ان آثار کے اور بہی احادیث مین جو دلالت
رکہتی ہین کہ حج وعمرہ دونون مین رمل فی الطواف کرنا سنت قدیمہ ہے اور کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع
مین رمل فی الطواف کیا تہا ظاہر ہے کہ حجۃ الوداع مین آپکا کوئی دشمن تو تہا نہین فمما روی عنہ فی ذلک ما حدثنا ۹ھ
یزید بن سنان قال ثنا ابو بکر الحنفی قال ثنا عبد اللہ بن نافع عن ابیہ عن ابن عمر رض ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم سعی ثلثۃ ومشی اربعۃ حین قدم فی الحج والعمرۃ حین کان اعتمر ترجمہ از جملہ ابن عمر رضی اللہ تعالے
عنہما سے ایک اور حدیث بہی روایت کی گئی ہے اور وہ یہہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابو بکر الحنفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن نافع نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ ابن
عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج مین جبکہ آپنے حج کیا اور عمرہ مین جبکہ آپنے عمرہ کیا پہلے
تین چکر دوڑ کر لگائے اور چار چکر آہستہ چلکر حدثنا اسمعیل بن یحیی المزنی قال ثنا محمد بن ادریس عن انس بن ۱۰ھ
عیاض عن موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر رض عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثل معناہ ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن یحیے المزنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس وہ روایت کرتے ہین انس بن عیاض
سے وہ موسی بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل
حدیث سابق کے فھذا خلاف ما روی مجاہد عن ابن عمر رض وقد روی عن جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم انہ رمل فی حجۃ الوداع ترجمہ سو یہہ روایت بہی مجاہد کی مذکورہ بالا روایت کے خلاف ہے
جو اونہون نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے ماسوی اس کے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے بہی روایت کیا
گیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین رمل فی الطواف کیا تہا حدثنا محمد بن خزیمۃ و ۱۱ھ
فہد قالا حدثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی ابن الھاد عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن
جابر بن عبد اللہ قال طاف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع سبعا رمل منہا ثلثا ومشی
اربعا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ اور فہد نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ
بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے ابن الہاد نے وہ روایت کرتے ہین جعفر بن
محمد سے وہ اپنے والد سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع
مین طواف کرتے ہوئے سات چکر لگائے دوڑ کر اور چار آہستہ چلکر حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ۱۲ھ
حاتم بن اسمعیل قال ثنا جعفر بن محمد فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن محمد نے پہراون
کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا یونس قال انا ابن وھب ان مالکا اخبرہ عن جعفر بن ۱۳ھ

مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَافَ سَبْعًا رَمَلَ فِیْ ثَلٰثَةٍ مِنْهُنَّ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ اِلَی الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبردی ہمکو ابن وہب نے اونہیں خبردی مالک نے وہ روایت کرتے ہین جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف کرتے ہوئے سات چکر لگائے اور تین چکر حجر الاسود سے حجر اسود تک تیز رفتاری کے ساتھ کیئے **فلما** ثبت عن رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم انّه رمل فی حجّة الوداع ولا عدوّ وثبت انّه لم یفعله اذ کان العدوّ ومن اهل العدوّ ولو کان فعله اذا کانوا من اجلهم لما فعله فی وقت عدمهم فثبت بذلك انّ الرّمل فی الطّواف من سنن الحجّ المعمولة فیه الّتی لا ینبغی ترکها **وقد** فعل ذلك ایضًا اصحاب رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم من بعده **ترجمہ** پس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ آپ نے حجۃ الوداع مین رمل فی الطواف کیا تو ثابت ہوا کہ عمرہ مین آپنے رمل فی الطواف دشمنوں کے دکہانے کے لیئے نہین کیا تہا لہذا رمل فی الطواف سنن حج سے ہی اور اس کا ترک کرنا جائز نہین کیونکہ اگر عمرہ کا طواف کرتے وقت دشمن دیکہہ رہی تہے تو حجۃ الوداع مین تو آپ کا کوئی دشمن نہ تہا اسلیئے کہ حجۃ الوداع آپنے فتح مکہ کی سال کیا ہے اور یہ آپ کا آخری حج تہا پہر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپکے اصحاب نے بہی رمل فی الطواف کیا ہے۔

۵۱۴ **حدثنا** فهد قال ثنا اسحٰق بن ابراهیم الحنینیّ عن هشام بن سعد عن زید بن اسلم عن ابیه عن عمر قال فیما الرّمل الآن والکشف عن المناکب **وقد** نفی اللّٰه عزّ وجلّ الشّرك واهله علی ذلك لا ندع شیئًا عملناه مع رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحٰق بن ابراہیم الحنینی نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن سعد سے وہ زید بن اسلم سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا اب رمل فی الطواف اور کشف کس کے لیئے ہے کیونکہ اب تو اللہ تعالے نے شرک اور اہل شرک کو یہان سے نکال دیا لیکن جو فعل ہم نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا ہے اوسے ترک نہین کرین گے۔

۵۱۵ **حدثنا** محمد بن عمرو بن یونس قال ثنا یحیی بن عیسی عن ابن ابی لیلی عن عطاء عن یعلی بن امیّة قال لمّا حجّ عمر رمل ثلثًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیےٰ بن عیسےٰ نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی لیلےٰ سے وہ عطا سے وہ یعلےٰ بن امیہ سے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے حج کیا تو تین چکر دوڑکر لگائے **وهذا** بحضرة اصحاب رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم لا ینکره علیه منهم احد **ترجمہ** اور ظاہر ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے بحضر صحابہ کرام حج کیا تہا اور کسی نے آپکے فعل سے اختلاف نہین کیا تو معلوم ہوا کہ تمام اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سے اتفاق تہا۔

۵۱۶ **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا حجّاج قال ثنا فضیل بن عیاض عن منصور بن المعتمر عن شقیق عن مسروق قال قدمت مکّة معتمرًا فتبعت عبد اللّٰه بن مسعود رض فدخل المسجد فرمل ثلثًا ومشی اربعًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضیل بن عیاض نے وہ روایت کرتے ہین منصور بن المعتمر سے وہ شقیق سے وہ مسروق سے کہا مین عمرہ کا احرام باندہکر مکہ گیا اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتہ جا رہا تہا کہ وہ مسجد الحرام مین داخل ہوئے اور طواف کیا تو تین چکر دوڑکر لگائے اور چار آہستہ چلکر **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا حجّاج قال ثنا حمّاد عن ایّوب عن نافع انّ ابن عمر رض کان اذا قدم مکّة طاف بالبیت ورمل

ثم طاف بين الصفا والمروة واذا لم يهل بها من مكة لم يرمل بالبيت واخر السعي بين الصفا والمروة الى يوم النحر وكان لا يرمل يوم النحر ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ وہ جب مواقیت سے احرام باندہکر مکہ آتے تو رمل فی الطواف کرتے اور طواف کرکے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے اور جب مکہ سے ہی احرام باندہتے تو رمل فی الطواف نہ کرتے اور سعی صفا و مروہ مین یوم النحر تک تاخیر کرتے اور یوم النحر کے دن آپ رمل فی الطواف نہیں کیا کرتے تہے **ففي** هذا عن ابن عمر رضي انه كان يرمل في الحجة اذا كان احرامه بها من غير مكة **فهذا** احد ما رواه عنه مجاهد عن النبي صلى الله عليه وسلم فلا يخلو ما رواه عنه مجاهد من احد وجهين اما ان تكون منسوخا فما نسخه فهو اولى منه او تكون غير صحيح عنه فهو احرى ان لا يعمل به وان يجب العمل بخلافه **ولما** ثبت ما ذكرنا من الرمل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد عدم المشركين وعن اصحابه من بعده في الاشواط الاول الثلثة ثبت ان ذلك من سنة الطواف عند القدوم وانه لا ينبغي لاحد من الرجال تركه اذا كان قادرا عليه وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى ترجمہ اس حدیث مین ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما مواقیت سے حج کا احرام باندہتے تہے تو رمل فی الطواف کیا کرتے تہے سو یہہ حدیث بہی مجاہد کی مذکورہ بالا روایت کے خلاف ہی بہذا روایت مجاہد دو حال سے خالی نہین یا منسوخ ہے تو جو روائتین اوس کی ناسخ ہین اون پر عمل کرنا اولی ہے اور یا یہہ کہ وہ روایت صحیح نہین ہے تو اس صورت مین ہی لایق عمل نہین ہے بہرکیف جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع مین جہان آپکا کوئی دشمن نہ تہا اور پہر آپکے بعد آپکے اصحاب سے پہلے تین چکرون مین رمل فی الطواف کا ثابت ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ سنن طواف سے ہے اور مردون کو جبتک کہ اوس پر قدرت ہو ترک کرنا جائز نہین یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالے کا قول ہے ۔

باب ما يستلم من الاركان في الطواف

طواف کرتے وقت ارکان بیت اللہ مین سے کون سے رکن کو چومنا چاہئے

حدثنا فهد قال ثنا احمد بن يونس قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا ابو الزبير عن جابر بن عبد الله قال كنا نستلم الاركان كلها ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الزبیر نے وہ روایت کرتے ہین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا ہم چارون رکنون کو چوما کرتے تہے **وحدثنا** احمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا وكيع عن ابراهيم بن طهمان عن ابي الزبير عن جابر رض مثله ترجمہ اور حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے وہ روایت کرتے ہین ابراہیم بن طہمان سے وہ ابو الزبیر سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے مثل حدیث سابق کے ۔

بیان المسئلۃ

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان من طاف بالبيت فينبغي له ان يستلم اركانه كلها واحتجوا في ذلك بهذا

الحدیث وخالفھم فی ذلک آخرون فقالوا لا ینبغی ان یستلم من الارکان فی الطواف غیر الرکنین الیمانیین ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیاہے کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے تو چاہیئے کہ چارون رکنون کو چومے اور احتجاج اسی حدیث سی کیاہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیاہے اور فرمایا
۵۳ ہے کہ طواف کرنے وقت بجز رکنین یمانین کے اور کسی رکن کو نہین چومنا چاہیئے واحتجوا فی ذلک بما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابوعاصم عن ابن ابی رواد عن نافع عن ابن عمر رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یمر بھذین الرکنین الاسود والیمانی الا استلمھما فی الطواف ولا یستلم ھذین الاخرین ترجمہ انہون نے احتجاج اس حدیث سے کیاہے جو بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعاصم نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی رواد سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم طواف کرتے ہوئے رکن اسود اور رکن یمانی پر سے نہین گذرتے تہے مگر یہہ کہ اونہین چومتے تہے اور ماسوای ان کے کسی اور رکن کو نہین
۵۴ چومتے تہے حدثنا یزید بن سنان قال ثنا ابوعاصم فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن
۵۵ سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعاصم نے پہراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا یزید بن مرزوق قالا ثنا ابوالولید الطیالسی ح وحدثنا یزید قال ثنا ابوصالح قال ثنا اللیث عن ابن شہاب عن سالم عن ابیہ قال لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح من البیت الا الرکنین الیمانیین ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید ابن سنان نے اور ابن مرزوق نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالولید الطیالسی نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے یزید ابن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوصالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے فرمایا مین نے رسول مقبول صلے اللہ
۵۶ علیہ وسلم کو بجز رکنین الیمانیین کے اور کسی رکن کو چومتے ہوئے نہین دیکہا حدثنا یونس قال انا ابن وھب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب عن سالم عن ابیہ قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستلم من ارکان البیت الا الرکن الاسود والذی یلیہ من نحو دار الجمحیین ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بجز رکن اسود اور اوس رکن کے جو دار الجمحیین کے جانب ہے اور کسی رکن کو
۵۷ نہین چومتے تہے حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا ابن وھب عن اللیث عن ابن شہاب فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے وہ روایت کرتے ہین لیث سے وہ
۵۸ ابن شہاب سے پہراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا یونس قال انا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن سعید ابن ابی سعید المقبری عن عبید بن جریج انہ قال لعبد اللہ بن عمر رض رأیتک لا تمس من الارکان الا الیمانیین فقال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمس من الارکان الا الیمانیین ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیانکی مالک نے وہ روایت کرتے ہین سعید ابن ابی سعید المقبری سے وہ عبید بن جریج سے کہ اونہون نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا کہ مین آپ کو دیکہتا ہون کہ بجز رکنین یمانیین کے اور کسی رکن کو ہاتہہ نہین لگاتے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو

میں نے دیکھا ہے کہ بجز رکنین یمانیین کے اور کسی رکن کو ہاتھ نہیں لگاتے تھے **حدثنا** روح بن الفرج قال ثنا ۵۹
زهير بن عباد قال ثنا عتاب بن بشير الجزري عن خصيف عن مجاهد عن ابن عباس ان معاوية بن
ابي سفيان طاف بالبيت الحرام فجعل يستلم الاركان كلها فقال ابن عباس رض لم تستلم هذين الركنين
ولم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يستلمهما فقال معاوية ليس من البيت شيء مهجور فقال ابن
عباس رض لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة قال صدقت **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن عباد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عتاب بن بشیر الجزری نے وہ روایت کرتے
ہیں خصیف سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالے عنہ نے بیت
اللہ شریف کا طواف کرنا شروع کیا تو چاروں رکنوں کو چومتے جاتے تھے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ آپ
ان دونوں رکنوں کو کیوں چومتے ہیں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تو انہیں نہیں چوما کرتے تھے معاویہ بن سفیان رض
نے کہا کہ بیت اللہ کا کوئی رکن چھوڑا نہیں جائیگا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ
حسنۃ تمہارے لئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدا سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہے تو انہوں نے کہا آپ سچ فرماتے ہیں
فهذه الآثار كلها تخبر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه لم يكن يستلم في طوافه غير الركنين اليمانيين
ومع هذه الآثار من التواتر ما ليس مع الاثر الاول **وكان** من الحجة عندنا والله اعلم لمن ذهب
الى هذه الآثار ايضا على من ذهب الى ما خالفها ان الركنين اليمانيين هما مبنيان على منتهى البيت وما يليهما
والآخران ليسا كذلك لان الحجر وراءهما وهو من البيت وقد اجمعوا ان ما بين الركنين اليمانيين لا يستلم
لانه ليس بركن للبيت فكان يجيء في النظر ان يكون كذلك الركنان الآخران لا يستلمان لانهما ليسا بركنين للبيت
ترجمہ پس ان تمام آثار میں مذکور ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم طواف خانہ کعبہ میں بجز رکنین یمانیین کے اور
کسی رکن کو نہیں چومتے تھے پس یہ آثار متواترہ ہیں اور حجت ہیں بخلاف اگلے آثار کے جو اہل علم ان آثار کی طرف گئے ہیں
ان کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ رکنین یمانیین منتہائے بیت میں بنے ہوئے ہیں بخلاف دوسرے رکنوں کے کہ وہ رکن اسود
سے دور ہیں اور رکن اسود بیت میں داخل ہے اور اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ ان رکن یمانی و رکن اسود چوما نہیں
جاتا کیونکہ وہ رکن بیت سے نہیں ہے پس اس قیاس پر دوسرے رکنوں کا بھی یہی حکم ہونا چاہئے کیونکہ وہ بھی درحقیقت
ارکان بیت سے نہیں ہیں **وقد** روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحجر انه البيت **ما حدثنا** ۶۰
ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا شيبان بن عبد الرحمن ابو معاوية عن الاشعث بن ابي الشعثاء عن
الاسود بن يزيد عن عائشة رض قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحجر فقال هو من البيت
فقلت ما منعهم ان يدخلوه فيه قال عجزت بهم النفقة **ترجمہ** اور حجر اسود کے متعلق تو رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ بیت اللہ میں داخل ہے حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شیبان بن عبد الرحمن ابو معاویہ نے وہ روایت کرتے ہیں اسود بن یزید
سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے حجر اسود کے
متعلق دریافت کیا فرمایا وہ بیت اللہ میں داخل ہے میں نے کہا پھر لوگوں نے اسے بیت اللہ کے اندر کیوں داخل نہیں

کر لیا فرمایا خرچ کی کمی کے سبب سے حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَشْعَثِ ۱۱
عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجْرِ اَمِنَ الْبَيْتِ
هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ مَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ اِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ فَقُلْتُ مَا شَأْنُ بَابِهِ
مُرْتَفِعٌ قَالَ فَعَلَ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدِهِمْ بِجَاهِلِيَّةٍ
فَاَخَافُ اَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ لَنَظَرْتُ اَنْ اُدْخِلَ الْحِجْرَ فِي الْبَيْتِ وَاَنْ اُلْزِقَ بَابَهُ بِالْاَرْضِ ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن ربیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالاحوص نے وہ
روایت کرتے ہیں اشعث سے وہ اسود بن یزید سے کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ میں نے
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا حجر الاسود بیت اللہ میں داخل ہے فرمایا ہاں میں نے کہا پھر سے
بیت اللہ کے اندر داخل کیوں نہیں کر لیا فرمایا قوم کے پاس خرچ نہیں تھا میں نے کہا پھر اونہوں نے اس کا دروازہ
اتنا کیوں اونچا کیا ہے فرمایا تاکہ لوگ جسے چاہیں اندر لیجا سکیں پھر فرمایا اگر قوم عنقریب ہی جاہلیت کے زمانہ میں سے
نکلی ہوئی نہ ہوتی اور مجھ کو اون کے انکار کا خوف نہ ہوتا تو میں حجر اسود کو بیت اللہ کے اندر داخل کر دیتا اور دروازہ نیچا کر دیتا

۱۲ اور جسے چاہیں روک دیں

حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ۱۲
بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ
بِالْجَاهِلِيَّةِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَاَلْزَقْتُهَا بِالْاَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا وَلَزِدْتُ سِتَّةَ
اَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ فِي الْبَيْتِ اِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْهَا لَمَّا بَنَتِ الْبَيْتَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیم بن حیّان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن میناء نے
کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن زبیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے
کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ ابھی عنقریب ہی زمانہ جاہلیت سے نکلے ہوئے نہ ہوتے کعبہ کی بنا
نیچے کر دیتا اور اوس کے دو دروازہ بناتا ایک شرقی ایک غربی اور حجر اسود سے آگے چھ گز بناتا اور بڑھاتا کیونکہ قریش نے
جب خانہ کعبہ کو بنایا تو اون کے پاس خرچ کی کمی تھی حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ ۱۳
بْنُ اَبِي صَغِيرَةَ عَنْ اَبِي قَزَعَةَ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَيْنَمَا هُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ اِذْ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ
حَيْثُ يَكْذِبُ عَلَى اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُ سَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُولُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ
لَوْلَا حَدَثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ حَتَّى اَزِيدَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ
لَا تَقُلْ ذٰلِكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَاَنَا سَمِعْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تَقُولُهُ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ سَمِعْتُ هٰذَا قَبْلَ اَنْ
اَهْدِمَهُ فَتَرَكْتُهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن بکر السہمی نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے حاتم بن ابی صغیرہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابوقزعہ سے کہ عبدالملک بن مروان بیت اللہ شریف کا طواف کر
رہے تھے کہنے والے نے کہا کہ عبداللہ بن زبیر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا پر جھوٹ باندھتے ہیں کہتے
ہیں کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا کہ اے عائشہ اگر لوگ ابھی عنقریب
ہی زمانہ جاہلیت سے نکلے ہوئے نہ ہوتے تو میں بیت اللہ کی بنا توڑ کر حجر اسود سے آگے تک بنا دیتا تو حارث بن عبدالرحمٰن

بن ابی ربیعہ نے کہا کہ امیر المؤمنین اسطرح مت کہو میں نے خود ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ بات
فرماتے ہوئے سنا ہے تو خلیفہ عبدالملک بن مروان نے کہا کہ کاش میں تم سے یہ حدیث بنانے کعبہ توڑنے سے پہلے سنتا تو
ہرگز نہ توڑتا۔ فلما ثبت ان الحجر من البيت وان الركنين اللذين يليانه ليسا بركنين للبيت ثبت انهما كباقي
الركنين اليمانيين فلما كان بين الركنين اليمانيين لا يستلم فلذلك هذان ايضا في النظر لا يستلمان وقد ترك
عبد الله بن عمر رض بما استدل لنا به من هذا في ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم استلام ذينك الركنين
ترجمہ پس جب ثابت ہوا کہ حجر اسود بیت اللہ کی بنا میں داخل ہے اور وہ دونوں رکن جو اس کے قریب ہیں رکن بیت اللہ
نہیں ہیں تو ثابت ہوا کہ جو حکم باقی رکنین یمانین کا ہے وہی حکم ان دونوں کا ہے کہ جس طرح باقی رکنین یمانین چوما نہیں
جاتا اسیطرح وہ دونوں رکن بھی نہیں چومے جانے چاہئیں چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کے ان دونوں کو نہ چومنے سے یہی استدلال کیا ہے جو ہم نے کیا کہ وہ بنائے بیت اللہ میں داخل نہیں ہیں
۵۱۷ اسلئے وہ نہیں چومے جاتے حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابن شهاب عن سالم
بن عبد الله ان عبد الله بن محمد بن ابي بكر الصديق رض اخبر عبد الله بن عمر رض عن عائشة رض ان النبي صلى
الله عليه وسلم قال الم تري ان قومك حين بنوا الكعبة اقتصروا عن قواعد ابراهيم عليه السلام قالت
قلت يا رسول الله افلا تردها على قواعد ابراهيم قال لولا حدثان قومك بالكفر قال فقال عبد الله بن
عمر رض لئن كانت عائشة سمعت ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ارى رسول الله صلى الله عليه و
سلم ترك استلام الركنين اللذين يليان الحجر الا ان البيت لم يتمم على قواعد ابراهيم عليه السلام ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اور ان سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب
سے وہ سالم بن عبداللہ سے کہ عبداللہ بن عمر رض کو عبداللہ بن محمد بن ابی بکر الصدیق رض نے خبر دی وہ روایت کرتے
ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری قوم نے جب خانہ
کعبہ بنایا تو وہ اوسے ارکان ابراہیم علیہ السلام تک نہ لا سکے میں نے کہا یا رسول اللہ پھر آپ اوسے ارکان ابراہیم تک
کیوں نہیں لے آتے فرمایا اگر قوم کفر کے زمانہ سے ابھی عنقریب ہی نکلی ہوئی نہ ہوتی (تو یعنی میں اوسے وہاں تک لے آتا)
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر حضرت عائشہ صدیقہ رض نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
سنا ہے تو میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں رکنوں کا بوسہ ترک کرتے نہیں دیکھا تھا جو حجر سے ملے ہوئے
ہیں سو بیشک بیت اللہ کی بنا ارکان ابراہیم تک پوری نہیں کی گئی۔ فثبت بهذه الآثار ما ذكرنا وانه لا ينبغي
ان يستلم من اركان البيت الا الركنين اليمانيين وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى
ترجمہ پس ان آثار سے ثابت ہوا کہ ارکان بیت اللہ سے بجز رکنین یمانیین کے اور کسی رکن کو نہیں چومنا چاہئے یہی امام
ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

باب الصلوة للطواف بعد الصبح وبعد العصر

نماز فجر و نماز عصر پڑھ لینے کے بعد دوگانہ طواف پڑھنے کے بیان میں

۱۵ حدثنا یونس بن عبد الاعلیٰ قال انا سفیان عن ابی الزبیر عن ابن باباہ عن جبیر بن مطعم رفعہ انہ قال یا بنی عبد المطلب لا تمنعوا احدا یطوف بھذا البیت ویصلی ای ساعۃ شاء من لیل او نھار **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبد الاعلیٰ نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے وہ روایت کرتے ہین ابو الزبیر سے وہ ابن باباہ سے وہ جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ حدیث مرفوع کرکے بیان کرتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای بنی عبد المطلب کسی کو اس بیت کے طواف سی منع مت کرو شب و روز مین جس وقت چاہے نماز پڑہے۔

۲۵ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب قال ثنا حسان بن ابراھیم عن ابراھیم بن یزید بن مردانبہ عن عطاء عن ابن عباس رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا بنی عبد مناف ان ولیتم ھذا الامر فلا تمنعوا احدا طاف بھذا البیت وصلی ای ساعۃ شاء من لیل او نھار **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد الملک بن ابی اشوارب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسان بن ابراہیم بن زید بن مردانبہ نے وہ روایت کرتے ہین عطار سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای بنی عبد مناف اگر تم اس خانہ کعبہ کے متولی ہوجاؤ تو کسی کو طواف کرنے سے منع مت کرنا شب و روز مین سے جس وقت چاہے نماز پڑہے۔

بیان المسئلۃ

قال ابو جعفر فذھب قوم الی اباحۃ الصلوٰۃ للطواف فی اللیل والنھار فلا یمنع من ذلک عندھم وقت من الاوقات المنھی عن الصلوٰۃ فیھا واحتجوا فی ذلک بھذہ الآثار **وخالفھم** فی ذلک آخرون فقالوا لا حجۃ لکم فی ھذہ الآثار لان ما اباح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا وامر بنی عبد المطلب او بنی عبد مناف ان لا تمنعوا احدا منہ من الطواف والصلوٰۃ ھو الطواف علی سبیل ما ینبغی ان یطاف والصلوٰۃ علی سبیل ما ینبغی ان تصلی فاما علی ما سوی ذلک فلا **الا تری** ان رجلا لو طاف بالبیت عریانا او علی غیر وضوء او جنبا ان علیھم ان یمنعوہ من ذلک لانہ طاف علی غیر ما ینبغی الطواف علیہ ولیس ذلک بداخل فیما امرھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یمنعوا منہ من الطواف فکذلک قولہ لا تمنعوا احدا یصلی ھو علی ما قد امر ان یصلی علیہ من الطھارۃ وستر العورۃ واستقبال القبلۃ فی الاوقات التی قد ابیحت الصلوٰۃ فیھا فاما ما سوی ذلک فلا **وقد** نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھیا عاما عن الصلوٰۃ عند طلوع الشمس وعند غروبھا ونصف النھار وبعد الصبح حتی تطلع الشمس وبعد العصر حتی تغیب الشمس **و**تواترت بذلک الآثار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد ذکرت ذلک باسانیدہ فی غیر ھذا الموضع من ھذا الکتاب **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ طواف کرنے والا شب و روز مین سے جس وقت چاہے دوگانہ پڑہسکتا ہے خواہ اوقات مکروہہ مین ہی من کیون نہ پڑہے اوسے منع نہین کیا جا سکتا اور احتجاج اس حدیث سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس حدیث مین اس امر پر کوئی دلیل نہین کہ دوگانہ طواف اوقات مکروہ مین ہی پڑہنا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مباح فرمایا ہے کیونکہ مذکورہ بالا دونون حدیثون کا مطلب تو یہ ہے کہ جو شخص طواف کے طریقہ کے مطابق طواف کرے اور نماز پڑہنے کے طریقہ کے مطابق نماز پڑہی تو اوسے طواف کرنے اور نماز پڑہنے سی مت روکو خواہ کسی وقت طواف کرے چنانچہ فرض کرو اگر

کوئی شخص برہنہ ہوکر طواف کرے یا بلا وضو یا بلا غسل جنابت طواف کرے تو اوسے طواف کرنے سے منع کیا جائیگا یا نہین اور
کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ بفحوای مذکورہ بالا ان دونون حدیثون کے اس شخص کو طواف سے منع نہین کرنا چاہئے پس لا محالہ کہا جائیگا
کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا کہ کسی کو طواف کرنے اور نماز سے منع مت کرو یہی مطلب ہے کہ جو شخص طہارت
ستر عورت اور استقبال قبلہ کے ساتھہ اوقات غیر مکروہ مین نماز پڑہی تو اس کے لئے نماز پڑہنا مباح ہے اور جو اس کے سوای طریقون
کے ساتھہ نماز پڑہی تو اس کے لئے نماز جائز نہین چنانچہ اوقات مکروہ مثلا طلوع و غروب شمس اور زوال کے وقت اور اسیطرح بعد نماز
فجر و بعد نماز عصر عام طور سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہنے سے منع فرمایا ہے چنانچہ یہ حدیثین ہم معہ ان کی اسناد
کے باب مواقیت الصلوٰۃ مین ذکر کر چکے ہین **فكان** مما احتج به اهل المقالة الاولى لقولهم في ذلك ما حدثنا احمد ۵۳
بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا بشر بن السري عن ابراهيم بن طهمان عن ابي الزبير عن عبد الله
بن باباه قال طاف ابو الدرداء بعد العصر وصلى قبل مغارب الشمس فقلت انتم اصحاب محمد صلى الله
عليه وسلم تقولون لا صلوٰة بعد العصر حتى تغرب الشمس فقال ان هذا البلد ليس كسائر البلدان **ترجمہ**
اب ایک اور حدیث سے بہی قائلین قول اوّل احتجاج کرتے ہین اور وہ یہہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن السری نے وہ روایت کرتے ہین ابراہیم
بن طہمان سے وہ ابو الزبیر سے وہ عبد اللہ بن باباہ سے کہا ابو الدرداء رضی اللہ تعالے عنہ نے بعد نماز عصر طواف کیا اور
غروب آفتاب سے پہلے نماز دوگانہ طواف پڑہی عبد اللہ بن باباہ بیان کرتے ہین کہ مین نے آپ سے بیان کیا کہ آپ لوگ
اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہین آپ تو بیان کرتے ہین کہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑہنا جائز نہین
فرمایا اس شہر یعنے مکہ کا دوسری شہرون جیسا حکم نہیں ہے **فقالوا** فقد دل قول ابي الدرداء على ان الصلوٰة
للطواف لم يدخل فيما نهى عنه النبي صلى الله عليه وسلم من الصلوٰة في الاوقات التي ذكر ثم **قيل** لهم
فانتم لا تقولون بهذا الحديث لانا قد رأيناكم تكرهون الصلوٰة بمكة في الاوقات المنهي عن الصلوٰة فيها
لغير الطواف لنهي النبي صلى الله عليه وسلم عن الصلوٰة في تلك الاوقات ولا تخرجون حكم مكة في ذلك من
حكم سائر البلدان وابو الدرداء فقد اخرج في الحديث الذي احتججتم به حكم مكة من حكم سائر البلدان سواها
في اشياء من الصلوات في ذلك واخبر ان النهي لم يدخل حكمها فيه وانه انما اريد به ما سواها مع انه
قد خالف ابا الدرداء في ذلك عمر بن الخطاب **ترجمہ** قائلین قول اول بیان کرتے ہین کہ ابو الدرداء رضی اللہ تعالے
عنہ کا قول مذکور دلالت کہتا ہے کہ دوگانہ طواف کا حکم اوس ممانعت مین داخل نہیں ہے جس مین رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم نے اوقات مکروہہ مین نماز پڑہنے سے منع فرمایا ہے تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ قائلین قول اوّل خود ہی
تو ابو الدرداء رضی اللہ تعالے کے قول پر پورا عمل نہین کرتے کیونکہ دوگانہ طواف کے ماسوا باقی نماز مکہ ہی مین اوقات کروہہ
مین پڑہنے سے منع کرتے ہین اور مکہ کو ان نمازون کے متعلق دوسری شہرون کے حکم سے مستثنے نہین کرتے حالانکہ ابو الدرداء
رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا ہے کہ اس شہر کا حکم دوسرے شہرون کا حکم نہین یعنے اوقات مکروہ مین نماز پڑہنے کی ممانعت
سے مکہ مستثنے ہے ماسوای اسکے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے ابو الدرداء رض کے خلاف عمل کیا ہے **حدثنا** يونس ۵۴
قال ثنا سفيان عن الزهري عن عروة عن عبد الرحمن بن عبد القاري قال طاف عمر بالبيت بعد الصبح

فلم یرکع فلما اتی ذی طوی وطلعت الشمس صلی رکعتین ترجمہ حدیث بیان کی ہم یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے وہ عروہ سے وہ عبد الرحمن بن عبد قاری سے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا بعد نماز فجر اور دوگانہ طواف نہین پڑھا جب ذی طوی مین پہنچے اور آفتاب طلوع ہوگیا تب دوگانہ پڑھا حدثنا یونس قال انا ابن وہب ان مالکا حدثہ عن ابن شہاب عن حمید بن عبد الرحمن بن عبد القاری مثلہ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ حمید بن عبد قاری سے مثل حدیث سابق کے فھذا عمر رضی اللہ عنہ لم یرکع حینئذ لانہ لم یکن عندہ وقت صلوۃ واخر ذلک الی ان دخل علیہ وقت الصلوۃ فصلی وھذا بحضرۃ سائر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینکرہ علیہ منھم منکر ولو کان ذلک الوقت عندہ وقت صلوۃ للطواف لصلی ولما اخر ذلک لانہ لا ینبغی لاحد طاف بالبیت ان لا یصلی حینئذ الا من عذر وقد روی عن معاذ بن عفراء مثل ذلک وقد ذکرت ذلک فیما تقدم من ھذا الکتاب وقد روی مثل ذلک ایضا عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ترجمہ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے بعد نماز فجر دوگانہ طواف نہین پڑھا جبتک کہ نماز کا وقت نہ ہوگیا اور ظاہر ہے کہ یہہ بحضور صحابہ کرام واقع ہوا اور کسی نے اس سے انکار نہین کیا پس جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دوگانہ طواف مین تاخیر کی اور وقت مکروہ مین نہین پڑھا تو کسی کو جائز نہین کہ بیت اللہ کا طواف کرکے دوگانہ طواف وقت مکروہ مین پڑھے ایسا ہی معاذ بن عفراء رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کیا گیا ہے اور یہہ حدیث ہی مین اوپر کسی باب مین بیان کر چکا ہون اور عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے بھی ایسا ہی روایت کیا گیا ہے حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا ھمام قال انا نافع ان ابن عمر رضی اللہ عنہ قدم مکۃ عند صلوۃ الصبح فطاف ولم یصل الا بعد ما طلعت الشمس ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نماز فجر کے وقت مکہ پہنچے تو نماز فجر کے بعد اونہون نے طواف کیا اور دوگانہ طواف طلوع شمس کے بعد پڑھا والنظر یدل علی ذلک ایضا لانا قد راینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن صیام یوم الفطر ویوم النحر فکل قد اجمع ان ذلک فی سائر البلدان سواء فالنظر علی ذلک ان تکون ما نہی عنہ من الصلوات فی الاوقات التی نہی عن الصلوۃ فیہا فی سائر البلدان کلہا علی السواء فبطل بذلک قول من ذھب الی اباحۃ الصلوۃ للطواف فی الاوقات المنہی عن الصلوۃ فیہا ثم اختلف الذین خالفوا اھل المقالۃ الاولی فی ذلک علی فرقتین فقالت فرقۃ منھم لا یصلی فی شیء من ھذہ الخمسۃ الاوقات للطواف کما لا یصلی فیہا للتطوع ممن قال ذلک ابو حنیفۃ وابو یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالی وقد وافقہم فی ذلک ما روینا عن عمر رضی اللہ عنہ ومعاذ بن عفراء وابن عمر رضی اللہ عنہ وقالت فرقۃ یصلی للطواف بعد العصر قبل اصفرار الشمس وبعد الصبح قبل طلوع الشمس ولا یصلی لذلک فی الاوقات الثلثۃ الباقی المنہی عن الصلوۃ فیہا وممن قال ذلک مجاھد وابراھیم النخعی وعطاء ترجمہ نظر وقیاس بہی اس کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عیدین کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے سو اس حکم مین جمیع اہل بلدان یکسان ہین اور کسی شہر کے لوگ اس حکم سے مستثنے نہین ہین پس اسی قیاس پر اوقات مکروہہ مین نماز پڑھنی کی ممانعت کا حکم ہے کہ سب شہرون مین یکسان ہے اور کوئی شہر اوس سے

ف ذی طوی باب مکہ کے نزدیک ایک جگہ کا نام ہے جو عمرہ کے راستہ میں واقع ہے [illegible]

ف [illegible]

مستثنٰی نہین کیا گیا ہے لہذا اون لوگون کا قول باطل ہوا جو کہتے ہین کہ مکہ اوقات مکروہہ کی ممانعت مین داخل نہین ہے اب
جو اہل علم اوقات مکروہہ مین دوگانہ طواف پڑہنے سے منع کرتے ہین اون مین بہی دو فریق ہین ایک فریق کا قول ہے کہ مذکورہ
بالا اوقات خمسہ مکروہہ مین سے کسی وقت بہی دوگانہ طواف پڑہنا جائز نہین ہے جسطرح دیگر نوافل ان اوقات مین پڑہنا جائز نہین
ہے چنانچہ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ اس قول کیطرف گئے ہین اور حضرت عمر اور معاذ بن عفرا رضی اللہ
تعالےٰ عنہما سے ہم نے جو روایت کیا ہے وہ اون کے قول کے موافق ہے اور دوسرے فریق کا قول ہے کہ دوگانہ طواف عصر
کے بعد آفتاب زرد ہونے سے پہلے پہلے پڑہ لینا چاہئے اور بعد نماز فجر آفتاب طلوع ہونے سے پہلے پہلے اور باقی تین اوقات
(طلوع و غروب آفتاب اور زوال کے وقت) نہین پڑہنی چاہئے چنانچہ مجاہد ابراہیم نخعی اور عطار رحمہم اللہ کا یہی قول ہے
حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا یعقوب بن حمید قال ثنا هشيم عن مغيرة عن ابراهيم قال طف وصل ما كنت ۵۷
في وقت فاذا ذهب الوقت فامسك **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب
بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے وہ روایت کرتے ہین مغیرہ سے وہ ابراہیم نخعی رح سے فرمایا طواف کرو اور دوگانہ
پڑہلو جبتک کہ وقت باقی رہے پہر جب وقت نکل جائے تو ٹہر جاؤ **حدثنا** احمد قال ثنا يعقوب قال ثنا ابن ابي غنية ۵۸
عن عبد الملك بن ابي سليمن عن عطاء مثله **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے یعقوب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی غنیہ نے وہ روایت کرتے ہین عبد الملک بن ابی سلیمان سے وہ عطار
سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** احمد انا یعقوب قال ثنا عبد الله بن رجاء وعبيد الله بن رجاء وعبيد الله ۵۹
بن موسى عن عثمان بن الاسود عن مجاهد قال طف قال عبيد الله بعد الصبح وبعد العصر وصل ما كنت
في وقت وقال ابن رجاء في وقت صلوة **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عبد اللہ بن رجار اور عبید اللہ بن موسےٰ نے وہ روایت کرتے ہین عثمان بن الاسود سے وہ مجاہد سے فرمایا طواف کرو
عبید اللہ بیان کرتے ہین یعنے بعد نماز فجر اور نماز عصر کے تو اوسی وقت دوگانہ بہی پڑہلو اور عبد اللہ بن رجا بیان کرتے
ہین کہ جبتک نماز کا وقت باقی رہے **وقد** روی مثل ذلك ايضا عن ابن عمر رض **ترجمہ** ایسا ہی عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کیا گیا ہے **حدثنا** احمد قال ثنا يعقوب قال ثنا ابن ابي غنية عن عمر بن ذر عن ۵۱۰
مجاهد قال كان ابن عمر رض يطوف بعد العصر ويصلي ما كانت الشمس بيضاء حية فاذا اصفرت وتغيرت
طاف طوافا واحدا حتى يصلي المغرب ثم يصلي ويطوف بعد الصبح ويصلي ما كان في غلس فاذا اسفر طاف طوافا
واحدا ثم يجلس حتى ترتفع الشمس ويمكن الركوع **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے یعقوب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی غنیہ نے وہ روایت کرتے ہین عمر بن ذر سے وہ مجاہد رح سے کہا ابن عمر رضی
اللہ تعالےٰ عنہما بعد نماز عصر طواف کرتے تہے تو جبتک آفتاب مین زردی نہ آئی ہوتی دوگانہ پڑہلیتے پہر جب آفتاب زرد ہوجاتا
تو طواف کرکے ٹہر جاتے اور مغرب کی نماز پڑہکر دوگانہ طواف پڑہتے پہر نماز فجر کے بعد طواف کرتے اور نماز فجر آپ غلس مین
پڑہا کرتے تہے پہر جب اسفار ہوجاتا تو طواف کرتے اور ٹہر جاتے جب آفتاب بلند ہوتا تو دوگانہ پڑہتے **حدثنا** محمد بن ۵۱۱
خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال انا موسى بن عقبة عن سالم وعطاء ان ابن عمر رض كان يطوف بعد الصبح
وبعد العصر اسبوعا ويصلي ركعتين ما كان في وقت صلوة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدثنا

بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہمکو موسیٰ بن عقبہ نے وہ روایت کرتے ہیں سالم اور عطاء
سے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہفتہ ہیں نماز صبح اور نماز عصر کے بعد طواف کیا کرتے تھے اور پھر جبتک نماز کا وقت رہتا دوگانہ
پڑھلیا کرتے تھے **فهذا** عطاء قد قال برأيه ما قد ذكرنا **وقد** روي عن ابن عباس رض عن النبي صلى الله عليه و
سلم انه قال لا تمنعوا احدا الطوف بهذا البيت و يصلي اي ساعة شاء من ليل او نهار **فقد** حمل ذلك على
ما ذهب اليه اهل المقالة الاولى **وكان** النظر في ذلك لما اختلفوا اهل الاختلاف انا رأينا طلوع الشمس وغروبها
ونصف النهار يمنع من قضاء الصلوة الفائتات وبذلك جاءت السنة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في تركه
قضاء الصبح التي نام عنها الى ارتفاع الشمس وبياضها فاذا كان ما ذكرنا نهى عن قضاء الفرائض الفائتات فهو عن
الصلوة للطواف انهى وقد قال عقبة بن عامر ثلث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا ان نصلي
فيهن وان نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل وحين تضيف
الشمس للغروب حتى تغرب وقد ذكرنا ذلك باسناده فيما تقدم من كتابنا هذا فاذا كانت هذه الاوقات نهى
عن الصلوة على الجنائز والصلوة للطواف ايضا كذلك وكذلك كانت الصلوة بعد العصر قبل تغير الشمس وبعد الصبح
قبل طلوع الشمس مباحة على الجنائز ومباحة في قضاء الصلوة الفائتة ومكروهة في التطوع وكان الطواف يوجب
الصلوة حتى يكون وجوبها كوجوب الصلوة على الجنائز **فالنظر** على ما ذكرنا ان تكون حكمها بعد وجوبها كحكم
الفرائض التي قد وجبت وحكم الصلوة على الجنائز التي قد وجبت فتكون الصلوة للطواف يصلى في كل وقت يصلى
فيه على الجنازة وتقضى فيه الصلوة الفائتة ولا تصلى في كل وقت لا يصلى فيه الجنازة ولا تقضى فيه صلوة
فائتة **فهذا** هو النظر عندنا في هذا الباب على ما قال عطاء وابراهيم ومجاهد وعلى ما قد روي عن ابن
عمر رض واليه نذهب وهو قول سفيان وهو خلاف قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى

ترجمہ اس روایت میں عطا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نماز کا وقت باقی رہنے تک دوگانہ طواف پڑھلیتا روایت کرتے ہیں
اور اس باب کی دوسری حدیث ہیں انھوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور انھوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ای بنی عبد مناف اگر تم اس خانہ کعبہ کے متولی ہو جاؤ تو کسی کو طواف کرنے سے منع مت کرنا کہ شب و روز
میں جس وقت چاہے دوگانہ طواف پڑھے تو اس سے معلوم ہوا کہ انھوں نے یہ حدیث قائلین قول اول کے خلاف معنے پر محمول
کی۔ بہرکیف جب باقی اہل علم کے درمیان ہی دو فریق ہوگئے تو ہم نے چاہا کہ اس مسئلہ کا حکم بطریق نظر و قیاس نکال لیں چنانچہ ہم
دیکھتے ہیں کہ طلوع و غروب کے وقت (نماز وقت پڑھنا) اور نماز قضا ادا کرنا منع ہے اور ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وسلم سے ثابت ہوا ہے چنانچہ جس سفر میں آپ سے نماز فجر قضا ہوئی تو آپ نے آفتاب اونچا ہوجانیکے بعد نماز قضا ادا کی پس جب طلوع
و غروب کے وقت نماز پڑھنا جسکہ نماز قضا ادا کرنا ہی منع ہے تو دوگانہ طواف پڑھنا بدرجہ اولی منع ہوگا اور عقبہ بن عامر نے روایت
کیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے اور جنازہ دفن کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے طلوع آفتاب
کے وقت جبتک آفتاب اونچا نہ ہوجائے اور زوال کے وقت کہ جبتک آفتاب ڈھل نہ جائے اور غروب آفتاب کے وقت جبتک کہ
آفتاب ڈوب نہ جائے چنانچہ یہ حدیث ہم معاون کے اسناد کے باب مواقیت الصلوۃ میں ذکر کرچکے ہیں پس جب رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں اوقات میں نماز جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا تو یہی حکم دوگانہ طواف کا ہے اور نماز فجر کے بعد طلوع

آفتاب کے پہلے اور نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب سے پہلے نماز جنازہ پڑھنا مباح ہے اگرچہ نماز نفل اور نماز قضا ادا کرنا منع ہے
اگر دوگانہ طواف تو بعد طواف واجب ہو جاتا ہے جس طرح نماز جنازہ تو جو حکم نماز جنازہ کا ہے وہی دوگانہ طواف کا بھی ہونا چاہئے
کہ جب نماز جنازہ نماز فجر و عصر کے بعد نماز کے وقت باقی رہنے تک پڑھنا جائز ہے اسی طرح دوگانہ طواف بھی جہاں جن اوقات میں
نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے ان اوقات میں دوگانہ طواف پڑھنا بھی مکروہ ہے (یعنی طلوع و غروب اور زوال کے وقت) یہ
حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق نظر و قیاس کے اور یہی عطاء ابراہیم نخعی اور مجاہد رحمہم اللہ کا قول ہے اور ایسا ہی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کیا گیا ہے سو ہم اس قول کو اختیار کرتے ہیں اگرچہ یہ قول امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ
کے قول کے خلاف ہے

بَابُ مَنْ اَحْرَمَ بِحَجَّةٍ فَطَافَ لَهَا قَبْلَ اَنْ يَّقِفَ بِعَرَفَةَ

احرام حج باندھکر وقوف عرفہ سے پہلے طواف کرنے کے بیان میں

۱۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ
يَقُوْلُ لَا يَطُوْفُ اَحَدٌ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلَا غَيْرُهُ اِلَّا حَلَّ بِهٖ قُلْتُ لَهٗ مِنْ اَيْنَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَاْخُذُ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ قَبْلِ قَوْلِ
اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ مَحِلُّهَا اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ قُلْتُ لَهٗ وَاِنَّمَا ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلَ الْمُعَرَّفِ
وَبَعْدَهٗ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَاْخُذُهَا مِنْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَحِلُّوْا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ لَهَا اِلٰى عُمْرَةٍ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن الہیثم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن
جریج نے کہا خبر دی مجھکو عطاء نے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جو کوئی طواف کرے تو وہ احرام سے
باہر ہو گیا خواہ حاجی ہو یا معتمر ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما یہ قول کہاں سے اخذ کرتے تھے فرمایا آیہ کریمہ ثم محلہا الی البیت العتیق سے میں نے کہا یہ تو وقوف عرفہ کے بعد کا حکم
ہے فرمایا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وقوف عرفہ سے پہلے اور بعد دونوں طریق پر طواف کرنا جائز سمجھتے تھے فرمایا اور
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے بھی اخذ کرتے تھے جو آپ نے حجۃ الوداع میں لوگوں
۲۵ سے فرمایا تھا کہ طواف کر کے احرام سے باہر ہو جاتیں اور ایک بار نہیں بلکہ کئی دفعہ فرمایا تھا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا
اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عُرْوَةَ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَضْلَلْتَ النَّاسَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ
قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا عُرَيَّةُ قَالَ تُفْتِي النَّاسَ اَنَّهُمْ اِذَا طَافُوْا بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلُّوْا وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يَجِيْئَانِ مُلَبِّيَيْنِ بِالْحَجِّ
فَلَا يَزَالَانِ مُحْرِمَيْنِ اِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِهٰذَا ضَلَلْتُمْ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَتُحَدِّثُوْنِيْ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ عُرْوَةُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا اَعْلَمَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے
وہ روایت کرتے ہیں ایوب سے وہ ابو ملیکہ سے کہ عروہ بن زبیر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ای ابن عباس آپ
لوگوں کو کیوں گمراہ کرتے ہو فرمایا وہ کس طرح ای عریۃ کہا لوگوں کو آپ فتویٰ دیتے ہیں کہ جب وہ طواف کرلیں تو احرام سے
باہر ہو گئے حالانکہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر جب حج کا احرام باندھکر آتے تھے تو قربانی کے دن تک احرام سے باہر نہیں
ہوتے تھے فرمایا اسی سے تم گمراہ ہو گئے میں تم سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے حدیث بیان کرتا ہوں

لوگ حضرت ابوبکر رضہ اور حضرت عمر سے تو عروہ نے کہا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر آپکی نسبت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
٥٣ کے قول سے زیادہ واقف تھے حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ قَتَادَۃُ
قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَسَّانِ الرَّقَاشِیَّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضہ یَا اَبَا عَبَّاسٍ مَا ھٰذِہِ الْفُتْیَا الَّتِیْ قَدْ تَشَغَّبَتْ عَنْکَ
اَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ فَقَدْ حَلَّ قَالَ سُنَّۃُ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنْ رَغِمْتُمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان
بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی مجھ کو قتادہ نے کہا سنی
مین نے ابو حسان الرقاشی سے کہ ایک شخص نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا کہ ای ابن عباس یہہ کیسا فتوی ہی
جو آپ کی جانب سے لوگون کے درمیان شائع ہوا ہے کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرلے (یعنے وقوف عرفہ سے پہلے)
٥٤ تو وہ احرام سے باہر ہوگیا فرمایا سنت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہی اگرچہ تم اوسے مکروہ جانو حَدَّثَنَا عَلِیُّ
بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَۃُ بْنُ سَوَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ
مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ ابْنَ شِھَابٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی
الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُنِیْخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لِیْ بِمَا اَھْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ اَھْلَلْتُ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ
ثُمَّ اَحِلَّ فَفَعَلْتُ فَاَتَیْتُ امْرَاَۃً مِنْ قَیْسٍ فَفَلَتْ رَاْسِیْ فَکُنْتُ اُفْتِی النَّاسَ بِذٰلِکَ حَتّٰی کَانَ زَمَانُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
فَقَالَ لِیْ رَجُلٌ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ قَیْسٍ رُوَیْدًا بَعْضَ فُتْیَاکَ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی النُّسُکِ بَعْدَکَ
فَقُلْتُ یَا اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ کُنَّا اَفْتَیْنَاہُ فُتْیَا فَلْیَتَّئِدْ فَاِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَادِمٌ فَبِہٖ فَاْتَمُّوْا فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ اَتَیْتُہٗ فَذَکَرْتُ
ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ لِیْ عُمَرُ رضہ اِنْ نَاْخُذْ بِکِتَابِ اللّٰہِ یَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَاِنْ نَاْخُذْ بِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَحِلَّ حَتّٰی بَلَغَ الْھَدْیُ مَحِلَّہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے شبابہ بن سوار نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عبد الرحمن بن زیاد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین قیس بن مسلم سے کہا سنی مین نے طارق بن شہاب سے وہ روایت کرتے ہین ابو موسی اشعری
رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا آپ بطحا (یعنے محصب) مین اپنی
اونٹنی بٹھای ہوی تھے فرمایا تم نے کس کا احرام باندھا ہے (یعنے حج کا یا عمرہ کا) عرض کیا جس کا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے
احرام باندھا ہے فرمایا تم نے اچھا کیا سو اب بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرکے احرام سے باہر ہوجاو
چنانچہ مین طواف کرکے احرام سے باہر ہوگیا اور قبیلہ قیس کی ایک عورت کے پاس آیا جس نے میرے سر کی جوئین نکالین سو لوگون کو بھی مین یہی فتوے
دینے لگا یہانتک کہ حضرت عمر فاروق رضہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ ای عبد اللہ بن قیس اب تم اپنے بعض
فتوون پر عمل چھوڑدو تمہین نہین معلوم کہ امیر المؤمنین نے تمہارے بعد حج کا طریقہ کیا جاری کیا ہے تب مین نے لوگون سے کہا کہ جنکو ہم فتوی دیا کرتے تھے
اب وے ہین انکی بات تو یہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ آئے تو مین نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے مجھ سی فرمایا کہ اگر ہم یہہ مسئلہ
کتاب اللہ سے اخذ کرین تو کتاب اللہ ہمیں اتمام حج کا حکم کرتی ہے اور اگر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت سے اخذ
٥٥ کرین تو آپ بھی احرام سے باہر نہین ہوئے جبتک کہ ہدی قربانی کی جگہ نہ پہنچ گئی حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ

بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ يَلْتَمِسُوْنَ أَنْ يَأْتَمُّوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا حَتّٰى إِذَا أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْاٰنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيْلَهُ مَا عَمِلَ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِيْ يُهِلُّوْنَ بِهِ وَلَمْ يَزِدْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَلَزِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِيْ إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا اٰخِرَ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ إِنِّيْ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ وَلَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ وَقَصَّرُوْا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ مُتْعَتَنَا هٰذِهِ لِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرٰى فَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ هٰكَذَا فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمٰعیل المدینی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے کہا ہم حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوی تو ہم نے آپ سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق دریافت کیا فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نو برس تک رکے رہے اور حج نہین کر سکے پھر دسوین سال آپ نے لوگون کو اعلان کیا کہ اس سال آپ حج کرین گے تو تمام لوگ مدینہ مین آن حاضر ہوئے تاکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے جائیں چنانچہ ہم حج کیلئے نکلے جب ذالحلیفہ پہنچے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذی الحلیفہ مین دوگانہ احرام ادا کیا پھر (احرام باندہکر) اپنی اونٹنی قصوا پر سوار ہوی جب آپ کی سواری بیدا مین پہنچی اور آپ اس وقت ہم لوگون کے درمیان تھے اور قرآن یعنے آیات حج وعمرہ آپ پر نازل ہورہی تہین آپ ہی اوس کے معنے خوب سمجھتے تھے سو جس پر آپنے عمل کیا اوسی پر ہم نے بھی یعنے آپ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا اور اسی کا اور لوگون نے بھی احرام باندھا تھا اور احرام حج پر اور کچھ آپنے زیادہ نہین کیا تھا بلکہ صرف حج کا احرام باندھا تھا جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہین کہ بس ہم لوگون نے بجز حج کے اور کسی شئی کی نیت نہین کی تھی کیونکہ عمرہ ہم جانتے ہی نہ تھے - یہانتک کہ جب ہم نے طواف کر کے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے اول سے معلوم ہوتا جو اب معلوم ہوا (یعنے عمرہ کا حکم) تو مین ہدی نہ لاتا اور احرام حج کو احرام عمرہ کر دیتا سو جس کسی کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ (طواف کر کے) احرام سے باہر ہو جائے اور احرام حج کو احرام عمرہ سے بدل دی - سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہہ عمرہ اسی سال کیلئے ہے یا اس کا حکم ہمیشہ کیلئے باقی ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھون کی اونگلیین ایک دوسری مین داخل کر کے فرمایا کہ عمرہ حج مین ..... اس طرح داخل کیا گیا ہے جس طرح یہہ انگلیان آپس مین ملی ہوی ہین دو دفعہ فرمایا چنانچہ سب لوگ (طواف کر کے) احرام سے باہر ہو گئی اور بال کترواتے اور صرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور جن لوگون کے ساتھ ہدی تھی احرام سے باہر نہین ہوی -

قال ابو جعفر وقول سراقة هذا للنبي صلى الله عليه وسلم وجواب النبي صلى الله عليه وسلم اياه يحتمل ان تكون اراد به عمرتنا هذه في اشهر الحج لهذا العام او للابد لانهم لم يكونوا يعرفون العمرة فيما مضى في اشهر الحج ويجعلون ذلك من افجر الفجور فاجابه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال هي للابد **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ سراقہ بن مالک کا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہہ سوال کرنا کہ یہہ عمرہ اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے محتمل ہے کہ اوس عمرہ کے متعلق سوال کیا ہو جو حج کے مہینون مین کیا جاے کیونکہ زمانہ جاہلیت سے یہہ طریقہ جاری تہا کہ اہل جاہلیت حج کے مہینون مین عمرہ نہین کرتے تہے بلکہ حج کے مہینون مین عمرہ کرنا افجر فجور جانتے تہے اسی سبب سے سراقہ بن مالک نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یہہ اسی سال کا حکم ہے یا ہمیشہ کا فرمایا ہمیشہ کے لئے

٥٦ **حدثنا** محمد بن خزيمة وفهد قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث عن ابن الهاد عن جعفر بن محمد فذكر باسناده مثله غير انه لم يذكر سؤال سراقة ولا جواب النبي صلى الله عليه وسلم اياه **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ اور فہد نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے لیث نے وہ روایت کرتے ہین ابن الہاد سے وہ جعفر بن محمد سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اس کے اونہون نے سراقہ بن مالک کا سوال اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا جواب ذکر نہین کیا ہے

٥٧ **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن قيس بن سعد عن عطاء عن جابر رض قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة لاربع خلون من ذي الحجة فلما طافوا بالبيت وبين الصفا والمروة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوها عمرة فلما كان يوم التروية لبوا فلما كان يوم النحر قدموا فطافوا بالبيت ولم يطوفوا بين الصفا والمروة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین قیس بن سعد سے وہ عطاء سے وہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم چوتہی ذی الحجہ کو مکہ پہنچے جب لوگون نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احرام حج کو احرام عمرہ سے بدل دو لوگون نے ترویہ[سلہ] کے دن پہر احرام باندہ لیا اور قربانی کے دن جب عرفات سے واپس آے تو بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہین کی

٥٨ **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا ابراهيم بن بشار قال ثنا سفيان قال ثنا عمرو بن دينار عن عطاء عن جابر بن عبد الله رض قال قدمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة صبيحة رابعة فامرنا ان نحل قلنا اي حل يا رسول الله قال الحل كله فلو استقبلت من امري ما استدبرت لصنعت مثل الذي تصنعون **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن دینار نے وہ روایت کرتے ہین عطا سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا ہم چوتہی ذی الحجہ کی صبح کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ مکہ پہنچے تو آپ نے ہمین حکم کیا کہ ہم لوگ احرام سے باہر ہو جاوین ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کس قسم کا احرام سے باہر ہونا فرمایا بالکلیہ احرام سے باہر ہونا (یعنے اس طرح کہ سب چیزین تمہارے لئے حلال ہو جائین) پہر فرمایا اگر مجہے اول سے معلوم ہوتا جواب معلوم ہوا تو مین ہدی نہ لاتا اور جس طرح تم احرام سے باہر ہو گئے ہین مین بہی احرام سے باہر ہو جاتا

٥٩ **حدثنا** محمد بن حسين الرعيني قال ثنا علي بن معبد قال

سلہ جن لوگون نے احرام نہین باندھا تہا یا عمرہ کے احرام سے باہر ہو جاتے ہین اونہین پر آٹہوین ذالحجہ کو مسجد حرام سے حج کا احرام باندہنا ہوتا ہے اور چونکہ اس دن اونٹون کو تین چار روز کا پانی اکہٹا پلا دیا جاتا تہا اس لئے یہ دن یوم الترویہ کے نام سے موسوم ہوا کیونکہ ترویہ کے معنے پانی پلانے کے ہین اور یوم النحر دسوین ذالحجہ کا دن ہے اسی دن منیٰ مین آکر قربانی کی جاتی ہے اور پہر سوائے ... کے احرام سے باہر ہو جاتے ہین ۱۲ مترجم سلمہ اللہ تعالے۔

حدثنا موسى بن اعين عن خصيف عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال لما قدمنا مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم مكة في حجة الوداع سأل الناس بماذا احرمتم فقال اناس اهللنا بالحج وقال آخرون قدمنا متمتعين
وقال آخرون اهللنا باهلالك يا رسول الله فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان قدم ولم
يسق هديا فليحلل فاني لو استقبلت من امري ما استدبرت لما سقت الهدي حتى اكون حلالا فقال سراقة بن
مالك بن جعشم يا رسول الله عمرتنا هذه لعامنا ام للابد فقال بل لا بل للابد **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد
بن حمید الرعینی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن اعین نے وہ روایت
کرتے ہین خصیف سے وہ عطار سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا جب ہم حجۃ الوداع کی سال رسول مقبول
صلے اللہ علیہ سلم کے ساتھہ مکہ پہنچے تو لوگون نے ہم سے پوچھا کہ تم نے کاہے کا احرام باندھا ہے تو بہت لوگون نے کہا ہم
نے حج کا احرام باندھا ہے اور کئی ایک لوگون نے کہا ہم نے تمتع کیا ہے (یعنے عمرہ کا احرام باندھا ہے) اور کئی ایک نے کہا کہ یا
رسول اللہ جس کا آپنے احرام باندھا ہے اوسی کا ہم نے بہی آپ نے فرمایا کہ جو لوگ ہدی اپنے ساتھہ نہین لائے ہین وہ
احرام سے باہر ہو جائین اور اگر مجھے اول سے معلوم ہوتا جو بعد مین معلوم ہوا ہے تو مین ہدی نہ لاتا اور احرام سے باہر ہو جاتا
سُراقہ بن مالک بن جعشم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ حکم اسی سال کیلئے ہی یا ہمیشہ کیلئے فرمایا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حدثنا فهد قال ثنا
عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني ابن جريج عن عطاء بن ابي رباح عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه انه
قال اهل رسول الله صلى الله عليه وسلم واهللنا معه بالحج خالصا حتى اذا قدمنا مكة رابعة ذي الحجة فطفنا
بالبيت وبالصفا والمروة ثم امر رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يكن ساق هديا ان يحل قال ولم
يعزم في امر النساء قال جابر فقلنا تركنا حتى اذا لم يكن بيننا وبين عرفة الا خمس ليال امرنا ان نحل فنأتي
عرفات والمذي يقطر من مذاكيرنا ولم يحلل هو وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد ساق الهدي فبلغ
قولنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام فخطب الناس فحمد الله واثنى عليه ثم ذكر الذي بلغه من قولهم
فقال لقد علمتم اني اصدقكم واتقاكم لله وانا لولا اني سقت الهدي احللت ولو استقبلت من امري ما استدبرت
ما اهديت قال جابر فسمعنا واطعنا فحللنا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ
بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن جریج نے وہ روایت کرتے ہین عطار بن ابی
رباح سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ سلم نے حج کا احرام باندھا اور آپ
کے ساتھہ ہم نے بہی حج کا احرام باندھا پہر جب ہم چوتہی ذالحجہ کو مکہ معظمہ پہنچے اور بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان
سعی کی تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ جو لوگ اپنے ساتھہ ہدی نہین لائے ہین وہ احرام سے باہر ہو جائین
جابر رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ باوجودیکہ احرام سے باہر ہو جانے سے آپنے عورتون کے ساتھہ ہم بستر ہونے کا قصد نہیں
کیا تہا لیکن پہر بہی ہم لوگون مین سے بہتون نے کہا کہ اتنے دن تو ہم احرام مین رہے اب عرفات پہنچنے مین چار یا پانچ دن
باقی رہتے ہین تو ہمین احرام سے باہر ہونے کا حکم دیا گیا اور خود آپ احرام سے باہر اسلئے نہین ہوئے کہ آپ اپنے ساتھہ ہدی
لائے ہین تو کیا اب ہم عرفات میں عورتون سے جماع کر کے جائین گے آپ کو جب اس کی خبر پہنچی تو آپ خطبہ کہنے کہڑے ہوئے اول
آپنے اللہ تعالے کی حمد و ثنا کی پہر جس امر کی آپ کو خبر پہنچی تہی اوس کا ذکر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ مین تمہارے درمیان سب سے

زیادہ راست گو اور سب سے زیادہ اللہ تعالے سے ڈرنیوالا اور تم سب سے زیادہ تقوی اختیار کرنیوالا ہون اگر میں اپنے ساتھہ ہدی نہ لایا ہوتا تو میں ہی احرام سے باہر ہو جاتا اور اگر مجھے اول سے معلوم ہو جاتا جواب معلوم ہوا ہے تو ہدی اپنے ساتھہ نہ لاتا حضرت جابر فرماتے ہین کہ پھر ہم لوگ آپکے حکم کے مطابق احرام سے باہر ہوگئے

لہ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا مکی قال ثنا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انہ سمع جابرا وھو یخبر عن حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرنا بعد ما طفنا ان نحل وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اردتم ان تنطلقوا الی منی فاھلوا فاھللنا من البطحاء ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابوالزبیر نے اوہون نے سنی جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان کرتے ہوئے خبر دیتے ہین کہ ہم لوگ جب طواف کر چکے تو ہمین حکم کیا گیا کہ ہم لوگ احرام سے باہر جائین ساتھہ ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ بھی فرمایا تہا کہ پھر جب منی جانے لگو تو پھر احرام باندہ لینا چنانچہ بطحا سے ہم نے پھر احرام باندھا

۲لہ حدثنا محمد بن عبد اللہ بن میمون قال ثنا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن عطاء انہ سمعہ یحدث عن جابر بن عبد اللہ قال اھللنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذی الحلیفۃ بالحج خالصا لا نخلطہ بعمرۃ فقدمنا مکۃ لاربع لیال خلون من ذی الحجۃ فلما طفنا بالبیت وسعینا بین الصفا والمروۃ امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نجعلھا عمرۃ وان نحل الی النساء فقلنا لیس بیننا وبین عرفۃ الا خمس لیال فنخرج الیھا وذکورنا تقطر منیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لابرکم واصدقکم ولولا الھدی لاحللت فقام سراقۃ ابن مالک بن جعشم فقال یا رسول اللہ متعتنا ھذہ لعامنا ھذا ام للابد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل لا بل للابد ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن میمون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے وہ روایت کرتے ہین اوزاعی سے وہ عطاء سے اوہون نے سنی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا ہم نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ذا الحلیفہ سے حج کا احرام باندھا کیونکہ ہم لوگ حج کو عمرہ کے ساتھہ نہیں ملاتے تہے جب چوتہی ذالحجہ کو مکہ معظمہ پہنچے اور بیت اللہ کا طواف کرکے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تو آپنے ہمین حکم کیا کہ ہم احرام حج کو عمرہ سے بدلدین اور احرام سے باہر ہو جائین اور عورتون سے ہم بستر ہون ہم لوگون نے کہا کہ اب تو عرفات مین جانیکے صرف پانچ دن ہی باقی رہگئے ہین سو کیا ہم عورتون سے جماع کرکے عرفات مین جائین گے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمہارے درمیان تم سب سے زیادہ راست گو اور تم سب سے زیادہ تقوی اختیار کرنیوالا ہون اگر مین اپنے ساتھہ ہدی نہ لایا ہوتا تو مین بہی احرام سے باہر ہو جاتا اس کے بعد سراقہ بن مالک بن جعشم نے کہڑے ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حکم اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے فرمایا ہمیشہ کے لئے

فکان سؤال سراقۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المذکور فی ھذا الحدیث انما ھو علی المتعۃ ای انا قد صارت حجتنا التی کنا دخلنا فیھا اولا عمرۃ ثم قد احرمنا بعد حلنا منھا بحجۃ فصرنا متمتعین فمتعتنا ھذہ لعامنا ھذا خاصۃ فلا نفعل ذلک فیما بعد ام للابد فنتمتع بالعمرۃ الی الحج کما تمتعنا فی عامنا ھذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل للابد ولیس ذلک علی ان لھم فیما بعد ان یحلوا من حجۃ قبل عرفۃ لطوافھم بالبیت ولسعیھم بین الصفا والمروۃ وسنذکر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما بعد ھذا من ھذا الباب ما یدل علی ان ذلک لا حلال

الذی کان منہم قبل عرفة خاصًا لہم لیس لمن بعدہم وتضعہ فی موضعہ ان شاء اللہ تعالٰی **ترجمہ** ان آثار سے ظاہر ہے کہ سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا سوال رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے تمتع کے متعلق تہا کہ ہم لوگوں نے جو احرام حج کو احرام عمرہ سے بدلکر تمتع کیا ہے سو یہ تمتع اس سال کے لئے ہی یا ہمیشہ کے لئے کہ آیندہ بھی تمتع کرسکتے ہیں جس طرح اس سال کیا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ کیلئے ہے سو سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اس سوال کے یہہ معنے نہیں ہیں کہ آیندہ ہم احرام حج میں طواف بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرکے احرام سے باہر ہوجایا کریں چنانچہ ہم اسی کتاب میں آگے چلکر جہاں اس مسئلہ کا موقع آئیگا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے ثابت کرینگے انشاء اللہ

۱۳ **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال ثنا حمید عن بکر بن عبد اللہ عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ قدموا مکة ملبین بالحج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاء ان یجعلہا عمرة الا من کان معہ الہدی **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید نے وہ روایت کرتے ہیں بکر بن عبد اللہ سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب حج کا احرام باندہے ہوئے جب مکہ پہنچے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاہے احرام حج کو عمرہ سے بدل دے مگر جس کسی کے ساتھہ ہدی ہو وہ احرام سے باہر نہ ہو

۱۴ **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابو عوانة عن منصور عن ابراہیم عن الاسود عن عائشة قالت خرجنا لا نری الا انہ الحج فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکة طاف ولم یحل وکان معہ الہدی فطاف من معہ من نسائہ واصحابہ فحل منہم من لم یکن معہ الہدی **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ...... اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے فرمایا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ روانہ ہوئے اور ہمارا ارادہ بجز حج کے اور کچھہ نہ تہا جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم مکہ پہنچے اور طواف کیا تو آپ احرام سے باہر نہیں ہوئے کیونکہ آپکے ساتھہ ہدی تہی پہر جب آپکے بعد اور مرد و عورتوں نے طواف کیا جو آپ کے ہمراہ تہے تو ان میں سے جن جن کے ساتھہ ہدی نہیں تہی احرام سے باہر ہوگئے

۱۵ **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج بن المنہال قال ثنا یزید بن زریع قال ثنا داود عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری قال خرجنا من المدینة نصرخ بالحج صراخًا فلما قدمنا طفنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوہا عمرة الا من کان معہ الہدی فلما کان عشیة عرفة اہللنا بالحج **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے داؤد نے وہ روایت کرتے ہیں ابو نضرہ سے وہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا ہم مدینہ طیبہ سے حج کا تلبیہ کہتے ہوئے نکلے پہر جب ہم نے مکہ پہنچکر بیت اللہ کا طواف کیا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احرام حج کو عمرہ سے بدل دو البتہ جس شخص کے ساتھہ ہدی ہو وہ محرم رہے چنانچہ (ہم لوگ احرام سے باہر ہوگئے) پہر عرفہ کی

۱۶ **حدثنا** نصر بن مرزوق قال ثنا الخصیب قال ثنا وہیب عن منصور عن عبد الرحمن عن امہ عن اسماء بنت ابی بکر قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ مہلین بالحج وکان مع الزبیر الہدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ من لم یکن معہ الہدی فلیحلل قالت فلم یکن معی ہدی فاحللت

حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے وہ عبد الرحمن سے وہ اپنے والدہ سے وہ اسما بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب حج کا احرام باندہکر مکہ آئے اور زبیر (بن العوام) رض کے ساتہہ ہدی بہی تہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جن لوگون کے ساتہہ ہدی نہ ہو وہ احرام سے باہر ہوجاہین چنانچہ اس سال میرے ساتہہ بہی ہدی نہ تہی اس لئے مین بہی احرام سے باہر ہوگئی۔

کلہ **حدثنا** ابراهيم بن مرزوق قال ثنا حبان بن هلال قال ثنا وهيب قال ثنا ايوب عن ابي قلابة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر بالمدينة اربعا وصلى العصر بذي الحليفة ركعتين وبات بها حتى اصبح فلما صلى الصبح ركب راحلته فلما انبعثت به سبح وكبر حتى اذا استوت به على البيداء جمع بينهما فلما قدم مكة امرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يحلوا فلما كان يوم التروية اهلوا بالحج **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان بن ہلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب نے وہ روایت کرتے ہین ابو قلابہ سے وہ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی چار رکعتین مدینہ مین پڑہین پہر دو رکعتین ذی الحلیفہ کر پڑہین اور شب کو یہان رہے صبح کو جب سواری پر بیٹہے وہ کہڑی ہوئی تو تسبیح و تکبیر کہی اور جب آپکی سواری بیدا مین پہونچی تو حج و عمرہ دونون کا تلبیہ کہا پہر جب مکہ آئے تو آپنے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ وہ احرام سے باہر ہوجائین اور پہر ترویہ کے دن یعنے آٹہوین ذی الحجہ کو حج کا احرام باندہلین

ملہ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا مكي بن ابراهيم قال ثنا عبيد الله بن ابي حميد عن ابي مليح عن معقل بن يسار قال حججنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فوجدنا عائشة تنزع ثيابها فقال لها ما لك قالت انبئت انك قد احللت واحللت اهلك فقال احل من ليس معه هدي فاما نحن فلم نحل لان معنا هديا حتى نبلغ عرفات **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن ابی حمید نے وہ روایت کرتے ہین ابو ملیح سے وہ معقل بن یسار سے کہا ہم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ حج کیا تو ہم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو کپڑے نکالتے ہوئے دیکہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کپڑے کیون نکالتے ہو کہا مجہے معلوم ہوا ہے کہ آپنے احرام سے باہر ہونے کا حکم کیا ہے فرمایا مین نے ان لوگون کو احرام سے باہر ہونے کا حکم کیا ہے جن کے ساتہہ ہدی نہیں ہے اور ہمارے ساتہہ تو ہدی ہے سو ہم احرام سے باہر نہین ہونگے

بیان المسئلہ

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذه الآثار فقلدوها وقالوا من طاف بالبيت قبل وقوفه بعرفة ولم يكن ساق هديا فقد حل **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا ليس لاحد دخل في حجة ان يخرج منها الا بتمامها ولا يحل منها شيء قبل يوم النحر من طواف ولا غيره وقالوا اما ما ذكرتموه من قول الله عز وجل ثم محلها الى البيت العتيق فهذا في البدن ليس في الحاج ومعنى البيت العتيق ههنا هو الحرم كله كما قال في الآية الاخرى حتى يبلغ الهدي محله والحرم هو محل الهدي لانه ينحر فيه واما بنو آدم فانما محلهم في حجهم يوم النحر **واما ما** احتجوا به من الآثار التي ذكرناها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في امره اصحابه بالحل من حجهم بطوافهم الذي طافوه قبل عرفة فان ذلك عندنا كان خاصا لهم في حجتهم تلك دون سائر الناس بعدهم **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی

فرماتے ہیں ایک گروہ انہیں آثار کیطرف گیا ہے اور کہا ہے کہ جو شخص وقوف عرفہ سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرلے تو وہ احرام سے
باہر ہوگیا بشرطیکہ اوس کے ساتھ ہدی نہ ہو اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو شخص حج کا احرام اندھے
تو جبتک کہ وہ حج پورا نکرلے تبتک یعنے یوم النحر تک (قربانی کے دن تک) وہ احرام سے باہر نہیں ہوسکتا نہ طواف کرنے سے نہ سعی صفا و مروہ
کرنے سے نہ قصر کرنے سے (یعنے بال کتروانے سے) اور قائلین قول اول کے استدلال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ جو
اونہوں نے آیہ کریمہ ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ سے استدلال کیا ہے سو یہہ آیت ہدی کے متعلق وارد ہوئی ہے کہ اوس کے لیجانیکی
جگہ بیت اللہ ہے اور بیت سے بہی اس جگہ حرم مراد ہے جیسا کہ اس آیت حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ مین فرمایا ہے کہ یہانتک کہ ہدی
اپنی جگہ پہنچ جائے یعنے وہ وہان قربانی کی جائے اور بنی آدم کا منتہای احرام سو وہ قربانی کا دن ہے اور وہ جو مذکورہ بالا آثار
سے استدلال کیا گیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو وقوف عرفہ سے پہلے طواف کرکے احرام سے
باہر ہونے کا حکم کیا سو یہہ ہمارے نزدیک خاص اوسی وقت کیلئے تہا اور بعد کو اوس کا (احرام حج فسخ کرنے کا) حکم باقی
۵۱۹ نہیں رہا **والدلیل** عَلٰى ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ فَسْخَ حَجِّنَا هٰذَا لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لَكُمْ خَاصَّةً **ترجمہ** چنانچہ یہہ حدیثین اس
کی دلیل ہیں حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور اور اسحٰق بن ابی اسرائیل نے
وہ روایت کرتے ہین عبد العزیز بن محمد سے وہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے وہ ابن بلال بن الحارث سے وہ اپنے والد سے کہا
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ جو ہم نے فسخ حج کیا خاص ہمارے لئے ہی یا سب لوگون کے لئے عام ہے فرمایا نہین بلکہ خاص
۵۲۰ تمہارے لئے ہے **حدثنا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا مَنْصُورٌ قَالَ ثَنَا
الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد اور صالح بن عبد الرحمن نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن
منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے دراوردی نے کہا سنی مین نے ربیعہ بن ابی
عبد الرحمن سے وہ روایت کرتے ہین حارث بن بلال بن الحارث المزنی سے وہ اپنے والد سے مثل حدیث سابق کے -
۵۲۱ **حدثنا** ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ
عَنِ الْمُرَقَّعِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّمَا كَانَ فَسْخُ الْحَجِّ لِلرَّكْبِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ**
حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحٰق بن ابی اسرائیل نے کہا خبر دی ہمکو عیسے بن یونس
نے وہ روایت کرتے ہین یحیے بن سعید الانصاری سے وہ مرقع بن صیفی سے وہ ابوذر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ فسخ حج کا حکم
۵۲۲ خاص اونہین لوگون کیلئے تہا جو (حجۃ الوداع مین) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ آئے تہے **حدثنا** فَهْدٌ قَالَ
ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمُرَقَّعِ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ
كَانَ مَا أَمَرَنَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلْنَا مَكَّةَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ أَنَّ تِلْكَ كَانَتْ
لَنَا خَاصَّةً رُخْصَةً مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ النَّاسِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجہسے لیث نے وہ روایت کرتے ہین یحیے بن سعید سے

وہ مرقع الاسدی سے وہ ابوذر الغفاری رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا وہ حجو (حجۃ الوداع مین) مکہ معظمہ پہنچنے کے بعد رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمین احرام حج کو احرام عمرہ کرنے کا حکم فرمایا تھا اور کہا (طواف کر کے) ہم احرام سے بالکلیہ باہر ہو جائین سو
۵۲۳ یہہ رخصت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خاص ہمارے لئے تھی نہ عام لوگون کے لئے حدثنا فهد قال ثنا محمد
بن سعيد قال ثنا حفص هو ابن غياث عن يحيى بن سعيد قال حدثني المرقع الاسدي قال قال ابوذر لا والذي
لا اله غيره ما كان لاحد ان يهل بحجة ثم يفسخها بعمرة الا الركب الذين كانوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص بن غیاث
نے وہ روایت کرتے ہین یحییٰ بن سعید سے کہا حدیث بیان کی مجھسے مرقع الاسدی نے کہا ابوذر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا
کہ قسم ہے اوس ذات کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں کسی کو جائز نہین ہے کہ حج کا احرام باندہکر اوسے عمرہ کے ساتھہ فسخ کرے بجز اس
کے اس کی صرف اون لوگون کو اجازت دی گئی تھی جو (حجۃ الوداع مین) رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ آئی تھی۔
۵۲۴ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا عبد الوهاب عن يحيى بن سعيد قال اخبرني المرقع عن ابي ذر
قال ما كان لاحد بعدنا ان يحرم بالحج ثم يفسخه بعمرة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے عبدالوھاب الثقفی نے وہ روایت کرتے ہین یحییٰ بن سعید سے کہا خبر دی مجھکو مرقع نے وہ روایت کرتے ہین ابوذر
۵۲۵ رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا ہم لوگون کے بعد کسی جائز نہین کہ حج کو عمرہ کے ساتھہ فسخ کرے حدثنا ابن مرزوق قال
ثنا وهب قال ثنا شعبة عن عبد الاكرم عن ابراهيم التيمي عن ابيه انه قال في متعة الحج ليست لكم ولستم منها
في شيء ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ
روایت کرتے ہین عبدالاکرم سے وہ ابراہیم التیمی سے وہ اپنے والد سے کہ اونہون نے بیان کیا کہ متعہ حج صرف ہم لوگون کے لئے
۵۲۶ تہا تمہارے لئے اس کی اجازت باقی نہین رہی حدثنا فهد هو ابن سليمان قال ثنا عمر بن حفص بن غياث
قال ثنا ابي قال ثنا الاعمش قال حدثني ابراهيم التيمي عن ابيه قال قال ابوذر انما كانت المتعة لنا خاصة اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم متعة الحج ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اعمش نے
کہا حدیث بیان کی مجھسے ابراہیم التیمی نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے کہا ابوذر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ متعہ
۵۲۷ حج خاص ہم اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تہا حدثنا ابو بشر الرقي قال ثنا شجاع بن الوليد عن
سليمان بن مهران وهو الاعمش فذكر باسناده مثله وزاد يعني الفسخ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر رقی نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے شجاع بن الولید نے وہ روایت کرتے ہین سلیمان بن مہران الاعمش سے پہر اون کی اسناد سے
۵۲۸ مثل حدیث سابق کے بیان کی اور یہہ زیادہ بیان کیا کہ یعنے فسخ حج حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا الحجاج قال
ثنا ابو عوانة عن معاوية بن اسحق عن ابراهيم التيمي عن ابيه قال سئل عثمان بن عفان رضه عن متعة الحج
فقال كانت لنا ليست لكم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے وہ روایت کرتے ہین معاویہ بن اسحق سے وہ ابراہیم التیمی سے وہ اپنے والد سے کہا حضرت
عثمان رضی اللہ تعالے عنہ سے متعہ حج کے متعلق پوچھا گیا فرمایا ہمارے لئے تہا تمہارے لئے جائز نہین ہے حدثنا يزيد بن

سنان قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا ابو عوانة وصالح بن موسى الطلحي عن معاوية بن اسحق عن رجل يسمى بن الحسن
عن انه قال سئل عثمان رض او سالته ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید
بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ اور صالح بن موسیٰ الطلحی نے وہ روایت کرتے ہین معاویہ بن اسحق سے
۵۳۰ پہراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی ۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا يزيد بن زريع قال
ثنا داود قال ثنا ابو نضرة انه سمع ابا سعيد الخدري يقول قام عمر رضي الله عنه خطيبا حين استخلف فقال
ان الله عز وجل كان رخص لنبيه صلى الله عليه وسلم ما شاء الا وان نبي الله صلى الله عليه وسلم قد انطلق
به فاحصنوا فروجكم هذه النساء واتموا الحج والعمرة لله كما امركم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے داؤد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابو نضرہ نے اونہون نے سنی ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرماتے تہے کہ حضرت عمر رض جب خلیفہ کئے گئے
تو آپ نے خطبہ کے درمیان کہا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی تہی جو چاہے اکو وہ اجازت
اب باقی نہین رہی سو تم احرام کے درمیان عورتون سے ہم بستر نہ ہوؤ اور حج و عمرہ اوسیطرح پورا کرو جس طرح اللہ تعالےٰ
۵۳۱ نے حکم فرمایا ہے حدثنا فهد قال ثنا احمد بن يونس قال ثنا ابو شهاب عن داود بن هند عن ابي نضرة عن
ابي سعيد الخدري قال قدمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نصرخ بالحج صراخا فلما قدمنا مكة طفنا بالبيت
وبالصفا والمروة فلما كان يوم التروية احرمنا بالحج فلما كان عمر رض قال ان الله عز وجل كان يرخص لنبيه صلى الله
عليه وسلم فيما شاء فاتموا الحج والعمرة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو شہاب نے
وہ روایت کرتے ہین داود بن ابی ہند سے وہ ابو نضرہ سے وہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا ہم رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ حج کا تلبیہ کہتے ہوئے نکلے جب مکہ معظمہ پہنچے اور بیت اللہ کا طواف کرکے صفا و مروہ کے درمیان
سعی کی (یعنے احرام سے باہر ہوگئے) پہر ترویہ کے دن (یعنے آٹہوین ذی الحجہ کو) حج کا احرام باندہا جب حضرت عمر رضی
اللہ تعالےٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو رخصت دیتا تہا جس کی چاہتا تہا پس تم
قال ابو جعفر ويدخل في هذا ايضا حديث ابي موسى الذي قد ذكرناه في اول هذا الباب ترجمہ امام ابو جعفر
طحاوی رح فرماتے ہین کہ اس حدیث مین ابو موسیٰ اشعری کی وہ حدیث بہی داخل ہے جو شروع باب مین مذکور ہوئی (اور
۵۳۲ وہ اس باب کی چوتہی حدیث ہے) حدثنا ابن ابي داود قال ثنا سليمن بن حرب قال ثنا حماد عن عاصم عن ابي نضرة
عن جابر رض قال متعتان فعلناهما على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عنهما عمر رض فلن نعود اليهما ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ
روایت کرتے ہین عاصم سے وہ ابو نضرہ سے وہ جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد
مبارک مین ہم نے دو متعون پر عمل کیا ہے (یعنے متعہ نساء اور متعہ حج) اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ان دونون
۵۳۳ سے منع کیا سو اب ہم اون کا اعادہ نہین کرتے حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا عبد الوهاب عن يحيى
بن سعيد قال اخبرني كثير بن عبد الله رجل من مزينة عن بعض اخلاده او اعمامه انه قال ما كان لاحد بعد
ان يحرم بالحج ثم يفسخه بعمرة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے

کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالوہاب الثقفی نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن منصور سے کہا خبر دی مجھکو کثیر بن عبداللہ
نے وہ قبیلہ مزینہ کے ایک شخص تھے وہ روایت کرتے ہین اپنے بعض اجداد یا اپنے بعض اعمام سے کہ اونھون نے کہا کہ ہمارے بعد
۵۳۴ کسی کو جائز نہین کہ حج کا احرام باندھکر اوسے عمرہ کے ساتھہ فسخ کرے **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا اسحق بن محمد الفروی
قال ثنا محمد بن حفص عن کثیر بن عبد اللہ عن بکر بن عبد الرحمن عن عبد اللہ بن ہلال صاحب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحق بن محمد الفروی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے محمد بن حفص نے وہ روایت کرتے ہین کثیر بن عبداللہ سے وہ بکر بن عبدالرحمن سے وہ عبداللہ بن ہلال صحابی رضی اللہ
تعالے عنہ سے مثل حدیث سابق کے **فقال** بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما ذکرنا عنہ فی ہذہ الآثار ان
ذلک الفسخ الذی کان امر بہ اصحابہ خاصا لہم لیس لاحد من الناس بعدہم وخلطنا بما روی عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فی ذلک ما رویناہ عمن ذکرنا فی ہذا الفصل من اصحابہ لان ذلک عندنا مما لا یجوز ان یکونوا
قالوہ بآرائہم وانما قالوہ من جہۃ ما وقفوا علیہ فہم فیما قالوا فی ذلک کمن اضافہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقد ثبت بتصحیح ہذہ الآثار ان المحرم بالحج لا یکون الا بالطواف بالبیت **ترجمہ** پس ان حدیثون مین رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ فسخ حج خاص اوسی وقت اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ خاص تھا اور
بعد ازان کسی کے لئے جائز نہین رہا ان آثار مین جو کچھہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب سے روایت کیا گیا ہے وہ
سب ہم نے ملاکر اس لئے بیان کیا کہ ہمارے نزدیک جائز نہین کہ اصحاب کرام اس قسم کے مسائل کے متعلق محض اپنی رائے سے کہتے ہون
بلکہ ضرور ہے کہ اونھون نے اوس کا علم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے حاصل کرکے بیان کیا ہے تو یہہ آثار بھی اونہین
آثار کے مثل ہوئے جو خاص رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف منسوب کئے گئے ہین بہرکیف ان آثار سے ثابت ہوا احرام
۵۳۵ حج باندھکر اوس کا فسخ کرنا جائز نہین **وقد** انکر قوم فسخ الحج وذکروا فی ذلک ما حدثنا احمد بن داود قال ثنا یعقوب
بن حمید بن کاسب قال ثنا عبد اللہ بن رجاء عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر رض قال خرجنا مع النبی صلی
اللہ علیہ وسلم حجاجا فما حل احد منا من شیء احرمنا بہ حتی کان یوم النحر **ترجمہ** بعض اہل علم نے اس سے انکار کیا
ہے کہ صحابہ کرام مین سے کسی نے بھی احرام حج فسخ کیا ہو حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
یعقوب بن حمید بن کاسب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن رجاء نے وہ روایت کرتے ہین عبیداللہ سے وہ نافع
سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا ہم جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حج کا احرام باندھکر نکلے تھے تو بجز
قربانی کے دن کے ہم مین سے کوئی بھی احرام سے باہر نہین ہوا **فمن** الحجۃ علی من احتج بہذا ان بکر بن عبد اللہ
قد روی عن ابن عمر رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ قدموا مکۃ ملبین بالحج فقال من شاء
ان یجعلہا عمرۃ فلیفعل الا من کان معہ الہدی وقد ذکرنا ذلک باسنادہ فی ہذا الباب **ففی** ہذا ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعل لہم ان یحلوا ان شاؤا الا انہ عزم علیہم بذلک فیجوز ان یکونوا لم یحلوا وقد کان
لہم ان یحلوا فقد عاد ذلک الی فسخ الحج لمن شاء ان یفسخہ الی عمرۃ **ترجمہ** سو جن اہل علم نے اس حدیث سے استدلال
کرکے فسخ حج سے انکار کیا ہے اون پر وہ روایت حجت ہے جو بکر بن عبداللہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت
کی ہے وہ یہہ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب حج کا تلبیہ کہتے ہوئے مکہ معظمہ آئے تو رسول مقبول صلے اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہے احرام حج کو عمرہ سے بدل لے مگر وہ لوگ جن کے ساتھہ ہدی ہو (وہ احرام سے باہر نہ ہو) چنانچہ
یہہ حدیث معہ اوس کے اسناد کے اس باب مین ہم اوپر بیان کر چکے ہیں (اور وہ اس باب کی تیرہوین حدیث ہے) بس اس
حدیث مین ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نہ صرف حکم دیا بلکہ بالجزم فرمایا کہ جو لوگ احرام سے باہر ہونا
چاہین وہ احرام سے باہر ہو جاوین جائز ہے کہ وہ احرام سے باہر نہ ہوئے ہون تا ہم ان کے لئے جائز تو ہو گیا تھا کہ جو لوگ
احرام حج کو احرام عمرہ سے فسخ کرنا چاہین فسخ کر دین **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ عَائِشَۃَ رض اَیْضًا فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ۳۶
قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِکٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ خَرَجْنَا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَھَلَّ بِعُمْرَۃٍ وَمِنَّا مَنْ اَھَلَّ بِالْحَجِّ وَعُمْرَۃٍ وَمِنَّا مَنْ
اَھَلَّ بِالْحَجِّ وَاَھَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَھَلَّ بِعُمْرَۃٍ فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَھَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ
الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَلَمْ یَحِلُّوْا حَتّٰی کَانَ یَوْمُ النَّحْرِ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے بھی ایسا ہی روایت
کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
مالک نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن عبد الرحمن بن نوفل سے وہ عروہ بن زبیر سے وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا حجۃ الوداع کے سال جب ہم رسول مقبول صلے اللہ وسلم کے ساتھہ روانہ ہوئے تو ہم مین سے
کسی نے عمرہ کا احرام باندھا تھا کسی نے حج و عمرہ دونوں کا کسی نے صرف حج کا اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی
حج کا احرام باندھا تھا سو جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ تو احرام سے باہر ہو گئے اور جن لوگوں نے حج و عمرہ دونوں
کا احرام باندھا تھا وہ قربانی کے دن تک احرام سے باہر نہین ہوئے **فَقَدْ** یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِکَ عِنْدَھَا کَمَا کَانَ عِنْدَ
ابْنِ عُمَرَ رض عَلٰی مَا قَدْ ذَکَرْنَا فَھٰذَا وَجْہُ ھٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ تَصْحِیْحِ مَعَانِی الْاٰثَارِ **وَاَمَّا** وَجْھُہٗ ذٰلِکَ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ
فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا الْاَصْلَ اَنَّ مَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَۃٍ وَطَافَ لَھَا وَسَعٰی اَنَّہٗ قَدْ فَرَغَ مِنْھَا وَلَہٗ اَنْ یَّحْلِقَ وَیَحِلَّ ھٰذَا اِذَا لَمْ یَکُنْ
سَاقَ ھَدْیًا وَرَاَیْنَاہُ اِذَا کَانَ قَدْ سَاقَ ھَدْیًا لِلْمُتْعَۃِ فَطَافَ لِعُمْرَتِہٖ وَسَعٰی لَمْ یَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِہٖ حَتّٰی یَوْمَ النَّحْرِ فَیَحِلُّ
مِنْھَا وَمِنْ حَجَّتِہٖ اِحْلَالًا وَاحِدًا وَبِذٰلِکَ جَاءَتِ السُّنَّۃُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَوَابًا لِحَفْصَۃَ
لَمَّا قَالَتْ لَہٗ مَا بَالُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِکَ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ ھَدْیِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی
اَنْحَرَ فَکَانَ الْھَدْیُ الَّذِیْ سَاقَ لِمُتْعَتِہٖ الَّتِیْ لَا یَکُوْنُ عَلَیْہِ فِیْھَا ھَدْیٌ اِلَّا بِاَنْ یَّحُجَّ بَعْدَھَا یَمْنَعُہٗ مِنْ اَنْ
یَّحِلَّ بِالطَّوَافِ حَتّٰی یَوْمَ النَّحْرِ لِاَنَّ عَقْدَ اِحْرَامِہٖ ھٰکَذَا کَانَ اَنْ یَّدْخُلَ فِیْ عُمْرَۃٍ فَیَتِمَّھَا فَلَا یَحِلُّ مِنْھَا حَتّٰی یُحْرِمَ
بِحَجَّۃٍ ثُمَّ یَحِلُّ مِنْھَا وَمِنَ الْعُمْرَۃِ الَّتِیْ قَدَّمَھَا قَبْلَھَا مَعًا وَکَانَتِ الْعُمْرَۃُ لَوْ اَحْرَمَ بِھَا مُنْفَرِدَۃً حَلَّ مِنْھَا بِفَرَاغِہٖ مِنْھَا
اِذَا حَلَقَ وَلَمْ یَنْتَظِرْ بِہٖ یَوْمَ النَّحْرِ وَکَانَ اِذَا سَاقَ الْھَدْیَ لِحَجَّۃٍ یُحْرِمُ بِھَا بَعْدَ فَرَاغِہٖ مِنْ تِلْکَ الْعُمْرَۃِ بَقِیَ عَلٰی اِحْرَامِہٖ
اِلٰی یَوْمِ النَّحْرِ فَلَمَّا کَانَ الْھَدْیُ الَّذِیْ ھُوَ مِنْ سَبَبِ الْحَجِّ یَمْنَعُہُ الْاِحْلَالَ بِالطَّوَافِ بِالْبَیْتِ قَبْلَ یَوْمِ النَّحْرِ کَانَ دُخُوْلُہٗ
فِی الْحَجِّ اَحْرٰی اَنْ یَّمْنَعَہٗ مِنْ ذٰلِکَ اِلٰی یَوْمِ النَّحْرِ **فَھٰذَا** ھُوَ النَّظَرُ اَیْضًا عِنْدَنَا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَ
مُحَمَّدٍ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی **ترجمہ** سو جائز ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے نزدیک بھی وہی ثابت
ہوا ہو جو ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہا کے نزدیک جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا یہہ بیان ہے اس مسئلہ کا بطریق تصحیح معانی
الآثار کے اور اوس کا بیان **بطریق نظر و قیاس** کے سو ہم دیکھتے ہین کہ جو شخص عمرہ کا احرام باندھے اور طواف و سعی صفا و مروہ

کرلے تو وہ عمرہ سے فارغ ہوگیا اور اوسے جائز ہے کہ بال اوتروا کر احرام سے باہر ہو جاوے لیکن جو شخص اپنے ساتھ ہدی
نہ لایا ہو اور جب تمتع کیا (یعنے حج وعمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا ہو) اور اپنے ساتھ ہدی لایا ہو تو اگرچہ طواف
اور سعی صفا و مروہ کرے تب بھی وہ حلال نہیں ہو سکتا جبتک کہ قربانی نکرے پہر قربانی کے دن حج وعمرہ دونوں کے احرام
باہر ہو جاویگا ایسا ہی سنت رسول مقبول صلے اللہ علیہ سلم سے ثابت ہے چنانچہ جب ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ
تعالے عنہا نے آپ سے پوچھا کہ اور لوگ تو احرام سے باہر ہوگئے اور آپ ابھی تک احرام سے باہر نہیں ہوئے تو آپ نے
سر پر گوند ملا ہے اور اپنے ساتھ ہدی لایا ہوں سو میں قربانی کے دن تک احرام سے باہر نہیں ہو سکتا ہوں پس جو شخص
ہدی لاوے تو ہدی تمتع ہی او تمتع میں ہدی نہیں لائی جاتی مگر حج کی نیت سے سو اس ہدی کے ساتھ قربانی کے دن تک
احرام سے باہر ہونا جائز نہیں ہے کیونکہ جس تمتع میں ہدی لائی جاتی ہے احرام ہی اس نیت سے باندھا جاتا ہے سو وہ طواف
کرکے احرام سے باہر نہ ہوگا جبتک کہ قربانی نکرلے پہر قربانی کے دن حج وعمرہ دونوں کے احرام سے ایک ساتھ باہر ہونگا
او اگر صرف عمرہ کا احرام باندھا ہو تو عمرہ سے فارغ ہوتے ہی بال اوتروا کر احرام سے باہر ہو جاویگا اور قربانی کے دن تک
انتظار نکرنا پڑیگا بخلاف اوس صورت کے کہ حج کے ارادہ سے اپنے ساتھ ہدی لایا ہو تو فراغت عمرہ کے بعد بھی یوم النحر تک
احرام کے ساتھ رہیگا بہر کیف جب ہدی حج کے اسباب سے ہی احرام سے باہر ہونے سے مانع ہوتی ہے جبتک کہ قربانی نکی
جاوے تو اسی قیاس پر احرام حج کا حکم ہے تو احرام حج بدرجہ اولی یوم النحر تک احرام سے باہر ہونے سے مانع ہوگا یہہ حکم ہے
اس مسئلہ کا بطریق نظر وقیاس کے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالے کا قول ہے -

بَابُ الْقَارِنِ كَمْ عَلَيْهِ مِنَ الطَّوَافِ لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ

قارن (یعنے حج وعمرہ دونوں کا ایک احرام باندہنے والی) کو کتنے طواف کرنا چاہئیں ایک یا دو

حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ سله
بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ
وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ لَهُمَا طَوَافٌ وَاحِدٌ وَسَعْيٌ وَاحِدٌ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے صالح بن
عبد الرحمن الانصاری اور محمد بن ادریس المکی نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے وہ روایت کرتے ہیں عبید اللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالی
عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ سلم سے فرمایا جو شخص حج وعمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندہے اوس کے لئے ایک ہی طواف
اور ایک ہی دفعہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا کافی ہے -

بیان المسئلۃ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا عَلَى الْقَارِنِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ طَوَافٌ وَاحِدٌ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ
الطَّوَافِ غَيْرُهُ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَطُوْفُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَيَسْعٰى لَهُمَا سَعْيًا
وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ خَطَأٌ اَخْطَأَ فِيْهِ الدَّرَاوَرْدِيُّ فَرَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا اَصْلُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَفْسِهٖ هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ وَهُمْ مَعَ هٰذَا فَلَا يَحْتَجُّوْنَ بِالدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ
عُبَيْدِ اللّٰهِ اَصْلًا فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ بِهٖ فِيْ هٰذَا **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسی حدیث کیطرف

کیا ہے اور کہا ہے کہ قارن کیلئے ایک ہی طواف کافی ہے ولیس اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے
کہ قارن کو دو طواف کرنا چاہئے ایک عمرہ کے لئے اور ایک حج کے لئے ھان دونون کے لئے سعی ایکہی کافی ہے ان کی دلیل
یہہ ہے کہ حدیث مذکور دراوردی نے غلطی سے مرفوع کرکے بیان کی ہے اور در اصل وہ مرفوع نہیں ہے بلکہ ابن عمر رضی
اللہ تعالے عنہما کا قول ہے چنانچہ حفاظ حدیث نے یہہ حدیث اسیطرح روایت کی ہے ماسوای اس کے محدثین دراوردی کی
حدیث سے جو انہون نے عبید اللہ سے روایت کی ہو احتجاج نہین کرتے پہر اس حدیث سے کیونکر احتجاج کیا جاسکتا ہے۔
فاما ما رواه الحفاظ من ذلك عن عبيد الله فما حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور
قال ثنا هشيم قال ثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر انه كان يقول اذا قرن طاف لهما طوافا واحدا واذا فرق
طاف لكل واحد منهما طوافا وسعيا **ترجمہ** چنانچہ حفاظ حدیث نے یہہ حدیث بروایت عبید اللہ بن عمر اس طرح روایت
کی ہے حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے ہشیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے
کہ آپ فرمایا کرتے تہے کہ جب قران کرے تو عمرہ حج دونون کے لئے ایک ہی طواف کافی ہے اور جب دونون کا احرام الگ الگ
باندہے تو ہر ایک کے لئے طواف بہی الگ الگ کرے اور سعی ایک ہی کرے **فان** قال قائل فقد روى ايوب بن موسى و
موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم ما يعود معناه الى معنى ما روى الدراوردي
ترجمہ اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ ایوب بن موسی اور موسی بن عقبہ نے نافع سے اونہون نے ابن عمر رضی اللہ تعالے
عنہما سے اونہون نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جو حدیث روایت کی ہے وہ بہی تو حدیث دراوردی کی ہم معنے ہے۔
۵۳ **وقد** ذكر في ذلك ما حدثنا احمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا ابن عيينة عن ايوب بن موسى
عن نافع ان ابن عمر رض خرج من المدينة الى مكة مهلا بعمرة مخافة الحصر ثم قال ما شانهما الا واحدا
اشهدكم اني قد قرنت الى عمرتي حجة ثم قدم فطاف لهما طوافا واحدا وقال هكذا فعل رسول الله صلى الله
عليه وسلم **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے ابن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہین ایوب بن موسی سے وہ نافع سے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما
مدینہ طیبہ سے باین خوف کہ کہین روک نہ دی جائین عمرہ کا طواف باندہکر روانہ ہوئے پہر فرمایا حج و عمرہ کا یکسان حال ہے
مین تمہین گواہ کرتا ہون کہ مین نے عمرہ کے ساتہہ حج کا احرام بہی باندہ لیا پہر مکہ آکر حج و عمرہ کا ایک ہی طواف کیا اور
۵۴ فرمایا ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے **حدثنا** احمد قال ثنا يعقوب قال ثنا عبد العزيز بن
محمد عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر رض نحوه **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے یعقوب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین موسی بن عقبہ سے وہ نافع
سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے مثل حدیث سابق کے **قالوا** فقد وافق هذا ما روى الدراوردي عن
عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رض عن النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** قائلین قول اول بیان کرتے ہین کہ یہی
دراوردی نے عبید اللہ سے اونہون نے نافع سے انہون نے ابن عمر رض سے اونہون نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
سے روایت کیا ہے **قيل** لهم فكيف يجوز ان تقبلوا هذا عن ابن عمر رض **وقد** حدثنا يزيد بن سنان

وابن ابی داؤد قالا ثنا عبد اللہ ابن صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی سالم ان عبد اللہ بن عمرؓ قال تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بالعمرۃ الی الحج واھدی وساق الھدی من ذی الحلیفۃ وبدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاھل بالعمرۃ ثم اھل بالحج وتمتع الناس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعمرۃ الی الحج **ترجمہ** تو اسکے جواب مین کہا جائیگا کہ کیونکہ یہہ حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے قبول کی جاسکتی ہے حالانکہ حدیث بیان کی ہمسے یزید بن سنان اور ابن ابی داؤد نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھسے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عقیل نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے کہا خبردی مجھکو سالم نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین تمتع کیا تہا کیونکہ ذی الحلیفہ سے آپ اپنے ساتھہ ہدی لائے تہے اول آپؐ عمرہ کا احرام باندھا اور عمرہ کے بعد حج کا پہر آپ کے ساتھہ لوگون نے بہی تمتع کیا۔ **فھذا** ابن عمرؓ یخبر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان فی حجۃ الوداع متمتعا وانہ بدا فاحرم بالعمرۃ **ترجمہ** اس حدیث مین ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما خبر دیتے ہین کہ حجۃ الوداع مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تہا کیونکہ اول عمرہ کا احرام باندہا **وقد** حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال انا حمید عن بکر بن عبد اللہ عن ابن عمرؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ قدموا مکۃ ملبین بالحج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاء فلیجعلھا عمرۃ الا من کان معہ الھدی **ترجمہ** اور حدیث بیان کی ہمسے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہمسے حماد نے کہا خبر دی ہمکو حمید الطویل نے وہ روایت کرتے ہین بکر بن عبد اللہ سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب حج کا تلبیہ کہتے ہوئے جب مکہ معظمہ پہنچے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہے احرام حج کو احرام عمرہ سے بدل دے مگر وہ شخص جو اپنے ساتھہ ہدی لایا ہو **فاخبر** ابن عمرؓ فی حدیث بکر ھذا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم مکۃ وھو ملب بالحج وقد اخبر فی حدیث سالم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدا فاحرم بالعمرۃ **فھذا** معناہ عندنا واللہ اعلم انہ کان احرم اولا بحجۃ علی انھا حجۃ ثم فسخھا فصیرھا عمرۃ ثم ملبی بالعمرۃ ثم تمتع بھا الی الحج حتی یصح حدیث سالم وبکر ھذین ولا یتضادان وفسخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحج الذی کان فعلہ وامر بہ اصحابہ ھو بعد طوافھم بالبیت قد ذکرنا ذلک فی باب فسخ الحج فاغنانا ذلک عن اعادتہ ھھنا فاستحال بذلک ان یکون الطواف الذی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ للعمرۃ التی انقلبت الیھا حجتہ مجزیا عنہ من طواف حجتہ التی احرم بھا بعد ذلک ولکن وجہ ذلک عندنا واللہ اعلم انہ لم یطف لحجتہ قبل یوم النحر لان الطواف الذی یفعل قبل یوم النحر فی الحجۃ انما یفعل للقدوم لا لانہ من صلب الحجۃ فاکتفی ابن عمرؓ بالطواف الذی کان فعلہ بعد القدوم فی عمرتہ عن اعادتہ فی حجتہ **وھذا** مثل ما قد روی عن ابن عمرؓ ایضا من فعلہ **ترجمہ** اس حدیث مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما خبر دیتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم حج کا تلبیہ کہتے ہوئے مکہ معظمہ آئے اور حدیث سالم مین آپنے خبر دی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اوّل عمرہ کا احرام باندھا تہا تو اب ان دونون روایتون کے ہمارے نزدیک یہہ

معنے ہین واللہ اعلم کہ اوّل آپنے صرف حج کا احرام باندھا تھا پھر حج کا احرام آپنے فسخ کرکے عمرہ کا احرام باندھا پھر عمرہ کے
بعد حج کا احرام باندہکر تمتع کیا اس صورت مین سالم اور بکر بن عبداللہ کی حدیثین متفق ہوجاتین ہین اور اون کے درمیان
تضاد و تخالف نہین رہتا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام حج فسخ کرنیکی دلیل یہہ ہی ہے کہ آپنے اپنے اصحاب
کو بہی فسخ حج کا حکم کیا تہا کہ وہ احرام حج کو احرام عمرہ سے بدل دین اور احرام سے باہر ہوجائین اور یہ اوس وقت کا ذکر ہے
کہ آپ کے اصحاب طواف بیت اللہ کرچکے تہے اور ہم اس کا بیان مفصل طور پر باب نسخ الحج مین جو اس باب سے پہلے گذر چکا
ہے، بیان کرچکے ہین لہذا اس جگہ اوس کی اعادہ کی ضرورت نہین پس جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف
کرنیکے بعد اپنے اصحاب کو احرام حج فسخ کرنے کا حکم کیا تو ناممکن ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف عمرہ
کے طواف پر اکتفا کیا ہوا ور طواف حج نہ کیا ہو اب وہ جو ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وسلم سے ایک طواف کرنا روایت کیا ہے سو ممکن ہے کہ اوس کا مطلب یہ ہی کہ وہ طواف جو حج سے پہلے کیا جاتا ہے وہ طواف
قدوم ہے اور ارکان حج سے تو ہی نہین اس لئے حج مین اوسکے اعادہ کی ضرورت نہین لہذا قارن کو بہی حج مین ایک طواف
کرنا چاہیئے اور طواف قدوم سو وہ اسکے ماسوا ہی اور حج سے پہلے کیا جاتا ہے نہ بعد چنانچہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے
اون کے حج کے متعلق جو فعل روایت کیا گیا ہے وہ اس تاویل پر دلالت رکہتا ہے ہذا واللہ اعلم **حدثنا** محمد ۵۷
بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ایوب عن نافع ان ابن عمر رضی اللہ عنہ کان اذا قدم مکۃ رمل بالبیت
ثم طاف بین الصفا والمروۃ واذا لبی من مکۃ بہا لم یرمل بالبیت واخر الطواف بین الصفا والمروۃ الی یوم
النحر وکان یرمل یوم النحر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپ احرام باندہکر مکہ
معظمہ آتے تو طواف کرتے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے اور جب مکہ سے ہی حج کا احرام باندہتے تو طواف کو صفا و
مروہ کے درمیان سعی کرنے پر موقوف رکہتے قربانی کے دن تک اور قربانی کے دن طواف نکرتے **فدل** ماذکرنا ان
ابن عمر رضی اللہ عنہ کان اذا احرم بالحجۃ من مکۃ لم یطف لہا الی یوم النحر فکذلک ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من احرامہ بالحجۃ التی احرم بہا تحل فسخ حجتہ الاولی لم یکن طاف لہا الی یوم النحر فلیس
فی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حکم طواف القارن لعمرتہ وحجتہ شیء و
ثبت بما ذکرنا ایضا خطاء الذی زاد فی حدیث عبید اللہ الذی وصفناہ **ترجمہ** پس جب خود ابن عمر
رضی اللہ تعالے عنہما مکہ سے حج کا احرام باندہتے تو قربانی کے دن تک طواف نہین کرتے تہے اسیطرح رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم کے احرام حج کے متعلق جو انہون نے روایت کیا ہے تو اوسکے بہی یہی معنے ہین کہ فسخ احرام حج کے بعد عمرہ
کرکے جو آپنے حج کا احرام باندہا تو طواف حج قربانی کے بعد کیا پس اس تاویل کے مطابق ابن عمر رضہ کے قول مین اس امر پہ
کوئی دلیل نہین کہ قارن کو صرف ایک طواف حج کرنا چاہیئے اور طواف قدوم نہ کرنا چاہیئے پہر کیفاس بیان سے دراوردی
کی خطا ثابت ہوئی جو انہون نے حدیث مرفوع کرکے بیان کی ہے (حالانکہ وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کا قول ہے)۔
واحتج اہل المقالۃ الاولی لقولہم ایضا بما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا مالک ح ۵۸
وحدثنا یونس قال انا ابن وہب ان مالکا حدثہ عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت خرجنا

مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَاَھْلَلْنَا بِعُمْرَۃٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ ھَدْیٌ فَلْیُھِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَۃِ ثُمَّ لَا یَحِلَّ حَتّٰی یَحِلَّ مِنْھُمَا جَمِیْعًا فَقَدِمْتُ مَکَّۃَ وَاَنَا حَائِضٌ لَمْ اَطُفْ بِالْبَیْتِ وَلَا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ فَشَکَوْتُ ذٰلِکَ اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِیْ رَاْسَکِ وَامْتَشِطِیْ وَاَھِلِّیْ بِالْحَجِّ وَدَعِی الْعُمْرَۃَ فَلَمَّا قَضَیْتُ الْحَجَّ اَرْسَلَنِیْ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ رض اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ ھٰذِہٖ مَکَانَ عُمْرَتِکِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِیْنَ اَھَلُّوْا بِالْعُمْرَۃِ بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًی لِحَجِّھِمْ وَاَمَّا الَّذِیْنَ جَمَعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَاِنَّمَا طَافُوْا لَھُمَا طَوَافًا وَاحِدًا **ترجمہ** ماسوائے حدیث دراوردی کے قائلین قول اوّل اس حدیث سے بھی احتجاج کرتے ہین جو بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا ہم حجۃ الوداع مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ عمرہ کا احرام باندہ کر روانہ ہوئے اسکے بعد رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگون کے ساتھہ ہدی ہو وہ عمرہ کے ساتھہ حج کا بہی احرام باندہلین اور پہر دونون کے احرام سے ایک ساتھہ باہر ہون (یعنے قربانی کے دن) پہر جب مکہ پہنچے تو مین حائضہ ہوگئی اور اس لئے نہ طواف کرسکی نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرسکی مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس امر کی شکایت کی فرمایا تم اپنے بال کہول ڈالو اور کنگہی وغیرہ کرلو بعد ازان حج کا احرام باندہلو اور عمرہ رہنے دو پہر جب مین حج پورا کرچکی تو عبد الرحمٰن بن ابی بکر رض کے ساتھہ مجہے تنعیم[۵] بہیجا وہان سے مین عمرہ کا احرام باندہکر آئی تو آپنے فرمایا یہہ تمہارے اوس عمرہ کا بدل ہے اسکے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ جن لوگون نے عمرہ کا احرام باندہا تہا وہ تو طواف اور سعی صفا مروہ کرکے احرام سے باہر ہوگئے اور جن لوگون نے حج کے ساتھہ عمرہ کا بہی احرام باندہا تہا اونہون نے حج و عمرہ دونون کا ایک ہی طواف کیا **قالوا** فَھٰذِہٖ عَائِشَۃُ رض قَدْ قَالَتْ فَاَمَّا الَّذِیْنَ جَمَعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا وَھُمْ کَانُوْا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِاَمْرِہٖ کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ **فَفِیْ** ذٰلِکَ مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ عَلَی الْقَارِنِ لِحَجَّتِہٖ وَعُمْرَتِہٖ طَوَافًا وَاحِدًا لَیْسَ عَلَیْہِ غَیْرُ ذٰلِکَ فَکَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَیْھِمْ لِمَا قُلْتُمْ فِیْ اَنَّا قَدْ رَوَیْنَا عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رض فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ ھٰذَا الْبَابِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ تَمَتَّعَ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَہٗ وَالْمُتَمَتِّعُ قَدْ عَلِمْنَا اَنَّہُ الَّذِیْ یُھِلُّ بِحَجَّۃٍ بَعْدَ طَوَافِہٖ لِلْعُمْرَۃِ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَۃُ رض فِیْ حَدِیْثِ مَالِکٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَاَھْلَلْنَا بِعُمْرَۃٍ فَاَخْبَرَتْ اَنَّھُمْ حَلُّوْا فِیْ اِحْرَامِھِمْ کَمَا یَحِلُّ الْمُتَمَتِّعُوْنَ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ ھَدْیٌ فَلْیُھِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَۃِ ثُمَّ لَا یَحِلَّ حَتّٰی یَحِلَّ مِنْھُمَا لَمْ یَتَبَیَّنْ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ الْمَوْضِعُ الَّذِیْ قَالَ لَھُمْ ھٰذَا الْقَوْلَ فِیْہِ **فَقَدْ** یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ قَالَ لَھُمْ قَبْلَ دُخُوْلِ مَکَّۃَ اَوْ بَعْدَ دُخُوْلِ مَکَّۃَ قَبْلَ الطَّوَافِ فَیَکُوْنُوْنَ قَارِنِیْنَ بِتِلْکَ الْحَجَّۃِ الْعُمْرَۃَ الَّتِیْ کَانُوْا اَحْرَمُوْا بِھَا قَبْلَھَا وَیَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ قَالَ لَھُمْ ذٰلِکَ بَعْدَ طَوَافِھِمْ لِلْعُمْرَۃِ فَیَکُوْنُوْنَ مُتَمَتِّعِیْنَ بِتِلْکَ الْحَجَّۃِ الَّتِیْ اَمَرَھُمْ بِالْاِحْرَامِ بِھَا **فَنَظَرْنَا** فِیْ ذٰلِکَ فَوَجَدْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ رض وَاَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ اَخْبَرَا فِیْ حَدِیْثِھِمَا اللَّذَیْنِ رَوَیْنَاھُمَا عَنْھُمَا فِیْ بَابِ فَسْخِ الْحَجِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِکَ الْقَوْلَ فِیْ اٰخِرِ طَوَافٍ عَلَی الْمَرْوَۃِ فَعَلِمْنَا اَنَّ قَوْلَ عَائِشَۃَ رض فِیْ حَدِیْثِ

[۵] تنعیم ایک مشہور و معروف مقام ہے اور مکہ سے شام کے راستہ میں قریبا تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور حرم سے بہت ہی نزدیک ہے اس لئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کو تنعیم جاکر احرام باندہنے کا حکم فرمایا یہی مقام مسجد عائشہ رضہ کے نام سے بہی مشہور ہے قالہ العلی القاری کذا افادہ المولوی وصی احمد محشی ہذا الکتاب ۱۲ مترجم سلمہ اللہ تعالیٰ

مَالِكٍ وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوْا بَيْنَ الْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ ... قَالَتْ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا لِجَمْعِهِمْ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ الَّتِيْ قَدْ كَانُوْا طَافُوْا لَهَا طَوَافًا وَاحِدًا اِلَّا اَنَّ حَجَّتَهُمْ تِلْكَ الْمَضْمُوْمَةَ مَعَ الْعُمْرَةِ كَانَتْ مَكِّيَّةً وَالْحَجَّةُ الْمَكِّيَّةُ لَا يُطَافُ لَهَا قَبْلَ عَرَفَةَ اِنَّمَا يُطَافُ لَهَا بَعْدَ عَرَفَةَ عَلٰى مَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ فِيْمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فَقَدْ عَادَ مَعْنٰى مَا رَوَيْنَا عَنْ عَائِشَةَ رض فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَمَا صَحَّحْنَا مِنْ ذٰلِكَ لِنَفْيِ التَّضَادِّ عَنْهُ اِلٰى مَعْنٰى مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض وَمَا صَحَّحْنَا مِنْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا اَدَلَّ عَلٰى حُكْمِ الْقَارِنِ حَجَّةً كُوْفِيَّةً مَعَ عُمْرَةٍ كُوْفِيَّةٍ كَيْفَ طَوَافُهُ لَهُمَا هَلْ هُوَ طَوَافٌ وَاحِدٌ اَوْ طَوَافَانِ **ترجمہ** قائلین قول اول بیان کرتے ہین کہ پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا بیان کرتی ہین کہ جن لوگون نے حج کے ساتھہ عمرہ کا بھی احرام باندھا اونہون نے دونون کا طواف ایک ہی کیا اور یہہ تو ظاہر ہے کہ یہہ سب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے تو آپکے حکم واشارہ سے ہی ایسا کیا ہوگا نہ اپنی راے سے تو ان کا یہہ فعل اس امر پر دلیل ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف کرنا چاہیئے نہ دو تو ہم اسکے جواب مین کہینگے کہ ہم اس باب سے پہلے (یعنے باب احرام النبی صلے اللہ علیہ وسلم مین) بروایت عقیل عن الزہری عن عروۃ عن عائشہ رضہ روایت کرچکے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے ساتھہ آپکے اصحاب نے تمتع کیا تھا اور معلوم ہے کہ تمتع مین عمرہ کے بعد حج کا احرام باندھا جاتا ہے پہر حدیث مالک مین جو انہون نے زہری سے اونہون نے عروہ سے روایت کی ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا ہے کہ ہم حجۃ الوداع مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ عمرہ کا احرام باندہکر روانہ ہوئی اس حدیث مین آپنے خبر دی کہ اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا پہر اسی حدیث مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے یہہ بھی بیان کیا ہے کہ پہر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگون کے ساتھہ ہدی ہو وہ عمرہ کے ساتھہ حج کا بھی احرام باندہ لین اور پہر ایک ساتھہ دونون کے احرام سے باہر ہون البتہ اس حدیث مین یہہ نہین بیان کیا گیا کہ یہہ آپنے کس جگہ فرمایا مگر حدیث جابر رضہ اور حدیث ابی سعید الخدری مین جو باب فسخ الحج مین بیان کی جاچکی ہین مذکور ہے کہ آپنے یہہ اوس وقت فرمایا تہا کہ لوگ صفا ومروہ کے درمیان سعی کررہے تہے پس معلوم ہوا کہ حج وعمرہ کو جمع کرنے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی مراد تمتع کرنے سے ہی نہ یہہ کہ ان لوگون نے قران کیا تہا اور اس لئے اونہون نے ایک ہی طواف کیا پس جب اونہون نے تمتع کیا تہا تو عمرہ کا طواف تو کرہی چکے تہے باقی رہا حج کا طواف وہ وقوف عرفہ کے بعد کیا اور وہ جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا ہے اونہونے دونون کا ایک ہی طواف کیا سو اس کا یہہ ہی مطلب ہے کہ جب ان لوگون نے طواف عمرہ کے بعد عمرہ کے ساتھہ حج کو بھی ملا لیا تو اس جمع بین الحج والعمرۃ کے بعد اونہون نے ایک ہی طواف کیا نہ دو کیونکہ ان کا حج مکی تہا یعنے مکہ سے اس کا احرام باندہا تہا اور مکہ سے جب احرام باندھا جاے تو پہر وقوف عرفہ کے بعد ہی ایک طواف حج کیا جاتا ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کیا کرتے تہے تو اب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کا قول بھی اسی معنے کی طرف عائد ہوا کہ یعنے اون لوگون نے وقوف عرفہ کے بعد طواف حج کے ساتھہ طواف عمرہ کا اعادہ نہین کیا پس اس تصحیح سے جو ہم نے ابن عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے قول کے متعلق بیان کی ظاہر ہے کہ اون کے قول مین اس امر پر کوئی دلیل نہین کہ قارن کو ایک طواف کرنا چاہئے یا دو۔

وَاحْتَجَّ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى اَنَّ الْقَارِنَ يُجْزِيْهِ لِعُمْرَتِهٖ وَحَجَّتِهٖ طَوَافٌ وَاحِدٌ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ٥٩
ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِذَا رَجَعْتِ اِلٰى مَكَّةَ فَاِنَّ طَوَافَكِ يَكْفِيْكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ

ماسوائے اسکے قائلین قول اوّل نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے جو بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن ابی نجیح سے وہ عطاء سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ جب وہ تنعیم سے واپس آئین تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ تمہارا طواف حج وعمرہ دونون کے لئے کافی ہے **قَالُوْا** فَهٰذَا اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الَّذِیْ عَلَيْهَا لِحَجِّهَا وَعُمْرَتِهَا طَوَافٌ وَاحِدٌ **قِيْلَ** لَهُمْ لَيْسَ هٰكَذَا لَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِیْ رَوَيْتُمُوْهُ اِنَّمَا لَفْظُهُ اَنَّهُ قَالَ طَوَافُكِ يُجْزِئُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ فَاَخْبَرَ اَنَّ الطَّوَافَ الْمَفْعُوْلَ لِلْحَجِّ يُجْزِئُكِ عَنِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَاَنْتُمْ لَا تَقُوْلُوْنَ هٰذَا اِنَّمَا تَقُوْلُوْنَ اَنَّ طَوَافَ الْقَارِنِ طَوَافٌ لِقِرَانِهِ لَا لِحَجَّتِهِ دُوْنَ عُمْرَتِهِ وَلَا لِعُمْرَتِهِ دُوْنَ حَجَّتِهِ مَعَ اَنَّ غَيْرَ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ مِنْ اَصْحَابِ عَطَاءٍ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ بِخِلَافِهِ عَنْ عَطَاءٍ عَلٰى مَعْنًى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنٰى **ترجمہ** قائلین قول اوّل بیان کرتے ہین کہ اس حدیث مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ حج وعمرہ دونون کے لئے ایک ہی طواف کرنا کافی ہے تو اسکے جواب مین کہا جائیگا کہ یہہ حدیث ان الفاظ کے ساتھہ نہین روایت کی گئی ہے جن الفاظ کے ساتھہ قائلین قول اوّل روایت کرتے ہین بلکہ طواف کے بعد حج کا لفظ بھی روایت کیا گیا ہے تو اب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کے یہہ معنے ہوئے کہ تمہارا طواف حج حج وعمرہ دونون کے لئے کافی ہے (یعنے طواف حج کے ساتھہ طواف عمرہ کی اعادہ کی ضرورت نہین) اور قائلین قول اوّل یہہ نہین کہتے بلکہ یہہ کہتے ہین کہ قارن کا طواف اوسکے قران کرنیکے سبب سے ہوتا ہے نہ حج وعمرہ کے سبب سے (اس لئے یعنے قران مین اون کے نزدیک ایک ہی طواف کرنا چاہئے) بخلاف عمرہ کے کہ عمرہ مین طواف عمرہ کے سبب سے لازم ہوتا ہے نہ حج کے سبب سے (یعنے اس لئے اون کے نزدیک تمتع مین دونون کا طواف الگ الگ کیا جاتا ہے) حالانکہ ابو نجیح کے ماسوا عطا کے اور شاگردون نے یہہ حدیث اوسی معنے کے ساتھہ روایت کی ہے جو ہم نے بیان کئے اور وہ یہہ حدیث ہے **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا حَجَّاجٌ وَاَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكُلُّ اَهْلِكَ يَرْجِعُ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ غَيْرِیْ قَالَ انْفِرِیْ فَاِنَّهُ يَكْفِيْكِ قَالَ حَجَّاجٌ فِیْ حَدِيْثِهِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَلَحَّتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَخْرُجَ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَتُهِلَّ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ وَبَعَثَ مَعَهَا اَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ فَاَهَلَّتْ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَدِمَتْ فَطَافَتْ وَسَعَتْ وَقَصَّرَتْ وَذَبَحَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ ذَبَحَ عَنْهَا بَقَرَةً **ترجمہ** شلہ

حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو حجاج اور عبد الملک نے وہ روایت کرتے ہین عطا سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کیا آپکے گھر کے تمام لوگ حج وعمرہ کر کے واپس ہون گے اور مین صرف حج کے ساتھہ فرمایا چلو تمہارے لئے صرف حج ہی کافی ہے حجاج اپنی حدیث مین بروایت عطا بیان کرتے ہین کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے بہت اصرار کیا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا تم تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھ آؤ چنانچہ آپ نے اونہین اون کے بھائی عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضہ کے ساتھہ تنعیم روانہ کیا اور آپ وہان سے عمرہ کا احرام باندھکر آئین اور بیت اللہ کا طواف وصفا ومروہ کے درمیان سعی کی اور بال کتروائے اور رسول مقبول

صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کیطرف سے قربانی کی اور عبدالملک نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے کہ آپ نے اون کیطرف سے گائے ذبح
کی **فاخبر** عبد الملك عن عطاء عن عائشة رض بقصتها بطولها وانها انما احرمت بالعمرة في وقت ما كان
لها ان تنفر بعد فراغها من الحجة والعمرة وان الذي ذكر انه يكفيها هو الخروج من الحجة والعمرة لا الطواف فقد
دل ان يكون في حديث عطاء هذا الحجة في حكم طواف القارن كيف هو **ترجمہ** پس عبدالملک عطاء رض سے پورا قصہ
روایت کرتے ہوئے خبر دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے تنعیم جاکر عمرہ کا احرام اوسوقت باندھا تھا جبکہ حج و
عمرہ دونوں سے فارغ ہوکر واپسی کا وقت آگیا اور کہ وہ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تمہارے لیئے یہی کافی
ہے سو وہ آپ نے طواف کے متعلق نہیں بلکہ حج کے متعلق فرمایا تھا کہ تمہارے لیئے صرف حج ہی کافی ہے تو اب حدیث عطاء سے
اس مسلہ پر استدلال کرنا باطل ہوگیا کہ قارن کو ایک ہی طواف کرنا چاہیے **واحتج** من ذهب ايضا في القارن ۵۱۱
انه يطوف لعمرته وحجته طوافا واحدا بما حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عثمان بن الهيثم قال ثنا ابن جريج
قال واخبرني ابو الزبير رض ان جابر بن عبد الله رض يقول دخل النبي صلى الله عليه وسلم على عائشة رض وهي
تبكي فقال ما لك تبكين قالت ابكي لان الناس حلوا ولم احلل وطافوا بالبيت ولم اطف وهذا الحج قد حضر كما
ترى فقال هذا امر كتبه الله على بنات آدم فاغتسلي واهلي بالحج ثم حجي واقضي ما يقضي الحاج غير ان لا تطوفي
بالبيت ولا تصلي قالت ففعلت ذلك فلما طهرت قال طوفي بالبيت وبين الصفا والمروة ثم قد حللت من حجك
وعمرتك فقلت يا رسول الله اني اجد في نفسي من عمرتي اني لم اكن طفت حتى حججت فامر عبد الرحمن فاعمرها
من التنعيم **ترجمہ** ماسوای اسکے قائلین قول اول اس حدیث سے بھی احتجاج کرتے ہیں جو بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان الہیثم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج اور ابو الزبیر نے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالے
عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس آئے آپ رو رہی
تھیں فرمایا کیوں روتی ہو عرض کیا کہ لوگ طواف کرکے احرام سے باہر ہوگئے اور میں طواف نہیں کرسکتی اور یہ حج جسقدر
افضلیت رکھتا ہے آپ کو معلوم ہے فرمایا جو مانع تمہیں (طواف کرنے سے) پیش آیا (یعنے حیض) وہ ایک ایسا امر ہے جو اللہ
تعالے نے تمام عورتوں پر لازم کیا ہے سو تم غسل کرکے حج کا احرام باندھ لینا پھر جو ارکان حاجی ادا کرتے ہیں ادا کرنا بجز اسکے
کہ نہ طواف بیت اللہ کرنا نہ دوگانہ طواف ادا کرنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا
پھر جب میں حیض سے پاک ہوگئی تو آپ نے فرمایا کہ اب طواف بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرلو اسکے بعد تم حج و
عمرہ کے احرام سے باہر ہوجاؤگی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے عمرہ کے فوت ہونیکا رنج ہے کہ میں حج کرنے تک طواف
عمرہ نکر سکی تو آپ نے عبدالرحمن بن ابی بکر رض کے ساتھ مجھے عمرہ کا احرام باندھنے کیلئے تنعیم روانہ کیا **حدثنا** یونس ۵۱۲
قال انا ابن وهب قال اخبرني الليث عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله رض عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی ہمکو لیث نے وہ روایت کرتے ہیں ابو الزبیر سے
وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **قالوا** فقد امر
النبي صلى الله عليه وسلم وهي محرمة بالعمرة والحجة ان تطوف بالبيت وتسعى بين الصفا والمروة ثم
تحل **فدل** ذلك على ان حكم القارن في طوافه لحجته وعمرته هو كذلك وانه طواف واحد لا شيء عليه

مِنَ الطَّوَافِ غَيْرَهُ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ الْأُخْرَى أَنَّ حَدِيثَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا هٰذَا قَدْ رُوِيَ عَلَى غَيْرِ مَا ذَكَرُوا **ترجمہ** پس وہ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کو جبکہ آپ حج وعمرہ کا احرام باندھی ہوئی تھیں حکم کیا کہ آپ طواف بیت اللہ اور سعی صفا ومروہ کر کے احرام سے باہر ہو جائیں تو یہہ دلالت رکھتا ہے کہ قارن کا یہی حکم ہے کہ حج وعمرہ کا ایک ہی طواف کرے تو اسکے جواب میں یہی کہا جائیگا

۱۳ کہ یہہ حدیث ہی دوسری لفظوں کے ساتھہ روایت کی گئی ہے **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُهِلَّ بِالْعُمْرَةِ قَالَتْ فَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأَدَعَ عُمْرَتِي **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے اور محمد بن خزیمہ نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن الہیثم نے کہا خبر دی مجھکو ابن جریج نے کہا خبر دی مجھکو ہشام بن عروہ نے وہ روایت کرتے ہیں عروہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا ہمیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ جو شخص چاہے حج کا احرام باندھے اور چاہے عمرہ کا احرام باندھے چنانچہ میں ان لوگوں میں سے تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا بعد ازاں میں حائضہ ہو گئی پس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے تو آپ نے مجھے حکم کیا

۱۴ کہ میں سر کے بال کھول ڈالوں اور کنگھی وغیرہ کروں اور عمرہ ترک کر دوں **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی زائدہ نے وہ روایت کرتے ہیں اسرائیل سے وہ زید بن الحسن سے وہ عکرمہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مثل حدیث سابق

۱۵ کے **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا مِثْلَهُ **ترجمہ** نیز یہہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی زائدہ نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن ابی ملیکہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مثل حدیث سابق کے **فَفِي** هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا حِينَ حَاضَتْ أَنْ تَدَعَ عُمْرَتَهَا وَذٰلِكَ قَبْلَ طَوَافِهَا لَهَا فَكَيْفَ يَكُونُ طَوَافُهَا فِي حَجَّتِهَا الَّتِي أَحْرَمَتْ بِهَا بَعْدَ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهَا مِنْ حَجَّتِهَا تِلْكَ وَمِنْ عُمْرَتِهَا الَّتِي قَدْ رَفَضَتْهَا هٰذَا مُحَالٌ **ترجمہ** پس اس حدیث میں رسول مقبول اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کو عمرہ ترک کرنے کا حکم کیا جبکہ آپ حائضہ ہوئیں اور یہہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے طواف عمرہ کرنے سے پہلے کا ذکر ہے تو اب اسکے بعد جو آپنے حج کا طواف کیا تو طواف حج اور عمرہ کے لئے کیونکر کافی ہو سکتا تھا جو ترک کیا جا چکا تھا یہہ تو ایک نا ممکن بات ہے بس آپکا طواف حج حج کیلئے کافی تھا

۱۶ نہ عمرہ کے لئے کیونکہ عمرہ تو آپ نے ترک کر دیا تھا **وَقَدْ** رَوَى الْأَسْوَدُ عَنْهَا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ خَرَجْنَا وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طَافَ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَ وَحَاضَتْ هِيَ قَالَتْ فَقَضَيْنَا مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ

قلت یا رسول الله ایرجع اصحابك بحج وعمرة وارجع انا بحج قال اما كنت طفت بالبیت لیالی قدمنا قالت قلت لا
قال انطلقی مع اخیك الی التنعیم فاهلی بعمرة ثم موعدك مكان كذا وكذا **ترجمہ** ماسوای اسکے اسود نے اس کے
متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے اس طرح روایت کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ ابراہیم سے وہ اسود
سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ روانہ ہوئے اور
ہمارا ارادہ حج کے سوا اور کچھہ نہ تہا جب مکہ معظمہ پہنچے تو آپنے طواف کیا اور احرام سے باہر نہین ہوئے اور اسیطرح آپکی
ازواج اور آپ کی اصحاب جن کے ساتھہ ہدی تہی احرام سے باہر نہین ہوئے اور جن کے ساتھہ ہدی نہ تہی وہ احرام سے باہر
ہوگئے اسود بیان کرتے ہین کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے بیان کیا کہ آپ حائضہ ہوگئیں تاہم
فرمایا ہم نے مناسک حج پوری کئے پہر جب ہم روانگی کی شب یعنے ایام التشریق کے بعد محصب مین پہنچے تو مین نے رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یارسول اللہ آپکی اصحاب تو حج وعمرہ کے ساتھہ واپس ہون گے اور مین صرف حج کے ساتھہ فرمایا
ہم جب مکہ آئے تو تم نے بیت اللہ کا طواف نہین کیا تہا مین نے کہا نہین فرمایا اچہا اپنے بہائی عبدالرحمن بن ابی بکر رض کے
ساتھہ تنعیم جاکر وہان سے عمرہ کا احرام باندکر آؤ سو یہہ عمرہ تمہاری اوس عمرہ کا بدل ہوگا۔ **ففی** هذا الحدیث ما یدل
علی انها قد كانت خرجت من عمرتها التی صارت مكان حجتها بفسخ الحج بمصیرها الی عرفة قبل طوافها لها
لان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لها اما كنت طفت لیالی قدمنا ای لو كنت طفت كانت قد تمت
لك عمرتك مع حجتك التی قد فرغت منها فلما اخبرته انها لم تكن طافت لیالی قدموا جعلها بما فعلت بعد
ذلك بحجها من وقوفها بعرفة او توجهها الیها حاجة من عمرتها فامرها ان تعتمر اخری مكانها من التنعیم
فكیف یجوز لقائل ان یقول ان طوافها بالبیت لحجة هی فیها یكون لتلك الحجة ولعمرة اخری قد خرجت منها
قبل ذلك هذا عندنا محال **ترجمہ** پس اس حدیث مین ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رض احرام عمرہ سے باہر ہوچکین تہین
چنانچہ طواف عمرہ سے پہلے حج کا احرام باندہا اور عمرہ حج کے بعد قضا کیا اور وہ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے آپسے
پوچہا تہا کہ مکہ آنیکے بعد تم نے طواف نہین کیا تو اس کا یہہ مطلب تہا کہ اگر تم نے طواف کیا ہوتا تو اس وقت حج کے ساتھہ
تمہارا عمرہ بہی پورا ہوگیا ہوتا مگر جب آپنے خبر دی کہ آپنے طواف عمرہ نہین کیا تو آپنے اونہین حج کے بعد عمرہ کرنے کا حکم کیا کہ تنعیم سے
عمرہ کا احرام باندہکر آئین اور عمرہ کرین تو اب ہم نہین سمجہتے کہ کوئی شخص کیونکر کہہ سکتا ہے کہ طواف حج اوس عمرہ کیلئے بہی کافی
ہوگا جس کے احرام سے بالقصد حضرت عائشہ صدیقہ رض کو الگ ہونا پڑا اور پہر بعد حج جس کی قضا ادا کی یہہ ہمارے نزدیک محال ہے وقد
ابن محمد عن عائشة رض فی ذلك ما حدثنا فهد قال ثنا ابو نعیم قال ثنا عبد العزیز بن عبد الله بن
ابی سلمة عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه عن عائشة رض قالت خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه و
سلم ولا نذكر الا الحج فلما جئنا سرف طمثت فدخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا ابكی فقال
ما یبكیك فقلت لوددت انی لم احج العام او لم اخرج العام قال لعلك نفست قلت نعم قال فان هذا امر كتبه
الله تعالی علی بنات آدم فافعلی ما یفعل الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت قالت فلما جئنا مكة قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لاصحابه اجعلوها عمرة فحل الناس الا من كان معه هدی فكان الهدی مع

اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رض وَذِی الْیَسَارَۃِ ثُمَّ اَھَلُّوْا بِالْحَجِّ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ النَّحْرِ طَھُرْتُ فَاَرْسَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَفَضْتُ فَاُتِیَ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا ھٰذَا فَقَالُوْا اَھْدٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِہِ الْبَقَرَ حَتّٰی اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ الْحَصْبَۃِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّۃٍ وَعُمْرَۃٍ وَاَرْجِعُ بِحَجَّۃٍ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَرْدَفَنِیْ خَلْفَہُ فَاِنِّیْ لَاَذْکُرُ اَنِّیْ کُنْتُ اَنْعَسُ فَیُصِیْبُ وَجْھِیْ مُؤَخَّرَۃُ الرَّحْلِ حَتّٰی جِئْنَا التَّنْعِیْمَ فَاَھْلَلْتُ بِعُمْرَۃٍ جَزَاءً عُمْرَۃِ النَّاسِ الَّتِیْ اعْتَمَرُوْا بِھَا **ترجمہ** اور قاسم بن محمد نے اس کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے اسطرح روایت کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین عبد الرحمن سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ روانہ ہوئے اور بجز حج کے اور کچھہ ارادہ ہین رکھتے تھے جب مقام سرف تک پہنچے (جو مکہ سے دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے) تو مین حائضہ ہوگئی پھر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے تو مین رو رہی تہی فرمایا کیون روتی ہو مین نے کہا کاش مین اس سال حج کے لئے نہ آتی فرمایا شاید تم حائضہ ہوگئی ہو مین نے کہا جی ھان فرمایا پھر یہہ تو ایک ایسا امر ہے جو اللہ تعالےٰ نے تمام عورتون پر لازم کر دیا ہے۔ سو جو ارکان حاجی ادا کرتے ہین تم بھی ادا کرو بجز اس کے کہ بیت اللہ کا طواف نکرنا فرمایا جب ہم مکہ پہنچے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ احرام حج کو احرام عمرہ کر دو چنانچہ لوگ احرام سے باہر ہوگئے البتہ جن لوگون کے ساتھ ہدی تہی وہ احرام سے باہر نہین ہوئے چنانچہ ابو بکر الصدیق رض حضرت عمر رض حضرت عثمان رض اور ذو الیسار رض کے ساتھہ ہدی تہی پھر جو لوگ احرام سے باہر ہوگئے تہے بعد کو انہون نے حج کا احرام باندھا اور مین جو حائضہ ہوگئی تہی سو قربانی کے دن پاک ہوئی پھر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے تنعیم بہیجا وھان سے مین عمرہ کا احرام باندہکر آئی اور طواف افاضہ کیا یعنے طواف رخصت) بعد ازان میرے پاس گائی کا گوشت لایا گیا مین نے کہا یہہ کیسا گوشت ہے لوگون نے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کیطرف سے گائی ذبح کی ہے پھر جب ہم محصب مین پہنچے تو مین نے کہا یا رسول اللہ لوگ حج و عمرہ کے ساتھہ واپس ہون گے اور مین صرف حج کے ساتھہ تو آپ نے عبد الرحمن بن ابی بکر کو حکم کیا کہ وہ مجھے اونٹ پر اپنے پیچھے بیٹھا کر تنعیم لیگئے اور مجھے یاد ہے کہ مین اونگتی تہی تو موخر الرحل میری (منہ پر) لگ جاتا تھا جب ہم تنعیم پہنچے تو وھان سے عمرہ کا احرام باندہکر آئی اور اوس عمرہ کی قضا ادا کی جو لوگ پہلے کر چکے تہے **فصل** اِمِثْلُ الْحَدِیْثِ الَّذِیْ قَبْلَہٗ وَقَدْ رَوَاہُ عُرْوَۃُ عَنْ عَائِشَۃَ رض اَبْیَنَ مِنْ ذٰلِکَ **ترجمہ** سو یہہ مثل حدیث اول کے ہے جو ابہی گذر چکی ہے ماسوای اس کے عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے یہہ حدیث اس سے بہی زیادہ واضح لفظون مین روایت کی ہے اور یہہ حدیث ہے

۱۱۵ **حَدَّثَنَا** رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِیْنَ لِلْھِلَالِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ اَنْ یُّھِلَّ بِالْحَجِّ فَلْیُھِلَّ وَمَنْ شَاءَ اَنْ یُّھِلَّ بِالْعُمْرَۃِ فَلْیُھِلَّ فَاَمَّا اَنَا فَاِنِّیْ اُھِلُّ بِالْحَجِّ لِاَنَّ مَعِیَ الْھَدْیَ قَالَتْ عَائِشَۃُ رض فَمِنَّا مَنْ اَھَلَّ بِالْحَجِّ وَمِنَّا مَنْ اَھَلَّ بِالْعُمْرَۃِ وَاَمَّا اَنَا فَاِنِّیْ اَھْلَلْتُ بِالْعُمْرَۃِ فَوَافَانِیْ یَوْمُ عَرَفَۃَ وَاَنَا حَائِضٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعِیْ عَنْکِ عُمْرَتَکِ وَانْقُضِیْ شَعْرَکِ وَامْتَشِطِیْ ثُمَّ لَبِّیْ بِالْحَجِّ فَلَبَّیْتُ بِالْحَجِّ فَلَمَّا کَانَتْ لَیْلَۃُ الْحَصْبَۃِ وَطَھُرْتُ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فَذَھَبَ بِیْ اِلَی التَّنْعِیْمِ فَلَبَّیْتُ بِالْعُمْرَۃِ قَضَاءً لِعُمْرَتِھَا

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا ہم ذیقعدہ کا چاند پورا کر کے مکہ روانہ ہوئے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاہے حج کا احرام باندھے اور جو چاہے عمرہ کا اور خود میں تو حج کا احرام باندھونگا کیونکہ میرے ساتھ ہدی ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر ہم میں سے کسی نے حج کا احرام باندھا کسی نے عمرہ کا اور میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا پھر عرفہ کے دن چونکہ میں حائضہ تھی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عمرہ ترک کر دو اور بال کھول کر کنگھی وغیرہ کر لو اور حج کا احرام باندھو چنانچہ میں نے حج کا احرام باندھا پھر جب محصب میں پہنچے تو میں حیض سے پاک ہو گئی تو پھر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن ابی بکر رضہ کو حکم کیا وہ مجھے تنعیم لیگئے اور وہاں سے میں قضائے عمرہ کا احرام باندھکر آئی **فَبَيَّنَتْ** عَائِشَةُ رض أَنَّ حَجَّتَهَا كَانَتْ مَفْصُولَةً مِنْ عُمْرَتِهَا وَأَنَّهَا قَدْ كَانَتْ فِيمَا بَيْنَهُمَا نَقَضَتْ شَعْرَهَا وَامْتَشَطَتْ فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ طَوَافُهَا لِحَجَّتِهَا الَّتِي بَيْنَهَا وَبَيْنَ عُمْرَتِهَا مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْإِحْلَالِ يُجْزِئُ عَنْهَا لِعُمْرَتِهَا وَلِحَجَّتِهَا هَذَا مُحَالٌ وَهُوَ أَوْلَى مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ لِأَنَّ ذٰلِكَ إِنَّمَا أَخْبَرَ فِيهِ جَابِرٌ رض بِقِصَّةِ عَائِشَةَ رض وَأَنَّهَا لَمْ تَكُنْ حَلَّتْ بَيْنَ عُمْرَتِهَا وَحَجَّتِهَا وَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ رض فِي هٰذَا بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا قَبْلَ دُخُولِهَا فِي حَجَّتِهَا أَنْ تَدَعَ عُمْرَتَهَا وَأَنْ تَفْعَلَ مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ فَمَا ذَكَرْتُ فِي حَدِيثِهَا **وَدَلَّ** ذٰلِكَ أَيْضًا عَلَى أَنَّ حَدِيثَ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ كَمَا رَوَاهُ عَنْهُ الْحَجَّاجُ وَعَبْدُ الْمَلِكِ لَا كَمَا رَوَاهُ عَنْهُ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ **ترجمہ** پس اس حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضہ بیان فرماتی ہیں کہ ان کا حج و عمرہ الگ الگ تھا کیونکہ پہلے عمرہ کا احرام تو انہیں مجبوراً توڑنا پڑا تھا چنانچہ کنگھی وغیرہ کر کے پھر حج کا احرام باندھا تھا تو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جب انہوں نے حج و عمرہ الگ الگ کیا تو دونوں کے لئے ایک طواف کیونکر کافی ہو سکتا ہے یہ ایک ناممکن بات ہے لہذا یہ حدیث ابی الزبیر سے جو انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے اولیٰ ہے (اور وہ اس باب کی گیارہویں حدیث ہے) کیونکہ حضرت جابر رضہ نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے قصہ کی خبر دی ہے لیکن انہوں نے یہ نہیں بیان کیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا عمرہ اور حج کے درمیان احرام سے باہر ہو گئیں تھیں بخلاف اس حدیث کے کہ اس حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے خود بیان کر دیا ہے کہ انہیں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام حج باندھنے سے پہلے ترک عمرہ کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ جو ارکان حاجی ادا کرتے ہیں وہ بھی ادا کریں بجز اس کے کہ خانہ کعبہ کا طواف نہ کریں اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حدیث عائشہ رضہ اسی طرح ہے جس طرح حجاج اور عبدالملک نے روایت کی ہے نہ اس طرح کہ ابن ابی نجیح نے روایت کی ہے جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا۔

وَاحْتَجَّ أَيْضًا الَّذِينَ قَالُوا يَطُوفُ الْقَارِنُ لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا بِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا **ترجمہ** اسوای اس کے قائلین قول اول اس حدیث سے بھی احتجاج کرتے ہیں جو بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حازم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن ارطاۃ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو الزبیر سے وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قران کرتے ہوئے حج و عمرہ کو جمع کیا اور ۵۱۹

دونوں کا ایک ہی طواف کیا **قیل** لہم ما اعجب ھذا انکم تحتجون بمثل ھذا وقد رویتم عن جعفر بن محمد عن
ابیہ عن جابر رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افرد الحج وعن ابن جریج والاوزاعی وعمرو بن دینار
وقیس بن سعد عن عطاء عن جابر رض انہم قدموا صبیحۃ رابعۃ مہلین بالحج فامرھم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان یحلوھا عمرۃ وھو علی الصفا فی آخر طواف فکیف تقبلون مثل ذلک وتدعون مثل
ھذا **ترجمہ** اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ تعجب ہے کہ قائلین قول اول اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں حالانکہ روایت جعفر
بن محمد عن ابیہ عن جابر رض (باب احرام النبی صلے اللہ علیہ وسلم میں) وہ روایت کرچکے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و
سلم نے صرف حج کا احرام باندھا تھا اور ابن جریج رح امام اوزاعی رح عمرو بن دینار رح اور قیس بن سعد نے عطاسے اور انہوں نے جابر رض سے روایت
کیا ہے کہ جب چوتھی ذالحجہ کی صبح کو اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ معظمہ آئے تو رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم کیا کہ وہ احرام حج کو احرام عمرہ سے بدل دیں اور یہاں اس وقت کا ذکر ہے جبکہ وہ صفا
ومروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے تو اب ان اجلہ رواۃ کے مقابلہ میں حجاج بن ارطاۃ کی روایت کیونکر قبول کی جاسکتی ہے۔
۳۲۵ **فان** احتجوا فی ذلک بما حدثنا یزید بن سنان قال ثنا ابو عامر قال ثنا رباح بن ابی معروف عن عطاء
عن جابر رض ان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یزیدوا علی طواف واحد **ترجمہ** اور اگر وہ اس حدیث سے
استدلال کریں جو بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے رباح
بن ابی معروف نے وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے وہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ اصحاب رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم نے ایک طواف سے زیادہ نہیں کیا (یعنے حجۃ الوداع میں) **قیل** لہم انما یعنی جابر رض بھذا الطواف بین
الصفا والمروۃ **وقد** بین ذلک عنہ ابو الزبیر **ترجمہ** تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ
۳۲۶ عنہ کی مراد اس طواف سے سعی صفا ومروہ ہے جیسا کہ ابو الزبیر نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے **حدثنا** ابن مرزوق
قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج عن ابی الزبیر سمع جابرا یقول لم یطف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا اصحابہ
بین الصفا والمروۃ الا طوافا واحدا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو
عاصم نے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج سے وہ ابو الزبیر سے کہ انہوں نے جابر رضی اللہ تعالے عنہ کو فرماتے ہو
کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے صفا ومروہ کے درمیان ایک دفعہ سے زیادہ طواف نہیں کیا۔
وانما اراد جابر رض بھذا ان یخبرھم ان السعی بین الصفا والمروۃ لا تفعل فی طواف یوم النحر ولا فی
طواف الصدر کما یفعل فی طواف القدوم ولیس فی شیء من ھذا دلیل علی ان ما علی القارن من الطواف
لعمرتہ وحجتہ ھو طواف واحد او طوافان **فان** قال قائل فقد صح عن ابن عمر من قولہ فی القارن انہ
یطوف لعمرتہ وحجتہ طوافا واحدا فالی قول من تخالفون ترکہ فی ذلک **قیل** لہ الی قول علی رض وعبد اللہ
ترجمہ اس سے حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ کا مطلب یہ ہے کہ سعی صفا ومروہ قربانی کے دن نہیں کی جاتی اور نہ
طواف زیارت میں کی جاتی ہے بلکہ طواف قدوم میں کی جاتی ہے پس اس روایت میں بھی اس امر پر کوئی دلیل نہیں
کہ قارن کو ایک طواف کرنا چاہئے یا دو اب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے قول میں اوپر بیان
کیا جاچکا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ قارن کو حج وعمرہ کا ایک ہی طواف کرنا چاہئے تو آپ ان کے قول سے کس دلیل سے

اختلاف کرسکتے ہیں تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے قول کے
۵۲۲ ساتھ حدثنا یونس قال ثنا سفیان عن منصور عن ابراھیم او مالک بن الحارث عن ابی نصر قال اھللت
بالحج فادرکت علیا فقلت له انی اھللت بالحج افاستطیع ان اضیف الیه عمرة قال لا لو کنت اھللت بالعمرة ثم
اردت ان تضم الیها الحج ضممته قال قلت کیف اصنع اذا اردت ذلک قال تصب علیک اداوة من ماء ثم
تحرم بهما جمیعا وتطوف لکل واحد منهما طوافا ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے وہ ابراہیم یا مالک بن الحارث سے وہ نصر سے کہا میں نے حج کا احرام باندھا
پھر حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ملاقی ہوا تو میں نے آپ سے دریافت کیا کہ میں نے حج کا احرام باندھا ہے تو کیا میں
اس پر عمرہ کا احرام اضافہ کرسکتا ہوں فرمایا نہیں ہاں اگر تم نے عمرہ کا احرام باندھا ہوتا تو اوس پر حج کا احرام اضافہ
کرسکتے تھے ابو نصر بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے آپ سے پوچھا کہ پھر جب میرا حج وعمرہ دونوں کا ارادہ ہو تو مجھے کیا کرنا چاہئے
فرمایا اول اپنے اوپر ایک چھاگل پانی بہا لو یعنے غسل کرلو اور پھر دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھو اور ہر ایک کے لئے
۵۲۳ ایک ایک طواف کرو حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة قال اخبرنی منصور عن مالک بن الحارث
عن ابی نصر السلمی عن علی مثله قال ابو داود ...... قال منصور فذکرت ذلک لمجاهد فقال ما کنا
نفتی الناس الا بطواف واحد فاما الآن فلا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابو داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی مجھکو منصور نے وہ روایت کرتے ہیں مالک بن الحارث سے وہ ابو
نصر السلمی سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مثل حدیث سابق کے ابو داؤد بیان کرتے ہیں کہ منصور کہتے ہیں میں نے اسکا ذکر
مجاہد رحمہ اللہ سے کیا تو اونہوں نے فرمایا کہ پہلے تو ہم بھی ایک ہی طواف کا فتویٰ دیا کرتے تھے مگر اب ایک طواف کا فتویٰ
۵۲۴ نہیں دیتے حدثنا محمد بن الحجاج قال ثنا الخصیب قال ثنا یزید بن عطاء عن الاعمش عن ابراھیم و
مالک بن الحارث عن عبد الرحمن بن اذینة قال سألت علیا فذکر مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن
الحجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن عطا نے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے
وہ ابراہیم اور مالک بن الحارث سے وہ عبدالرحمن بن اذینہ سے کہا میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے پوچھا پھر مثل حدیث
۵۲۵ سابق کے بیان کی حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا ابو عوانة عن سلیمن فذکر باسناده مثله
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے
۵۲۶ وہ روایت کرتے ہیں سلمان سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا محمد بن خزیمة قال
ثنا حجاج قال ثنا ابو عوانة عن منصور عن ابراھیم عن مالک عن ابی نصر مثله قال منصور فذکرت ذلک
لمجاهد فقال ما کنت افتی الناس الا بطواف واحد فاما الآن فلا ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے وہ ابراہیم سے
وہ مالک سے وہ ابو نصر سے مثل حدیث سابق کے منصور بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس کا ذکر مجاہد رحمہ اللہ سے کیا تو انہوں
۵۲۷ نے فرمایا کہ پہلے میں ایک طواف کا فتویٰ دیا کرتا تھا لیکن اب نہیں دیتا حدثنا ابن ابی عمران قال ثنا شجاع بن مخلد
ح وحدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعید بن منصور قالا ثنا هشیم عن منصور بن زاذان عن الحکم

عن زیاد بن مالك عن علي رضي الله عنه وعبد الله قالا القارن يطوف طوافين ويسعى سعيين **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شجاع بن مخلد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے وہ روایت کرتے ہیں منصور بن زاذان سے وہ حکم سے وہ زیاد بن مالک سے وہ حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ ان دونوں نے فرمایا کہ قارن دو طواف کرے اور دو دفعہ ہی صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے **فهذا** علي رضي الله عنه وعبد الله قد ذهبا في طواف القارن إلى خلاف ما ذهب إليه ابن عمر رضي الله عنه **وأما** وجه ذلك من طريق النظر فإنا رأينا الرجل إذا أحرم بحجة وجبت عليه بما فيها من طواف بالبيت والسعي بين الصفا والمروة ووجب عليه في انتهاك ما قد حرم عليه بإحرامه بها من الكفارات ما يجب عليه في ذلك وكذلك إذا أحرم بعمرة وجب عليه أيضا ما فيها من الطواف بالبيت والسعي بين الصفا والمروة ووجب عليه في انتهاك ما حرم عليه بإحرامه بها من الكفارات ما يجب عليه في ذلك وكان إذا جمعهما فكل قد أجمع أنه في حرمتين حرمة حجة وحرمة عمرة فكان يجيء في النظر أن يجب عليه لكل واحدة منهما من الطواف والسعي وغير ذلك من الكفارات في انتهاك الحرم التي حرمت عليه بها ما كان يجب عليه لها لو أفردها **فأدخل** على هذا القول فقيل فقد رأينا الحلال يصيب الصيد في الحرم فيجب عليه الجزاء لحرمة الحرم ورأينا المحرم يصيب صيدا في الحل فيجب عليه الجزاء لحرمة الإحرام ورأينا المحرم إذا أصاب صيدا في الحرم وجب عليه جزاء واحد لحرمة الإحرام ودخل فيه حرمة الجزاء لحرمة الحرم وهو في وقت ما أصاب ذلك الصيد في حرمتين في حرمة إحرام وحرمة حرم فلم يجب عليه لكل واحدة من الحرمتين ما كان يجب عليه لها لو أفردها قالوا فكذلك القارن فيما كان يجب عليه لكل واحدة من عمرته وحجته لو أفردها لا يجب عليه في ذلك لما جمعهما إلا مثل ما يجب عليه في إحداهما ويدخل حكم ما كان يجب عليه للأخرى لو كانت مفردة في ذلك **قيل** له إنكم لم تقطعون إنما يجب على المحرم في قتله الصيد في الحرم جزاء واحد **وقد** قال أبو حنيفة رحمه الله وأبو يوسف رحمه الله ومحمد رحمه الله أن القياس كان عندهم في ذلك أنه يجب عليه جزاءان جزاء لحرمة الإحرام وجزاء لحرمة الحرم وإنهم إنما تركوا ذلك استحسانا ولكنا لا نقول في ذلك كما قالوا بل القياس عندنا في ذلك ما ذكروا أنهم استحسنوه وذلك أنا رأينا الأصل المجتمع عليه أنه يجوز للرجل أن يجمع بين حجة وعمرة ولا يجمع بين حجتين ولا بين عمرتين فكان له أن يجمع بإحرام واحد بين شكلين مختلفين فيدخل بذلك فيهما ولا يجمع بين شيئين من صنف واحد فلما كان ما ذكرنا كذلك كان له أن يجمع أيضا بأدائه جزاء واحدا ما يجب عليه بحرمتين مختلفتين وهما حرمة الحرم التي لا يجزئ فيها الصوم وحرمة الإحرام التي يجزئ فيها الصوم ويكون بذلك الجزاء الواحد مؤديا عما يجب عليه فيهما فلم يكن له أن يجمع بأدائه جزاء واحدا عما يجب عليه في انتهاك حرمتين مؤتلفتين من شكل واحد وهما حرمة العمرة وحرمة الحج كما لم يكن له أن يدخل بإحرام واحد في حرمة شيئين مؤتلفين **ولما** كان ما ذكرنا أيضا كذلك وكان الطواف للحجة والطواف للعمرة من شكل واحد لم يكن بطواف واحد داخلا فيهما ولم يكن ذلك الطواف مجزئا عنهما واحتاج أن يدخل في كل واحد منهما دخولا على حدة قياسا ونظرا على

مَا ذَكَرْنَا مِمَّا يَجْمَعُهُ بِإِحْرَامٍ وَاحِدٍ مِنَ الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ الْمُخْتَلِفَتَيْنِ وَمِمَّا ذَكَرْنَا لَا يَجْمَعُهُ مِنَ الْحَجَّتَيْنِ الْمُؤْتَلِفَتَيْنِ
وَالْعُمْرَتَيْنِ الْمُؤْتَلِفَتَيْنِ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَأَيْنَاهُ يَحِلُّ مِنْ حَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ بِحَلْقٍ وَاحِدٍ وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ
غَيْرُ ذٰلِكَ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا يَطُوفُ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَيَسْعٰى لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ **قِيلَ** لَهُ قَدْ
رَأَيْنَاهُ يَحِلُّ بِحَلْقٍ وَاحِدٍ مِنْ إِحْرَامَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ لَا يُجْزِيهِ فِيهِمَا إِلَّا طَوَافَانِ مُخْتَلِفَانِ وَذٰلِكَ أَنَّ رَجُلًا لَوْ
أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ لَهَا وَسَعٰى وَسَاقَ الْهَدْيَ ثُمَّ حَجَّ مِنْ عَامِهِ فَصَارَ بِذٰلِكَ مُتَمَتِّعًا أَنَّهُ كَانَ حُكْمُهُ يَوْمَ
النَّحْرِ أَنْ يَحْلِقَ حَلْقًا وَاحِدًا فَيَحِلُّ بِذٰلِكَ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَكَانَ يَحِلُّ بِحَلْقٍ وَاحِدٍ مِنْ إِحْرَامَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ قَدْ كَانَ
دَخَلَ فِيهِمَا دُخُولًا مُتَفَرِّقًا وَلَمْ يَكُنْ مَا وَجَبَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ الْحَلْقِ مُوجِبًا أَنَّ حُكْمَ الطَّوَافِ لَهُمَا كَانَ
كَذٰلِكَ وَأَنَّهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ بَلْ هُوَ طَوَافَانِ فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَلْقِ الْقَارِنِ لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ حَلْقًا وَاحِدًا
لَا يَجِبُ بِهِ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ حُكْمُ طَوَافِهِ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَلَمَّا كَانَ قَدْ يَحِلُّ فِي الْإِحْرَامَيْنِ اللَّذَيْنِ قَدْ دَخَلَ
فِيهِمَا دُخُولًا مُتَفَرِّقًا بِحَلْقٍ وَاحِدٍ كَانَ فِي الْإِحْرَامَيْنِ اللَّذَيْنِ قَدْ دَخَلَ فِيهِمَا دُخُولًا وَاحِدًا أَحْرٰى أَنْ يَحِلَّ مِنْهُمَا
كَذٰلِكَ **فَهٰذَا** هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ عَلٰى مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رض وَعَبْدِ اللّٰهِ مِنْ وُجُوبِ الطَّوَافِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ
مِنَ الْعُمْرَةِ وَالْحَجَّةِ وَعَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنَ النَّظَرِ عَلٰى ذٰلِكَ فِي وُجُوبِ الْجَزَاءِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فِي انْتِهَاكِ حُرْمَتِهِمَا
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** پس حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی
اللہ تعالےٰ عنہما قارن کے طواف کرنے کے متعلق حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے قول سے اختلاف رکھتے ہیں
اب رہا اس مسئلہ کا بیان بطریق نظر وقیاس کے سو ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص حج کا احرام باندھے تو حج کے ساتھ طواف بیت اللہ اور
سعی صفا ومروہ بھی اوس پر واجب ہوتی ہے پھر واجبات احرام مین سے جن امور کو ترک کرے تو اوس پر کفارات واجب ہوتے
ہین اسیطرح جب عمرہ کا احرام باندھا جائے تب بھی طواف بیت اللہ اور سعی صفا ومروہ لازم ہوتی ہے اور اسیطرح عمرہ کے
احرام مین جن امور واجبہ کو ترک کرے تو وہی کفارات واجب ہوتی ہین جو حج کے احرام مین ہین اور جب احرام واحد مین حج وعمرہ
کو جمع کیا جائے تو اس پر سب کا اتفاق ہے کہ وہ جامع بین الحج والعمرۃ دو حرمتون کے درمیان ہوتا ہے۔ حرمت حج وحرمت
عمرہ پس نظر وقیاس چاہتا ہے کہ ان دونون کے لئے طواف اور سعی صفا ومروہ بھی الگ الگ کی جائے جس طرح اون دونون
کے درمیان کفارات الگ الگ واجب ہوتے ہین جبکہ اون دونون کا احرام الگ الگ باندھا جائے اب اس پر اعتراض یہ کیا گیا
ہے کہ ہم دیکھتے ہین کہ اگر غیر محرم حرم کے درمیان شکار کرے تو حرمت حرم کے سبب سے اوس پر کفارہ واجب ہوگا اسیطرح
محرم غیر حرم میں شکار کرے تو اس پر حرمت احرام کے سبب سے کفارہ واجب ہوتا ہے (حاصل اس تقریر کا یہ ہے کہ محرم جب حرم
کے اندر ہو تو وہ دو حرمتون کے درمیان ہوتا ہے حرمت احرام وحرمت حرم) اب ہم دیکھتے ہین کہ اگر محرم حرم کے اندر شکار
کرے تو اوس پر ایک ہی کفارہ واجب ہوتا ہے حالانکہ حرم کے اندر شکار کرنیکی صورت مین وہ دو حرمتون کا توڑنیوالا ہوگا
پس جب باوجود دو حرمتون کے درمیان ہونے کے محرم پر حرم کے اندر شکار کرنے کا کفارہ ایک ہی واجب ہوا تو نظر وقیاس
چاہتا ہے کہ احرام واحد مین حج وعمرہ جمع کرنیکی صورت مین طواف وسعی صفا ومروہ بھی ایک ہی لازم ہو تو اوس کے جواب
مین کہا جائیگا کہ جب بحث نظر وقیاس کی ہے تو ہم پوچھتے ہین کہ جب حرم کے اندر محرم شکار کرے تو قائلین قول اول کیون
اوس پر صرف ایک ہی کفارہ واجب کرتے ہین چنانچہ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ یون کے

(قائلین قول اوّل کے) قول کے مطابق نظر وقیاس چاہتا ہے کہ اس پر دو کفارے واجب ہوں ایک حرمت حرم کے سبب سے اور ایک حرمت احرام کے سبب سے سو انہوں نے اسے مانا اس جگہ خلاف قیاس کیا ہے (یعنی اس لئے کہ نص سے ایک ہی کفارہ ثابت ہوا ہے) لیکن ہم یہ نہیں کہتے بلکہ ہمارے نزدیک اس مسئلہ کا قیاس اسطرح ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص ایک احرام میں دو حج یا دو عمرہ جمع کرنا چاہے تو یہ اس کے لئے جائز نہیں اس سے معلوم ہوا کہ احرام واحد میں دو مختلف عبادتیں تو جمع کی جاسکتی ہیں اور ایک ہی قسم کی دو عبادتیں جمع نہیں کی جاسکتیں اور جب احرام واحد میں دو مختلف عبادتیں جمع کی جاسکتی ہیں تو جائز ہے کہ ایک بدل (یعنی ایک کفارہ) کے ساتھ دو مختلف حرمتیں جمع کی جائیں اور وہ دو مختلف حرمتیں حرمت حرم و حرمت احرام ہیں کیونکہ حرمت حرم کے کفارہ میں تو روزہ کافی نہیں ہوسکتا اور حرمت احرام میں کافی ہوجاتا ہے (جبکہ قربانی دینے کی مقدرت نہ ہو) اسیطرح جب احرام واحد میں ایک قسم کی دو عبادتیں جمع کرنا جائز نہیں تو ثابت ہوا کہ بدل واحد کے ساتھ ایک قسم کی دو حرمتیں جمع کرنا ہی جائز نہیں ہے اور یہ دو حرمتیں حرمت عمرہ و حرمت حج ہیں اور بدل سے اس جگہ طواف حج و طواف عمرہ مراد ہے تو اب معلوم ہوا کہ طواف واحد کے ساتھ ایک قسم کی دو حرمتیں جمع کرنا جائز نہیں اور یہ دو حرمتیں حرمت حج اور حرمت عمرہ ہیں پس ایک طواف ان دونوں کیلئے کافی نہیں بلکہ دونوں کے لئے الگ الگ طواف کرنے کی نیت کرکے احرام باندھنا چاہیئے قیاس و نظر کے علی بابیں اب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ محرم حج و عمرہ حلق واحد سے دونوں کے احرام سے باہر ہوجاتا ہے اور دوسری دفعہ اسے بال اتروانے کی ضرورت باقی نہیں رہتی سو اسیطرح جائز ہے کہ ایک طواف وسعی صفا و مروہ کے ساتھ حج و عمرہ دونوں کے احرام سے باہر ہوجائے تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ دو مختلف احراموں میں بھی حلق واحد کے ساتھ محرم احرام سے باہر ہوجاتا ہے باوجود اس کے (باتفاق اہل علم طواف اون میں دو ہی کرنے پڑتے ہیں مثلاً ایک شخص اول عمرہ کا احرام باندھے اور طواف عمرہ وسعی صفا و مروہ کرکے ہدی بھی ساتھ لیلے اور پہر اسی سال حج کرے تو اب اس صورت میں یہ شخص متمتع ہوگا (یعنے یکے بعد دیگرے حج و عمرہ کو جمع کرنے والا) اور قربانی کے دن حلق واحد کے ساتھ حج و عمرہ دونوں کے احرام سے الگ ہوجائیگا بخلاف اس کے کہ طواف وسعی دو ہی کرنے پڑیں گے پس جس طرح اس صورت میں حلق واحد سے اس شخص پر ایک طواف کرنا لازم نہیں آیا اسیطرح قران کی صورت میں بھی اس پر حلق واحد کے سبب سے حج و عمرہ کیلئے ایک طواف کرنا لازم نہیں آئیگا بخلاف حلق کے کہ تمتع کی صورت میں جب دو متفرق احراموں سے باہر ہونے کے لئے حلق واحد کافی ہے تو قران کی صورت میں حج و عمرہ کے احرام واحد سے باہر ہونے کیلئے حلق واحد بدرجہ اولی کافی ہوگا یہ بیان ہے اس مسئلہ کا بطریق نظر وقیاس کے ایسا ہی حضرت علی رض اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کیا گیا ہے یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ حُكْمِ الْوُقُوْفِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

عرفات سے لوٹتے ہوئے مزدلفہ میں وقوف کرنے کا بیان

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ وَقَدْ اَنْصَبْتُ رَاحِلَتِيْ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ وَقَدْ وَقَفَ مَعَنَا قَبْلَ ذٰلِكَ وَاَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَقَضٰى تَفَثَهٗ ترجمہ

حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن ابی خالد نے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ عروہ بن مضرس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا میں مقام جمع (یعنے مزدلفہ) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میرا حج پورا ہو گیا کیونکہ میں نے اپنی سواری تھکا ڈالی ہے . . . . (یعنے سفر کرتے ہوئے) فرمایا جس شخص نے ہمارے ساتھ اس وقت نماز فجر پڑھی اور اس سے پہلے ہمارے ساتھ دن کو یا رات کو عرفہ میں وقوف کر چکا ہے اوس نے اپنا حج پورا کر لیا اور وہ احرام سے باہر ہونے کا مستحق ہو گیا حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال انا وهب قال ثنا شعبة عن ابن ابى السفر واسمعيل بن ابى خالد عن الشعبي وزكريا عن الشعبي وداود بن ابى هند عن الشعبي عن عروة بن مضرس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا خبر دی ہمکو وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی السفر اور اسمعیل بن ابی خالد سے وہ شعبی سے اور زکریا سے وہ شعبی اور داؤد بن ابی ہند سے وہ شعبی سے وہ عروہ بن مضرس رض سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا روح بن الفرج قال ثنا حامد بن يحيى قال ثنا سفيان قال ثنا اسمعيل بن ابى خالد عن الشعبي وابن ابى زائدة عن الشعبي وزكريا عن الشعبي وداود بن ابى هند قال سمعت عروة بن مضرس بن اوس بن حارثة بن لام الطائي يقول اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمزدلفة فقلت يا رسول الله جئت من جبلي طيئ وقد اتعبت نفسي وانضيت راحلتي وما تركت جبلا من هذه الجبال الا وقد وقفت عليه فهل لي من حج فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد معنا هذه الصلوة صلوة الفجر بالمزدلفة وقد كان وقف بعرفة قبل ذلك ليلا او نهارا فقد تم حجه وقضى تفثه قال سفيان وزاد زكريا فيه وكان احفظ الثلثة لهذا الحديث قال فقلت يا رسول الله اتيت هذه الساعة من جبلي طيئ قد اكللت راحلتي واتعبت نفسي فهل لي من حج فقال من شهد معنا هذه الصلوة ووقف معنا حتى نفيض وقد كان وقف قبل ذلك بعرفة من ليل او نهار فقد تم حجه وقضى تفثه قال سفيان وثنا داود بن ابى هند قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين برق الفجر ثم ذكر الحديث ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حامد بن یحیے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے وہ روایت کرتے ہیں شعبی اور ابن ابی زائدہ سے وہ شعبی اور زکریا سے وہ شعبی اور داؤد بن ابی ہند سے کہا سنی میں نے عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام الطائی سے بیان کرتے تھے کہ میں بمقام مزدلفہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں قبیلہ طی کی پہاڑیوں سے آرہا ہوں یہانتک کہ میں نے اپنی سواری تھکا دی اور ان پہاڑیوں میں سے کوئی پہاڑی وقوف کئے بغیر نہیں چھوڑی کیا میرا حج ادا ہوا یا نہیں فرمایا جس شخص نے ہمارے ساتھ اس وقت صبح کی نماز پڑھی اور ہمارے ساتھ وقوف کیا اور اس سے پہلے عرفات میں وقوف کر چکا ہو دن کو یا رات کو تو اوس نے اپنا حج پورا کیا اور وہ احرام سے باہر ہونے کا مستحق ہو گیا سفیان بیان کرتے ہیں کہ زکریا نے جو اس حدیث کو اپنے تینوں استاذ بھائیوں سے زیادہ حفظ رکھنے والے تھے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ عروہ بن مضرس نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس وقت قبیلہ طی کی پہاڑیوں سے آرہا ہوں اور میں نے اپنی سواری تھکا ڈالی

کیا میرا حج پورا ہوا یا نہیں فرمایا جو شخص ہمارے ساتھ اس وقت صبح کی نماز میں شریک ہو اور ہمارے ساتھ وقوف کرے یہانتک کہ ہم یہاں سے واپس ہوں اور اوس سے پہلے (یعنی عرفہ کے) دن کو یا شام کو عرفات میں وقوف کر چکا ہے تو اوس کا حج پورا ہوا اور وہ احرام سے باہر ہونے کا مستحق ہو گیا سفیان بیان کرتے ہیں کہ داؤد بن ابی ہند نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ عروہ بن مضرس نے کہا کہ میں صبح کی پوپہوٹے رسول مقبول صلے اللہ علیہ سلم کی خدمت میں حاضر ہوا پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی۔

بیان المسئلة

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان الوقوف بالمزدلفة فرض لا يجوز الحج الا باصابته **واحتجوا** فی ذلک بقول الله عز وجل فاذا افضتم من عرفات فاذکروا الله عند المشعر الحرام وبهذا الحدیث الذی ذکرناه وقالوا ذکر الله عز وجل فی کتابه المشعر الحرام کما ذکر عرفات وذکر ذلک رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سنته فحکمهما واحد لا یجزئ الحج الا باصابتهما **وخالفهم** فی ذلک آخرون فقالوا اما الوقوف بعرفة فهو من صلب الحج الذی لا یجزئ الحج الا باصابته واما الوقوف بمزدلفة فلیس کذلک **وکان** من الحجة لهم فی ذلک ان قول الله عز وجل فاذا افضتم من عرفات فاذکروا الله عند المشعر الحرام لیس فیه دلیل علی ان ذلک علی الوجوب لان الله عز وجل انما ذکر الذکر ولم یذکر الوقوف وکل قد اجمع انه لو وقف بمزدلفة ولم یذکر الله عز وجل ان حجه تام فاذا کان الذکر المذکور فی الکتاب لیس من صلب الحج فالموطن الذی یکون ذلک الذکر فیه الذی لم یذکر فی الکتاب احری ان لا یکون فرضا **وقد** ذکر الله تعالی اشیاء فی کتابه من الحج ولم یرد بذکرها ایجابها حتی لا یجزئ الحج الا باصابتها فی قول احد من المسلمین **من** ذلک قوله تعالی ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیه ان یطوف بهما وکل قد اجمع انه لو حج ولم یطف بین الصفا والمروة ان حجه قد تم وعلیه دم مکان ما ترک من ذلک فکذلک ذکر الله عز وجل المشعر الحرام فی کتابه لیس فی ذلک دلیل علی ایجابه حتی لا یجزئ الحج الا باصابته **واما ما** فی حدیث عروة بن مضرس فلیس فیه دلیل ایضا علی ما ذکروا لان رسول الله صلی الله علیه وسلم انما قال فیه من صلی معنا صلاتنا هذه وقد کان اتی عرفة قبل ذلک من لیل او نهار فقد تم حجه وقضی تفثه وکل قد اجمع علی انه لو بات بها ووقف ونام عن الصلاة فلم یصلها مع الامام حتی فاتته ان حجه تام فلما کان حضور الصلاة مع الامام المذکور فی هذا الحدیث لیس من صلب الحج الذی لا یجزئ الحج الا باصابته کان الموطن الذی یکون فیه تلک الصلاة الذی لم یذکر فی الحدیث احری ان لا یکون کذلک فلم یتحقق بهذا الحدیث ذکر الفرض الا لعرفة خاصة **وقد** روی عبد الرحمن بن یعمر الدیلی عن النبی صلی الله علیه وسلم ما یدل علی ذلک **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ وقوف مزدلفہ فرض ہے یعنی ان ارکان حج سے ہے جن کے بدون حج پورا نہیں ہوتا اور استدلال حدیث مذکور اور آیہ کریمہ فاذا افضتم من عرفات فاذکروا الله عند المشعر الحرام سے کیا ہے یعنے جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر الحرام (یعنے مزدلفہ میں) ذکر اللہ کرو اس آیت میں اللہ تعالے نے عرفات کے ساتھ مشعر الحرام کا بھی ذکر کیا ہے اسیطرح رسول مقبول صلے اللہ علیہ سلم نے مزدلفہ میں وقوف کرنے کا حکم فرمایا ہے تو وقوف عرفہ اور وقوف مزدلفہ دونوں کا حکم ایک ہوا کہ بدون

اون کے حج صحیح نہین اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ وقوف عرفہ تو ارکان فریضہ حج سے ہے اور
وقوف مزدلفہ ارکان فریضہ حج سے نہین ہے اور دلیل یہہ بیان کی ہے کہ اللہ تعالے نے آیہ کریمہ مین ذکر اللہ کرنے کا حکم فرمایا
ہے نہ وقوف کا حالانکہ اس امر پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مزدلفہ مین وقوف کرے اور ذکر اللہ نکرے تو اوس کا حج تام و کامل ہے
پس جب باتفاق اہل علم مزدلفہ مین ذکر اللہ کرنا ارکان حج سے نہین ہے تو اب وقوف مزدلفہ جس کا آیہ کریمہ مین ذکر نہین
بدرجہ اولی ارکان فریضہ حج سے نہوگا ماسوا اس کے اور بہی کئی ایک امور کا اللہ تعالے نے کتاب اللہ مین ذکر کیا ہے۔
اور اس سے ان امور کا ایجاب یا اون کی فرضیت مقصود نہین ہے چنانچہ اگر یہہ امور ترک کردئے جائین تو حج سب کے
نزدیک تمام و کامل ہوجاتا ہے از انجملہ سعی صفا و مروہ ہے چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ الْآیۃ یعنے صفا
و مروہ اللہ تعالے کی نشانیون مین سے ہین سو جو شخص حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ کرے تو چاہئے کہ وہ صفا و مروہ کے درمیان
سعی بہی کرے اور سب کا اتفاق ہے کہ جو شخص حج کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرے تو اوس کا حج تمام و کامل ہے
بجز اس کے کہ سعی صفا و مروہ ترک کرنیکے سبب سے اوس پر قربانی واجب ہے پس یہی حکم مزدلفہ مین ذکر اللہ کرنے کا ہے کہ وہ فرض
نہین کہ اوس کے ترک کرنے سے حج ناقص و ناتمام رہے اب رہی حدیث عروہ بن مضرس کی سو اوس مین بہی وقوف مزدلفہ کی رکنیت
پر کوئی دلیل نہین کیونکہ اوس مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ہی ذکر فرمایا ہے کہ جو شخص ہمارے ساتھہ
اس وقت صبح کی نماز پڑہی اور اس سے پہلے وہ عرفہ مین وقوف کرچکا ہے دن کو یا رات کو تو اوس نے اپنا حج پورا کرلیا اور وہ
احرام سے باہر ہونے کا مستحق ہوگیا اور سب کا اتفاق ہے کہ جو شخص شب کو مزدلفہ مین رہے اور صبح کو مزدلفہ مین وقوف
بہی کرے مگر نماز کے وقت وہ سوگیا ہو کیونکہ مزدلفہ مین نماز غلس مین یعنے اندہیرے صبح پڑہی جاتی ہے تو اوس کا حج تمام و کامل
ہے پس جب نماز جماعت جس کا حدیث عروہ مین ذکر ہے ارکان حج سے نہین گنی گئی کہ اوس کے فوت ہوجانے سے حج پورا نہ
ہو تو اوس مقام پر وقوف کرنے کا بہی یہی حکم ہوگا جہان یہہ نماز ادا کی جاتی ہے پس ثابت ہوا کہ حدیث عروہ سے وقوف
عرفہ کی رکنیت ثابت نہین ہوتی ہے چنانچہ عبد الرحمن بن یعمر الدیلی نے جو حدیث نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
۵۴ کی ہے وہ اوس پر دلالت رکہتی ہے **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثنا یَعْلَی بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ ثنا سُفْیَانُ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ
عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْمَرَ الدِّیْلِیِّ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَاتٍ فَاَقْبَلَ
اُنَاسٌ مِنْ اَھْلِ نَجْدٍ فَسَاَلُوْہُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ الْحَجُّ یَوْمَ عَرَفَۃَ وَمَنْ اَدْرَکَ جَمْعًا قَبْلَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَقَدْ اَدْرَکَ
الْحَجَّ اَیَّامُ مِنًی ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ ثُمَّ
اَرْدَفَ خَلْفَہٗ رَجُلًا یُنَادِیْ بِذٰلِکَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعلی
بن عبید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین بکیر بن عطا سے وہ عبد الرحمن بن یعمر الدیلی
رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو عرفات مین کہڑی ہوئی دیکہا کئی ایک شخص
اہل نجد سے آپکی خدمت مین حاضر ہوئے اور حج کے متعلق دریافت کیا فرمایا حج عرفہ کے دن ہے سو جو شخص نماز فجر سے
پہلے (یعنے شام کو عرفات سے لوٹنے کے بعد) مزدلفہ پہنچ گیا اوس نے ایام منے مین حج پورا کرلیا اور ایام منے ایام تشریق
کے تین دن ہین (دسوین ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ تک) سو جو شخص دو دن ہی مین لوٹ جائے تو کوئی حرج نہین
اور جو ایک دن کی تاخیر کرے تو اوس پر بہی کوئی حرج نہین پہر آپنے ایک شخص کو اپنے ساتھہ اونٹنی کے اوپر بٹہا لیا

وہ اس کا اعلان کرتا جاتا تھا۔ **حدثنا** علي بن معبد قال ثنا شبابة بن سوار قال ثنا شعبة عن بكير بن عطاء ۵۵
عن عبد الرحمن بن يعمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ذكر مثله ولم يذكر سوال اهل نجد ولا
ارداف الرجل **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین بکیر بن عطاء سے وہ عبد الرحمن بن یعمرؓ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی بجز اس کے کہ اہل نجد کے سوال کرنے کا اور اوس شخص کو اپنے ساتھ اونٹنی
کے اوپر بٹھانے کا ذکر نہیں کیا ہے **ففي** هذا الحديث ان اهل نجد سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
الحج فكان جوابه لهم الحج يوم عرفة **وقد** علمنا ان جواب رسول الله صلى الله عليه وسلم هو الجواب
التام الذي لا نقص فيه ولا فضل لان الله تعالى قد آتاه جوامع الكلم وخواتمه فلو كان عندما سألوه
عن الحج ارادوا بذلك ما لا بد منه في الحج اذا كان يذكر عرفة والطواف ومزدلفة وما يفعل من الحج فلما ترك ذكر
ذلك في جوابه اياهم علمنا ان ما ارادوا بسؤالهم اياه عن الحج هو ما اذا فات فات الحج فاجابهم بان فوات الحج
يوم عرفة فلو كانت مزدلفة كعرفة لذكرها لهم مزدلفة مع ذكره عرفة فلذلك ذكر عرفة خاصة لانها صلب
الحج الذي اذا فات فات الحج ثم قال كلاما مستأنفا ليعلم الناس من ادرك جمعا قبل طلوع الفجر فقد ادرك
الحج ليس على معنى انه ادرك جميع الحج لانه قد بين في اول كلامه الحج عرفة فاوجب بذلك ان فوت عرفة فوت
الحج ثم قال ومن ادرك جمعا قبل صلوة الصبح فقد ادرك الحج ليس على معنى انه لم يبق عليه من الحج شيء لان
بعد ذلك طواف الزيارة وهو واجب لا بد منه ولكن فقد ادرك الحج بما تقدم له من الوقوف بعرفة +
فهذا احسن ما خرج من معاني هذه الآثار وصحت عليه ولم تتضاد **واما** وجه ذلك من طريق
النظر فانا قد رأينا الاصل المجتمع عليه ان للضعفة ان يتعجلوا من جمع بليل وكذلك امر رسول الله صلى
الله عليه وسلم اغيلمة بني عبد المطلب وسنذكر ذلك في موضعه من كتابنا هذا ان شاء الله تعالى وقد رخص
لسودة رضي في ترك الوقوف بها **ترجمہ** پس حدیث عبد الرحمن بن یعمر مین ہے کہ جب اہل نجد نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے
حج کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا حج عرفہ کے دن ہوتا ہے (یعنے عرفہ کے دن پورا ہوتا ہے) اور یہہ تو ہم جانتے
ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جوامع الکلم عطا کئے گئے تھے آپ ناقص جواب نہین دیسکتے تھے اس سے معلوم
ہوا کہ جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل نجد کے سوال کے جواب مین جو عرفات کا ذکر کیا تو ان کے سوال کا
مطلب یہہ تھا کہ کون سے رکن فوت ہونے سے حج فوت ہو جاتا ہے وہی آپنے جواب مین کہا کہ حج عرفہ کے دن ہوتا ہے جس سے
عرفہ کا دن فوت ہو جائے اوس سے حج فوت ہوگیا اور اگر اون کا مطلب حج کے دریافت کرنے سے جمیع ارکان حج مراد ہوتے
تو آپ عرفہ کے ساتھہ طواف اور مزدلفہ کا بھی ذکر کرتے لیکن آپنے تو فرمایا کہ حج عرفہ کے دن ہوتا ہے معلوم ہوا کہ اگر وقوف
عرفہ فوت ہو جائے تو حج فوت ہوگیا اور جسنے وقوف عرفہ پا لیا اوسنے حج پا لیا مگر ابھی حج پورا نہین ہوا بایں معنے کہ ابھی اور
بھی ارکان ادا کرنے باقی ہین لیکن نہ بطریق فرضیت بلکہ بطریق وجوب یا استحباب لہذا آپنے جواب مین یہہ بھی فرمایا کہ
کہ وقوف عرفہ کے بعد جو شخص نماز فجر سے پہلے مزدلفہ مین آگیا تو اوس نے حج پا لیا یعنے وقوف عرفہ کرکے رکن فرض
ادا کر چکا وا ایوں تو وقوف مزدلفہ کے علاوہ ابھی طواف زیارت ہی باقی رہتا ہے جو واجب و ضروری ہے یہہ حکم ہے

اس مسئلہ کا بطریق تصحیح معانی الآثار کے اور اوس کا بیان بطریق نظر و قیاس کے سو ہم دیکھتے ہیں کہ اس مسئلہ پر سب کا اتفاق ہے کہ ضعیف و ناتوان لوگوں کیلئے جائز ہے کہ وہ مزدلفہ سے شب کو ہی منے واپس آجائیں ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد المطلب کے لڑکوں بچوں کے لئے حکم فرمایا تھا چنانچہ یہہ حدیث ہم اسی کتاب میں انشاء اللہ تعالے آگے ذکر کرینگے اسیطرح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالے عنہ کو حکم فرمایا تھا کہ وہ وقوف مزدلفہ سے پہلے ہی روانہ ہوجایں **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال انا عبد الرحمن ٥٦ بن القاسم عن ابيه عن عائشة رضـ قالت كانت سودة امرأة ثبطة ثقيلة فاستاذنت النبي صلى الله عليه وسلم ان تفيض من جمع قبل ان تقف فاذن لها ولوددت اني كنت استاذنته فاذن لي **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن القاسم نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا سودہ چونکہ ایک موٹی اور ابو جہل عورت تھیں اس لئے اونہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ وہ مزدلفہ سے روانگی کے وقت سے پہلے روانہ ہوجائیں تو آپنے اونہیں اجازت دیدی (حضرت عائشہ صدیقہ رضـ فرماتی ہیں کہ کاش میں آپسے اجازت مانگتی اور آپ مجھے اجازت دیتے **قال** ابو جعفر فسقط عنهما الوقوف بمزدلفة للعذر وقد راينا عرفة لا تكون الوقوف بها ولا يسقط ذلك لعذر فهو الذي ليس من صلب الحج وما لا بد منه فلا يسقط بعذر ولا بغيره فهو الذي من صلب الحج **الا ترى** ان طواف الزيارة هو من صلب الحج وانه لا يسقط عن الحائض بالعذر وان طواف الصدر ليس من صلب الحج وهو يسقط عن الحائض بالعذر وهو الحيض فلما كان الوقوف بمزدلفة مما يسقط بالعذر كان من شكل ما ليس بفرض فثبت بذلك ما وصفنا وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ضعف و ناتوانی وغیرہ عذر کے سبب سے وقوف مزدلفہ ساقط ہوجاتا ہے بخلاف وقوف عرفہ کے کہ وہ عذر و بلا عذر کسی سبب سے ساقط نہیں ہوسکتا لہذا وقوف عرفہ فرائض حج سے ہے اسیطرح طواف زیارت بھی ارکان حج سے ہے اور وہ بھی کسی عذر کے سبب سے ساقط نہیں ہوسکتا مثلاً حائضہ عورتوں سے حیض کے سبب سے بخلاف طواف صدر کے کہ وہ عذر حیض کے سبب سے ساقط ہوجاتا ہے بہرکیف جب وقوف مزدلفہ ضعف و بیماری وغیرہ عذر کے سبب سے ساقط ہوجاتا ہے تو وہ ارکان فریضۂ حج سے نہیں ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالے کا قول ہے۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ كَيْفَ هُوَ

وقوف عرفہ کے بعد مزدلفہ میں نماز مغرب وعشا جمع کرکے کسطرح پڑھنی چاہئے (بدو اذان و اقامت یا بیک اذان و اقامت)

حدثنا علي بن شيبة قال ثنا عبيد الله بن موسى قال انا اسرائيل عن ابي اسحق عن عبد الرحمن بن يزيد قال ٥٧ خرجت مع عبد الله ابن مسعود رضـ الى مكة فلما اتى جمعا صلى الصلاتين كل واحدة منهما باذان واقامة ولم يصل بينهما **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن موسی نے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحق سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے کہا میں حضرت عبد اللہ بن

مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوا جب آپ مزدلفہ میں واپس آئے (یعنے عرفات سے) تو دونوں نمازیں
ہیں سے) ہر ایک نماز اذان واقامت کے ساتھ پڑہی اور ان دونوں کے درمیان سنتیں وغیرہ نہیں پڑہیں۔ حدثنا
ابن ابی داؤد قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا اسرائیل عن منصور عن ابراھیم عن الاسود انہ صلی مع عمر بن
الخطاب صلاتین مرتین بجمع کل صلوۃ باذان واقامۃ والعشاء بینھما ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی
داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہیں منصور
سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ دونوں نمازیں جمع میں ہر ایک نماز اذان
واقامت کے ساتھ پڑہی اور کہانا ان دونوں کے درمیان کہایا۔

بیان المسئلۃ
القول الاول والثانی

قال ابوجعفر فذھب قوم الی ھذا الحدیث فزعموا ان المغرب والعشاء یجمع بینھما بمزدلفۃ باذانین واقامتین وخالفھم فی ذلک اخرون فقالوا اما الاولی منھما فتصلی باذان واقامۃ واما الثانیۃ فتصلی بلا اذان ولا اقامۃ وقالوا اما ما کان من فعل عمر رضہ من تاذینہ للثانیۃ فانما فعل ذلک لان الناس قد کانوا انصرفوا لعشائھم فاذن لیجمعھم وکذلک نقول نحن اذا تفرق الناس عن الامام لعشاء او لغیرہ امر المؤذن فاذن لیجتمعوا لاذانہ فھذا معنی ما روی فی ھذا عن عمر والذی روی عن عبد اللہ فھو مثل ھذا ایضا ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ مزدلفہ میں نماز مغرب وعشا میں سے ہر ایک نماز اذان واقامت کے ساتھ پڑہنا چاہئے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ نماز مغرب تو اذان واقامت کے ساتھ پڑہنی چاہئے اور نماز عشا بلا اذان واقامت اور وہ جو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نماز عشا باذان واقامت پڑہی تو اس کا سبب یہہ تہا کہ لوگ کہانا کہانیکے لئے منتشر ہو گئے تہے اس لئے اون کی اطلاع کیلئے اذان دلوائی سو ہم بہی یہی کہتے ہیں کہ جب لوگ منتشر ہو جائیں خواہ کہانا کہانے کیلئے یا کوئی اور کام کے لئے تو اذان دی جائے تاکہ وہ جمع ہو جائیں یہہ معنے ہیں اس روایت کے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی گئی ہے اور عبد اللہ
۵۳ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت کے یہی معنے ہیں حدثنا یونس قال ثنا سفیان عن ابی اسحق الھمدانی عن عبد الرحمن ابن یزید قال کان ابن مسعود رضہ یجعل العشاء بالمزدلفۃ بین الصلاتین ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحق الہمدانی سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے کہا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ مزدلفہ میں رات کا کہانا دونوں نمازوں کے درمیان کہایا کرتے تہے فقد عاد معنی ما روی عن عبد اللہ فی ھذا الی معنی ما روی عن عمر رضہ ایضا ثم نظرنا فیما روی فی ذلک اذا صلیتا معا کیف نفعل فیھما پس اس حدیث کے معنے بہی اوسی حدیث عمر رضہ کی طرف عائد ہو گئے اس کے بعد ہم نے چاہا کہ اس امر پر نظر ڈالیں کہ ہم یہہ دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑہنا چاہیں تو اس کا کیا حکم ہے آیا دو
۵۷ اذان واقامت کے ساتھ پڑہی جاتی ہیں یا ایک اذان وایک اقامت کے ساتھ فاذا ابن مرزوق قد حدثنا قال ثنا ابو عامر العقدی قال ثنا شعبۃ عن الحکم انہ صلی مع سعید بن جبیر بجمع المغرب ثلثا والعشاء رکعتین باقامۃ واحدۃ ثم حدث ان ابن عمر رضہ صنع مثل ذلک وحدث ابن عمر رضہ ان النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر العقدی نے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے کہ اونہوں نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے ساتھہ باقامت واحدہ مغرب کی تین اور عشا کی دو رکعتین پڑہین اس کے بعد اونہوں نے بیان کیا کہ ایسا ہی ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے کیا اونہوں نے بیان کیا کہ ایسا ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا اس جگہ (یعنے مزدلفہ مین) حَدَّثَنَا ابْنُ ۵۵

مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ صَلَّى بِنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین حکم سے کہ اونہوں نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے ساتھہ مغرب کی تین رکعتین اور عشا کی دو رکعتین ایک اقامت کے ساتھہ جمع کرکے پڑہین اس کے بعد سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ایسا ہی ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کیا اور فرمایا کہ ایسا ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا اس جگہ (یعنے مزدلفہ مین) -

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَا ۵۶

صَلّٰى بِنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِإِقَامَةٍ الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْعِشَاءِ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَنَعَ بِهِمْ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ بِهِمْ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی مجھکو حکم بن عتیبہ اور سلمہ بن کہیل نے دونون نے کہا ہمین سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے اقامت واحدہ کے ساتھہ مغرب کی تین رکعتیں پڑہائین پہر سلام پہیر کر کہڑے ہوگئے تو دو رکعتین عشا کی پڑہائیں (یعنے بلا اقامت) پہر بیان کیا کہ اسیطرح اوہین ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے یہہ نمازین پڑہائی تہین اس جگہ (یعنے مزدلفہ مین) اور بیان کیا تہا کہ اونہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اسیطرح یہہ نمازین پڑہائی تہین اس جگہ (یعنے مزدلفہ مین) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ سَعِيْدَ ۵۷

بْنَ جُبَيْرٍ أَقَامَ بِجَمْعٍ الصَّلٰوةَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ أَذَّنَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِالْإِقَامَةِ الْأُوْلٰى وَحَدَّثَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ هٰذَا وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین حکم سے کہا میں سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے ساتھہ نماز مزدلفہ مین موجود تہا مجھے یاد ہے کہ اونہون نے آذان کہی پہر مغرب کی تین رکعتین پڑہین پہر کہڑے ہوئے اور وہی پہلی تکبیر کے ساتھہ دو رکعتین عشا کی پڑہین اور بیان کیا کہ اس جگہ مزدلفہ مین ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے بہی یہہ نمازین اسیطرح پڑہیں اور فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی ایسا ہی کیا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ ۵۸

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے وہ روایت کرتے ہین سلمہ سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا کہ رسول

۵۹ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب وعشا بمقام مزدلفہ ایک تکبیر کے ساتھہ پڑہی حدثنا ابن مرزوق قال ثنا
وهب عن شعبة عن ابی اسحق عن عبد اللہ بن مالک عن ابن عمر رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے وہ روایت کرتے ہین شعبہ سے وہ ابو اسحق سے وہ
۶۰ عبد اللہ بن مالک سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا
ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر قال ثنا سفیان ح وحدثنا حسین بن نصر قال سمعت یزید بن هرون قال انا
سفیان بن سعید الثوری عن ابی اسحق عن عبد اللہ بن مالک قال صلیت مع ابن عمر رض المغرب ثلثا والعشاء
رکعتین باقامة واحدة فقیل له یا ابا عبد الرحمن ما هذا فقال صلیتهما مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فی هذا المکان باقامة واحدة ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا سنی مینے یزید
بن ہارون سے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن سعید الثوری نے وہ روایت کرتے ہین ابو اسحق سے وہ عبد اللہ بن مالک سے کہا
مین نے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کے ساتھہ مغرب کی تین اور عشا کی دو رکعتین ایک تکبیر کے ساتھہ پڑہیں آپ سے
پوچھا گیا کہ ای ابو عبد الرحمن یہہ آپنے کسطرح نماز پڑھائی فرمایا مین نے یہہ دونون نمازین اس جگہ (یعنے مزدلفہ مین) رسول
۶۱ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اسیطرح ایک تکبیر کے ساتھہ پڑہی ہین حدثنا روح بن الفرج قال ثنا عمرو بن
خالد قال ثنا زهیر بن معاویة قال ثنا ابو اسحق عن مالک بن الحارث قال صلی عبد اللہ بن عمر بالمزدلفة
صلوة المغرب باقامة لیس معها اذان ثلث رکعات ثم سلم ثم قال الصلوة ثم قام فصلی العشاء رکعتین
ثم سلم فقال له خالد بن مالک الحارثی ما هذه الصلوة یا ابا عبد الرحمن قال صلیتهما مع النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فی هذا المکان لیس معها اذان ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے عمرو بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحق نے وہ روایت کرتے
ہین مالک بن مالک الحارثی سے کہا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے مزدلفہ مین نماز مغرب کی تین رکعتین
بلا اذان ایک تکبیر کے ساتھہ پڑہین پہر سلام پہیر کر الصلوٰة کہا اور نماز عشا کی دو رکعتین پڑہین خالد بن مالک الحارثی
نے کہا ای ابو عبد الرحمن یہہ آپنے کس طرح نماز پڑھائی فرمایا مین نے یہہ دونون نمازین اس جگہ مزدلفہ مین اسیطرح بلا آذان
۶۲ کے پڑہی ہین حدثنا یونس قال ثنا سفیان عن ابن ابی نجیح عن مجاهد قال حدثنی اربعة کلهم ثقة منهم
سعید بن جبیر وعلی الازدی عن ابن عمر رض انه صلی المغرب والعشاء بالمزدلفة باقامة واحدة ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی نجیح سے وہ مجاہد سے
کہا حدیث بیان کی مجہہ سے چار شخصون نے اور یہہ چارون ثقہ شخص ہین جنمین سے دو سعید بن جبیر اور علی الازدی ہین
چارون روایت کرتے ہین ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپنے مغرب وعشا مزدلفہ مین ایک تکبیر کے ساتھہ پڑہی
فهذا ابن عمر رض یخبر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه صلاهما ولم یؤذن بینهما ولم یقم
وقد روی عن ابن عمر رض فی هذا شیء بلفظ غیر هذا اللفظ ترجمہ پس ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما خبر دیتے ہین
ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ دونون نمازین بیک آذان واقامت پڑہین چنانچہ یہی حدیث ابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہا سے دوسری لفظوں مین بھی روایت کی گئی ہے **حدثنا** یونس قال انا ابن وھب قال اخبرنی ابن ابی ذئب ١٣ه
عن ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی المغرب والعشاء
بالمزدلفۃ جمیعا لم ینادِ فی واحدۃ منہما الا بالاقامۃ ولم یسبح بینہما ولا علی اثر واحدۃ منہما **ترجمہ**
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب
سے وہ سالم بن عبد اللہ سے وہ اپنے والد سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ مین نماز مغرب و عشاء
ملا کر پڑہی اور اون دونون مین سے ایک مین (یعنے عشاء مین) نہین کہلوائی مگر تکبیر (یعنے نماز عشاء کیلئے آپنے آذان نہین
دلوائی) اور اون دونون کے درمیان تسبیح نہین کی (یعنے سنتین نہین پڑہین) **حدثنا** اسمعیل بن یحیی المزنی ١٤ه
قال ثنا محمد بن ادریس الشافعی عن عبد اللہ بن نافع عن ابن ابی ذئب فذکر باسنادہ مثلہ غیر انہ لم
ینادِ بینہما ولا علی اثر واحدۃ منہما الا باقامۃ وھکذا حفظ عن یونس عن ابن وھب غیر انی وجدتہ
فی کتابی کما نصصتہ فی الحدیث الذی قبل ھذا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن یحیی المزنی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے محمد بن ادریس الشافعی رح نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن نافع سے وہ ابن ابی ذئب سے پہلاون کی
اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اس کے کہ اونہون نے بیان کیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے
دونون نمازون کے درمیان یا (یون کہا) کہ اون دونوں مین سے ایک کے بعد نہین کہی مگر تکبیر (یعنے نماز مغرب کے بعد
عشاء کے لئے اذان نہین دلوائی) یہہ حدیث یونس عن ابن وہب کی روایت سی بھی مجھے اسیطرح یاد ہے مگر مین نے اپنی بیاض
مین حدیث یونس اسطرح نہین پائی بلکہ اسطرح جس طرح مین نے بیان کی **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا ابو عامر قال ثنا ابن ١٥ه
ابی ذئب عن الزھری عن سالم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع بین الصلاتین بجمع لم ینادِ فی
کل واحدۃ منہما الا باقامۃ ولم یسبح بینہما **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے کہ نبی
کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ مین دونون نمازین جمع کرکے پڑہین اور دونون نمازون مین سے ہر ایک نماز کیلئے نہین
کہی مگر ایک تکبیر اور دونون کے درمیان تسبیح نہین کی یعنے سنتین نہین پڑہین **فقولہ** فی ھذا الحدیث ولم
ینادِ فی کل واحدۃ منہما الا باقامۃ فذلک یحتمل ان یکون اراد بذلک الا قامۃ التی اقامہا لکل واحدۃ منہما
ویحتمل الاقامۃ التی اقامہا لہما غیر ان اولی الاشیاء بنا ان نحمل ذلک علی الاقامۃ التی اقامہا لہما لیتفق معنی
ذلک ومعنی ما رویناہ قبل ذلک عن سعید بن جبیر عن ابن عمر رضی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **وقد**
روی عن ابی ایوب الانصاری وعن براء بن عازب ما یوافق من ذلک ایضا **ترجمہ** پس اس حدیث مین ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہہ قول کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونون نمازون مین سے ایک کے لئے نہین کہی
مگر تکبیر محتمل ہے کہ ہر ایک کے لئے ایک ہی تکبیر کہنا مراد ہو اور محتمل ہے کہ ہر ایک کے لئے ایک ہی تکبیر کہنا مراد ہو یعنے آپنے ہر ایک
کیلئے ایک ہی تکبیر کہی اور مناسب یہی ہے کہ ہم اس حدیث کو اسی معنے پر محمول کرین تاکہ یہہ روایت اور ابن جبیر کی روایت
دونون متفق ہو جاتین کیونکہ دونون ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت کی گئی ہین ماسوای اس کے ابو ایوب
انصاری اور براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ایسا ہی روایت کیا گیا ہے **حدثنا** محمد بن خزیمۃ ١٦ه

قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الرُّوْمِيِّ قَالَ اَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ اَنَا غَيْلَانُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمر بن الرومی نے کہا
خبر دی ہمکو قیس بن الربیع نے کہا خبر دی ہمکو غیلان نے وہ روایت کرتے ہین عدی بن ثابت الانصاری سے وہ عبد اللہ
بن یزید الانصاری سے وہ ابو ایوب الانصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ
۵۱۷ وسلم کے ساتھ نماز مغرب و عشاء ایک تکبیر کے ساتھ پڑہی **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا عمرو بن عون قال انا ابو
يوسف عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن عون
نے کہا خبر دی ہمکو ابو یوسف نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن عبد الرحمن سے وہ عدی بن ثابت سے وہ عبد اللہ بن یزید
سے وہ براء بن عازب سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **وخالفهم** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ
فَقَالُوْا بَلْ تُصَلِّى الْاُوْلٰى مِنْهُمَا بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ وَّالثَّانِيَةُ بِاِقَامَةٍ بِلَا اَذَانٍ +

القول الثالث

اور باقی اہل علم نے ان سے ہی اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ پہلی نماز تو باذان و اقامت پڑہی جاوے اور دوسری باقامت
۵۱۸ وبلا اذان **واحتجوا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ صَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّاِقَامَتَيْنِ **ترجمہ** اور احتجاج اس حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے وہ روایت کرتے ہین جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے
وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب مزدلفہ وا پس آئے تو مغرب و عشاء بیک اذان
و دو اقامت پڑہی **ففي** هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَتَيْنِ وَ
هٰذَا خِلَافُ مَا رَوٰى مَالِكُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ تُجْمَعَانِ
بِعَرَفَةَ يُؤَذَّنُ لَهَا وَيُقَامُ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ تَكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ تُجْمَعَانِ بِجَمْعٍ
ترجمہ پس اس حدیث مین ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے (مزدلفہ مین) نماز مغرب و عشاء بیک اذان و دو
اقامت پڑہی سو یہ مالک بن الحارث کی حدیث کے خلاف ہی جو اونہون نے ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی
ہے اور یہہ تو بلا اختلاف ثابت ہے کہ عرفات مین جو ظہر و عصر کی نماز جمع کرکے پڑہی جاتی ہے تو اوس مین صرف پہلی
نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے اور دوسری کے لئے اقامت تو اب نظر و قیاس چاہتا ہے کہ مزدلفہ مین جو نماز مغرب
۵۱۹ و عشاء جمع کرکے پڑہی جاتی ہے تو اوس کا بھی یہی حکم ہو **حدثنا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ
عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ
فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ حَتّٰى جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَنَزَلَ فَتَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ

أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن عقبہ سے وہ کریب مولیٰ عبداللہ بن عباس رض سے وہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ . . رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس ہوتے ہوئے جب دونوں پہاڑیوں تک پہنچے تو اونٹ کو آپ نے پیشاب کر کے وضو کیا بلا اسباغ کے میں نے کہا یا رسول اللہ نماز فرمایا نماز آگے چلکر پھر سوار ہوکر آپ مزدلفہ آئے اور اوتر کر اسباغ کے ساتھ وضو کیا پھر اذان کہی گئی اور آپ نے نماز مغرب پڑھی اس کے بعد سب نے اپنی سواریاں اپنی اپنی جگہ بٹھائیں اور پھر نماز عشا کی تکبیر کہی گئی اور آپ نے نماز عشا پڑھی اور ان دونوں کے درمیان سنتیں وغیرہ نہیں پڑھیں قال فَاخْتُلِفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاتَيْنِ بِمُزْدَلِفَةَ هَلْ صَلَّاهُمَا مَعًا أَوْ عَمِلَ بَيْنَهُمَا عَمَلًا فَرُوِيَ فِي ذَلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رض وَأُسَامَةَ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ كَيْفَ صَلَّاهُمَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لَيْسَ مَعَهُمَا أَذَانٌ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَكَانَتِ الصَّلَاتَانِ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا بِمُزْدَلِفَةَ وَهُمَا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ كَمَا يُجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ وَهُمَا الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ فَكَانَ هَذَا الْجَمْعُ فِي هَذَيْنِ الْمَوْطِنَيْنِ جَمِيعًا لَا يَكُونُ إِلَّا لِلْمُحْرِمِ فِي حُرْمَةِ الْحَجِّ فَلَا يَكُونُ لِحَلَالٍ وَلَا لِمُعْتَمِرٍ غَيْرِ حَاجٍّ وَكَانَتِ الصَّلَاتَانِ بِعَرَفَةَ تُصَلَّى إِحْدَاهُمَا فِي أَثَرِ صَاحِبَتِهَا وَلَا يُعْمَلُ بَيْنَهُمَا عَمَلٌ وَكَانَ يُؤَذَّنُ لَهُمَا أَذَانًا وَاحِدًا أَوْ يُقَامُ لَهُمَا إِقَامَتَيْنِ كَانَ النَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ الصَّلَاتَانِ بِمُزْدَلِفَةَ كَذَلِكَ وَأَنْ يَكُونَ إِحْدَاهُمَا تُصَلَّى فِي أَثَرِ صَاحِبَتِهَا وَلَا يُعْمَلُ بَيْنَهُمَا عَمَلٌ وَأَنْ يُؤَذَّنَ لَهُمَا أَذَانًا وَاحِدًا وَيُقَامَ لَهُمَا إِقَامَتَيْنِ كَمَا يُفْعَلُ بِعَرَفَةَ سَوَاءً هَذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هَذَا الْبَابِ وَهُوَ خِلَافُ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ رح وَمُحَمَّدٍ رح وَذَلِكَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَذْهَبُونَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ إِلَى مَا ذَكَرْنَا وَيَذْهَبُونَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِمُزْدَلِفَةَ إِلَى أَنْ يُصَلُّوا ذَلِكَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَيَحْتَجُّونَ فِي ذَلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَكَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَذْهَبُ فِي ذَلِكَ إِلَى أَنْ يُصَلِّيَهُمَا بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لَا أَذَانَ مَعَهُمَا عَلَى مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ رض مِنْ هَذَا أَحَبُّ إِلَيْنَا لِمَا يَشْهَدُ لَهُ مِنَ النَّظَرِ ثُمَّ وَجَدْنَا بَعْدَ ذَلِكَ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ رض قَدْ عَادَ إِلَى مَعْنَى حَدِيثِ جَابِرٍ رض ترجمہ پس جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے میں اختلاف کیا گیا کہ آپ نے مزدلفہ میں دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑھیں یا ان کے درمیان میں کوئی اور کام بھی کیا جیسا کہ حدیث اسامہ بن زید میں مذکور ہے کہ درمیان میں لوگوں نے اپنی سواریاں اپنی اپنی جگہ باندھدیں بخلاف حدیث ابن عمر رض کے کہ انہوں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے دونوں نمازوں کا ایک ساتھ پڑھنا درست کیا ہے پھر اس میں بھی اختلاف کیا گیا کہ یہ دونوں نمازیں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کسطرح پڑھیں بعض نے روایت کیا کہ بیک اذان ویک اقامت بعض نے روایت کیا بیک اذان و دو اقامت اور بعض نے روایت کیا کہ آپ نے دونوں نمازیں بلا اذان و بیک اقامت پڑھیں جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا اور یہ تو ظاہر ہے کہ جس طرح مزدلفہ میں ظہر و عصر کی نماز (ظہر کے وقت) جمع کر کے پڑھی جاتی ہے اسیطرح مغرب عشا کی نماز مزدلفہ میں (عشا کے وقت) جمع کر کے پڑھی جاتی ہے اور یہ حکم اگرچہ خاص حاجیوں کے لیے ہے غیر حاجیوں کے لیے نہیں تاہم جمع کرنیکی حیثیت سے تو ان

دونون مقامون کا ایک حکم ہونا چاہئے یعنے جس طرح عرفات مین دو نمازین بیک اذان دو دو اقامت پڑہی جاتی ہین اسیطرح مزدلفہ مین بہی دونون نمازین بیک اذان دو دو اقامت پڑہی جائین یہہ حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق نظر و قیاس کے اور یہہ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کے خلاف ہے کیونکہ وہ اس مسئلہ مین قول ثانی کیطرف گئے ہین کہ مزدلفہ مین دونون نمازین بیک اذان و بیک اقامت پڑہی جائین چنانچہ اونہون نے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کی روایت سے تمسک کیا ہے اور سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالے اس مسئلہ مین قول اول کیطرف گئے ہین کہ مزدلفہ مین دونون نمازین بلا اذان و بیک اقامت پڑہی جائین جیساکہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے لیکن ہمارے نزدیک جابر رضی اللہ تعالے عنہ نے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ زیادہ بسند یدہ ہے کیونکہ نظر و قیاس بہی اسی کی تائید کرتا ہے ماسوای اس کے ایک حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی گئی ہے اوس مین ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے دونون نمازون کیلئے اقامت کہی **وذلک** ان ھرون بن کامل و فھد حدثانا قالا حدثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی عبد الرحمن بن خالد بن مسافر عن ابن شھاب عن سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر رض قال جمع النبی صلے اللہ علیہ وسلم بین المغرب و العشاء بجمع وھی المزدلفۃ صلے المغرب ثلثا ثم سلم ثم اقام العشاء فصلاھا رکعتین ثم سلم لیس بینھما سجدۃ ۔ **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ھارون بن کامل اور فہد نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد الرحمن بن خالد بن مسافر نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ سالم بن عبد اللہ سے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع یعنے مزدلفہ مین مغرب و عشا ملاکر پڑہی اول مغرب کی تین رکعتین پڑہین پہر عشا کی تکبیر کہی اور عشا کی دو رکعتین پڑہکر سلام پہیرا اور دونون کے درمیان تسبیح نہین کی (یعنے سنتین نہین پڑہین) **فھذا** یخبر انہ صلاھما باقامتین **وقد** حدثنا عن ابن عمر نفسہ مما لم یرفعہ الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ اذن لھما **ترجمہ** اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے دونون نمازون کیلئے اقامت کہلوائی اب رہا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کی حدیث سے اذان کا ثبوت سو اس حدیث مین خود آپ سے دونون نمازون کے لئے (ایک) اذان کہنا روایت کیا گیا ہے ۔

حدثنا یوسف ابن یزید قال ثنا حجاج بن ابراھیم قال ثنا ھشیم قال انا ابو بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عمر رض انہ جمع بین المغرب و العشاء بجمع باذان و اقامۃ ولم یجعل بینھما شیئا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو ابو بشر نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپ نے (مزدلفہ مین) بیک اذان و یک اقامت مغرب و عشاء ملاکر پڑہی اور اون دونون کے درمیان فصل نہین کیا **فکان** محالا ان یکون ادخل فی ذلک اذانا الا وقد علمہ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و الذی رویناہ عن جابر من ھذا احب الینا لما تشھد لہ من النظر **ترجمہ** پس ناممکن ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے یہہ اذان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے معلوم کئے بغیر کہی ہو مگر (اقامت کے متعلق امام طحاوی رحمہ اللہ نے یہہ نہین فرمایا بلکہ اقامت کے متعلق وہ فرماتے ہین کہ) ہمارے اقامت کے متعلق ہمین وہ زیادہ پسند ہے جو حضرت جابر رض سے روایت کیا گیا ہے اسلئے کہ نظر و قیاس اسی کی تائید کرتا ہے ۔

بَابُ وَقْتِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ لِلضُّعَفَاءِ الَّذِيْنَ يُرَخَّصُ لَهُمْ فِيْ تَرْكِ الْوُقُوْفِ بِمُزْدَلِفَةَ

جن ضعیف و ناتوان لوگوں کو ترک وقوف مزدلفہ کی رخصت دیگئی ہے اون کے لئے رمی الجمرۃ العقبہ کا وقت ـ

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ بَعَثَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَرَمَيْنَا الْجَمْرَةَ مَعَ الْفَجْرِ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی ذئب سے وہ شعبہ مولی ابن عباس رض سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا مین بہی اونہین لڑکون بچون مین سے تہا جنہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن (مزدلفہ سے) روانگی کے وقت سب سے پہلے منی بہیجدیا تہا سو رمی جمرۃ العقبہ ہم نے نماز فجر کے بعد کی ـ

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الصُّفَيْرِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ اِذْهَبْ بِضُعَفَائِنَا وَنِسَائِنَا فَلْيُصَلُّوا الصُّبْحَ بِمِنًى وَلْيَرْمُوْا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ اَنْ تُصِيْبَهُمْ دَفْعَةُ النَّاسِ قَالَ فَكَانَ عَطَاءٌ يَفْعَلُهُ بَعْدَ مَا كَبِرَ وَضَعُفَ ترجمہ

حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خلاد بن یحیے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن عبد الملک بن ابی الصفیر نے وہ روایت کرتے ہین عطا سے کہا خبر دی مجہکو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا کہ آپ لڑکون بچون اور بوڑہے ضعیف مرد عورتون کو لیکر پہلے سے روانہ ہو جایئن کہ یہہ لوگ نماز فجر منے مین جا پڑہین اور لوگون کے پہنچنے سے پہلے رمی جمرۃ العقبہ کرلین اسمعیل بن عبد الملک بیان کرتے ہین کہ عطا رحمہ اللہ جب ضعیف ہوگئے تو وہ بہی ایسا ہی کیا کرتے ہے قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ لِلضَّعَفَةِ اَنْ يَرْمُوْا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ لَهُمْ اَنْ يَرْمُوْهَا حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِنْ رَمَوْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ اَجْزَاَتْهُمْ وَقَدْ اَسَاؤُا وَقَالُوْا لَمْ يُذْكَرْ ابْنُ عَبَّاسٍ رض فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ مَوْلَاهُ اَنَّهُمْ رَمَوُا الْجَمْرَةَ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُمْ بِذٰلِكَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنُوْا فَعَلُوْا ذٰلِكَ بِالتَّوَهُّمِ مِنْهُمْ اَنَّهُ وَقْتُ الرَّمْيِ لَهَا وَوَقْتُهُ فِي الْحَقِيْقَةِ غَيْرُ ذٰلِكَ وَاَمَّا مَا رَوَاهُ عَطَاءٌ عَنْهُ فَاِنَّهُ لَمْ يُذْكَرْ فِيْهِ وَقْتُ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ هَلْ هُوَ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ ضعیف لوگون کو رمی جمرۂ عقبہ نماز فجر کے بعد کرنا چاہئے اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ طلوع آفتاب سے پہلے رمی جمرۃ العقبہ نہین کرنی چاہیے اور اگر طلوع آفتاب سے کرلی جائے تو کافی ہے مگر بہتر نہین اور حدیث مذکور کے جواب مین فرمایا ہے کہ اس حدیث مین حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے یہہ بیان نہین فرمایا کہ پہر اون لوگون نے نماز کے بعد رمی جمرۃ العقبہ کی یا نہین ممکن ہے کہ ان لوگون نے اپنی فہم کے مطابق طلوع آفتاب سے پہلے رمی جمرۃ العقبہ کی ہو اور نہ یہی بیان کیا ہے کہ رمی جمرۃ العقبہ کا درحقیقت وہی وقت ہے حالانکہ اوس کا وقت طلوع آفتاب کے بعد ہے اور وہ جو عطا رحمہ اللہ سے روایت کیا گیا ہے کہ جب وہ ضعیف ہوگئے

تو وہ بات ... ابن عمر ... سے بطریق روایت نہیں کیا گیا کہ وہ طلوع شمس سے پہلے رمی جمرۃ العقبہ کرتے تھے یا بعد
طلوع شمس۔ **واحتج** اهل المقالة الاولى لقولهم ايضا بما حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني يونس
عن ابن شهاب عن سالم ان عبد الله بن عمر رضي الله عنهما كان يقدم ضعفة اهله فيقفون عند المشعر الحرام و
المزدلفة بليل فيذكرون الله عز وجل ما بدا لهم ثم يدفعون قبل ان يقف الامام وقبل ان يدفع فمنهم من
يقدم منى لصلوة الفجر ومنهم من يقدم بعد ذلك فاذا قدموا رموا الجمرة وكان ابن عمر رضي الله عنهما يقول رخص في اولئك
رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ **ترجمہ** قائلین قول اوّل اس حدیث سے بھی احتجاج کرتے ہیں جو بیان کی ہم سے
یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ سالم سے کہ عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ تعالے عنہما ... لوگون کو آگے بھیجدیتے تھے چنانچہ وہ رات سے ہی مشعر الحرام اور مزدلفہ میں وقوف اور
ذکر اللہ کرکے لوگوں کی ... سے پہلے چلے جاتے تھے بعض نماز فجر کے وقت ہی پہنچ جاتے تھے اور بعض اس کے بعد پہر
منی پہنچکر رمی جمرۃ العقبہ کرتے تھے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما فرمایا کرتے تھے کہ ان لوگون کو رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم نے روانگی کے وقت سے پہلے منی پہنچ جانیکی اجازت دیدی تھی **فکان** من الحجة عليهم لاهل المقالة
الاخرى انه لم يذكر في هذا الحديث عن ابن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص لهم
في رمي جمرة العقبة حينئذ وقد يجوز ان تكون تلك الرخصة التي كان رخصها لهم هي الدفع من مزدلفة
بليل خاصة۔ **ترجمہ** اس حدیث کے جواب میں کہا جا سکتا ہے کہ اس حدیث میں ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے یہ تو
نہیں بیان کیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے روانگی کے وقت سے پہلے منے پہنچ جانیکے ساتھ اوسی وقت رمی
جمرۃ العقبہ کرنیکی بھی اجازت دیدی تھی **واحتجوا** ايضا في ذلك بما حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا
سعيد بن سالم عن ابن جريج قال اخبرني عبد الله مولى اسماء عن اسماء بنت ابي بكر رضي الله عنهما انها قالت اي بني هل غاب القمر
ليلة جمع وهي تصلي ونزلت عند المزدلفة قال قلت لا فصلت ساعة ثم قالت اي بني هل غاب القمر وقد
غاب فقلت نعم قالت فارتحلوا اذا فارتحلنا ثم مضينا بها حتى رمت الجمرة ثم رجعت فصلت الصبح في منزلها
فقلت لها اي هنتاه لقد غلسنا قالت كلا يا بني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذن للظعن۔ **ترجمہ**
ماسوا اس کے اس حدیث سے بھی احتجاج کیا ہے جو بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن سالم نے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج سے کہا خبر دی مجھکو عبد اللہ
مولی اسما نے وہ روایت کرتے ہیں اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ اونہون نے مزدلفہ کی شب کو
ان سے دریافت کیا کہ ای برخوردار کیا چاند چھپ گیا ہے اس وقت نماز پڑھ رہی تھیں میں نے کہا نہیں پہر اونہون نے تہوڑی
دیر اور نماز پڑہی اور پوچھا برخوردار اب چاند چھپ گیا یا نہیں میں نے کہا ہان اب چھپ گیا فرمایا تو اب کوچ کرو چنانچہ
ہم منے آئے اور اونہون نے رمی جمرۃ العقبہ کی پہر اپنے جگہ آکر نماز پڑہی میں نے کہا اجی آپنے تو ہمیں بڑی اندھیرے سے
جگا یا فرمایا برخوردار عورتون کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اندھیرے سے منے آجانیکی اجازت دیدی ہے **فقيل**
يحتمل ان يكون اراد التغليس في الدفع من مزدلفة ويجوز ان يكون اراد التغليس في الرمي فاخبرته ان نبي الله
صلى الله عليه وسلم اذن لهم في التغليس لما سالها عن التغليس به من ذلك۔ **ترجمہ** پس جائز ہے کہ اس حدیث میں

عبداللہ مولی اسماء بنت ابی بکر الصدیق کے سوال ہین لقد غلسنا سے اندہیری سے روانگی مراد ہوا اور محتمل ہے کہ رمی جمرۃ العقبہ
مراد ہو کہ آپنے اتنے اندہیرے سے کیون رمی جمرۃ العقبہ کی سو جواب انہون نے دیا کہ عورتون کے لیے رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وسلم نے اسکی اجازت دیدی ہے وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلَّذِينَ ذَهَبُوا إِلَى أَنَّ وَقْتَ رَمْيِهِمْ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مَا حَدَّثَنَا ۵۵
ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَنَا كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ نِسَاءَهُ وَثَقَلَهُ صَبِيحَةَ جَمْعٍ أَنْ يُفِيضُوا مَعَ أَوَّلِ الْفَجْرِ بِسَوَادٍ
وَلَا يَرْمُوا الْجَمْرَةَ إِلَّا مُصْبِحِينَ ترجمہ اور جو اہل علم اس قول کیطرف گئے ہین کہ ان لوگون کی رمی کا وقت ہی صبح شمس کے
بعد ہے انہون نے استدلال ان حدیثون سے کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی مجہسے موسی بن عقبہ نے کہا خبر دی ہمکو
کریب نے وہ روایت کرتے ہین ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات اپنی جعفر
ازدواج کو حکم فرمایا کہ وہ مع اپنے سامان کے وہ اول وقت نماز فجر سے ہی کوچ کرین اور (منے پہنچکر) رمی جمرۃ العقبہ نکرین
مگر صبح کو (یعنے دن نکلے) فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِالْإِفَاضَةِ مَعَ أَوَّلِ
الْفَجْرِ وَأَنْ لَا يَرْمُوا حَتَّى يُصْبِحُوا فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِي أَمَرَهُمْ بِالرَّمْيِ فِيهِ لَيْسَ أَوَّلُهُ طُلُوعَ الْفَجْرِ
وَلَكِنْ أَوَّلُهُ الْإِصْبَاحُ الَّذِي بَعْدَ ذَلِكَ ترجمہ پس اس حدیث مین ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون
کو مزدلفہ سے اول وقت روانہ ہونے کا حکم فرمایا تہا اور کہ رمی جمرۃ العقبہ صبح کو کرین معلوم ہوا کہ ان لوگون کی رمی کا
وقت ہی صبح کے بعد ہے اور یہی رمی کا اول وقت ہے نہ کہ طلوع فجر حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ ۵۶
قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ
فِي الثَّقَلِ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجِمَارَ حَتَّى تُصْبِحُوا فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ الْإِصْبَاحُ هُوَ طُلُوعُ الشَّمْسِ وَاحْتَمَلَ أَنْ تَكُونَ
قَبْلَ ذَلِكَ فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان ہم سے حجاج نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہمکو حجاج نے وہ روایت کرتے ہین حکم سے وہ مقسم سے وہ ابن عباس رضی
اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اونہین سامان و اسباب کے ساتھ منے روانہ کیا اور فرمایا
کہ رمی جمار نکرنا مگر بعد صبح - اب سوال یہ ہی کہ صبح سے کون سا وقت مراد ہے محتمل ہے طلوع آفتاب کے بعد کا وقت مراد
ہوا اور محتمل ہے کہ طلوع آفتاب سے پہلے کا ہنذا ہمنے چاہا کہ اس احتمال کو رفع کرین فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا ۵۷
قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي هَاشِمٍ يَا بَنِي أَخِي تَعَجَّلُوا قَبْلَ زِحَامِ النَّاسِ وَلَا
تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
احمد بن عبداللہ بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے وہ روایت کرتے ہین اعمش سے وہ حکم
سے وہ مقسم سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی ہاشم سے فرمایا
کہ تم لوگ ازدحام سے پہلے منے روانہ ہو جاؤ اور رمی جمرہ نکرنا جبتک کہ آفتاب طلوع نہ ہو جائے حَدَّثَنَا ۵۸
سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعَفَۃَ اَھْلِہٖ لَیْلَۃَ جَمْعٍ قَالَ فَاَتَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْسَانًا
بَعْثُہُمْ فَضَرَبَ فَخِذَہٗ وَقَالَ لَا تَرْمِیَنَّ جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعودی نے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ مقسم سے
وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات (اندھیری سے ہی) بوڑھے ضعیف
لوگوں کو آگے بھیجدیا اور ایک شخص کے پاس آکر اس کی ران ہلا کر کیونکہ وہ سواری پر بیٹھا ہوگا فرمایا کہ اور رمی جمرہ آفتاب طلوع ہونے کے
٩ه بعد نہ کرنا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ عِیْسٰی ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
کَثِیْرٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُہَیْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِیِّ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُغَیْلِمَۃَ بَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ مِنْ جَمْعٍ بِلَیْلٍ فَجَعَلَ یَلْطَحُ
اَفْخَاذَنَا وَیَقُوْلُ اُبَیْنِیَّ لَا تَرْمُوْا جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن عیسیٰ نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان ہم سے محمد بن
کثیر نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم تینوں نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں سلمہ بن کہیل سے وہ حسن العرنی سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا
ہم سب بنی عبدالمطلب کے لڑکوں بچوں کو مزدلفہ کی رات رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے ہی منے روانہ کر دیا تھا اور
١٠ه اور ہمارے رانوں پر ہاتھ مار کر فرماتے جاتے تھے کہ اے پرخوردار رمی الجمرہ طلوع آفتاب کے بعد کرنا حَدَّثَنَا فَہْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مُقْسِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَکَانَ یَاْخُذُ بِعَضُدِ کُلِّ اِنْسَانٍ مِنَّا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمران بن ابی لیلےٰ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے والد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے
ابن ابی لیلیٰ نے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ مقسم سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے اس روایت میں اس طرح ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے ہر شخص کا بازو
١١ه پکڑ کر فرماتے تھے حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُہَیْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِیِّ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اَفَضْنَا مِنْ جَمْعٍ فَلَمَّا اَنْ صِرْنَا بِمِنًی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَرْمُوْا جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ
حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَبَیَّنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَہُمْ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَقْتَ الْاِصْبَاحِ الَّذِیْ اَمَرَہُمْ
بِالرَّمْیِ فِیْہِ فِی الْحَدِیْثِ الَّذِیْ فِی الْفَصْلِ الَّذِیْ قَبْلَ ھٰذَا وَاَنَّہٗ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَھٰذَا الْحَدِیْثُ ھُوَ اَوْلٰی مِنْ حَدِیْثِ
شُعْبَۃَ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَلِاَنَّ ھٰذَا اَقْلَ تَوَاتُرًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاھُمْ عَلٰی
مَا ذَکَرْنَا وَلِاَنَّ الْاِفَاضَۃَ مِنْ مُزْدَلِفَۃَ اِنَّمَا رُخِّصَ لِلضُّعَفَاءِ فِیْہَا لَیْلًا لِئَلَّا یُصِیْبَہُمْ حَطْمَۃُ النَّاسِ فِیْ وَقْتِ اِفَاضَتِہِمْ
وَاِذَا صَارُوْا اِلٰی مِنًی اَمْکَنَہُمْ مِنْ رَمْیِ جَمْرَۃِ الْعَقَبَۃِ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قَبْلَ مَجِیْءِ النَّاسِ مَا یُمْکِنُ غَیْرَ الضُّعَفَاءِ اِذَا
جَاءُوْا لِاَنَّ غَیْرَ الضُّعَفَاءِ اِنَّمَا یَاْتُوْنَہُمْ فِیْ وَقْتٍ یُفِیْضُوْنَ وَذٰلِکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ھٰکَذَا اَمَرَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعاصم نے وہ روایت کرتے
ہیں سفیان سے وہ سلمہ بن کہیل سے وہ حسن العرنی سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا ہم لوگ مزدلفہ سے واپس

ہوئے جب منیٰ پہنچے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمی جمرہ نکرنا جبتک کہ آفتاب طلوع نہ ہو جائے۔ اس حدیث مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمادیا کہ اوس حدیث مین جسکا اوپر ذکر گذر چکا ہے صبح کے وقت سے بعد طلوع آفتاب کا وقت مراد ہے اور یہہ حدیث اوس حدیث سے اولی ہی ہے کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے بتواتر روایت کی گئی ہے اس کے علاوہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بوڑہے اور ضعیف لوگون کو اندہیرے سے ہی کوچ کرنیکی اجازت دی تو اس لیئے کہ اونہیں لوگون کی ازدحام سے تکلیف نہ پہنچے اور لوگون کے آنے آنے طلوع آفتاب کے بعد وہ اسیطرح سے رمی کرلین کیونکہ وہ لوگ جو آ مین گے تو اپنی روانگی کے وقت ہی آئیں گے چنانچہ مزدلفہ سے عام روانگی طلوع آفتاب سے پہلے ہی اسیطرح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو حکم فرمایا ہے **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وھب قال ثنا شعبۃ عن ابی اسحٰق ح وحدثنا ١٢

یزید بن سنان قال ثنا ابو عاصم عن سفیان عن ابی اسحٰق عن عمرو بن میمون قال کنا وقوفا مع عمر بجمع فقال ان اھل الجاھلیۃ کانوا لا یفیضون حتی تطلع الشمس ویقولون اشرق ثبیر وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفھم فافاض قبل طلوع الشمس **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو اسحٰق سے ح اور حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہین سفیان سے وہ ابو اسحٰق سے وہ عمرو بن میمون سے کہا ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتھہ مزدلفہ مین کہڑے ہوئے تھے تو آپ نے بیان کیا کہ جاہلیت کے زمانہ کے لوگ آفتاب طلوع ہونے سے پہلے مزدلفہ سے کوچ نہین کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے اشرق ثبیر کہ اے مزدلفہ کے پہاڑ آفتاب کی شعاعوں سے چمک اوٹھہ کہ ہم یہان سے کوچ کرین لہذا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کے خلاف طلوع شمس سے پہلے کوچ کیا **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا اسد ح وحدثنا فھد قال ثنا ابو غسان قالا ثنا اسرائیل عن ابی اسحٰق عن ١٣

عمرو بن میمون قال کنا وقوفا مع عمر بجمع فقال ان اھل الجاھلیۃ کانوا لا یفیضون حتی تطلع الشمس ویقولون اشرق ثبیر کیما نغیر وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفھم فافاض قبل طلوع الشمس بقدر صلوۃ المسفر بصلوۃ الصبح **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہین ابو اسحٰق سے وہ عمرو بن میمون سے کہا ہم مزدلفہ مین حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتھہ کہڑے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ اہل جاہلیت طلوع شمس سے پہلے مزدلفہ سے کوچ نہین کرتے تھے اور کہا کرتے تھے اشرق ثبیر کیما نغیر کے پہاڑ آفتاب کی شعاعوں سے چمک اوٹھہ تاکہ یہان سے کوچ کرین لہذا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف طلوع آفتاب سے بقدر نماز مسافر یعنے نماز فجر کی دو رکعتوں سے پہلے کوچ کیا **فلما کان** غیر الضعفاء انما یفیضون من مزدلفۃ قبل طلوع الشمس بھذہ المدۃ الیسیرۃ امکن الضعفاء الذین قد تقدموھم الی منی ان یرموا الجمرۃ بعد طلوع الشمس قبل مجیء الآخرین الیھم علمنا ان الرخصۃ للضعفاء ان یرموا قبل طلوع الشمس معنی لان الرخصۃ انما تکون فی مثل ھذا للضرورۃ وھذا لا ضرورۃ فیہ **فثبت** بذلک ما ذکرنا من حدیث ابن عباس الذی بدینا بہ فی تاخیر رمی جمرۃ العقبۃ الی طلوع الشمس وھو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمھم اللہ تعالی **ترجمہ** پس جب یہہ لوگ مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے پہلے منی روانہ ہونگے تو وہ بوڑہے اور ضعیف لوگ

جوان سے پہلے منیٰ چلے گئے طلوع آفتاب کے بعد ان لوگوں پہنچنے سے پہلے فراغت کے ساتھ رمی جمرہ کرلیں کے پہلے جمرہ بڑے ہوں اور ضعیفوں کو پہلے سے منیٰ روانہ کرنیکی اب بہی طلوع فجر کے بعد ہی رمی جمرہ کرنیکی اجازت حاصل ہو تا جیسا کہ قائلین قول اول بیان کرتے ہیں تو اوس کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی ہے کیونکہ اجازت و رخصت کی آخر کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے اس سے ثابت ہوا کہ قول منصور اس باب میں وہی ہے جو حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ثابت ہوا کہ جمرہ عقبہ بڑے ہوں اور ضعیفوں کو بہی طلوع آفتاب کے بعد کرنی چاہیئے یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ لَيْلَةَ النَّحْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

کیا رمی جمرۃ العقبۃ صبح صادق ہونے سے پہلے بہی جائز ہے یا نہیں۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ يَوْمَ أُمِّ سَلَمَةَ دَارَ إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ فَأَمَرَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ أَنْ تُفِيْضَ فَرَمَتْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَصَلَّتِ الْفَجْرَ بِمَكَّةَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد کہا حدیث بیان کی ہم سے عبیداللہ بن محمد التیمی نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے وہ عروہ سے کہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی باری کا دن قربانی کے دن پڑا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اونہیں حکم دیا کہ وہ رات سے ہی مکہ روانہ ہو جائیں چنانچہ (مزدلفہ سے روانہ ہوئیں اگر) اونہوں نے رمی جمرۃ العقبہ کی اور نماز فجر مکہ آکر پڑہی۔

بیان المسئلۃ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ رَمْيَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ لَيْلَةَ النَّحْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ جَائِزٌ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ صَلَّتِ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ إِلَّا وَقَدْ كَانَ رَمْيُهَا لِجَمْرَةِ الْعَقَبَةِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لِبُعْدِ مَا بَيْنَ الْمَوْضِعَيْنِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْمِيَهَا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَمَنْ رَمَاهَا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَهُوَ فِيْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يَرْمِ وَعَلَيْهِ أَنْ يُعِيْدَ الرَّمْيَ فِيْ وَقْتِ الرَّمْيِ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ كَانَ عَلَيْهِ لِذٰلِكَ دَمٌ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رہ فرماتے ہیں ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ اگر رمی جمرۃ العقبہ صبح صادق ہونے سے پہلے کرلی جائے تو جائز ہے اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے جو مکہ جاکر نماز فجر پڑہی تو ضرور ہی کہ رمی جمرۃ العقبہ آپنے طلوع فجر سے پہلے کی ہو گی کیونکہ منے مکہ سے فاصلہ رکہتا ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ صبح صادق ہونے سے پہلے رمی جمار جائز نہیں اور جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے رمی جمار کرے تو گویا اوس نے رمی جمار کی ہی نہیں لہذا اوسے پہر دوبارہ رمی جمار کرنا چاہیئے اور حدیث مذکور کے جواب میں فرمایا ہے کہ اس حدیث کے متن میں اختلاف کیا گیا ہے عروہ کے بعض شاگرد تو یہ حدیث اسیطرح روایت کرتے ہیں جس طرح اوپر مذکور ہوئی اور بعض اس کے خلاف روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ أَمَرَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ أَنْ تُوَافِيَ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے

کی ہم سے محمد بن حازم نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ زینب بنت ابی سلمہ سے وہ ام سلمہ رضی اللہ
تعالے عنہا سے کہ قربانی کے دن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ وہ مکہ ہی میں نماز فجر مکہ چلکر آپ کے ساتھ پڑہیں -
فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا اَنْ تُوَافِيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمَكَّةَ وَذٰلِكَ عَلٰى صَلٰوةِ
الصُّبْحِ فِي يَوْمِ الَّذِي بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ وَهٰذَا خِلَافُ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَقَدْ حَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مِنْ
اَزْوَاجِهِ اُمَّ سَلَمَةَ رض فَكَانَ مَصِيْرُهُمَا اِلٰى مِنًى وَبِهَا صَلَّوْا صَلٰوةَ الصُّبْحِ وَلَمْ يَتَوَجَّهُوْا حِيْنَئِذٍ اِلٰى مَكَّةَ **ترجمہ** پس اس
حدیث میں ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن حکم کیا تہا کہ وہ صبح کی نماز
مکہ چلکر آپ کے ساتہہ پڑہیں اور یہ حدیث اول کے خلاف ہی ہے سوی اس کے دوسری حدیثوں سے ثابت ہی کہ سودہ رضی اللہ تعالی عنہا
چونکہ موٹے جسم کی تہین اس لیے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اونہوں نے خود اجازت مانگی تہی کہ وہ رات کے وقت ہی پہلے ہی
چلے جائیں اور نماز مجر منی میں جاکر پڑہیں چنانچہ اونہوں نے اور جو لوگ آپ کے ساتہہ گئی تہے اون سب نے جاکر نماز فجر پڑہی اور اوسی وقت مکہ پہیر
۵۳ چلے گیے - **فِيْمَا** رُوِيَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ اسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ تُصَلِّيَ يَوْمَ النَّحْرِ الصُّبْحَ بِمِنًى فَاَذِنَ لَهَا وَكَانَتِ امْرَاَةً ثَبِطَةً فَوَدِدْتُ اَنِّي اسْتَاْذَنْتُهُ كَمَا اسْتَاْذَنَتْهُ **ترجمہ** جیسا
کہ اس حدیث میں ہے جو بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عبد العزیز بن محمد نے وہ روایت کرتے ہیں عبید اللہ بن عمر سے وہ عبد الرحمن بن القاسم سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ سودہ بنت زمعہ یعنے ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
سے قربانی کے دن نماز فجر منے میں پڑہنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اونہیں اجازت دیدی کیونکہ وہ موٹے جسم کی تہین کاش میں جاتی
۵۴ مانگتی اور آپ مجہے اجازت دیتے جس طرح اونہیں اجازت دی **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ حَبِيْبَةَ رض تَقُوْلُ كُنَّا نُغَلِّسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ
الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے وہ سالم بن شوال سے کہ اونہوں نے ام حبیبہ رضی اللہ تعالے عنہا کو فرماتے
ہوئے سنا کہ ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مزدلفہ سے غلس میں منے روانہ ہوجاتے تہے - غلس کہتے ہیں
صبح کے اندہیرے کو - **فَفِي** هٰذَا اَنَّهُمْ كَانُوْا يُفِيْضُوْنَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَهٰذَا اَبْعَدُ لَهُمْ مِمَّا فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَقَدْ
ذَكَرْنَا فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ فِي حَدِيْثِ اَسْمَاءَ اَنَّهَا رَمَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَنْزِلِهَا فَصَلَّتِ الْفَجْرَ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ
لَقَدْ غَلَّسْنَا فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلظُّعُنِ فَاَخْبَرَتْ اَنَّ مَا قَدْ كَانَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ لِلظُّعُنِ هُوَ الْاِفَاضَةُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي وَقْتٍ مَا يَصِيْرُوْنَ اِلٰى مِنًى فِي حَالٍ مَا لَهُمْ اَنْ يُصَلُّوْا صَلٰوةَ
الصُّبْحِ **وَلَمَّا** اضْطَرَبَ حَدِيْثُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا لَمْ يَكُنِ الْعَمَلُ بِمَا رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَوْلٰى مِمَّا رَوَاهُ
مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ **وَقَدْ** ذَكَرَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فِي حَدِيْثِهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ تَعْجِيْلَهُ
اُمَّ سَلَمَةَ رض اِلٰى حَيْثُ عَجَّلَهَا اِلَيْهِ لِاَنَّهُ يَوْمُهَا اَيْ لِيُصِيْبَ مِنْهَا فِي يَوْمِهَا ذٰلِكَ مَا يُصِيْبُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ النَّحْرِ فَلَمْ يَبْرَحْ بِمِنًى وَلَمْ يَطُفْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ اِلَى اللَّيْلِ **ترجمہ** پس اس حدیث میں ہے کہ

لوگ غلس میں یعنے طلوع فجر کے بعد منے روانہ ہوتے تھے سو یہ بھی حدیث مذکور کے خلاف ہی اور اس باب کے لگلے باب میں حدیث اسماء بنت
ابی بکر الصدیق رضی میں ہم روایت کر چکے ہیں کہ جب وہ رمی جمار کر کے اپنی جگہ واپس آئیں تو ان کے غلام عبد اللہ نے کہا آپنے تو ہمیں
ٹرے اندھیرے سے جگایا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس کی اجازت دی ہے پس اسماء
بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالے عنہا خبر دیتی ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں جس امر کی اجازت دی تھی
وہ مزدلفہ سے منے رخصت ہونے سے تعلق رکھتا تھا تاکہ لوگ نماز فجر منے جاکر پڑہیں بہرکیف جب حدیث ہشام بن عروہ میں
اضطراب واقع ہوا تو محمد بن حازم کی روایت کی نسبت حماد بن سلمہ کی روایت قابل عمل نہیں ہوسکتی کیونکہ حماد بن سلمہ تو
اپنی حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا کی باری کا دن قربانی کے دن پڑا اسلئے آپکو رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم نے تعجیل کا حکم فرمایا حالانکہ قربانی کے دن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہی منے میں رہے اور شام تک مکہ آکر طواف
۵۵ زیارت نہیں کیا حدثنا یزید بن سنان قال ثنا یحیی بن سعید القطان قال ثنا سفیان الثوری قال حدثنی محمد
بن طارق عن طاؤس وابو الزبیر عن عائشۃ وابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر طواف
الزیارۃ الی اللیل ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن سعید القطان نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے کہا حدیث بیان کی مجھسے محمد بن طارق نے وہ روایت کرتے ہیں طاؤس سے وہ ابو
الزبیر سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت
۵۶ شام کو کیا حدثنا فہد بن سلیمن قال ثنا احمد بن حمید قال ثنا ابو خالد الاحمر عن محمد بن اسحق عن عبد الرحمن
بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من آخر یومہ ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو خالد الاحمر نے
وہ روایت کرتے ہیں محمد بن اسحق سے وہ عبد الرحمن بن القاسم سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے
عنہا سے فرمایا منے سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم شام کو روانہ ہوئے فلما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یطف
طواف الزیارۃ یوم النحر الی اللیل استحال ان تکون بہ الی حضور ام سلمۃ الی مکۃ قبل ذلک حاجۃ لانہ انما یریدھا
لانہ فی یومہا ولیصیب منہا ما یصیبہ الرجل من اہلہ وذلک لا یحل لہ منہا الا بعد الطواف فاشبہ الاشیاء عندنا
واللہ اعلم ان تکون امرھا ان توافی صلوۃ الصبح بمکۃ فی غد یوم النحر فی وقت یکون فیہ حلالا بمکۃ وقد علم المسلمون
وقت رمی جمرۃ العقبۃ فی یوم النحر بفعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ پس جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
نے قربانی کے دن طواف زیارت شام کو کیا تو پہر ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا کی باری کا دن ہونیکے سبب اونہیں آگے بھیجنے
سے فائدہ کیونکہ آخر آپ اپنی ازواج کے پاس تو طواف زیارت کے بعد ہی جاسکتے تو لہذا اس سے معلوم ہوا کہ آپنے اونہیں قربانی
کی دوسری صبح مکہ میں آپکی ساتھ نماز فجر پڑہنے کا حکم فرمایا تھا کیونکہ اس روز آپ احرام سے باہر ہوگئے تھے۔ ماسوی اس کے رسول
۵۷ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت رمی جمار کی تھی وہ توسب کو معلوم ہے کہ کس وقت کی حدثنا یونس قال انا ابن وہب
قال اخبرنی ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر
ضحی وما سواہا بعد الزوال ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن
جریج نے وہ روایت کرتے ہیں ابو الزبیر سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول اللہ علیہ وسلم نے رمی

۵۸ جمرہ قربانی کے دن دہوپ نکلنے کی اور باقی دو دن زوال کے بعد **حدثنا** احمد بن داؤد قال ثنا سليمٰن بن حرب قال ثنا
حماد بن سلمة عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو الزبیر سے وہ جابر
۵۹ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا
حجاج قال ثنا حماد قال انا ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **ترجمہ** حدیث بیان
کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہم کو ابن جریج نے
وہ روایت کرتے ہیں ابو الزبیر سے وہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔
فعلم المسلمون بذلك ان الوقت الذي رمى رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه الجمار هو وقتها **فاردنا** ان
ننظر هل رخص للضعفة في الرمي قبل ذلك ام لا فوجدناه صلى الله عليه وسلم قد تقدم الى ضعفة بني هاشم
حين قدمهم الى منى ان لا ترموا الجمرة الا بعد طلوع الشمس فعلمنا بذلك ان الضعفة لم يرخص لهم في ذلك ان
يتقدموا على غير الضعفة وان وقته منهم جميعا وقت واحد وهو بعد طلوع الشمس فهذا هو وجه هذا الباب
من طريق الآثار **واما** من طريق النظر فانا قد رأيناهم اجمعوا ان من رمى جمرة العقبة لليوم الثاني بعد يوم النحر
في الليل قبل طلوع الفجر ان ذلك لا يجزئه حتى يكون رميه لها في يومها فالنظر على ذلك ان يكون كذلك هي في يوم
النحر لا يجوز ان ترمى الا في يومها وان كان بعض يومها في ذلك افضل من بعض كما ان بعض اليوم الثاني الرمي
فيه افضل من الرمي في بعضه وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى **ترجمہ** تو اب معلوم ہوا کہ
رمی کا وقت مسنون وہی ہے جس وقت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے رمی جمار کی اس کے بعد ہم نے چاہا کہ آیا رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے بوڑہوں اور ضعیفوں کو اس وقت سے پہلے رمی جمار کرنے کی اجازت دی یا نہیں تو اس کے متعلق ہم
اوپر روایت کر چکے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی ہاشم کے بوڑہوں کو کوچ کے وقت سے پہلے منے روانہ کرتے ہوئے
فرمایا تہا کہ اور رمی جمار طلوع شمس کے بعد تو اوس سے معلوم ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بوڑہوں اور ضعیفوں کو بہی
اس وقت سے پہلے رمی جمار کرنے کی اجازت نہیں دی پس ثابت ہوا کہ ان کا سب کی رمی کا وقت طلوع آفتاب کے بعد ہے یہہ بیان
ہے اس مسئلہ کا بطریق معانی آثار کے اور اس کا بیان بطریق نظر و قیاس کے سو ہم دیکہتے ہیں کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ جو
شخص قربانی کے دوسرے دن صبح صادق ہونے سے پہلے رمی جمار کرلے تو یہہ اوس کے لیئے کافی نہیں جبتک کہ خاص وہی دن رمی جمار
نکرے پس اسی قیاس پر قربانی کے دن رمی جمار کرنے کا حکم ہے کہ دن کو کی جائے اگرچہ دن کو بہی بعض وقت بعض سے افضل
ہے اسیطرح دوسرے دن بہی گو دن کو رمی جائز ہے مگر وقت افضل زوال کے بعد ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد
رحمہم اللہ کا قول ہے **وقد** وجدت في كتاب الله عبد الله بن سويد بخطه عن الاثرم قال ذكر لنا عبد الله بن سويد ان
الاثرم اجازه لمن كتبه من خطه ذلك واجازه لنا عبد الله بن سويد عن الاثرم يعني ابا بكر قال قال لي ابو عبد الله
۶۰ يعني احمد بن حنبل رحمه **حدثنا** ابو معاوية عن هشام بن عروة عن ابيه عن زينب عن ام سلمة ان النبي صلى
الله عليه وسلم امرها ان توافيه يوم النحر بمكة ولم يسنده ذلك غير ابي معاوية وهو خطأ قال احمد وثنا وكيع عن
هشام عن ابيه مرسل ان النبي صلى الله عليه وسلم امرها ان توافيه صلوة الصبح يوم النحر بمكة او نحو هذا قال

وَهٰذَا اَيْضًا عَجِيْبٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَصْنَعُ بِمَكَّةَ يَوْمَ النَّحْرِ كَاَنَّهٗ يُنْكِرُ ذٰلِكَ قَالَ فَجِئْتُ اِلٰى يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا اَنْ تُوَافِيَ لَيْسَ تُوَافِيْهِ قَالَ وَبَيْنَ ذَا فَرْقٌ يَوْمَ النَّحْرِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ بِالْاَبْطَحِ قَالَ وَقَالَ لِيْ يَحْيٰى سَلْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ هٰكَذَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ تُوَافِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ يَحْيٰى مَا كَانَ اَضْبَطَهٗ وَاَشَدَّهٗ كَانَ مُحَدِّثًا وَاَثْنٰى عَلَيْهِ فَاَحْسَنَ الثَّنَاءَ عَلَيْهِ **ترجمہ** ماسوای اس کے عبداللہ بن سوید کی بیاض میں جو خاص اون کی قلم کی لکہی ہوئی تہی مین نے یہہ حدیث اس طرح پائی اور اس کی اونہون نے مجہے اجازت بہی دی وہ خود روایت کرتے ہین ابوبکر الاثرم اور اون کی بیاض سے کہا ابوعبداللہ (الدما) احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مجہسے بیان کیا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابومعاویہ نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت زینب سے وہ ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ وہ قربانی کے دن آپکے ساتہہ رہین (عبداللہ بن سوید بیان کرتے ہین کہ) اور یہہ حدیث بایں الفاظ بجز ابومعاویہ کے اور کسی نے مسند کرکے نہین بیان کی اور کہ یہہ حدیث خطا ہے کیونکہ امام احمد بن حنبل رح نے بیان کیا ہے کہ اور وکیع نے یہہ حدیث ہشام سے اور وہ اپنے والد سے ارسال کرکے روایت کرتے ہین کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا کہ وہ صبح قربانی کے دن مکہ جاکر آپکے ساتہہ نماز پڑہین یا اسی کے قریب اور لفظ بیان کئے سو یہہ بہی عجیب بات ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل رح نے فرمایا کہ آخر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن مکہ آکر کیا کرتے مطلب یہہ ہے کہ امام احمد بن حنبل رح اس حدیث پر نقص وارد کرتے تہے عبداللہ بن سوید بیان کرتے ہین کہ پہر مین نے یہہ حدیث یحیے بن سعید رحمہا اللہ سے پوچہی تو اونہون نے بیان کیا کہ یہہ حدیث ہشام بن عروہ سے بروایت اون کے والد کے اس طرح روایت کیگئی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ وہ آپکے ساتہہ رہین سو یہہ بہی آپکے شایان شان نہین تہا اور فرمایا کہ قربانی کے دن نماز فجر ابطح (یعنے محصب) مین بمقام ذی فرق پڑہی جائیگی عبداللہ بن سوید بیان کرتے ہین کہ پہر یحیے بن سعید رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ تم یہہ حدیث عبدالرحمن بن مہدی سے بہی دریافت کرو چنانچہ مین نے اون سے دریافت کی تو اونہون نے فرمایا کہ سفیان ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے (بجائے توافیہ کے) توافی روایت کرتے ہین اس کے بعد امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مجہہ سے بیان کیا کہ یحیے بن سعید رحمہ اللہ اگرچہ عبدالرحمن بن مہدی کی نسبت اضبط واشد نہ تہے تاہم وہ بہت بڑے محدث تہے اس کے بعد امام احمد حنبل رحمہ اللہ نے اور بہی آپکی بہت کچہہ تعریف و توصیف کی ۔

بَابُ الرَّجُلِ يَدَعُ رَمْيَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمِيْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ

جس شخص سے قربانی کے دن رمی جمرۃ العقبہ رہجائے تو اوس کے بعد رمی کرنے کا بیان ۔

حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاعِيْ يَرْعٰى بِالنَّهَارِ وَيَرْمِيْ بِاللَّيْلِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبدالاعلے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے عمر بن قیس نے وہ روایت کرتے ہین عطاء سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ریوڑ چرانیوالا دن کو ریوڑ چرالے اور شام کو رمی جمار کرلے ۔

قول اہل العلم

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ اَبُوْحَنِيْفَةَ رح اِلٰى اَنَّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةً عَلٰى اَنَّ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقْتٌ وَاحِدٌ لِلرَّمْيِ فَقَالَ اِنْ تَرَكَ

رَحَلَ رَمْيَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ ثُمَّ رَمَاهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي بَعْدَهُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَرْمِهَا حَتّٰى أَصْبَحَ مِنْ غَدٍ رَمَاهَا وَعَلَيْهِ دَمٌ لِتَأْخِيرِهِ إِيَّاهَا إِلٰى خُرُوجِ وَقْتِهَا وَهُوَ طُلُوعُ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمَئِذٍ **وَخَالَفَهُ** فِي ذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ فَقَالَا إِذَا ذَكَرَهَا فِي شَيْءٍ مِنْ أَيَّامِ الرَّمْيِ رَمَاهَا وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ مِنْ دَمٍ وَلَا غَيْرِهِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْهَا حَتّٰى مَضَتْ أَيَّامُ الرَّمْيِ فَذَكَرَهَا لَمْ يَرْمِهَا كَانَ عَلَيْهِ فِي تَرْكِهَا دَمٌ **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالے اسی حدیث کیطرف گئے ہین اور فرمایا ہے کہ یہہ حدیث دلالت رکھتی ہے کہ رمی جمار کا وقت شب کو بھی باقی رہتا ہے پس جس شخص سے قربانی کے دن رمی رہجائے وہ شب کو رمی جمار کرے اور اوس پر کوئی کفارہ وغیرہ نہین اور جو شخص شب کو بھی رمی جمار نکرے یہانتک کہ صبح ہوجائے تو اوس پر قربانی واجب ہے کیونکہ اوسنے رمی مین اسقدر تاخیر کی کہ اوس کا وقت نکل گیا کیونکہ رمی کا وقت دوسرے دن کی صبح تک رہتا ہے اور صاحبین یعنے امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے اس سے خلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جب قربانی کے دن رمی رہجائے تو ایام رمی مین جس دن یاد آئے رمی کرے اور اوس پر قربانی وغیرہ کچھہ نہین اور اگر ایام رمی مین یاد نکرے یہانتک کہ ایام رمی گذر جائین اور پھر یاد کرے تب تو اوس پر قربانی لازم ہے۔

وَاحْتَجَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي ذٰلِكَ عَلٰى أَبِي حَنِيْفَةَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ۵۲
مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَتَعَاقَبُوْا فَكَانُوْا يَرْمُوْنَ غُدْوَةَ يَوْمِ النَّحْرِ وَيَدَعُوْنَ لَيْلَةً وَيَوْمًا ثُمَّ يَرْمُوْنَ مِنَ الْغَدِ **ترجمہ** اور محمد بن الحسن نے اسمین امام کے برخلاف اس حدیث سے احتجاج کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہین ابن جریج سے کہا خبر دی مجھکو محمد بن ابی بکر نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ ابو البداح سے وہ عاصم بن عدی رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ریوڑ چرانے والون کو اجازت دی کہ وہ یوم النحر کے بعد رمی کر لیا کرین چنانچہ یہہ لوگ قربانی کی دوسری صبح یعنے ایک دن ایک رات کے بعد رمی کیا کرتے تھے اسیطرح دوسرے دن کی رمی تیسرے دن **فَفِي** هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَرْمُوْنَ غُدْوَةَ يَوْمِ النَّحْرِ ثُمَّ يَدَعُوْنَ يَوْمًا وَلَيْلَةً ثُمَّ يَرْمُوْنَ الْغَدَ فَقَدْ كَانُوْا يَرْمُوْنَ مَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِمُوْجِبٍ عَلَيْهِمْ دَمًا وَلَا بِمُوْجِبٍ أَنَّ حُكْمَ الْيَوْمِ الثَّالِثِ فِي الرَّمْيِ لِلْيَوْمِ الثَّانِي خِلَافُ حُكْمِ الْيَوْمِ الرَّابِعِ فَفِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّ مَنْ تَرَكَ رَمْيَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ فَذَكَرَهَا فِي شَيْءٍ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ أَنَّهُ يَرْمِي وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ **ثُمَّ** النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ يَشْهَدُ لِهٰذَا الْقَوْلِ أَيْضًا وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا أَشْيَاءَ تُفْعَلُ فِي الْحَجِّ الدَّهْرَ كُلَّهُ وَقْتٌ لَهَا مِنْهَا السَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَطَوَافُ الصَّدْرِ وَمِنْهَا أَشْيَاءُ تُفْعَلُ فِي وَقْتٍ خَاصٍّ هُوَ وَقْتُهَا خَاصَّةً مِنْهَا رَمْيُ الْجِمَارِ فَكَانَ مَا الدَّهْرُ وَقْتٌ لَهُ مِنْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ مَتٰى فُعِلَ فَلَا شَيْءَ عَلٰى فَاعِلِهِ مَعَ فِعْلِهِ إِيَّاهُ مِنْ دَمٍ وَلَا غَيْرِهِ وَمَا كَانَ مِنْهَا لَهُ وَقْتٌ خَاصٌّ مِنَ الدَّهْرِ فَإِذَا لَمْ يُفْعَلْ فِيْ وَقْتِهِ وَجَبَ عَلٰى تَارِكِهِ الدَّمُ فَكَانَ مَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ لِبَقَاءِ وَقْتِهِ فَلَا شَيْءَ عَلٰى فَاعِلِهِ غَيْرُ فِعْلِهِ إِيَّاهُ وَمَا كَانَ مِنْهَا لَا يُفْعَلُ لِعَدَمِ وَقْتِهِ فَيَجِبُ مَكَانَهُ الدَّمُ وَكَانَتْ جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ إِذَا رُمِيَتْ مِنْ غَدِ يَوْمِ النَّحْرِ قَضَاءً عَنْ رَمْيِ يَوْمِ النَّحْرِ فَقَدْ رُمِيَتْ فِي يَوْمٍ هُوَ مِنْ وَقْتِهَا وَلَوْلَا ذٰلِكَ لِمَا أُمِرَ بِرَمْيِهَا كَمَا لَا يُؤْمَرُ تَارِكُهَا إِلٰى بَعْدِ انْقِضَاءِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ بِرَمْيِهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي مِنْ أَيَّامِ النَّحْرِ هُوَ وَقْتٌ لَهَا وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيمَا تَقَدَّمَ أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ أَنَّ مَا فُعِلَ فِي وَقْتِهِ مِنْ أُمُوْرِ الْحَجِّ فَلَا شَيْءَ عَلٰى فَاعِلِهِ كَانَ كَذٰلِكَ هٰذَا الرَّامِي لَهَا لِمَا رَمَاهَا فِي وَقْتِهَا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ إِنَّمَا أَوْجَبْنَا عَلَيْهِ الدَّمَ بِتَرْكِهِ رَمْيَهَا يَوْمَ النَّحْرِ وَفِي اللَّيْلَةِ الَّتِي بَعْدَهُ لِلْإِسَاءَةِ الَّتِي كَانَتْ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ **قِيْلَ** لَهُ فَقَدْ رَأَيْنَا تَارِكَ طَوَافِ الصَّدْرِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى أَهْلِهِ وَتَارِكَ

السعی بین الصفا والمروۃ حتی یرجع الی اھلہ مسیئا بین انت تقول انھما اذا حجا فعلا ما کانا ترکا من ذلک الا انہما لا توجب علیھما دما لانھما قد فعلا ما فعلا من ذلک فی وقتہ فکذلک الرامی الیوم الثانی من ایام منی جمرۃ العقبۃ لما کان وجب علیہ فی یوم النحر رامیا لھا فی وقتھا فلا شیء علیہ فی ذلک غیر تمیمھا فھذا ھو النظر فی ھذا الباب وقول ابی یوسف ومحمد رحمھما اللہ تعالی **ترجمہ** اس حدیث مین ہے کہ یہ لوگ ایک دن ایک رات کے بعد قربانی کے دن رمی دوسری صبح کویا کرتے تھے اور دوسری تیسرے دن اور اسسے اون پر قربانی دینی لازم نہین آئی کیونکہ تیسرا دن بھی ایام رمی سے ہے بخلاف چوتھے دن کے اسسے معلوم ہوا کہ جس شخص سے قربانی کے دن رمی رہجائے اور ایام رمی کے باقی دونون مین رمی کرے تو اوس پر قربانی دینی لازم نہین آئیگی اور نظر وقیاس بھی اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے کہ حج کے درمیان بعض افعال وہ ہین جو ہمیشہ کیے جاسکتے ہین مثلا سعی صفا مروہ اور طواف صدر (یعنے طواف رخصت) اور بعض افعال وہ ہین جو خاص حج مین کیے جاتے ہین مثلا رمی جمار تو جو شخص اون افعال کو جو ہمیشہ کیے جاسکتے ہین غیر موسم مین عمل مین لائے تو اوس پر قربانی لازم نہین آتی اور جو خاص حج مین کیے جاتے ہین اگر اون کے درمیان وقت مقررہ سے تاخیر کی جائی تو اس صورت مین قربانی لازم آتی ہے تو اب معلوم ہوا کہ جن ارکان حج مین اون کے وقت تک تاخیر کی جائے تو اس تاخیر سے قربانی لازم نہین آتی ہان اگر اوس کا وقت گذر جائے تو قربانی لازم آئیگی پس جب رمی جمرۃ عقبہ قربانی کے دن رہجائے اور دوسرے دن کی جائے تو دوسرے دن بھی وہ رمی کے وقت ہی مین کی گئی ورنہ تارک رمی جمرۃ العقبہ کو دوسرے دن رمی کرنے کا حکم کیون کیا جاتا چنانچہ ایام تشریق مین جس سے رمی رہجائے تو جائز نہین کہ وہ ایام تشریق کے بعد رمی جمار کرے یہہ بھی ہم اور کسی جگہ بیان کرچکے ہین کہ افعال حج کے درمیان اون کے اوقات تک کرلیے جائین تو وہ ادا ہوگئے اور اون کے فاعل پر کوئی کفارہ وغیرہ واجب نہین اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ ہم جو قربانی کے دن کی شام تک رمی جمرۃ العقبہ ترک کرنے پر قربانی لازم کرتے ہین تو یہہ اوس غلطی کے سبب سے لازم کرتے ہین کیونکہ اوسنے اوس کے وقت مسنون سے انحراف کیا تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ جو شخص طواف صدر اور سعی صفا و مروہ چھوڑکر اپنے گھر واپس آجائے تو وہ خاطی ہے لیکن اگر پھر واپس آنیکے بعد بھی کرے تو اس اسائت وخطا کے سبب سے اوس پر قربانی واجب نہین کیونکہ اگرچہ اس نے ان افعال مین تاخیر کی تاہم اونہین گویا اوسنے اون کے اوقات ہی مین ادا کیا پس اسی قیاس پر رمی جمرۃ العقبہ کا حکم ہے کہ اگرچہ رمی جمرۃ العقبہ قربانی کے دن واجب ہے لیکن جب وہ دوسرے دن کرلی گئی تو گویا اوسکے وقت ہی مین ادا کی گئی لہذا دوسرے دن تک رمی جمرۃ العقبہ مین تاخیر کرنے مین قربانی وغیرہ کچھہ لازم نہین آئیگی یہہ حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق نظر وقیاس کے یہی امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب التلبیۃ متی یقطعھا الحاج

حاجی کو تلبیہ کہنا کب ختم کرنا چاہیے۔

حدثنا علی بن معبد قال ثنا یزید بن ھرون قال انا عبد العزیز بن محمد بن عبد اللہ بن ابی سلمۃ ھو الماجشون عن عمر بن حسین عن عبد اللہ بن ابی سلمۃ عن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر عن عبد اللہ بن عمر انہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبیحۃ عرفۃ فمنا المھل ومنا المکبر فاما نحن فکنا نکبر ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فقلت لہ العجب لکم کیف لم تسألوہ ما ذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل فی ذلک **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز

محمد بن عبداللہ بن ابی سلمۃ الماجشون نے وہ روایت کرتے ہیں عمر بن حسین سے وہ عبداللہ بن ابی سلمہ سے وہ عبداللہ بن عبداللہ
بن عمر سے وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے کہ آپ نے فرمایا کہ ہم عرفہ کی صبح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھے کوئی ہم میں سے تسبیح وتہلیل کرتا تھا کوئی تکبیر کہتا تھا چنانچہ ہم ہی تکبیر ہی کہتے جاتے تھے اور ہم اس وقت رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عبداللہ بن ابی سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے (عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے) کہا کہ افسوس آپ نے
اپنے والد سے یہ دریافت نہیں کیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت کیا کہہ رہے تھے۔ حدثنا محمد بن عمرو ۵۲
بن یونس قال انا ابو معاویۃ الضریر عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن اسامۃ بن زید انہ قال کنت ردف رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ عرفۃ فکان لا یزید علی التکبیر والتہلیل وکان اذا وجد فجوۃ نص ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ الضریر نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے وہ اپنے
والد سے وہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہما سے کہ اونہوں نے فرمایا کہ میں عرفہ کی شام کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ اونٹنی پر بیٹھا ہوا تھا آپ تکبیر وتہلیل کے سوا اور کچھہ نہیں کہتے تھے اور جہاں مقام وسیع پاتے جلدی کرتے ۔ ۵۳
حدثنا یونس قال انا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سأل انس بن مالک وھما غادیان
الی عرفۃ کیف کنتم تصنعون فی ھذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان یھل المھل منا فلا ینکر
علیہ ویکبر المکبر فلا ینکر علیہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے ان سے حدیث بیان کی
مالک نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن ابی بکر الثقفی سے کہ اونہوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہما سے جبکہ وہ دونوں عرفات
کو جارہے تھے دریافت کیا کہ آج کے دن آپ لوگ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے فرمایا کوئی تسبیح
وتہلیل کرتا تھا اور کوئی تکبیر کہتا تھا اور کوئی ایک دوسرے پر اعتراض نہیں کرتا تھا۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا احمد ۵۴
بن صالح قال ثنا ابن ابی فدیک قال حدثنی عبداللہ بن محمد بن ابی بکر قال ادرکت انس بن مالک ونحن غادیان
من منی الی عرفات فقلت لہ کیف کنتم تصنعون فی ھذہ الغداۃ فقال سأخبرک کنت فی رکب فیھم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فکان یھل المھل فلا ینکر علیہ ویکبر المکبر فلا ینکر علیہ ولست اثبت ما فعل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن صالح
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی فدیک نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے عبداللہ بن محمد بن ابی بکر نے کہا جب ہم منٰی سے
عرفات جارہے تھے تو میری ملاقات انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہوئی میں نے اون سے دریافت کیا کہ آج کی
دن آپ لوگ کیا کرتے تھے فرمایا میں تم سے بیان کرتا ہوں میں آج کے دن اون سواریوں میں تھا جنمیں رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم بھی تھے تو کوئی ہم میں سے تسبیح وتہلیل کرتا تھا اور کوئی تکبیر کہتا تھا اور کوئی ایک دوسرے پر اعتراض نہیں کرتا تھا
البتہ میں یہ یاد نہیں رکھتا کہ خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت کیا کہہ رہے تھے حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ۵۵
عبداللہ بن صالح قال حدثنی ابن لہیعۃ عن ابی الزبیر قال سألت جابر بن عبداللہ عن الاھلال یوم عرفۃ
فقال کنا نھل ما دون عرفۃ ونکبر یوم عرفۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو الزبیر سے کہا میں نے جابر بن عبداللہ رضی
اللہ تعالٰی عنہما سے عرفہ کے دن تسبیح وتہلیل کرنے کے متعلق دریافت کیا فرمایا عرفہ کے ماسوا دن تو ہم تسبیح وتہلیل کرتے تھے

اور عرفہ کے دن تکبیر کہتے تھے		بیان المسئلة	

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الْحَاجَّ لَا یُلَبِّیْ بِعَرَفَةَ وَاخْتَلَفُوْا فِیْ قَطْعِهِ لِلتَّلْبِیَةِ مَتٰی یَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ فَقَالَ قَوْمٌ حِیْنَ یَتَوَجَّهُ اِلٰی عَرَفَاتٍ وَقَالَ قَوْمٌ حِیْنَ یَقِفُ بِعَرَفَاتٍ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ **وَخَالَفَهُمْ** فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ یُلَبِّی الْحَاجُّ حَتّٰی یَرْمِیَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَقَالُوْا لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الَّتِیْ احْتَجَجْتُمْ بِهَا عَلَیْنَا لِاَنَّ الْمَذْكُوْرَ فِیْهَا اَنَّ بَعْضَهُمْ كَانَ یُكَبِّرُ وَبَعْضَهُمْ كَانَ یُهَلِّلُ لَا یَمْنَعُ اَنْ یَّكُوْنُوْا فَعَلُوْا ذٰلِكَ وَلَهُمْ اَنْ یُّلَبُّوْا فَاِنَّ الْحَاجَّ فِیْمَا قَبْلَ یَوْمِ عَرَفَةَ لَهٗ اَنْ یُّكَبِّرَ وَلَهٗ اَنْ یُّهَلِّلَ وَلَهٗ اَنْ یُّلَبِّیَ فَلَمْ یَكُنْ تَكْبِیْرُهٗ وَتَهْلِیْلُهٗ یَمْنَعَانِهٖ مِنَ التَّلْبِیَةِ فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ تَهْلِیْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَكْبِیْرِهٖ یَوْمَ عَرَفَةَ لَا یَمْنَعُ ذٰلِكَ مِنَ التَّلْبِیَةِ **وَقَدْ** جَاءَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰثَارٌ مُّتَوَاتِرَةٌ بِتَلْبِیَتِهٖ بَعْدَ عَرَفَةَ اِلٰی اَنْ رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی رہ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ عرفات میں تلبیہ نہیں کہنا چاہئے اور اختلاف کیا ہے کہ تلبیہ کہنا کب ختم کرنا چاہئے بعض نے کہا ہی کہ جب عرفات کیطرف متوجہ ہو تو تلبیہ موقوف کرے اور بعض نے کہا ہے کہ جب عرفات میں جاکر کھڑا ہو تب تلبیہ موقوف کرے اور حجاج انہیں آثار سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ رمی جمرۃ العقبہ تک جو قربانی کے دن کی جاتی ہے تلبیہ کہنا چاہئے اور مذکورہ بالا آثار کے جواب میں فرمایا ہے کہ ان آثار سے یہہ کیونکر ثابت ہوا کہ عرفہ کے دن تلبیہ کہنا ختم کرنا چاہئے اس لئے کہ ان آثار میں تو صرف اس امر کا ذکر ہے کہ بعض تسبیح وتہلیل کرتے تہی بعض تکبیر کہتے تہی سو جائز ہے کہ انہوں نے ایسا ہی کیا ہو باوجود اس کے ان کیلئے جائز تہا کہ وہ تلبیہ ہی کہتے کیونکہ آخر عرفہ سے پہلے تو باتفاق حاجی کیلئے تلبیہ کہنا جائز ہے وہ تسبیح وتہلیل کرے اور تکبیر ہی کہے پس جب عرفہ سے پہلے ہی تسبیح وتہلیل وتکبیر کہنا جائز ہے اور یہہ تلبیہ کہنے سے مانع نہیں تو عرفہ کے دن تسبیح وتہلیل کرنا اور تکبیر کہنا تلبیہ کہنے سے کیونکر مانع ہوتا ہے یہی حال عرفہ کے دن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے تسبیح وتہلیل کرنے اور تکبیر کہنے کا ہے کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے بعد تک تلبیہ کہنا تواتر کے ساتھ روایت کیا گیا ہے **فمن** ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمٰنَ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ وَقَفْتُ مَعَ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رض فَكَانَ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ كَانَ اَبِیْ یَفْعَلُ ذٰلِكَ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رض فَقَالَ صَدَقَ اَخْبَرَنِی الْفَضْلُ اَخِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَبّٰی حَتّٰی انْتَهٰی اِلَیْهَا وَكَانَ رَدِیْفَهٗ **ترجمہ** انہی میں ایک اثر یہہ ہیں حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عباد بن العوام نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن اسحٰق سے وہ ابان بن صالح سے وہ عکرمہ سے کہا میں حسین بن علی رضی اللہ تعالے عنہما کے ساتھ کھڑا ہوا تہا کہ آپ نے تلبیہ کہتے ہوئے رمی جمرۃ العقبہ کی پہر میں نے آپ سے کہا ای ابوعبداللہ آپ رمی جمرۃ العقبہ کرتے وقت ہی تلبیہ کہتے ہیں فرمایا میرے والد ایسا ہی کیا کرتے تہی اور فرماتے تہی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہی ایسا ہی کرتے تہی چنانچہ جب میں واپس آیا تو میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے اس کا ذکر کیا فرمایا انہوں نے درست کہا چنانچہ میرے برادر فضل بن عباس رض نے مجھے خبر دی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا اور کہ آپ تلبیہ رمی جمرۃ العقبہ تک کہتے رہے **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ الْفَضْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَبّٰی حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **ترجمہ**

حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحٰق بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے وہ روایت کرتے
ہیں ابو اسحٰق سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی سے وہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے
تلبیہ رمی جمرۃ العقبہ تک کہا **حدثنا** یونس قال ثنا علی بن معبد قال ثنا عبید اللہ بن عمرو عن عبد الکریم بن مالک عن ۵۸
سعید بن جبیر عن ابن عباس عن الفضل قال کنت ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ کذا مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان
کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عمرو نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الکریم بن مالک
سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی سے وہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹنی
پر سوار تھا پھر مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** محمد بن عمرو قال ثنا یحیی بن عیسی ح وحدثنا حسین بن نصر قال ثنا ۵۹
ابو نعیم قالا ثنا سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن عیسےٰ نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے
حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں حبیب بن ابی ثابت سے
وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے رمی جمرۃ العقبہ تک تلبیہ کہا **حدثنا** ۵۱۰
محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج بن منہال قال ثنا حماد عن قیس عن عطاء عن ابن عباس رض عن الفضل عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں قیس سے وہ عطاء سے وہ ابن عباس رض سے وہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے وہ رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** علی بن شیبۃ قال ثنا عبید اللہ بن موسی قال انا شریک عن ثویر عن ابیہ ۵۱۱
قال حججت مع عبد اللہ فلم یزل یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ قال ولم یسمع الناس یلبون عشیۃ عرفۃ فقال ایہا الناس
انسیتم والذی نفسی بیدہ لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ **ترجمہ** حدیث بیان کی
ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ سے کہا خبر دی ہم کو شریک نے وہ روایت ہیں ثویر سے وہ اپنے والد سے کہا
میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ حج کیا تو میں نے دیکھا کہ تلبیہ آپ جمرۃ العقبہ تک کہتے رہے اور عرفہ کے دن آپ نے لوگوں کو
تلبیہ کہتے نہیں سُنا تو فرمایا کہ آپ لوگ کیا تلبیہ کہنا بھول گئے قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ تلبیہ رمی جمرۃ العقبہ تک کہتے رہے۔ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر الزہرانی قال ثنا ۵۱۲
شعبۃ قال اخبرنی الحکم عن ابراہیم عن عبد الرحمن بن یزید قال حججت مع عبد اللہ فلما افاض الی جمع جعل یلبی فقال
رجل اعرابی فقال عبد اللہ انسی الناس ام ضلوا ثم لبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر الزہرانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی مجھکو حکم نے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم سے وہ
عبد الرحمن بن یزید سے کہا میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ حج کو گیا تو میں نے دیکھا کہ جب آپ عرفات سے مزدلفہ واپس ہوتے
اور تلبیہ آپ کہتے جاتے تھے تو ایک شخص نے کہا یہ تو اعرابی معلوم ہوتے ہیں آپ نے فرمایا کیا لوگ تلبیہ کہنا بھول گئے ہیں یا بہک گئے ہیں پھر آپ رمی جمرۃ العقبہ
تک تلبیہ کہتے رہے **حدثنا** فہد قال ثنا احمد بن حمید الکوفی قال ثنا عبد اللہ بن المبارک عن الحارث بن ابی ذباب عن ۵۱۳
مجاہد عن عبد اللہ بن سخبرۃ قال لبی عبد اللہ وہو متوجہ الی عرفات فقال اناس من ہذا الاعرابی فالتفت الی
عبد اللہ فقال اضل الناس ام نسوا واللہ ما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی الجمرۃ الا ان یخلط

ذٰلِكَ بِتَهْلِيْلٍ اَوْ بِتَكْبِيْرٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن حمید الکوفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے وہ روایت کرتے ہیں حارث بن ابی ذباب سے وہ مجاہد سے وہ عبد اللہ بن سخبرہ سے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ عرفات کو جاتے ہوئے تلبیہ کہتے جا رہے تھے کہ لوگوں نے کہا کہ یہ کون اعرابی ہے آپ نے میری طرف التفات کر کے فرمایا کیا لوگ بھٹک گئے ہیں یا تلبیہ کہنی بھول گئے ہیں واللہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تو تلبیہ رمی جمرۃ العقبہ تک کہتے رہے تھے اسکے کہ آپ اسکے ساتھ تسبیح و تہلیل بھی کرتے جاتے تھے

۱۴ **حدثنا** روح بن الفرج قال ثنا ابو مصعب قال ثنا الدراوردی عن الحارث بن ابی ذباب عن مجاهد المکی عن ابن سخبرة قال غدوت مع ابن مسعود غداة جمع وهو یلبی فقال ابن مسعود رضی اللہ عنہ اضل الناس ام نسوا اشهد لكنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلبی حتی رمی جمرة العقبة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو مصعب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے دراوردی نے وہ روایت کرتے ہیں حارث بن ابی ذباب سے وہ مجاہد المکی سے وہ ابن سخبرہ سے کہا میں ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ عرفہ کی صبح کو مزدلفہ سے عرفات جا رہا تھا اور آپ تلبیہ کہتے جاتے تھے اور فرماتے تھے کیا لوگ بھٹک گئے ہیں یا بھول گئے ہیں میں شہادت دیتا ہوں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تلبیہ رمی جمرۃ العقبہ تک کہتے رہے۔

۱۵ **حدثنا** علی بن شیبة قال ثنا عاصم بن علی قال ثنا ابو الاحوص عن حصین عن کثیر بن مدرك عن عبد الرحمن بن یزید قال قال عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ونحن بجمع سمعت الذی انزلت علیه سورة البقرة یلبی فی هذا المکان لبیك اللهم لبیك **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عاصم بن علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے وہ روایت کرتے ہیں حصین سے وہ کثیر بن مدرک سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے کہا جبکہ ہم مزدلفہ میں تھے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا میں اوس بزرگ شخص کو جس پر سورہ بقرہ (یعنے قرآن) نازل کیا گیا اس جگہ مزدلفہ میں تلبیہ کہتے ہوئے سنا لبیک اللھم لبیک **حدثنا**

۱۶ ابن ابی داود قال ثنا الحسین بن عبد الاول الاحول قال ثنا یحیی بن آدم قال ثنا سفیان عن حصین ثم ذکر مثله باسناده **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن عبد الاول الاحول نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیےٰ بن آدم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں حصین سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی۔

۱۷ **حدثنا** علی بن عبد الرحمن قال ثنا یحیی بن معین قال ثنا وهب بن جریر قال ثنا ابی قال سمعت یونس عن الزهری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان اسامة بن زید ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرفة الی المزدلفة ثم اردف الفضل بن عباس من مزدلفة الی منی فکلاهما قالا لم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی جمرة العقبة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیےٰ بن معین نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے کہا سنی میں نے یونس سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم عرفات سے مزدلفہ کی طرف واپس ہوئے تو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ آپکے ساتھ اونٹنی پر سوار تھے پھر مزدلفہ سے منےٰ تک آپ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ بٹھایا یہی دونوں بیان کرتے ہیں کہ آپ تلبیہ رمی جمرۃ العقبہ تک کہتے رہے **فقل** جاءت هذه الآثار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یلبی حتی رمی جمرة العقبة وکثر مجیئها ولم یجئ الیها عندنا ما قد عارضها فلما ذلیلا قد شرحنا ونبینا وهذا الفضل بن عباس رضی اللہ عنہ فقد کان ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین دفع من عرفة وقد رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفة یلبی حینئذ وبعد ذلك وقد ذکرنا عن اسامة انه قال کنت ردف رسول اللہ صلی اللہ

تلبية ... لما اجرى ... لكن يزيد على التهليل والتكبير فذلك تلبيته بعد عرفة انه قد كان له ان يلبي ايضا بعد عرفة وانه
انما كان لا يلبي ويهلل ويكبر بعرفة كما كان له قبلها الا ان يجعل مكان التلبية تهليلا وتكبيرا **الا ترى** الى قول عبد الله
في حديث مجاهد لبى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى رمى جمرة العقبة الا انه ربما كان خلط ذلك بتكبير وتهليل
فاخبر عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن قد كان يخلط التلبية بالتهليل وكان التهليل والتكبير لا يدل لانه
على انه لا تلبية في وقتهما والتلبية في ذلك الوقت تدل على ان ذلك الوقت كان وقت تلبيته فثبت بتصحيح هذه الآثار
ان وقت التلبية الى ان يرمي جمرة العقبة يوم النحر **فان** قال قائل فقد روي عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه
وسلم خلاف ما صححتم عليه هذه الآثار **ترجمہ** پس ان احادیث صحیحہ میں مذکور ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تلبیہ رمی جمرۃ
العقبہ تک کہتے رہے اور یہہ تو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ جو حدیثیں ہم نے شروع باب میں بیان کی ہیں وہ ان احادیث سے کچھہ اختلاف نہیں رکھتیں
بہر کیف ان آثار میں مذکور ہے کہ فضل بن عباس رضہ عرفہ سے مزدلفہ تک اور اسیطرح اسامہ بن زید مزدلفہ سے منیٰ تک رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم کے ساتھہ اونٹنی پر سوار تھے چنانچہ ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ آپ تلبیہ رمی جمرۃ العقبہ تک کہتے رہے تو یہہ آپ کا عرفہ کے بعد تلبیہ کہنا
دلالت کرتا ہے اگرچہ عرفہ کے دن آپنے تلبیہ نہیں کہا جیسا کہ شروع باب کی حدیثوں میں اسامہ بن زید رضی اللہ تعالے عنہما نے روایت
کیا ہے کہ عرفہ کے دن آپنے تسبیح وتہلیل کے سوا اور کچھہ نہیں کہا لیکن آپ کیلئے جائز تھا کہ آپ تلبیہ کہتے جس طرح عرفہ سے پہلے بجائے تلبیہ کے تسبیح
وتہلیل کرنا آپ کے لئے جائز تھا چنانچہ مجاہد کی روایت میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کا قول گذر چکا ہے کہ رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم رمی جمرۃ العقبہ تک تلبیہ کہتے رہے بجز اس کے کہ کبھی آپ تسبیح وتہلیل ہی کرتے تھے پس عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ
خبر دیتے ہیں کہ آپ نا تلبیہ ہی کہتے تھے اور تسبیح وتہلیل ہی کرتے جاتے تھے پس آپکا تسبیح وتہلیل کرنا دلالت نہیں رکھتا کہ آپ کیلئے اس وقت تلبیہ کہنا
جائز نہ تھا بخلاف تلبیہ کے کیونکہ اوس کا وقت رمی جمرۃ العقبہ تک ہے اور تسبیح وتہلیل کا کوئی وقت مقرر نہیں اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ
۵۱۸ اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے تو اس کے خلاف روایت کیا گیا ہے **وذكر ما حدثنا** ابن ابي داؤد قال ثنا ابن ابي مريم
قال انا موسى بن يعقوب عن مصعب بن ثابت عن عمه عامر بن عبد الله بن الزبير عن ابيه ان عمر بن الخطاب كان يهل
يوم عرفة حتى يروح **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو موسیٰ
بن یعقوب نے وہ روایت کرتے ہیں مصعب بن ثابت سے وہ اپنے عم عامر بن عبد اللہ بن الزبیر سے وہ اپنے والد سے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ
۵۱۹ تعالے عنہ عرفہ کے دن تسبیح وتہلیل کیا کرتے تھے یہانتک کہ عرفہ سے واپس ہوتے **حدثنا** يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن
عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة رض انها كانت تترك التلبية اذا راحت الى الموقف **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن القاسم سے وہ اپنے والد سے وہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ آپ جب عرفات کو روانہ ہوتیں تو تلبیہ ترک کرتیں **فمن** الحجة عليهم لاهل المقالة
الاخرى ان القاسم لم يخبر في حديثه الذي رويناه عنه عن عائشة انها قالت ان التلبية تنقطع قبل الوقوف بعرفة
وانما اخبر عن فعلها فقال كانت تترك التلبية اذا راحت الى الموقف فقد يجوز ان تكون كانت تفعل ذلك لا على ان
وقت التلبية قد انقطع ولكن لانها تاخذ فيما سواها من الذكر من التكبير والتهليل كما لها ان تفعل ذلك قبل يوم عرفة
ايضا ولا يكون ذلك دليلا على انقطاع التلبية وخروج وقتها **وكذلك** ما رواه عبد الله بن الزبير عن عمر رض في
ذلك ايضا وهو مثل هذا **ترجمہ** تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ قاسم نے اس حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا

کے فعل سے خبر دی کہ آپ ایسا کرتی تھین اور یہہ تو اونھون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت نہین کیا ہے کہ اونھون نے فرمایا ہے کہ وقوف عرفہ سے پہلے تلبیہ کہنا ختم ہو جاتا ہے اب رہا آپ کا خود فعل کہ آپ عرفات جاتے وقت تلبیہ ترک کرتی تھین سو نہ اس لئے کہ عرفہ کے دن تلبیہ کہنے کا وقت ختم ہو جاتا ہے بلکہ اس لئے کہ آپ بجائے تلبیہ کے تسبیح و تہلیل وغیرہ اور ذکر اذکار کر سکین یہی جواب حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے فعل کا جو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہما نے آپ سے روایت کیا ہے **وقل** حدثنا علی بن شیبۃ قال ۳۰
ثنا یزید بن ھرون قال انا محمد بن اسحق عن عبد الرحمن بن الاسود قال حججت مع الاسود فلما کان یوم عرفۃ و خطب ابن الزبیر بعرفۃ فلما لم یسمعہ یلبی صعد الیہ الاسود فقال ما یمنعک ان تلبی فقال او یلبی الرجل اذا کان فی مثل مقامی ھذا قال الاسود نعم سمعت عمر بن الخطاب رض یلبی فی مثل مقامک ھذا ثم لم یزل یلبی حتی صدر بعیرہ عن الموقف قال فلبی ابن الزبیر **ترجمہ** کیونکہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن اسحق نے وہ روایت کرتے ہین عبدالرحمن بن الاسود سے کہا مین اپنے والد اسود کے ساتھ حج کرنے گیا جب عرفہ کے دن ہم عرفات پہنچے اور عبداللہ بن زبیر خطبہ کہنے کھڑے ہوئے میرے والد نے چونکہ اون سے تلبیہ کی آواز نہین سنی اس لئے تلبیہ کیون نہین کہا فرمایا کیا اس جگہ عرفات مین بھی تلبیہ کہنا چاہیے میرے والد نے کہا ہان عرفات مین بھی تلبیہ کہنا چاہیے مین نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو عرفات مین تلبیہ کہتے ہوئے دیکھا ہے یہانتک کہ آپنے اپنا اونٹ عرفات سے لوٹایا (میری والد اسود بیان کرتے ہین کہ پھر عبداللہ بن زبیر نے تلبیہ کہا **حدثنا**
۳۱ ابراھیم بن مرزوق قال ثنا سعید بن عامر عن صخر بن جویریۃ عن عبد الرحمن ابن الاسود قال سمعت ابن الزبیر یخطب یوم عرفۃ فقال ان ھذا الیوم تسبیح وتکبیر وتھلیل فسبحوا وکبروا فجاء الی یعنی الاسود یخترق الناس حتی صعد الیہ وھو علی المنبر فقال اشھد علی عمر رض انہ لبی علی ھذا المنبر فی ھذا الیوم فقال ابن الزبیر لبیک اللھم لبیک **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے وہ روایت کرتے ہین صخر بن جویریہ سے وہ عبدالرحمن بن الاسود سے کہا سنی مین نے ابن زبیر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ عرفہ کے دن اونھون نے خطبہ مین بیان کیا کہ یہہ دن تسبیح و تہلیل کرنے اور تکبیر کہنے کا دن ہے سو اس دن تسبیح و تہلیل کیا کرو اور تکبیر کہا کرو یہہ سنتے ہی اسود بن یزید لوگون کو ڈراتے ہوئے میرے پاس آئے اور میرے منبر پر چڑھ گئے اور کہا کہ مین شہادت دیتا ہون کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے آج کے دن اسی جگہ تلبیہ منبر پر کہا ہے تو پھر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہما نے بھی کہا لبیک اللھم لبیک **افلا تری** ان الاسود لما اخبر ابن الزبیر بتلبیۃ عمر رض فی مثل یومہ ذلک قبل ذلک منہ واخذ بہ فلبی ولم یقل لہ ابن الزبیر ان قد رأیت عمر رض لا یلبی فی ھذا الیوم علی ما قد رواہ عامر بن عبد اللہ عن ابیہ عن عمر رض ولکن ابن الزبیر انما حضر من عمر ترک التلبیۃ یومئذ ولم یخبرہ عمر ان ذلک الترک انما کان منہ لخروج وقت التلبیۃ فکان ذلک عند ابن الزبیر لخروج وقت التلبیۃ فلما اخبرہ الاسود عن عمر رض بانہ لبی یومئذ علم ابن الزبیر ان ذلک لوقت الذی لم یلب عمر رض فیہ وقت للتلبیۃ وان ذلک الترک الذی کان من عمر انما کان لغیر خروج وقت التلبیۃ فتوھم ابن الزبیر ھو انہ لخروج وقت التلبیۃ ولیس کذلک فلبی ورای ان ما اخبرہ بہ الاسود عن عمر من تلبیتہ اولی مما رآہ ھو منہ فی ترک التلبیۃ **ترجمہ** تو اب دیکھو اسود نے جب عبداللہ بن زبیر رض کو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے تلبیہ کہنے کی خبر دی تو اونھون نے بھی تلبیہ کہا اور یہہ اعتراض نہین کیا کہ مین نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو عرفہ کے دن تلبیہ کہتے ہوئی نہین سنا اس سے معلوم ہوا کہ وہ جو ابن زبیر رضی اللہ تعالے عنہما نے آپ سے عرفہ کے دن تلبیہ ترک کرنا روایت کیا ہے تو وہ اس سے یہہ سمجھے ہوئے تھے کہ عرفہ کے دن تلبیہ کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور خود حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے تو انہین اس کی خبر دی نہین تھی

بلکہ خود اونہوں نے یہ توہم کر لیا تھا کہ شاید تلبیہ کا وقت ختم ہو گیا اسلئے آپ تلبیہ نہیں کہتے چنانچہ جب اسود نے انہیں خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے عرفہ کے دن تلبیہ کہا ہے تو اونہوں نے ان کا قول مان لیا اور اوسی وقت تلبیہ کہا تو اب ثابت ہو گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے عرفہ کے دن جس وقت تلبیہ ترک کیا تو اوس کا سبب یہ نہیں تھا کہ عرفہ کے دن تلبیہ کا وقت ختم ہو جاتا ہے بلکہ اس لئے کہ اس وقت آپ کو تسبیح و تہلیل کرنا مقصود تھی **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ أَنَا إِسْمٰعِيْلُ ۵۲۲
بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ صَعِدَ الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَارَّهُ بِشَيْءٍ ثُمَّ نَزَلَ فَلَمَّا نَزَلَ الْأَسْوَدُ لَبّٰى ابْنُ الزُّبَيْرِ فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّ الْأَسْوَدَ أَمَرَهُ بِذٰلِكَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو اسمعیل بن ابی خالد نے وہ روایت کرتے ہیں وبرہ سے کہ اسود بن یزید عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے کے منبر پر چڑھ گئے جبکہ آپ عرفہ کے دن خطبہ کہہ رہے تھے پھر آپکے ساتھ آہستہ سے کچھ باتیں کیں اور اوتر آئے اس کے بعد عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہما نے تلبیہ کہا اور لوگوں نے یہی سمجھ لیا کہ اسود نے آپ کو تلبیہ کہنے کیلئے کہا ہے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ۵۲۳
عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُلَبِّيْ غَدَاةَ الْمُزْدَلِفَةِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں قیس بن سعد سے وہ عطا سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو تلبیہ کہتے ہوئے سنا مزدلفہ کی صبح کو (یعنے قربانی کے دن) **حدثنا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ۵۲۴
عَبْدِ اللّٰهِ بِعَرَفَةَ فَلَبّٰى عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ هٰذَا الَّذِيْ يُلَبِّيْ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ تَلْبِيَتِهِ شَيْئًا مَا سَمِعْتُهُ مِنْ أَحَدٍ لَبَّيْكَ عَدَدَ التُّرَابِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحٰق سے وہ عبد الرحمٰن بن یزید سے کہا میں عرفہ کے دن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کے ساتھ تھا تو میں نے دیکھا کہ آپ رمی جمرۃ العقبہ تک تلبیہ کہتے رہے چنانچہ ایک شخص نے کہا کہ اس جگہ (یعنے مزدلفہ میں) کون شخص تلبیہ کہہ رہا ہے اس کے علاوہ آپنے تلبیہ میں ایک نیا لفظ کہا جسے میں نے اور کسی سے نہیں سنا وہ یہ لفظ تھا لبیک عدد التراب یعنے اے پروردگار ہم زمین کے ذروں کی تعداد کے برابر تیری عبادت کیلئے حاضر ہیں۔ **ففی** هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ عُمَرَ رض كَانَ يُلَبِّيْ بِعَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ بَعْدِهِ لَمَّا أَخْبَرَهُ الْأَسْوَدُ بِهِ عَنْ عُمَرَ رض وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْآفَاقِ فَدَلَّ ذٰلِكَ إِجْمَاعٌ وَحُجَّةٌ وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِفِعْلِ مَنْ ذَكَرْنَا الْمُوَافِقِهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فِعْلِهِ ذٰلِكَ أَنَّ التَّلْبِيَةَ فِي الْحَجِّ لَا تَنْقَطِعُ حَتّٰى تُرْمٰى جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** پس ان آثار میں مذکور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ عرفات میں منبر پر کھڑے ہو کر تلبیہ کہتے تھے اور جب عبد اللہ بن زبیر کو معلوم ہوا تو اونہوں نے بھی ایسا ہی کیا اور تمام آفاق کے لوگوں میں سے جو عرفات کے میدان میں جمع تھے کسی نے بھی اس سے اختلاف نہیں کیا تو عرفات میں تلبیہ کہنا اجماع امت سے بھی ثابت ہو گیا ایسا ہی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے بھی کیا ہے اور یہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے پس ثابت ہوا کہ تلبیہ کا وقت رمی جمرۃ العقبہ کے وقت ختم ہوتا ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالے کا قول ہے۔

بَابُ اللِّبَاسِ وَالطِّيْبِ مَتٰى يَحِلَّانِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کے لئے لباس اور خوشبو کب جائز ہوتی ہے۔

حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابن ابی مریم قال انا عبد اللہ بن لہیعۃ قال ثنا ابو الاسود عن عروۃ عن جدامۃ بنت وہب اخت عکاشۃ بن وہب ان عکاشۃ بن وہب صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ اخوہ جاءا ہما حین غابت الشمس یوم النحر والقیا قمیصہما فقالت ما لکما فقالا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یکن افاض منہا فلیلق ثیابہ وکانوا تطیبوا ولبسوا الثیاب **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاسود نے وہ روایت کرتے ہیں عروہ سے وہ جدامہ بنت وہب اخت عکاشہ بن وہب سے کہ عکاشہ بن وہب جو صحابی تھے اور اون کے اور ایک بھائی قربانی کی شام آئے اور اپنے قمیص اوتار کر ڈالدئے اون کی ہمشیرہ جدامہ نے کہا کہ تم نے قمیص کیون اوتار ڈالی تو دونون نے بیان کیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بیت اللہ سے رخصت نہوا ہو وہ اپنے کپڑے اوتار ڈالے کیونکہ لوگون نے کپڑے پہنکر خوشبو ملی تھی حدثنا یحیی بن عثمان قال ثنا عبد اللہ بن یوسف قال ثنا ابن لہیعۃ عن ابی الاسود عن عروۃ عن ام قیس بنت محصن قالت دخل علی عکاشۃ بن محصن وآخر فی منی مساء یوم الاضحی فنزعا ثیابہما وترکا الطیب فقلت ما لکما فقالا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لنا من لم یفض الی البیت من عشیۃ ہذہ فلیدع الثیاب والطیب **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عثمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو الاسود سے وہ عروہ سے وہ ام قیس بنت محصن سے کہا میرے پاس عکاشہ بن محصن اور اون کے دوسرے بھائی قربانی کی شام کو آئے اور اپنے کپڑے اوتار ڈالے اور خوشبو بہی منی میں سے اون سے پوچھا تو اون دونون نے بیان کیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگون سے فرمایا کہ جو شخص شام آج کی بیت اللہ نہ جائے وہ کپڑے اوتار دے اور خوشبو بہی نہ لے قال ابو جعفر فذہب الی ہذا قوم فقالوا لا یحل اللباس والطیب لاحد حتی یحل لہ النساء وذلک حین یطوف طواف الزیارۃ واحتجوا فی ذلک بہذا الحدیث وخالفہم فی ذلک آخرون فقالوا اذا رمی وحلق حل لہ اللباس واختلفوا فی الطیب فقال بعضہم حکمہ حکم اللباس فیحل کما یحل اللباس وقال آخرون حکمہ حکم الجماع فلا یحل حتی یحل الجماع **ترجمہ**

بیان المسئلۃ

امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسطرف گیا ہے کہ لباس وخوشبو محرم کے لیے اوس وقت تک جائز نہین جبتک کہ اوس کو عورتون کے پاس جانا جائز نہو جائے اور عورتون کے پاس جانا اوس وقت جائز ہوجاتا ہے کہ طواف زیارت سے فراغت حاصل ہو اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جب کہ جمار کی اور بال اوتار دے لباس جائز ہوگیا البتہ خوشبو کے جائز ہونے میں ان کے درمیان بہی اختلاف ہے بعض اہل علم فرماتے ہین کہ خوشبو کا حکم لباس کا ہے اور بعض فرماتے ہین کہ اوس کا حکم جماع کا ہے تو جب جماع جائز ہو گا تب ہی خوشبو بہی فاحتجوا فی ذلک بما قد ثنا علی بن معبد قال ثنا یزید بن ہارون قال انا الحجاج بن ارطاۃ عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عمرۃ عن عائشۃ رض قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رمیتم وحلقتم فقد حل لکم الطیب والثیاب وکل شیء الا النساء **ترجمہ** اونہون نے احتجاج اس حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو حجاج بن ارطاۃ نے وہ روایت کرتے ہین ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ روایت کرتے ہین عمرہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نے جمار کر کے بال اوتروا لیے تو تمہارے لیے خوشبو ملنا اور کپڑے پہننا جائز ہو گیا اور تمام چیزین جائز ہو گئین

۵۰۴ پھر اس کے لئے عورتوں کے پاس جانا جائز نہیں ہوا حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا مسدد قال ثنا عبد الواحد ابن زیاد
قال ثنا الحجاج بن ارطاۃ عن الزھری عن عمرۃ عن عائشۃ رض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن ارطاۃ نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ عمرہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے
۵۰۵ وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا یونس قال انا عبد اللہ بن وھب قال اخبرنی
اسامۃ بن زید اللیثی ان القاسم بن محمد حدثہ عن عائشۃ رض قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحلہ حین
حل قبل ان یطوف بالبیت قال اسامۃ وحدثنی ابو بکر بن حزم عن عمرۃ عن عائشۃ رض عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو اسامہ بن زید اللیثی نے ان کو
حدیث بیان کی قاسم بن محمد نے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا میں نے رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم کے خوشبو ملی ہے جبکہ آپ طواف بیت اللہ سے پہلے احرام سے باہر ہوئے (یعنے رمی جمار کرکے اور بال اتروا کے) اسامہ بن زید
کہتے ہیں کہ اور حدیث بیان کی مجھسے ابو بکر بن عمرو بن حزم نے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے
۵۰۶ عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا یونس قال انا ابن وھب ان مالکا حدثہ
عن عبد الرحمن ابن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے
کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن القاسم سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت
۵۰۷ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ابن مرزوق قال ثنا افلح
بن حمید عن القاسم عن عائشۃ رض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے افلح بن حمید نے وہ روایت کرتے ہیں قاسم سے وہ حضرت عائشہ
۵۰۸ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ابن مرزوق قال ثنا
بشر بن عمر قال ثنا شعبۃ ح وحدثنا فھد قال ثنا ابو نعیم قال ثنا سفیان عن عبد الرحمن بن القاسم فذکر باسنادہ مثلہ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے ح اور
حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن
۵۰۹ بن القاسم سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی حدثنا علی بن معبد قال ثنا شجاع ابن الولید قال ثنا عبید اللہ
بن عمر قال حدثنی القاسم عن عائشۃ رض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن
معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شجاع بن الولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمر نے کہا حدیث بیان کی مجھسے
قاسم نے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث
۵۱۰ سابق کے حدثنا فھد قال ثنا ابو غسان قال ثنا زھیر قال ثنا عبید اللہ بن عمر فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ
۵۱۱ بن عمر نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد بن زید
عن عمرو بن دینار عن سالم بن عبد اللہ عن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے

محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے وہ سالم بن عبد اللہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **فھذہ** عائشة رض تخبر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الطیب بعد الرمی والحلق قبل طواف الزیارة بما قد ذکرناہ وقد عارض ذلک حدیث ابن لھیعة الذی بدأنا بذکرہ فی ھذا الباب فھذا اولی لان معھما من التواتر وصحة المجیء ما لیس مع غیرھا مثلہ **ثم** قد روی ایضا عن ابن عباس رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک غیر انہ زاد علیہ معنی اٰخر **ترجمہ** پس ان آثار میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا خبر دیتی ہیں کہ آپ نے رمی وحلق کے بعد اور طواف زیارت سے پہلے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو ملی تو اب یہ حدیث ابن لہیعہ سے جو شروع باب میں مذکور ہے معارض ہو گی لہذا اس حدیث پر عمل کرنا اولی ہے کیونکہ یہ حدیث صحت و تواتر کے ساتھ روایت کی گئی ہے بخلاف پہلی حدیث کے ماسوای اس کے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے بھی ایسا ہی روایت کیا گیا ہے بلکہ کسیقدر زیادہ وضاحت کے ساتھ **حدثنا** ابو بکرة قال ثنا مؤمل ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن سفیان عن سلمة بن کھیل عن الحسن العرنی عن ابن عباس رض قال اذا رمیتم الجمرة فقد حل لکم کل شیء الا النساء فقال لہ رجل والطیب فقال اما انا فقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضمخ رأسہ بالمسک افطیب ھو **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مؤمل نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ سلمہ بن کہیل سے وہ حسن العرنی سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے فرمایا جب تم رمی جمار کر لو تو تمہارے لئے کل چیزیں حلال ہو گئیں بجز عورتوں کے پاس جانیکے ایک شخص نے کہا کہ خوشبو فرمایا میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو سر پر مشک ملے ہوئے دیکھا ہے سو مشک خوشبو ہے یا کچھ اور **ففی** ھذا الحدیث من قول ابن عباس رض ما قد ذکرنا من اباحة کل شیء الا النساء اذا رمیت الجمرة ولا ذکر فی ذلک الحلق وفیہ انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضمخ رأسہ بالمسک ولم یخبر بالوقت الذی فعل فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک وقد یجوز ان تکون ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل الحلق ویجوز ان یکون بعدہ الا ان اولی الاشیاء بنا ان نحمل ذلک علی ما یوافق ما قد ذکرناہ عن عائشة رض لا علی ما یخالف ذلک فیکون ما رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ من ذلک کان بعد رمیہ الجمرة وحلقہ علی ما فی حدیث عائشة ثم قال ابن عباس رض بعد برأیہ اذا رمی فقد حل لہ برمیہ ان یحلق حل لہ ان یلبس ویتطیب وھذا موضع یحتمل النظر وذلک ان الاحرام منع من حلق الرأس واللباس والطیب فیحتمل ان تکون حلق الرأس اذا حل حلت ھذہ الاشیاء واحتمل ان لا یحل حتی تکون الحلق فاعتبرنا ذلک فرأینا المحرم یحرم علیہ باحرامہ فی عمرتہ ما یحرم علیہ باحرامہ فی حجتہ ثم رأینا اذا طاف بالبیت وسعی بین الصفا والمروة فقد حل لہ ان یحلق ولا یحل لہ النساء ولا الطیب ولا اللباس حتی یحلق فلما کانت حرمة العمرة قائمة حل لہ ان یحلق حتی یحلق ولا یکون اذا حل لہ ان یحلق فی حکم من قد حل لہ ما سوی ذلک من اللباس والطیب کان کذلک فی الحجة لا یجب بما حل لہ الحلق فیھا ان یحل لہ شیء مما سواہ فما کان حرم علیہ بھا حتی یحلق قیاسا ونظرا علی ما اجمعوا علیہ فی العمرة **ثم** رجعنا الی النظر بین ھذین الفریقین جمیعا وبین اھل المقالة الاولی الذین ذھبوا الی حدیث عکاشة فرأینا الرجل قبل ان یحرم یحل لہ النساء والطیب واللباس والصید والحلق وسائر الاشیاء التی تحرم علیہ بالاحرام فاذا احرم حرم علیہ ذلک

كُلُّهُ بِسَبَبٍ وَاحِدٍ وَهُوَ الْإِحْرَامُ فَاحْتَمَلَ أَنْ تَكُونَ كَمَا حُرِّمَتْ عَلَيْهِ بِسَبَبٍ وَاحِدٍ أَنْ يَحِلَّ مِنْهَا أَيْضًا بِسَبَبٍ وَاحِدٍ وَاحْتَمَلَ
أَنْ يَحِلَّ مِنْهَا بِأَشْيَاءَ مُخْتَلِفَةٍ إِحْلَالًا بَعْدَ إِحْلَالٍ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَأَيْنَاهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّهُ إِذَا رَمٰى فَقَدْ حَلَّ لَهُ الْحَلْقُ هٰذَا
مِمَّا لَا اخْتِلَافَ فِيهِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَأَجْمَعُوا أَنَّ الْجِمَاعَ حَرَامٌ عَلَيْهِ عَلٰى حَالِهِ الْأُوْلٰى فَثَبَتَ أَنَّهُ حَلَّ مِمَّا قَدْ كَانَ حَرُمَ عَلَيْهِ
بِسَبَبٍ وَاحِدٍ بِأَسْبَابٍ مُخْتَلِفَةٍ فَبَطَلَ بِهٰذِهِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الْحَلْقَ يَحِلُّ لَهُ إِذَا رَمٰى وَأَنَّهُ مُبَاحٌ لَهُ بَعْدَ الْحَلْقِ
كَأَنَّهُ أَنْ يَحْلِقَ مَا شَاءَ مِنْ شَعْرِ بَدَنِهِ وَيَقُصَّ أَظْفَارَهُ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ حُكْمُ اللِّبَاسِ حُكْمُ ذٰلِكَ أَوْ حُكْمُهُ حُكْمُ الْجِمَاعِ
فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ الْجِمَاعُ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْمُحْرِمَ بِالْحَجِّ إِذَا جَامَعَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ بِعَرَفَةَ فَسَدَ حَجُّهُ وَرَأَيْنَاهُ إِذَا حَلَقَ
شَعْرَهُ أَوْ قَصَّ أَظْفَارَهُ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ فِدْيَةٌ وَلَمْ يَفْسُدْ بِذٰلِكَ حَجُّهُ وَرَأَيْنَاهُ لَوْ لَبِسَ ثِيَابًا قَبْلَ وُقُوْفِهِ بِعَرَفَةَ
لَمْ يَفْسُدْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ إِحْرَامُهُ وَوَجَبَتْ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ فِدْيَةٌ فَكَانَ حُكْمُ اللِّبَاسِ قَبْلَ عَرَفَةَ مِثْلَ حُكْمِ قَصِّ الشَّعْرِ
وَالْأَظْفَارِ لَا مِثْلَ حُكْمِ الْجِمَاعِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُهُ أَيْضًا بَعْدَ الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ كَحُكْمِهِمَا لَا كَحُكْمِ الْجِمَاعِ فَهٰذَا
هُوَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَأَيْنَا الْقُبْلَةَ حَرَامًا عَلَى الْمُحْرِمِ بَعْدَ أَنْ يَحْلِقَ وَهِيَ قَبْلَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ فِيْ حُكْمِ
اللِّبَاسِ لَا فِيْ حُكْمِ الْجِمَاعِ فَلِمَ لَا كَانَ اللِّبَاسُ بَعْدَ الْحَلْقِ أَيْضًا كَهِيَ **قِيْلَ** لَهُ إِنَّ اللِّبَاسَ بِالْحَلْقِ أَشْبَهُ مِنْهُ بِالْقُبْلَةِ لِأَنَّ
الْقُبْلَةَ هِيَ بَعْضُ أَسْبَابِ الْجِمَاعِ وَحُكْمُهَا حُكْمُهُ تَحِلُّ حَيْثُ يَحِلُّ وَتَحْرُمُ حَيْثُ يَحْرُمُ فِي النَّظَرِ فِي الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا وَالْحَلْقُ
وَاللِّبَاسُ لَيْسَا مِنْ أَسْبَابِ الْجِمَاعِ إِنَّمَا هُمَا مِنْ أَسْبَابِ إِصْلَاحِ الْبَدَنِ فَحُكْمُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَحُكْمِ صَاحِبِهِ أَشْبَهُ مِنْ حُكْمِهِ
بِالْقُبْلَةِ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِاللِّبَاسِ بَعْدَ الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ **وَقَدْ** قَالَ ذٰلِكَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهِ **ترجمہ** پس اس حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما کے قول سے ثابت ہوا کہ رمی جمرۃ العقبہ کے
بعد ماسوای عورتون کے پاس جانیکے کل چیزین حلال ہوجاتی ہین اب چونکہ اس حدیث مین بال اوتروانے کا ذکر نہین سو یہہ جو حضرت
ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے سر پر خوشبو ملتے ہوئے دیکھا تہا تو کس وقت دیکھا تہا محتمل ہے
کہ بال اوتروانے سی پہلے دیکہا ہو یا بال اوتروانیکے بعد مگر مناسب یہی ہے کہ ہم اس حدیث کو بال اوتروانیکے بعد خوشبو ملنے پر محمول کرین
جیساکہ حدیث عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا مین مذکور ہے تاکہ یہہ حدیث حدیث عائشہ کے خلاف واقع نہو اب اسکے بعد حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالٰے عنہما سے جو آپکا قول روایت کیا گیا ہے جائز ہے کہ وہ آپکی رائی ہو کیونکہ وہ محل کلام ہے اِس لئے کہ احرام جس طرح لباس
پہنے اور خوشبو ملنے سے مانع ہے اسیطرح بال اوتروانے سی تو محتمل ہے کہ جب بال اوتروانا جائز ہوا تو لباس و خوشبو وغیرہ بہی جائز ہوجائے
اور محتمل ہے کہ جبتک بال نہ اوتروائے جائین لباس اور خوشبو وغیرہ جائز نہو پس ہم نے چاہا کہ اس امر پر نظر ڈالین کہ عمرہ مین
اس کا کیا حکم ہے تو ہم دیکہتے ہیں کہ جو جو چیزین حج کے احرام مین منع ہوتی ہین وہی عمرہ کے احرام مین بہی باوجود اس کے معتمر جب
طواف اور سعی صفا مروہ کرے تو اوس کیلئے بال اوتروانا جائز ہوجاتا ہے اور لباس پہننا خوشبو ملنا اور عورتون کے پاس جانا جائز نہین
ہوتا جبتک کہ بال نہ اوتروالے اور یہہ متفق علیہ ہے تو اب نظر و قیاس چاہتا ہے کہ احرام حج مین بال اوتروانے سی پہلے یہہ چیزین بدرجہ اولی
جائز نہ ہون (کیونکہ عمرہ پہر عبادت صغری ہے اور حج عبادت کبری) اس کے بعد ہم ان دونون فریقون اور فریق اول (جو حضرت
عائشہ کیطرف گیا ہے) کے اقوال کیطرف رجوع کرتے ہین کہ بطریق نظر و قیاس کے دونون مین سے کس کا قول صحیح ہے تو ہم دیکہتے
ہین کہ احرام سے پہلے عورتون کے پاس جانا لباس پہننا خوشبو ملنا شکار کرنا بال اوتروانا وغیرہ تمام امور مباح ہین اور جب احرام
باندہا تو صرف احرام باندہنے سی جو ایک سبب واحد ہے یہہ تمام امور حرام ہوجاتے ہین اب محتمل ہے کہ یہہ تمام امور جسطرح سبب واحد

ساتھ (اور وہ احرام ہے) حرام ہوئی ہیں اسیطرح سبب واحد یعنے حلق) کے ساتھ حلال بھی ہوں اور محتمل ہے کہ سبب واحد کے ساتھ
نہیں بلکہ باسباب مختلفہ یکے بعد دیگرے حلال ہوتے جائیں تو اب ہم دیکھتے ہیں کہ باتفاق اہل علم رمی جمار کے بعد حلق جائز ہوتا ہے اور
جماع حرام تو اب اگرچہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ یہہ تمام چیزیں سبب واحد کے ساتھ (اور وہ حرام ہے) حرام ہوئی تھیں لیکن یکے بعد
دیگرے حلال باسباب مختلفہ ہوئی ہیں سو یہہ اس لئے باطل ہے کہ عمرہ میں یہہ تمام امور سبب واحد کے ساتھ حلال ہو جاتے ہیں اسیطرح حج
میں بھی سبب واحد کے ساتھ حلال ہوں جیساکہ ہمنے اوپر بیان کیا اسکے بعد ہم کہتے ہیں کہ رمی جمار کے بعد جب حلق مباح ہے اور یہہ
حلق کے بعد بغلوں وغیرہ کے بال اوترواتا اور ناخن کٹواتا وغیرہ بھی مباح ہو جاتا ہے تو اب ہم اس امر پر نظر ڈالتے ہیں کہ آیا لباس کا بھی
یہی حکم ہے یا اوس کا حکم جماع کے ساتھ ملحق ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ محرم وقوف عرفہ سے پہلے اگر جماع کرے تو اوس کا حج فاسد ہوگیا اور
اگر بال اوتروالے یا ناخن کٹوالے تو اس صورت میں کوئی حج تو فاسد نہیں ہوگا مگر دم یا فدیہ دینا ہوگا لازم ہوگا اسیطرح اگر وقوف
عرفہ سے پہلے لباس پہن لے تب بھی حج فاسد نہیں ہوگا اور فدیہ لازم آئیگا معلوم ہوا کہ وقوف عرفہ سے پہلے اس کا حکم حلق وغیرہ سے
ملحق ہے نہ جماع سے تو نظر و قیاس چاہتا ہے کہ رمی اور حلق کے بعد بھی لباس کا حکم حلق وغیرہ کے ساتھ ملحق ہو نہ کہ جماع کے ساتھ
اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ حلق کے بعد بوسہ لینا بھی تو حرام ہوتا ہے حالانکہ وقوف عرفہ سے پہلے بوسہ کا حکم لباس وغیرہ سے ملحق تھا
(اور حلق کے بعد جماع کے ساتھ ملحق ہوا) تو اسیطرح حلق کے بعد لباس کا حکم بھی جماع کے ساتھ کیوں ملحق نہیں کیا گیا تو اسکے جواب
میں کہا جائیگا کہ بوسہ کی نسبت لباس حلق کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہے بخلاف بوسہ کے کہ وہ اسباب جماع سے ہے یہی وجہ ہے کہ جہاں جماع
حلال ہے بوسہ بھی حلال ہے اور جہاں جماع حرام ہے بوسہ بھی حرام ہے اور لباس اسباب اصلاح بدن سے ہے جماع سے اس کا تعلق نہیں
اس لئے لباس کا حکم حلق وغیرہ سے ملانا زیادہ مناسب و موزوں ہے نہ کہ جماع سے بس ثابت ہوا کہ رمی و حلق کے بعد لباس پہننا جائز
ہے ایسا ہی اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت کیا گیا ہے **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو حذیفۃ موسی ۳لہ
بن مسعود قال ثنا سفیان عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب قال اذا رمیتم الجمرۃ
فقد حل لکم کل شیء الا النساء والطیب **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ
موسی بن مسعود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے وہ طاؤس سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے
عنہما سے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ جب تم رمی جمار کے بعد بال اوتروالو تو تمہارے لئے تمام چیزیں جائز ہوگئیں بجز
عورتوں کے پاس جانے اور خوشبو ملنے کے **حدثنا** نصر بن مرزوق قال ثنا علی بن معبد قال ثنا اسمعیل بن جعفر ۴لہ
عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر عن عمر رض مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن جعفر نے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی
اللہ تعالے عنہما سے وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ۵لہ
ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ایوب عن نافع عن ابن عمر ان عمر رض خطب الناس بعرفۃ فذکر مثلہ **ترجمہ** حدیث
بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ابو
ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے عرفہ کے دن خطبہ کہا پھر مثل حدیث سابق
کے بیان کی **حدثنا** علی بن شیبۃ قال ثنا قبیصۃ قال ثنا سفیان عن ابن جریج وموسی عن نافع عن ابن عمر ۶لہ
انہ کان یاخذ من اظفارہ وشاربہ ولحیتہ یعنی قبل ان یزور **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی

ہم سے قبیصہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج اور موسیٰ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ
تعالےٰ عنہما سے کہ آپ مونچھیں کترواتے اور داڑھی کے بال برابر کتراتے اور ناخن کتروایا کرتے تھے یعنے طواف زیارت سے پہلے **فہذا**
عمر رض قد اباح لہم اذا رموا وحلقوا کل شیء الا النساء والطیب **و** قد خالفہ عائشۃ رض وابن عباس رض وابن الزبیر رض
فی الطیب خاصۃ فاما عائشۃ رض وابن عباس فقد روینا ذلک عنہما فیما تقدم من ہذا الباب **ترجمہ** تو اب دیکھو حضرت
عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے رمی جمار اور بال اتروا لینے کے بعد ماسوائے عورتوں اور خوشبو کے تمام چیزیں جائز ہونے کا حکم کیا اب رہی خوشبو
سو اس کے متعلق حضرت عائشہ وابن عباس رضا وابن زبیر نے آپ سے اختلاف کیا ہے پھر حضرت عائشہ اور حضرت عبداللہ بن
عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی روایت اسی باب میں ہم اوپر بیان کر چکے ہیں **و اما** ابن الزبیر فحدثنا محمد بن خزیمۃ وفہد قالا ۱۷ه
ثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی ابن الہاد عن یحیی بن سعید عن القاسم بن محمد قال سمعت
عبد اللہ بن الزبیر یقول اذا رمی الجمرۃ الکبری فقد حل لہ ما حرم علیہ الا النساء حتی یطوف بالبیت **ترجمہ** اور ابن
زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت یہی حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ اور فہد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ
بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن الہاد نے وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید سے وہ
قاسم بن محمد سے کہا سنا میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے ہوئے کہ رمی جمرۃ العقبہ کرے تو تمام چیزیں حلال ہو گئیں
بجز عورتوں کے اور عورتیں جبکہ بیت اللہ کا طواف کرلے **وقد** روی عن ابن عمر ما یدل علی ہذا ایضا **ترجمہ** اور حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ایک اور حدیث روایت کی گئی ہے وہ بھی اس پر دلالت رکھتی ہے اور وہ یہ حدیث ہے۔
حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو حذیفۃ قال ثنا سفیان قال ثنا عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عمر قال قال عمر ۱۸ه
فذکر مثل الذی رویناہ عنہ فی الفصل الذی قبل ہذا قال فقالت عائشۃ رض کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا رمی جمرۃ العقبۃ قبل ان یفیض وسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احق ان تؤخذ بہا من
سنۃ عمر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن دینار نے وہ روایت کرتے ہیں طاؤس سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ آپ نے کہا
کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا پھر مثل حدیث سابق کے بیان کی جو ان دونوں حدیثوں سے پہلے گذر چکی ہے اس کے
بعد ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے بیان کیا کہ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم رمی جمرۃ العقبہ کر چکے تو میں نے آپ کے خوشبو ملی قبل اس کہ آپ منیٰ سے رخصت ہوں سو عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی سنت کی
نسبت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت زیادہ لائق ہے کہ اخذ کی جائے **والنظر** بعد ذلک فی ہذا ایدل علی ذلک
ایضا لان حکم الطیب بحکم اللباس اشبہ من حکمہ بحکم الجماع لما قد فسرنا مما قد تقدم فی ہذا الباب وہذا
قول ابی حنیفۃ رح وابی یوسف رح ومحمد رح **ترجمہ** اب رہا نظر و قیاس سو وہ بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کہ خوشبو کا حکم لباس سے
ملحق کیا جائے نہ کہ جماع سے کیونکہ جس طرح لباس اصلاح بدن سے تعلق رکھتا ہے اسیطرح خوشبو بھی اسباب اصلاح بدن سے
ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے **وقد** روی ذلک ایضا عن جماعۃ من
التابعین **ترجمہ** ایسا ہی ایک جماعت تابعین رحمہم اللہ سے روایت کیا گیا ہے **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدی ۱۹ه
قال ثنا افلح بن حمید عن ابی بکر بن حزم قال دعانا سلیمان بن عبد الملک یوم النحر ارسل الی عمر بن عبد العزیز والقاسم

ابْنِ مُحَمَّدٍ وَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَخَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ وَابْنُ شِهَابٍ فَسَأَلَهُمْ عَنِ الطِّيبِ فِي الْيَوْمِ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ فَقَالُوا تَطَيَّبْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَجُلًا قَدْ رَأَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ إِيَّاهُمْ فَنَحَرَ وَحَلَقَ ثُمَّ مَضَى مَكَانَهُ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر العقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے افلح بن حمید نے وہ روایت کرتے ہیں ابو بکر بن حزم سے کہا سلیمان بن عبد الملک نے قربانی کے دن ہمین طلب کیا اور عمر بن عبد العزیز رح قاسم بن محمد رح عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر رح خارجہ بن زید اور ابن شہاب کے پاس آدمی بھیجا کہ وہ ان سب سے دریافت کرے کہ اس دن طواف رخصت ہونے سے پہلے خوشبو ملنا چاہئے یا نہین تو ان سب نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ خوشبو مل سکتے ہیں بجز اس کے کہ عبد اللہ بن عبد اللہ نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھے ہوئے تھے سو وہ رمی جمرۃ العقبہ کرکے اونٹنی سے اوترتے اور قربانی کرکے بال اوتروا تے اور بیت اللہ کی طرف روانہ ہوجاتے

۵۰ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَرَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ سَأَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بَعْدَ أَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَحَلَقَ عَنِ الطِّيبِ فَنَهَاهُ سَالِمٌ وَرَخَّصَ لَهُ خَارِجَةُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین یحییٰ بن سعید رح عبد اللہ بن ابی بکر اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے کہ ولید بن عبد الملک نے سالم بن عبد اللہ اور خارجہ بن زید بن ثابت رض سے رمی جمرۃ العقبہ کرنے اور بال اوتروانیکے بعد خوشبو ملنے کا مسئلہ دریافت کیا تو سالم بن عبد اللہ نے اونہین منع کیا اور خارجہ بن زید نے اونہین اجازت دی۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ مَا طَافَتْ لِلزِّيَارَةِ قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ لِلصَّدَرِ

اوس عورت کا حکم جو طواف زیارت (یعنے طواف عمرہ) کرنیکے بعد حائضہ ہوجائے قبل ازینکہ اوس نے طواف رخصت کیا ہو۔

۵۱ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزَّجَّاجِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض عَنِ امْرَأَةٍ حَاضَتْ قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ قَالَ تَجْعَلُ آخِرَ عَهْدِهَا الطَّوَافَ قَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي عُمَرُ رض أَرِبْتَ عَنْ يَدَيْكَ تَحَدِّثُنِي سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْمَا أُخَالِفَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے وہ روایت کرتے ہین ابو عوانہ سے وہ یعلےٰ بن عطاء سے وہ ولید بن عبد الرحمن بن زجاج سے وہ حارث بن اوس الثقفی سے کہا مین نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اوس عورت کے متعلق دریافت کیا جو حائضہ ہوجائے (یعنے طواف زیارت کے بعد) قبل ازینکہ طواف رخصت کیا ہو تو آپ نے فرمایا کہ اوسے طواف کرکے جانا چاہئے اس کے بعد حارث بن اوس رض نے کہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی مجھ سے یہی فرمایا تھا جبکہ مین نے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ پھر تم نے مجھسے کیون پوچھا شاید اسلئے کہ کیا مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل کرتا ہون

۵۲ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن علی بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کی بیان

کی بجز اس کے کہ اونہون نے حارث بن اوس کے بجائے حارث بن عبداللہ بن اوس کہا ہے حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ۵۳
ابو الولید قال ثنا ابو عوانۃ فذکر باسنادہ نحو حدیث ابن مرزوق فی اسنادہ ومتنہ غیر انہ قال سألت عمر عن
المرأۃ تطوف بالبیت ثم تحیض ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے پھر اون کی اسناد سے سنداً ومتناً مثل حدیث ابن مرزوق کے بیان کی بجز اس کے اونہون نے بیان کیا ہے
کہ حارث بن اوس نے بیان کیا کہ مین نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے اوس عورت کا مسئلہ دریافت کیا جو طواف زیارت کرکے حائضہ ہوگئی ہو

بیان المسئلۃ

قال ابو جعفر فذھب قوم الی ھذا الحدیث فقالوا لا تحل لاحد ان ینفر حتی یطوف طواف الصدر ولم یعذروا فی
ذلک حائضا ولا غیرھا وخالفھم فی ذلک آخرون فقالوا لھا ان تنفر وان لم تطف بالبیت وعذروھا بالحیض
ھذا اذا کانت قد طافت طواف الزیارۃ قبل ذلک ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسی حدیث کیطرف
گیا ہے اور کہا ہے کہ کسی عورت کو جائز نہین کہ طواف رخصت کئے بغیر رخصت ہو جائے حتی کہ حائضہ کو بھی اونہون نے معذور نہین
رکھا ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ حائضہ بوجہ عذر حیض کے طواف صدر یعنے طواف رخصت کئے بغیر
کوچ کر سکتی ہے بشرطیکہ اس سے پہلے اوس نے طواف زیارت کر لیا ہو واحتجوا فی ذلک بما حدثنا یونس قال ثنا سفیان عن ۵۴
سلیمان وھو ابن ابی مسلم الاحول عن طاؤس عن ابن عباس رض قال کان الناس ینصرفون من کل وجہ فقال رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا ینفرن احد حتی یکون آخر عھدہ الطواف بالبیت ترجمہ اونہون نے احتجاج ان حدیثون سے
کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین سلیمان بن ابی مسلم الاحول سے
وہ طاؤس سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ لوگ بلا طواف کئے ہر ایک طرف سے نکل جایا کرتے تہے اس لئے رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کوچ نکرے یہانتک کہ اوس کا آخری وقت طواف بیت اللہ ہو حدثنا ۵۵
یونس قال ثنا سفیان عن ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس رض امر الناس ان یکون آخر عھدھم بالبیت
الا انہ قد خفف عن المرأۃ الحائض ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے وہ روایت کرتے ہین ابن طاؤس سے وہ اپنے والد
سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپ نے لوگون کو حکم دیا کہ وہ طواف بیت اللہ کرکے کوچ کیا کرین بجز اس کے کہ آپ نے
حائضہ عورت سے تخفیف کی حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج عن الحسن بن مسلم عن ۵۶
طاؤس قال زید بن ثابت لابن عباس رض انت الذی تفتی الحائض ان تصدر قبل ان یکون آخر عھدھا الطواف
بالبیت قال نعم قال فلا تفعل فقال سل فلانۃ الانصاریۃ ھل امرھا النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان تصدر
فسأل المرأۃ ثم رجع الیہ فقال ما اراک الا قد صدقت ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہین ابن جریج سے وہ حسن بن مسلم سے وہ طاؤس سے کہا حضرت زید بن ثابت رض نے
ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا کہ آپ حائضہ عورت کو فتوی دیتے ہین کہ وہ بغیر طواف رخصت کئے کوچ کر جائے فرمایا
ہان مین اس کا فتوی دیتا ہون فرمایا آپ ایسا نکرین بلکہ فلان انصاریہ بی بی سے دریافت کرلین کہ رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم نے اونہین طواف (یعنے طواف رخصت) کرنے کا حکم کیا ہے یا نہین چنانچہ آپ اون سے دریافت کرکے آئے تو فرمایا
اچھا مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے مجھ سے راست کہا حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عمرو بن ابی رزین قال ثنا ھشام عن ۵۷

قتادة عن عكرمة ان زيد بن ثابت وابن عباس اختلفا في المرأة تحيض بعد ما تطوف بالبيت يوم النحر فقال زيد
يكون آخر عهدها الطواف بالبيت وقال ابن عباس رض تنفر اذا شاءت فقالت الانصار لا نتابعك يا ابن
عباس رض وانت تخالف زيدا فقال سلوا صاحبتكم ام سليم فسألوها فقالت حضت بعد ما طفت يوم
النحر فامرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان انفر وحاضت صفية فقالت لها عائشة الخيبة لك حبستنا
اهلنا فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فامرها ان تنفر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن ابی رزین نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ عکرمہ سے
کہ زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے اوس عورت کے مسئلہ کا مذاکرہ کیا جو قربانی کے دن طواف زیارت
کرنیکے بعد حائضہ ہو جائے زید بن ثابت نے تو کہا کہ اوسے طواف رخصت کرکے کوچ کرنا چاہئے اور ابن عباس رضی اللہ تعالے
عنہما نے فرمایا کہ جب اوس کا جی چاہے کوچ کرے انصار نے کہا اے ابن عباس ہم لوگ اس مسئلہ مین آپکی پیروی نہین کرسکتے جبکہ
آپ زید بن ثابت رضی اللہ تعالے عنہ سے اختلاف رکھتے ہیں آپنے فرمایا اچھا تم اس کے متعلق اپنی بہن ام سلیم رضی اللہ تعالے عنہا
سے ہی پوچھلو وہ کیا بیان کرتی ہین چنانچہ ان لوگون نے دریافت کیا تو اونہون نے بیان کیا کہ مین قربانی کے دن جب حائضہ ہوگئی
تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ مین کوچ کرون (یعنے بغیر طواف کے) اسیطرح حضرت صفیہ بنت حیی حائضہ
ہوئی تہین تو اون سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا تہا کہ معلوم ہوتا ہے کیا تم تو ہمین وہانگی سے روک کہوگی
۵۸ چنانچہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپنے فرمایا کوچ کرلینا **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا سعيد
بن سليمن الواسطي قال ثنا عباد بن العوام عن سعيد عن قتادة عن انس عن ام سليم حاضت بعد ما افاضت
يوم النحر فامرها النبي صلى الله عليه وسلم ان تنفر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
سعید بن سلیمان الواسطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عباد بن العوام نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ انس سے وہ ام سلیم
رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ وہ قربانی کے دن طواف زیارت کرکے حائضہ ہوگئین تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اونہین حکم
۵۹ دیا کہ وہ (بغیر طواف رخصت کے ہی کوچ کرین **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر الزهراني قال ثنا شعبة عن الحكم
عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة رض قالت لما اراد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينفر رأى صفية على باب
خبائها كئيبة حزينة وقد حاضت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انك لحابستنا اكنت افضت يوم النحر
قالت نعم قال فانفري اذا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر الزہرانی نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین حکم سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے
عنہا سے فرمایا جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کوچ کا ارادہ کیا تو آپنے صفیہ بن حیی رضی اللہ تعالے عنہا کو خیمہ کے دروازہ
پر نہایت حزین وغمگین دیکہا کیونکہ وہ حائضہ ہوگئی تہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تم
ہمین کوچ کرنے سے روکوگی تم نے قربانی کے دن طواف افاضہ ہی کیا ہے یا نہین عرض کیا احسان کیا ہے فرمایا تو پہر کوچ کرلینا
۶۰ **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال ثنا شعبة فذكر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم
سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث
۶۱ سابق کے بیان کی **حدثنا** محمد بن عمرو بن يونس التغلبي الكوفي قال ثنا يحيى بن عيسى عن الاعمش عن ابراهيم

عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَعْنَاهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو
بن یونس التغلبی الکوفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن عیسیٰ نے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے
وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ۲له
قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے وہ
روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور عروہ بن زبیر سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ ۳له
ابْنُ شِهَابٍ وَهِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع
المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن اللیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن شہاب
اور ہشام بن عروہ نے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل
حدیث سابق کے حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ ۴له
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے
پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ۵له
الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن الاعرج نے وہ روایت
کرتے ہیں ابوسلمہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق
کے حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ صَفِیَّةَ ۶له
بِنْتَ حُیَیٍّ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِیَ فَقُلْتُ
اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ فَقَالَ فَلَا اِذًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے
وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمن القاسم سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ صفیہ بنت حیی
زوجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حائضہ ہوگئی ہیں میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا کہ یہ تو ہمیں
روک رکھیں گی میں نے کہا اونہوں نے طواف افاضہ کر لیا ہے فرمایا تو پھر کچھ کا مضائقہ نہیں حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ۷له
ثَنَا اَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے افلح نے وہ روایت کرتے ہیں قاسم سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ ۸له
مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ
بن ابی بکر سے وہ عمرہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث
سابق کے حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَیْسَرَةَ وَسُلَیْمَانَ خَالِ ابْنِ اَبِیْ ۹له

نجیح عن طاؤس قال کان ابن عمر قریبًا من سنتین ینھی ان تنفر الحائض حتی یکون اٰخر عھدھا بالبیت ثم قال بلغنی
انہ قد رخص للنساء **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین ابراہیم بن میسرہ اور سلیمان ماموں ابن نجیح سے وہ طاؤس سے کہا ابن عمر رضی اللہ تعالے
عنہما تقریبًا دو سال تک حائضہ عورتون کو کوچ کرنے سے منع کرتے رہے جبتک کہ وہ طواف رخصت نکرلیں بعد ازان مجھے معلوم ہوا کہ
۵۲۰ آپ نے عورتون کو کوچ کی اجازت دیدی **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا ابو صالح قال ثنا اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن
شھاب قال اخبرنی طاؤس الیمانی انہ سمع عبد اللہ بن عمر یسأل عن حبس النساء عن الطواف بالبیت اذا حضن
قبل النفر وقد افضن یوم النحر فقال ان عائشۃ رض کانت تذکر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخصۃ للنساء
وذلک قبل موت عبد اللہ بن عمر رض بعام **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو
صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عقیل نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے کہا خبر دی
مجھکو طاؤس الیمانی نے اونہون نے سنی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپ سے طواف بیت اللہ کیلئے عورتون کو روکنے
کے متعلق دریافت کیا گیا جبکہ وہ حائضہ ہوجائین اور قربانی کے دن طواف افاضہ کر چکی ہون تو آپ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالے عنہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے عورتون کی رخصت روایت کرتی ہین اور یہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
۵۲۱ تعالے عنہما کی وفات سے دو سال پہلے کا ذکر ہے **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا سھل بن بکار قال ثنا وھیب عن ابن
طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس رض انہ کان یرخص للحائض اذا افاضت ان تنفر قال طاؤس وسمعت ابن
عمر یقول لا تنفر ثم سمعتہ بعد یقول تنفر رخص لھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سہل بن بکار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے وہ روایت کرتے ہین ابن طاؤس سے وہ اپنے
والد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپ نے حائضہ عورتون کو کوچ کرنیکی اجازت دی جبکہ اونہون نے طواف افاضہ
کرلیا ہو طاؤس بیان کرتے ہین کہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کو مین نے کہتے ہوئے سنا کہ حائضہ عورت کوچ نکرے پھر ایک مدت
کے بعد مین نے آپ کو کہتے ہوئے سنا کہ وہ کوچ کرسکتی ہے کیونکہ حائضہ عورتوں کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت
۵۲۲ دی ہے **حدثنا** ابو ایوب عبد اللہ بن ایوب المعروف بابن خلف الطبرانی قال ثنا عمرو بن محمد الناقد قال ثنا
عیسی بن یونس عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر رض قال من حج ھذا البیت فلیکن اٰخر عھدہ الطواف بالبیت
الا الحیض رخص لھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو ایوب عبد اللہ بن ایوب المعروف
بابن خلف الطبرانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن محمد الناقد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسے بن یونس نے وہ روایت کرتے
ہین عبید اللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا جو شخص حج کرے تو چاہیے کہ اوس کا آخری وقت
طواف بیت اللہ ہو (یعنے طواف بیت اللہ کرکے مراجعت کرے) مگر حائضہ عورتون کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت
دیدی ہے (کہ بلا طواف رخصت کے مراجعت کرین) **فھذہ** الاٰثار قد ثبتت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان الحائض لھا ان تنفر قبل ان تطوف طواف الصدر اذا کانت قد طافت طواف الزیارۃ قبل ذلک طاھرًا ورجع قوم الی
ذلک من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممن قد کان قال بخلافہ زید بن ثابت وابن عمر وجعلا ما بلغھما
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرخصۃ فی ذلک للحائض رخصۃ واخراجًا من رسول اللہ صلی اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحُکْمِھَا مِنْ حُکْمِ سَائِرِ النَّاسِ فِیْمَا کَانَ اَوْجَبَ عَلَیْھِمْ مِنْ ذٰلِکَ وَثَبَتَ بِذٰلِکَ نَسْخُ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ حَدِیْثِ الْحَارِثِ بْنِ اَوْسٍ وَمَا کَانَ ذَھَبَ اِلَیْہِ عُمَرُ مِنْ ذٰلِکَ وَھٰذَا الَّذِیْ بَیَّنَّا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی ترجمہ پس ان آثار مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہی کہ آپنے حائضہ عورتون کو طواف رخصت کی بغیر مراجعت کرنیکی اجازت دی بشرطیکہ اونھون نے طواف زیارت کر لیا ہو یعنے حیض آنے سے پہلے اور اگرچہ بعض اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم منع فرمانے کا فتوی دیتے تھے لیکن بعد کو اونھون نے اس سے رجوع کیا جبکہ اونہین معلوم ہوا کہ حائضہ عورتون کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ہے چنانچہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالے عنہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے رجوع کیا تو اس سے ثابت ہوا کہ یہہ حدیث حارث بن اوس کی منسوخ ہین بس کیطرف حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ گئے ہین یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے –

بَابُ مَنْ قَدَّمَ مِنْ حَجِّہٖ نُسُکًا قَبْلَ نُسُکٍ

افعال حج کے درمیان تقدیم وتاخیر واقع ہونے کے بیان مین –

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ عَنْ زَیْدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ اِحْلِقْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَاءَہٗ اٰخَرُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن سعید بن مسروق الثوری نے وہ روایت کرتے ہین عبدالرحمن بن الحارث بن ابی ربیعہ سے وہ زید بن علی سے وہ عبید اللہ بن ابی رافع سے وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک شخص آیا اور عرض کیا یارسول اللہ مین نے طواف افاضہ (طواف زیارت) بال اوترولنے سے پہلے کر لیا ہے فرمایا کوئی حرج نہین اب بال اوتروالو حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ پہر ایک شخص اور آیا اور عرض کیا یارسول اللہ مین نے رمی جمار کرنے سے پہلے قربانی کر لی ہے فرمایا رمی جمار کرلو کوئی حرج نہین ۵۱

بیان المسئلۃ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الطَّوَافِ قَبْلَ الْحَلْقِ فَقَالَ اِحْلِقْ وَلَا حَرَجَ فَاحْتَمَلَ اَنْ یَکُوْنَ ذٰلِکَ اِبَاحَۃً مِنْہُ لِلطَّوَافِ قَبْلَ الْحَلْقِ وَتَوْسِعَۃً مِنْہُ فِیْ ذٰلِکَ فَیَجْعَلُ لِلْحَاجِّ اَنْ یُقَدِّمَ مَا شَاءَ مِنْ ھٰذَیْنِ عَلٰی صَاحِبِہٖ وَقِیْلَ اَیْضًا اِنَّ اٰخَرَ جَاءَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ فَقَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ فَذٰلِکَ اَیْضًا یَحْتَمِلُ مَا ذَکَرْنَا فِیْ جَوَابِہٖ فِی السُّؤَالِ الْاَوَّلِ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْءٌ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ اس حدیث مین ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بال اوترولنے سے پہلے طواف کر لینے کے متعلق پوچھا گیا تو آپنے فرمایا کوئی حرج نہین تو اب محتمل ہے کہ یہہ جو آپنے تقدیم وتاخیر جائز فرمائی بطریق توسیع جائز فرمائی کہ حاجی کو اختیار ہے کہ وہ افعال حج مین تقدیم وتاخیر کر سکتا ہے اسیطرح دوسرا شخص آیا اور اوس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین نے رمی جمار سے پہلے قربانی کر لی ہے تو اوس سے بھی آپنے یہی فرمایا کہ کوئی حرج نہین اب رمی جمار کرلو پس اس سوال کے جواب مین بھی وہی احتمال ہے جو سوال اول کے جواب مین ایسا ہی ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے بھی روایت کیا گیا ہے حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا ۵۲

هشيم عن منصور عن عطاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عمن حلق قبل أن
يذبح أو ذبح قبل أن يحلق فقال لا حرج لا حرج ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہؒ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
یحییٰ بن یحییٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیمؒ نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے وہ عطا سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اوس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے قربانی کرنے سے پہلے بال اتروائے
تھے یا بال اتروانے سے پہلے قربانی کی تھی تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا المعلى بن اسد ٥٣
قال ثنا وهيب عن ابن طاؤس عن أبيه عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قيل له يوم النحر
وهو بمنى في النحر والحلق والرمي والتقديم والتأخير فقال لا حرج ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہؒ نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے معلے بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے وہ روایت کرتے ہیں ابن طاؤسؒ سے وہ اپنے والد سے وہ
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ سے قربانی کے دن منیٰ میں حلق رمی جمار اور نحر یعنی
ذبح قربانی کرنے کے درمیان تقدیم و تاخیر واقع ہونے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں حدثنا ٥٤
ابن مرزوق قال ثنا حبان بن هلال قال ثنا وهيب بن خالد عن ابن طاؤس عن أبيه عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال
ما سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ عمن قدم شيئا قبل شيء إلا قال لا حرج لا حرج ترجمہ حدیث بیان
کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان بن ہلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب بن خالد نے وہ روایت
کرتے ہیں ابن طاؤسؒ سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ قربانی کے دن افعال حج میں سے کسی کے درمیان
تقدیم و تاخیر واقع ہونے کے متعلق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا آپ نے یہی فرمایا کہ کوئی حرج نہیں کوئی حرج نہیں
فقد يحتمل ما يحتمله الحديث الأول وقد روي عن جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہ من ذلك شيء ترجمہ اس حدیث
میں بھی وہی احتمال ہے جو حدیث اول کے متعلق بیان کیا گیا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ایسا ہی روایت
کیا گیا ہے حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن قيس عن عطاء عن جابر بن عبد الله ٥٥
أن رجلا قال يا رسول الله ذبحت قبل أن أرمي قال ارم ولا حرج قال آخر يا رسول الله حلقت قبل أن أذبح قال
اذبح ولا حرج قال آخر يا رسول الله طفت بالبيت قبل أن أذبح قال اذبح ولا حرج ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں قیس سے وہ عطا سے
وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے رمی جمار سے پہلے قربانی کرلی فرمایا کوئی حرج
نہیں اب رمی جمار کرلو اور ایک شخص نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے بال اتروالئے ہیں فرمایا کوئی حرج
نہیں اب قربانی کرلو ایک اور شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے طواف زیارت کرلیا ہے فرمایا اب قربانی
کرلو کوئی حرج نہیں۔ فهذا أيضا مثل ما قبله، والكلام فيه مثل الكلام فيما قبله وقد روي عن أسامة
بن شريك عن النبي صلى الله عليه وسلم من ذلك شيء ترجمہ اس حدیث میں بھی وہی احتمال ہے جو پہلی حدیث کے
متعلق بیان کیا گیا ماسوای اس کے اسامہ بن شریکؓ نے بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے حدثنا ٥٦
أحمد بن الحسن هو ابن القاسم الكوفي قال ثنا أسباط بن محمد قال ثنا أبو إسحاق الشيباني عن زياد بن علاقة عن
أسامة بن شريك قال حججنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فسئل عمن حلق قبل أن يذبح أو ذبح قبل

اَنْ یَّحْلِقَ فَقَالَ لَاحَرَجَ فَلَمَّا اَکْثَرُوْا عَلَیْهِ قَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ رُفِعَ الْحَرَجُ اِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ اَخِیْهِ شَیْئًا ظُلْمًا فَذٰلِكَ
الْحَرَجُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن الحسن بن القاسم الکوفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسباط بن محمد نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحٰق الشیبانی نے وہ روایت کرتے ہیں زیاد بن علاقہ سے وہ اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالے عنہ سے
کہا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے گئے اور آپ سے اوس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو قربانی کرنے سے پہلے سر منڈالے یا بال
اوتروانے سے پہلے قربانی کرے تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں پھر جب لوگ بہت تنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ اے لوگو اسلام میں حرج اوٹھا
دیا گیا ہے سوا آگاہ ہو جاؤ کہ حرج یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے ظلم کر کے کچھ لیلے **فصل** اَیْضًا مِثْلَ مَا قُلْنَاهُ وَقَدْ یُحْتَمَلُ
اَیْضًا اَنْ یَّکُوْنَ قَوْلُهٗ لَاحَرَجَ هُوَ عَلَی الْاِثْمِ اَیْ لَاحَرَجَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا فَعَلْتُمُوْهُ مِنْ هٰذَا لِاَنَّکُمْ فَعَلْتُمُوْهُ عَلَی الْجَهْلِ مِنْکُمْ
بِهٖ لَا عَلَی التَّعَمُّدِ مِنْکُمْ لِذٰلِكَ خِلَافًا لِلسُّنَّةِ فَلَا حَرَجَ عَلَیْکُمْ فِیْ ذٰلِكَ **وَقَدْ** رُوِیَ ذٰلِكَ مُبَیَّنًا مَشْرُوْحًا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ اس حدیث میں بھی یہی احتمال ہے جو حدیث اول میں ہے اور محتمل ہے کہ ان حدیثوں میں افعال حج کے
درمیان تقدیم وتاخیر واقع ہونے میں کوئی حرج نہونے سے گناہ نہ ہونا مراد ہو یعنے چونکہ یہ تقدیم وتاخیر تم سے بوجہ لاعلمی کے واقع
ہوئی ہے اس لئے تم پر کوئی گناہ نہیں اس سے معلوم ہوا کہ اگر دیدہ ودانستہ افعال حج کے درمیان تقدیم کی جائے تو اوس میں
حرج ہے چنانچہ دوسری حدیثوں میں یہ امر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے وضاحت کے ساتھ روایت کیا گیا ہے۔
حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ ثَابِتٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ۵۷
عَنْ زَیْدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهٗ رَجُلٌ فِیْ حَجَّتِهٖ فَقَالَ اِنِّیْ رَمَیْتُ وَاَفَضْتُ وَنَسِیْتُ وَلَمْ اَحْلِقْ قَالَ فَاحْلِقْ وَلَاحَرَجَ ثُمَّ جَاءَهٗ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ
اِنِّیْ رَمَیْتُ وَحَلَقْتُ وَنَسِیْتُ اَنْ اَنْحَرَ قَالَ فَانْحَرْ وَلَاحَرَجَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے ابو ثابت محمد بن عبید اللہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ وہ روایت
کرتے ہیں عبد الرحمن بن الحارث سے وہ زید بن علی بن الحسین بن علی سے وہ اپنے والد سے وہ عبید اللہ بن ابی رافع سے وہ علی
بن ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے جبکہ آپ حج کرنے گئے پوچھا کہ میں نے رمی جمار
کی اور طواف زیارت بھی کیا اور بال اوتروانے بھول گیا آپ نے فرمایا اب بال اوتروالو کوئی حرج نہیں پھر ایک دوسرا شخص آیا اور
عرض کیا یا رسول اللہ میں نے رمی جمار کی اور بال اوتروائے اور قربانی کرنا بھول گیا (یعنے مجھے معلوم نہیں تھا) فرمایا اب قربانی
کرلو کوئی حرج نہیں۔ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا وَّیُوْنُسَ حَدَّثَاهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِیْسَی بْنِ ۵۸
طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ
یَسْاَلُوْنَهٗ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَاحَرَجَ فَجَاءَهٗ اٰخَرُ فَقَالَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَاحَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ
عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَاحَرَجَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے
حدیث بیان کی مالک اور یونس نے وہ دونوں روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ عیسٰی بن طلحہ بن عبید اللہ سے وہ عبد اللہ بن
عمرو سے کہ اونہوں نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم منٰی میں عرصہ تک) کھڑے رہے تا کہ لوگوں کو
کچھ پوچھنا ہو تو پوچھ لیں چنانچہ ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے معلوم نہ تھا اس لئے میں نے قربانی کرنے سے پہلے

بال اوتروالئے فرمایا اب قربانی کرلو کوئی حرج نہین پھر ایک اور شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجہے معلوم نہ تھا مین نے رمی جمار
کرنے سے پہلے قربانی کرلی ہے فرمایا اب رمی جمار کرلو کوئی حرج نہین غرض اس دن افعال حج مین سے جسکے درمیان تقدیم وتاخیر واقع
۵۹ ہونیکے متعلق آپ سے دریافت کیا آپنے یہی فرمایا اب کرلو کوئی حرج نہیں **حدثنا** یونس قال ثنا سفیان عن الزهري عن
عیسی بن طلحة عن عبد الله بن عمرو قال سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال حلقت قبل ان اذبح
قال اذبح ولا حرج قال آخر ذبحت قبل ان ارمي قال ارم ولا حرج **ترجمہ** حدیث بیان کی ہمسے یونس نے کہا حدیث بیان کی
ہمسے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے وہ عیسی بن طلحہ سے وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا ایک
شخص نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ مین نے قربانی کرنے سے پہلے بال اوتروالئے فرمایا اب قربانی کرلو
۶۰ کوئی حرج نہین پھر ایک شخص دوسرے نے عرض کیا مین نے رمی جمار کرنے سے پہلے قربانی کرلی ہے فرمایا کوحرج نہیں اب رمی جمار کرلو **حدثنا**
یونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني اسامة بن زيد ان عطاء بن ابي رباح حدثه انه سمع جابر بن عبد الله يحدث
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله يعني انه وقف للناس عام حجة الوداع يسألونه فجاء رجل فقال لم اشعر
فحلقت قبل ان اذبح قال اذبح ولا حرج قال آخر يا رسول الله لم اشعر فنحرت قبل ان ارمي قال ارم ولا حرج قال
فما سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن شيء قدم ولا اخر الا قال افعل ولا حرج **ترجمہ** حدیث بیان کی ہمسے
یونس نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو اسامہ بن زید نے اون سے حدیث بیان کی عطا بن ابی رباح
نے اونہون نے سنی جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ روایت کرتے ہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے
مثل حدیث سابق کے کہ حجۃ الوداع مین (قربانی کے دن منیٰ مین) رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے رہی تاکہ جسے آپ سے
کچھہ پوچھنا ہو پوچھہ لے چنانچہ ایک شخص آیا اور عرض کیا مجہے معلوم نہ تھا مین نے رمی جمار سے پہلے قربانی کرلی ہے فرمایا کوئی حرج نہین
اب رمی جمار کرلو پھر ایک اور شخص آیا اور عرض کیا رسول اللہ مجہی معلوم نہ تھا مین نے قربانی کرنے سے پہلے ہی بال اوتروالئے فرمایا کوئی
حرج نہین اب قربانی کرلو غرض جس فعل کی تقدیم وتاخیر کے متعلق آپ سے پوچھا گیا آپنے یہی فرمایا کوئی حرج نہین اب کرلو۔
قال ماذكرنا على انه صلى الله عليه وسلم انما اسقط الحرج عنهم في ذلك للنسيان لا انه اباح ذلك لهم حتى
يكون لهم مباحا ان يفعلوا ذلك في العمد **وقد** روى ابو سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم ما دل على
ذلك ايضا **ترجمہ** ان آثار سے معلوم ہوا کہ سہو ونسیان کے طور پر تقدیم وتاخیر واقع ہونیکے متعلق رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم نے حرج دفع کیا نہ یہہ کہ دیدہ ودانستہ افعال حج مین تقدیم وتاخیر کرنا بھی آپنے مباح فرمایا جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا چنانچہ
۶۱ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ نے جو حدیث روایت کی ہے وہ بھی اس معنے پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہہ حدیث ہی **حدثنا**
ابن ابي داود قال ثنا المقدمي قال ثنا عمر بن علي عن الحجاج عن عبادة بن نسي قال حدثني ابو زبيد قال سمعت ابا سعيد
الخدري قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بين الجمرتين عن رجل حلق قبل ان يرمي قال لا حرج و
عن رجل ذبح قبل ان يرمي قال لا حرج ثم قال عباد الله وضع الله عز وجل الحرج والضيق وتعلموا مناسككم فانها
من دينكم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہمسے مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے
عمر بن علی نے وہ روایت کرتے ہین حجاج سے وہ عبادہ بن نسی سے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابو زبید نے کہا سنی مین نے ابو سعید خدری
رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے جبکہ آپ جمرتین کے درمیان کھڑے ہوئے تھے رمی جمار کرنے سے

پہلے بال اوترواینکے متعلق دریافت کیا گیا فرمایا کوئی حرج نہین اسیطرح اوس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو رمی جمار کرنیسے پہلے
قربانی کرلے فرمایا کوئی حرج نہین پھر فرمایا اے بندگان خدا اللہ تعالے نے حرج وتکلف اوٹھادی ہے تم حج کے مسائل سیکھہ کرایا کرو
کیونکہ آخر مسائل حج بھی احکام دین سے ہین۔ **افلا تری** اَنَّہٗ اَمَرَھُمْ بِتَعَلُّمِ مَنَاسِکِھِمْ لِاَنَّھُمْ کَانُوْا لَا یُحْسِنُوْنَھَا فَدَلَّ
ذٰلِکَ اَنَّ الْحَرَجَ وَالضِّیْقَ الَّذِیْ رَفَعَہُ اللّٰہُ عَنْھُمْ ھُوَ لِجَھْلِھِمْ بِاَمْرِ مَنَاسِکِھِمْ لَا لِغَیْرِ ذٰلِکَ **وقد** رُوِیَ فِیْ حَدِیْثِ
اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ الَّذِیْ قَدْ ذَکَرْنَاہُ فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ ھٰذَا الْبَابِ مَا یَدُلُّ ھٰذَا الْمَعْنٰی اَیْضًا **ترجمہ** تو آپ دیکھو رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے احکام حج کے سیکھنے کا حکم فرمایا کیونکہ وہ لوگ افعال حج کے ادا کرنے مین بدنظمی کرتے تھے اس سے معلوم ہوا جو
بدنظمی افعال حج میں لاعلمی کے سبب سے واقع ہو اس سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے دفع حرج فرمایا نہ مطلقا کہ دیدہ ودانستہ
افعال حج مین تقدیم وتاخیر کرنے مین بھی کوئی حرج نہین چنانچہ اسامہ بن زید کی وہ حدیث بھی جو اسی باب مین اوپر گذر چکی ہے اسی معنی پر
١٢ص دالالت رکھتی ہے وہی حدیث ابن مرزوق نے ان لفظون کے ساتھہ روایت کی ہے **حدثنا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ وَسَعِیْدُ
بْنُ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَۃَ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ اَنَّ الْاَعْرَابَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَنْ اَشْیَاءَ ثُمَّ قَالُوْا ھَلْ عَلَیْنَا حَرَجٌ فِیْ کَذَا وَھَلْ عَلَیْنَا حَرَجٌ فِیْ کَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ
قَدْ رَفَعَ الْحَرَجَ عَنْ عِبَادِہٖ اِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ اَخِیْہِ شَیْئًا مَظْلُوْمًا فَذٰلِکَ الَّذِیْ حَرِجَ وَھَلَکَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن
مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب اور سعید بن عامر نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین
زیاد بن علاقہ سے وہ اسامہ بن شریک سے کہ کئی ایک اعراب نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے چند امور کے متعلق دریافت کیا کہ کیا
ان ان امور بین (یعنے ان کی تقدیم وتاخیر بین) کوئی حرج ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرج تو بندگان خدا سے
اوٹھا دیا گیا ہے مگر یہہ کہ کوئی شخص ظلم کرکے کسی سے کچھہ لیلے تو یہہ حرج اور ہلاکت ہے **افلا تری** اَنَّ السَّائِلِیْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا کَانُوْا اَعْرَابًا لَا عِلْمَ لَھُمْ بِمَنَاسِکِ الْحَجِّ فَاَجَابَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِہٖ لَا حَرَجَ عَلٰی
الْاِبَاحَۃِ مِنْہُ لَھُمُ التَّقْدِیْمَ فِیْ ذٰلِکَ وَالتَّاخِیْرَ فِیْمَا قَدَّمُوْا مِنْ ذٰلِکَ وَاَخَّرُوْا ثُمَّ قَالَ لَھُمْ مَا ذَکَرَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فِیْ حَدِیْثِہٖ
وَتَعَلَّمُوْا مَنَاسِکَکُمْ **ثم** قَدْ جَاءَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا یَدُلُّ عَلٰی ھٰذَا الْمَعْنٰی اَیْضًا **ترجمہ** اس حدیث مین مذکور ہے کہ سوال کرنے
والے اعراب تھے (یعنے دیہاتی جنہین بدو یا بدوی بھی کہتے ہیں) جو مسائل حج سے ناواقف تھے اسی لئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وسلم نے ان کے سوال کے جواب مین فرمایا کہ کوئی حرج نہین کیونکہ یہہ تقدیم وتاخیر ان سے ناواقفیت کے سبب سے واقع ہوئی تھی اسلیے
براہ اپنے اون کے لیے مباح کی اور آئندہ کے لئے اونہین مناسک حج سیکھنے کا حکم فرمایا ماسوا اس کے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے
١٣ص جو روایت کی گئی ہے وہ بھی اسی معنے پر دلالت رکھتی ہے اور وہ یہہ حدیث ہے **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ
ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مُھَاجِرٍ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ قَدَّمَ شَیْئًا مِنْ حَجِّہٖ اَوْ اَخَّرَہٗ فَلْیُھْرِقْ لِذٰلِکَ
دَمًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن یحیی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے
وہ روایت کرتے ہین ابراہیم بن مہاجر سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا جو شخص افعال حج کے درمیان تقدیم
١٤ص وتاخیر کرے اوسے اوس تقدیم وتاخیر کے سبب سے قربانی دینی چاہئے **حدثنا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ قَالَ ثَنَا
وُھَیْبٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَہٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے وہ روایت کرتے ہین ایوب سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما سے مثل حدیث سابق کے۔ **فهذا** ابن عباس يوجب على من قدم شيئا من نسكه او اخره دما وهو احد من روى
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه ما سئل يومئذ عن شيء قدم ولا اخر من امر الحج الا قال لا حرج فلم يكن معنى ذلك
عنده معنى الاباحة في تقديم ما قدموا ولا في تاخير ما اخروا مما ذكرنا اذ كان يوجب في ذلك دما ولكن كان معنى ذلك
عنده على ان الذين فعلوه في حجة النبي صلى الله عليه وسلم كانوا على الجهل منهم بالحكم فيه كيف هو فعذرهم لجهلهم
وامرهم في المستانف ان يتعلموا مناسكهم **وتكلم** الناس بعد هذا في القارن اذا حلق قبل ان يذبح فقال ابو حنيفة
عليه دم وقال زفر رح عليه دمان وقال ابو يوسف ومحمد رح لا شيء عليه واحتجا في ذلك بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم
للذين سالوه عن ذلك على ما قد روينا في الآثار المتقدمة وبجوابه لهم ان لا حرج عليهم في ذلك **وكان** من الحجة
عليهما في ذلك لابي حنيفة رح وزفر رح ما ذكرنا من شرح معاني هذه الآثار **ووجه** آخر وهو ان السائل لرسول الله صلى
الله عليه وسلم لم نعلم هل كان قارنا او مفردا او متمتعا فان كان مفردا فابو حنيفة رح وزفر لا ينكران ان يكون لا يجب
عليه في ذلك دم لان ذلك الذبح الذي قدم عليه الحلق ذبح غير واجب ولكن كان افضل له ان يقدم الذبح قبل الحلق
ولكنه اذا قدم الحلق اجزاه ولا شيء عليه وان كان قارنا او متمتعا فكان جواب النبي صلى الله عليه وسلم له في ذلك
على ما ذكرنا فقد ذكرنا عن ابن عباس في التقديم في الحج والتاخير ان فيه دما وان قول النبي صلى الله عليه وسلم لا
حرج لا يدفع ذلك فلما كان قول النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك لا حرج لا ينفي عند ابن عباس رض وجوب الدم كان
كذلك ايضا لا ينفيه عند ابي حنيفة وزفر رح وكان القارن ذبحه ذبح واجب عليه يحل به **فاردنا** ان ننظر في الاشياء
التي يحل بها الحاج اذا اخرها حتى يحل كيف حكمها فوجدنا الله عز وجل قد قال ولا تحلقوا رءوسكم حتى يبلغ الهدي محله
فكان المحصر يحلق بعد بلوغ الهدي محله فيحل بذلك وان حلق قبل بلوغه محله وجب عليه دم وهذا اجماع فكان
النظر على ذلك ان يكون كذلك القارن اذا قدم الحلق قبل الذبح الذي يحل به ان يكون عليه دم قياسا ونظرا على ما
ذكرنا من ذلك فبطل بهذا ما ذهب اليه ابو يوسف رح ومحمد رح وثبت ما قال ابو حنيفة رح او ما قال زفر رح **فنظرنا**
في ذلك فاذا القارن قد حلق راسه في وقت الحلق عليه حرام وهو في حرمة حجة وفي حرمة عمرة وكان القارن
ما اصاب في قرانه مما لو اصابه وهو في حجة مفردة او في عمرة مفردة وجب عليه دم فاذا اصابه وهو قارن وجب
عليه دمان فاحتمل ان يكون حلقه ايضا قبل وقته يوجب عليه ايضا دمين كما قال زفر فنظرنا في ذلك فوجدنا الاشياء
التي توجب على القارن دمين فيما اصاب في قرانه هي الاشياء التي لو اصابها وهو في حرمة حجة او في حرمة عمرة وجب
عليه دم فاذا اصابها في حرمتها وجب عليه دمان كالجماع وما اشبهه وكان حلقه قبل ان يذبح لم يحرم عليه
بسبب العمرة خاصة ولا بسبب الحج خاصة انما وجب عليه بسببها وبحرمة الجمع بينهما لا بحرمة الحج خاصة و
لا بحرمة العمرة خاصة **فاردنا** ان ننظر في حكم ما يجب بالجمع هل هو شيئان او شيء واحد فنظرنا في ذلك
فوجدنا الرجل اذا احرم بحجة مفردة او بعمرة مفردة لم يجب عليه شيء واذا جمعهما جميعا وجب عليه بجمعه بينهما
شيء لم يكن يجب عليه في افراده كل واحدة منهما فكان ذلك الشيء دما واحدا فالنظر على ذلك ان يكون كذلك الحلق
قبل الذبح الذي منع منه الجمع بين العمرة والحج ولا يمنع منه واحدة منهما لو كانت مفردة ان تكون الذي يجب به
فيه دم واحد فيكون اصل ما يجب على القارن في انتهاكه الحرم في قرانه ان ننظر فيما كان من تلك الحرم تحرم بالحجة

حاصة وبالعمرة حاصة فاذا جمعنا جميعا فتلك الحرمة محرمة لشيئين مختلفين فيكون على من انتهكها كفارتان و
كل حرمة لا تحرمها الحجة على الانفراد ولا العمرة على الانفراد انما يحرمها الجمع بينهما فاذا انتهكت فعلى الذي انتهكها
دم واحد لانه انتهك حرمة حرمت عليه بسبب واحد فهذا هو النظر في هذا الباب وهو قول ابي حنيفة رح و
به ناخذ **ترجمہ** پس ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما افعال حج کے درمیان تقدیم وتاخیر واقع ہونے سے قربانی واجب کرتے
ہین حالانکہ آپ ہی اون راویون مین سے ایک ہیں جنہون نے روایت کیا ہے کہ حجۃ الوداع کے دن جب افعال کے درمیان تقدیم
وتاخیر واقع ہونے کے متعلق دریافت کیا گیا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم یہی فرمایا کوئی حرج نہین پس حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا افعال حج کے درمیان تقدیم وتاخیر واقع ہونے سے قربانی لازم کرنا بے معنے نہین بلکہ مذکورۂ بالا احادیث کی اونہون
نے وہی معنے سمجھے ہین جو ہم نے بیان کئے کہ لاعلمی کے باعث تقدیم وتاخیر واقع ہونیکے سبب سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اون
لوگون کو معذور رکہا اور فرمایا کوئی حرج نہین اور آیندہ کے لئے فرمایا کہ یہ لوگ مسائل سیکہکر آیا کرین اس کے بعد اہل علم نے اس مسئلہ
مین گفتگو کی ہے کہ اگر قارن قربانی کرنے سے پہلے بال اوتروالے تو اوس کا کیا حکم ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اوس پر دم (یعنے
قربانی) واجب ہے اور امام زفر فرماتے ہین دو دم واجب ہین اور صاحبین یعنے امام ابویوسف وامام محمد فرماتے ہین کچھہ نہین واجب ہوتا ہے
صاحبین اونہین حدیثون سے احتجاج کرتے ہین جن مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اعراب کے سوال کے جواب مین فرمایا کہ کوئی
حرج نہین اور امام ابوحنیفہ وامام زفر کے دلائل وہ ہین جو ہم نے ان حدیثون کے تحت مین بیان کئے اور اون کی ایک اور دلیل یہہ ہے کہ
وہ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کے سوال کے جواب مین فرمایا کہ کوئی حرج نہین سو ان حدیثون سے یہہ تو معلوم
ہوا نہین کہ یہہ لوگ جنہون نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تہا قارن تہے یا متمتع یا مفرد اب اگر بالفرض مفرد تہے
(یعنے صرف حج کرنے والے) تو امام ابوحنیفہ وامام زفر اس کا تو انکار نہین کرنے کہ اس شخص پر جو افعال حج کے درمیان تقدیم وتاخیر
کرے دم واجب نہ ہو اگرچہ افراد حج کی صورت مین قربانی واجب نہین ہوتی ہے تاہم افضل تو یہی ہے کہ اول قربانی کرے پہر بال اوتروائے
لیکن جب بال پہلے اوتروالئے اور پہر قربانی کی تو وہ ادا ہوگئی اور اب اوس پر کوئی کفارہ نہین اور اگر وہ لوگ قارن یا متمتع (یعنے
حج کے ساتہہ عمرہ کو جمع کرنے والے تہے ایک احرام کے ساتہہ یا دو احرامون کے ساتہہ) تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا
جواب وسے معنے پر محمول ہے جو اوپر بیان کئے گئے اور ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا قول ہی ہم اوپر بیان کرچکے ہین
کہ آپ افعال حج کے درمیان تقدیم وتاخیر واقع ہونے مین دم واجب کرتے تہے پس ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے نزدیک
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا قول وجوب دم کے منافی نہ تہا اسیطرح امام ابوحنیفہ وامام زفر رحمہما اللہ کے نزدیک بہی
منافی نہین اور یہہ تو معلوم ہے کہ قران مین قربانی واجب ہوتی ہے لہذا اب ہم اون افعال پر نظر ڈالتے ہیں جنکے ساتہہ حاجی
احرام سے باہر ہوتا ہے اور بالخصوص جبکہ اون کے درمیان تقدیم وتاخیر واقع ہو تو اون کا کیا حکم ہے آیا دم واجب ہوتا ہے یا
نہین چنانچہ حلق کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ کہ بال نہ اوتروا جبتک کہ ہدی اپنی
جگہ نہ پہنچ جائے چنانچہ محصر (جو حج یا عمرہ سے روک دیا جائے) ہدی اپنی جگہ پہنچنے کے بعد بال اوتروا سکتا ہے اور اگر اس سے پہلے
بال اوتروالے تو بالاتفاق اوس پر دم لازم آئیگا پس اسی قیاس پر قارن کا حکم ہے کہ جب وہ قربانی سے پہلے بال اوتروالے تو اوس
پر دم واجب ہوگا پس اس بیان سے صاحبین کا قول باطل اور امام ابوحنیفہ وامام زفر رح کا ثابت ہوا اس کے بعد ہم نے چاہا کہ
اس امر پر نظر ڈالین کہ ان دونون قولون مین سے کون سا قرین قیاس ہے تو ہم دیکھتے ہین کہ قارن کے لیے ماسوائے وقت مقررکے

اور کسی وقت حال اوتروانا منع ہے باوجود اس کے قارن دو حرمتون کا جامع ہوتا ہے حرمت حج حرمت وحرمت عمرہ اور معلوم ہے
کہ جن جنایات کا قارن قران مین مرتکب ہوتا ہے اگر افراد کی صورت مین حج یا عمرہ مین مرتکب ہو تو ہر واحد مین دم لازم آئیگا تو اب
قیاس چاہتا ہے کہ قران مین دو دم لازم آئین لیکن سوال یہہ ہے کہ حلق کے درمیان تقدیم وتاخیر ہونے کا بھی یہی حکم ہے کہ اوس
کی تقدیم وتاخیر مین بھی دو دم لازم آنا چاہئے جیسا کہ امام زفر فرماتے ہین اس کے بعد ہم نے چاہا کہ ہم تمام جنایات پر نظر ڈالین جن
کی نسبت قران مین دو دم واجب ہونا کہا جاتا ہے کیا وہ سب اسی قسم کی ہین کہ اگر وہ حج یا عمرہ مین بحالت افراد وقوع مین آئین تو اون مین سے
ہر ایک پر بحالت افراد ایک دم لازم آتا ہے اور قران ہین دو جیسے جماع وغیرہ مین اس کے علاوہ قران مین جو قربانی سے پہلے حلق منع ہے
سو خاص حج کے یا عمرہ کے سبب سے منع نہین ہے بلکہ اون دونون کو جمع کرنیکے سبب سے اس لئے ضرور ہوا کہ ہم اوس شی پر نظر ڈالین جو ان دونون
کو جمع کرنے سے واجب ہوتی ہے (یعنے ہدی) وہ ایک ہی یا دو چنانچہ ہم دیکھتے ہین کہ اگر صرف حج کی یا صرف عمرہ کی نیت کی جائے تو کچھ بھی
واجب نہین ہوتا اور جب حج وعمرہ دونون کی نیت کی جائے تو جمع بین الحج والعمرۃ کے سبب سے شی واحد لازم ہوتی ہے اور وہ ایک قربانی
ہے پس جب حلق کے ساتھ اوس کے درمیان تقدیم وتاخیر کی گئی تو اب قیاس چاہتا ہے کہ ایک ہی دم واجب ہو (کیونکہ اس تقدیم
وتاخیر سے اوس شی کا انتہاک ہوا جو شی واحد سے لازم ہوئی اور وہ جمع بین الحج والعمرۃ ہے) حاصل اس تقریر کا یہہ ہوا کہ قران مین
جن امور کا انتہاک واقع ہوا اون پر نظر ڈالنا چاہئے کہ اون کی حرمت حج وعمرہ کے سبب سے ہے یا اون دونون کے جمع کرنے کے سبب سے اگر حج وعمرہ
کے سبب سے ہے تو اوس صورت مین امور منتہکہ کی حرمت دو مختلف چیزون کے سبب سے ہوئی اور اسلئے اوس کے انتہاک مین دو کفارہ ہونا چاہئے
اور جس امر کی حرمت صرف حج وعمرہ کو جمع کرنیکے سبب سے ہے اور بحالت افراد وہ واجب نہین تو اوس کے انتہاک مین ایک قربانی لازم آئیگی
یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق نظر وقیاس کے یہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے اور اسی کو ہم اختیار کرتے ہین ۔

بَابُ الْمَكِّيِّ يُرِيْدُ الْعُمْرَةَ مِنْ اَيْنَ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يُّحْرِمَ بِهَا

مکی جب عمرہ کا ارادہ کرے تو اوسے احرام کہان سے باندہنا چاہئے

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ ۵۱
اَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُرْدِفَ عَائِشَةَ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَعْمَرَهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن دینار سے وہ عمرو بن اوس سے کہا خبر دی مجھکو عبد الرحمن بن ابی بکر نے
نے کہا مجھے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مین (اپنی ہمشیرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو اپنے ساتھ اونٹ پر بیٹھا کر
لے جاون اور وہ تنعیم سے عمرہ کا احرام باندہکر آئین **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ۵۲
بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَرْدِفْ اُخْتَكَ فَاَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ وَاِذَا هَبَطْتَ بِهَا مِنَ الْاَكَمَةِ فَمُرْهَا فَلْتُحْرِمْ فَاِنَّهَا عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو داود بن عبد الرحمن نے وہ روایت
کرتے ہین عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے وہ یوسف بن ماہک سے وہ حفصہ بنت عبد الرحمن سے وہ اپنے والد سے کہ رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ اپنی بہن کو اپنے ساتھ اونٹ پر بیٹھا کر لیجاؤ کہ وہ تنعیم سے عمرہ کا احرام باندہکر آئین جب تم تنعیم کے
ٹیلہ سے اوترو تو اون سے کہدینا کہ یہہ عمرہ کا احرام باندہلین کیونکہ وہ عمرہ مقبولہ ہے ۔

قول اہل العلم

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان العمرة لمن كان بمكة لا وقت لها غير التنعيم وجعلوا التنعيم خاصة وقتا لعمرة اهل مكة وقالوا لا ينبغي لهم ان يجاوزوه كما لا ينبغي لغيرهم ان يجاوزوا ميقاتا مما وقته له رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يريد الاحرام الا محرما **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا وقت اهل مكة الذي يحرمون منه بالعمرة الحل فمن اي الحل احرموا اجزاهم ذلك والتنعيم وغيره من الحل عندهم في ذلك سواء **وكان** من الحجة لهم في ذلك انه يجوز ان يكون النبي صلى الله عليه وسلم قصد الى التنعيم في ذلك لانه كان اقرب الحل منها لا لان غيره من الحل ليس هو في ذلك كهو ويحتمل ايضا ان يكون اراد به التوقيت لاهل مكة في العمرة وان لا يجاوزوه لها الى غيره

ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین ایک گروہ اس حدیث کیطرف گیا ہے کہ مکی کا میقات بجز تنعیم کے اور کچھ نہیں لہذا تنعیم کے سوا اور کہیں سے اون کے لئے احرام باندھنا جائز نہیں ہے جس طرح اور اہل مواقیت کیلئے اپنے اپنے میقات سے تجاوز کرنا جائز نہین ہے اس لئے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کے مواقیت وہی مقرر کئے ہین اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اہل مکہ کی میقات عمرہ حل ہے جہان سے وہ عمرہ کا احرام باندھ سکتے ہین خواہ کسی مقام سے ہو اور تنعیم کی کوئی تخصیص نہین اور ان کی دلیل یہہ ہے کہ جائز ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے قرب کے سبب سے تنعیم کا ارادہ کیا ہو نہ اس لئے کہ تنعیم کے ماسوا اور جگہ سے اہل مکہ کو احرام باندھنا جائز نہین ہے یہہ بھی احتمال ہے کہ خاص تنعیم کا ارادہ کیا ہو بایں معنے کہ ماسوای تنعیم کے اور جگہ سے اہل مکہ کو عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہین۔ **فنظرنا** في ذلك فاذا يزيد بن سنان قد حدثنا قال ثنا عثمان بن عمر قال ثنا ابو عامر ۵۳
صالح بن رستم عن ابن ابي مليكة عن عائشة قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم بسرف وانا ابكي فقال ما لك قلت حضت قال فلا تبكي اصنعي ما يصنع الحاج فقدمنا مكة ثم اتينا منى ثم غدونا الى عرفة ثم رمينا الجمرة تلك الايام فلما كان يوم النفر ارتحل فنزل الحصبة قالت والله ما نزلها الا من اجلي فامر عبد الرحمن بن ابي بكر فقال احمل اختك فاخرجها من الحرم قالت والله ما ذكر الجعرانة ولا التنعيم فلتهل بعمرة فكان ادنانا من الحرم التنعيم فاهللت بعمرة فطفنا بالبيت وسعينا بين الصفا والمروة ثم اتيناه فارتحل **ترجمہ** لہذا ہم نے چاہا کہ اس امر پر نظر ڈالیں کہ کسی دوسری حدیث سے بھی اس کا کچھ حکم معلوم ہوتا ہے یا نہین چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر صالح بن رستم نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی ملیکہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بمقام سرف میری پاس آئے اور مین رو رہی تہی فرمایا کیون روتی ہے مین نے کہا مین حائضہ ہو گئی فرمایا تو پہر روتی کیون ہو جو کچھ حاجی کرتے ہین تم بہی کرو غرض ہم مکہ پہنچے اور مکہ سے منیٰ آئے اور پہر صبح کو عرفات گئے پہر عرفہ کے بعد منے میں تین دن رمی جمار کرتے رہے جب کوچ کا دن ہوا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے او محصب مین اوترے اور واللہ آپ خاص میرے سبب سے اوترے تہے پہر آپ نے عبد الرحمن بن ابی بکر کو حکم کیا کہ اپنی ہمشیرہ کو حرم سے باہر لیجاؤ سو واللہ آپ نے نہ تو جعرانہ کا ذکر کیا نہ تنعیم کا لیکن چونکہ تنعیم حرم سے قریب مقام تہا اسلئے مین نے وہان سے عمرہ کا احرام باندھا پہر ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور سعی صفا و مروہ کی اور پہر آپ کے پاس آئے اور آپ نے کوچ کیا **فاخبرت** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يقصد لما اراد ان يعمرها الا الى الحل لا الى موضع منه بعينه خاصا وانه انما قصد بها عبد الرحمن التنعيم لانه كان اقرب الحل اليهم لا لمعنى فيه

يُبَيِّنُ بِهٖ مِنْ سَائِرِ الْحِلِّ غَيْرِهٖ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ وَقْتَ اَهْلِ مَكَّةَ لِعُمْرَتِهِمْ هُوَ الْحِلُّ وَاَنَّ التَّنْعِيْمَ فِيْ ذٰلِكَ وَغَيْرَهٗ سَوَاءٌ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** پس اس حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا خبر دیتی ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی مقام کا ذکر ہی نہیں کیا اور نہ کسی خاص مقام کی تعیین فرمائی بلکہ خود عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے تنعیم کا قصد کیا اس لئے کہ وہ زیادہ نزدیک تھا پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اہل مکہ کی میقات عمرہ حل ہے اور تنعیم وغیرہ کی کوئی خصوصیت نہیں یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد کا قول۔

بَابُ الْهَدْيِ يُصَدُّ عَنِ الْحَرَمِ هَلْ يَنْبَغِيْ اَنْ يُذْبَحَ فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ اَمْ لَا

(اگر) ہدی حرم سے روکی جائے تو کیا غیر حرم میں ذبح کیجائے یا نہ۔

حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ اَسْاَلُهٗ عَنْ لُحُوْمِ الْهَدْيِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبید اللہ بن ابی یزید سے وہ اپنے والد سے وہ سباع بن ثابت سے وہ ام کرز رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہا میں بمقام حدیبیہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ میں آپ سے ہدی کے گوشت کے متعلق دریافت کروں (کہ صاحب ہدی کیلئے اوس کا کھانا جائز ہے یا نہیں)

بیان المسئلۃ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْهَدْيَ اِذَا صُدَّ عَنِ الْحَرَمِ نُحِرَ فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا لَمَّا نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ اِذْ صُدَّ عَنِ الْحَرَمِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ لِمَنْ مُنِعَ مِنْ اِدْخَالِ هَدْيِهِ الْحَرَمَ اَنْ يَذْبَحَهٗ فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ نَحْرُ الْهَدْيِ اِلَّا فِي الْحَرَمِ **وَكَانَ** مِنْ حُجَّتِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ فَكَانَ الْهَدْيُ قَدْ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا بَلَغَ الْكَعْبَةَ فَهُوَ كَالصِّيَامِ الَّذِيْ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُتَتَابِعًا فِيْ كَفَّارَةِ الظِّهَارِ وَكَفَّارَةِ الْقَتْلِ فَلَا يَجُوْزُ غَيْرَ مُتَتَابِعٍ وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ وَجَبَ عَلَيْهِ غَيْرَ مُطِيْقٍ الْاِتْيَانَ بِهٖ مُتَتَابِعًا فَلَا يُبِيْحُهُ الضَّرُوْرَةُ اَنْ يَّصُوْمَهٗ مُتَفَرِّقًا فَكَذٰلِكَ الْهَدْيُ الْمَوْصُوْفُ بِبُلُوْغِ الْكَعْبَةِ لَا يُجْزِئُ الَّذِيْ هُوَ عَلَيْهِ كَذٰلِكَ وَاِنْ صُدَّ عَنْ بُلُوْغِ الْكَعْبَةِ لِلضَّرُوْرَةِ اَنْ يَّذْبَحَهٗ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِيْ نَحْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ الْهَدْيِ الَّذِيْ نَحَرَهٗ بِالْحُدَيْبِيَةِ لِمَا صُدَّ عَنِ الْحَرَمِ وَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهٖ فَقَدْ يُدَّ اَنَّ قَوْمًا قَدْ زَعَمُوْا اَنَّ نَحْرَهٗ اِيَّاهُ كَانَ فِي الْحَرَمِ **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ جب ہدی حرم میں روک دی جائے تو غیر حرم میں اوسے ذبح کرنا جائز ہے اور احتجاج اسی حدیث کیا ہے کہ جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال مکہ سے آنے میں روک دئیے گئے تو آپ نے ہدی حدیبیہ میں ہی ذبح کی اس سے معلوم .. ہوا کہ جو شخص مکہ میں ہدی لانے سے روک دیا جائے اوس کیلئے جائز ہے کہ ہدی غیر حرم میں ذبح کرے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ غیر حرم میں ہدی ذبح کرنا جائز نہیں ہے اون کی دلیل آیۂ کریمہ ہدیًا بالغ الکعبۃ ہے جس میں اللہ تعالےٰ نے ہدی کو کعبہ تک پہنچنے کے ساتھ شروط کیا ہے جس طرح کفارۂ ظہار وکفارہ قتل کے روزون کو پے درپے رکھنے کے ساتھ چنانچہ اگر کوئی شخص اون روزون کے پے درپے رکھنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو بسبب اس کی ضرورت کے متفرق طور پر

روزی رکھنا جائز نہیں ہے پس یہی حکم ہدی کا ہے کہ جب کعبہ تک پہنچنے کے ساتھ مشروط کی گئی تو جائز نہیں کہ جب وہ کعبہ تک پہنچنے سے روک دی
جائے تو غیر حرم میں ہے وہ ذبح کردی جائے ماسوی اس کے باقی اہل علم کی دوسری دلیل یہہ ہے کہ وہ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
کے حدیبیہ میں قربانی کرنے اور قدید میں اوس کا گوشت صدقہ کرنیکے متعلق بیان کیا گیا ہے اوس کے متعلق ایک گروہ کا بیان ہے کہ یہہ
٥٢ قربانی آپنے حرم میں کی تھی حدثنا ابراهيم بن ابی داؤد قال ثنا مخول بن ابراهيم بن مخول بن راشد عن اسرائيل
عن مجزأة بن زاهر عن ناجية بن جندب الاسلمی عن ابيه قال اتيت النبی صلى الله عليه وسلم حين صد الهدی
فقلت يا رسول الله ابعث معی بالهدی فلانحره فی الحرم قال وكيف تاخذ به قلت آخذ به فی اودية لا يقدرون علی فيها فبعثه
معی حتی نحرته فی الحرم ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مخول بن ابراہیم بن
مخول بن راشد نے وہ روایت کرتے ہیں اسرائیل سے وہ مجزأۃ بن زاہر سے وہ ناجیہ بن جندب الاسلمی سے وہ اپنے والد سے کہا میں نبی
کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا جبکہ آپکی ہدی کعبہ تک جانے سے روک دی گئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہدی
مجھے دیجئے میں اوسے حرم میں جاکر ذبح کر لاتا ہوں فرمایا کس طرح لیجاؤگے میں نے کہا جنگل کے رستہ سے کیونکہ اس راستہ سے وہ لوگ
مجھسے کیونکر تعرض کرینگے چنانچہ آپنے ہدی ان کے ساتھ بھیجدی اور اونہوں نے حرم لیجاکر ذبح کی فقد دل هذا الحديث ان هدی
النبی صلى الله عليه وسلم ذلك نحر فی الحرم وقال آخرون كان النبی صلى الله عليه وسلم بالحديبية وهو يقدر على دخول الحرم
قالوا ولم يكن صد الا عن البيت ترجمہ پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدی حرم میں ذبح کرائی تھی
اور ایک گروہ نے بیان کیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب حدیبیہ میں موجود تھے تو حرم میں ہی داخل ہوسکتے تھے کیونکہ آپ جو روکے
٥٣ گئے تھے تو بیت اللہ سے روکے گئے تھے نہ کہ حرم سے واحتجوا فی ذلك بما حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا سفيان بن بشر الكوفی قال
ثنا يحيى بن ابی زائدة عن محمد بن اسحق عن الزهری عن عروة عن المسور ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان بالحديبية
خباؤه فی الحل ومصلاه فی الحرم ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن بشر الکوفی
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن ابی زائدہ نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن اسحق سے وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ مسور رضی اللہ
تعالے عنہ سے کہ حدیبیہ میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا خیمہ حل میں اور مصلے حرم میں تھا فثبت بما ذكرنا ان النبی صلى الله
عليه وسلم لم يكن صد عن الحرم وانه قد كان يصل الى بعضه ولا يجوز فی قول احد من العلماء لمن قدر على دخول شیء
من الحرم ان ينحر هديه دون الحرم فلما ثبت بالحديث الذی ذكرنا ان النبی صلى الله عليه وسلم كان يصل الى بعض الحرم
استحال ان يكون نحر الهدی فی غير الحرم لان الذی يبيح نحر الهدی فی غير الحرم انما يبيحه فی حال الصد عن الحرم لا فی حال
القدرة على دخوله وانتفى بما ذكرنا ان يكون النبی صلى الله عليه وسلم نحر الهدی فی غير الحرم وهذا قول ابی حنيفة وابی يوسف
ومحمد رحمهم الله تعالى ترجمہ پس اس بیان سے ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم حرم سے نہیں روکے گئے تھے بلکہ حد حرم
تک آپ جاسکتے تھے اور اس صورت میں کسی اہل علم کے نزدیک جائز نہیں کہ جو شخص حرم میں داخل ہونیکی قدرت رکھتا ہو وہ غیر حرم میں
ہدی ذبح کرے پس جب مذکورہ حدیث سے ثابت ہو کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم حد حرم تک جاسکتے تھے تو ناممکن ہے کہ ہدی آپنے غیر حرم میں
ذبح کی ہو چنانچہ جو اہل علم غیر حرم میں ہدی ذبح کرنا جائز کہتے ہیں وہ اوسی صورت پر جائز رکھتے ہیں کہ ہدی حرم تک لیجانے سے روک دی گئی
ہو پس اس بیان سے اس امر کی نفی ہوگی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر حرم میں ہدی ذبح کی ہو یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف
٥٤ اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے وقد اختلفوا فی تجويز نحر الهدی فی غير الحرم بما حدثنا علی بن شيبة قال ثنا ابو نعيم قال

حدثنا سفیان عن یحیی بن سعید عن یعقوب بن خالد عن ابی اسماء مولی عبد اللہ بن جعفر قال خرجت مع عثمان و علی فاشتکی الحسن بالسقیا وھو محرم فاصابہ برسام فاومی الی راسہ فحلق علی راسہ ونحر عنہ جزورا فاطعم اھل الماء **ترجمہ** اور ایک گروہ نے اس حدیث سے غیر حرم مین ہدی ذبح کرنیکے جواز پر استدلال کیاہے جو بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین یحیے بن سعید سے وہ یعقوب بن خالد سے وہ ابو اسماء مولی عبد اللہ بن جعفر سے کہا مین حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہما کے ساتھہ روانہ ہوا اور حضرت امام حسن بمقام سقیا[له] بیمار ہو گئے اور آپ محرم تھے بینا چہ آپ کو برسام ہو گیا تھا لہذا آپ نے اپنے سر کیطرف اشارہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے اون کے بال اتروا دئے اور اون کیطرف سے اونٹ قربانی کیا اور اہل قریہ کو کھلایا **حدثنا** یونس قال انا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن یحیی فذکر باسنادہ مثلہ غیر انہ لم یذکر عثمان رض ولا ان الحسن رض کان محرما **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث مالک نے وہ روایت کرتے ہیں یحیے سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے کہ حضرت عثمان کا اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالے عنہما کے محرم ہونیکا ذکر نہین کیا **فاحتجوا** بھذا الحدیث لان فیہ ان علیا رض نحر الجزور دون الحرم **فکان** من الحجۃ علیہم فی ذلک انھم لا یختلفون لمن کان غیر ممنوع من الحرم ان یذبح فی غیر الحرم وانما یختلفون اذا کان ممنوعا عنہ فدل ما ذکرنا علی ان علیا رض لما نحر فی ھذا الحدیث فی غیر الحرم وھو واصل الی الحرم انہ لم یکن اراد بہ الھدی ولکنہ اراد بہ معنی آخر من الصدقۃ علی اھل ذلک الماء والتقرب الی اللہ تعالی بذلک مع انہ لیس فی الحدیث انہ اراد بہ الھدی فکما یجوز لمن حملہ علی انہ ھدی ما حملہ علیہ من ذلک فکذلک یجوز لمن حملہ علی انہ لیس بھدی ما حملہ علیہ من ذلک وقد بینا بالنظر فی ذلک وذکرنا فی اول ھذا الباب فاغنانا ذلک عن اعادتہ ھھنا **ترجمہ** پس اس حدیث سے اوہون نے احتجاج کیا ہے کہ اس حدیث مین مذکور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے غیر حرم مین اونٹ ذبح کیا تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ اس مسئلہ مین تو کسی کو اختلاف نہین کہ جو شخص حرم سے نہ روکا جائے اوس کے لئے غیر حرم مین قربانی ذبح کرنا جائز ہے نہین بلکہ اختلاف اس مین ہے کہ جو شخص حرم سے روکا جائے تو اوس کے لئے ہدی غیر حرم مین ذبح کرنا جائز ہے یا نہین ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ حرم سے روکے تو گئے نہین تھے بلکہ حرم مین داخل ہونے کو تھے پس یہہ جو آپ نے غیر حرم مین قربانی کی سو وہ جائز ہے کہ ہدی نہین بلکہ قربانی صدقہ تھی جو تقرب الی اللہ کے لئے کی گئی تھی کیونکہ حدیث مذکور مین اس کا مطلق ذکر نہین کہ یہہ قربانی ہدی تھی تو اب جس طرح بعض اہل علم نے یہہ قربانی ہدی پر محمول کی ہے اسیطرح جائز ہے کہ باقی اہل علم اوسے قربانی صدقہ پر محمول کرین یہہ حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق تصحیح معانی الآثار کے اور اوس کا حکم بطریق نظر و قیاس کے سو وہ ہم شروع باب مین بیان کر چکے ہین اس جگہ اعادہ کی ضرورت نہین -

بَابُ الْمُتَمَتِّعِ الَّذِیْ لَا یَجِدُ هَدْیًا وَّلَا یَصُوْمُ فِی الْعَشْرِ

اوس کا حکم جو تمتع کرے اور ہدی نپائے اور عشرہ اول مین روزے بہی نرکہہ سکے

حدثنا محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم قال حدثنا یحیی بن سلام قال ثنا شعبۃ عن ابن ابی لیلی عن الزھری عن سالم عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المتمتع اذا لم یجد الھدی ولم یصم فی العشر انہ یصوم ایام التشریق **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن الحکم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن سلام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی لیلے سے وہ زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[له] سقیا ایک قریہ کا نام ہے جو مکہ و مدینہ کے درمیان ہے … کذا افادہ المولوی …

۵۲ کہ جو شخص تمتع کرے اور ہدی نہ پائے اور عشرہ اول میں روزے بھی نہ رکھ سکے وہ روزے ایام تشریق میں رکھ لے **حدثنا** یزید بن سنان قال ثنا ابو کامل فضیل بن الحسین الجحدری قال ثنا ابو عوانة عن عبد اللہ بن عیسی عن الزہری عن عروة عن عائشة وعن سالم عن ابن عمر رض قالا لم یرخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صوم ایام التشریق الا لمحصر او متمتع **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو کامل فضیل بن الحسین الجحدری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن عیسیٰ سے وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سالم سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دونوں نے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں روزے رکھنے کی اجازت نہیں دی مگر محصر اور متمتع کو

۵۳ **حدثنا** محمد بن النعمان السقطی قال ثنا عبد العزیز بن عبد اللہ الاویسی قال ثنا ابراہیم بن سعد عن ابن شہاب عن عروة عن عائشة رض وعن سالم عن ابیہ انہما کانا یرخصان للمتمتع اذا لم یجد ہدیا ولم یکن صام قبل عرفة ان یصوم ایام التشریق **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن نعمان السقطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ الاویسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن سعد نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سالم سے وہ اپنے والد سے کہ وہ دونوں اجازت دیتے تھے کہ جو شخص تمتع کرے اور ہدی نہ پائے اور نہ عرفہ سے پہلے روزے ہی رکھ سکے وہ ایام تشریق میں روزے رکھ لے

بیان المسئلة

قال ابو جعفر فذهب قوم الی هذا فاباحوا صیام ایام التشریق للمتمتع والقارن والمحصر اذا لم یجدوا هدیا ولم یکونوا صاموا قبل ذلک صاموا هذه الایام ومنعوا منها من سواهم واحتجوا فی ذلک بهذه الآثار **وخالفهم** فی ذلک آخرون فقالوا لیس لهؤلاء ولا لغیرهم من الناس ان یصوموا هذه الایام عن شیء من ذلک ولا عن شیء من الکفارات ولا فی تطوع لنهی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک ولکن علی المتمتع والقارن الهدی لمتعتهما وقرانهما وهدی آخر لانهما حلا بغیر هدی ولا صوم **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسی طرف گیا ہے اور متمتع قارن اور محصر کے لئے ایام تشریق میں روزے رکھنا مباح رکھا ہے جبکہ وہ ہدی نہ پائیں اور اوس سے پہلے روزے بھی نہ رکھے ہوں اور احتجاج انہیں دونوں حدیثوں سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ایام تشریق میں روزے رکھنا جائز نہیں نہ ان لوگوں کے لئے اور نہ اون کے ماسوای اور دن کے لئے خواہ یہ روزے کفارہ کے ہوں اور خواہ بطور تطوع کے رکھے جائیں کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے اس لئے قارن اور متمتع سوا ان دونوں پر ہدی واجب ہے بسبب تمتع کرنیکے اور ایک ہدی اور واجب ہے بسبب اس کے کہ وہ بغیر ہدی کے اور بغیر روزوں کے رکھے ہوئے احرام سے باہر ہوگئے

۵۴ **واحتجوا** فی ذلک من الآثار المرویة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما حدثنا ابراہیم بن مرزوق قال ثنا ابو عبد الرحمن المقری قال ثنا المسعودی عن حبیب بن ابی ثابت عن نافع بن جبیر عن بشر بن سحیم الاسلمی عن علی بن ابی طالب رض قال خرج منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ایام التشریق فقال ان هذه الایام ایام اکل وشرب **ترجمہ** اور احتجاج ان حدیثوں سے کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عبد الرحمن المقری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعودی نے وہ روایت کرتے ہیں حبیب بن ابی ثابت سے وہ نافع بن جبیر سے وہ بشر بن سحیم الاسلمی سے وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ایام التشریق میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا منادی نکلا اور منادی کی کہ یہ ایام التشریق کھانے پینے کے دن ہیں

۵۵ **حدثنا** علی بن شیبة قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا

مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ حُمَیْدٍ الْمَدَنِیُّ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ اُنَادِیَ اَیَّامَ مِنًی اِنَّهَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَبِعَالٍ فَلَا صَوْمَ فِیْهَا یَعْنِیْ اَیَّامَ التَّشْرِیْقِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی
بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ابی حمید المدنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
اسمٰعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ اون کے جد سے کہا مجھے رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وسلم نے حکم کیا کہ مین ایام منیٰ مین منادی کرون کہ ایام تشریق کے دن کہانے پینے کے اور خوش عیشی کے دن ہین سو ان دنون مین روزہ
۵۶ رکہنا جائز نہین ہے **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَطَاءٍ
عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِکْرٍ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ **ترجمہ**
حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا
خبر دی ہمکو ابن ابی لیلے نے وہ روایت کرتے ہین عطا سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہا رسول مقبول
۵۷ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایام تشریق کے دن کہانے پینے کے اور ذکر اللہ کے دن ہین **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ اَبِیْ مُرَّةَ مَوْلٰی عَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ دَخَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَلٰی
وَذٰلِكَ الْغَدُ اَوْ بَعْدَ الْغَدِ مِنْ یَوْمِ الْاَضْحٰی فَقَرَّبَ اِلَیْهِمْ عَمْرٌو طَعَامًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ لَهٗ عَمْرٌو اَفْطِرْ فَاِنَّ
هٰذِهِ الْاَیَّامُ الَّتِیْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا بِفِطْرِهَا وَیَنْهَانَا عَنْ صِیَامِهَا فَاَفْطَرَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاَکَلَ وَاَکَلْتُ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت
کرتے ہین ابن الہاد سے وہ ابو مرہ سے مولی عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ وہ اور عبداللہ بن عمرو بن عاص عمرو بن العاص رض
کی خدمت مین آئی یہہ قربانی کے دن کی صبح یا دوسری صبح کا ذکر ہے آپنے ان دونون کے سامنے کہانا رکہدیا عبداللہ بن عمرو بن
العاص نے کہا مین تو روزہ دار ہون عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا روزہ افطار کرلو کیونکہ ان دنون مین رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم افطار کا حکم فرماتے تہے اور روزہ رکہنے سے منع کرتے تہے چنانچہ عبداللہ بن عمرو بن العاص نے روزہ افطار کرکے کہانا تناول کیا۔
۵۸ **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَنَّ جَعْفَرَ بْنَ الْمُطَّلِبِ
اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ دَخَلَ عَلٰی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَدَعَاهُ اِلَی الْغَدَاءِ فَقَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ ثُمَّ الثَّانِیَةَ کَذٰلِكَ
ثُمَّ الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ قَدْ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنِّیْ قَدْ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِی النَّهْیَ عَنِ الصِّیَامِ اَیَّامَ التَّشْرِیْقِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے ابن جریج نے کہا خبر دی مجہکو سعید بن کثیر نے اونہین خبر دی عبداللہ بن عمرو بن العاص
نے کہ وہ اپنے والد عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں آئے آپنے اونہین کہانا کہانے کیلئے کہا اونہون نے کہا مین روزہ
سے ہون اسیطرح دو تین دفعہ کہا چوتہی دفعہ اوہون نے کہا کہ اگر آپنے اس بارہ مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کچہ سنا ہی
تو مضائقہ نہین چنانچہ آپنے فرمایا کہ مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوی سنا ہے کہ آپ ایام تشریق مین روزہ رکہنے
۵۹ سے منع کرتے تہے **حَدَّثَنَا** فَهْدُ بْنُ سُلَیْمٰنَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ یُّنَادِیَ
فِیْ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ اِنَّهَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن ابی

شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے وہ روایت کرتے ہین سفیان سے وہ عبداللہ بن ابی بکر سے وہ سالم سے وہ
سلیمان بن یسار سے وہ عبداللہ بن حذافہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اونھین حکم دیا کہ وہ ایام التشریق مین منادی کردین
۵۱۰ کہ وہ کھانے پینے کے دن ہین **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِی الْاَخْضَرِ عَنِ ابْنِ
شِہَابٍ عَنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ حُذَافَۃَ اَنْ یَطُوْفَ فِیْ اَیَّامِ
مِنًی اَلَا لَا تَصُوْمُوْا ھٰذِہِ الْاَیَّامَ فَاِنَّھَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ وَذِکْرِ اللّٰہِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے صالح بن ابی الاخضر نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ ابن المسیب سے
وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالے عنہ کو حکم کیا کہ وہ منیٰ
۵۱۱ کے دنون مین منادی کرتے پھرین کہ ان دنون مین لوگ روزہ نہ رکھین کیونکہ وہ کھانے پینے کے دن ہین **حدثنا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ
قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا ھُشَیْمٌ قَالَ اَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ وَذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو عمر بن ابی سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین اپنے
والد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایام تشریق کے دن کھانے پینے اور
۵۱۲ ذکر اللہ کے دن ہین **حدثنا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ ھُوَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا ھُشَیْمٌ قَالَ اَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ
اَبِی الْمَلِیْحِ الْھُذَلِیِّ عَنْ نُبَیْشَۃَ الْھُذَلِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو خالد الحذاء نے وہ روایت کرتے ہین ابو
۵۱۳ الملیح الہذلی سے نبیشہ الہذلی سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا
رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَیْرٍ اَخْبَرَہٗ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرٌو وَقَدْ سَمَّاہُ نَافِعٌ فَنَسِیْتُہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِیْ غِفَارٍ یُقَالُ لَہٗ بِشْرُ بْنُ سُحَیْمٍ قُمْ
فَنَادِ فِی النَّاسِ اَنَّھَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ فِیْ اَیَّامِ مِنًی **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح
بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا خبر دی مجھکو عمرو بن دینار نے اونھین خبر دی نافع بن جبیر نے وہ روایت کرتے
ہین ایک شخص اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے عمرو بن دینار بیان کرتے ہین کہ نافع نے اُس صحابی کا نام لیا تھا لیکن
مین بھول گیا غرض نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی غفار مین سے ایک شخص سے جن کا نام بشر بن سحیم تھا فرمایا کہ کھڑے ہو کر منادی کردو
۵۱۴ کہ ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہین **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْھَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا عَمْرُو بْنُ
دِیْنَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَیْمٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد
بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن دینار نے وہ
۵۱۵ روایت کرتے ہین نافع بن جبیر سے وہ بشر بن سحیم سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا**
عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھٰرُوْنَ قَالَ اَنَا شُعْبَۃُ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ حَبِیْبِ
بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَیْمٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے

کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین حبیب بن ابی ثابت سے وہ نافع بن جبیر سے وہ بشر بن
۵۱۶ سحیم سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** عَلِیٌّ قَالَ ثنا رَوْحٌ قَالَ ثنا الرَّبِیْعُ بْنُ صَبِیْحٍ وَمَرْزُوْقٌ اَبُوْ
عَبْدِ اللّٰہِ الشَّامِیُّ قَالَا ثنا یَزِیْدُ الرَّقَاشِیُّ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رض قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ الثَّلٰثَۃِ
بَعْدَ یَوْمِ النَّحْرِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ربیع بن صبیح
اور مرزوق ابو عبداللہ الشامی نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید الرقاشی نے کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ
۵۱۷ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ قربانی کے دن کے بعد ایام التشریق کے دنون مین روزے رکھے جائین **حدثنا** ابْنُ
مَرْزُوْقٍ قَالَ ثنا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ صَبِیْحٍ عَنْ یَزِیْدَ الرَّقَاشِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے وہ روایت کرتے ہین ربیع بن صبیح سے وہ
۵۱۸ یزید الرقاشی سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا**
ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثنا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ لَھِیْعَۃَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ مَعْمَرِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْعَدَوِیِّ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُؤَذِّنُ فِیْ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ بِمِنًی لَا یَصُوْمَنَّ اَحَدٌ فَاِنَّھَا
اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عبدالرحمن المقری نے کہا خبر دی
مجھکو ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہین یزید بن ابی حبیب سے وہ عبدالرحمن بن جبیر سے وہ معمر بن عبداللہ العدوی سے کہا مجھے رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کہ مین منی مین ایام التشریق کے دنون مین منادی کرون کہ ان دنون مین کوئی شخص روزہ نہ رکھے کیونکہ یہہ
۵۱۹ کہانے پینے کے دن ہین **حدثنا** رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثنا اَبُو الْاَسْوَدِ وَیَحْیَی بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُکَیْرٍ قَالَا ثنا ابْنُ لَھِیْعَۃَ عَنْ اَبِی
النَّضْرِ اَنَّہٗ سَمِعَ سُلَیْمٰنَ بْنَ یَسَارٍ وَّقَبِیْصَۃَ بْنَ ذُؤَیْبٍ یُحَدِّثَانِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ امْرَاَۃِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَتْ کُنَّا مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِنًی اَیَّامَ التَّشْرِیْقِ فَسَمِعْتُ مُنَادِیًا یَقُوْلُ اِنَّ ھٰذِہِ الْاَیَّامَ اَیَّامُ طُعْمٍ وَّشُرْبٍ وَّذِکْرِ اللّٰہِ
قَالَتْ فَاَرْسَلْتُ رَسُوْلًا مَنِ الرَّجُلُ وَمَنْ اَمَرَہٗ فَجَاءَنِی الرَّسُوْلُ فَحَدَّثَنِیْ اَنَّہٗ رَجُلٌ یُّقَالُ لَہٗ حُذَافَۃُ یَقُوْلُ اَمَرَنِیْ بِھَا رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاسود اور یحییٰ بن عبداللہ بن
بکیر نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو النضر سے اونہون نے سنی سلیمان بن یسار اور قبیصہ
بن ذویب سے وہ دونون روایت کرتے ہین ام الفضل زوجہ حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا ہم منے مین رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہی کہ مین نے ایک منادی کو کہتے ہوئے سنا کہ یہہ کہانے پینے کے اور ذکر اللہ کے دن ہین چنانچہ مین نے آدمی
کو بہیجا کہ وہ دیکہے کہ یہہ کون شخص ہے اور کس کیطرف سے منادی کر رہا ہے چنانچہ وہ خبر لایا کہ یہہ حذافہ نام سے ایک شخص ہین اور رسول
۵۲۰ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اونہین منادی کرنے کا حکم کیا ہے **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثنا رَوْحٌ قَالَ ثنا مُوْسَی بْنُ
عُبَیْدَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِی الْمُنْذِرُ عَنْ عُمَرَ بْنِ خَالِدَۃَ الزُّرَقِیِّ عَنْ اُمِّہٖ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ
اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ اَوْسَطِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ یُنَادِیْ فِی النَّاسِ لَا تَصُوْمُوْا فِیْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ فَاِنَّھَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَّبِعَالٍ **ترجمہ** حدیث
بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسی بن عبیدہ نے کہا خبر دی مجھکو
منذر نے وہ روایت کرتے ہین عمر بن خالدۃ الزرقی سے وہ اپنی والدہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے وسط ایام التشریق
مین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو منادی کرنے کے لئے بہیجا کہ ان دنون مین روزے نہ رکہو کیونکہ یہہ کہانے پینے اور خوشی کے دن ہین

٥٢١ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابن اسحق عن حکیم بن حکیم عن مسعود بن الحکم الزرقی قال حدثتنی امی قالت
لکانی انظر الی علی بن ابی طالب علی بغلۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم البیضاء حتی قام الی شعب الانصار وھو یقول یا معشر
المسلمین انھا لیست بایام صوم انھا ایام اکل وشرب وذکر للہ عز وجل **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحق نے وہ روایت کرتے ہین حکیم بن حکیم سے وہ مسعود بن الحکم الزرقی سے کہا
حدیث بیان کی مجھ سے میری والدہ نے کہا مین نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ کو دیکھا کہ وہ سفید خچر پر سوار تھے یہانتک کہ وہ انصار
کی گھاٹیوں مین کھڑی ہوئی اور پکار کر کہا کہ (اے معاشر مسلمین یہہ روزہ رکھنے کے دن نہین بلکہ وہ کھانے پینے اور ذکر اللہ کے دن ہین)
٥٢٢ حدثنا محمد بن عمرو بن تمام قال ثنا یحیی بن عبد اللہ ابن بکیر قال حدثنی میمون بن یحیی قال حدثنی مخرمۃ
بن بکیر عن ابیہ قال سمعت سلیمن بن یسار یزعم انہ سمع ابن الحکم الزرقی یقول حدثنا ابی انھم کانوا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بمنی فسمعوا راکبا وھو یصرخ لا یصومن احد فانھا ایام اکل وشرب **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن عمرو بن تمام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد اللہ بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میمون بن یحیے نے کہا
حدیث بیان کی مجھ سے مخرمہ بن بکیر نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے کہا سنی مین نے سلیمان بن یسار سے اونہون نے
سنی ابن الحکم الزرقی سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے کہ وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اونہون
٥٢٣ نے منی مین ایک سوار کو پکارتے ہوئے سنا کہ ان دنون مین کوئی شخص روزہ نہ رکھے کیونکہ یہہ دن کھانے پینے کے ہین حدثنا
علی بن عبد الرحمن قال ثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی بکر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بکیر عن سلیمن بن یسار
حدثہ ان مسعودا حدثہ عن امہ نحوہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے بکر بن مضر نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن الحارث سے وہ بکیر سے وہ سلیمان بن یسار سے
٥٢٤ کہ مسعود بن الحکم الزرقی نے اپنی والدہ سے روایت کرکے بیان کیا ہے پہر مثل حدیث سابق کے ذکر کی حدثنا روح بن الفرج قال
ثنا عبد اللہ بن محمد الفہمی قال انا سلیمن بن بلال عن یحیی بن سعید انہ سمع یوسف بن مسعود بن الحکم الزرقی
یقول حدثتنی جدتی ثم ذکر نحوہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن محمد الفہمی
نے کہا خبر دی ہمکو سلیمان بن بلال نے وہ روایت کرتے ہین یحیے بن سعید سے اونہون نے سنی یوسف بن مسعود بن الحکم الزرقی سے کہتے
٥٢٥ تہے حدیث بیان کی مجھ سے میری جدہ نے پہر مثل حدیث سابق کے ذکر کی حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا حسین بن مہدی قال
ثنا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزھری عن مسعود بن الحکم الانصاری عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن حذافۃ ان یرکب راحلتہ ایام منی فیصیح فی الناس الا لا یصوم
احد فانھا ایام اکل وشرب قال فلقد رایتہ علی راحلتہ ینادی بذلک **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے حسین بن مہدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے وہ روایت کرتے ہین
زہری سے وہ مسعود بن الحکم الانصاری سے وہ ایک شخص سے اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم نے عبد اللہ بن حذافہ کو حکم دیا کہ وہ منی کے دنون مین اپنی سواری پر سوار ہوکر لوگون کے درمیان منادی کردین کہ
ان دنون مین کوئی شخص روزہ نہ رکھے کیونکہ یہہ کھانے پینے کے دن ہین وہ صحابی بیان کرتے ہین کہ پہر مین نے اونہین دیکھا کہ
یہہ منادی کرتے پہرتے تہے قالوا فلما ثبت بھذہ الآثار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النھی عن صیام ایام التشریق

وكان نهيه عن ذلك بمنى والحاج مقيمون بها وفيهم المتمتعون والقارنون ولم يستثن منهم متمتعا ولا قارنا دخل المتمتعون والقارنون في ذلك النهي أيضا **فإن** قال قائل فلم صار هذا أولى مما ذكرتم في هذا الباب **قيل** له من قبل صحة ما جاء في هذا وتواتر الآثار به وفساد ما جاء في الفصل الأول **من ذلك** حديث يحيى بن سلام عن شعبة فهو حديث منكر لا يثبته أهل العلم بالرواية لضعف يحيى بن سلام عندهم وابن أبي ليلى وفساد حفظهما مع أني لا أحب أن أطعن على أحد من العلماء بشيء ولكن ذكرت ما يقول أهل الرواية في ذلك **ومن** ذلك حديث يزيد بن سنان الذي ذكرناه من بعده عن ابن عمر رض وعائشة رض أنهما قالا لم يرخص لأحد في صوم أيام التشريق إلا لمحصر أو متمتع فقولهما ذلك يجوز أن يكونا عنيا بهذه الرخصة ما قال الله عز وجل في كتابه فصيام ثلاثة أيام في الحج فعدا أيام التشريق من أيام الحج فقالا رخص للحاج المتمتع والمحصر في صوم أيام التشريق لهذه الآية ولأن هذه الأيام عندهما من أيام الحج وخفي عليهما ما كان من توقيف رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس من بعد على أن هذه الأيام ليست بداخلة فيما أباح الله عز وجل صومه من ذلك فهذا وجه هذا الباب من طريق تصحيح معاني الآثار **وأما** من طريق النظر فإنا قد رأيناهم أجمعوا أن يوم النحر لا يصام فيه شيء من ذلك وهو إلى أيام الحج أقرب من أيام التشريق لما جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من النهي عن صومه فيما سنذكره في هذا الباب إن شاء الله تعالى فلما كان نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك يدخل فيه المتمتعون والقارنون والمحصرون كان كذلك نهيه عن صيام أيام التشريق يدخلون فيه أيضا **ترجمہ** باقی اہل علم فرماتے ہیں کہ جب ان آثار سے ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں روزہ رکھنے سے منع کیا کیونکہ آپ نے منی میں منادی کرائی جہاں حاجی متمتع اور قارن سب ہی موجود تھے اور ان میں کسی کو بھی آپ نے مستثنے نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب اس نہی میں داخل ہیں اور ان میں سے کوئی بھی اس سے مستثنے نہیں اب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ان آثار کو شروع باب کی حدیث پر کیا ترجیح ہے تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ یہ آثار صحت و تواتر کے ساتھ ثابت ہوئے ہیں بخلاف شروع باب کی حدیث کے جو یحیی بن سلام نے بروایت شعبہ روایت کی ہے منکر اور اہل علم کے نزدیک غیر ثابت ہے کیونکہ یحیی بن سلام اور ابن ابی لیلے بسبب اون کے سوءحفظ کے محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں اگرچہ میری غرض کسی اہل علم پر طعن کرنا نہیں ہے بلکہ محدثین کا جو کچھ خیال ہے اوس کا بیان کرنا ضروری ہے اب رہی حدیث یزید بن سنان (جو اس باب کی دوسری حدیث ہے) جس میں مذکور ہے کہ ابن عمر رض اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ ایام التشریق کے روزے کی بجز محصر اور متمتع کے اور کسی کو اجازت نہیں دی گئی سو جانتا ہے کہ ان دونوں کی مراد اس رخصت سے وہ ہو جو اس آیت میں مذکور ہے فصیام ثلثة ایام فی الحج پس انہیں حج کے دنوں کو انہوں نے ایام تشریق سے تعبیر کر کے فرمایا کہ اس آیت سے متمتع اور قارن کو رخصت دی گئی کہ وہ ایام تشریق میں روزے رکھیں اور چونکہ اون کے نزدیک ایام تشریق ایام حج میں داخل و شامل تھے ہی اس لئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ سلم کی منادی کرانے سے وہ نہیں سمجھ سکے کہ ایام تشریق ایام حج سے مستثنے کئے گئے یہ بیان ہے اس باب کا بطریق تصحیح معانی الاثار کے اور اس کا بیان بطریق نظر و قیاس کے سو ہم دیکھتے ہیں کہ اس مسئلہ میں سب کا اتفاق ہے کہ قربانی کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں خواہ کسی کا روزہ ہو حالانکہ ایام تشریق کی نسبت قربانی کا دن ایام حج سے زیادہ قریب ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ قربانی کے دن رسول مقبول صلے اللہ علیہ سلم نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ ہم ابھی ذکر کریں گے پس جس طرح اس نہی میں متمتع اور قارن داخل و شامل ہیں اور اوس سے مستثنے نہیں ہیں اسی طرح ایام تشریق کی نہی میں بھی داخل و شامل ہیں اور اوس سے مستثنے نہیں ہیں

باب فيما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في النهي عن صوم يوم النحر **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر قال أنا ابن أبي ذئب عن سعيد بن خالد عن أبي عبيد مولى ابن أزهر قال شهدت العيد مع علي رض وعثمان رض فكانا يصليان ثم ينصرفان فيذكران الناس فسمعتهما يقولان نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيام هذين

الیومَینِ یَومِ النَّحرِ وَیَومِ الفِطرِ ترجمہ چنانچہ قربانی کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت میں جو حدیثیں وارد ہوئی ہیں اون میں سے ایک حدیث یہ ہے
حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن عمر نے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن خالد
سے وہ ابو عبید مولی ابن ازہر سے کہا میں حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہما کے ساتھ نماز عید پڑھنے گیا جب ہم نماز پڑھکر واپس ہوئے
تو وہ دونوں لوگوں سے ذکر کرتے جاتے تھے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عیدین کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے حدثنا ٥٢٧
یُونُسُ قَالَ اَنَا ابنُ وَهبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهُ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَن اَبِی عُبَیدٍ قَالَ شَهِدتُ العِیدَ مَعَ عُمَرَ رض فَقَالَ هٰذَانِ یَومَانِ نَهٰی
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ عَن صِیَامِهِمَا یَومَ الفِطرِ وَیَومَ النَّحرِ اَمَّا یَومُ الفِطرِ فَیَومُ فِطرِکُم مِن صِیَامِکُم وَاَمَّا یَومُ النَّحرِ فَیَومٌ
تَاکُلُونَ فِیهِ مِن نُسُکِکُم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے
ہیں ابن شہاب سے وہ ابو عبید سے کہا میں عید کے دن حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا کہ ان دونوں دنوں میں یعنے عید الفطر
اور عید الاضحے کے دن روزہ رکھنے سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کیونکہ عید الفطر کا دن تو افطار کا دن ہے اور عید الاضحے
قربانی کا گوشت کہانے کا دن ہے حدثنا اَبُو اُمَیَّةَ قَالَ ثنا عُبَیدُ اللّٰهِ بنُ مُوسٰی قَالَ اَنَا اِبرَاهِیمُ ابنُ اِسمٰعِیلَ بنِ مُجَمِّعٍ وَسُفیَانُ بنُ ٥٢٨
عُیَینَةَ عَنِ الزُّهرِیِّ عَن اَبِی عُبَیدٍ مَولٰی عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ عَوفٍ قَالَ صَلَّیتُ العِیدَ مَعَ عُمَرَ فَذَکَرَ مِثلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو
امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن موسی نے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن اسمٰعیل بن مجمع اور سفیان بن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہیں
زہری سے وہ ابو عبید مولی عبد الرحمن بن عوف سے کہا میں حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتھ نماز عید پڑھنے گیا پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی
حدثنا فَهدٌ قَالَ ثنا عَلِیُّ بنُ مَعبَدٍ قَالَ ثنا اِسمٰعِیلُ بنُ اَبِی کَثِیرٍ الاَنصَارِیُّ عَن سَعدِ بنِ سَعِیدٍ عَن عَمرَةَ عَن عَائِشَةَ رض عَن رَسُولِ ٥٢٩
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰی عَن صَومِ یَومَینِ یَومِ الفِطرِ وَیَومِ الاَضحٰی ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن ابی کثیر الانصاری نے وہ روایت کرتے ہیں سعد بن سعید سے وہ عمرہ سے وہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے عید الفطر اور عید الاضحی کے دن روزہ رکھنے سے
منع کیا حدثنا مُحَمَّدُ بنُ خُزَیمَةَ قَالَ ثنا حَجَّاجٌ قَالَ ثنا حَمَّادٌ عَن قَتَادَةَ عَن اَبِی نَضرَةَ عَن اَبِی سَعِیدٍ الخُدرِیِّ عَن رَسُولِ ٥٣٠
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مِثلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ ابو نضرہ سے وہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
سے مثل حدیث سابق کے حدثنا بَحرُ بنُ نَصرٍ قَالَ ثنا ابنُ وَهبٍ قَالَ اَخبَرَنِی عَمرُو بنُ الحَارِثِ اَنَّ المُنذِرَ بنَ عُبَیدٍ المَدَنِیَّ حَدَّثَهُ ٥٣١
اَنَّ اَبَا صَالِحٍ السَّمَّانَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَیرَةَ رض یُخبِرُ عَن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مِثلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے بحر
بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو عمرو بن الحارث نے اون سے حدیث بیان کی منذر بن عبید المدنی نے اون سے
ابو صالح السمان نے اونہوں نے سنی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق
کے حدثنا ابنُ مَرزُوقٍ قَالَ ثنا سَعِیدُ بنُ عَامِرٍ عَنِ الرَّبِیعِ بنِ صَبِیحٍ عَن یَزِیدَ الرَّقَاشِیِّ عَن اَنَسِ بنِ مَالِکٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ ٥٣٢
عَلَیهِ وَسَلَّمَ مِثلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے وہ روایت کرتے ہیں ربیع بن صبیح سے
وہ یزید الرقاشی سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا یُونُسُ قَالَ ٥٣٣
اَخبَرَنَا ابنُ وَهبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهُ عَن مُحَمَّدِ بنِ یَحیَی بنِ حَبَّانَ عَنِ الاَعرَجِ عَن اَبِی هُرَیرَةَ رض عَن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ
وَسَلَّمَ مِثلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن

۵۳۴ یحییٰ بن حبان سے وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** ابن مرزوق
قال ثنا وهيب قال ثنا شعبة عن عبد الله بن عمر عن قزعة عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **ترجمہ** حدیث بیان
کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن عمر سے وہ قزعہ
سے وہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **فلما** كان يوم النحر خارجا من ايام
الحج التي جعل الله عز وجل للمتمتع الصوم فيها بدلا من الهدي لما قد اخرجه النبي صلى الله عليه وسلم من ايام التي يصام
فيها بنهيه عن صومه كان كذلك ايام التشريق خارجة من ايام الحج التي جعل الله عز وجل للمتمتع الصوم فيها بدلا من
الهدي لما قد اخرجها النبي صلى الله عليه وسلم من الايام التي تصام بنهيه عن صومها **فثبت** بما ذكرنا ان ايام التشريق
ليس لاحد صومها في متعة ولا قران ولا احصار ولا غير ذلك من الكفارات ولا من التطوع وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف
ومحمد **وقد** روي عن عمر بن الخطاب ما يدل على ذلك ايضا **ترجمہ** پس جب ایام حج سے جن مین اللہ تعالےٰ نے بعوض ہدی کے
متمتع کے لئے روزہ رکھنے کا حکم کیا ہے قربانی کا دن خارج ہے اس لیئے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا تو
اسیطرح ایام تشریق ہی اون ایام حج سے خارج ہین جن مین اللہ تعالےٰ نے ہدی کے عوض متمتع کے لئے روزے رکھنا مقرر فرمایا کیونکہ جس طرح رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کی ہے اسیطرح ایام تشریق مین روزہ رکہنے سے بھی منع فرمایا تو ثابت ہوا کہ کسی کو جائز نہین
کہ ایام تشریق مین تمتع یا قران یا احصار وغیرہ کے روزے رکھے یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالےٰ کا قول ہے۔ اور ایسا ہی
۵۳۵ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا حماد بن سلمة
قال انا حجاج عن عمرو بن شعيب عن سعيد بن المسيب ان رجلا اتى عمر بن الخطاب يوم النحر فقال يا امير المؤمنين اني تمتعت و
لم اهد ولم اصم في العشر فقال سل في قومك ثم قال يا معيقيب اعطه شاة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا خبر دی ہمکو حجاج نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن شعیب سے وہ سعید بن المسیب سے
کہ ایک شخص عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت مین آیا اور کہا اے امیر المؤمنین مین نے تمتع کیا ہے اور ہدی نہین لا سکا اور نہ اس عشرہ مین روزہ
ہی رکھہ سکا فرمایا تو پہر اپنی قوم سے سوال کر و پہر فرمایا معیقیب (یہ آپ کے خزانچی تھے) انہین ایک بکری دیدو **افلا ترى** ان عمر لم
يقل له فصم ايام التشريق فصمها قد ترك ذلك وامره بالهدي ان ايام الحج عنده التي امر الله عز وجل المتمتع بالصوم
فيها هي قبل يوم النحر وان يوم النحر وما بعده من ايام التشريق ليس منها **ترجمہ** تو اب دیکھو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ
عنہ نے ان سے یہہ نہین کہا کہ تم ایام تشریق مین یہہ روزے رکھ لو پس جب آپ نے انہین ایام تشریق مین روزہ رکھنے کا حکم نہین کیا بلکہ قربانی کرنے کا
حکم کیا تو معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک بھی اون ایام تشریق ایام حج سے خارج تھے جن مین اللہ تعالےٰ نے متمتع کو روزے رکھنے کا حکم کیا ہے۔

باب حكم المحصر بالحج

اوس شخص کا حکم جسکے حج یا عمرہ کے درمیان کوئی مانع پیدا ہو جائے

۵۱ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا محمد بن عبد الله الانصاري قال ثنا الحجاج الصواف قال حدثني يحيى بن ابي كثير عن عكرمة عن
الحجاج بن عمرو الانصاري قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من كسر او عرج فقد حل وعليه حجة اخرى قال فحدثت
بذلك ابن عباس وابا هريرة فقالا صدق **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ

القضا ـی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج صواف نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یحیی بن ابی کثیر نے وہ روایت
کرتے ہیں عکرمہ سے وہ حجاج بن عمرو الانصاری سے کہا سنا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے
کہ جس شخص کا پیر لنگ ہو جائے یا ہاتھ پیر ٹوٹ جائے تو وہ احرام سے دور ہو گیا (یعنی چاہیے کہ وہ احرام سے
باہر ہو جائے۔ عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسکا ذکر ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہما سے کیا تو ان
دونوں نے فرمایا کہ حجاج بن عمرو نے راست بیان کیا **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ٥٢
عن الحجاج الصواف فذکر باسنادہ مثلہ غیر انہ لم یذکر قول عکرمۃ ذلک لابن عباس و ابی
ہریرۃ رض ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت
کرتے ہیں حجاج صواف سے پھر اسکے اسناد سے مثل سابق کے بیان کی بجز اسکے کہ انہوں نے عکرمہ کا ابن عباس
اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہما سے اس حدیث کا ذکر کرنا بیان نہیں کیا **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ٥٣
ثنا ابن صالح الوحاظی قال ثنا معاویۃ ابن سلام عن یحیی ابن ابی کثیر عن عکرمۃ قال قال
عبد اللہ ابن رافع مولی ام سلمۃ انہ قال انا سألت الحجاج بن عمرو عمن حبس وھو محرم
فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فذکر مثلہ فحدثت بذلک ابن عباس وابا
ہریرۃ فقالا صدق ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن صالح
الوحاظی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معاویہ بن سلام نے وہ روایت کرتے ہیں یحیی بن ابی کثیر سے وہ عکرمہ
سے کہا عبد اللہ بن رافع مولی ام سلمہ رض نے بیان کیا کہ میں نے حجاج بن عمرو سے ان لوگوں کے متعلق دریافت
کیا جو محرم ہوں اور (حج یا عمرہ سے) روک دیے جائیں پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی۔ عکرمہ بیان کرتے
ہیں کہ پھر میں نے یہ حدیث ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کی دونوں نے فرمایا
کہ یحیی بن صالح نے راست بیان کیا

بیان المسئلہ

قال ابو جعفر فذھب قوم الی ان المحرم بالحج او بالعمرۃ اذا کسر او عرج فقد حل حینئذ وعلیہ
قضاء ما حل منہ ان کانت حجۃ فحجۃ وان کانت عمرۃ فعمرۃ واحتجوا فی ذلک بھذا الحدیث ترجمہ
امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسی طرف گیا ہے کہ جو شخص حج یا عمرہ کا احرام باندھے اور
پھر لنگڑا ہو جائے یا ہاتھ پیر ٹوٹ جائے تو وہ احرام سے باہر ہو گیا اور اب اسپر اگر حج کا احرام باندھا ہو تو
حج کی اور اگر عمرہ کا احرام باندھا ہو تو عمرہ کی قضا واجب ہے اور احتجاج اس حدیث سے کیا ہے **وخالفھم** فی ذلک اخرون فقالوا لا یحل
حتی ینحر عنہ الھدی فاذا نحر عنہ الھدی حل ترجمہ اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا
ہے کہ محصر احرام سے باہر نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہدی نہ ذبح کرلے پھر جب ہدی ذبح کی تو وہ احرام سے باہر
ہو گیا **واحتجوا** فی ذلک بما حدثنا محمد ابن خزیمۃ قال ثنا محمد بن عمرو بن عبد اللہ بن الرومی قال ٥٤
ثنا محمد بن الثور قال انا معمر عن الزھری عن عروۃ عن المسور بن مخرمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نحر یوم الحدیبیۃ قبل ان یحلق وامر اصحابہ بذلک ترجمہ انہوں نے احتجاج اس حدیث

سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن عبد اللہ بن الرومی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے محمد بن الثور نے کہا خبر دی ہم کو معمر نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ عروہ سے وہ مسور بن مخرمہ
سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے دن ہدی ذبح کی اور بال اتروائے اور یہی حکم اپنے اصحاب
۵۵ کو کیا **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَيْمُوْنُ بْنُ يَحْيَى عَنْ
مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا عَرَضَ لِلْمُحْرِمِ عَدُوٌّ فَاِنَّهُ يَحِلُّ حَيْثُ
قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَبَسَتْهُ كُفَّارُ قُرَيْشٍ عَنِ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ وَحَلَّ
هُوَ وَاَصْحَابُهُ ثُمَّ رَجَعُوْا حَتّٰى اعْتَمَرُوْا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن تمام نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن عبد اللہ بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میمون بن یحیے نے وہ روایت کرتے
ہیں مخرمہ بن بکیر سے وہ اپنے والد سے کہا سنی میں نے نافع مولے ابن عمر رضہ سے بیان کرتے تھے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ
عنہما نے فرمایا کہ جب محرم کو دشمن روک لے تو چاہیے کہ وہ احرام سے باہر ہو جادے ایسا ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کیا تھا جبکہ کفار قریش نے آپ کو عمرہ سے روکا (یعنے حدیبیہ کے سال) تو آپ نے ہدی ذبح کی اور
بال اتروا کر احرام سے باہر ہوئے اور ایسا ہی آپ کے اصحاب نے کیا پھر (مدینہ) واپس آئے اور آیندہ سال عمرہ کیا۔
فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ بِالْاِحْصَارِ فِيْ عُمْرَتِهٖ بِحَصْرِ الْعَدُوِّ اِيَّاهُ حَتّٰى نَحَرَ
الْهَدْيَ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ كَذٰلِكَ حُكْمُ الْمُحْصَرِ لَا يَحِلُّ بِالْاِحْصَارِ حَتّٰى يَنْحَرَ الْهَدْيَ وَلَيْسَ فِيْمَا رَوَيْنَاهُ اَوَّلًا
خِلَافٌ لِهٰذَا عِنْدَنَا لِاَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ
يَّكُوْنَ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ اَنْ يَّحِلَّ لَا عَلٰى اَنَّهٗ قَدْ حَلَّ بِذٰلِكَ مِنْ اِحْرَامِهٖ وَيَكُوْنُ هٰذَا كَمَا يُقَالُ قَدْ حَلَّتْ فُلَانَةُ
لِلرِّجَالِ اِذَا خَرَجَتْ مِنْ عِدَّةٍ عَلَيْهَا مِنْ زَوْجٍ قَدْ كَانَ لَهَا قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْسَ عَلٰى مَعْنٰى اَنَّهَا قَدْ حَلَّتْ لَهُمْ
فَيَكُوْنُ لَهُمْ وَطْؤُهَا وَلٰكِنْ عَلٰى مَعْنٰى اَنَّهٗ قَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَّتَزَوَّجُوْهَا تَزْوِيْجًا يَحِلُّ لَهُمْ بِهٖ وَطْؤُهَا هٰذَا كَلَامٌ
جَائِزٌ مُّسْتَسَاغٌ **فَلَمَّا** كَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ قَدِ احْتَمَلَ مَا ذَكَرْنَا وَجَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ حَدِيْثِ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ مَا قَدْ وَصَفْنَا ثَبَتَ بِذٰلِكَ هٰذَا التَّاْوِيْلُ **وَقَدْ** بَيَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ
كِتَابِهٖ بِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ فَلَمَّا
اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْمُحْصَرَ اَنْ لَّا يَحْلِقَ رَاْسَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ عُلِمَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يَحِلُّ الْمُحْصَرُ مِنْ اِحْرَامِهٖ اِلَّا
فِيْ وَقْتِ مَا يَحِلُّ لَهٗ حَلْقُ رَاْسِهٖ فَهٰذَا قَدْ دَلَّ عَلَيْهِ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ فِعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ **وَالدَّلِيْلُ** عَلٰى صِحَّةِ ذٰلِكَ التَّاْوِيْلِ اَيْضًا اَنَّ حَدِيْثَ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو قَدْ ذَكَرَ
عِكْرِمَةُ اَنَّهٗ حَدَّثَهُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا هُرَيْرَةَ رضہ فَقَالَا صَدَقَ فَصَارَ ذٰلِكَ الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ اَبِيْ
هُرَيْرَةَ رضہ اَيْضًا **وَقَدْ** قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُحْصَرِ مَا قَدْ وَافَقَ التَّاْوِيْلَ الَّذِيْ صَرَفْنَا اِلَيْهِ حَدِيْثَ
الْحَجَّاجِ **ترجمہ** پس جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس عمرہ میں دشمن کے روکنے کے سبب سے بغیر ہدی ذبح
کیے احرام سے باہر نہیں ہوئے تو معلوم ہوا کہ محصر کا یہی حکم ہے کہ جب تک ہدی ذبح نہ کرے احرام سے باہر
نہیں ہو سکتا رہیں شروع باب کی حدیثیں سو ان میں ہمارے نزدیک اسکے خلاف پر کوئی دلالت نہیں کیونکہ

وہ یوں ہوں کہ ... اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پیر بن لنگ ہو جائے یا ہاتھ پیر ٹوٹ جائے تو وہ احرام سے باہر ہو جاتا ہے ... کہ اُسکے یہ معنے ہوں کہ اُسکے لیے جائز ہے کہ احرام سے باہر ہو جائے نہ یہ کہ درحقیقت بھی وہ ... ٹوٹتے ہی احرام سے باہر ہو گیا جیسا کہ معتدہ کے متعلق جبکہ وہ عدت سے باہر ہو جائے کہا جا سکتا ہے کہ وہ لوگوں کے لیے حلال ہو گئی تو اُسکے یہی معنے ہیں کہ جو شخص چاہے اسکے ساتھ نکاح کر سکتا ہے نہ یہ کہ درحقیقت بھی وہ سب کے لیے حلال ہو گئی اور یہ کلام جائز و صحیح ہے کیونکہ وہ عدت کے درمیان تو حرام تھی اور اب عدت کے بعد حلال ہو گئی پس جائز ہے کہ اس کے ساتھ نکاح کیا جائے اب یہ حدیث اس معنی کی محتمل ہوئی اور حدیث عروہ میں ہے کہ آپ ہدی ذبح کرکے احرام سے باہر ہوئے تو ثابت ہوا کہ اس حدیث کے یہی معنے ہیں جو ہم نے بیان کیئے ماسوائے اسکے محصر کا حکم خود کتاب اللہ میں موجود ہے چنانچہ احصار کے متعلق اللہ تعالے نے فرمایا ہے فان احصرتم الآیۃ (یعنے اگر تم حج یا عمرہ سے روک دیئے جاؤ تو جو ہدی ساتھ ہے دے دو اور اُسے بیت اللہ کی طرف بھیجدے) اور بال نہ اتروا ؤ جب تک کہ ہدی اپنی جگہ نہ پہنچ جائے تو اس آیت میں اللہ تعالے نے بیان فرمایا کہ جب تک ہدی اپنی جگہ نہ پہنچے بال نہ اتروا ؤ معلوم ہوا کہ محصر کے احرام سے باہر ہونے کا یہی حکم ہے کہ وہ احرام سے باہر نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسکے لیے بال اتروانا جائز نہ ہو جائے اس معنے پر یہ آیت دلالت رکھتی ہے اور ایسا ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے سال کیا تھا (جو ہجرت سے چھٹے سال واقع ہوئی) دوسری دلیل مذکورہ تاویل کی صحت پر یہ ہے کہ عکرمہ نے اس حدیث کا ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی ذکر کیا اور ان دونوں نے فرمایا کہ حجاج بن عمرو نے راست بیان کیا تو یہ حدیث ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی روایت کی گئی اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا جو قول محصر کے متعلق روایت کیا ہے وہ اس معنے کے موافق ہے جو ہم نے بیان کیئے **وَدَلَّ** عَلَيْهِ مَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ قَالَ اِذَا اُحْصِرَ الرَّجُلُ بَعَثَ الْهَدْيَ وَلَا تَحْلِقُوْا رُؤُسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَاِنْ عَجَّلَ فَحَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَعَلَيْهِ فِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ صِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اَوْ تَصَدَّقَ عَلٰى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ كُلَّ مِسْكِيْنٍ نِصْفَ صَاعٍ وَالنُّسُكُ شَاةٌ فَاِذَا اَمِنَ مِمَّا كَانَ بِهٖ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَاِنْ مَضٰى مِنْ وَّجْهِهٖ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَاِنْ اَخَّرَ الْعُمْرَةَ اِلٰى قَابِلٍ فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَّ عُمْرَةٌ وَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ اٰخِرُهَا يَوْمُ عَرَفَةَ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ هٰكَذَا قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَقَدَ ثَلٰثِيْنَ **ترجمہ** اور اس کی صحت پر یہ حدیث بھی دلالت رکھتی ہے جو بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیٰے بن سعید القطان نے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے آیۃ واتموا الحج والعمرۃ للہ الآیۃ کے متعلق کہ جب محرم روکدیا جائے تو ہدی بھیجدے اور آیۃ ولا تحلقوا رؤسکم الآیۃ کے تحت میں بیان کیا ہے کہ جو شخص کسی اذیت و تکلیف کے سبب سے ہدی کے اُس کی جگہ پہنچنے سے پہلے ہی بال اتروالے تو اُسے

تین روزے رکھنا چاہیے یا فدیہ دینا چاہیے یا قربانی کرنا چاہیے یعنے ایک بکری اور فدیہ یہ ہے کہ چھ مسکینوں کو کھانا
کھلائے یا فی مسکین نصف صاع صدقہ کرے اور فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج کے تحت میں بیان کیا ہے جو شخص عمرہ کو حج کے
ساتھ ملائے (یعنے عمرہ کے بعد حج کا بھی احرام باندھے) اور عمرہ کر بھی لے تو اس پر حج فرض رہا اور اگر عمرہ
میں تاخیر ہو جائے تو پھر آیندہ سال سپر عمرہ اور حج دونوں فرض رہے اور آیۃ و ما استیسر من الهدی الایہ کے
تحت میں بیان کیا ہے کہ ان تین روزوں میں آخری روزہ عرفہ کے دن کا ہے اور سات روزے جب واپس ہو و
ابراہیم نخعی رح بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث سعید بن جبیر رح سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ یہی ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے **حدثنا** ابو شریح محمد بن زکریا بن یحیی قال ثنا الفریابی قال ثنا ٥٧
سفیان الثوری عن الاعمش عن ابراہیم عن علقمة انہ قال فی قول اللہ عزوجل لنا فان احصرتم
قال من حبس او مرض قال ابراہیم فحدثت بہ سعید بن جبیر فقال ھکذا قال ابن عباس رض **ترجمہ**
اور حدیث بیان کی ہم سے ابو الشریح محمد بن زکریا بن یحیے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے کہ
انہوں نے آیۃ فان احصرتم کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ احصار خواہ دشمن کے سبب سے ہو خواہ بیماری
کے سبب سے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس کا ذکر سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے کیا فرمایا
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہی قول تھا **فھذا** ابن عباس لم یجعلہ یحل من احرامہ بالاحصار
حتی ینحر عنہ الھدی **وقد** روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من کسر او عرج فقد حل
فدل ذلک ان معنی فقد حل عندہ ای لہ ان یحل علی ما ذھبنا فی ذلک **وقد** روی ذلک
ایضا من غیر ابن عباس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایضا **ترجمہ** تو اب دیکھو حضرت عبد
اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بغیر ہدی ذبح کیے احرام سے باہر ہونا جائز نہیں رکھتے تھے حالانکہ لنگ ہو جانے
یا ہاتھ پیر ٹوٹ جانے سے احرام سے باہر ہو جانے کی حدیث بھی آپ نے روایت کی تو اب آپکا قول مذکور دلالت
رکھتا ہے کہ اس حدیث کے آپ کے نزدیک بھی وہی معنے تھے جو ہم نے بیان کیے اور ایسا ہی اور اصحاب رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی روایت کیا گیا ہے **حدثنا** فھد قال ثنا علی بن معبد بن شداد ٥٨
العبدی صاحب محمد بن الحسن قال ثنا جریر بن عبد الحمید عن منصور عن ابراہیم عن علقمة قال لدغ صاحب
لنا بذات الشقوق وھو محرم بعمرة فشق ذلک علینا فلقینا عبد اللہ بن مسعود فذکرنا لہ امرہ فقال یبعث
بھدی ویواعد اصحابہ موعدا فاذا نحر عنہ حل **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے علی بن معبد بن شداد العبدی تلمیذ محمد بن الحسن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر بن عبد الحمید نے وہ روایت
کرتے ہیں منصور سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے کہا ہمارے ایک رفیق کو ایک زہریلے سانپ نے کاٹ لیا اور وہ
عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تھے تو یہ امر ہم پر دشوار گذرا کہ کیا کرے چنانچہ ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے ملاقی ہوئے اور واقعہ بیان کیا فرمایا ان کو چاہیے کہ اپنے رفقا کے ساتھ ہدی بھیجیں اور جب وہ انکی طرف ٥٩
سے ذبح کی جائے تو احرام سے باہر ہو جائیں **حدثنا** فھد قال ثنا ابو غسان قال ثنا جریر عن الاعمش عن عمارة

عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ عَلَيْهِ عُمْرَةٌ بَعْدَ ذٰلِكَ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر نے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ عمار بن عمیر سے وہ عبدالرحمن بن یزید سے کہ اسکے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ پھر بعد صحت اسپر عمرہ کرنا واجب ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ٥١١

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان سے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے پھر اُنکے اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ٥١٢
بْنِ يَزِيْدَ قَالَ أَهَلَّ رَجُلٌ مِّنَ النَّخَعِ بِعُمْرَةٍ يُقَالُ لَهُ عُمَيْرُ بْنُ سَعِيْدٍ فَلُدِغَ فَبَيْنَمَا هُوَ صَرِيْعٌ فِي الطَّرِيْقِ إِذْ طَلَعَ عَلَيْهِمْ رَكْبٌ فِيْهِمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ ابْعَثُوْا بِالْهَدْيِ وَاجْعَلُوْا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ يَوْمًا أَمَارَةً فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَلْيَحِلَّ قَالَ الْحَكَمُ وَقَالَ عُمَارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ وَكَانَ حَدَّثَنِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ وَعَلَيْهِ الْعُمْرَةُ مِنْ قَابِلٍ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَهُ بِهِ مِثْلَ مَا حَدَّثَ بِهِ الْحَكَمُ سَوَاءً ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے . . . ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمن بن یزید سے کہا قبیلہ نخع سے ایک شخص نے جن کا نام سعید بن عمیر تھا عمرہ کا احرام باندھا اور راستہ میں انہیں سانپ نے کاٹ لیا تو یہ اسی طرح راستہ میں پڑے ہوئے تھے کہ ایک قافلہ گذرا جن میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بھی تھے چنانچہ لوگوں نے آپ سے اُنکے متعلق دریافت کیا فرمایا ہدی بھیجدو اور ان کے اور ان لوگوں کے درمیان جو ہدی لیجائیں ایک دن مقرر کرو پھر جب وہ دن گذرے تو یہ احرام سے باہر ہوجائیں حکم بیان کرتے ہیں کہ اور عمارہ بن عمیر نے مجھ سے کہا کہ اور عبدالرحمن بن یزید کی روایت سے تو میں تم سے حدیث بیان کر ہی چکا ہوں کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ پھر آئندہ سال اسپر عمرہ واجب ہے اور شعبہ بیان کرتے ہیں کہ اور سلیمان الاعمش نے اُن سے حدیث بیان کی مثل حدیث حکم کے

حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ٥١٣
سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ الْمُحْصَرُ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنِ اضْطُرَّ إِلٰى شَيْءٍ مِّنْ لُبْسِ الثِّيَابِ الَّتِيْ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهَا وَالدَّوَاءِ صَنَعَ ذٰلِكَ وَافْتَدٰى ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے اُن سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے فرمایا محصر احرام سے باہر نہیں ہوسکتا جب تک کہ بیت اللہ کا طواف اور سعی صفا و مروہ نہ کرے اور اگر اسکو لباس وغیرہ (پہننے کی ضرورت) ہو تو پہن لے اور فدیہ دیدے

فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ أَيْضًا عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا تَأَوَّلْنَا عَلَيْهِ حَدِيْثَ الْحَجَّاجِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ هٰذَا فِي الْإِحْصَارِ الَّذِيْ هٰذَا حُكْمُهُ بِأَيِّ شَيْءٍ هُوَ وَبِأَيِّ مَعْنًى يَكُوْنُ فَقَالَ قَوْمٌ يَكُوْنُ بِكُلِّ حَابِسٍ مِّمَّا يَحْبِسُهُ مِنْ مَّرَضٍ أَوْ غَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رح **وَقَدْ رَوَيْنَا** ذٰلِكَ أَيْضًا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ رض **وَقَالَ** آخَرُوْنَ لَا يَكُوْنُ الْإِحْصَارُ الَّذِيْ حُكْمُهُ مَا وَصَفْنَا إِلَّا بِالْعَدُوِّ خَاصَّةً وَلَا يَكُوْنُ بِالْأَمْرَاضِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ ترجمہ پس ان آثار

سے ثابت ہوا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے علاوہ اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی حدیث
حجاج الصواف کے یہی معنے سمجھے ہوئے تھے جو ہم نے بیان کئے اب اسکے بعد اہل علم نے اس امر میں بھی اختلاف کیا
ہے کہ کون احصار معتبر ہے یعنے یہ جو اوپر حکم بیان کیا گیا کس قسم کے احصار کا حکم ہے ایک گروہ اہل علم نے فرمایا ہے کہ خواہ
کسی قسم کا احصار ہو دشمن کے سبب سے ہو یا مرض وغیرہ کے سبب سے یہی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم
کا قول ہے اور یہی ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا گیا ہے جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا اور باقی
اہل علم نے فرمایا ہے کہ یہ جو حکم بیان کیا گیا خاص اس احصار کا ہے جو دشمن کے سبب سے واقع ہو تو اس کا یہ حکم نہیں ہے
یہی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا أَبُو شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ
۵۱۳ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا يَكُونُ الْإِحْصَارُ إِلَّا مِنْ عَدُوٍّ ترجمہ چنانچہ حدیث بیان
کی ہم سے محمد زکریا ابو الشریح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے
وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا احصار ثابت نہیں
۵۱۴ ہوتا مگر دشمن کے سبب سے حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ حُبِسَ دُونَ الْبَيْتِ بِمَرَضٍ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے ان سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت
کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جو شخص بیت اللہ سے روکا جاوے
بیماری کے سبب سے تو وہ احرام سے باہر نہیں ہو سکتا جب تک کہ بیت اللہ کا طواف اور سعی صفا و مروہ نہ کرے
فَلَمَّا وَقَعَ فِي هٰذَا هٰذَا الْاِخْتِلَافُ وَقَدْ رُوِّيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ حَدِيْثِ
الْحَجَّاجِ ابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ
فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْاِحْصَارَ يَكُوْنُ بِالْمَرَضِ كَمَا يَكُوْنُ بِالْعَدُوِّ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا
الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوْا أَنَّ إِحْصَارَ الْعَدُوِّ
يَجِبُ بِهٖ لِلْمُحْصَرِ الْاِحْلَالُ كَمَا قَدْ ذَكَرْنَا وَاخْتَلَفُوْا فِي الْمَرَضِ فَقَالَ قَوْمٌ حُكْمُهٗ حُكْمُ الْعَدُوِّ فِي ذٰلِكَ إِذْ كَانَ
قَدْ مَنَعَهٗ مِنَ الْمُضِيِّ فِي الْحَجِّ كَمَا مَنَعَهُ الْعَدُوُّ وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ حُكْمُهٗ بَائِنٌ مِنْ حُكْمِ الْعَدُوِّ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ مَا أُبِيْحَ
بِالضَّرُوْرَةِ مِنَ الْعَدُوِّ هَلْ يَكُوْنُ مُبَاحًا بِالضَّرُوْرَةِ بِالْمَرَضِ أَمْ لَا فَوَجَدْنَا الرَّجُلَ إِذَا كَانَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ
كَانَ فَرْضُهٗ أَنْ يُّصَلِّيَ قَائِمًا فَإِنْ كَانَ يَخَافُ إِنْ قَامَ أَنْ يُّعَايِنَهُ الْعَدُوُّ فَيَقْتُلَهٗ فَإِنْ كَانَ الْعَدُوُّ قَائِمًا عَلٰى
رَأْسِهٖ فَمَنَعَهٗ مِنَ الْقِيَامِ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهٗ قَدْ حَلَّ لَهٗ أَنْ يُّصَلِّيَ قَاعِدًا وَسَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الْقِيَامِ وَأَجْمَعُوْا
أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَصَابَهٗ مَرَضٌ أَوْ زَمَانَةٌ فَمَنَعَهٗ ذٰلِكَ مِنَ الْقِيَامِ أَنَّهٗ قَدْ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الْقِيَامِ وَحَلَّ لَهٗ
أَنْ يُّصَلِّيَ قَاعِدًا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ إِذَا أَطَاقَ ذٰلِكَ أَوْ يُوْمِئُ إِنْ كَانَ لَا يُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا مَا أُبِيْحَ لَهٗ مِنْ هٰذَا
بِالضَّرُوْرَةِ مِنَ الْعَدُوِّ قَدْ أُبِيْحَ لَهٗ بِالضَّرُوْرَةِ مِنَ الْمَرَضِ وَرَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا حَالَ الْعَدُوُّ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْمَاءِ سَقَطَ
فَرْضُ الْوُضُوْءِ وَتَيَمَّمَ وَصَلّٰى وَكَذٰلِكَ لَوْ كَانَتْ بِهٖ عِلَّةٌ يَضُرُّهَا الْمَاءُ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا يَسْقُطُ عَنْهُ فَرْضُ الْوُضُوْءِ
وَيَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّيْ فَكَانَتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ الَّتِيْ قَدْ عُذِرَ فِيْهَا بِالْعَدُوِّ قَدْ عُذِرَ فِيْهَا أَيْضًا بِالْمَرَضِ وَكَانَ الْحَالُ

في ذلك سواء ثم رأينا الحاج المحصر بالعدو وقد عدم الهدي فجعل له في ذلك أن يفعل ما جعل للمحصر أن يفعل
حتى يحل واختلفوا في المحصر بالمرض فالنظر على ما ذكرنا من ذلك أن يكون ما يجب له من العذر بالضرورة
بالعدو يجب له أيضا بالضرورة بالمرض ويكون حكمه في ذلك سواء كما كان حكمه في ذلك أيضا سواء في
الطهارات والصلوات **ثم** اختلف الناس بعد هذا في المحرم بعمرة يحصر بعدو أو بمرض فقال قوم يبعث
بهدي ويواعدهم أن ينحروه عنه فإذا نحر حل وقال آخرون بل يقيم على إحرامه أبدا وليس لها وقت
كوقت الحج وكان من الحجة للذين ذهبوا إلى أنه يحل منها بالهدي ما روينا عن رسول الله صلى الله عليه و
سلم في أول هذا الباب لما أحصر بعمرة زمن الحديبية حصرته كفار قريش فنحر الهدي وحل ولم ينتظر
أن يذهب عنه الإحصار إذ كان لا وقت لها كوقت الحج بل حل لعذر الإحصار بالحج **فثبت**
أن حكمهما في الإحصار فيهما سواء وأنه يبعث الهدي حتى يحل به مما أحصر به منهما إلا أن عليه في
العمرة قضاء عمرة مكان عمرته وعليه في الحجة حجة مكان حجته وعمرة لإحلاله **وقد** روينا
في العمرة أنه قد يكون المحرم محصرا بها ما قد تقدم في هذا الباب عن عبد الله بن مسعود رض فهذا وجه
هذا الباب من طريق الآثار **وأما** النظر في ذلك فإنا قد رأينا أشياء قد فرضت على العباد مما جعل
لها وقت خاص وأشياء فرضت عليهم مما جعل الدهر كله وقتا لها **منها** الصلوات فرضت عليهم
في أوقات خاصة تؤدى في تلك الأوقات بأسباب متقدمة لها من التطهر بالماء وستر العورة
ومنها الصيام في كفارات الظهار وكفارات الصيام وكفارات القتل جعل ذلك على الظاهر و
القاتل لا في الأيام بعينها بل جعل الدهر كله وقتا لها وكذلك كفارة اليمين جعلها الله عز وجل على الحانث
في يمينه وهي إطعام عشرة مساكين أو كسوتهم أو تحرير رقبة مؤمنة ثم جعل الله عز وجل لمن فرض عليه الصلوات
بالأسباب التي يتقدمها والأسباب المفعولة فيها في ذلك عذرا إذا منع منها **فمن** ذلك ما جعل له في
عدم الماء من سقوط الطهارة بالماء والتيمم **ومن** ذلك ما جعل لمن منع من ستر العورة أن يصلي
بادي العورة **ومن** ذلك ما جعل لمن منع من القبلة إلى غير قبلة **ومن** ذلك ما جعل لمن
منع من القيام أن يصلي قاعدا يركع ويسجد فإن منع من ذلك أيضا أومى إيماء فجعل له ذلك وإن كان قد
بقي عليه من الوقت ما قد يجوز أن يذهب عنه ذلك العذر ويعود إلى حاله قبل العذر وهو في الوقت
لم يفته وكذلك جعل لمن لا يقدر على الصوم في الكفارات التي أوجب الله عز وجل عليه فيها الصوم
لمرض حل به مما قد يجوز برؤه منه بعد ذلك ورجوعه إلى الحال التي الطاقة لذلك الصوم فجعل ذلك له
عذرا في إسقاط الصوم عنه به ولم يمنع من ذلك إذ كان ما جعل عليه من الصوم لا وقت له و
كذلك فيما ذكرنا من الإطعام في الكفارات والعتق فيها والكسوة إذا كان الذي فرض ذلك عليه
معدما وقد يجوز أن يجد بعد ذلك فيكون قادرا على ما أوجب الله عز وجل عليه من ذلك من غير
فوات لوقت شيء مما أوجب عليه فعله فيه **فلما** كانت هذه الأشياء لا يزول فرضها بالضرورة
فيها وإن كان لا يخاف فوت وقتها فجعل ذلك وما يخاف فوت وقته سواء من الصلوات في أواخر

أوقاتها فما أشبه ذلك فالنظر على ما ذكرنا أن يكون كذلك العمرة وإن كان لا وقت لها أن يباح في الضرورة فيها ما يباح بالضرورة في غيرها مما له وقت معلوم **فثبت** بما ذكرنا قول من ذهب إلى أنه قد يكون الإحصار بالعمرة كما يكون الإحصار بالحج سواء وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله

ترجمہ بہرکیف اگرچہ اس کے درمیان اختلاف واقع ہوا لیکن حدیث حجاج بن عمرو جو ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ثابت ہے بیان کیا جاچکا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لنگڑا ہوجائے یا جس کا ہاتھ پیر ٹوٹ جائے تو وہ احرام سے باہر ہوگیا یعنے اس کے لیے جائز ہے کہ وہ احرام سے باہر ہوجائے) اور اس پر دوسرا حج واجب ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ احصار جیسے دشمن کے سبب ثابت ہوتا ہے اسی طرح مرض کے سبب سے بھی ہوجاتا ہے یہ اس مسئلہ کا بطریق تصحیح معانی آثار کے اور اس کا بیان بطریق نظر و قیاس یہ ہے کہ دشمن کے سبب احصار واقع ہونے میں تو سب کا اتفاق ہے اور اختلاف مرض کے سبب احصار واقع ہونے میں ہے تو ہم نے چاہا کہ اس امر پر نظر ڈالیں کہ عبادات کے درمیان جو حکم دشمن کے سبب سے ثابت ہوا ہے وہی حکم مرض کے سبب سے بھی ثابت ہے یا نہیں چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ نماز کے درمیان جب تک قیام کی قدرت ہو مصلی سے قیام ساقط نہیں ہوتا لیکن اگر مصلی کو دشمن کا خوف ہو کہ کھڑے ہونے سے اس پر دشمن کی نگاہ پڑے گی اور وہ اسے قتل کر دیگا لیکن اگر دشمن اسکے سر پر کھڑا ہے اور اسکو قیام سے روکتا ہے تو باجماع ثابت ہے کہ اس سے قیام ساقط ہوجاتا ہے اسی طرح یہ بھی باتفاق ثابت ہے کہ اگر مرض یا معذوری کے سبب سے قیام کی قدرت نہ ہو تب بھی مصلی سے فرض قیام ساقط ہوجاتا ہے اب اگر بیٹھنے کی قوت ہے تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور اگر بیٹھنے کی قوت نہیں تو اشارہ کے ساتھ رکوع وسجود کرے اسی طرح مصلی اور پانی کے درمیان بھی اگر دشمن حائل ہو تو فرض وضو ساقط ہوجاتا ہے اور جائز ہوجاتا ہے کہ وہ تیمم کرکے نماز ادا کرے اسی طرح بیماری کے سبب سے بھی فرض وضو ساقط ہوجاتا ہے مثلاً یہ کہ پانی مرض کو ضرر پہنچاتا ہو تو جائز ہے کہ وہ تیمم کرکے نماز ادا کرے پس جس طرح نماز میں دشمن اور مرض دونوں کے سبب سے فرض وضو اور فرض قیام ساقط ہوجاتا ہے تو قیاس چاہتا ہے کہ احرام سے باہر ہونیکا حکم بھی یہی ہو کیونکہ جب دشمن کی طرف سے احصار ہو تو باتفاق احرام سے باہر ہونا جائز ہے اس قیاس پر اگر مرض وغیرہ کے سبب سے احصار واقع ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہونا چاہیے کہ جس طرح محصر بالعدو معذور سمجھا گیا اسی طرح محصر بالمرض بھی معذور سمجھا جائے

المسئلۃ الاخریٰ

اسکے بعد اہل علم نے احرام کے متعلق اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے کہ احرام عمرہ میں جب محرم دشمن کے یا مرض کے سبب سے روکدیا جائے اور ہدی لوگوں کے ساتھ بھیجدے اور وعدہ ان سے لے لے کہ وہ اسے ذبح کردیں پھر جب ہدی ذبح کیجائے تو وہ احرام سے باہر ہوا ان میں ایک گروہ کا قول ہے کہ وہ احرام سے باہر ہوگیا اور ایک گروہ کا قول ہے کہ وہ احرام سے باہر نہیں ہوتا بلکہ احرام کے ساتھ باقی رہتا ہے اس لیے کہ عمرہ غیر موقت ہے یعنے عمرہ کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں بلکہ ہر وقت کیا جاسکتا ہے بخلاف حج کے سو جو اہل علم اس طرف گئے ہیں کہ وہ احرام سے باہر ہوجاتا ہے اسکی دلیل وہ حدیث ہے جو شروع باب میں بیان کی گئی جس میں مذکور ہے کہ رسول

مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صلح حدیبیہ کے سال عمرہ کرنے سے روک دیئے گئے تو آپ ہدی ذبح کرکے احرام سے باہر ہو گئے اور اس کا انتظار نہیں کیا کہ اگر عذر احصار رفع ہو تو عمرہ کیا جائے تو اس سے ثابت ہوا کہ حج وعمرہ دونوں میں احصار کا حکم یکساں ہے کہ ہدی بھیجدے اور جب وہ ذبح کی جائے تو احرام سے باہر ہو جائے بجز اسکے کہ اگر عمرہ کا احرام ہے تو عمرہ کی ادا اگر حج کا احرام باندھا ہے تو حج کی قضا لازم ہے ایسا ہی اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے جیسا کہ حدیث ابن عباس اور حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما میں بیان کیا گیا ہے یہ حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق تصحیح معانی آثار کے اور اس کا حکم بطریق نظر وقیاس کے سو ہم دیکھتے ہیں کہ عبادات دو قسم کی ہیں ایک وہ جن کے لیے وقت خاص مقرر ہے اور ایک وہ جن کے لیے کوئی وقت خاص مقرر نہیں بلکہ وہ ہر وقت ادا کی جا سکتی ہیں مثلا نماز کے لیے وقت مقرر ہے کہ وہ اسکے وقت پر ادا کی جاتی ہے اور کئی اسباب متقدمہ کے ساتھ مثلا طہارت اور ستر عورت وغیرہ انہیں عبادات میں سے مثلا کفارۂ ظہار اور کفارۂ قتل کے روزے ہیں کہ انکے لیے کوئی وقت خاص مقرر نہیں بلکہ جب چاہو تب ہی رکھے جا سکتے ہیں اسی طرح کفارہ یمین جو قسم پوری نہ کرنیوالے پر اللہ تعالے نے واجب کیا ہے اور وہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کپڑا پہنانا اور یا غلام آزاد کرنا ہے اس کے لیے بھی کوئی وقت خاص مقرر نہیں اسکے بعد ہم کہتے ہیں کہ مصلی کو اللہ تعالے نے نماز کے ان دونوں قسم کے اسباب میں معذور رکھا ہے جو نماز سے پہلے یا خود نماز کے درمیان عمل میں لائے جاتے ہیں جبکہ مصلی انپر قدرت نہ رکھتا ہو مثلا پانی نہ مل سکے تو وضو ساقط ہو جاتا ہے اور تیمم کافی ہوتا ہے از آنجملہ یہ کہ اگر کپڑا میسر نہ آئے تو فرض ستر عورت ساقط ہو جاتا ہے اور برہنہ جسم نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے اسی طرح مصلی اگر قبلہ کیطرف منہ کرنے سے روک دیا گیا ہو تو غیر قبلہ کیطرف نماز پڑھنا جائز ہے اور قیام کی قدرت نہ ہو تو بیٹھکر نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر بیٹھنے کی قوت بھی نہ ہو تو صرف اشارہ سے ہی نماز ادا کرنا جائز ہے کہ نماز کا وقت باقی رہے ان اسباب میں سے زائل ہو جائیں باوجود اسکے کہ مصلی ان اسباب میں معذور رکھا گیا اور اسکے لیے ضروری نہیں کہ وہ نماز کا وقت باقی رہنے تک ان اسباب کے زائل ہونے کا انتظار کرے اسی طرح جو شخص بیماری کے سبب سے کفارہ کے روزے نہ رکھ سکتا ہو تو وہ اس میں معذور رکھا گیا ہے چنانچہ روزے اس سے ساقط ہو جاتے ہیں حالانکہ ان روزوں کے ادا کرنے کے لیے کوئی وقت خاص مقرر نہیں اور زوال مرض کے بعد وہ ان روزوں کے رکھنے کی قوت پا سکتا ہے تاہم یہ روزے اس سے ساقط کر دیئے گئے اسی طرح کفارہ یمین میں جب غلام آزاد کرنے یا مساکین کو کھانا کھلانے یا کپڑا پہنانے کی قدرت نہ ہو تو کفارۂ یمین ساقط ہو جاتا ہے حالانکہ ممکن ہے کہ آئندہ اسے اس کی قدرت حاصل ہو جائے پس جس طرح ان صورتوں میں بمقتضائے وقت وضرورت اسقاط فرضیت کا حکم دونوں قسم کی عبادتوں میں یکساں رکھا گیا تو اب نظر وقیاس چاہتا ہے کہ بمقتضائے وقت وضرورت عمرہ کا یہی حکم ہو کہ جس طرح ان عبادتوں میں جن کے لیے وقت مقرر ہے بمقتضائے وقت بعض امور کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اسی طرح حج وعمرہ میں فرض احرام ساقط ہو جائے پس اس بیان سے ثابت ہوا کہ عمرہ میں بھی احصار کا وہی حکم ہے جو حکم اس حج میں ہے کہ حج کے درمیان احصار کے سبب سے احرام سے باہر ہونا جائز ہے اسی طرح عمرہ میں بھی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کا قول ہے ✣

المسئلة الاخرى

ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ هٰذَا فِي الْمُحْصَرِ إِذَا نَحَرَ هَدْيَهُ هَلْ يَحْلِقُ رَأْسَهُ أَمْ لَا فَقَالَ قَوْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يَحْلِقَ لِأَنَّهُ قَدْ ذَهَبَ عَنْهُ النُّسُكُ كُلُّهُ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٌ رح وَقَالَ آخَرُوْنَ بَلْ يَحْلِقُ فَإِنْ لَمْ يَحْلِقْ حَلَّ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ رح وَقَالَ آخَرُوْنَ يَحْلِقُ وَيَجِبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ كَمَا يَجِبُ عَلَى الْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ **فَكَانَ** مِنْ حُجَّةِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ سَقَطَ عَنْهُ بِالْإِحْصَارِ جَمِيْعُ مَنَاسِكِ الْحَجِّ مِنَ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَذٰلِكَ مِمَّا يَحِلُّ بِهِ الْمُحْرِمُ مِنْ إِحْرَامِهِ **أَلَا تَرٰى** أَنَّهُ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ حَلَّ لَهُ أَنْ يَحْلِقَ فَيَحِلَّ لَهُ بِذٰلِكَ الطِّيْبُ وَاللِّبَاسُ وَالنِّسَاءُ قَالُوْا فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا يَفْعَلُهُ حَتّٰى يَحِلَّ فَسَقَطَ ذٰلِكَ عَنْهُ كُلُّهُ بِالْإِحْصَارِ سَقَطَ أَيْضًا عَنْهُ سَائِرُ مَا يَحِلُّ بِهِ الْمُحْرِمُ بِسَبَبِ الْإِحْصَارِ هٰذِهِ حُجَّةٌ لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح **وَكَانَ** مِنْ حُجَّةِ الْآخَرِيْنَ عَلَيْهِمَا فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ تِلْكَ الْأَشْيَاءَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَمْيِ الْجِمَارِ قَدْ صُدَّ عَنْهُ الْمُحْرِمُ وَحِيْلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يَفْعَلَ مَا كَانَ يَصِلُ إِلٰى أَنْ يَفْعَلَهُ فَحُكْمُهُ فِيْهِ فِيْ غَيْرِ حَالِ الْإِحْصَارِ وَمَا لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَفْعَلَهُ فِيْ حَالِ الْإِحْصَارِ فَهُوَ الَّذِيْ يَسْقُطُ عَنْهُ بِالْإِحْصَارِ فَهُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا وَإِذَا كَانَ حُكْمُهُ فِيْ وَقْتِ الْحَلْقِ وَهُوَ مُحْصَرٌ كَحُكْمِهِ فِيْ وُجُوْبِهِ عَلَيْهِ وَهُوَ غَيْرُ مُحْصَرٍ كَانَ تَرْكُهُ إِيَّاهُ أَيْضًا وَهُوَ مُحْصَرٌ كَتَرْكِهِ إِيَّاهُ وَهُوَ غَيْرُ مُحْصَرٍ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى أَنَّ حُكْمَ الْحَلْقِ بَاقٍ عَلَى الْمُحْصَرِيْنَ كَمَا هُوَ عَلٰى مَنْ وَصَلَ إِلَى الْبَيْتِ

ترجمہ اسکے بعد اہل علم نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے کہ جب محصر ہدی بیت اللہ کیطرف بھیجے اور وہ ذبح کی جائے تو اب ہدی کے ذبح کیے جانے کے بعد محصر کیلیے بال اتروانا بھی ضروری ہے یا نہیں تو اس مین تین قول ہیں ایک گروہ کہتا ہو بال اتروانے کی ضرورت نہیں کیونکہ آخر احکام نسک تو اس سے ساقط کر ہی دیئے گئے ہیں چنانچہ امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کا یہی قول ہے اور ایک گروہ کا قول ہے کہ اسے بال اتروانا چاہیے لیکن اگر نہ اتروائے تو اسپر کچھ کفارہ وغیرہ واجب نہیں امام ابو یوسف رحمہ اللہ اس قول کی طرف گئے ہیں اور باقی اہل علم نے فرمایا ہے کہ اس پر بال اتروانا واجب ہے جس طرح معتمر اور حاجی کے لیئے بال اتروانا واجب ہے امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کی دلیل یہ ہے کہ جب احصار کے سبب سے طواف اور سعی صفا مروہ وغیرہ ساقط ہو گئے تو حلق بھی ساقط ہو جانا چاہیے کیونکہ حلق انہین پر مترتب ہے اور باقی اہل علم کی دلیل یہ ہے کہ طواف اور سعی صفا و مروہ اور رمی جمار جو احصار کے سبب سے ساقط ہو جاتے ہیں تو اسکا سبب یہ ہے کہ محصر انکے ادا کرنے پر قدرت نہیں رکھتا کیونکہ دشمن اسکے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہے بخلاف حلق کے کہ دشمن حلق سے تو مانع نہیں ہو سکتا تو اب جس فعل کے ادا کرنے پر قدرت باقی ہے اُس کا ترک کرنا ایسا ہی ہے جیسے غیر احصار کی حالت مین ترک کرنا اور غیر احصار کی حالت میں تو حلق واجب ہے تو اب نظر و قیاس چاہتا ہے کہ احصار کی حالت مین بھی حلق واجب ہو اور اس کے ترک کرنے کا وہی حکم ہے جو غیر احصار کی حالت میں ترک کرنیکا ہان جن کے ادا کرنے پر محصر قدرت نہین رکھتا وہ احصار کے سبب سے ساقط ہو جائیں گے وہو القیاس عندنا یہ حکم ہے کہ اس مسئلہ کا بطریق نظر و قیاس کے اور جو حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی

۴۵ وَذٰلِكَ اَنَّ رَبِيعًا
ہے وہ بھی اس امر پر دلالت رکھتی ہے کہ محصرین پر بھی حلق اسی طرح واجب ہے جس طرح غیر محصرین پر
الْمُؤَذِّنَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ
اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَلَقَ رِجَالٌ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَقَصَّرَ اٰخَرُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ
وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الْمُحَلِّقِيْنَ ظَاهَرْتَ لَهُمْ بِالتَّرَحُّمِ قَالَ اِنَّهُمْ لَمْ يَشُكُّوْا ۔ ترجمہ چنانچہ حدیث
بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسٰی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن زکریا بن
ابی زائدہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن ابی نجیح نے وہ روایت کرتے
ابن مجاہد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے فرمایا صلح حدیبیہ کے سال بعض لوگوں نے بال منڈوائے اور بعض نے
قصر کیا تھا یعنے بال کتر وائے تھے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا محلقین پر اللہ تعالٰی فضل وکرم کرے عرض
کیا یارسول اللہ اور مقصرین پر فرمایا محلقین پر اللہ تعالٰی فضل وکرم کرے عرض کیا یارسول اللہ اور مقصرین پر فرمایا
محلقین پر اللہ تعالٰی فضل وکرم کرے عرض کیا یارسول اللہ اور مقصرین پر فرمایا اور مقصرین پر بھی اللہ تعالٰی فضل
وکرم کرے عرض کیا یارسول اللہ محلقین کے لیے آپ نے تین دفعہ دعا کی فرمایا اس لیے کہ انہوں نے شک نہیں کیا
۴۶ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ بَهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بہلول نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ادریس نے
وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحاق سے پھر ان کے اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ
ثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَغْفِرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلٰثًا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ
مَرَّةً ۔ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ بن میمون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے وہ روایت
کرتے ہیں اوزاعی سے وہ یحیی بن ابی کثیر سے وہ ابراہیم الانصاری سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سعید خدری
رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا میں نے سنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حدیبیہ کے سال دعا کرتے ہوئے
کہ محلقین کے لیے آپ نے تین دفعہ اور مقصرین کے لیے ایک دفعہ دعا کی حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هَارُوْنُ
بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ اَبَا اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ اِسْتَغْفَرَ لِلْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَحَلَقَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ رُءُوْسَهُمْ غَيْرَ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَرَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ ۔ ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہارون بن اسمعیل الخزاز نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
علی ابن المبارک نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن ابی کثیر نے ان سے حدیث بیان کی ابو ابراہیم الانصاری
نے وہ روایت کرتے ہیں ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ
کے سال ایک دفعہ محلقین کے لیے اور ایک دفعہ مقصرین کے لیے دعا کی اور خود آپ اور آپ کے صحابہ نے حلق
کیا تھا بجز دو شخصوں کے جن میں سے ایک انصار سے تھے اور ایک قریش سے ان دونوں نے قصر کیا تھا

یعنے بال کترواتے تھے، **قال** ابو جعفر فلما حلقوا جمیعا الا من قصر منهم وفضل رسول الله صلی الله علیه وسلم من حلق منهم علی من قصر ثبت بذلک انهم قد کان علیهم الحلق والتقصیر کما کان علیهم لو وصلوا الی البیت ولولا ذلک لما کانوا فیه الا سواء ولا کان لبعضهم فی ذلک فضیلة علی بعض ففی تفضیل النبی صلی الله علیه وسلم فی ذلک المحلقین علی المقصرین دلیل علی انهم کانوا فی ذلک کغیر المحصرین فقد ثبت بما ذکرنا ان حکم الحلق والتقصیر لا یزیله الاحصار والله اسأله التوفیق ترجمہ امام ابو جعفر فرماتے ہیں کہ جب بجز دو شخصوں کے آپ کے جمیع اصحاب نے حلق کیا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلق کرنیوالوں کو قصر کرنیوالوں پر ترجیح دی تو ثابت ہوا کہ انکے لیے حلق یا قصر ضروری تھا جس طرح انکے بیت اللہ تک پہنچنے کی صورت مین والا حلق قصر کا حکم مساوی ہوتا اور دونوں میں سے کسی کو ترجیح نہ ہوتی بہرکیف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلق کو ترجیح دینے سے ثابت ہوا کہ حلق وقصر کے بارے مین محصرین کا بھی وہی حکم ہے جو غیر محصرین کا پس ثابت ہوا کہ احصار سے حلق و قصر کا حکم زائل نہین ہوتا ہذا واللہ اعلم ونسئل اللہ التوفیق الی الصواب . . . . والہدایة الی طریق الحق واللہ الہادی وہو یہدی السبیل

باب حج الصغیر

صغیر کے حج کے بیان مین

حدثنا یونس بن عبد الاعلی قال ثنا سفیان بن عیینة قال حدثنی ابراهیم بن عقبة عن کریب عن ابن عباس ان امراة سألت النبی صلی الله علیه وسلم عن صبی هل لهذا من حج قال نعم ولک اجر ترجمہ حدیث بیان ۱ھ
کی ہم سے یونس بن عبد الاعلے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابراہیم بن عقبہ نے وہ روایت کرتے ہیں کریب سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اس لڑکے کیلئے حج جائز ہے فرمایا ہان اور تیرے لیے اس کا اجر ہے

حدثنا یونس قال انا ابن وهب ان مالکا حدثه عن ابراهیم بن عقبة فذکر باسناده مثله ترجمہ حدیث ۲ھ
بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے ان سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن عقبہ سے پھر انکے اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا ۳ھ
حجاج قال ثنا عبد العزیز بن عبد الله الماجشون عن ابراهیم بن عقبة فذکر باسناده مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ الماجشون نے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن عقبہ سے پھر ان کے اسناد سے مثل حدیث سابق کے

بیان المسئلہ

قال ابو جعفر فذهب قوم الی ان الصبی اذا حج قبل بلوغه اجزاه ذلک من حجة الاسلام ولم یکن علیه ان یحج بعد ذلک بعد بلوغه واحتجوا فی ذلک بهذا الحدیث **وخالفهم فی ذلک** اخرون فقا

لا یجزیہ من حجۃ الاسلام وعلیہ بعد بلوغہ حجۃ اخری **وکان** من الحجۃ لهم عندنا علی اهل المقالۃ الاولی ان
هذا الحدیث انما فیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعل للصبی حجا وهذا مما قد اجمع الناس جمیعا
علیہ ولم یختلفوا ان للصبی حجا کما ان لہ صلوۃ ولیست تلک الصلوۃ بفریضۃ علیہ فکذلک ایضا قد یجوز ان یکون
لہ حج ولیس ذلک الحج بفریضۃ علیہ وانما هذا الحدیث حجۃ علی من زعم انہ لا حج للصبی فاما من یقول ان لہ حجا
وانہ غیر فریضۃ فلم یخالف شیئا من هذا الحدیث وانما خالف تاویلہ تاویل مخالفہ خاصۃ **وهذا** ابن عباس
هو الذی روی هذا الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم قد صرف هو حج الصبی الی غیر
الفریضۃ وانہ لا یجزیہ بعد بلوغہ من حجۃ الاسلام **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسی طرف
گیا ہے کہ جو لڑکا قبل بلوغ حج کرے تو پھر بعد بلوغ اسپر حج کرنا فرض نہیں اور احتجاج اس حدیث سے کیا ہے اور باقی
اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حج اسکے لیے کافی نہیں بلکہ بعد بلوغ اسپر دوسرا حج فرض ہے اور
انکی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف اس امر کی خبر دی کہ صغیر کے لیے حج کرنا جائز ہے
سو اس سے کسی کو اختلاف نہیں کیونکہ جس طرح صغیر پر نماز فرض نہیں لیکن اسکے لیے نماز پڑھنا جائز ہے اسی طرح حج
کرنا بھی جائز ہے سو یہ حدیث ان لوگوں پر حجت ہے جو یہ کہتے ہیں کہ صغیر کے لیے حج کرنا جائز نہیں ہے اور ان لوگوں پر
حجت نہیں ہے جو یہ کہتے ہیں کہ صغیر کے لیے حج جائز ہے ہاں فرض نہیں سو یہ لوگ اس حدیث سے کچھ اختلاف نہیں
رکھتے بلکہ اختلاف فریق اول کے ساتھ ہے تاویل حدیث میں چنانچہ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے
روایت کی ہے اور اس معنی کی طرف پھیری ہے جو ہم نے بیان کیے کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما صغیر پر حج ۵۴
فرض نہیں جانتے تھے اور نہ صغیر کو بعد بلوغ کے لیے کافی سمجھتے تھے **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا عبد
اللہ بن رجاء قال ثنا اسرائیل عن ابی اسحق عن ابی السفر قال سمعت ابن عباس یقول یا ایها الناس اسمعوا منی
ما تقولون ولا تخرجوا تقولون قال ابن عباس ایما غلام حج بہ اهلہ ثم مات فقد قضی حجۃ الاسلام فان ادرک
فعلیہ الحج وایما عبد حج بہ اهلہ ثم مات فقد قضی حجۃ الاسلام فان اعتق فعلیہ الحج **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان
کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن رجاء نے کہا حدیث بیان کی ہم اسرائیل نے وہ
روایت کرتے ہیں ابو اسحاق سے وہ ابو السفر سے کہا سنا میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کو فرماتے ہوئے
کہ فرمارہے تھے کہ آپ لوگ کہا کرتے ہیں میرے سامنے بیان کریں اور اب میرے پاس جاکر کسی سے یہ نہ کہیں
کہ ابن عباس کہتے ہیں کہ جو لڑکا بحالت صغر سنی حج کرلے تو اس نے فریضہ حج ادا کیا اور بعد بلوغ اسپر حج فرض
نہیں اور اسی طرح کہ جو غلام اپنے آقا کے ساتھ حج کرلے اس نے بھی فریضہ حج ادا کیا اب اگر وہ آزاد کیا جاوے تو ۵۵
تو اسپر حج فرض نہیں **حدثنا** محمد قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن یونس بن عبید صاحب الحلی قال
سألت ابن عباس عن المملوک اذا حج ثم عتق بعد ذلک قال علیہ الحج ایضا وعن الصبی یحج ثم یحتلم قال
یحج ایضا **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں یونس بن عبید صاحب حلی سے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے
اس غلام کے متعلق دریافت کیا جو حج کرے پھر جب آزاد کیا جائے تو کیا اس پر حج فرض ہوتا ہے یا نہیں

فرمایا اس پر حج فرض ہے اسی طرح صغیر کے متعلق دریافت کیا جو حج کرے پھر بالغ ہونے کے بعد اسپر حج فرض ہے یا نہیں فرمایا اسپر بھی فرض ہے۔

وقد زعمتم ان من روی حدیثا فهو اعلم بتاویله فهذا ابن عباس قد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم ما قد ذکرنا فی اول هذا الباب ثم قال هو ما قد ذکرنا فیجب علی اصلکم ان یکون ذلک دلیلا علی معنی ما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم من ذلک **فان** قال قائل فما الذی دل علی ان ذلک الحج لا یجزیه من حجة الاسلام **قلت** قول رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم رفع القلم عن ثلثة عن الصغیر حتی یکبر وقد ذکرت ذلک باسانیده فی غیر هذا الموضع من هذا الکتاب فلما ثبت ان القلم عن الصبی مرفوع ثبت ان الحج علیه غیر مکتوب وقد اجمعوا ان صبیا لو دخل فی وقت صلوة فصلاها ثم بلغ بعد ذلک فی وقتها ان علیه ان یعیدها وهو فی حکم من لم یصلها فلما ثبت ذلک من اتفاقهم ثبت ان الحج کذلک وانه اذا بلغ وقد حج قبل ذلک انه فی حکم من لم یحج وعلیه ان یحج بعد ذلک **فان** قال قائل فقد رأینا فی الحج حکما یخالف حکم الصلوة وذلک ان الله عز وجل انما اوجب الحج علی من وجد الیه سبیلا الی الحج فلا حج علیه کالصبی الذی لم یبلغ ثم قد اجمعوا ان من لم یجد سبیلا الی الحج فحمل علی نفسه ومشی حتی حج ان ذلک یجزیه وان وجد الیه سبیلا بعد ذلک لم یجب علیه ان یحج ثانیة للحجة التی قد کان حجها قبل وجوده السبیل فکان النظر علی ذلک ان یکون کذلک الصبی اذا حج قبل البلوغ ففعل ما لم یجب علیه ان یحج ثانیة بعد البلوغ **قیل** له ان الذی لا یجد السبیل انما سقط الفرض عنه لعدم الوصول الی البیت فاذا مشی فصار الی البیت فقد بلغ البیت فصار من الواجدین السبیل فوجب الحج علیه لذلک فلذلک قلنا انه اجزاه حجه ولانه صار بعد بلوغه البیت کمن کان منزله هنالک فعلیه الحج واما الصبی ففرض الحج غیر واجب علیه قبل وصوله الی البیت وبعد وصوله لرفع القلم عنه فاذا بلغ بعد ذلک فحینئذ وجب علیه فرض الحج فلذلک قلنا ان ما قد کان حجه قبل بلوغه لا یجزیه وان علیه ما ینبغی الحج بعد بلوغه لمن لم یکن حج قبل ذلک فهذا هو النظر ایضا فی هذا الباب وهو قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد رحمهم الله تعالی

ترجمہ :- یہ تو فریق اول کے نزدیک مسلم ہے کہ جس نے حدیث روایت کی وہ اس کی تاویل سے اعلم ہوتا ہے پس ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے باوجود اس کے خود ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا حج صغیر کے متعلق جو قول تھا وہ بھی بیان کیا گیا تو اب فریق اول کے اصول کے مطابق ثابت ہوا کہ حدیث مذکور کے جو معنے بیان کئے گئے وہ فریق اول کے نزدیک بھی حجت ہوں باایں ہمہ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ اچھا یہ کیونکر معلوم ہو کہ صغیر کا حج معتبر نہیں اور بحالت صغرسنی حج کرنے سے فرضیت حج ساقط نہیں ہو جاتی تو اسکے جواب میں کہا جائیگا کہ آخر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی تو فرمایا ہے کہ تین شخصوں سے قلم اٹھا دیا گیا ہے جن میں سے ایک صغیر ہے یہانتک کہ وہ بڑا ہو چنانچہ یہ حدیث ہم نے معہ اسکے اسانید کے اس کتاب میں دوسری جگہ بیان کی ہے پس جب ثابت ہوا کہ صغیر سے قلم اٹھا دیا گیا ہے تو ثابت ہوا کہ اس پر فرض بھی نہیں تو معتبر کیونکر ہوگا اور فرضیت بعد بلوغ اس سے کیونکر ساقط ہوگی اس مسئلہ میں تو سب کا اتفاق ہے کہ اگر غیر بالغ کسی

وقت کی نماز پڑھی اور نماز کے بعد بالغ ہو جائے تو یہ نماز اسکے ادائے فرض کے لیے کافی نہیں بلکہ ادائے فرض کے لئے اسے دوسری نماز پڑھنی چاہیے پس یہی حکم صغر سنی کے حج کا ہے کہ وہ ادائے فریضہ کے لیے ناکافی ہے اور اس لیے بعد بلوغ اسے دوسرا حج کرنا چاہیے اور صغر سنی کا حج اس حکم میں ہے کہ گویا حج کیا ہی نہیں اب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ہم نماز کے اور حج کے احکام کے درمیان کسی قدر اختلاف پاتے ہیں (اس لیے نماز پر حج کا قیاس صحیح نہیں) چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حج اُس شخص پر فرض کیا ہے جو حج کرنے کی مقدرت رکھتا ہو اور جو شخص حج کی مقدرت نہ رکھتا ہو اُس پر حج فرض نہیں اسی طرح نابالغ پر بھی حج فرض نہیں اور باتفاق ثابت ہے کہ جو شخص حج کی مقدرت نہ رکھتا ہو تاہم جس طرح ممکن ہو وہ خود کو بیت اللہ تک پہنچائے اور حج کرے پھر اگر اس حج کے بعد اسے حج کی مقدرت حاصل ہو تو یہ حج اسکے ادائے فرض کے لیے کافی ہے اور اب دوبارہ اس پر حج فرض نہیں تو اب اس قیاس پر حج صغیر کا حکم ہونا چاہیے کہ بعد بلوغ اسکے لیے یہ حج کافی ہو اور دوسرا حج اسپر واجب نہ ہو تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ جو شخص حج پر قدرت نہیں رکھتا تاہم اگر وہ حج کر لے تو اس سے فرض حج اسلیے ساقط ہو جاتا ہے کہ حج اگرچہ غیر مستطیع پر بسبب عدم مقدرت کے فرض نہیں ہے لیکن جب اُس نے خود کو بیت اللہ تک پہنچا دیا تو اب حج اُسپر فرض ہو گیا کیونکہ اب اُسے حج کرنے پر قدرت حاصل ہو گئی اس لئے حج اسپر فرض ہو گیا اور ادائے فرضیت کے لیے کافی ہوا اور نابالغ پر تو حج فرض ہی نہیں نہ بیت اللہ تک پہنچنے سے پہلے اور نہ بیت اللہ تک پہنچنے کے بعد کیونکہ وہ مرفوع القلم ہے اور تا وقت بلوغ اُسپر حج فرض نہیں یہ فرق ہے اس مسئلہ کا کہ اگر بالغ حج کرے تو اسکے لیے یہ تو حج ادائے فرضیت کیلئے کافی ہے اور نابالغ کے لیے کافی نہیں یہی اقتضا ہے نظر و قیاس کا بس امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ هَلْ يَصْلُحُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

کیا حرم میں بغیر احرام کے داخل ہونا جائز ہے

۵۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَوْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهٖ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ترجمہ: حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلی بن منصور نے (دوسری سند) اور حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن حکیم اودی نے (ایضاً تیسری سند) اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے تینوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے وہ روایت کرتے ہیں عمار الدہنی سے وہ ابو الزبیرؓ سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۵۲ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے (دوسری سند)

اور حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابوالزبیر سے وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثل حدیث سابق کے حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ ۱۳ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّةَ وَعَلٰی رَاْسِهٖ مِغْفَرٌ فَلَمَّا کُشِفَ الْمِغْفَرُ عَنْ رَاْسِهٖ قِیْلَ لَهٗ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْکَعْبَةِ فَقَالَ اُقْتُلُوْهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے اُن سے حدیث بیان کی مالک نے دوسری سند اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ...... (فتح مکہ کے سال) مکہ میں داخل ہوئے اور خود سر سے اتار کر رکھا تھا تو کہا گیا کہ ابن خطل[1] کعبہ کے پردوں کے درمیان چھپا ہوا ہے فرمایا اُسے قتل کر دو قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِدُخُوْلِ الْحَرَمِ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا یَصْلُحُ لِاَحَدٍ کَانَ مَنْزِلُهٗ مِنْ وَرَاءِ الْمِیْقَاتِ اِلَی الْاَمْصَارِ اَنْ یَّدْخُلَ مَکَّةَ اِلَّا بِاِحْرَامٍ وَاخْتَلَفَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ وَکَذٰلِکَ النَّاسُ جَمِیْعًا مَنْ کَانَ بَعْدَ الْمِیْقَاتِ وَقَبْلَ الْمِیْقَاتِ غَیْرَ اَهْلِ مَکَّةَ خَاصَّةً وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مَنْ کَانَ مَنْزِلُهٗ بَعْضَ الْمِیْقَاتِ وَفِیْمَا بَعْدَهَا اِلٰی مَکَّةَ فَلَهٗ اَنْ یَّدْخُلَ مَکَّةَ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ وَمَنْ کَانَ مَنْزِلُهٗ قَبْلَ الْمَوَاقِیْتِ لَمْ یَدْخُلْ مَکَّةَ اِلَّا بِاِحْرَامٍ وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَاَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ اَهْلُ الْمَوَاقِیْتِ حُکْمُهُمْ مَنْ کَانَ قَبْلَ الْمَوَاقِیْتِ وَجَعَلَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَاَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ حُکْمَ اَهْلِ الْمَوَاقِیْتِ کَحُکْمِ مَنْ کَانَ مِنْ وَرَائِهِمْ اِلٰی مَکَّةَ وَلَیْسَ النَّظَرُ فِیْ هٰذَا عِنْدَنَا مَا قَالُوْا لِاَنَّا رَاَیْنَا مَنْ یُّرِیْدُ الْاِحْرَامَ اِذَا جَاوَزَ الْمَوَاقِیْتَ حَلَالًا حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مِنْ حَجَّتِهٖ وَلَمْ یَرْجِعْ اِلَی الْمَوَاقِیْتِ کَانَ عَلَیْهِ دَمٌ وَمَنْ اَحْرَمَ مِنَ الْمَوَاقِیْتِ کَانَ مُحْسِنًا وَکَذٰلِکَ مَنْ اَحْرَمَ قَبْلَهَا کَانَ کَذٰلِکَ اَیْضًا فَلَمَّا کَانَ الْاِحْرَامُ مِنَ الْمَوَاقِیْتِ فِیْ حُکْمِ الْاِحْرَامِ مِمَّا قَبْلَهَا لَا فِیْ حُکْمِ الْاِحْرَامِ مِمَّا بَعْدَهَا ثَبَتَ اَنَّ حُکْمَ الْمَوَاقِیْتِ کَحُکْمِ مَا قَبْلَهَا لَا کَحُکْمِ مَا بَعْدَهَا فَلَا یَجُوْزُ لِاَهْلِهَا مِنْ دُخُوْلِ الْحَرَمِ لَا یَجُوْزُ لِاَهْلِ الْاَمْصَارِ الَّتِیْ قَبْلَ الْمَوَاقِیْتِ فَانْتَفٰی بِهٰذَا مَا قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَاَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ فِیْ حُکْمِ اَهْلِ الْمَوَاقِیْتِ وَاحْتَجْنَا اِلَی النَّظَرِ فِی الْاَخْبَارِ هَلْ فِیْهَا مَا یَدُلُّ عَلٰی دُخُوْلِ الْحَرَمِ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ وَهَلْ فِیْهَا مَا یُنْبِئُ عَنْ مَعْنًی فِیْ هٰذَیْنِ الْحَدِیْثَیْنِ الْمُتَقَدِّمَیْنِ یَجِبُ بِذٰلِکَ الْمَعْنٰی اَنَّ ذٰلِکَ الدُّخُوْلَ الَّذِیْ کَانَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ خَاصَّةً لَهٗ فَاعْتَبَرْنَا فِیْ ذٰلِکَ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسی طرف گیا ہے کہ حرم میں بغیر احرام کے داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں اور احتجاج انہیں حدیثوں سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بجز اہل مکہ کے اور کسی کے لیے بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا جائز نہیں ہے اب باقی اہل علم کے اہل مواقیت کے متعلق اختلاف ہے کہ جو لوگ مواقیت میں یا مواقیت سے آگے مکہ کے قریب سکونت رکھتے ہیں آیا اہل مکہ کی طرح وہ بھی بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہو سکتے ہیں یا نہیں ایک گروہ کا قول ہے کہ داخل ہو سکتے ہیں اور اُنکا حکم اہل مکہ کا حکم ہے امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ

[1] علامہ علی قاری شرح موطا میں فرماتے ہیں کہ ابن خطل بفتحتین ہے اور اُس کا نام عبداللہ یا عبدالعزی تھا مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا تھا ایک مسلمان کو قتل کیا تھا بعض روایتوں میں یہ بھی ہے کہ شعر اشعار میں رسول مقبول صلعم کی ہجو بھی کیا کرتا تھا بہر کیف چاہ زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان قتل کیا گیا علامہ عینی فرماتے ہیں کہ اسکے قاتل کے درمیان اختلاف کیا گیا ہے بعض نے کہا ہے کہ اسے سعید بن حریث نے قتل کیا بعض کہتے ہیں ابو برزہ اسلمی نے قتل کیا اور بعض کہتے ہیں زبیر بن العوام رضی اللہ تعالے عنہ نے کذا فی افادۃ المولوی وصی احمد محشی ہذا الکتاب ۱۲ مترجم سلمہ اللہ تعالے

تعالے اسی قول کیطرف گئے ہیں اور باقی اہل علم کا قول ہے کہ نہین داخل ہو سکتے پس باقی اہل علم موافقین یا مواقیت سے آگے مکہ کے سکونت رکھنے والون کو بیرون حرم سکونت رکھنے والون کے حکم میں کہتے ہین اور امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالے اہل مواقیت کو مکہ کے حکم مین کہتے ہیں لیکن نظر وقیاس اس کی تائید نہین کرتا بلکہ باقی اہل علم کے قول کی کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص بغیر احرام کے مواقیت سے گذر جائے حتی کہ حج بھی کرلے اور احرام کے لیے مواقیت کی طرف لوٹا ہو تو اسپر دم (یعنے قربانی) واجب ہے اسی طرح جو شخص مواقیت سے احرام باندھے تو یہ اولے و احسن ہے لیکن اگر کوئی شخص مواقیت سے آگے ہی احرام باندھے تو وہ بھی کافی ہے بہرکیف جب مواقیت سے احرام باندھنا مواقیت کے آگے سے احرام باندھنے کے حکم مین کیا گیا نہ مواقیت سے گذر جانے کے بعد احرام باندھنے کے حکم مین تو اب نظر وقیاس چاہتا ہے کہ دخول بغیر احرام کے حکم مین بھی مواقیت کا حکم اس سے قبل کا نہ ہو نہ بعد کا اہل مواقیت کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ بغیر احرام کے مکہ مین داخل ہون تو اب امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول منتفی ہوا اسکے بعد ہمیں اس امر کی ضرورت واقع ہوئی کہ دوسری احادیث پر نظر ڈالین کہ اُن سے بغیر احرام کے حرم مین داخل ہونے کی نفی ثابت ہوتی ہے یا جواز کیونکہ اگر نفی ثابت ہوتی ہے تو ہم معلوم کرین کہ مذکورہ بالا دونون حدیثون سے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بغیر احرام کے حرم داخل ہونا سمجھا جاتا ہے اس کی کوئی خاص وجہ ہے **فاذا** ابن ابی داؤد قد حدثنا عمرو بن عون قال ثنا ابو یوسف یعقوب ابن ابراھیم عن یزید بن ابی زیاد عن مجاھد عن ابن عباس انه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان اللہ عز وجل حرم مکة یوم خلق السموات والارض والشمس والقمر ووضعها بین ھذین الاخشبین لم تحل لاحد قبلی ولم تحل لی الا ساعة من نھار لا یختلی خلاھا ولا یعضد شجرھا ولا یرفع لقطتھا الا منشدھا فقال العباس الا الاذخر فانه لا غنی لاھل مکة عنه لبیوتھم وقبورھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الا الاذخر **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن عون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم نے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن ابی زیاد سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے اس مکہ کو اس دن سے حرام یعنی ذی عظمت کیا ہے جس دن کہ اس نے زمین آسمان اور چاند سورج کو پیدا کیا اور یہ دونون پہاڑ (جبل ابو قبیس اور اس کے سامنے کا پہاڑ) اس مین نصب کیے مجھ سے پہلے کسی کے لیے اس کی حرمت نہیں اٹھی اور خود میرے لیے بھی اس کی حرمت نہین اٹھی مگر ایک ... گھنٹے کے لیے سو اس کی گھاس تک نہ اکھڑی جائے نہ اس کا کوئی درخت کاٹا جائے اور نہ اس کی کوئی گری ہوئی چیز اٹھائے مگر پکارنے والا یعنے جو شخص پکارتا ہے کہ کیا کسی کی کچھ چیز گری ہے (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے عرض کیا یا رسول اللہ مگر اذخر کیونکہ اسکے بغیر اہل مکہ کو چارا نہین کیونکہ اسے اپنے گھرون اور اپنی قبور مین لگاتے ہیں فرمایا مگر اذخر **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا مسدد قال ثنا یحیی بن ابی ذئب قال حدثنی سعید المقبری قال سمعت ابا شریح الکعبی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان اللہ عز وجل حرم مکة ولم یحرمھا الناس فمن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یسفکن فیھا دما ولا یعضدن فیھا شجرا فان ترخص مترخص فقال قد حلت لرسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم فان اللہ عز وجل احلھا لی ولم یحلھا للناس وانما احلھا لی ساعة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث

بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید المقبری نے کہا سنی میں نے ابو شریح الکعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہتے تھے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس مکہ کو لوگوں نے نہیں بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے حرام (یعنے ذی عظمت) کیا ہے سو جو شخص اللہ کے ساتھ اور قیامت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ اس شہر میں خونریزی نہ کرے نہ اس کا کوئی درخت کاٹے اب اگر کوئی رخصت چاہنے والا رخصت چاہے تو صرف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اس کی حرمت اٹھی تھی کیونکہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صرف میرے لیے اس کی حرمت اٹھائی اور کسی کے لیے نہیں اٹھائی اور میرے لیے بھی صرف ایک گھنٹے کے واسطے **حَدَّثَنَا فَهْدٌ**

قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ الْبَعْثَ إِلَى مَكَّةَ لِغَزْوِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَتَاهُ أَبُو شُرَيْحٍ فَكَلَّمَهُ بِمَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى نَادِي قَوْمِهِ فَجَلَسَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ قَالَ فَحَدَّثَ عَمَّا حَدَّثَ عَمْرًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّا جَاوَبَهُ بِهِ عَمْرٌو قَالَ قُلْتُ إِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ خَطَبَنَا فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ مِنْ حَرَامِ اللّٰهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ فِيهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَلَمْ تَحِلَّ لِي إِلَّا هٰذِهِ السَّاعَةَ غَضَبًا عَلَى أَهْلِهَا أَلَا ثُمَّ قَدْ عَادَتْ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ فَمَنْ قَالَ لَكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحَلَّهَا فَقُولُوا إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَحَلَّهَا لِرَسُولِهِ وَلَمْ يُحِلَّهَا لَكَ فَقَالَ لِي انْصَرِفْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَنَحْنُ أَعْرَفُ بِحُرْمَتِهَا مِنْكَ إِنَّهَا لَا تَمْنَعُ سَافِكَ دَمٍ وَلَا مَانِعَ خَرْبَةٍ وَلَا خَالِعَ طَاعَةٍ قُلْتُ قَدْ كُنْتُ شَاهِدًا وَكُنْتَ غَائِبًا وَقَدْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَلِّغَ شَاهِدُنَا غَائِبَنَا وَقَدْ أَبْلَغْتُكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن بہلول نے کہا حدیث بیان کی عبداللہ بن ادریس نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن اسحاق سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سعید بن ابی سعید المقبری نے وہ روایت کرتے ہیں ابو شریح الخزاعی سے کہا جب عمرو بن سعید نے مکہ کی طرف عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لڑنے کے لیے لشکر بھیجا تو ابو شریح الخزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُنکے پاس آئے اور گفتگو کی اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (حرمت مکہ کے متعلق) سنا تھا بیان کیا پھر اپنی قوم کی مجلس میں آئے اور بیٹھ گئے سعید بن ابی سعید المقبری بیان کرتے ہیں کہ میں اُٹھ کر اُنکے پاس بیٹھ گیا پھر انہوں نے جو کچھ اُنسے گفتگو کی اور جو حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرکے بیان کی تھی اس کا ذکر کیا چنانچہ بیان کیا کہ میں نے عمرو بن سعید سے کہا کہ ہم لوگ فتح مکہ کے دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے چنانچہ فتح کی دوسری صبح کو آپ نے فرمایا کہ اے لوگو اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اُس دن سے حرام (یعنے ذی حرمت) کیا ہے جس دن کہ آسمان زمین پیدا کئے سو وہ قیامت تک حرام (یعنے ذی حرمت) ہے کسی شخص کو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے جائز نہیں کہ اس شہر میں خونریزی کرے حتیٰ کہ اس شہر کی گھاس تک نہ اکھیڑے نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے اس کی حرمت اٹھائی اور میرے لیے بھی اس کی حرمت نہیں اٹھائی گئی مگر ایک گھنٹہ کے لیے اور اب پھر اس کی حرمت اسی طرح لوٹ آئی جس طرح پہلے تھی

سو جو کوئی تم سے یہ کہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیے اس کی حرمت اٹھائی گئی ہے تو تم اس سے کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے
اپنے رسول کے لیے اس کی حرمت اٹھائی تھی نہ کہ تمہارے لیے تو عمرو بن سعید نے کہا اے شیخ ہم تم سے زیادہ مکہ کی
حرمت سے واقف ہیں کہ مکہ کسی خونریز کی خونریزی سے مانع نہیں ہو سکتا نہ کسی سارق کے پکڑنے سے اور نہ کسی باغی کی
خونریزی سے مانع ہو سکتا ہے میں نے کہا جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ حدیث بیان فرمائی تھی میں
حاضر تھا اور تم غائب تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمیں حکم کیا ہے کہ ہم میں سے حاضر شخص غائب کو
پہنچا دے سو میں نے تم کو حدیث پہنچا چکا حدثنا بحر هو ابن نصر عن شعيب ابن الليث عن ابيه عن ابي سعيد ٥٧
المقبري عن ابي شريح الخزاعي عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے بحر بن نصر نے وہ روایت
کرتے ہیں شعیب بن اللیث سے وہ اپنے والد سے وہ ابی سعید المقبری سے وہ ابو شریح الخزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا ابن ابي مريم قال ٥٨
انا ابن الدراوردي قال ثنا محمد بن عمرو بن علقمة عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة قال وقف رسول الله
صلى الله عليه وسلم على الحجون ثم قال والله انك لخير ارض الله واحب ارض الله الى الله لم تحل لاحد كان قبلي
ولا تحل لاحد بعدي وما احلت لي الا ساعة من النهار وهي بعد ساعتها هذه حرام الى يوم القيمة ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہم کو ابن الدراوردی
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن علقمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے وہ ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم حجون پر کھڑے ہوئے اور فرمایا واللہ بہترین
زمین ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور پسندیدہ تر زمین ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے اس کی حرمت
اٹھائی گئی اور نہ میرے بعد کسی کے لیے اٹھائی گئی ہے اور میرے لیے بھی نہیں اٹھائی گئی مگر ایک ساعت کے لیے اور پھر
اس ساعت سے قیامت تک حرام (یعنی ذی حرمت ہے) حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا الحجاج ابن ٥٩
المنهال وابو سلمة موسى بن اسمعيل التبوذكي قال ثنا حماد بن سلمة عن محمد بن عمرو فذكر باسناده
مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال اور ابو سلمہ موسیٰ بن اسمعیل
التبوذکی نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن عمرو سے پھر انکے
اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا محمد بن عبد الله بن ميمون قال ثنا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي ٥١٠
عن يحيى قال ثنا ابو سلمة قال حدثني ابو هريرة رضـ قال لما فتح الله عز وجل على رسوله عليه السلام مكة قتلت
هذيل رجلا من بني ليث بقتيل كان لهم في الجاهلية فقام النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان الله عز و
جل حبس عن اهل مكة الفيل وسلط عليهم رسوله والمؤمنين وانها لم تحل لاحد كان قبلي ولا تحل
لاحد بعدي وانما احلت لي ساعة من نهار وانها ساعتي هذه حرام لا يعضد شجرها ولا يختلى شوكها ولا
ولا يلتقط ساقطها الا لمنشد ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن میمون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ولید بن مسلم نے وہ روایت کرتے ہیں اوزاعی سے وہ یحییٰ سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سلمہ نے کہا حدیث
بیان کی مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب مکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دست مبارک

پھر فتح ہوگیا تو لوگ کے بعد قبیلہ ہذیل نے بنی لیث کے ایک شخص کو مار ڈالا ان مقتول کے پیچھے جسے اس نے زمانہ جاہلیت میں قتل کیا تھا تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ عزوجل نے اہل مکہ سے اصحاب فیل کو روکا پھر ان پر اپنے سوا اور مومنین کو مسلط کیا سو نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے اس کی حرمت اٹھائی گئی اور نہ میرے بعد کسی کے لیے اٹھائی گئی ہے اور میرے لیے بھی نہیں اٹھائی گئی مگر ایک دن ایک ساعت کے واسطے اور اب اس وقت وہ مجھ پر بھی حرام ہے سو نہ اسکے درخت کاٹے جائیں بلکہ اسکے کانٹے تک نہ اکھیڑے جائیں اور اس کی گری ہوئی چیز اٹھانی جائز نہیں ہے مگر پکارنے والے کے لیئے . . . جو شخص پکارتا رہے کہ کیا کسی کی کچھ چیز گر گئی ہے **حدثنا** ابوبکرۃ قال ثنا ابوداود قال ثنا حرب بن شداد عن یحیی بن ابی کثیر فذکر باسنادہ مثلہ غیر انہ قال ان اللہ عزوجل حبس عن اہل مکۃ الفیل قال ولا یلتقط ضالتہا الا لمنشد ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حرب بن شداد نے وہ روایت کرتے ہیں یحیی بن کثیر سے پھر انکے اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اسکے کہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالی نے اہل مکہ سے اصحاب فیل کو روکا اور اخیر کا فقرہ اس طرح بیان کیا کہ اس کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائے مگر پکارنے والا یعنے معرف جو سال بھر تک اعلان کرتا رہے کہ کیا کسی کی کچھ چیز گر گئی ہے **فاخبر** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذہ الآثار ان مکۃ لم تحل لاحد کان قبلہ ولا تحل لاحد بعدہ وانما حلت لہ ساعۃ من نہار ثم عادت حراما کما کانت الی یوم القیامۃ فدل ذلک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان دخلہا یوم دخلہا وہی لہ حلال فکان لہ بذلک دخولہا بغیر احرام وہی بعد حرام فلا یدخلہا احد الا باحرام **فان** قال قائل ان معنی ما احل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم منہا ہو شہر السلاح فیہا للقتال وسفک الدماء لا غیر ذلک **قیل** لہ ہذا محال ان کان الذی ابیح للنبی صلی اللہ علیہ وسلم منہا ہو ما ذکرت خاصۃ اذ لم یقل ولا لاحد بعدی **وقد** رأیناہم اجمعوا ان المشرکین لو غلبوا علی مکۃ فمنعوا المسلمین منہا انہ حلال للمسلمین قتالہم وشہر السلاح بہا وسفک الدماء وان حکم من بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدل ذلک ان المعنی الذی کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خص بہ فیہا واحلت لہ من اجلہ لیس ہو القتال واذ انتفی ان یکون ہو القتال ثبت انہ الاحرام **الا تری** الی قول عمرو بن سعید لابی شریح ان الحرم لا یمنع سافک دم ولا مانع خربۃ ولا خالع طاعۃ جوابا لما حدثہ بہ ابو شریح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینکر ذلک علیہ ابو شریح ولم یقل لہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما اراد بما حدثتک عنہ ان الحرم قد یجیر کل الناس ولکنہ عرف ذلک فلم ینکرہ **وہذا** عبد اللہ ابن عباس فقد روی ذلک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال من رأیہ لا یدخل احد الحرم الا باحرام وسنذکر ذلک فی موضعہ ان شاء اللہ تعالی **فدل** قولہ ہذا ان ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیما احلت لہ لیس ہو علی اظہار السلاح بہا وانما ہو علی المعنی الآخر لانہ لما انتفی ہذا القول ولم یکن غیرہ وغیر القول الآخر ثبت القول الآخر **ثم** احتجنا بعد ہذا الی النظر فی حکم من بعد المواقیت الی مکۃ ہل لہم دخول الحرم بغیر احرام ام لا فرأینا الرجل اذا اراد دخول الحرم لم یدخلہ الا باحرام وسواء اراد دخول الحرم لاحرام او لحاجۃ غیر الاحرام ورأینا من اراد دخول تلک المواضع التی بین المواقیت وبین الحرم لحاجۃ ان لہ دخولہا بغیر احرام فثبت بذلک ان حکم ہذہ المواضع اذا کانت تدخل للحوائج بغیر احرام

حُكْمُ مَا قَبْلَ الْمَوَاقِيْتِ وَاَنَّ اَهْلَهَا لَا يَدْخُلُوْنَ الْحَرَمَ اِلَّا كَمَا يَدْخُلُهُ مَنْ كَانَ اَهْلُهُ وَرَاءَ الْمَوَاقِيْتِ اِلَى الْاٰفَاقِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدِيْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ خِلَافُ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رح ترجمہ پس ان آثار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ مکہ کی حرمت نہ آپ سے پہلے کسی کے لیے اٹھائی گئی اور نہ آپ کے بعد کسی کے لیے اٹھائی گئی ہے اور آپ کے لیے بھی صرف ایک ساعت کے واسطے اٹھائی گئی تھی اسکے بعد پھر اس کی حرمت مثل سابق کے عود کر آئی پس یہ آثار دلالت رکھتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو فتح مکہ کے دن بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے لیے اس وقت اس کی حرمت اٹھا دی گئی تھی بعد ازاں اسکی حرمت مثل سابق کے عود کر آئی لہذا کسی کو جائز نہیں کہ بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہو اب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ان آثار سے جس امر کی بابت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مکہ کی حرمت اٹھائی گئی وہ ہتھیار اٹھانے اور خونریزی کرنے کا جائز ہونا تھا وبس تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ یہ اعتراض اس وقت تسلیم کیا جا سکتا تھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہ فرمایا ہوتا کہ میرے بعد کسی کے لیے اس کی حرمت نہیں اٹھائی گئی باوجود اس کے اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر مشرکین مکہ پر چڑھائی کریں تو مسلمانوں کے لیے ان سے قتال کرنا اور ان پر ہتھیار اٹھانا جائز ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ اس معاملہ میں جو حکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا وہی آپ کے بعد لوگوں کا اس سے معلوم ہوا کہ جس امر کے سبب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے جو مکہ کی حرمت اٹھائی گئی وہ قتال نہیں ہے بلکہ کوئی اور امر ہے اور جب اس کی نفی ہو گئی کہ وہ قتال نہیں ہے تو ثابت ہوا کہ وہ امر جس کے متعلق آپ کے لیئے مکہ کی حرمت اٹھائی گئی احرام ہے چنانچہ عمرو بن سعید نے اس حدیث کے جواب میں جب ابو شریح رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ احرام کسی خونریز کو یا سارق کو خالع طاعت کو دجو خلیفہ کی طاعت سے منحرف ہوا پناہ نہیں دیتا تو ابو شریح نے انکے قول سے انکار نہیں کیا اور یہ نہیں کہا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہی مراد ہے جو میں نے بیان کی کہ حرم ہر قسم کے لوگوں کو پناہ نہیں دیتی ہے ماسوای اسکے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے بھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اور ان کا قول دخول حرم کے متعلق یہ ہے کہ کوئی شخص بغیر احرام کے حرم میں داخل نہ ہو چنانچہ یہ حدیث ہم آگے اس کی جگہ ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالے پس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا قول بھی دلالت رکھتا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیئے جو مکہ کی حرمت اٹھائی گئی وہ ہتھیار اٹھانے کے لیے نہیں بلکہ کسی اور شے کے لیے تھی اور وہ بغیر احرام کے کوئی اور ہو نہیں سکتے لہذا ثابت ہوا کہ خاص احرام کے بارے میں حرمت اٹھائی گئی تھی اب اس کے بعد ہمیں اس امر کی ضرورت معلوم ہوئی کہ اس امر پر نظر ڈالیں کہ جو لوگ مواقیت سے آگے مکہ کیطرف رہتے ہیں انکے لیے کیا حکم ہے کیا وہ بھی اہل حل کی طرح حرم میں احرام کے ساتھ داخل ہوں یا بغیر احرام کے تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ مواقیت کے اسی طرف سکونت رکھتے ہیں انکے لیے جائز نہیں کہ وہ بغیر احرام کے حرم میں داخل ہوں لیکن ان مقامات میں جو مواقیت کے اور حرم کے درمیان واقع ہیں وہ لوگ بغیر احرام کے داخل ہو سکتے ہیں تو اس سے ثابت ہوا کہ ان مقامات کا حکم بھی ماوراء حرم کا ہے جسطرح ماورائے حرم سکونت رکھنے والے بغیر احرام کے حرم میں داخل نہیں ہو سکتے اسی طرح ان مقامات کے سکونت رکھنے والے بھی حرم میں بغیر احرام کے داخل نہ ہوں میرے نزدیک اس مسئلہ کا حکم بطریق نظر و قیاس کے یہی ہے اگرچہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کے خلاف ہے وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ اِنَّمَا قَلَّدُوْا فِيْمَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ مِنْ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ

قال ثنا سعید بن منصور قال ثنا ھشیم قال انا عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر انہ خرج من مکۃ یرید المدینۃ فلما
بلغ قدیدا بلغہ عن جیش قدم المدینۃ فرجع فدخل مکۃ حلالا ترجمہ کیونکہ انہوں نے اس مسئلہ میں صرف اس اثر
کی پیروی کی جو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا گیا ہے اور وہ یہ اثر ہے جو بیان کیا ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہم کو عبید اللہ بن عمر نے وہ روایت
کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ وہ مکہ معظمہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے جب قدید پہنچے تو آپ کو
جیش بن دلجہ کے آنے کی خبر ملی جو مدینہ گئے ہوئے تھے اسلیئے آپ پھر مکہ واپس آئے اور بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوئے **حدثنا** محمد بن خزیمۃ ۱۳
قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال ثنا ایوب عن نافع عن ابن عمر رض خرج من مکۃ وھو یرید المدینۃ فلما کان
قریبا لقیہ جیش بن دلجۃ فرجع فدخل مکۃ حلالا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ایوب نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے
کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے جب مدینہ سے قریب ہوئے اور جیش بن دلجہ سے ملاقی ہوئے ۱۴
تو پھر مکہ واپس آئے اور بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوئے **حدثنا** یونس قال انا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن
نافع ان عبد اللہ بن عمر اقبل من مکۃ حتی اذا کان بقدید بلغہ خبر من المدینۃ فرجع فدخل مکۃ حلالا
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے ان سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت
کرتے ہیں نافع سے کہ عبد اللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مکہ سے (مدینہ کی طرف) روانہ ہوئے جب قدید تک پہنچے اور مدینہ کی
آپ کو ایک خبر معلوم ہوئی تو مکہ واپس آئے اور بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوئے **فقلدوا** ذلک واتبعوہ وکان
النظر عندنا خلاف ما ذھبوا الیہ **وقد** روی عن غیر ابن عمر فی ذلک ما یخالفہ ترجمہ امام ابو حنیفہ اور امام
ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ نے انہیں آثار کی پیروی کی ہر چند کہ نظر و قیاس کا اقتضا اسکے خلاف ہے ماسوا ۱۵
اسکے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ماسوائے سے بھی اسکے برخلاف روایت کیا گیا ہے **حدثنا** محمد بن خزیمۃ
قال ثنا عثمان المؤذن قال ثنا ابن جریج قال قال عطاء قال ابن عباس رض لا عمرۃ علی المکی الا ان یخرج من
الحرم فلا یدخلہا الا حراما فقیل لابن عباس فان خرج رجل من مکۃ قریبا قال نعم یقضی حاجتہ
ویجعل مع قضائہا عمرۃ ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان مؤذن
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عطاء نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
فرمایا مکی پر عمرہ واجب نہیں مگر جبکہ وہ حرم سے باہر نکلے تو پھر مکہ میں داخل نہ ہو مگر احرام باندھ کر آپ سے پوچھا گیا کہ اگر
کوئی شخص مکہ سے تھوڑی دور تک جائے فرمایا تب بھی اپنا کام پورا کرکے عمرہ کا احرام باندھے **حدثنا** ابن ابی داؤد ۱۶
قال ثنا سلیمن بن حرب قال ثنا حماد بن زید عن علی بن الحکم عن عطاء قال لا یدخل احد الحرم الا باحرام
فقیل ولا الحطابون قال ولا الحطابون ثم قال بلغنی بعد ان رخص للحطابین ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے
ہیں علی ابن الحکم سے وہ عطاء سے فرمایا کسی شخص کو جائز نہیں کہ بغیر احرام کے حرم میں داخل ہو کہا گیا لکڑی فروش فرمایا
لکڑی فروشوں کو بھی نہیں چاہیے کہ بغیر احرام کے حرم میں داخل ہوں علی بن حکم بیان کرتے ہیں کہ پھر بعد کو

مجھے معلوم ہوا کہ عطاء رحمہ اللہ نے لکڑی فروشوں کو رخصت دیدی **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ۵۱۷
قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ تَاجِرٌ وَّلَا طَالِبُ
حَاجَةٍ اِلَّا وَهُوَ مُحْرِمٌ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہم کو عبد الملک نے وہ روایت کرتے ہیں عطا بن ابی رباح سے وہ ابن
عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مکہ میں کوئی تاجر اور نہ صاحب حاجت داخل نہ ہو مگر احرام باندھکر
حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ ۵۱۸
ذٰلِكَ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہم کو یونس نے وہ روایت کرتے ہیں حسن بصری رحمۃ اللہ سے کہ آپ بھی یہی فرمایا
کرتے تھے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَا ۵۱۹
يَدْخُلُ اَحَدٌ مَكَّةَ اِلَّا مُحْرِمًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں قیس سے وہ عطاء سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے فرمایا مکہ میں
کوئی شخص داخل نہ ہو مگر احرام باندھکر **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ ۵۲۰
الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ مَكَّةَ اِلَّا مُحْرِمًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابو عامر العقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے افلح بن حمید نے وہ روایت کرتے ہیں قاسم سے فرمایا
کوئی شخص مکہ میں داخل نہ ہو مگر احرام باندھکر **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ اَفَيَجُوْزُ لِمَنْ كَانَ بَعْدَ الْمَوَاقِيْتِ اِلٰى مَكَّةَ اَنْ يَتَمَتَّعَ
قِيْلَ لَهٗ نَعَمْ وَهُوَ فِیْ ذٰلِكَ اَيْضًا خِلَافُ اَهْلِ مَكَّةَ وَهٰذَا اَيْضًا خِلَافُ قَوْلِ اَصْحَابِنَا وَلٰكِنَّ النَّظَرَ عِنْدَنَا
عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا وَحَاضِرُو الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عِنْدَنَا هُمْ اَهْلُ مَكَّةَ خَاصَّةً **وَقَدْ** قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ
الَّذِیْ ذَهَبْنَا اِلَيْهِ فِیْ هٰذَا نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْاَعْرَجُ **ترجمہ** اب اگر کوئی یہ اعتراض
کرے کہ اچھا جو لوگ مواقیت سے آگے مکہ کیطرف سکونت رکھتے ہیں انکے لیے عمرہ کرنا بھی جائز ہے یا نہیں تو اس کے جواب میں کہا
جائیگا کہ ہاں جائز ہے اگرچہ ہمارے ائمہ موصوفین کے مسلک کے یہ بھی برخلاف ہے لیکن نظر و قیاس کے مطابق ہے جیساکہ
ہم نے اوپر بیان کیا کیونکہ حاضر المسجد الحرام یعنے سکان مسجد الحرام) سے ہمارے نزدیک خاص اہل مکہ ہیں چنانچہ نافع مولی
ابن عمر اور عبد الرحمن بن ہرمز الاعرج کا یہی قول ہے **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ بْنُ ۵۲۱
بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يُسْاَلُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِی
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَجَوْفُ مَكَّةَ اَمْ حَوْلَهَا قَالَ جَوْفُ مَكَّةَ وَقَالَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَعْرَجِ **ترجمہ**
چنانچہ حدیث بیان ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو مخرمہ بن بکیر
نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے کہا سنی میں نے نافع رضی اللہ تعالے عنہ سے جبکہ اُن سے آیت کریمہ ذٰلِكَ
لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کیا مسجد الحرام سے خاص مکہ مراد ہے یا
اس کے گرد نواح بھی فرمایا خاص مکہ معظمہ مراد ہے اور یہی عبد الرحمن ابن الاعرج رضی اللہ تعالی عنہ کا
قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُوَجِّهُ بِالْهَدْيِ إِلَى مَكَّةَ وَيُقِيمُ فِي أَهْلِهِ هَلْ يَتَجَرَّدُ إِذَا قَلَّدَ الْهَدْيَ

جو شخص ہدی بھیجدے اور ہدی بھیجکر اپنے گھر ہی مقیم رہے تو کیا اسے محرم کی طرح برہنہ رہنا چاہیے جبکہ وہ ہدی کے گلے میں پٹہ ڈالکر اسے روانہ کرچکا ہو ؎

حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ أَبِي لَبِيبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَقَدَّ قَمِيصَهُ مِنْ جَيْبِهِ حَتّٰى أَخْرَجَهُ مِنْ رِجْلَيْهِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَمَرْتُ بِبُدْنِي الَّتِي بَعَثْتُ بِهَا أَنْ تُقَلَّدَ الْيَوْمَ وَتُشْعَرَ عَلٰى مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَلَبِسْتُ قَمِيصِي وَنَسِيتُ فَلَمْ أَكُنْ لِأُخْرِجَ قَمِيصِي مِنْ رَأْسِي وَكَانَ بَعَثَ بِبُدْنِهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی اسد بن موسے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن عطاء بن ابی لبیبہ سے وہ... روایت کرتے ہیں عبد الملک بن جابر بن عبد اللہ بن عمر رضے اللہ تعالی عنہما سے فرمایا مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے اپنا قمیص مبارک گریبان سے چاک کرکے پیرون کی طرف سے نکالدیا لوگ آپکی طرف دیکھنے لگے فرمایا آج مین نے ہدی بھیجنے کے لیئے حکم کیاہے کہ ہدی کے فلان فلان مقام پر اشعار کرکے اسکے گلے مین پٹہ ڈالکر روانہ کرائی جائی پھر بعد کو میں نے بھولے سے قمیص پہن لیا اس لیے مین نے قمیص سر کی طرف سے نہین اتاری اس وقت آپ ہدی روانہ کرکے مدینہ ہی مین مقیم تھے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا بَعَثَ بِالْهَدْيِ وَأَقَامَ فِي أَهْلِهِ فَقَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ أَنَّهُ يَتَجَرَّدُ فَيُقِيمُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَحِلَّ النَّاسُ مِنْ حَجِّهِمْ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَرَوَوْا ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ترجمہ امام جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسی طرف گیا ہے کہ جو شخص ہدی کے گلے مین پٹہ ڈالے اور اشعار کرکے ہدی روانہ کردے اور خود گھر ہی مین مقیم رہے تو اس کو چاہیئے کہ محرم کی طرح برہنہ رہنا چاہیے جبتک کہ لوگ حج سے واپس آئین اور احتجاج اس حدیث سے کیاہے اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر رضے اللہ تعالے عنہم سے انہون نے ایسا ہی روایت کیاہے حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلٰى عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَهْدٰى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهُ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيٍ فَاكْتُبِي إِلَيَّ بِأَمْرِكِ أَوْ مُرِي صَاحِبَ الْهَدْيِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رض لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبردی ہم کو ابن وہب نے ان سے حدیث بیان کی کہ

وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن ابی بکر سے وہ عمرہ بنت عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے کہ ابن زیاد بن ابی سفیان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں عریضہ لکھا کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص ہدی بھیجے تو اسپر بھی وہی واجب ہے جو محرم اور حاجی پر واجب ہے یہانتک کہ اُس کی ہدی ذبح کیجائے اور میں نے ہدی بھیجی تو آپ مجھے لکھیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ ابن عباس جس طرح کہتے ہیں اس طرح نہیں ہے میں نے اپنے ہاتھ سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدی کے پٹے بٹے ہیں پھر یہ پٹے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہدی کے گلے میں ڈالے پھر آپنے میرے والد کے ساتھ ہدی روانہ کردی باوجود اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اُن چیزوں میں سے کوئی چیز بھی حرام نہیں ہوئی جو اللہ تعالے نے آپ پر حلال کی یہانتک کہ ہدی ذبح کی
۵۳ گئی حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا بَعَثَ هَدْيَهٗ وَهُوَ مُقِيْمٌ اَمْسَكَ عَمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہم کو عبید اللہ نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے فرمایا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما جب ہدی بھیجتے اور ہدی بھیجکر گھر میں مقیم رہتے اور تمام ان چیزوں سے رکے رہتے جن سے محرم کو رکنا ضروری ہے یہانتک کہ ہدی ذبح کی جائی
۵۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا بَعَثَ هَدْيَهٗ اَمْسَكَ عَنِ النِّسَاءِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ابو ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپ جب ہدی بھیجتے تو عورتوں کے پاس جانے سے رکے رہتے وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجِبُ عَلٰى اَحَدٍ بِتَجْرِيْدِهٖ وَلَا تَرْكُ شَيْءٍ مِّمَّا يَتْرُكُهُ الْمُحْرِمُ اِلَّا بِدُخُوْلِهٖ فِي الْاِحْرَامِ اِلَّا بِالْحَجِّ وَاِمَّا بِالْعُمْرَةِ وَكَانَ مِمَّا احْتَجُّوْا بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِّيْنَاهُ عَنْ عَائِشَةَ فِيْمَا اَجَابَتْ بِهٖ زِيَادًا ترجمہ اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ محرم کی طرح برہنہ رہنا کسی کے لیے جائز نہیں جبتک کہ احرام حج یا احرام عمرہ میں داخل نہو اُنکی دلیل حضرت عائشہ
۵۵ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی وہ حدیث ہے جو اوپر مذکور ہوئی وَبِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اِنَّ رِجَالًا هٰهُنَا يَبْعَثُوْنَ بِالْهَدْيِ اِلَى الْبَيْتِ وَيَاْمُرُوْنَ الَّذِيْنَ يَبْعَثُوْنَ مَعَهٗ بِمَعْلَمٍ لَهُمْ يُقَلِّدُوْنَهَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَلَا يَزَالُوْنَ مُحْرِمِيْنَ حَتّٰى يَحِلَّ النَّاسُ فَصَفَقَتْ بِيَدِهَا فَسَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ لَقَدْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْكَعْبَةِ وَيُقِيْمُ فِيْنَا لَا يَتْرُكُ شَيْئًا مِّمَّا يَصْنَعُ الْحَلَالُ حَتّٰى يَرْجِعَ النَّاسُ ترجمہ اور یہ حدیث جو بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو اسمعیل بن ابی خالد نے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ مسروق سے کہا میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے پوچھا کہ کئی ایک لوگ یہاں سے بیت اللہ کو اپنے اپنے دوستوں کے ساتھ پٹہ ڈالکر ہدی روانہ کر دیتے ہیں اور پھر اس روز سے محرموں کی طرح رہتے ہیں یہانتک کہ لوگ احرام سے باہر ہوں آپ نے تصفیق کی جسکو میں پردہ کے باہر سے سن سکا (یعنے ہاتھ پر ہاتھ مارا (جیسا کہ تعجب کے موقع پر کیا کرتے ہیں) اور فرمایا سبحان اللہ

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدی کے پٹے میں خود بنا کرتی تھی پھر آپ ہدی کعبہ کو بھیجتے اور ہم لوگوں کے درمیان وہی
طرح رہتے جس طرح غیر محرم رہتا ہے یعنی ایسی کوئی چیز بھی ترک نہ کرتے جو غیر محرم کے لیے جائز ہوتی ہے حدثنا ۵۶
علی بن معبد قال ثنا یعلی بن عبید قال ثنا اسمٰعیل بن ابی خالد فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی
ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعلی بن عبید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے پھر
انہوں نے اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا علی بن معبد قال ثنا عبد الوہاب بن عطاء قال انا داؤد ۵۷
بن ابی ہند عن عامر عن مسروق عن عائشۃ قالت کنت افتل بیدی لبدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیبعث بالہدی وہو مقیم بالمدینۃ ویفعل ما یفعل الحل قبل ان تصل الی البیت ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے
علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوہاب بن عطاء نے کہا خبر دی ہم کو داؤد بن ابی ہند نے وہ روایت
کرتے ہیں عامر سے وہ مسروق سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا میں اپنے ہاتھ سے رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدی کے پٹے بنا کرتی تھی پھر آپ ہدی بھیجتے تھے اور مدینہ ہی میں مقیم رہتے تھے اور جو کچھ غیر محرم
کرسکتا ہے کرتے تھے حدثنا فہد قال ثنا احمد بن عبد اللہ بن یونس قال ثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ۵۸
ابراہیم عن الاسود عن عائشۃ قالت لربما فتلت القلائد لہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فیقلدہ ثم یبعث بہ ثم یقیم لا یجتنب شیئا مما یجتنب المحرم حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے احمد بن عبد اللہ بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ابو معاویہ نے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ
اسود سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدی کے پٹے اکثر
میں ہی بنا کرتی تھی پھر آپ پٹے ڈالکر ہدی روانہ کر دیتے اور مدینہ ہی میں مقیم رہتے اور کسی شے سے اجتناب نہ کرتے
جن سے کہ محرم کو اجتناب کرنا چاہیے حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابو معمر قال ثنا عبد الوارث قال ۵۹
ثنا محمد بن جحادۃ عن الحکم بن عتیبۃ عن ابراہیم النخعی عن الاسود بن یزید عن عائشۃ قالت کنا
نقلد الشاۃ فیرسل او قال فنرسل بہا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حلال لم یحرم منہ شیئ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے ابن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوارث نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن جحادہ نے وہ روایت کرتے ہیں حکم بن عتیبہ سے وہ ابراہیم النخعی سے وہ اسود بن
یزید سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ ہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدی کے پٹے بنا
کر کے (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ) پھر آپ ہدی روانہ کر دیتے یا فرماتے کہ ہم روانہ کر دیتے
اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر محرم ہی رہتے اور کوئی شی آپ پر حرام نہ ہوتی حدثنا محمد بن خزیمۃ ۶۰
قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ابراہیم عن الاسود عن عائشۃ قالت ربما فتلت القلائد لہدی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فیقلدہ ثم یبعث بہ ثم یقیم لا یجتنب شیئا مما یجتنب المحرم ترجمہ حدیث بیان کی ہم
سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم
نخعی سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ہدی کے پٹے میں ہی بنا کرتی تھی اور آپ ہدی کے گلے میں ڈالکر اسے روانہ کر دیتے پھر مدینہ میں ہی مقیم رہتے اور کسی ایسی چیز

۱۱ سے اجتناب نہ کرتے جس سے محرم کو اجتناب کرنا ضرور ہے حدثنا محمد قال ثنا حجاج قال ثنا حماد بن زید عن منصور عن
ابراهیم فذکر باسناده مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے وہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالے سے پھر انکے اسناد سے مثل حدیث
۱۲ سابق کے حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا الخصیب بن ناصح قال ثنا وهیب عن منصور فذکر باسناده مثله
ترجمہ حدیث بیان کی ہم نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
۱۳ وہیب نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے پھر ان کے اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا محمد بن خزیمة
قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن هشام عن ابیه عن عائشة مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام سے وہ اپنے والد
۱۴ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا ابن وهب
عن اللیث عن ابن شهاب حدثه عن عروة وعمرة عن عائشة مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے وہ روایت کرتے ہیں لیث سے وہ ابن شہاب سے وہ عروہ اور عمرہ سے
۱۵ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا شعیب
بن اللیث قال ثنا اللیث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة رض مثله ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن اللیث نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ
۱۶ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ربیع قال ثنا شعیب قال ثنا اللیث عن هشام
عن عروة عن عائشة مثله ترجمہ نیز حدیث بیان کی ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا
۱۷ سے مثل حدیث سابق کے حدثنا فهد قال ثنا محمد بن کثیر عن الاوزاعی عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه عن
عائشة مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن کثیر نے وہ روایت کرتے ہیں
اوزاعی سے وہ عبد الرحمن بن القاسم سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مثل حدیث
۱۸ سابق کے حدثنا صالح بن عبد الرحمن وربیع الجیزی قالا حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبی قال ثنا
افلح عن القاسم عن عائشة مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن اور ربیع الجیزی نے دونوں نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ القعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے افلح نے وہ روایت کرتے ہیں قاسم
۱۹ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مثل حدیث سابق کے حدثنا یونس قال ثنا سفیان
بن عیینة عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه عن عائشة رض مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر
دی ہم کو سفیان بن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن القاسم سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ
۲۰ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا شعیب بن اللیث قال ثنا
اللیث عن عبد الرحمن بن القاسم فذکر باسناده مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے شعیب بن اللیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن القاسم

۲۱ پھر انکے اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ
حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ وَزَادَ وَلَا نَعْلَمُ الْمُحْرِمَ یُحِلُّہٗ اِلَّا الطَّوَافُ بِالْبَیْتِ ترجمہ:
حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن بکر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد الرحمن
بن القاسم نے پھر انکے اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی اور یہ زیادہ بیان کیا کہ اور ہمیں نہیں معلوم کہ بجز طواف
۲۲ بیت اللہ کے کوئی اور شئی بھی محرم کو احرام سے باہر کرتی ہے حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ
عَنِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ عَمْرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرِ الزِّیَادَۃَ الَّتِیْ فِیْہِ عَلٰی مَا قَبْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے ان سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں ابی بکر سے وہ عمرہ
سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مثل حدیث سابق کے بجز اسکے کہ وہ زیادہ فقرہ جو اوپر مذکور ہوا
فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ عَائِشَۃَ بِمَا ذَکَرْنَا بِمَا لَمْ یَتَوَاتَرْ عَنْ غَیْرِهَا بِمَا یُخَالِفُ ذٰلِکَ فَاِنْ کَانَ هٰذَا یُؤْخَذُ
مِنْ طَرِیْقِ صِحَّۃِ الْاَسَانِیْدِ فَاِنَّ اِسْنَادَ حَدِیْثِ عَائِشَۃَ رض هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ لَا تَنَازُعَ بَیْنَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْهِ وَلَیْسَ
حَدِیْثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ کَذٰلِکَ لِاَنَّ مَنْ رَوَاهُ دُوْنَ مَنْ رَوٰی حَدِیْثَ عَائِشَۃَ وَاِنْ کَانَ ذٰلِکَ یُؤْخَذُ مِنْ طَرِیْقِ
ظُهُوْرِ الشَّیْءِ وَتَوَاتُرِ الرِّوَایَۃِ بِهٖ فَاِنَّ حَدِیْثَ عَائِشَۃَ رض اَیْضًا اَوْلٰی لِاَنَّ ذٰلِکَ مَوْجُوْدٌ فِیْهِ وَمَعْدُوْمٌ فِیْ حَدِیْثِ
جَابِرٍ وَاِنْ کَانَ ذٰلِکَ یُؤْخَذُ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَیْنَا الَّذِیْنَ یَذْهَبُوْنَ اِلٰی حَدِیْثِ جَابِرٍ رض یَقُوْلُوْنَ اِنَّ الْحُرْمَۃَ
الَّتِیْ تَجِبُ عَلٰی بَاعِثِ الْهَدْیِ بِتَقْلِیْدِهٖ اِیَّاهُ وَاِشْعَارِهٖ فَیَحِلُّ عَنْهُ اِذَا حَلَّ النَّاسُ بِغَیْرِ فِعْلٍ یَفْعَلُهٗ هُوَ فَیَحِلُّ بِهٖ
فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِی الْاِحْرَامِ الْمُتَّفَقِ عَلَیْهِ هَلْ هُوَ کَذٰلِکَ اَمْ لَا فَرَاَیْنَا الرَّجُلَ اِذَا اَحْرَمَ بِحَجٍّ اَوْ عُمْرَۃٍ فَقَدْ
صَارَ مُحْرِمًا اِحْرَامًا مُتَّفَقًا عَلَیْهِ وَرَاَیْنَاهُ غَیْرَ خَارِجٍ مِنْ ذٰلِکَ الْاِحْرَامِ اِلَّا بِاَفْعَالٍ یَفْعَلُهَا فَیَحِلُّ بِهَا مِنْهُ وَلَا یَحِلُّ
بِغَیْرِهَا اَلَا تَرٰی اَنَّهٗ اِذَا کَانَ حَاجًّا فَلَمْ یَقِفْ بِعَرَفَۃَ حَتّٰی مَضٰی وَقْتُهَا اَنَّ الْحَجَّ قَدْ فَاتَهٗ وَلَا یَحِلُّ اِلَّا بِفِعْلِ
یَفْعَلُهٗ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَیْتِ وَالسَّعْیِ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَالْحَلْقِ اَوِ التَّقْصِیْرِ وَلَوْ وَقَفَ بِعَرَفَۃَ وَفَعَلَ جَمِیْعَ مَا یَفْعَلُهُ
الْحَاجُّ غَیْرَ الطَّوَافِ الْوَاجِبِ لَمْ یَحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ اَبَدًا حَتّٰی یَطُوْفَ الطَّوَافَ الْوَاجِبَ وَکَذٰلِکَ الْعُمْرَۃُ لَا یَحِلُّ مِنْهَا اَبَدًا
اِلَّا بِالطَّوَافِ بِالْبَیْتِ وَالسَّعْیِ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَالْحَلْقِ الَّذِیْ یَکُوْنُ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَکَانَتْ هٰذِهٖ اَحْکَامُ
الْاِحْرَامِ الْمُتَّفَقِ عَلَیْهِ لَا یُخْرِجُهٗ مِنْهُ مُرُوْرُ مُدَّۃٍ وَاِنَّمَا یُخْرِجُهٗ مِنْهُ الْاَفْعَالُ وَکَانَ مَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَۃٍ وَسَاقَ
الْهَدْیَ وَهُوَ یُرِیْدُ التَّمَتُّعَ فَطَافَ لِعُمْرَتِهٖ وَسَعٰی لَمْ یَحِلَّ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ حَجَّتِهٖ وَیَنْحَرَ الْهَدْیَ فَکَانَتْ هٰذِهٖ
حُرْمَۃٌ زَائِدَۃٌ بِسَبَبِ الْهَدْیِ لِاَنَّهٗ لَوْلَا الْهَدْیُ لَکَانَ اِذَا طَافَ لِعُمْرَتِهٖ وَسَعٰی حَلَقَ وَحَلَّ لَهٗ فَاِنَّمَا مَنَعَهٗ مِنْ
ذٰلِکَ الْهَدْیُ الَّذِیْ سَاقَهٗ ثُمَّ کَانَ اِحْلَالُهٗ مِنْ تِلْکَ الْحُرْمَۃِ اَیْضًا اِنَّمَا یَکُوْنُ بِفِعْلٍ یَفْعَلُهٗ لَا بِمُرُوْرِ وَقْتٍ
فَکَانَتْ هٰذِهِ الْاِحْرَامُ الْمُتَّفَقُ عَلَیْهِ لَا یَخْرُجُ مِنْهَا بِمُرُوْرِ الْاَوْقَاتِ وَلَا بِاَفْعَالِ غَیْرِهٖ .... وَلٰکِنْ
بِاَفْعَالٍ یَفْعَلُهَا هُوَ وَکَانَ مَنْ بَعَثَ بِهَدْیٍ وَاَقَامَ فِیْ اَهْلِهٖ وَاَمَرَ اَنْ یُقَلَّدَ وَیُشْعَرَ فَوَجَبَ عَلَیْهِ بِذٰلِکَ التَّجْرِیْدُ
فِیْ قَوْلِ مَنْ یُوْجِبُ ذٰلِکَ یَحِلُّ مِنْ تِلْکَ الْحُرْمَۃِ لَا بِفِعْلٍ یَفْعَلُهٗ وَلٰکِنْ فِیْ وَقْتِ مَا یَحِلُّ النَّاسُ فَخَالَفَ ذٰلِکَ الْاِحْرَامَ
الْمُتَّفَقَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَجِبْ ثُبُوْتُهٗ کَذٰلِکَ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا یَثْبُتُ الْاَشْیَاءُ الْمُخْتَلَفُ فِیْهَا اِذَا اَشْبَهَتِ الْاَشْیَاءَ الْمُجْتَمَعَ عَلَیْهَا وَاِذَا کَانَتْ
غَیْرَ مُشْتَبِهَۃٍ لَهَا لَمْ یَثْبُتْ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ مَعَهَا التَّوْقِیْفُ الَّذِیْ یَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّۃُ فَیَجِبُ الْقَوْلُ بِهَا لِذٰلِکَ وَاِذَا جَاءَ

ذٰلِكَ انتفی الاختلافُ ثبتتْ بما ذكرنا صحةُ قولِ من ذهب الی حدیثِ عائشۃَ رض وفسادُ قولِ من خالفَ ذٰلك الی حدیثِ جابرِ بنِ عبدِ اللّٰہ وھٰذا قولُ ابی حنیفۃَ وابی یوسفَ ومحمدٍ رحمہم اللّٰہ تعالیٰ ترجمہ پس یہ آثار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بتواتر روایت کیے گئے ہیں بخلاف حدیث مخالف کے کہ وہ بتواتر ثابت نہیں اب اگر بطریق صحت اسناد کے یہ مسئلہ اخذ کیا جا سکتا ہے تو حدیث عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا صحیح الاسناد ہے اور محدثین کو اس کی صحت سے کوئی اختلاف نہیں اور حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ رتبہ حاصل نہیں ہے کیونکہ اسکے راوی رواۃ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کم رتبہ رکھتے تھے بہرکیف اگر تواتر حدیث کے طریقہ سے یہ مسئلہ اخذ کیا جائے تو حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے اخذ کیا جا سکتا ہے اور اگر بطریق نظر و قیاس کے اخذ کیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ حدیث جابر رضی اللہ تعالےٰ کی طرف گئے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ہدی بھیجنے سے جو احرام ثابت ہوتا ہے وہ تقلید ہدی اور اسکے اشعار کرنے سے ثابت ہوتا ہے اور پھر جب لوگ احرام سے باہر ہوں تو وہ بھی احرام سے باہر ہو جاتا ہے مگر بغیر اس فعل کے جو احرام سے باہر ہونے کے لیئے ضروری ہے اب ہم اسپر نظر ڈالنا چاہتے ہیں کہ کیا اس احرام کا بھی یہی حکم ہے جو باتفاق ثابت ہے (اور وہ احرام حج وعمرہ ہے) تو اب ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص حج یا عمرہ کا احرام باندھے تو وہ بغیر ان افعال کے احرام سے باہر نہیں ہو سکتا جو حج وعمرہ میں کرنے ضروری ہیں چنانچہ اگر حاجی وقوف عرفہ نہ کرے یہانتک کہ اس کا وقت نکلجائے تو اس کا حج فوت ہو گیا اور احرام سے باہر نہیں ہو سکتا جب تک کہ طواف اور سعی صفا و مروہ اور حلق یا قصر نہ کرے اسی طرح اگر وقوف عرفہ کیا ہے اور وہ وہ افعال کیئے ہیں جو حاجی پر ادا کرنے واجب ہیں مگر طواف نہ کیا ہو جو واجبات حج سے ہے تو اسکے لیے عورتوں کے پاس جانا جائز نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ طواف نہ کرلے یہی حال احرام عمرہ کا ہے کہ جب تک طواف بیت اللہ اور سعی صفا مروہ اور حلق یا قصر نہ کرے تب تک وہ معتمر احرام سے باہر نہیں ہو سکتا پس جب احرام متفق علیہ کا یہ حکم ہے کہ مرور مدت محرم کو احرام سے باہر نہیں کر سکتا بلکہ وہی افعال محرم کو احرام سے باہر کر سکتے ہیں جو اسپر واجب ہیں اسی طرح جو شخص تمتع کرے یعنے عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھے اسکے لیے ہدی ضروری ہے پھر طواف سعی وصفا مروہ کر کے عمرہ سے فارغ ہو تو بھی احرام سے باہر نہیں ہو گا جب تک کہ حج نہ کرلے اور ہدی ذبح نہ کرلے تو اب یہ عمرہ اور حج کے مابین احرام کا وقت گذرا یہ ہدی کے سبب سے زائد ہوا اگر ہدی ساتھ نہ ہو تو طواف اور سعی صفا و مروہ اور حلق کے بعد معتمر احرام سے باہر ہو جاتا ہے بہرکیف متفق علیہ کی کل صورتوں میں احرام افعال حج وعمرہ کے ساتھ کھلتا ہے نہ کہ صرف مرور وقت اور افعال غیر حج وعمرہ کے ساتھ تو اب جو شخص گھر ہی میں بیٹھے بیٹھے ہدی بھیجے یا حکم دے کہ ہدی کے گلے میں پٹہ ڈالکر اور اشعار کر کے بھیجدی جائے تو اب اس صورت میں جو لوگ اسپر احرام واجب کرتے ہیں تو صرف انقضائے ایام حج کے ساتھ بغیر افعال حج عمرہ کے اسکا احرام سے باہر ہونا لازم آتا ہے جو احرام متفق علیہ کی صورتوں کے خلاف ہے تو اب اس احرام کا وجوب ثابت نہیں ہو سکتا جبتک کہ احرام متفق علیہ کی صورتوں کے ساتھ اسے مشابہت حاصل نہ ہو اور ظاہر ہے کہ مسئلہ مختلف فیہا ثابت نہیں ہو سکتا جب تک کہ مسائل متفق علیہا میں اسکی نظیر و مثال نہ پائی جائے یا شارع کی طرف سے ہی اسکے متعلق کوئی دلالت ہو جو باتفاق اہل حجت ہو تو یہ اس مسئلہ کے اختلاف کو اٹھا سکتا ہے پس جب ثابت ہوا کہ احرام جس کے متعلق اوپر

بحث کی گئی احرام متفق علیہ صورتوں سے مشابہت نہیں رکھتا تو ان لوگوں کے قول کی صحت ثابت ہوئی ہے جو حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف گئے ہیں یعنی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور ایسا ہی عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت کیا گیا ہے **وفقل** حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّیْمِیِّ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَیْرِ اَنَّهٗ رَاٰی رَجُلًا مُتَجَرِّدًا بِالْعِرَاقِ قَالَ فَسَاَلْتُ النَّاسَ عَنْهُ فَقَالُوْا اَمَرَ بِهَدْیِهٖ اَنْ یُّقَلَّدَ فَلِذٰلِكَ تَجَرَّدَ قَالَ رَبِیْعَةُ فَلَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ فَقَالَ بِدْعَةٌ وَّرَبِّ الْكَعْبَةِ وَلَا یَجُوْزُ عِنْدَنَا اَنْ یَّكُوْنَ ابْنُ الزُّبَیْرِ حَلَفَ عَلٰی ذٰلِكَ اَنَّهٗ بِدْعَةٌ اِلَّا وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ السُّنَّةَ خِلَافُ ذٰلِكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے ان سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید سے وہ محمد بن ابراہیم بن الحارث تیمی سے وہ ربیعہ بن عبداللہ بن الہدیر سے کہ انہوں نے ایک شخص کو عراق میں احرام باندھے ہوئے دیکھا میں نے لوگوں سے پوچھا انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے ہدی بھیجی ہے اس لیے یہ احرام باندھے ہوئے ہیں پھر میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملاقی ہوا اور ان سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ واللہ بدعت ہے تو اب ہمارے نزدیک ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کسی فعل کو قسم کھا کر بدعت نہیں کہہ سکتے تھے جب تک کہ انہوں نے نہ معلوم کیا ہو کہ سنت اسکے برخلاف ہے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رض عَنِ الرَّجُلِ یَبْعَثُ بِهَدْیِهٖ اَیُمْسِكُ عَنِ النِّسَاءِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا عَلِمْنَا الْمُحْرِمَ یَحِلُّ حَتّٰی یَطُوْفَ بِالْبَیْتِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ایوب سے وہ ابو العالیہ سے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا جو ہدی بھیجکر گھر ہی مقیم رہے تو کیا عورتوں کے پاس جانے سے رکا رہے تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہمیں بجز اسکے اور کچھ نہیں معلوم کہ محرم احرام سے باہر نہیں ہو سکتا جب تک کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے **فمعنیٰ** هٰذَا اَنَّ الْمُحْرِمَ الَّذِیْ تَحْرُمُ عَلَیْهِ النِّسَاءُ هُوَ الَّذِیْ یَحِلُّ مِنْ ذٰلِكَ بِالطَّوَافِ بِالْبَیْتِ هٰذَا لَا طَوَافَ عَلَیْهِ فَلَا مَعْنٰی لِاجْتِنَابِهٖ ذٰلِكَ وَهٰذَا خِلَافُ مَا قَدْ رَوَیْنَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ترجمہ تو اسکے معنے یہ ہیں کہ جس احرام میں محرم کے لیے عورتوں کے پاس جانا جائز نہیں ہے یہ وہ احرام ہے جس میں طواف بیت اللہ کر کے احرام سے باہر ہوتا ہے اور اس احرام میں طواف تو ہے نہیں اس احرام میں عورتوں سے روکنے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی اور یہ اس روایت کے خلاف ہے جو شروع باب میں ہم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے +

بَابُ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

بحالت احرام نکاح کرنے کا بیان

حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا وَّابْنَ اَبِیْ ذِئْبٍ حَدَّثَاهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَیْهِ بْنِ وَهْبٍ اَخِیْ بَنِیْ عَبْدِ الدَّارِ عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَنْكِحُ الْمُحْرِمُ

وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے مالک نے
اور ابن ابی ذئب نے وہ دونوں روایت کرتے ہیں نافع سے وہ نبیہ بن وہب اخی بنی عبد الدار سے وہ ابان بن عثمان
سے کہا سنی میں نے اپنے والد عثمان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کوئی محرم شخص نکاح نہ کرے نہ نکاح کرائے اور
۵۲ نہ پیغام سلام کرے حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ
مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَلَا يَخْطُبُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مثل حدیث سابق کے
۵۳ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ ترجمہ
نیز حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر العقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
فلیح بن سلیمان نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الجبار بن نبیہ بن وہب سے وہ اپنے والد سے وہ ابان بن عثمان سے
وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی محرم شخص نکاح نہ کرے
۵۴ اور نہ نکاح کرائے اور نہ پیغام سلام کرے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا
أَبُو سَلَمَةَ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَلَا يَخْطُبُ ترجمہ حدیث بیان کی محمد بن جعفر بن حفص نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابو سلمہ بن الفضل نے وہ روایت کرتے ہیں اسحق بن راشد سے وہ زید بن علی سے وہ ابان بن عثمان سے وہ حضرت
عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اسکے کہ انہوں نے
۵۵ پیغام کرنے کا ذکر نہیں کیا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى
الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنِي نُبَيْهٌ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد
الوارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب بن موسیٰ مکی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نبیہ نے وہ روایت کرتے ہیں
ابان بن عثمان سے کہا حدیث بیان کی ہم سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ کوئی محرم شخص نکاح نہ کرے اور نہ نکاح کرائے + + + + +

بَيَانُ الْمَسْلَكِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَىٰ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالُوا لَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَنْكِحَ وَلَا يُنْكِحَ وَلَا يَخْطُبَ وَخَالَفَهُمْ
فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا نَرَىٰ بِذٰلِكَ كُلِّهِ بَأْسًا لِلْمُحْرِمِ وَلٰكِنَّهُ إِنْ تَزَوَّجَ فَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا حَتَّىٰ يَحِلَّ
ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں ایک گروہ اس حدیث کی طرف گیا ہے اور کہا ہے کہ محرم کے لیے جائز نہیں کہ
نکاح کرے یا نکاح کرائے یا پیغام سلام کرے اور باقی اہل علم نے اُن سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ کوئی
حرج نہیں کہ محرم نکاح کرے ہاں یہ ضرور ہے کہ اسے اپنی زوجہ کے پاس جانا نہیں چاہیے جبتک کہ وہ احرام

ش۵۶ سے باسرنہ ہوجائے واحتجوا فی ذلک بما حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا یحیی بن زکریا ابن ابی زائدۃ
قال ثنا محمد بن اسحٰق ح وحدثنا ابراھیم بن مرزوق قال ثنا عبد اللہ بن ھرون قال ثنا ابی، قال حدثنی ابن
اسحٰق قال ثنا ابان بن صالح وعبد اللہ بن ابی نجیح عن مجاھد وعطاء عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم تزوج میمونۃ بنت الحارث وھو حرام فاقام بمکۃ ثلثا فاتاہ حویطب بن عبد العزی فی نفر من قریش
فی الیوم الثالث فقالوا انہ قد انقضی اجلک فاخرج عنا قال وما علیکم لو ترکتمونی فعرست بین اظھرکم
فصنعنا لکم طعاما فحضرتموہ فقالوا لا حاجۃ لنا فی طعامک فاخرج عنا فخرج نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وخرج بمیمونۃ حتی عرس بھا بسرف ترجمہ انہوں نے احتجاج ان حدیثوں سے کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ربیع
المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے محمد بن اسحق نے (دوسری سند) حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے عبد اللہ بن ہارون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن اسحق نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابان بن صالح اور عبد اللہ بن ابی نجیح نے وہ روایت کرتے ہیں مجاہد اور عطا سے وہ ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میمونہ بنت الحارث رضی اللہ تعالی عنہا سے بحالت احرام
نکاح کیا پھر نکاح کرکے تین دن مکہ میں مقیم رہے چنانچہ تیسرے دن حویطب بن عبد العزی ایک جماعت قریش کے
ساتھ آیا اور آپ سے کہا کہ آپ کی میعاد پوری ہوگئی لہذا اب آپ یہاں سے چلے جائیں فرمایا کیا آپ لوگ مجھے کچھ دن
اور رہنے کی اجازت دے سکتے ہیں تاکہ میں آپ لوگوں کے درمیان ہی میں شادی کی خوشی کروں اور تمہارے لیے
کھانا وغیرہ پکواؤں مگر اُن لوگوں نے کہا کہ ہمیں آپ کی کھانے کی کچھ ضرورت نہیں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت
میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کو لے کر مکہ سے برآمد ہوئے اور مقام سرف میں آکر خوشی کی (مقام سرف مکہ سے دس
ش۵۷ میل کے فاصلہ پر واقع ہے) حدثنا یزید بن سنان قال ثنا معلی بن اسد قال ثنا ابو عامر قال ثنا رباح بن
ابی معروف عن عطاء عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ بنت الحارث وھو محرم ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلی بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے رباح بن ابی معروف نے وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میمونہ بنت الحارث رضی اللہ تعالی عنہا سے بحالت احرام نکاح کیا
ش۵۸ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا معلی بن اسد قال ثنا وھیب عن عبد اللہ بن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلی
بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن طاوس سے وہ اپنے والد سے
ش۵۹ وہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا علی
ابن شیبۃ قال ثنا ابو نعیم قال ثنا سفیان عن ابن خثیم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں ابن خثیم سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے وہ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا اسد وحدثنا محمد بن
خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد بن سلمۃ عن حمید عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے [illegible] بیان کی ہم سے اسد نے [illegible] دوسری سند اور
حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے [illegible] یہ دونوں کہا حدیث بیان کی ہم سے
حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں حمید سے وہ [illegible] تعالیٰ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا [illegible] یزید بن الاصم ومع ھذا فان [illegible] ثنا اسمٰعیل بن یحیی قال
ثنا محمد بن ادریس قال ثنا سفیان [illegible] الحدیث مقطعًا ترجمہ اب رہی حدیث [illegible]
[illegible] کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے
وسلم مثلہ قال [illegible] سے خارج سمجھا چنانچہ [illegible]
[illegible] وھو [illegible] احالانکہ [illegible] زہری احرام
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی [illegible] حدیث بیان کی
ہم سے اسمٰعیل بن یحیی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفین نے [illegible]
روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے وہ جابر بن زید سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے عمرو بن دینار بیان [illegible] کہ زہری نے ہم سے حدیث بیان کی بروایت
یزید بن اصم کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بحالت غیر احرام نکاح کیا تھا اور
آپ یزید بن الاصم کی خالہ ہوتی تھیں عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں [illegible] ابن شہاب زہری سے کہا کہ یزید بن الاصم ایک
دیہاتی آدمی تھے انہیں حدیث کی کیا خبر کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بحالت احرام
نکاح کیا یا بحالت غیر احرام تو کیا آپ انہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے برابر سمجھتے ہیں حدثنا محمد بن
خزیمۃ قال ثنا معلی بن اسد قال ثنا ابو عوانۃ عن مغیرۃ عن [illegible] قالت تزوج رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض نسائہ وھو محرم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے معلی بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ بن [illegible]
سے وہ مسروق سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنی بعض ازواج سے بحالت احرام نکاح کیا تھا حدثنا [illegible] قال ثنا [illegible] قال ثنا
کامل ابو العلاء عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھو محرم ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
کامل ابو العلاء نے وہ روایت کرتے ہیں ابو صالح سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کیا تھا لیکن آپ محرم تھے فقال لھم اھل المقالۃ الاولی ومن یتابعکم ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم ھذا ابو رافع و میمونۃ یذکران ان ذلک کان وھو حلال
ترجمہ اب اگر قائلین اول یہ اعتراض کریں کہ آپ کے قول کی پیروی کیونکر کی جاسکتی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بحالت احرام نکاح کیا تھا کیونکہ ابو رافع اور خود میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

…وآلہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بحالت غیر احرام نکاح کیا تھا

…سلیمان بن ہلال قال ثنا حماد بن زید عن مطر عن ربیعۃ بن ابی

…النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ حلالا وبنی بہا

…حدیث بیان کی ہم سے بن رزق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان

…نے ہیں مطر سے وہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے وہ

…صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ تعالیٰ

…کے پاس گئے چنانچہ دونوں کے درمیان پیغام و

…یحیی قال ثنا اسد ح وحدثنا محمد بن خزیمۃ

…بن مہران عن یزید بن الاصم عن میمونۃ بنت

…بسرف ونحن حلالان بعد ان رجع من مکۃ و

…المحاد … رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم … لم یقل ابن خزیمۃ بعد ان رجع من مکۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن اور ربیع الجیزی نے

دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے (دوسری سند) اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا

حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں

حبیب بن [illegible] میمون بن مہران سے وہ یزید بن الاصم سے وہ ام المؤمنین میمونہ بنت الحارث رضی

تعالیٰ عنہا سے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے بمقام سرف نکاح کیا تھا حالانکہ دونوں غیر

محرم تھے [illegible] آپ مکہ سے واپس ہوئے لیکن ابن خزیمہ نے مکہ سے واپس ہونے کا ذکر نہیں کیا حدثنا

یونس قال انا ابن وہب قال حدثنی جریر بن حازم انہ سمع ابا فزارۃ یحدث عن یزید بن الاصم قال اخبرتنی

میمونۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تزوجہا حلالا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو

ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی جریر بن حازم نے انہوں نے ابو فزارہ سے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن الاصم سے

کہا خبر دی مجھ کو میمونہ رضی اللہ تعالیٰ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے ساتھ نکاح کیا تھا بحالت

غیر احرام **فکان** من حجتنا علیہم ان ہذا الحدیث … ان کان … یؤخذ بہ من طریق صحۃ الاسناد

واستقامتہ کما ہو مذہبہم فان حدیث ابی رافع الذی ذکرنا ان رواہ مطر الوراق ومطر عندہم

لیس ہو ممن یحتج بحدیثہ **وقد** رواہ مالک وہو اضبط منہ واحفظ فقطعہ ترجمہ تو اسکے جواب

میں کہا جائیگا اگر یہ مسئلہ بطریق صحت اسناد کے اخذ کیا جائے جیسا کہ اہل علم کا مذہب ومسلک ہے تو حدیث ابی رافع

کی جو مطر الوراق نے روایت کی ہے حجت نہیں ہو سکتی کیونکہ مطر الوراق ان راویوں میں سے نہیں ہیں جو محدثین

کے نزدیک حجت ہیں اسوا اسکے امام مالک رحمہ اللہ نے جو مطر الوراق سے احفظ واضبط ہیں یہ حدیث منقطع روایت

کی ہے **حدثنا** یونس قال انا ابن وہب ان مالکا حدثہ عن ربیعۃ ابن ابی عبد الرحمن عن سلیمان بن یسار ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعث ابا رافع مولاہ ورجلا من الانصار فزوجاہ میمونۃ بنت الحارث و

ہو بالمدینۃ قبل ان یخرج ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے انہیں حدیث

باب نکاح المحرم

بیان کی مالک نے ... روایت کرتے ہیں ربیعہ
وسلم نے اپنے خادم ابورافع کو اور ایک انصاری شخص ... دن قال ثنا اسد ... وحدثنا محمد بن ۵۱۶
رضی اللہ تعالی عنہا کے ساتھ کرایا اور اس وقت آپ ... مدینہ میں ... عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
فقد ضعف عمرو بن دینار فی خطابہ للزہری وترک الزہری ... بیان کی ہم سے ... دوسری سند ...
وجعلہ اعرابیا بوالا وہم یضعفون الرجل باقل من ہذا الکلام وبکلام ... دونوں ... کہا حدیث بیان کی ہم
فکیف وقد اجمعا جمیعا علی الکلام بما ذکرنا فی یزید بن الاصم ومع ہذا فان ... تعالی عنہا سے وہ ...
مہران وہو جعفر بن برقان وقد روی ہذا الحدیث منقطعا ترجمہ اب رہی ... حدثنا اسمعیل بن یحیی قال ۵۱۷
بیان کیا ہی جا چکا ہے کہ عمرو بن دینار نے زہری رحمہ اللہ کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے ...
ہے اور یزید بن الاصم کو ایک اعرابی بوال شخص کہا اور اہل علم سے خارج سمجھا چنانچہ زہری ... حدیث
اعتراض کو تسلیم کر لیا اور اسکے جواب میں کچھ نہیں کہا حالانکہ محدثین اس سے کم ... زہری رحمہ اللہ
سے کم رتبہ والے کے اعتراض کیساتھ حدیث کی تضعیف کرتے ہیں تو اب اس حدیث ... ہونے میں کیا
... ہے جس کے ضعیف ہونے پر عمرو بن دینار اور ابن شہاب زہری دونوں نے اتفاق کیا ہو دوسری
... یزید بن الاصم کے ضعیف ہونے کی یہ ہے کہ جعفر بن برقان نے میمون بن مہران سے یہ حدیث منقطع
روایت کی ہے اور میمون بن مہران محدثین کے نزدیک حجت ہیں حدثنا فہد قال ثنا ابونعیم قال ثنا جعفر بن ۵۱۸
برقان عن میمون بن مہران قال کنت عند عطاء فجاءہ رجل فقال ہل یتزوج المحرم فقال عطاء ما حرم اللہ
عز وجل النکاح منذ احلہ قال میمون فقلت لہ ان عمر بن عبد العزیز کتب الی ان اسال یزید بن الاصم
اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تزوج میمونۃ حلالا او حراما فقال یزید تزوجہا وہو حلال
فقال عطاء ما کنا ناخذ ہذا الا عن میمونۃ رض کنا نسمع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تزوجہا
وہو محرم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
جعفر بن برقان نے وہ روایت کرتے ہیں میمون بن مہران سے کہا میں عطا رحمہ اللہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ
ایک شخص نے پوچھا کہ کیا محرم نکاح کر سکتا ہے ... انہوں نے فرمایا کہ جب سے ۔ اللہ تعالے نے نکاح کرنا حلال کیا
ہے حرام نہیں کیا ۔ ... میمون نے کہا کہ ... عبد العزیز نے مجھے لکھا تھا کہ میں یزید بن الاصم سے دریافت کروں
... رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کیساتھ بحالت احرام نکاح کیا تھا یا
بحالت غیر احرام تو یزید بن الاصم نے بیان کیا کہ بحالت غیر احرام عطا رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ
تعالی عنہا سے تو ہمیں اس طرح پہنچا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے ساتھ بحالت احرام نکاح کیا تھا
فاخبر جعفر بن برقان عن میمون بن مہران بالسبب الذی لہ وقع الیہ ہذا الحدیث عن یزید
ابن الاصم وانہ انما کان ذلک من قول یزید لا عن میمونۃ ولا عن غیرہا ثم احتج میمون بہ
عطاء فلم یکن عن یزید ولم یحتج بہ فلو لا کان عندہ علم ... ہو الغرض ... لاحتج بہ علیہ فکان
بذلک حجتہ فہذا ہو اصل ہذا الحدیث ایضا عن یزید بن الاصم لا عن غیرہ والذین رووا ان النبی

وأثبت أصحاب ابن عباس رضي الله عنه سعيد بن جبير وعطاء وطاوس ومجاهد
[illegible] روايتهم وآرائهم والذين نقلوا عنهم فكذلك أيضا منهم عمرو
[illegible] نجيح [illegible] أيضا أئمة يقتدى برواياتهم ثم قد روي عن
[illegible] ابن عباس [illegible] ذلك عنها من لا يطعن أحد [illegible] أبو عوانة عن [illegible]
[illegible] هؤلاء أئمة يحتج [illegible] فما رووا من ذلك أولى مما روى من ليس كمثلهم
[illegible] والأمانة وأما [illegible] عثمان فإنما رواه نبيه بن وهب وليس كعمرو بن دينار
[illegible] روى [illegible] ذلك [illegible] ولا [illegible] أيضا موضعه في العلم [illegible]
[illegible] ذلك [illegible] الذي [illegible]
[illegible] هذا [illegible] تحل أن [illegible]
[illegible] ذلك [illegible] لا بأس على المحرم [illegible]
لا [illegible] ولا بأس بأن يشتري طيبا [illegible] ما يحل ولا بأس بأن يشتري ثيابا يلبسه بعد
ما يحل وذلك الجماع والتطيب واللباس حرام عليه كل ذلك وهو محرم فلم يكن حرمة ذلك عليه منعت عقد
الملك عليه ورأينا المحرم يشتري صيدا [illegible] أن يكون حكم عقد النكاح كحكم عقد شرى الطيب أو
كحكم عقد شراء ما وصفنا مما سوى ذلك [illegible] صيد أو أن يطلق
ومن أحرم وعليه قميص [illegible]
[illegible] ويترك حسنة [illegible] الذي
وصونها فكانت المرأة في [illegible] كالطيب [illegible] فالنظر على ذلك [illegible] استقبال عقد
النكاح عليها في حكم استقبال عقد [illegible] الذي يحل [illegible] استعماله
بعد الخروج من الإحرام فقال قائل [illegible]
كان شراؤه جائزا فكان الشيء يجيء [illegible] والنكاح [illegible] يحل
وطؤها وكانت المرأة حراما على المحرم [illegible] النظر إلى [illegible]
للآخرين [illegible] في ذلك [illegible] على كل واحد منهما [illegible] حرمة
الجماع عليهما لا يمنعهما من عقد النكاح لأنفسهما إذ كان ما حرم الجماع عليهما من ذلك [illegible]
كحرمة حيض المرأة الذي لا يمنعها من عقد النكاح على نفسها فحرمة الإحرام في النظر أيضا كذلك وفكر
وقد رأينا الرضاع الذي لا يحل تزويج المرأة لمكانه إذا طرأ على النكاح فسخ النكاح فكذلك لا يجوز استقبال
النكاح لم يفسخه فالنظر على ذلك أيضا أن يكون لا يمنع استقبال عقد النكاح وحرمة الجماع بالإحرام كحرمة
بالصيام لا تمنع عقد النكاح فكذلك حرمة الإحرام لا تمنع عقد النكاح أيضا فهذا هو النظر في هذا الباب
وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد۔ ترجمہ پس جعفر بن برقان بروایت میمون بن مہران خبر دیتے ہیں کہ اصل
حدیث منقطع ہے اور کہ وہ خود یزید بن الاصم کا قول ہے نہ کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کا اور نہ ازواج نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کسی اور نے [illegible]
کیا تو انہوں نے اُسکے قبول نہیں کیا اب میمون
میمون بن مہران ضرور حجت پکڑتے اور کہتے کہ یہ یزید بن [illegible]
کی اصلیت یہ ہے جو بیان کی گئی دیکھ صحت اسناد اسکا سلسلہ [illegible]
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ [illegible]
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے معتبر تلامذہ سے ہیں چنانچہ [illegible]
تبیع تابعین ائمہ فقہای کرام ہیں اور انکی روایت و درایت دونوں [illegible]
یہی حال ہے چنانچہ عمرو بن دینار ایوب السختیانی عبداللہ بن ابی نجیح [illegible]
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی وہی روایت کیا گیا ہے [illegible]
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جن لوگوں نے روایت کی ہے ان [illegible]
سند میں ابو عوانہ ہیں وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ سے وہ ابوالضحیٰ سے [illegible]
تو ایسے جو حدیث یہ لوگ روایت کریں ان لوگوں کی روایت سے کہیں اولیٰ [illegible] ضبط وحفظ [illegible] درایت و امانت
میں اُن لوگوں کے ہم رتبہ نہیں ہیں چنانچہ شروع باب کی حدیث جو عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اس کے
راوی نبیہ بن وہب ہیں جو عمرو بن دینار کے ہم رتبہ نہیں ہیں جابر بن زید کے ہم رتبہ ہیں ابو مسیٰ جو ق سے روایت کرتے ہیں
اور وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ سے بہر کیف نبیہ بن وہب علم و فضل میں اُن لوگوں میں سے کسی کے بھی ہم رتبہ
نہیں ہیں جن کا ہم نے ابھی ذکر کیا لہذا اُنکی حدیث ان اہل علم کی روایت کیساتھ معارضہ نہیں کر سکتی جو اُنکے خلاف روایت
کرتے ہیں یہ حکم ہے اس باب کا بطریق تصحیح معانی آثار کے اور اس کا بیان بطریق نظر و قیاس کے تو یہ بالاتفاق ہے
کہ محرم کے لیے جماع حرام ہے اب محتمل ہے کہ نکاح کا بھی یہی حکم ہو لہذا اس پر بطریق نظر و قیاس نظر ڈالنے کی ضرورت واقع
ہوئی چنانچہ اس مسئلہ پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر محرم لونڈی خریدے تو کوئی حرج نہیں البتہ اسکے لیے اسکے ساتھ ہمبستر
ہونا جائز نہیں اسی طرح خوشبو خریدنا قمیص وغیرہ خریدنا بھی محرم کے لیے جائز ہے مگر ان کا استعمال جائز نہیں جبتک کہ وہ
احرام سے باہر نہ ہو اس سے معلوم ہوا کہ حرمت احرام ان چیزوں کی ملکیت حاصل کرنے کی مانع نہیں ہے تو اب قیاس
چاہتا ہے کہ نکاح کرنے کا بھی یہی حکم ہو لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ محرم کے لیے شکار کا گوشت خریدنا جائز نہیں ہے اس لیے
احتمال ہو سکتا ہے کہ نکاح کا حکم شکار کے حکم سے ملحق ہو لہذا ضرور ہوا کہ ہم اس امر پر بھی نظر ڈالیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص
احرام باندھے اور اسکے ہاتھ میں شکار کا گوشت ہو تو حکم ہے کہ اسے الگ کردے اسی طرح جس شخص کے جسم پر قمیص ہو یا اس
کے ہاتھ میں خوشبو ہو تو حکم ہے کہ اسے بھی الگ کردے یا رکھ دے اور اگر محرم کے ساتھ اس کی زوجہ ہو تو اسے الگ
کردینے کا حکم نہیں بلکہ اسے اپنے پاس رکھے لیکن اس سے ہمبستر نہ ہو تو اب معلوم ہوا کہ زوجہ کا حکم اس مسئلہ میں لباس اور
خوشبو کا ہے نہ کہ شکار کا پس اس قیاس پر نکاح کرنے کا حکم ہے کہ جس طرح احرام کی حالت میں زوجہ کو ساتھ رکھنا منع نہیں
اسی طرح جائز ہے کہ محرم نکاح کرے مگر اس سے ہمبستر نہ ہو یہی حکم لباس و خوشبو کا ہے کہ انکا خریدنا جائز ہے اور استعمال
منع ہے جبتک احرام سے باہر نہ ہو جائے اب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ نکاح کا قیاس خرید و فروخت پر صحیح نہیں کہ جس طرح

[illegible] جن کے ساتھ نکاح
[illegible] رنا ہو تو رضاعی بھائی کے
[illegible] نہیں ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ جبر
[illegible] حلت ہے اگر یہ تو مسلم ہے کہ محرم کے لیے جماع کرنا جائز
[illegible] ہو سکے جواب میں کہا جائیگا کہ یہ اعتراض صحیح نہیں کیونکہ
[illegible] ہؤلاء ائمة يحتجون [illegible] نہیں ہے با وجود اسکے سب کا اتفاق ہے کہ ان دونوں
[illegible] والامانة [illegible] وَأَمَّا [illegible] ہے یعنی جس طرح بحالت حیض جماع منع ہے اور نکاح کرنا منع نہیں ہے
[illegible] روي [illegible] ذلك [illegible] ہے لہذا گو اس میں جماع کرنا منع ہے تاہم نکاح صحیح و درست ہے
[illegible] ہیں کہ جس رضاعت کے سبب سے دو قائلین قول اول کے نزدیک
[illegible] ہو نکاح فاسد ہو جائیگا اسی طرح اس رضاعت کے سبب سے آیندہ بھی نکاح
[illegible] م نکاح کے بعد واقع ہو تو نکاح فاسد نہیں ہوتا اس قیاس پر اس صورت
کا حکم [illegible] حالت میں [illegible] ہے تو احرام فاسد نہ ہو جس طرح نکاح کے بعد احرام باندھنے سے نکاح فاسد
نہیں ہوتا پس ثابت ہو گیا [illegible] سے منع نہیں یہ حکم ہے اس باب کا بطریق نظر و قیاس کے یہی امام ابو حنیفہ امام
ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ولہ
عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ ترجمہ اور ایسا ہی اہل علم
سے روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر
بن حازم نے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان الاعمش سے وہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی
عنہما محرم کے لیے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثلہ
حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ وَقَيْسٍ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمَانِ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ
روایت کرتے ہیں حبیب المعلم اور قیس اور عبد الکریم سے تینوں روایت کرتے ہیں عطاء سے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما بحالت احرام نکاح کرنے میں حرج نہیں جانتے تھے اگرچہ ناکح اور منکوحہ دونوں محرم ہوں حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ
قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ
مَالِكٍ رض عَنْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ فَقَالَ وَمَا بَأْسٌ بِهِ هَلْ هُوَ إِلَّا كَالْبَيْعِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح الفرج نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے احمد بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی فدیک نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد اللہ بن محمد
بن ابی بکر نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے محرم کے نکاح کرنے کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کوئی حرج
نہیں کیونکہ نکاح بھی . . . تو بیع و شرا کے مثل ایک شے ہے ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

[illegible] الجزء الاول من کتاب ترجمہ معانی الآثار سنہ ۱۳۲۷ ھ [illegible]

اعلان

طالبانِ اخبارِ سید المرسلین و شائقانِ آثار

خلفائے راشدین پر واضح ہو کہ باوجود اشد ضرورت و اہم احتیاج
حضرات مقلدین حنفیہ کے کوئی ترجمہ کتاب احادیث صحاح کے جو عبادات اور
معاملات میں مثل صحیح بخاری و صحیح مسلم کے جامع اور صحت اسناد و متن کے معتبر ہو نہیں چھپی
تھی۔ سو راقم آثم نے واسطے تقویت دین و تائید مقلدین کے ایک عجیبہ و غریبہ نسخہ جامع صحاح یعنی

شرح معانی الآثار ترجمہ عزیزی

تالیف شریف علامہ عریف امام الفقہاء المحدثین مقتدا الفضلاء المتقدمین شیخ الاسلام والمسلمین اعظم حفاظ احادیث خاتم النبیین۔ امام الہمام
ابو جعفر طحاوی علیہ رحمۃ اللہ الباری۔ جو ارباب کتب احادیث صحاح ستہ کے معاصر ہیں بہم پہنچایا اور پہلے ایک مدت تک اصل کا اور دو نسخوں معتبر
سے کہ تینوں نسخے بڑی تلاش اور سعی سے دستیاب ہوئے تھے علمائے نامی سے خوب جانچکر مقابلہ کرایا۔ اور پھر کاپی کو دوبارہ فضلائے گرامی کی تصحیح سے بغرض زر کثیر صحیح کرا
اور حافظ مظفر الدین صاحب مینیجر مطبع اسلامیہ لاہور کے اہتمام سے عمدہ کاغذ پر صحیح و خوشخط چھپوایا۔ کہاں ہیں شائقین جلد تشریف لاویں۔ اور اس گوہر
گرانمایہ کو نقد جان دیکر خریدیں۔ بصورت تساہل زحمت انتظار طبع ثانی کرنی پڑیگی قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف دس روپیہ (عـہ)

نوید تازہ

چونکہ اکثر لوگ فہم و ادراک زبان عربی سے قاصر تھے اسلیئے اسی کتاب یعنی معانی الآثار کا ترجمہ اردو معہ شرح نہایت عمدگی سے بصرف زر کثیر کراکے بصحت
تمام چھاپا گیا ہے تا کہ عوام بھی اسکے فیض سے محروم نرہیں مزید سہولت شائقین کے لیئے اس کتاب کو چار حصوں پر منقسم کرکے مکمل کر دیا
تاکہ کم استطاعت اصحاب بھی تھوڑا تھوڑا ربع ربع خرید کرکے حظ وافر اٹھاویں قیمت ربع اول عـہ۔ ربع دوم عـہ
ربع سوم للعہ۔ ربع چہارم للعہ۔ بلا محصولڈاک یکجائی خریداری کیلئے بلا محصول عـہ

المشتہر

شیخ الٰہی بخش محمد جلال الدین تاجر الکتب

لاہور

بازار کشمیری